

فتاویٰ ختم نبوت

جلد دوم

مرتب

مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری

رکنین دارالافتاء ختم نبوت کراچی

تحقیق و تخریج

مولانا عزیز الرحمن ثانی مولانا عبدالرزاق مجاہد الحاج رانا محمد طفیل جاوید

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضور باغ روڈ • ملتان • فون: 514122

بسم الله الرحمن الرحيم!

نام کتاب :	فتاویٰ ختم نبوت جلد دوم
جمع و ترتیب :	حضرت مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری
طبع اول :	ستمبر ۲۰۰۵ء
صفحات :	۵۱۲
قیمت :	۲۵۰ روپے
ناشر :	مالی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
شاکٹ :	فون نمبر: 061-4514122 فیکس: 4542277 لاہوری: 4583486
	مکتبہ المدینہ منوی مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
	فون نمبر: 021-2780337 فیکس: 021-2780340

بسم الله الرحمن الرحيم

انتساب!

یہ کتاب ستمبر میں شائع ہو رہی ہے۔ ۷ ستمبر ۱۹۷۷ء میں
قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ پاکستان میں
ان فتاویٰ جات کو قانون کا درجہ دلوانے کے لئے ”شہدائے ختم
نبوت“ کا بہت بڑا حصہ ہے۔ سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کے عہد
خلافت سے لے کر امت مسلمہ کے ہر اس شہید کے نام اس کتاب کو
منسوب کرتے ہیں جنہوں نے اپنی جان تک رحمت دو عالم ﷺ کی
وصف خاص وطرہ امتیاز ختم نبوت کے تحفظ کے لئے قربان کر کے
ابدی حیات حاصل کی۔

مرتب!

بسم الله الرحمن الرحيم!

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى . اما بعد!

محض اللہ رب العزت کے فضل و کرم احسان و توفیق عنایت و رحمت سے فتاویٰ ختم نبوت کی دوسری جلد پیش خدمت ہے۔ پہلی جلد میں تقریباً تیس متداول فتاویٰ جات سے قادیانیت کے خلاف ہزاروں فتاویٰ کو جمع کیا گیا تھا۔ اس جلد ثانی میں ان رسائل کو جمع کر دیا گیا ہے جو مختلف اوقات میں قادیانیت کے خلاف فتاویٰ جات رسائل کی شکل میں شائع ہوتے رہے۔ اللہ رب العزت اپنے فضل و کرم کی بارش نازل فرمائیں ان حضرات کی ارواح طیبہ پر جنہوں نے قادیانیت کے خلاف فتویٰ کے میدان کو سر کیا۔ اس جلد میں چھوٹے بڑے ۲۱ رسائل شامل ہیں۔ ہم نے تاریخ ترتیب فتویٰ یا تاریخ اشاعت کو سامنے رکھ کر ”اسلامی تقویم تاریخ“ کی کتاب کے مطابق (تقریباً) ترتیب قائم کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سہو و نسیان سے درگزر فرمائیں۔ جو رسائل اس جلد میں شامل ہیں ان کی تفصیل یہ ہے:

نام کتاب	مصنف	اشاعت تاریخ ہجری	تاریخ عیسوی
فتاویٰ قادریہ	مولانا محمد قادریؒ	۱۳۰۱ھ	۱۸۸۳ء
رجم الشیاطین براغلو طالت البراہین	مولانا غلام دہگیر قصوریؒ	صفر ۱۳۰۲ھ	نومبر ۱۸۸۳ء
﴿فتاویٰ علمائے پنجاب و ہندوستان﴾			
بحق مرزا غلام احمد ساکن قادیان ﴿	مولانا محمد حسین بٹالویؒ	۱۳۰۷/۸ھ	۱۸۹۰ء
﴿فتویٰ تکفیر مکر عروج جسمی﴾			
وزول عیسیٰ علیہ السلام ﴿	مولانا قاضی عبید اللہؒ	۱۳۱۱ھ	۱۸۹۳ء
درہ زاہدیہ! برفرقہ احمدیہ	مولانا قاضی محمد زاہد الحسنیؒ	جمادی الثانی ۱۳۲۱ھ	اگست ۱۹۰۳ء
قہر یزدانی بر دجال قادیانی	حافظ سید پیر ظہور شاہ قادریؒ	رجب ۱۳۳۰ھ	جون ۱۹۱۲ء
﴿القول الصحيح﴾			
فی مکائد المسيح ﴿	مولانا محمد ہولؒ دیوبند	صفر ۱۳۳۱ھ	جنوری ۱۹۱۳ء
فتویٰ تکفیر قادیان	کتب خانہ اعزازیہ دیوبند	رجب ۱۳۳۶ھ	اپریل ۱۹۱۸ء
﴿استنکاف المسلمین﴾			
عن مخالطة المرزائیین ﴿	انجمن حفظ المسلمین امرتسر	ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ	اگست ۱۹۲۰ء

مرزائی کا جنازہ اور مسلمان	مولانا احمد سعید گوجرانوالہ	جمادی الاول ۱۳۸۶ھ	اگست ۱۹۶۶ء
﴿مرزائی کا جنازہ اور اس کے نہ پڑھنے کا حکم﴾	حافظ عبدالحق سیالکوٹ	شوال ۱۳۵۳ھ	جنوری ۱۹۳۵ء
﴿عرب و عجم کے دیوبندی بریلوی			
الاحدیث اور شیعہ علماء کا متفقہ فتویٰ﴾	اہلبیان علاقہ مانسہرہ	۱۳۸۲ھ	۱۹۶۲ء
﴿علمائے اسلام کا متفقہ فیصلہ			
قادیانیوں کی طرح لاہوری مرزائی			
بھی کافر ہیں﴾	اراکین مسجد و ونگ انگلینڈ	۱۳۹۳ھ	۱۹۷۳ء
﴿القادیانیہ فی نظر علماء			
الامۃ الاسلامیہ﴾	علمائے حرمین و شام	رجب ۱۳۹۳ھ	جولائی ۱۹۷۳ء
﴿قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ اسلامی			
عدل و انصاف کے عین مطابق ہے﴾	مولانا مفتی ولی حسن ٹوکی	۸ شعبان ۱۳۹۴ھ	۲۸ اگست ۱۹۷۴ء
﴿استفسارات حول			
الطائفۃ القادیانیہ﴾	مجمع فقہہ الاسلامی جدہ	ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ	۱۹۸۶ء
﴿مسلمانوں کے قبرستان میں			
قادیانیوں کو دفن کرنا جائز نہیں﴾	مولانا عبد اللہ کلام	رجب ۱۴۰۶ھ	اپریل ۱۹۸۶ء
فتویٰ حیات مسیح علیہ السلام	مولانا منظور احمد چنیوٹی	صفر ۱۴۱۵ھ	اگست ۱۹۹۴ء
علمی و تحقیقی فتویٰ	مولانا عبید اللہ عقیف	۲۱/۱۲/۱۴۲۰ھ	۲۰۰۰ء
فتویٰ شریعت غرا (۲/۱)	انجمن اہل حدیث دہلی آباد		
اسلام میں مرتد کی شرعی حیثیت	مولانا محمد مراد صاحب مدظلہ		

ان کے علاوہ مزید رسائل ایسے بھی ہیں جو قادیانی کفریات کی شرعی حیثیت متعین کرنے کے نقطہ سے لکھے گئے۔ انہیں ہم انشاء اللہ العزیز! فتاویٰ ختم نبوت کی تیسری جلد میں شائع کریں گے۔ یوں قادیانی فتنہ سے متعلق امت مسلمہ کی فتاویٰ جات کی تمام جدوجہد ان تین جلدوں میں جمع ہو جائے گی۔ حق تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اس سعی کو بھی اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔ آمین۔ بحرمۃ النبی الامی الکریم!

فقیر اللہ وسایا

۲۷ اگست ۲۰۰۵ء

بسم الله الرحمن الرحيم!

فہرست رسائل مشمولہ فتاویٰ ختم نبوت جلد دوم!

۳	انتساب	☆.....
۵/۴	پیش لفظ	☆.....
۶	فہرست	☆.....
۷	فتاویٰ قادریہ۱
۲۱	رحم الشیاطین براغلو طات البراہین۲
۹۳	فتاویٰ علمائے پنجاب و ہندوستان بحق مرزا غلام احمد ساکن قادیان۳
۱۷۷	فتویٰ تکفیر مکر عروج جسمی و نزول عیسیٰ علیہ السلام۴
۲۲۱	درہ زاهدیتہ!۵
۲۳۳	قہرزدانی بردجال قادیانی۶
۲۶۱	القول الصحيح فی مکائد المسيح!۷
۲۸۷	فتویٰ تکفیر قادیان۸
۳۰۳	استنکاف المسلمین عن مخالطة المرزاثیین!۹
۳۳۳	مرزائی کا جنازہ اور مسلمان۱۰
۳۵۳	مرزائی کا جنازہ اور اس کے نہ پڑھنے کا حکم۱۱
۳۵۷	عرب و عجم کے دیوبندی بریلوی اہل حدیث اور شیعہ علمائے کرام کا متفقہ فتویٰ۱۲
۳۶۵	علمائے اسلام کا متفقہ فیصلہ! قادیانیوں کی طرح لاہوری مرزائی بھی کافر ہیں۱۳
۳۷۳	القادیانیۃ فی نظر علماء الامۃ الاسلامیۃ!۱۴
۳۸۵	قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ (اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے)۱۵
۴۰۱	استفسارات حول الطائفة القادیانیۃ!۱۶
۴۱۵	مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانیوں کو دفن کرنا جائز نہیں۱۷
۴۲۱	فتویٰ حیات مسیح علیہ السلام۱۸
۴۷۵	علمی و تحقیقی فتویٰ۱۹
۴۸۳	فتویٰ شریعت غرا (۲/۱)۲۰
۵۰۳	اسلام میں مرتد کی شرعی حیثیت۲۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مکتبہ اسلامیہ لاہور، مسطورہ ہے کہ ہر کوئی اسے لے سکتا ہے۔

اقتباس از

فتاویٰ قادریہ

ص ۲۶ تا ۴۷

از

حضرت مولانا محمد لدھیانویؒ

تعارف

فتاویٰ قادریہ سے اقتباس

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم . اما بعد!

مرزا غلام احمد قادیانی نے ابتداء میں جب پر پرزے نکالے اور سواد اعظم اہل سنت کی شاہراہ سے علیحدہ قدم مارا تو وہ اپنی جنم بھومی قادیان سے لدھیانہ آیا اور وہاں آ کر اس نے اپنے کفریہ عقائد کا اپنے مخصوص حلقہ میں پرچار شروع کیا تو اس وقت سب سے پہلے قادیانی کفر کے سامنے اللہ تعالیٰ نے علمائے لدھیانہ کو سد سکندری کے طور پر کھڑا کر دیا۔ تب اوائل ۱۳۰۱ھ (مطابق ۱۸۸۳ء) میں لدھیانہ کے حضرت مولانا عبدالقادر لدھیانویؒ کے صاحبزادگان حضرت مولانا محمد لدھیانویؒ حضرت مولانا محمد عبداللہ لدھیانویؒ حضرت مولانا عبدالعزیز لدھیانویؒ نے فتنہ قادیانیت کے خلاف معرکہ حق قائم کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو غیر متوقع طور پر ان حضرات کی للکار نے ایسا زچ کیا کہ مرزا قادیانی بدحواسی سے بدزبانی تک جا پہنچا۔ اس معرکہ ۱۳۰۱ھ کی تفصیل حضرت مولانا محمد لدھیانویؒ نے ”فتاویٰ قادریہ“ اشاعت اول ربیع الاول ۱۳۱۹ھ مطابق جون ۱۹۰۱ء میں قلمبند کی ہے۔ جو فتاویٰ قادریہ کے ۲۶ سے ۳۷ تک بیس صفحات پر مشتمل ہے۔ چونکہ مرزا قادیانی کے رد و رد اس کے کفر کی حقیقت الم شرح کرنے کی پہلی کامیاب کوشش ہے۔ اس لئے اس کتاب میں سب سے پہلے رسالہ کے طور پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

قارئین کرام! خوشی محسوس کریں گے کہ ”جماعتی سطح“ پر سب سے پہلے قادیانی فتنہ کو ناکوں چنے چبوانے کی سعادت اللہ تعالیٰ نے ”مجلس احرار اسلام ہند“ کو نصیب کی۔ جس کے سربراہ اسی خاندان علمائے لدھیانہ کے چشم و چراغ ان کی روایات کے امین ہمارے مخدوم و مطاع حضرت مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ تھے۔ جنہوں نے اپنی جماعتی و خاندانی ذمہ داری کو ایسے نبھایا کہ اس پر دنیا عیش و عشرت کرا بھی۔ حق تعالیٰ اس عظیم خاندان کی باقیات کو تازیت قادیانی فتنہ کے تعاقب کے لئے پاک و ہند میں مزید درمزید اعلائے کلمۃ الحق کی توفیق رفیق فرمائیں۔ یاد رہے کہ احتساب قادیانیت کی جلد دہم میں سب سے پہلا تکفیری فتویٰ کے حوالہ سے ایک رسالہ کے ابتدائی تعارف میں چند گزارشات کی تھیں۔ لیکن جبری و عیسوی تاریخوں کی تقویم میں سہو ہوا جس پر فاضل بھائی حضرت مولانا حبیب الرحمن ثانی لدھیانوی نے متنبہ کیا۔ جس کا اعتراف سہو کے ساتھ شکریہ لازم ہے۔

فقیر اللہ و سایا

۱۲۶ اگست ۲۰۰۵ء

بسم الله الرحمن الرحيم

قادیانی اپنا ایمان قائم کر کے اس بارے میں گفتگو شروع کرتا تو فوراً اس کو جواب میں ہم یہ رسالہ پیش کرتے
حسبی اللہ و نعم الوکیل نعم المولی و نعم النصیر وہی هذا۔

بعد الحمد والصلوة محمد بن مولانا مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم لدھیانوی بیچ خدمت اہل اسلام کے عرض
کرتا ہے کہ غلام احمد قادیانی کی تکفیر باعث کلمات کفریہ کے اوّل ۱۳۰۱ ہجری میں ہمارے ہی خاندان سے شروع
ہوئی اس وقت اکثر لوگ ہمارے مخالف رہے بعد میں رفتہ رفتہ کل اہل علم نے قادیانی کے ضال مضل ہونے پر
اتفاق کیا حتیٰ کہ علماء حرمین شریفین نے بھی قادیانی پر دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا فتویٰ تحریر کر دیا جیسا کہ
رسائل مولانا مولوی غلام دنگیر صاحب میں تفصیل وار موجود ہے اگرچہ ان فتوؤں سے لوگوں کو بہت ہدایت ہوئی
لیکن بعض بعض کو رہبانوں کو اس آفتاب ہدایت مآب سے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوا۔ شعر
تقی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر

یعنی جو کفریات اس کے صاف صاف آیات قطعیات کے مخالف ہیں ان پر ان کے ایمان کی بنیاد ہے
جیسا کہ رسالہ ازالۃ الالہام میں عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا لکھا ہے اور جو خدا تعالیٰ جل شانہ نے ان کے معجزے
مثل احیاء اموات اور مادر زاد نابینوں کو بینا کرنا اور جانور مٹی سے بنا کر خدا کے حکم سے جاندار بنا دینا وغیرہ وغیرہ
جن کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے ان سب کو اس قادیانی نے مشرکانہ خیال لکھ کر منکر قرآن ہو کر اپنا کفر ظاہر
کر کے زمرہ مرتدین میں داخل ہوا اکثر مباحثات میں قادیانی اس امر پر زور دیتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے
ہیں اور ان کے فوت ہونے کا ثبوت آیات قرآنیہ میں موجود ہے اگرچہ اس کا جواب علماء اسلام دندان شکن اپنی
اپنی تصانیفوں میں دے چکے ہیں لیکن ہماری طرف سے بھی اس امر کا جواب دینا نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے لہذا
اس عاجز نے اس کا جواب لکھنا شروع کیا اور نام اس کا کشف العطاء من ضل وغوی رکھا حسبی
اللہ و نعم الوکیل و نعم المولی و نعم الکفیل اور ترتیب دیا گیا یہ رسالہ اوپر مقدمہ اور مقصد اور خاتمہ کے
مقدمہ میں اصطلاحات علم اصول کی بیان کی جاتی ہیں جو واسطے استنباط احکام کے معلوم ہونا ان کا نہایت ضروری
ہے۔ ظاہر اس کلام کو کہتے ہیں جس کا مطلب الفاظ سے صاف صاف ظاہر ہو۔ قال فی المنار الظاهر اسم
الکلام ظہر المراد به للسامع بصیغۃ نص وہ جس کے واسطے کلام چلائی گئی ہو النص ماسبقی الکلام لاجلہ
کذا فی نور الانوار مثلاً ان دونوں کی یہ آیت ہے۔ ”احل الله البيع و حرم الربو“ یعنی حلال کیا اللہ تعالیٰ
نے بیع کو اور حرام کیا سود کو یہ آیت بیع کے حلال اور سود کے حرام ہونے پر بطور ظاہر کے دلالت کر رہی ہے بیع اور
سود میں جو فرق اس آیت سے شارح کو مقصود ہے اس پر دلالت اس کی بطور نص کے ہے اور حکم ظاہر اور نص کا یہ
ہے کہ جو ان دونوں سے ثابت ہو اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ قال فی نور الانوار و حکمها وجوب العلم

بالذی ظہر منہما علی سبیل القطع والیقین یعنی ان دونوں سے جو احکام ثابت ہوں وہ قطعی اور یقینی ہوتے ہیں منسوخہ ہے جو اپنی مراد پر ایسا واضح ہو کہ کسی تاویل کی اس میں گنجائش نہ ہو قال فی المنار المفسر ما ازداد وضوحاً حلّی النص علی وجہ لا یبقی معہ احتمال التاویل بیان الشارع و حکمہ وجوب العمل بہ یعنی ظاہر اور نص اگرچہ قطعی ہیں لیکن احتمال تاویل کو مانع نہیں یعنی اگر کوئی دلیل قطعی اس امر پر دلالت کرے کہ یہاں ظاہری معنی حقیقی مراد نہیں بلکہ مجازی مراد ہیں تو اس وقت ظاہری معنی ظاہر اور نص میں مراد نہیں لیے جائیں گے اور منسوخ میں ایسے احتمال کو گنجائش نہیں کیونکہ شارع کے بیان کرنے سے اس کی اصلی مراد معلوم ہوگئی جیسا کہ آیت وقاتلو المشرکین کافہ میں لفظ کافہ کا واسطے بیان کرنے اس امر کے زیادہ کیا گیا ہے کہ تا احتمال اس امر کا باقی نہ رہے کہ شاید مشرکین سے بعض مشرک مراد ہوں کل مراد نہ ہوں اور حکم مفسر کا یہ ہے کہ اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ ساتھ احتمال منسوخ ہو جانے کے یعنی اس کے منسوخ کرنے کے واسطے شارع حکم لگا سکتا ہے قال فی نور الانوار و حکمہ وجوب العمل بہ علی احتمال النسخ ای فی زمان النبی و فیما بعدہ فکل القرآن محکم لا یحتمل النسخ اور حکم اس کا نام ہے جس کا مفہوم قابل نسخ و تبدیل نہ ہو۔ قال فی المنار المحکم ما احکم المراد بہ عن احتمال النسخ والتبدل اور حکم اس کا یہ ہے کہ اس پر عمل کرنا واجب ہے اور کسی احتمال کو اس میں گنجائش نہیں قال فی المنار د حکمہ وجوب العمل بہ من غیر احتمال کقولہ تعالیٰ ان اللہ بکل شیء علیم یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ ہر شے کو جانتا ہے یہ مضمون قابل نسخ و تبدیل نہیں اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ ہر شے کا علم ہے خفی وہ ہے جس کی مراد بغیر غور کرنے کے معلوم نہ ہو۔ قال فی المنار الخفی فما خفی مرادہ بعارض لا ینال الا بالطلب جیسا کہ آیت السارق والسارقة فاقطعوا ايديهما کی ظاہر ہے چور کے حق میں اور خفی ہے طرار یعنی کیسہ بر کے حق میں چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم اس آیت سے بلا غور کرنے کے فوراً معلوم ہو جاتا ہے لیکن طرار کے ہاتھ کاٹنے کا حکم اس آیت سے بعد غور کے مفہوم ہوتا ہے کہ طرار کی چوری معمولی چوریوں سے بڑھ کر ہے اس واسطے اس کا ہاتھ ضرور کاٹنا چاہیے اور حکم اس کا یہ ہے کہ اس میں غور کر کے معلوم کرے کہ اس کے خفی ہونے کا کیا سبب ہے تاکہ اس کی مراد معلوم ہو۔ قال فی المنار و حکمہ انظر فیہ لعلہ ان الخفاء لمزیتہ او نقصان لیظہر المراد بہ اور مشکل اس کا نام ہے جو اپنے جیسوں میں داخل ہو کر مشتبہ ہو جائے حکم اس کا یہ ہے اس کی مراد پر حق ہونے کا اعتقاد کرنا پھر متوجہ ہو کر غور اور تامل کرنا یہاں تک کہ اس کی مراد ظاہر ہو جائے۔ قال فی نور الانوار والمشکل فهو الداخل فی اشکالہ و حکمہ اعتقاد الخفیة فیما هو المراد ثم الاقبال علی الطلب والتامل فیہ الی ان ستمیین المراد جیسا کہ آیت فاتو حرتکم انی شتمت میں لفظ انی کا مشتبہ ہو گیا کیونکہ اس لفظ کے دو معنی ہیں ایک معنی اس کے من اس یعنی کسی مکان سے اور دوسرے معنی اس کے کیف یعنی کسی طرح جب غور اور تامل کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس آیت میں کیف کے معنوں میں مستعمل ہے کیونکہ لفظ حرت جو زراعت کے معنوں میں ہے وہ اسی معنی کو معین کرتا ہے اور مجمل وہ ہے جس میں معانی کے ازدہام سے مراد اس کی ایسے مشتبہ ہو جائے کہ اس کی عبارت میں فکر کرنے سے اشتباہ رفع نہ ہو بلکہ اجمال کرنے والے سے اس کی تفسیر معلوم کرنے کی حاجت پڑے اور حکم اس کا اس کی مراد کو برحق اعتقاد کرنا اور توقف کرنا یہاں تک کہ ظاہر ہو ساتھ بیان کرنے اجمال کنندہ کے قال فی نور الانوار اما المعجل فما ازدهمت فیہ المعانی واشتبہ المراد بہ اشتباہاً لا یدرک بنفس العبارة بل بالرجوع الی الاستفسار ثم الطلب ثم التامل و حکمہ

اعتقاد الخفية فيما هو المراد والتوقف فيه الى ان يتبين ببيان المجمع كمال الصلوة والزكوة لعنى لفظ صلوة وزكوة كآيت اقيموا الصلوة واتوا الزكوة میں مجمل تھا کیونکہ معنی صلوة کے لغت عرب میں دعا کے ہیں اور معلوم نہ ہوا کہ کوئی دعا یہاں مراد ہے پس استفسار کرنے سے آنحضرت ﷺ نے بیان کر دیا اور اس کو ادا کر کے ہم کو معلوم کرا دیا کہ یہاں قیام رکوع بخود والی دعا مراد ہے۔ اسی طرح زکوة کے معنی لغت میں پڑھنے کے ہیں اور یہاں یہ مراد نہیں بعد استفسار کرنے کے آنحضرت ﷺ نے بیان فرما دیا کہ اس کے معنی چالیسواں حصہ مال کا بعد ایک سال کے ادا کرنا ہے اور متشابہ وہ ہے جس کی مراد کا معلوم ہونا قبل روز قیامت ممکن نہ ہوا اور حکم اس کا یہ ہے کہ اپنے اعتقاد میں جو اس سے شارع نے مراد رکھا ہے حق جاننا قبل معلوم ہونے اس مراد کے جیسا کہ حروف مقطعات جو سورتوں کے اوائل میں ہیں مثل الم وغیرہ کے قال فی نور الانوار المتشابه فهو اسم لما انقطع رجاء معرفته المراد منه ولا برجی بدده اصلا کا المقطعات فی اوائل السور مثل الم حم۔ ظہور کے مراتب میں محکم کا درجہ سب سے اعلیٰ ہے مفسر کا درجہ نص سے اور نص کا ظاہر سے اعلیٰ ہے پس سب سے محکم کا درجہ اعلیٰ اور ظاہر کا سب سے ادنیٰ ہوا۔ اور خدا میں سب سے زیادہ خفی متشابہ ہے اور مجمل مشکل سے اور مشکل خفی سے زیادہ ہے پس متشابہ کا درجہ خدا میں اعلیٰ ہوا اور حقی کا سب سے ادنیٰ۔ بروقت تعارض جس کا مرتبہ ظہور میں اعلیٰ ہوگا اس پر عمل کیا جائے گا اور جس کا مرتبہ خدا میں کم ہوگا وہ اس پر جس میں خدا زیادہ ہے غالب ہوگا جیسا کہ تحصیل اس کی نور الانوار وغیرہ کتب اصول میں مذکور ہے مقصد اس میں عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی اور آخر زمانہ میں نازل ہونے کا بیان ہے دلائل شرعیہ قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس ہیں آیات قرآنیہ کا درجہ سب سے بڑھ کر ہے بعد اس کے حدیث ہے بعد ازاں اجماع ہے اگر تینوں میں سے کوئی موجود نہ ہو تو قیاس مجتہد سے دلیل پکڑی جاتی ہے چونکہ اس مقصد کے اثبات کے واسطے قرآن اور احادیث اور اجماع موجود ہیں قیاسی دلائل سے ثابت کرنا ضرور نہیں لہذا ترتیب وار دلائل مثلاً کو واسطے اثبات اس مقصد کے بیان کرتا ہوں حسبی اللہ نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر قال اللہ تعالیٰ و قولہم انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ وما قتلوه وما صلیوہ ولكن شبه لهم وان الذين اختلفوا فیہ لفی شک منه وما لهم به من علم الا باع الظن وما قتلوه یقینا بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزاً حکیمًا ترجمہ: اس کا با محاورہ موضح القرآن سے مع بعض فوائد کے نقل کیا جاتا ہے اور لعنت کی ہم نے اہل کتاب پر اور بسبب کہنے ان کے کہ تحقیق ہم نے مار ڈالا مسیح عیسیٰ بیٹے مریم کے کو پیغمبر اللہ کا تھا اور نہیں مارا اس کو اور نہ سولی دی اس کو لیکن شبہ ڈالا گیا واسطے ان کے اور تحقیق جو لوگ کہ اختلاف کیا انھوں نے سچ اس کے البتہ سچ شک کے ہیں اس سے نہیں واسطے ان کے ساتھ اس کے کچھ علم مگر پیروی کرنا گمان کا اور نہ مارا اس کو یہ یقین بلکہ اٹھا لیا اس کو اللہ نے طرف اپنی اور ہے اللہ غالب حکمت والا۔ فائدہ! یہود کہتے ہیں کہ ہم نے مارا عیسیٰ کو۔ اللہ نے فرمایا اس کو ہرگز نہیں مارا۔ خدا تعالیٰ نے اس کی ایک صورت ان کو بتا دی اس کو سولی چڑھایا پھر فرمایا کہ نصاریٰ بھی اوّل سے یہی کہتے ہیں کہ مسیح کو مارا نہیں وہ زندہ ہے لیکن تحقیق نہیں سمجھتے کئی باتیں کہتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ بدن کو مارا ان کی روح اللہ کے پاس چڑھ گئی بعض کہتے ہیں مارا تھا پھر تین روز میں زندہ ہو کر بدن سے چڑھ گئے ہر طرح وہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ اس کو نہیں مارا سو یہ خبر اللہ کو ہے اس نے بتایا اس کی صورت کو مارا اور ان کے پکڑتے وقت نصاریٰ سرک گئے تھے اور یہود ابھی نہ پہنچے تھے اس دن کی خبر نہ ان کو نہ ان کو تمام ہوئی عبارت موضح القرآن کی بقدر حاجت چونکہ اس آیت کا مطلب یہی ہے کہ جو لوگ

عیسیٰ علیہ السلام کو مقتول یا معلوب گمان کر کے ان کا فوت ہونا قرار دیتے ہیں بالکل غلطی پر ہیں اگرچہ شروع اس آیت کا واسطے مضمون مذکورہ کے بموجب قاعدہ اصول نص قطعی الدلالة تھا لیکن تاکیداً بار بار بیان کرنا شارع کا اس مضمون کو اور اخیر میں آپ کا اٹھا لینا جتنا کر کل احتمالات کا سلسلہ یک لخت کاٹ ڈالا پس یہ آیت بموجب قاعدہ اصول قسم مفسر میں داخل ہوئی البتہ لفظ بل رفعہ اللہ میں کسی قدر اجمال تھا سو احادیث میں یہ مضمون تفصیلاً آنحضرت ﷺ نے بیان فرما کر اس کا اجمال دور کر دیا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو آسمان کی طرف اٹھا لیا قیامت کے نزدیک آپ آسمان سے نزول فرمائیں گے جیسا کہ صحیح بخاری اور اس کی شرح وغیرہ سے بخشنہ نقل کیا جائے گا۔ خلاصہ مطلب اس کلام کا یہ ہے کہ اس آیت سے زندہ اٹھا لینا آپ کا اسی جسم غصری کے ساتھ قطعی طور پر ثابت ہے اور اس میں کسی احتمال کو گنجائش نہیں پس یہ آیت واسطے ثبوت مضمون مذکور کے آیت اقیمو الصلوٰۃ سے جو واسطے فرضیت نماز کے وارد ہے یقینی ہونے میں بدرجہا عالی ہے کیونکہ یہ آیت اصل میں مجمل تھی نماز کا ثبوت اس سے قبل بیان کرنے آنحضرت ﷺ کے نہیں ہو سکتا تھا اور آیت وما قلوہ آہ واسطے مضمون مذکور کے نص اور مفسر ہے خود بخود یہ آیت واسطے ثبوت زندگی عیسیٰ ﷺ کے کافی اور دافی ہے جو شخص نماز کی فرضیت سے انکار کرے اس پر اہل اسلام کفر کا فتویٰ دیتے ہیں۔ پس جو شخص زندگی عیسیٰ ﷺ کا منکر ہو اس پر فتویٰ کفر کا دینا نہایت ضروری ہوا کیونکہ یہ آیت نماز کی آیت سے یقینی ہونے میں بہت عالی مرتبہ پر ہے۔ کما موعوبہ مرة پس جو شخص نماز کے منکر کو کافر قرار دے اور عیسیٰ ﷺ کی زندگی کے منکر کو ایماندار اعتقاد کرے پر لے درجہ کا ضال اور مضل ہے جب خدا تعالیٰ نے زندگی عیسیٰ ﷺ کی یقینی طور پر بیان فرمائی اب بعد میں آپ کے انتقال ہونے کا حال بیان فرمایا۔ وان من اهل الكتب الا لیؤمنن به قبل موته و یوم القيامة یکون علیہم شہیداً۔ اور نہیں کوئی اہل کتاب سے مگر البتہ ایمان لائے گا ساتھ اس کے پہلی موت اس کی کے اور دن قیامت کے ہوگا اس پر گواہ یعنی اہل کتاب آپ کو زندہ دیکھ کر ایمان لائیں گے اور ان کے کل شیعہ رفع ہو جائیں گے بعد اس کے آپ انتقال فرمائیں گے جیسا کہ ابو ہریرہؓ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے۔ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً و اقرا وان شتمم وان من اهل الكتاب الا یہ رواہ الشیخان ”اگرچہ آیت میں اجمالاً بیان تھا لیکن آنحضرت ﷺ کے بیان کرنے سے صاف ظاہر ہو گیا کہ آپ آخری زمانہ میں ضرور نزول فرمائیں گے یعنی جیسا کہ نماز کے واسطے آیۃ اقیمو الصلوٰۃ اور زکوٰۃ کے بارے میں واتوا الزکوٰۃ وارد ہے ان دونوں آیتوں میں حکم نماز اور زکوٰۃ کا اجمالاً مذکور ہے اوقات اور عدد رکعات وغیرہ جو نماز میں ضروری ہیں کسی ایک کا بھی ذکر نہیں اسی طرح جو زکوٰۃ واجب ہونے کی شرائط اور اسباب شرعاً ضروری ہیں اس آیت میں ان میں سے ایک بھی مذکور نہیں فقط آنحضرت ﷺ کے بیان کرنے سے سب حال معلوم ہوا اسی طرح اگرچہ اس آیت میں ایمان لانا اہل کتاب کا حضرت عیسیٰ ﷺ پر بیان ہے نزول وغیرہ امور کا حال حضور ﷺ کے بیان کرنے سے معلوم ہوا پس جیسا کہ آیت اقیمو الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ واسطے فرضیت نماز اور زکوٰۃ کے قطعیات سے ہے ان کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ اسی طرح یہ آیت بھی عیسیٰ ﷺ کی زندگی پر قطعی طور پر دلالت کر رہی ہے۔ فان قلت لا یمستقیم هذا الا لال ان یکون الضمیر ان راجعین الی عیسیٰ علیہ السلام اللبیسای زیف هذا الاحتمال و رجع عود ضمیر موته الی اهل الكتاب موند القراءة ابی ابن کعب قبل موتہم و تبعہ مصنف المظہری حیث قال قلت نزول عیسیٰ قبل یوم القيامة حق وان یهلك فی زمانہ الملل

كلها الا الاسلام حق ثابت بالصحاح من الاحاديث المرفوعة ليكن كونه مستفاد امن هذه الآيته و
 تاويل الآية بار جاع ضمير الثانى الى عيسى عليه السلام ممنوع وكيف يصح هذا التاويل مع ان
 كلمته ان من اهل الكتاب شامل لموجودين فى زمن النبى ﷺ الله سواء كان هذا لحكم خاصا
 بهم او لا فان حقيقته الكلام للحال ولا وجه لان يراد به فريق من اهل الكتاب يوجدون حين نزول
 عيسى عليه السلام فالتاويل الصحيح هو ارجاع الضمير الثانى الى اهل الكتاب ويؤنده قراءة ابى بن
 كعب انتهى قلت قولهما باطل لكونه مخالفا لما عليه الجمهور من المحققين كصاحب المدارك
 والامام الرازى وشراح البخارى وغيرهم قال فى المدارك الضمير ان لعيسى عليه السلام ليؤمنن
 لعيسى قبل الموت عيسى وهم اهل الكتاب الذين يكونون فى زمان نزول عيسى روى انه ينزل من
 السماء فى آخر الزمان فلا يبقى احد من اهل الكتاب الا ليؤمنن به حتى تكون الملة واحدة وهى
 ملته الاسلام وبمثله فى التفسير الكبير وغيره من التفاسير و شروح البخارى وغيرها من كتب
 الحديث و تمسكهما بقراءة ابى بن كعب او هن من نسج العنكبوت لان قراءة ابى بن كعب ليست
 بمتواترة ولا متضادة فالعمل عليهما واجب كما صرح الاصوليون فى قوله تعالى حتى يطهرون
 بقرأتى التشديد والتخفيف بوجوب الغسل للحائض لجواز الوطى ان قطع دمه فى مادون العشرة
 عملا بقراءة التشديد و عدم وجوبه ان قطع بعد تمام العشرة عملا بقراءة التخفيف دهنها ايضا
 كذلك فان ايمانهم قبل موت عيسى عليه السلام فى زمن نزوله لا يمكن الا قبل موتهم لان ما بعد
 الموت لم يبق احد مكلفا بل لم يبق اهلا للايمان قبيل الموت وقت معانته ملائكة العذاب كما بين
 فى موضعه واما قول صاحب المظهرى لوجه لان يراد من لفظ اهل الكتاب فريق يوجدون آه ظاهر
 الفساد لان الاضافة واللام تكونان للعهد مالم تقم القرينة على خلافه دهنها ايضا للعهد للذين
 يوجدون فى زمن نزول عيسى عليه السلام ولم تقم قرينة على خلافه بل القرائن قائمته على هذا
 العهد سندكرها عن قريب انشاء الله تعالى الا ترى ان ما ذكر فى المدارك من لفظ الحديث فلا
 يبقى احد من اهل الكتاب آه لا يمكن ان مراد به غير الذين يوجدون فى زمانه نزول عليه السلام و
 كذا من لفظ الخطاب الذى هو موضوع للحاضر اريد به الذين يوجدون فى آخر الزمان قطعا هو
 قوله عليه الصلاة والسلام ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم الحديث وبالجمللة القول بعدم كون
 نزول عيسى عليه السلام مستفاد امن هذه الآيته بعد ادعاء عقلية نزوله فى آخر الزمان مستدلا
 بالاحاديث الصحاح كما مر من صاحب المظهرى ليس على ما ينبغي لان الاحاديث كلها وحى من
 الله عز وجل لقوله تعالى وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحى يوحى فى الواجب علينا ان نعتقد انها
 مطابقة للقران سيما اذا ظهر لنا وجهه المطابقة نعت مع كونها مؤيدة باقوال الصحابة الذين شاهد
 والوحى وكانوا معصومين فى تبليغ الشرائع كما هو فيما نحن فيه فالتمسك بها واجبه وعلينا ان
 نذكر الوجوه التى تدل على ان الضمير الثانى راجع الى عيسى عليه السلام الوجه الاول انه يلزم
 على تقدير ارجاع الضمير الثانى الى اهل الكتاب الانتشاء فى الضمائر وهو قاذح للبلاغته
 فاختياره فى الكلام القديم فرتيه بلا مريته ولذا لم يذهب اليه اكثرهم قال بدر الدين العيني فى

شرح البخاری روى عن طريق ابى رجاء عن الحسن قال قبل موت عيسى عليه السلام واللہ وانہ لحي ولكن اذا انزل آمنوا به اجمعون وذهب اليه اكثر اهل العلم انتهى و الوجه الثانى ان السياق والسياق كلاهما يرجحان ان الضمير الثانى راجع الى عيسى عليه السلام لاول الكلام لما الخبر الى ان عيسى عليه السلام حى فمقتضى المقام ان يذكر موته و ذلك لا يستقيم الا بارجاع الضمير الثانى الى عيسى عليه السلام والوجه الثالث ان على هذا التقدير تكون هذه الآية دليلا آخر على منكرى حياته فان ايمان اهل الكتاب لما كان منوطا بحيوته استحال ان يموت قبله والوجه الرابع انه اذا اريد من الضمير الثانى اهل الكتاب لا يكون افادة بل اعادة لان قوله تعالى ليؤمنن دال على انهم وقت الايمان يكونون احياء لان الحيوية من لوازم الايمان والشئى اذا ثبت بلوازمه فاثبات حيوتهم ثانيا بهد الضمير لا يكون الا اعادة بخلاف ما اذا اريد منه عيسى عليه السلام فانه حينئذ يكون افادة قطعاً لان مفاده وهو كون عيسى عليه السلام حيا فى وقت ايمانهم به لم يكن معلوما من قبل ومن المعلوم ان حمل الكلام البليغ سيما الكلام المعجز على الافادة اولى لا سيما الافادة التى ازداد بها اعجاز القرآن لكونه الاعلى نزوله من السماء لان الموت لا تكون الا فى الارض لقوله تعالى وفيها نعيدهم و ذلك يستلزم نزوله من السماء يعنى كما ان الآية السابقة دلت على كونه مرفوعا الى السماء كذلك هذه الآية دلت على موته فى الارض بعد نزوله وهو من المعجزات الخارجة عن طوق البشر الدالة على اعجاز القران بابلغ وجه والوجه الخامس انه يلزم على تقدير ارجاع الضمير الى اهل الكتاب ان كل احد منهم يومئذ لعيسى عليه السلام قبل موتهم وهو خلاف الظاهر والتاويل بان المراد انهم يومنون وقت معاناة العذاب قبيل الموت وان لم يطلع عليه احد من جلسائه لا طائل تحته لانه لم تقم به حجة عليهم بل لهم ان يقولوا لو كان القران من كلام الله لم يتخلف لانه يستلزم الكذب فى كلامه تعالى الله عن ذلك علوا كبيرا بخلاف ما اذا ريد به عيسى عليه السلام فان الآية حينئذ تصر حجة لنا بعد ما كانت حجة علينا قال العلامة بدر الدين العيني فى شرحه للبخارى والحكمة فى نزول عيسى عليه السلام الرد على اهل الكتاب فى زعمهم الباطل انهم قتلوه و صلبوه فيبين الله تعالى كذبهم انتهى. خلاصه مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ تفسیر بیضاوی اور تفسیر مظہری میں ضمیر قبل موت سے اہل کتاب کا فقط مراد لینا صحیح قرار دیا ہے اور اس کی تائید میں قرآۃ ابی بن کعب جو قبل موتہم کے لفظ کے ساتھ مروی ہے پیش کی ہے اور نیز صاحب مظہری نے لفظ اہل کتاب سے آخری زمانہ کے یہود نصاریٰ کا مراد لینا بے وجہ ٹھہرایا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قول ان کا بالکل بے اصل ہے اسی واسطے اکثر اہل علم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مراد لینا صحیح قرار دیا ہے اور قرآۃ ابی بن کعب جو قبل موتہم کے لفظ سے مروی ہے قبل موتہ کے مخالف نہیں ہے کتب اصول میں لکھا ہے جہاں دو قرأتیں باہم مخالف نہ ہوں دونوں پر عمل کرنا لازم ہے جیسا کہ لفظ يتطهرون میں دو قرأتیں تخفیف اور تشدید کے ساتھ مروی ہیں دونوں پر عمل کر کے علماء نے یہ حکم جاری کیا ہے کہ تخفیف کی قرآۃ سے وہ عورت مراد لی جائے جس کا حیض بعد دس روز کے بند ہوا ہے اس سے مجامعت کرنی شوہر کو اسی وقت درست ہے عورت کا غسل کرنا شرط نہیں ہے اور تشدید کی قرآۃ سے وہ عورت مراد لی گئی ہے جو قبل گزرنے دس روز کے حیض اس کا بند ہو گیا ہو تو ایسی عورت جب

تک غسل نہ کر لے اس سے جماعت کرنی شوہر کو درست نہیں۔ اسی طرح یہاں بھی دونوں قرأتوں پر عمل ہو سکتا ہے یعنی قبل موتہ زندگی عیسیٰ علیہ السلام کی اور قبل موتہ سے اہل کتاب کا زندہ ہونا مراد لینا درست ہے۔ یعنی جب عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے آخر زمانہ میں نزول فرمائیں گے جو اس وقت اہل کتاب بقید حیات ہوں گے آپ کو زندہ دیکھ کر آپ پر ایمان لائیں گے جیسا کہ احادیث صحاح سے اس امر کا حق ہونا خود صاحب مظہر نے بڑی شد و مد سے بیان کیا ہے پس اہل کتاب کا مراد لینا ضمیر ثانی سے بوجہات ذیل بالکل بے محل ہے۔ وجہ اول یہ ہے کہ ضمیر بہ سے عیسیٰ علیہ السلام کا اور ضمیر قبل موتہ سے اہل کتاب مراد لینے سے ضمیروں میں انتشار لازم آتا ہے اور یہ امر اہل بلاغت کے نزدیک مذموم و قبیح ہے پس کلام الہی میں ایسے احتمال کا جاری کرنا نہایت بے جا ہے وجہ دوم یہ ہے کہ جب آیت کا سباق اور سیاق آپ کی زندگی و انتقال کے بیان میں ہے پس موت کا ذکر غیر کی طرف راجع کرنا خلاف عقل و نقل ہے۔ وجہ سوم یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے مراد لینے سے دوسری دلیل واسطے رد منکرین حیوۃ کے قائم ہوتی ہے یعنی جب تک کل اہل کتاب ان پر ایمان نہیں لائیں گے وہ فوت نہ ہوں گے۔ وجہ چہارم یہ ہے کہ ایمان لانے والے کا زندہ ہونا امر لازمی ہے کیونکہ مرنے کے بعد تو کوئی شخص مکلف نہیں رہتا پس زندہ ہونا اہل کتاب کا وقت ایمان کے لفظ ایمان سے جو یوٹمن میں مذکور ہے ثابت ہو گیا قبل موتہ کی ضمیر سے دوبارہ ثابت کرنا بے فائدہ ہے البتہ عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے میں آپ کا زندہ ہونا واسطے ایمان لانے والوں کے شرط نہیں یعنی جیسا اور انبیاء پر ایمان لانے میں ان کا زندہ ہونا ضرور نہیں۔ اسی طرح آپ پر ایمان لانا بعد ممات کے بھی ہو سکتا تھا چونکہ یہ واقعہ وقت نزول عیسیٰ علیہ السلام زمانہ آئندہ میں بقید حیات آپ کے ہونے والا تھا خدا تعالیٰ نے بطور پیشین گوئی کے قرآن شریف میں بیان فرما دیا اور وہ بلا ادحار ضمیر ثانی طرف عیسیٰ علیہ السلام نہیں بن سکتا اسی واسطے جمہور کا یہی مذہب ہے کہ ضمیر ثانی سے مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں جیسا کہ گزر چکا بیان اس کا پہلے اور اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام جو بموجب آیت پہلی کے آسمان پر زندہ ہیں پس انتقال کرنا آپ کا جو اس آیت دوسری سے ثابت ہوتا ہے بعد نزول کے ہوگا کیونکہ مرکز زمین میں بموجب فرمانے پر دروگار کے وفيہا نعد کم بدون نزول کے ممکن نہیں۔ پس یہ دونوں آیتوں سے پورا واقعہ جو احادیث صحاح میں مذکور ہے۔ ثابت ہوا۔ وجہ پنجم یہ ہے کہ بر تقدیر مراد لینے اہل کتاب کے یہ اعتراض پڑتا ہے کہ اگر ہر اہل کتاب کا وقت مرنے کے ایمان لانا عیسیٰ علیہ السلام پر پایا جاتا تو یہ امر نہایت شہرت پکڑتا اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ہر اہل کتاب وقت مرنے کے خفیہ طور پر ایمان لاتا ہے کسی کو اس کے ایمان کی خبر تک نہیں ہوتی لاطائل اور خلاف ظاہر ہے اور بر تقدیر مراد لینے عیسیٰ علیہ السلام کے یہ آیت واسطے رد منکرین حیوۃ کے دلیل قاطع ہے یعنی جب عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں اہل کتاب کو زندہ معلوم ہوں گے اس وقت ان کے سب شہر رفع ہو جائیں گے یقینی طور پر ان کو یہ امر ثابت ہو جائے گا کہ جو حال عیسیٰ علیہ السلام کا اہل اسلام بیان کرتے تھے وہی ٹھیک نکلا ہمارا کہنا سراسر جھوٹ تھا۔ فان قلت ان قوله تعالى اني متوفيك و رافعک الی يدل علی ان الرفع کان بعد موتہ معارضاً لقوله تعالى وما قتلوه آه وقاعدة التساقط فی المعارضة مشہورة فانہم استدلا لکم بقوله تعالى وما قتلوه آه قلت اولاً ان المعارضة لا تصور فی کلام الشارع لانہا دلیل الجہل کما صرح بہ صاحب التوضیح لکنہا توجد فی الاحکام بالنسبة الینا لجهلنا بالتاریخ و یحمل ذلک فی الحقیقۃ علی النسخ کما بین فی الاصول واما فی الاخبار کما فیما نحن فیہ فلا یمکن ان یوجد فی کلام احد فضلا عن کلام الشارع لان النسخ اللزیم

للمعارضته لا يتصور في الاخبار او تحقق المحكمى عنه في زمانه لا بد صدق الخبر ولا يمكن ارتفاعه بانسخ ولو حملنا التعارض بمعنى التخالف فنقول لا تعارض لان كون التوفى بمعنى الموت او مساوياله لم يثبت بعدد دوزخراط القتاد بل هو مشترك بين الستيفاء الحق والقبض وهما من لوازمه العامة لان كون الاستيفاء عاما ظاهرا وكذا القبض لوجوده في النوم ايضا في قوله تعالى الله يتوفى الانفس حين موتها والتي لم تمت في منامها فيمسك التي قضى عليها الموت ويرسل الاخرى الى اجل مسمى وفي قوله تعالى وهو الذي يتوفكم بالليل ويعلم ما جرحتم بالنهار ثم يعثكم فيه ليقتضى اجل مسمى فان التوفى استعمل في الايته الاولى للقبض الذي يعقبه الموت او المنام وفي الثانية للنوم خاصة فثبت كون التوفى عاما من الموت وذلك ما اردناه ولان آيته القتل مفسر في اثبات الحياة كما مرد آيته التوفى وان كان مشتركا ليكن قوله تعالى ورافعك الى قوله عليه السلام ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم الحديث كما مره يشعر الى ان التوفى بمعنى القبض الذي لا يعقبه الموت كما لا يخفى وكون التوفى مخلا للموت لا يجدى ايضا لان التوفى بسبب الاشتراك واحتمال كونه بعد نزوله مشكلا والمشكل لا يعارض المفسر الذي هو آيته القتل لان المفسر مقدم على المشترك بمراتب كما مرفى المقدمته والتعارض لا يكون الا في الاولته المساويته في الدرجة كما بين في موضعه فان قلت احتمال كون التوفى في آخر الزمان بعد الرفع يطله تقديم ذكره قبل الرفع قلت عطف الرفع على التوفى بالاولا يدل على كونه موخر عنه في الوجود ايضا لان الواو ليست للترتيب كما في قوله تعالى واوحينا الى ابراهيم واسماعيل واسحق ويعقوب والاسباط وعيسى ويونس وهارون وسليمان الاية فان سليمان ذكر بعطف الواو بعد عيسى في مرتبة خامسته ومن المعلوم ان سليمان مقدم عليه بزمان كثير ولهذا ذهب المفسرون الى ان في بعض الفاظ القرآن تقديم وتأخير وعدو اللفظ التوفى والرفع المذكورين في هذه الايته من كما صرح السيوطي في الاتفاق حيث قال واخرج عن قتادة في قوله اني متوفيك ورافعك الى قال هذا من المقدم والموخر اني رافعك اليه ومتوفيك انتهى وبه يرتفع التدافع ولحصول الموافقة بين الايتين ولو فرض التعارض بينهما فليس السبيل الا الرجوع الى الاحاديث كما بين في الاصول والاحاديث تنادي باعلى نداء ان عيسى بن مريم عليه السلام حى ينزل في آخر الزمان الى الارض ولذكر نبدأ منها ما يشفى العليل ويردى الغليل روى البخارى عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ والذي نفسى بيده ليوشكن ان ينزل فيكم عيسى بن مريم حكما عدلا يكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويفيض المال حتى لا يقبله احد حتى تكون السجدة الواحدة خير من الدنيا وما فيها ثم يقول ابو هريرة واقراوا ان شئتم وان من اهل الكتاب الا ليؤمنان به قبل موته ويوم القيامة يكون عليهم شهيدا وعن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ كيف انتم اذ انزل ابن مريم فيكم وامامكم منكم رواه البخارى قال الطيبي اى يأمكم عيسى حال كونه في دينكم قيل يعكر عليه قوله في حديث مسلم فيقال له صل لنا فيقول لا ان بعضكم على بعض امراء تكرمه لهذه الامته قال ابن الجوزى لو تقدم عيسى عليه السلام اماما

اوقع فی النفس اشکالا و لقیل اتراه تقدم نائبا او مبتد شرعاً فصلی مامو مائلا يتدنس وجه قوله ﷺ لانی بعدی و ذکر فی کیفیتہ نزولہ انه ينزل و علیہ ثوبان ممصران رواه احمد عن ابی هريرة مرفوعا والمصر مافیه صفرة حقیقه و فی کتاب الفتن لابی نعیم ينزل عند القطرة البيضاء علی باب دمشق اکثر فی تحملہ عمامته واضعایده علی منكبى ملکین علیہ ریطان اذا كب راسه یقطر منه کا بحمان فاتته اليهود فیقولون نحن اصحابک فیقول کذبتم وانصارى كذلك انما اصحابی المهاجرون بقیته اصحاب الملحمة فیجد خلیفتهم یصلی بهم فیتاخر فیقول له صل فقد رضى الله عنک فانی بعثت وزیر اولم ابعث امیرا وعن کعب یحاصر الدجال المؤمنین ببیت المقدس فیصیبهم جوع شدید حتی یاکلوا اوتار قسیهم فیناهم کذاک اذا سمعوا عوتافى الفللس فاذا عیسی علیہ السلام وتقام الصلوة فیرجع امام المسالمین فیقول عیسی علیہ السلام تقدم فلک اقیمت الصلوة فیصلی لهم ذلک الرجل تلک الصلوة ثم یكون عیسی الامام بعد و لیس فی ایامہ امام ولا قاض ولا مفت وقد قبض الله العلم و خلی الناس عنه فینزل وقد علم بامر الله فی السماء ما یحتاج الیه من علم هذه شریعتہ للحکم بین الناس والعمل به وروی ابونعیم فی کتاب الفتن فی مدة اقاضه وله عن ابی هريرة یمکم بها اربعین سعمه دردی احمد و ابو داؤد باسناد صحیح من طریق عبدالرحمن بن ادم عن ابی هريرة مرفوعا مثله وعن کعب مکث اربعین سنته منها عشر حجج یمش المؤمنین بدرجاتهم فی الجنة وعن یزیدین حبیب یتزوج امرأة من الازد لیعلم الناس انه لیس باله وقیل یتزوج ویولد له یمکث خمسات اربعین سنته ویدفن مع النبی ﷺ فی قبره وقیل بدفن فی الارض المقدسته ولما کان نزوله من السماء امرأ یقیناً عند اهل السنة ادخلوه فی العقائد واجمعوا علی انه ينزل لامحالتہ و فی العقائد التسفی وشرحه وما اخبر به النبی علیہ الصلوة والسلام من اشراط الساعة من خروج الدجال و دایتہ الارض ویا جوج ویا جوج و نزول عیسی علیہ السلام من السماء وطلوع الشمس من مقربها فهو حق لانها امور ممکنته اخبر بها الصادق قال حذیفته من السيد الغفاری طلع النبی ﷺ ونحن ننذاکر فقال ماتذکرون قلنا تذکر الساعة قال انها لن تقوم حتی تروا قبلها عشر آیات فذکر الدخان والدجال والدابته و طلوع الشمس من مقربها و نزول عیسی علیہ السلام ویا جوج ویا جوج و ثلاثة خسوف خسف بالمشرق و خسف بالمغرب و خسف بجزيرة العرب و آخر ذلک نار تخرج من الیمن نظر الناس الی محشرهم والاحادیث الصحاح فی هذه كثيرة جدا و قدروی فی تفاسیلها و کيفتها فلیطلب من کتب التفسیر والسير والتواریخ انتهى۔ خلاصہ مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ آیت انی متوفیک و رافعک الی دلالت کر رہی ہے کہ اٹھانا خدا تعالیٰ کا عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف بعد توفی کی جو بمعنی موت کے ہے پس ثابت ہوا اس آیت سے برخلاف آیت وما قتلوه مذکورہ بالا کے فوت ہونا عیسیٰ علیہ السلام کا تو اس کا جواب یہ ہے کہ آیات قرآنی میں اصلی مخالفت نہیں ہے بلکہ ہماری سمجھ میں فرق ہونے سے مخالفت پیدا ہوتی ہے خصوصاً جو آیات کسی امر کی خبر دے رہی ہیں انھیں مخالفت کا ہونا ممکن نہیں کیونکہ اس سے کلام الہی میں کذب لازم آتا ہے اہل علم پر لازم ہے کہ ایسے مقام میں سوچ سمجھ کر وہ تاویل کرے جو کسی احکام قطعی کے برخلاف نہ ہو اسی طرح اگر اس مقام میں بنظر غور

خیال کیا جائے تو بالکل مخالفت کا نام تک باقی نہیں رہتا کیونکہ بنا اس مخالفت کی اس امر پر ہے کہ معنی توفی کے ہر مقام میں موت کے ہیں حالانکہ یہ امر غلط ہے بلکہ معنی اس کے قبض اور استیفاء حق کے ہیں جو بغیر موت پائے جاتے ہیں جیسا کہ آیت اللہ یوسفی الانفس حین موتہا والی لم تمت فی منامہا فیمسک العلی قضی علیہا الموت و یوصل الاخری الی اجل مسمی۔ "اللہ قبض کر لیتا ہے جانوں کو نزدیک موت ان کی کے اور جو نہیں مومے قبض کرتا ہے ان کو بچ نیند ان کی کے پس بند کر رکھتا ہے جس کو کہ مقرر کی ہے اور اس کے موت اور بھیج دیتا ہے اور ان کو ایک وقت مقرر تک! فائدہ اس آیت میں توفی بمعنی قبض کے مستعمل ہے خواہ وہ قبض موت کے واسطے ہو یا نیند کے واسطے اور دوسری آیت میں توفی صرف نیند کے بارے میں مستعمل ہے۔ قال اللہ تعالیٰ و هو الذی یتوفکم باللیل و یعلم ماجز حتم بالنہار ثم یعشکم فیہ لیقضی اجل مسمی "اور وہ جو قبض کرتا ہے تم کو بچ رات کے اور جانتا ہے جو کما تے ہو بچ دن کے پھر اٹھاتا ہے تم کو بچ اس کے تو کہ پورا کیا جائے وقت معین فائدہ! ثابت ہوا ان دونوں آیتوں سے کہ توفی کے معنی موت کے نہیں ہیں بلکہ قبض کے ہیں۔ پس اس بنا پر آیت انی متوفیک آہ کے معنی آیت وما قتلوه کے بالکل موافق ہو گئے یعنی میں تجھ کو اپنے قبضے میں کر کے اپنی طرف اٹھا لوں گا اگر بالفرض ان دونوں آیتوں میں تعارض صوری قرار دیا جائے تو اس کے واسطے احادیث کی طرف رجوع کرنا لازم آتا ہے یعنی جس آیت کو حدیث تائید دے اسی پر عمل کرنا لازم آتا ہے۔ سو اس امر پر احادیث پکار پکار کر بیان کر رہی ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں آسمان سے نزول فرما کر انتقال فرما دیں گے اسی مقام پر چند احادیث بطور اختصار کے بیان کی جاتی ہیں۔ روى البخاری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ولدی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم عیسیٰ بن مریم حکما عدلا یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیۃ و یفیض المال حتی الایقبلہ احد حتی تکون السجدة الواحدة خیر من الدنیا وما فیہا ثم یقول ابو ہریرۃ و اقراوا ان شئتم۔ وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ۔ یعنی امام بخاری نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جو جان میری اس کے ہاتھ میں ہے نزدیک ہے کہ نازل ہوں گے تم میں عیسیٰ بیٹے مریم علیہا السلام منصف عدل کرنے والے توڑ دیں گے صلیب نصاریٰ کی اور قتل کریں گے خنزیر کو اور ان کے زمانہ میں کافروں سے جزیہ لے کر ان کو امان دینے کا حکم نہیں رہے گا بلکہ جو شخص ایمان قبول نہیں کرے گا اس کو قتل کیا جائے گا یعنی کوئی کافران کے زمانہ میں رعیت بن کر زندہ نہیں رہ سکے گا اور مال اس وقت بہت ہو جائے گا یہاں تک کہ مال کو کوئی قبول نہ کرے گا ایک سجدہ اس وقت میں سب جہان سے بہتر ہوگا پھر پڑھا ابو ہریرہ نے اس حدیث کی سند میں یہ آیت وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن بہ حتی اگر تم کو اس مضمون میں شک ہے تو اس آیت سے اپنے شک کو رفع کرو کیونکہ اس کا مضمون بھی اسی حدیث کے موافق ہے اور حدیث میں وارد ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے نماز میں امام تمہارے میں سے ہوگا یعنی عیسیٰ علیہ السلام مقتدی ہو کر نماز ادا کریں گے تاکہ کسی کو یہ گمان نہ ہو کہ یہ اپنی نئی شریعت جاری کریں گے اور نزول آپ کا دمشق میں ہوگا قوم یہود آپ کے پاس اگر کہیں گے کہ ہم آپ کے اصحاب ہیں آپ فرمائیں گے کہ تم جھوٹے ہو اور اسی طرح نصاریٰ کو کہا جائے گا فرما دیں گے کہ اصحاب میرے وہ ہیں جو مہاجرین مکہ سے باقی رہے ہیں۔ پس پائیں گے ان کے خلیفہ کو جو ان کو نماز پڑھا رہا ہوگا آپ کو دیکھ کر وہ پیچھے کو ہو جائے گا آپ فرما دیں گے تو ہی نماز پڑھا تحقیق خدا تعالیٰ تیرے سے راضی ہے مجھ کو خدا تعالیٰ نے وزیر کر کے بھیجا ہے نہ امیر کر کے اور ٹھہرنا آپ کا بعد

نزول کے زمین پر بقید حیات چالیس برس تک روایت کیا گیا ہے اور نکاح کریں گے تاکہ معلوم ہو لوگوں کو کہ یہ خدا نہیں ہیں اور اولاد بھی ہوگی اور دفن کیے جائیں گے پیغمبر خدا ﷺ کی قبر میں یہ سب یعنی شرح بخاری میں مذکور ہے چونکہ نزول عیسیٰ ﷺ کا آسمان سے یقیناً ثابت ہے اسی واسطے کتب عقائد میں درج کیا گیا ہے تاکہ ہر شخص اپنے عقیدے میں اس امر کو یقینی خیال کر کے ایمان لائے کہ عیسیٰ ﷺ آخری زمانہ میں آسمان سے نزول فرمائیں گے عقائد منہی جو بڑی معتبر کتاب عقائد کی ہے لکھا ہے کہ جو کچھ آنحضرت ﷺ نے قیامت کی نشانیاں بیان کی ہیں دجال کا آنا اور نزول عیسیٰ ﷺ کا آسمان سے اور طلوع آفتاب مغرب کی طرف سے سب حق ہے کیونکہ منہج صادق ﷺ نے ان کی خبر دی ہے حدیث سے روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت ﷺ آئے اور ہم باتیں کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا باتیں کرتے ہو ہم نے عرض کیا ہم قیامت کے آنے کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت ہرگز نہیں آئے گی جب تک دس نشانیاں نہیں ہو لیں گی پھر ذکر کیا دجال اور دابۃ الارض اور طلوع آفتاب کا مغرب سے اور نزول فرمانا عیسیٰ ﷺ کا آسمان سے اور یاجوج ماجوج کا آنا اور تین خسوف ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب اور تیسرا جزیرے عرب میں اور نشانیوں کے بعد آگ نکلے گی یمن سے ہانکے گی لوگوں کو میدان محشر کی طرف اس بیان میں احادیث صحیحہ کثرت سے ہیں۔ بڑی بڑی کتابوں میں یہ امور تفصیل وار بیان ہیں پس جب بموجب تحقیق بالا حیات اور نزول آپ کا آیات اور احادیث اور اجماع سے ثابت ہوا منکران امور کا بیشک کافر ہوگا۔ خاتمہ غرض ہماری اس تحریر سے یہ نہیں کہ قادیانی مسئلہ مذکورہ سے منکر ہونے کے باعث ہی کافر ہے بلکہ غرض ہماری تحقیق حق ہے کہ اگر قادیانی میں اور کوئی وجہ ارتداد کی نہ ہوتی تو بھی اس مسئلہ کے انکار سے اس پر کفر عائد ہو سکتا ہے لیکن اس کا مرتد ہونا اور کئی وجوہ سے ثابت ہے چند وجوہ بطور اختصار بیان کی جاتی ہیں۔ (ضمیمہ انجام آہم صفحہ ۷۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱) میں اس مرتد نے لکھا ہے کہ ”تین داویاں اور نانیاں آپ کی زنا کار تھیں۔“ اور ازالہ اوہام میں لکھا ہے کہ ”مسح بن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بخاری کا کام کرتے رہے ہیں۔“

(ازالہ ص ۳۰۴ خزائن ج ۳ ص ۲۵۵)

یہ سب کفر ہے خدا تعالیٰ اپنے کلام پاک میں بیان فرماتا ہے کہ ہم نے عیسیٰ ﷺ کو بلا باپ پیدا کیا یہ مرتد ان کا باپ یوسف نجار بیان کرتا ہے اور جو معجزے قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے عیسیٰ ﷺ کے بیان فرمائے ہیں ان کو ازالہ اوہام میں مرزا نے لکھا ہے کہ ”وہ شعبہ بازی کے قسم سے ہیں اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔“ (ازالہ اوہام ص ۳۰۲ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴) اس کلام کے کفر ہونے میں کوئی شبہ نہیں خدا تعالیٰ نے وہ معجزات برخلاف عادت واسطے ایمان لانے لوگوں کے عیسیٰ ﷺ کے ہاتھ پر ظاہر کیے ان کو یہ مرتد عمل مسمریزم اور بے سود بتاتا ہے۔ ازالہ اوہام میں لکھا ہے کہ علماء نے سورۃ الزلزال کے معنی نہیں سمجھے۔ (ازالہ ص ۱۲۸ خزائن ج ۳ ص ۱۶۶) توضیح مرام میں اس نے لکھا ہے۔ جبرئیل ﷺ کبھی زمین پر نہیں آئے نہ آتے ہیں۔ (ص ۶۸ مرزا خزائن ص ۸۶) (ملخصاً صفحہ ۶۸۔ ۷۰۔ ۸۵ ازالہ خزائن ج ۳ ص ۸۶) لکھتا ہے انبیاء علیہم السلام جھوٹے ہوتے ہیں۔ (ازالہ اوہام ص ۶۲۸، ۶۲۹ خزائن ج ۳ ص ۴۳۹) حضرت محمد ﷺ کی وحی بھی غلط نکلی۔ (ازالہ اوہام ص ۶۸۸ خزائن ج ۳ ص ۴۷۱) حضرت رسول اکرم ﷺ کو لائن مریم اور دجال، یاجوج ماجوج دابۃ الارض کی خبر نہیں دی۔ (ازالہ اوہام ص ۶۹۱ خزائن ج ۳ ص ۴۷۳) براہین احمدیہ خدا کا کلام ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۵۳۳ خزائن ج ۳ ص ۲۸۶) قرآن شریف میں جو معجزے ہیں وہ مسمریزم ہیں۔ (ازالہ اوہام ص ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶

ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۷۶، ۷۷ خزائن ج ۳ ص ۱۴۰) مکہ مدینہ قادیان تین شہروں کا نام قرآن شریف میں اعزاز کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ (ازالہ الادہام ص ۷۶، ۷۷ خزائن ج ۳ ص ۱۴۰) حضرت رسول اکرم خاتم النبیین والمرسلین نہیں ہیں۔ (ازالہ الادہام ص ۲۲۲ خزائن ص ۳۲۱) قیامت نہیں ہوگی تقدیر کوئی چیز نہیں ہے۔ (صفحہ دوم ٹائٹل بچ ازالہ اوہام) آفتاب مغرب سے نہیں نکلے گا۔ (ازالہ الادہام ص ۵۱۵ خزائن ج ۳ ص ۲۷۶) عذاب قبر نہیں ہے۔ (ازالہ الادہام ص ۴۱۵ خزائن ج ۳ ص ۳۱۶) تناخ صحیح ہے۔ (ست بچن ص ۸۴ خزائن ج ۱ ص ۲۰۹) ایسے ایسے اس کے کلمات بے شمار ہیں جن کا کفر ہونا علماء اسلام پر کیا بلکہ عوام پر بھی ظاہر ہے اور جو شخص اعتراض کرے کہ قادیانی اہل قبلہ ہے اسکو کافر کہنا درست نہیں اور نیز جس شخص میں ایک کم سو وجہ کفر کی ہو اور ایک وجہ اسلام کی ہو اس کو بھی کافر قرار دینا شرعاً منع ہے تو اس کا جواب یہ ہے اہل قبلہ کو کافر کہنا اسوقت تک درست نہیں جب تک اس میں کوئی وجہ کفر کی یقینی موجود نہ ہو مثلاً اگر کوئی رافضی نماز روزہ کا پابند ہو کر اصل پیغمبری حضرت علی کا حق گمان کرے تو اس کے کفر میں کس کو کلام ہے اور سو وجہ کفر کے مسئلہ کے یہ معنی ہیں کہ اگر کسی شخص نے ایسا کلمہ کہا کہ جس کے ایک کم سو معنی کفر کی طرف عائد ہوتے ہیں اور بموجب ایک معنی کے وہ لفظ کفر کا نہیں ہے تو ایسی صورت میں مفتی کو لازم ہے کہ بلا تحقیق اس پر فتویٰ کفر کا جاری نہ کرے جیسا کہ ایک شخص کو کسی نے نماز کے واسطے تاکید کیا کہ اس نے نماز سے انکار کیا تو انکار اس کا نماز کو برا جان کر یا نماز کے فرض ہونے کا منکر ہو کر یا نماز کا پڑھنا اس کے نزدیک حقیر لوگوں کا کام ہے وغیرہ وغیرہ جن کا مرجع کفر کی طرف ہے تو بیشک وہ شخص کافر ہے اگر غرض اس کی اس انکار سے صرف یہی ہے کہ میں نماز کو تیرے کہے سے نہیں ادا کروں گا تو اس صورت میں یہ انکار کفر نہیں ہے ایسی صورتوں میں مفتی کو لازم ہے کہ بلا تحقیق فتویٰ کفر کا نہ دے اور جو امر یقیناً کفر کا کسی میں پایا جائے جیسا کہ بتوں کو سجدہ کرنا پیغمبروں کی اہانت کرنی اس کے کافر ہونے میں کسی کو کلام نہیں اگرچہ نماز روزہ کا پابند ہو ملا علی قاریؒ نے ان دونوں امدوں کو شرح فقہ اکبر میں وضاحت کے ساتھ لکھا ہے پہلے فتویٰ میں جو مولانا مولوی رشید احمدؒ کے جواب میں لکھا گیا ہے اس میں ملا علی قاریؒ کی عبارت درج ہے ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس فرقہ کو راہ ہدایت پر لائے ورنہ ان کے شر سے عوام اہل اسلام کو بچائے۔ وما توفیقی الا باللہ اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین و علیٰ الہ واصحابہ اجمعین۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
سورة المدثر

رحم الشياطين براغلو طات البراهين (عربی)
تحقیقات و شکیریہ فی ردہ نفوات براہینہ (اردو)

از

حضرت مولانا غلام د شکیر قصوری

بسم الله الرحمن الرحيم

تعارف!

مرزا غلام احمد قادیانی نے براہین احمدیہ کی اشاعت کے لئے اشتہار شائع کئے۔ پھر براہین احمدیہ ۱۸۸۰ء تا ۱۸۸۳ء میں چار حصے شائع کئے۔ صفر ۱۳۰۲ھ (دسمبر ۱۸۸۳ء) میں قصور کے عالم دین حضرت مولانا غلام دغیر قصوری نے براہین احمدیہ سے حصہ اور اشتہار پڑھ کر اردو میں ایک رسالہ ”تحقیقات دغیریہ فی ردہ نفوات براہینہ“ تحریر کیا اور اس کی نقل مرزا قادیانی کو بھیج کر اس سے توبہ کا تقاضہ کیا۔ مرزا قادیانی نے چپ سادہ لی تو مولانا قصوری نے مولانا احمد بخش امرتسریؒ مولانا نواب الدین امرتسریؒ مولانا غلام محمدؒ امام شاہی مسجد لاہور حافظ نور احمدؒ امام مسجد انارکلی لاہور مولانا نور احمد ساکن کھائی کوٹلی ضلع جہلم مولانا مفتی محمد عبداللہ ٹوکی سے اس رسالہ پر تقریظات تحریر کرائیں۔ جس میں مرزا قادیانی کا مدعی نبوت مدعی الہام ایسے دعاوی کو مبرہن کیا گیا اور اس کے عقائد کو اسلام اور اہل اسلام کے منافی قرار دیا گیا۔ علمائے کرام کے فتویٰ جات اور شرعی آراء آجانے کے بعد مولانا غلام دغیر قصوری نے مرزا قادیانی کو پھر دعوت اسلام دی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اسے بھی نظر انداز کر دیا۔ تو مولانا نے شوال ۱۳۰۳ھ جولائی ۱۸۸۶ء میں تحقیقات دغیریہ کا عربی میں ترجمہ کیا اور اس کا نام ”رحم الشیاطین براغلو طات البراہین“ تجویز کیا۔ علمائے کرام کے فتوے مرزا قادیانی کی کتاب براہین کے متعلقہ حصے اشتہار پر مشتمل دستاویزات تیار کر کے حرمین شریفین کے آئمہ و مفتیان سے فتوے طلب کئے۔ ۱۳۰۵ھ (۱۸۸۸ء) میں فتویٰ جات حرمین سے موصول ہو گئے۔ وہ فتاویٰ جات لے کر آپ امرتسر گئے۔ بعض رؤسا اور اسلامی دردر رکھنے والے مؤثر حضرات کے ذریعہ مرزا قادیانی سے رابطہ کیا کہ اب بھی وقت ہے کہ آپ توبہ کر کے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیں۔ بعض رؤسا نے پھر مرزا قادیانی کو مباحثہ و مناظرہ کے لئے بلایا لیکن وہ انکاری رہا۔ ایک بار موسم گرما کی تعطیلات میں مرزا قادیانی نے لاہور آنے کا وعدہ کیا۔ مولانا غلام دغیر وعدہ کے مطابق لاہور دس دن قیام پذیر رہے۔ لیکن مرزا قادیانی نہ آیا۔ ابتداء میں جب مولانا محمد حسین بٹالویؒ مرزا قادیانی کے متعلق مثبت رائے رکھتے تھے ان سے مباحثہ کے لئے مولانا قصوری نے طرح ڈالی۔ مولانا محمد حسین نے بند کمرہ میں گفتگو کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ لیکن مولانا غلام دغیر نے کہا کہ علماء کی موجودگی میں مرزا قادیانی کے الہامات پر گفتگو ہوگی۔ مولانا بٹالویؒ اس پر آمادہ نہ ہوئے۔ ایک بار مرزا قادیانی کو امرتسر کے ایک رئیس کے ذریعہ مباحثہ کے لئے طلب کیا تو مرزا قادیانی نے کہا کہ میری باتیں تصوف کی ہیں۔ صوفیاء کرام شریک مجلس ہوں۔ مولانا نے قبول کر لیا کہ صوفیاء کرام کے خاندانی تین علماء کو بلا لیں۔ لیکن مرزا قادیانی پھر طرح دے گیا۔ اس کاروائی کے درمیان صفر ۱۳۰۴ھ سے رمضان المبارک ۱۳۰۸ھ (دسمبر ۱۸۸۳ء تا اپریل ۱۸۹۱ء) تک مرزا قادیانی کی متعدد کتب و رسائل بھی سامنے آ گئے۔ مرزا قادیانی کے متعلق نرم گوشہ رکھنے والے اس کے سخت مخالف ہو گئے۔ خود حضرت مولانا محمد حسین بٹالویؒ مرزا قادیانی کی موافقت ترک کر کے اس کے سخت مخالف ہو گئے۔ ۱۸۹۱ء میں مرزا قادیانی کی تین کتابیں توضیح المرام فتح اسلام از الدواہم شائع ہونے پر مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے تلانی مافات کی۔ اس کتاب میں مولانا قصوری نے مولانا بٹالویؒ کی مرزا قادیانی کی تائید پر سخت تنقید بھی کی۔ کتاب مرتب ہونے فتویٰ آجانے کے بعد مولانا قصوری مرزا قادیانی کو توبہ کے لئے مباحثہ مناظرہ مہبلہ کے لئے بلاتے اور دعوت اسلام دیتے رہے۔

فقیر اللہ وسایا!

ماہیں ہونے پر ۱۳۱۲ھ ۱۸۹۶ء میں کتاب شائع کر دی۔

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده وعلى اله وصحبه اما بعد فان مرزا غلام احمد القادياني القنجاہی من العلماء الغير المقلد ير ايف كتابا يا للته الهندية في اطهار حقيقة الاسلام لفرق عبدالاسلامية وسماه بالبراهين الاحمدية على حقيقة كتاب الله القرآن والنبوة المحمدية وطبع حصه الاربع في امر تسر وادعى في الحسة الثالثة منه ان الهام الكل من الاولياء لكون مقيدلم للقطع واليقين وعد هو ادنا لوحى بالرسالة باتفاق السوادلايا من العلماء كما ان اصل عبارته الهندية هل علماء السلام وحى كو خواہ وحى رسالت هو يا كسى دوسرے مومن پر وحى اعلام نازل هو الهام كى تعبير كرتے ص جبکہ سواد اعظم علما كالهام كو وحى كا مترادف قرار دينے ميں متفق ہے ص ۲۲۱ خلاصہ كلام يہ ہے کہ الهام يقينى اور قطعى ايک واقعى صداقت ہے جس كا وجود افراد امت محمدية ميں ثابت ہے . (ص ۲۳۳) ثم اعلت في الاشتهار المطبوع عشرت القائه الف هذا الكتاب بالهام الله تعالى وبامره لغرض اصلاح الدين و تجديده والله ظهر صدق الدين الاسلام بصدق الهامات والخوارق و كرامات والاختيار عن المغيبات والاسرار والله نيابت والكشوف الصادقات والادعية المستجابات التى اشهد عليه الم كتابه البراهين يقيناً و ان اكمالانه شدة مشابهة بكمالات مسلح بن مريم و انغوزج الخواص من الدهل والانباء وله فضيلة على اكثر كابر الاولياء الماضين بابركة متابعة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم واتباع اثاره موجب للتجاة والسعادة والبركة و مخالفة سبب

حمد و صلوة وسلام! کے بعد واضح ہو کہ مرزا غلام احمد قادياني جو علماء غير مقلدين سے ہے غير اسلامي فرقوں پر دين اسلام كى حقيقت كے ظاہر كرنے كى غرض سے اردو زبان ميں ايک كتاب تاليف كى اور اس كا نام ”براهين احمدية على حقيقت كتاب الله القرآن والنبوة والمحمدية“ رکھا اور چاروں حصے اس كے شہر امرتسر ميں چھپوائے اور اس كے تيسرے حصے ميں دعوى كيا كہ كامل وليوں كا الهام قطع اور يقين كا مفيد ہوتا ہے اور باتفاق سواد اعظم علماء كے وحى رسالت كا مترادف ہے۔ چنانچہ اصلى عبارت اس كى رسالہ عربى ميں منقول ہے۔ پھر تيس ہزار قطعہ اشتہار كا بدین مضمون چھپوا كر شائع كيا كہ ”كتاب براہین احمدیہ“ جس كو خدا كى طرف سے مؤلف (مرزا قادياني) نے ملہم و ماور ہو كر بغرض اصلاح و تجديد دين تاليف كيا ہے اور اس نے اپنے الهامات و خوارق و كرامات و اخبار غيبية و اسرار لدنيہ و كشف صادق و دعائیں مستجابہ كے راست ہونے سے دين اسلام كى راستى و صدق ظاہر كيا ہے اور ان خوارق و غيرہ پر آريہ و غيرہ شاہد ہيں۔ جس كا ذكر تفصيل وار كتاب براہین احمدیہ ميں درج ہے اور مصنف كو علم ديا گيا ہے كہ وہ مجد و وقت ہے اور روحانى طور پر اس كے كمالات مسيح بن مريم كے كمالات سے بشدت مشابہ ہيں اور اس كو خواص انبياء و رسل كا نمونہ بنا كر بركت متابعت آنحضرت ﷺ كے بہت سے اكابر اولياء و ما تقدم پر فضيلت دي گئی ہے اور مصنف كے قدم پر چلنا موجب نجات و سعادت و بركت ہے اور اس كى مخالفت سبب بعد و حرمان كا ہے (يعنى حق تعالى كى رحمت سے) ثبوت اور دلائل اس كے براہین احمدیہ كے چاروں حصص مطبوعہ كے پڑھنے سے جوع ۳۷ جزو ہے ظاہر ہوتے ہيں (اور ادنى قيمت اس كى پچیس روپيہ مقرر ہے) پھر اسی اشتہار ميں درج ہے كہ اور اگر اس اشتہار كے بعد بھی كوئى شخص سچا طالب بن كر اپنى عقدہ كشائى نہ چاہے اور دلى صدق سے حاضر نہ ہو تو ہمارى طرف سے اس پر اتمام حجت ہے۔ جس كا خدا تعالى كے روبرو اس كو جواب دينا پڑے

البعدر والحرمان یعنی من رحمة الرحمن و دلائل هذه الدغاوی نظهر بتلاوة كتابه البراهین الذی طبع خمس و ثلثون جزءاً منه یعنی الحصص الاربعة التي ادنی قيمتها خمس و عشرون ربية ثم قال وان احمداً من الناس لا محضر عندنا لحل عقده بصدق طلبه و قلبه بعد هذا الاشتهار فاتمنا الحجة علیه هو عند الله مسئول منه هذه ترجمة عبارات ذلك الاشتهار و كتب فی اخره المشتبه خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب مطبوعه ریاض هند پریس امرتسر پنجاب انتہی فسیمہ هذا الترغیب اشترى كتابه كثير من الناس و شاع و اشتهر فی اکناف الفنجاب الهند شیوعاً كثيراً و هو ادعی فی ذلك الكتاب انه یلهم علیه آیات القرآن کثیرة و متواترة من الله تعالی و البعرات العربية ایضاً كما صرح به فی ص ۲۸۵ و صرح بان اکثریات فضائل الانبیاء اترك علیه مخاطبه الله تعالی بها و هو المراد منها و غالب المات هما تراجع مایوحی الیه غایة نعتد التي تازشخ منها و سوله الی درجة الانبیاء والمرسلین بل نعمهم و یلزم ترقیه فی بعض ما انزل الیه من النبین فنعوذ منه برب العلمین كما ستذکرنہ امن ههنا هدیة للناظرین و تردهما ابتغاء لمرهات ملک یوم الدین و ارضاء لجناب سید المرسلین صلوات الله علیه و علیهم اجمعین ابا نموزج القسم الاول من الالهامات التي یزعمها مؤلف البراهنی الالهامات كاملة و مثل وحی الرسالة فهل یا احمد بارک الله فیک مازمیت اذرمیت ولكن الله رمی التذرقوما ما

گا۔ الخ اشتهر مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب مطبوعه ریاض هند پریس امرتسر پنجاب انتہا

(مجموعه اشتهارات ج ۱ ص ۲۸۲)

پس اس اشتهار کی ترغیب کے سبب صد ہا اہل اسلام نے اس کی کتاب خریدی۔ چنانچہ پنجاب و ہندوستان وغیرہا میں وہ کتاب بہت مشہور ہوئی۔ اس کے تیسرے چوتھے حصہ میں مصنف نے دعویٰ کیا ہے کہ بہت سی آیات قرآنی و عبارات عربیہ اس پر الہام ہوتی ہیں۔ جیسا کہ صفحہ ۲۸۵ خزائن ج ۱ ص ۵۷۷ میں لکھا ہے۔ اور یہ بھی صاف دعویٰ کیا ہے کہ اکثر آیات فضائل انبیاء اس پر نازل ہوتی ہیں۔ اور ان آیات سے اللہ تعالیٰ نے اس کو مخاطب کیا ہے۔ اور ان خطابات سے وہی مراد ہے۔ اور اکثر الہامی باتیں بلکہ سب کی سب جو اس پر وحی ہوتی ہے۔ پر لے درجہ کی اس کی تعریف ہے۔ جسے نبیوں کے مرتبہ کو اس کا پہنچ جانا لگتا ہے۔ بلکہ بعض مہمات سے اس کی انبیاء سے ترقی اور تعالیٰ سمجھ میں آتی ہے۔ والعیاذ باللہ من ذالک!

جیسا کہ دونوں قسم کے مہمات کا ہم نمونہ ناظرین کے ملاحظہ کے واسطے ذکر کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اور جناب رسول خدا ﷺ کے راضی کرنے کی نیت سے ہم ان کا رد لکھتے ہیں۔ پہلے قسم کے الہامات کا نمونہ جس کو براہین احمدیہ کا مؤلف (مرزا قادیانی) کامل الہام اور وحی رسالت کی مانند جانتا ہے یہ ہے ان آیات اور عربی فقرات کا ترجمہ:

۱۔ اے احمد! اللہ نے تجھ میں برکت دی۔ ۲۔ تم نے نکر نہیں چھینکے۔ جب پھینکے تھے۔ لیکن خدا نے چھینکے تھے۔ ۳۔ تو ڈراوے ان لوگوں کو جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے۔ ۴۔ اور تاکہ ظاہر ہو گنہگاروں کا راستہ۔ ۵۔ تو کہہ دے میں مامور ہوں اور اول ایمان لاتا ہوں ان الہاموں پر۔ ۶۔ تو کہہ حق آگیا اور جھوٹ نابود ہوا۔ جھوٹ نابود ہی ہونے والا ہے۔ ۷۔ تو کہہ اگر میں افتراء کرتا ہوں یعنی خدا پر پس مجھ پر گناہ ہے۔ ۸۔ اور تو اپنے رب کی نعمت سے

۹۔ تو کہہ دے اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔ خدا تم سے محبت کرے گا۔ (براہین احمدیہ

پھر ص ۲۲۰: خزائن ج ۱ ص ۲۶۵ میں یہ پانچ الہام درج ہیں۔ جن کا ترجمہ یہ ہے:

پھر ص ۲۴۱ 'خزائن ج ۱ ص ۲۶۶ میں یہ یا نچ الہام لکھے ہیں:

پھر ص ۲۳۲، فرائض ج ۱ ص ۲۶۷ میں یہ تین الہام ہیں:

۲۰..... ہم نے کہا اے آگ تو ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا ابراہیم پر۔ ۲۱..... اے لحاف پوش کھڑا ہو جا اور ڈرا
 اے رب کی تکبیر کہہ۔ ۲۲..... اور نیکی کا حکم کرا اور گناہ سے روک۔

انت و زوجک الجنة نفخت فیک من لدنی روح الصدق وقال فی ترجمتها از المراد من ادم و مریم و احمد نفسه و من الزوج رفقاءه و من الجنة وسائل النجاة انتهى ثم قال فی ص ۵۰۳ انه الهم اليه انک علی صراط مستقیم فاصدع بما تو مرو اعرض عن الجاهلین و فی ص ۵۰۴ تالله لقد ارسلنا الی ام من قبلک فرین لهم الشیطان وقال فی ترجمة ان المواد من کان لخطاب نفسه والمراد من المرسلین اولیاء والامة انتهى و فی هذه الصفحة ادعی انه اهم الیه سبحان الذی اسرے بعبدہ لیلًا و فی صفحة ۵۰۶ صرح بانه الهم الیه و اذا سعلک عبادے عنی فانی قریب الایة وما ارسلناک الا رحمة للعلمین و فی ص ۵۱۰ لتلب باخع نفسك الیکو نوامومنین ولا تخاطبنی فی الذین ظلمو انهم مغرورون یا ابراهیم اغرض عن هذا انه عبد غیر صالح انما انت مذکر و ما انت علیهم بمسیط و ادع فی ترجمة هذه الملهمات ان المخاطب هذه الایات نفسه انتهى بی و صل ادعی انه الهم الیه یا احمد فاخرخت ترجمة علی شغیک انا اعطیناک الکوثرفصل رب علم و ضعنا عنک وزرک الذی انقض ظهرك ورفعنا لک ذکرک و صرح بان هذه الایات اندلت علیه مثل السابقات ثم قال فی ص ۵۵۶ انه الهو الیه یا عیسی انی شوفیک ورافعک الی وجاعل الذین یمتعوک فوق الذین کن والی یوم القيامة وادعی بعد رحمة هذه الایة انه هو المواد من لفظ عیسی ایضاً و ایضاً فی ص ۵۵۶ قل عندی شهادة من الله فهل انتم مومنون وادعی فی ترجمة هذا الالهام ان المواد من الشهادة من الله می التاییدت الالهیة والاطلاع علی المعارف والحقائق

پھر ص ۲۸۶ خزائن ج ۹ ص ۵۷۹ پر کہا ہے کہ مجھ پر یہ الہام بھی نازل ہوئے ہیں:

۲۳..... اے احمد! تجھ کو خداوند کریم نے برکت دی جو تیرا حق تھا۔

پھر ص ۲۸۹ خزائن ج ۹ ص ۵۸۱ پر کہا ہے کہ:

۲۴..... تو مجھ سے میری توحید اور تفرید کے مرتبہ میں ہے۔

مولانا فیض الحسن مرحوم سہارنپوری نے اپنے عربی اخبار شفاء الصدور میں لکھا ہے کہ مؤلف براہین (حرر)

قادیانی) نے اس الہام میں دعویٰ کیا ہے کہ میرا منکر خدا کی توحید کا منکر ہے۔

پھر براہین احمدیہ ص ۲۹۱ خزائن ص ۵۸۳ میں یہ الہام لکھا ہے کہ:

۲۵..... ”جب خدا کی مدد آگئی اور فتح اور تیرے رب کی بات پوری ہوگئی۔ یہ وہ چیز ہے جس کے لئے تم جلدی

کرتے تھے۔“ اور ان فقرات آیات کا ترجمہ براہین کے ص ۳۹۱ کی سطر ۱۸ و ۱۹ میں یوں لکھا ہے کہ: ”جب مدد اور فتح الہی آئے گی اور تیرے رب کی بات پوری ہو جائے گی تو کفار اس خطاب کے لائق ٹھریں گے کہ یہ وہی بات ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے۔“ انتہاء بلفظ!

پھر براہین احمدیہ ص ۲۹۳ خزائن ص ۵۸۶ میں اپنے لئے یہ الہام لکھا ہے:

۲۶..... ”دنی فتدلی“ پھر نزدیک ہوا اور لٹک آیا ”فکان قاب قوسین او ادنی“ پس ہوا قدر

دو کمانوں کا یا اس سے بہت نزدیک۔“

پھر ص ۲۹۶ خزائن ص ۵۹۰ میں اپنے لئے ان الہامات کا دعویٰ کیا ہے کہ:

الہیۃ والاسرار الغیبیۃ والاعلام علی الوقائع الاتیۃ قبل وقوعها واجابة الادعیۃ والالہام فی اللسنة المختلفتہ فان کل هذه شهادة اللہ فی حقہ فتجب علی المومنین قبولہ و تصدیق انتہی بترجمة کلام و فی صد ۵۶۱ و ۵۶۲) قل جاء کم نور من اللہ فلا تکن وان کنتم مومنین و عنی ان طہماتہ نور من اللہ ففی انکارها زوال الایمان انتہی وایضا فی ہذین الصفحتین فقہماہا سلیمان فاتخذوا من مقام ابراہیم مصلی و عنی من سلیمان و ابراہیم فی ہذین الایتین نفسہ کما صرح بان اللہ تعالیٰ امر الناس باتباع اثر قدم ابراہیم یعنی مولف البراہین لان الطریقۃ المحمدیۃ فی هذه الامام اشتبه علی اکثر الناس و بعضهم يتبعون محض الظاهر مثل یقوم و بعضهم صلوا الی عبادۃ المخلوق مثل المشرکین فعلیہم ان یعلموا الطریقۃ الحقنہ (منہ) ای من مؤلف البراہین و ینخذوہ سبیلا من ترجمۃ کلام و اخر کتابہ ملخص موافظہر من هذه سبع و اربعین الایات القرانیۃ و الفقرات العربیۃ الی ادعی صاحب البراہین انہا الہمت علیہ و اوحیت الیہ ان هذا المدعی اثبت لوازم الرسالۃ و خرا من النبوة لنفسہ لا یقن اولا بخلاف اهل السنة ان الہام الاولیاء و وحی الرسالۃ مترادفان و الالہام یکون قطعیا و انقن ثانیاً بان المضامین التی تجب تبلیغہا انزلت علیہ و هو ما مود بالا نذارو الابشار للناس بان من کان یحب اللہ فیتبعہ یرجیہ اللہ و ان قبول علہمانہ فرض علیہم و انکارها منہی عنہ فمن من بہ فمان من الکافر من کما هو مفاد الالہام الاربع و الاربعین و الخامس و الاربعین اعنی قل عندی شہادۃ عن اللہ فہل انتم مومنون و قل جاء کم نور من اللہ فلا تکفر وان کنتم مومنین و ما معنی الرسالۃ و النبوة الا الاتصاف بہذہ الفضیلۃ العظیمۃ و ما مفاد

۲۷..... ”اے آدم! تو اپنی زوجہ سمیت بہشت میں رہ۔ اے احمد! تو اپنی زوجہ کے ساتھ بہشت میں مکان پکڑ۔

پھر مراد اس کی یوں لکھتا ہے۔ اے آدم! اے مریم! اے احمد! تو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ۔“ انتہاء بلفظ!

پھر ص ۵۰۳ خزائن ص ۵۹۹ میں اپنے لئے یہ الہام درج کئے ہیں:

۲۸..... ”بے شک تو صراط مستقیم پر ہے۔ ۲۹..... خدا کے حکم کو ظاہر پہنچا اور جاہلوں سے روگردانی کر۔“

پھر ص ۵۰۴ خزائن ص ۶۰۰ میں آیت کا الہام لکھا ہے اور ترجمہ اس کا خود کیا ہے:

۳۰..... ”ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ ہم نے تجھ سے پہلے امت محمدیہ میں کئی اولیاء کامل بھیجے۔ پر شیطان نے

ان کی توابع کی راہ کو بگاڑ دیا..... الخ۔“ انتہاء بلفظ!

اب ظاہر ہے کہ کاف خطاب جو آنحضرت ﷺ کی طرف راجع تھا۔ اسی برائین والے نے اپنا نفس مراد

رکھا ہے اور رسولوں سے اولیاء امت ارادہ کئے ہیں۔ اور اسی صفحہ میں اپنے لئے آیت کا الہام بھی لکھا ہے جس کا ترجمہ یہ کرتا ہے کہ:

۳۱..... ”پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ کو رات کے وقت میں سفر کرایا۔ یعنی ضلالت اور گمراہی کے

زمانہ میں جو رات سے مشابہ ہے۔ مقامات معرفت اور یقین تک لدنی طور سے پہنچایا۔“ بلفظ۔

پھر صفحہ نمبر ۵۰۶ خزائن ص ۶۰۳ میں ان دونوں آیتوں کا اپنی طرف الہام ہونا ظاہر کرتا ہے۔ جن کا ترجمہ خود یہ

الشركة بالانبياء في خصائصهم الا تشرف بهذه المزية الكرعبة على اندراد نفسه من الخطابات التي خاطب لها لله سبحانه في القرآن المبين انبياء من سيد المرسلين سائر النبيين صلوة الله عليهم اجمعين فليس هذا ان الالحاد في آيات الله بل هه والتحرير المعنوي لكلام الله صرعة افانقت انه يعد نفسه من تابعي الرسول الكريم عليه الصلوة والتسليم و مثبت هذه الفضائل نفسه ببرم تلك المناعبة بالظلية كما صرح به في الاشتهار المذكور نقله بهما سبق و ايضا اقر في عدة مواضع من كتابه انه مودد حديث علماء امتي كانباء بني اسرائيل فكيف يظن في حقدانه يثبت الدلة ساو النبوة لنفسه الاترى انديدعي بفضيلة على الاولياء وما قال قطانه من الانبياء قلت من المعلوم ان صاحب البراهين الف كتابه في مقابلة النصارى واليهود وغيرهما من عبدة الاصنام يعظهر عليهم صداقت الدين الاسلام فما ذكر فيه من انه منعوت بنوت الانبياء في آيات القرآن و موصوف بخصائص الرسل على لسان الفرقان و ينزلت عليه الايات فائدة في هذه الحكايات لان من لم يومن القرآن فكيت يصدق هذا البيان و يعده من عظيم الشان فعلم ان غرضه الاصل من هذا الظهارة على المسلمين بانه افضل الاولياء و نموج الانبياء و ان قاديانه مهلالوحي كبيت العتيق والله تعالى اموالنا من بان يقصده من كل فج عميق ولم من يحضره بعد من الاشتهار المبين فيسنل يوم القيمة اسماع الحاسبين كما مر نقله وامثال هذه الدعوى ما صدرت من اكابر الصبحاته سيما الخلفاء الراشدين واهل البيت والتابعين الذين هم افضل الامة باليقين فهل هذا الا

لکھتا ہے کہ:

۳۲..... ”اور جب تجھ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو میں نزدیک ہوں دعا کرنے والے کے۔ دعا قبول کرتا ہوں۔“ ۳۳..... ”اور میں نے تجھے اس لئے بھیجا ہے تاکہ سب لوگوں کے لئے رحمت کا سامان پیش کروں۔“ انتہاء بلفظ۔

پھر صفحہ ۵۱۰ خزائن ص ۶۰۸ میں چند آیات قرآنی اپنے حق میں نازل کر کے ان کا خود ترجمہ یوں لکھتا ہے:

۳۳..... ”کیا تو اسی غم میں اپنے تئیں ہلاک کر دے گا کہ یہ لوگ کیوں نہیں ایمان لاتے۔“ ۳۵..... اور ان لوگوں کے بارے میں جو ظالم ہیں میرے ساتھ مخاطبت مت کر۔ وہ غرق کئے جائیں گے۔ ۳۶..... اے ابراہیم اس سے کنارہ کر۔ یہ صالح آدمی نہیں۔ ۳۷..... تو صرف نصیحت دہندہ ہے۔ ۳۸..... اور نہ تو ان پر نگہبان ہے۔ چند آیات جو بطور الہام القاء ہوئی ہیں بعض خاص لوگوں کے حق میں ہیں۔ یعنی مراد غرق کئے گئے اور غیر صالح سے بعض خاص لوگ ہیں۔“

پھر صفحہ ۵۱۰ خزائن ص ۶۱۷ میں بعض آیات قرآنی کا اپنے لئے نازل ہونا قرار دے کر ترجمہ ان کا یوں لکھا ہے:

۳۹..... ”اے احمد! تیرے لبوں پر رحمت جاری ہوئی۔ ۴۰..... ہم نے تجھ کو معارف کثیرہ عطا فرمائے ہیں۔ ۴۱..... اس کے شکر میں نماز پڑھ اور قربانی دے۔ ۴۲..... اور ہم نے تیرا بوجھ اتار دیا۔ جو تیری کمر توڑ دے اور تیرے ذکر کو

اونچا کر دیا ہے۔“ انتہاء بلفظ!

پھر صفحہ ۵۵۶ خزائن ص ۶۶۴ میں ایک آیت اپنے لئے وارد کر کے صفحہ ۵۵۷ خزائن ص ۶۶۴ میں اس کا یوں ترجمہ

کیا ہے:

اثبات مساواة صاحب البراهین بالانبياء والمرسلين وان لم يقل بلسانه انه من المرسلين خوفا من بلوى المسلمين نكوز تراب اهلهم قاصدع بحاتش هروا عرض عن الجاهلين لعلک باخع نفسک ان لا يكونوا مؤمنين اقل انى امرت وانا اولالمؤمنين. قل جاء کم نور من الله فلا تکفر وان کتم مؤمنين و معهد اقد صرح فى ذلك الاشتهار انفوزج الانبياء والرسل کما نقل سابقاً من اشتهاره والظاهران نمودج الشئى يكون عين ذلك الشئى لانه معرب نموته و يقال فى الفارسيه مشتى نموند خروار يعنى ان قليل من البر مثلاً نمودج الکرفيت من هذا الدعوى کون صاحب البراهين من الرسل والانبياء باقداره فى اشتهاره فليس هذا الا المثلة لا الظلية وايضاً قال ص (۵۰) من براهينه انه الهم اليه هذه افقرة جرى الله فى حلل الانبياء و فسرھا بان منصب الارشاد والهداية وكون مورد وحى الالهية يكون فى الاصل حلة الانبياء و يحصل لغير هم بالطريق المستعاب انتهى فتحقق بتصريحه ان ورود الوحى من الله تعالى من خواص الانبياء فلما اثبت هذه الخاصة لنفسه فقد اثبت النبوة لها بوصفه واما قوله و هذه الحلة يستعار لغير هم فباطل لان منصبيت و دود وحى الرسالة لا يحصل بغير الرسل والانبياء والهام لا ولياء لا يكون تراء فابوحى الرسالة فانه يكون محفوظاً بحفاظة الملائكة بحيث يحصل منه الاطلاع الذى لا يجرى فيه الالتباس والاشتباه قطعاً ولا يكون فيما حتمال الخطاء اصلاً فمن ثم يجب على المكلفين قبوله والايمان به ومن انكره فقل كفر بخلاف الهار الاولياء فانه وانكان يحصل منه العلمحقائق الذات والصفات او الوقائع الكونية ولكن لا يرتفع منه الالتباس والاشتباه بجميع الوجوه بيقى اخماک الخطاء فيه ولهذا لا

۴۳..... ”اے عیسیٰ! میں تجھے کامل اجر بخشوں گا۔ یادفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ اور تیرے تابعین کو ان پر جو مکر میں قیامت تک فائق رکھوں گا۔ اس جگہ عیسیٰ کے نام سے بھی عاجز مراد ہے۔“ انتہاء ملخصاً۔

نیز صفحہ ۵۵۵ میں فقرہ عربیہ کا الہام لکھ کر اس کا ترجمہ صفحہ ۵۵۶ خزائن ص ۶۶۳ میں یوں کرتا ہے کہ:

۴۴..... ”میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم ایمان نہیں لاتے۔ یعنی خدا تعالیٰ کا تائیدات کرنا اور اسرار غیبیہ پر مطلع فرمانا اور پیش از وقوع پوشیدہ خبریں بتلانا اور دعاؤں کو قبول کرنا اور مختلف زبانوں میں الہام دینا اور معارف اور حقائق الہیہ سے اطلاع بخشنا یہ سب خدا کی شہادت ہے۔ جس کو قبول کرنا ایمان داروں کا فرض ہے۔“ انتہاء بلفظ!

پھر صفحہ ۵۶۱ میں آیت قرآنی اپنے لئے نازل کر کے ترجمہ اس کا صفحہ نمبر ۵۶۲ خزائن ص ۶۷۰ میں یوں لکھتا ہے کہ:

۴۵..... ”کہہ خدا کی طرف سے نور اتر رہا ہے۔ سو تم اگر مومن ہو تو انکار مت کرو۔“ انتہاء بلفظ!

پھر صفحہ ۵۶۱ خزائن ص ۶۷۰ میں حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق کی آیات اپنے لئے نازل کر کے صفحہ ۵۶۲ خزائن ص ۶۷۰ میں تصریح کرتا ہے کہ مراد ان سے میں ہوں۔ چنانچہ اصل عبارت اس کی یہ ہے کہ:

۴۶..... ”وہ نشان سلیمان کو سمجھائے یعنی اس عاجز کو۔“ ۴۷..... سو تم ابراہیم کے نقش قدم پر چلو۔ یعنی رسول کریم کا یہ طریقہ حقہ کہ جو حال کے زمانہ میں اکثر لوگوں پر مشتبہ ہو گیا ہے اور بعض یہودیوں کی طرح صرف ظواہر پرست اور بعض مشرکوں کی طرح مخلوق پرستی تک پہنچ گئے ہیں یہ طریقہ خداوند کریم کے اس عاجز بندہ سے دریافت کر لیں اور اس پر چلیں۔“ انتہاء بلفظ!

بتحقیق التکلیف العام علیہ کما صرح به فی تفسیر فتح العزیز وغیرہ تحت قوله تعالیٰ عالم الغیب فلا یتظهر علی غیبہ احدا الا من ارتضى من رسول فانه یسلک من بین تديہ ومن خلفه رصداً علی ما هو اعتقاد اهل فلسنة والجماعة ومنشاء غلط صاحب البراهین وغیرہ من غیر المقلدین فی جعل الالهام حجة قطیعة مثل الرسالة قصة الهام خضر مع موسى و واقعة الهام ام موسى علی نبینا و علیہم السلام بابقائه فی الیم کما هو منصوص القرآن الکریم وقوان خضر لم یکن نبینا کما فی ص ۵۳۸) من کتابہ السقیم جہل عظیم لتصریح علماء العقائد و غیرہم بان خضر کان نبیاً عند الجمهور من العلماء الربانین والقران ینطق باختلاف حال و مال وحی موسى والهام ام فان ام موسى مع كونها المهلة من الله تعالیٰ بسلامة ولدها ورده اليها کما قال عن من قائل فاذا خفت علیه فالقیم فی الیم ولا تخافی ولا تخرنی انارا. دوه الیکوجا علوه من اهل سلین لم تکن طمئنة علی ذلی الالهام والا لما کلت حالتها مثل لحالة المنصوصة فی کلام الملك العلام کما قال تعالیٰ واصبح فؤاد دام موسى فارغان اکادت لبدسه به لولا ان ربطنا علی قلبها لتکون من المؤمنین وان سیدنا موسى کان مطمئنا و موقنا بوحیه تعالیٰ لا تخاف درکا ولا تخشى فمن ثم لما تحیر اصحاب موسى وقالوا وقت روية قوم فرعون کما اخبر عنهم الله تعالیٰ اقنا لمدر کون قال فی جوابهم ماحکا الله سبحان عتکلا ان معی بطاسیهد بن فاتضح الفرق بینهما بالیقین بشهادة القرآن المبین مالمقوک مترادفهما باطل عند المسلمین راما حدیث علمائے امتی کانبیاء نبی اسرائیل لا اصل له

یہ جاتمہ اس کی کتاب یعنی چوتھے حصے کا ہے۔ پس ان سننالیس الہامات سے جو اکثر آیات قرآنی اور بعض فقرات عربیہ میں جن کو مؤلف براہین احمدیہ نے اپنے لئے الہام اور وحی قرار دیا ہے۔ بخوبی ظاہر ہے کہ اس شخص نے لوازم رسالت اور خواص نبوت اپنے لئے ثابت کئے ہیں۔ چنانچہ انبیاء سے اپنا مراد ہونا اور اپنی تصدیق کو ایمان اور اپنے انکار کو کفر سے تعبیر کرنا وغیرہ ذالک جو ان الہامات سے صراحۃً ظاہر ہے۔ کیونکہ اول اس نے برخلاف اہل سنت اس پر یقین کیا ہے کہ اولیاء کا الہام اور وحی رسالت دونوں ایک معنی رکھتے ہیں۔ اور الہام بھی قطعی و یقینی ہوتا ہے۔ پھر اس نے بڑے استحکام سے ثابت کیا ہے کہ جو مضامین اس پر نازل ہوتے ہیں ان کی تبلیغ واجب ہے۔ اور وہ ڈرانے خوشخبری سنانے پر مامور ہے کہ جس نے خدا کا دوست بنا ہوا اس کی متابعت کرے۔ خدا اس سے محبت کرے گا۔ اور یہ کہ اس کے ملہمات کا قبول کرنا لوگوں پر فرض ہے اور ان کا انکار منع ہے۔ پس جو اس (مرزا قادیانی) پر ایمان لایا وہ مومن ہے اور جس نے اس کا انکار کیا وہ کافر ہے۔

جیسا کہ ۴۲ اور ۴۵ ویں الہام کے ترجمہ اردو میں اس نے خود تصریح کی ہے اور رسالت و نبوت کے معنی یہی ہیں کہ ایسی فضیلت عظمیٰ حاصل ہو اور نبیوں کے ساتھ شرکت کا مطلب یہ ہے کہ ایسے بڑے رتبہ پر مشرف ہو۔ علاوہ ازیں جن خطابات سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سرور عالم ﷺ اور دوسرے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کیا ہے۔ صاحب براہین اب ان خطابات سے اپنے نفس کو مراد رکھتا ہے تو یہ صراحۃً الحادنی الایات نہیں تو اور کیا ہے؟ اور قرآن شریف کی تحریف معنوی میں کون سا دقیقہ فروغ گزار چھوڑا ہے۔ اگر کسی کو شبہ گزرے کہ مؤلف براہین کا اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کا تابع جانتا ہے اور اپنے لئے ان فضائل عظیمہ کا حاصل ہونا آپ ﷺ کی مطابعت سے بطور ظلیت مانتا ہے۔ جیسا کہ اس

کما قالہ الدمارنی والزركشى والعقلانى كذا فى الموضوع فى احاديث الموضوع لمو لانا القارى عليه رحمة البارى و دعوى صاحب البراهين باتباع سيد المرسلين صلوات الله عليه اخوانه و مترمته اجمعين مع انه بمحض اللسان وما صدر من الجهان كما بشرعد جلد كتاب و سيجئ و معرض البيان لا ينانى النبوة والرسالت لانه قال فى ص ۹۹) من كتابه ان المسيح كان تابعاً و خادماً لدين نبى كامل و عظيم الشأن يعنى موسى و كان انجيله فرع التوراة انتهى ترجماً نكماً زعم صاحب البراهين ان المسيح مع متباعدة موسى على نبينا و عليهما السلام كان نبيا فكذلك يعد نفسه موصوفاً بخصائص الرسالة والنبوة مع ادعاء الاتباع و ايضا الانبياء وان كانوا ابتفاضلون فيما بينهم لقوله فعلى تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض الايته لكن يتوون فى الايمان بهم كما قال تعالى لا نفرق بين احد من رسله الاية فبالجملة اوليا مساوات صاحب البراهين بالنبيين يعلم باليقين لمن تدبرو تعمق فى طرمانه المندرجة فى البراهين الاترى اندادعى فى ص ۵۱۱) بنزولاية قل انما انا بشر مثلكم يوحى الى انما الهلكم اله واحد فى حقه وقال فى ص ۲۳۲) انه الههم اليه واتل عليهم يا اوحى اليك من ربك انتهى فهذا صريح مقابلة صاحب البراهين بافضل النبيين صلوات الله وسلام عليه و عليهم اجمعين فالحاصل ان مؤلف البراهين وان كان لا يدعى بلسان انه نبى و رموك خدفا من لموى المؤمنين لكنه ما ترك خاصف من خواص الرسل والنبيين الاوقد اثبتها لنفسه باليقين فمشله مكمل احمد خان ينجرى العلى كدى فانه بدك شعائر

نے اشتہار منقولہ بالا میں تصریح کی ہے اور نیز گئی جگہ براہین میں اقرار کرتا ہے کہ وہ مورد حدیث: ”علماء امتی کا انبیاء بنی اسرائیل“ کا ہے تو اس حالت میں کیونکر متصور ہو کہ وہ رسالت اور نبوت کو اپنے لئے ثابت کرتا ہے؟ دیکھو وہ اپنی فضیلت اولیاء پر ثابت کر رہا ہے اور یہ اس نے ہرگز نہیں کہا کہ میں انبیاء سے ہوں تو اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ صریح ثابت ہے کہ مؤلف براہین نے اپنی کتاب نصاریٰ اور یہود اور بت پرستوں کے مقابلہ میں واسطے ظاہر کرنے حقیقت دین اسلام کے تالیف کی ہے۔ تو اس کتاب میں یہ درج کرنا کہ میں نبیوں کی صفوں سے جو قرآن میں مذکور ہیں موصوف ہوں اور آیات قرآنی جن میں رسولوں کے خاص مستطور ہیں۔ مجھ پر نازل ہوئی ہیں۔ ان کا مورد میں ہوں۔ کیا فائدہ رکھتا ہے؟۔ کیونکہ جن کو قرآن پر ایمان ہی نہیں وہ ان باتوں پر کیونکر تصدیق کریں گے اور مؤلف براہین کی عظمت شان پر ایمان لائیں گے۔

پس معلوم ہوا کہ اصلی غرض براہین والے کی ان الہامات کے بیان اور وحی کے عیان سے مسلمانوں سے باور کرانا ہے کہ میں سب ولیوں سے افضل ہوں اور نبیوں کا نمونہ ہوں اور اس کے قادیان میں مکہ معظمہ کی طرح وحی اترتی ہے اور اب خدا کا حکم ہے کہ سب لوگ قریب و بعید ہر طرف سے قادیان میں آئیں اور ہدایت پائیں اور جو نہ حاضر ہوگا خدا تعالیٰ اس سے حساب لے گا۔ جیسا کہ اشتہار سے نقل اس کی اوپر منقول ہو چکی ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ایسے دعوے اکابر صحابہ کرام خصوصاً خلفائے راشدین و امامان اہل بیت و تابعین سے جو افضل ہیں ساری امت سے صادر نہیں ہوئے۔

پس صاحب براہین کے یہ دعوے صریح مساوات کا اظہار ہے انبیاء و مرسلین سے۔ اگرچہ وہ اہل اسلام کے بلوے کے خوف سے صاف اقرار نہیں کرتا کہ میں رسول ہوں۔ لیکن یہ تو اس پر نازل ہو رہا ہے: ”قل انی امرت وانا

الاسلام تبديلا واحل كبار الدين تحليلاً كما يشهد عليه تفسيره الهدية للقران و اخباره النهذيب للانسان والفقيه الدائم لهذا التسطير ودهفويته بعون للک النصير في رساله مستقلة مسماة بالجواهر المضية في رد عقائد الجبرية فالحمد لله القدير فالينجری مع ذالك التنسخ لاحكام الشرع المعتبر والخلاف مع جميع العلماء النفين يزعم انه من خواص الاولياء والصلحين ممن اجل مويدي الذين فكذلك حال صاحب البراهين عذر العلماء الراسخين كما قال في حقد المولوى فيض الحسن منهار نفودي في اختياره شفاء الصدور فانباى صاحب البراهين كمثل اى مثل احمد خان الينجری يعنى في اختلال الدين الاسلام و تضليل الخواص والعوام واما ادعائى باند اعطى علماء بفضيلة على اكابر الاولياء فضل ايضا مثل دعوى المود جيبا لانبيا باطل لان فضيلة الصحابة والتابعين على سائر الا عتا لمرحومة ثابتة بالقران البيان و الاحاديث الصحيحة عند المحدثين كما حقق في موضعه و باقى حال فضيلة هذا المدعى سببية فيما بعد باعلام الحق المبين هذا ومن عائب طهومات صاحب البراهين مذكوره في ۳۹۷) من اوزلهم اليه انا انزلناه قريباً من القاديان وبالحق انزلناه وبالحق نزا صدق الله ورسوله و كان امر الله مفعولا و فسرهما بما ترجمتها هذه قال تعالى انا انزلنا هذه الخوارق والامود المعجزة والالهام المملون المعارف والحقائق قريبا من القاديان وبالضرورق الحق انزلنا وبالضرورة الحقه نزك وما اخبره الله ورسوله ظهر صدقه في وقت وما شاء الله فهو كائن لا محالة فهذه الفقرة الاخيرة (اى صدق الله ورسوله الخ) قشيرالى النبى صلى الله عليه وسلم اشاد بظؤ نفسى في الحديث المذكور فى الصدور) اى فى السفحة

اول المؤمنين . فاصدع بما تؤمر واعرض عن الجاهلين . لعلك باخع نفسك ان لا يكونوا مؤمنين . قل جاءكم نور من الله فلا تكفرو ان كنتم مؤمنين . “جن کا ترجمہ اور پرکھا گیا ہے۔

پس یہ دعویٰ نبوت نہیں تو اور کیا ہے؟۔ مع ہذا اس نے اشتہار میں صراحت لکھا ہے کہ میں انبیاء و رسل کا نمونہ ہوں۔ جس کی نقل اور ہوپچکی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ نمونہ شے کا عین وہ شے ہوتی ہے جیسا کہ فارسی کی نثر مشہور ہے۔ مثت نمونہ از خروارے۔ یعنی گئیہوں کے انبار سے۔ مثلاً ایک مٹھی اس کا نمونہ ہے تو اس اقرار اشتہار سے ثابت ہے کہ صاحب براہین (مرزا قادیانی) اپنے آپ کو انبیاء و مرسلین سے جانتا ہے۔ پس صاف یہ مثلث ہے کہ نہ ظلیت اور نیز اس نے براہین کے صفحہ ۵۰۳ خزائن ص ۶۰۱ میں یہ فقرہ اپنا الہام لکھا ہے: ”جرى الله فى حلال الانبياء .“ اور اس کا ترجمہ اور تفسیر یوں کرتا ہے کہ اس فقرہ الہامی کے یہ معنی ہیں کہ: ”منصب ارشاد و ہدایت اور مورد وحی الہی ہونے کا دراصل حلۃ انبیاء ہیں اور ان کے غیر کو بطور مستعار ملتا ہے اور یہ حلۃ انبیاء امت محمدیہ کے بعض افراد کو بغرض تکمیل ناقصین عطا ہوتا ہے۔“ انتہاء بقدر الحاجة!

پس براہین والے کی خود تصریح سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی وحی کا مورد ہونا نبیوں کا خاصہ ہے تو اس کو اپنے لئے ثابت کرنا نبوت کا اثبات ہے اور یہ کہنا کہ غیر انبیاء کو بطور مستعار یہ حلۃ ملتا ہے باطل ہے۔ کیونکہ منصب ورود وحی رسالت غیر انبیاء کو ہرگز نہیں ملتا اور ولیوں کے الہام اور رسالت سے مترادف نہیں۔ اس لئے کہ وحی رسالت ملائکہ کی حفاظت سے محفوظ ہوتی ہے اور اس کی اطلاع میں ہرگز کسی طرح کا شک و شبہ نہیں ہوتا اور نہ اس میں احتمال خطا کا ہوتا ہے۔ اس واسطے

السابقة والحدی لو كان الايمان معلقا بالثريا لناله) واللہ تعالیٰ ایثار الی فی الایة التی ادرجتها فی الحصة الثالثة و تلك الاشارة فی هذه الایة هو الذی ارسل وهو له بالهدی ودين الحق لیظهره علی الدینہ کله فهذه الایة اخبار بالغیب فی حق المسیح یحسب یحسابیة والسیانیة والسیامة الماکة فالغیة الكاملة الموعودة للذین الا سلام تظهر فاذا جاء المسیح علیہ السلام مولانا نية فیشر الذین الاسلام فی مجیع الافاق والاقطار ولكنی اظهرت بانى فی غربتی وانکساری و توکلی وایثاری وایاتی وانوارى نموذج المسیح فی جوتہ الاولی و فطرنی و خطرة المسیح متشابهتان تشابها ما ما کانتا نصفان من جوهر واحد او ثمرتان من شجرة والاتحاد دیننا یحد لا تکاد تمتازنی النظر الکشفی والمشابهة الظاهرية بینا ثابتة ایضابان المسیح تابع و خادم لدین بنی کامل عظیم الشان یعنی موسی و انجیلہ فرع لتورة وهذا العاجز ایضا من احقر خادمی سید الرسل وافضل الانبیاء فانکان اسمه حامداً فهو احمد وان کان محموداً فهو محمد صلی اللہ علیہ وسلم فلیثبت المشابهة التامة لی بالمسیح اشر کنی اللہ تعالیٰ فی الاخبار بالغیب عن المسیح من ابتداء الامر یعنی ان المسیح مصداق الایة لحسب الظاهر وبالطور لجسمانی وهذا العاجز مورد تلك الایة ومحلها علی طبق المعقد والروحانی نغلبة الدین الاسلام با فاسة الصحیح القاطعة والبراهین الساطعة مقدرة بوسیلتی سراء کانت فی حیوتی او بعد مماتی انتهى ص ۳۹۸ و ۳۹۹ یقول العبد الضعیف ان الانزال والتنزیل فی اصطلاح القرآن مستعمل فی الكتب السماویة والمنزلة من اللہ

مکلفین پر اس کا قبول واجب ہے۔ جس نے اس کو مانا وہ مومن ہے جس نے اس کا انکار کیا وہ کافر ہے۔ برخلاف الہام اولیاء کے کیونکہ الہام سے اگرچہ بعض حقائق ذات وصفات الہی کا علم حاصل ہوتا ہے۔ یا بعض وقائع دنیا کا بھی یقین ہو جاتا ہے۔ مگر کجج الوجہ شک وشبہ سے زائل نہیں ہوتا اور احتمال خطا اس میں باقی رہتا ہے۔ اسی لئے لوگوں پر اس کا ماننا لازم نہیں ہوتا۔ جیسا کہ تفسیر فتح العزیز میں آیت: ”عالم الغیب“ کے نیچے اس پر تصریح ہے اور یہ بھی اعتقاد اہل سنت ہے۔

لہذا انبیوں کے اخبار غیب پر ایمان واجب ہے اور کابن ونجومی وغیرہ جو غیب کی خبر دیں۔ اس کی تصدیق کفر ہے اور علی ہذا مدعی الہام جو بعد الانبیاء اپنے الہامات کی خبر دے۔ اس کی تصدیق بھی ناجائز ہے۔ جیسا کہ ملا علی قاری نے فقہ اکبر کی شرح کی ملحقات میں تصریح کی ہے۔ اکابر اہل سنت کا اتفاق تو اسی پر ہے اور غیر مقلدین اور ان کا امام صاحب براہین جو الہام اولیاء کو حجت قطعی وحی رسالت کی طرح بتاتے ہیں۔ ان کی غلطی کا منشاء حضرت خضر کے الہام کا ذکر اور واقعہ الہام ام موسیٰ علی نبینا وعلیہم السلام ہے۔ جو منصوص قرآنی ہے۔ جیسا کہ براہین کے صفحہ ۵۳۸ خزائن ص ۶۵۳ میں لکھا ہے۔ اور نیز: ”خضر جن میں سے کوئی نبی نہ تھا۔“ انتہاء۔ یہ اس شخص کا جہل عظیم ہے۔ کیونکہ علمائے عقائد حقہ وغیرہ نے تصریح کی ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام جمہور علماء کے نزدیک نبی ہیں اور قرآن مجید صاف ناطق ہے۔ اختلاف حال ومال وحی موسیٰ اور الہام مادر موسیٰ ہیں۔ کیونکہ ہر چند ان کو الہام منجانب اللہ تعالیٰ ہوا تھا کہ اپنے فرزند کو دریا میں ڈال دے۔ وہ سلامتی سے تیرے پاس آجائے گا۔

تعالیٰ الی رسلہ کما قال تعالیٰ فی ابتداء سورة البقرة والذین یؤمنون بما انزل الیک وما نزل من قبلک الایة وایضاً فی ابتداء سورة ال عمران نزل علیک الکتب بالحق مصداقاً لما بین یدیه بان اللہ تعالیٰ قال فی محققہا انزلناہ قریباً من القادیان فوصفہا بالایات القرانیة النی انزلت فی وصف القرآن الکریم اعنی بالحق انزلناہ و بالحق نزل تصریح بان ملہماتہ مثل الفرقان العظیم ثم فی ترجمۃ لفظ الحق الواقع فی الموضوعین بالظہن الحقة تنصیص بان اللہ تعالیٰ وجب علیہ انزال ہذہ اللہمات و ہذا مخالف لعقیدۃ اہل السنۃ لتصریحہم بان اللہ سبحانہ لا یجب علیہ شیء کما فی شرح الفقہ الاکبر و شرح العقائد للنسفی و غیرہما و ایضاً فی ہذا الکلام اشارۃ الی ان الذین فقد عن اکناف العالم و اطراف الدنیا غرباً عجماً فلہذا اختار اللہ تعالیٰ للقام القادیان لانزال الملہمات کما صرح بہ فی اخر لخصۃ الرابعۃ من کتابہ بان الدین اشبہ علی الاکثر والبعض صاردا کالیہود والبعض کالمشرکین فارشدان الناس بهذا الارشاد فاتخذوا امن مقام ابراہیم مصلی عامر علی الصدر مرض ۵۶۱ و ۵۶۲ مع تصریح صاحب البراہین بان المراد من ابراہیم نفسہ والناس مامورون باتباعہ فلا خفاء فی اندعین قریۃ قادیان مثل ام القری فی نزعہ الوحی کما قال تعالیٰ و کذلک اوحینا الیک قرانا عربیاً لتنذر ام القری ومن حولہا الایة و الحال انہ لا حاجة الی نزول شیء بعد تنزیل القرآن المجید للمؤمنین کنہ ہدی التیقن والشرء المجید کاف للامۃ المرحومۃ الی یوما الدین قایقول بان اللہ عزوجل انزل الملہمات والمعارف علی القادیان للضروریۃ الحقة افتراء علی رب العلمین ومن الاولۃ الدالۃ علیہ انہ صرح فی ترجمۃ ہذا الکلام

چنانچہ قرآن مجید میں فرمان ہے کہ جب تو موسیٰ کے معاملے میں خائف ہو تو اسے دریا میں ڈال دینا اور خوف و غم نہ کرنا۔ ہم تیری طرف اس کو لٹا دیں گے اور اس کو رسول بنادیں گے۔ یہ ترجمہ ہے آیات کا تو اس البہام پر مادی موسیٰ کو خود بھی اطمینان نہیں ہوا تھا۔ ورنہ اس کی ایسی حالت نہ ہوتی۔ جس کا قرآن شریف میں ذکر ہے: ”واصبح فوادم موسیٰ فارغاً“ یعنی اور ہو گیا دل ماں موسیٰ کا خالی صبر سے تحقیق نزدیک تھا کہ البتہ ظاہر کر دے اس کو اگر باندھ نہ رکھتے ہم اوپر دل اس کے تو کہہ ہوا ایمان والوں میں سے اور بے شک حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام اس وحی میں مطمئن تھے کہ: ”لاتخاف درکاً ولا تخشی“ یعنی فرعون کیوں کے پکڑ لینے سے مت ڈر۔ اسی لئے جب آپ کے اصحاب متحیر ہوئے اور قوم فرعون کے لشکر کو دیکھ کر بولے۔ جیسا کہ قرآن میں خبر دی گئی ہے کہ بے شک پکڑے گئے۔ تب حضرت موسیٰ کے جواب کو قرآن نے یوں حکایت کیا کہ ہرگز نہیں پکڑے جانے میرے ساتھی۔ میرا رب ہے مجھے راستہ دکھا دے گا۔

پس بشبہات قرآن مبین وحی رسالت بالالبہام اولیاء میں فرق آسمان وزمین پیدا ہو گیا اور جوان دونوں کو ایک ہی جانتا ہے وہ بالکل باطل پر ہے۔ بالیقین اور حدیث: ”علماء امتی کا انبیاء بنی اسرائیل“ ہے اصل ہے۔ چنانچہ دیرری اور زرشنی اور عقلمانی تینوں نے کہا ہے۔ علامہ قاری نے رسالہ المصنوع فی احادیث الموضوع میں اس پر تصریح کی ہے۔ مطبوعہ لاہور کے ص ۱۶ سطر ۱۹ میں دیکھو۔ رہا دعویٰ صاحب براہین کہ میں تابع ہوں آنحضرت ﷺ کی شریعت کا۔ سو ہر چند یہ دعویٰ محض زبانی ہے دل میں نہیں۔ جیسا کہ اس کی کتاب اس پر شاہد ہے اور عنقریب اس کا بیان

بارجاع ضمیر انزلناہ الی المرجع المؤنث اے الخواذق والامود المعجبة بتاویل الجماعة ولا شک ان ضمیرا الواحد المذكوره موجع الی الجمع فالكلام الصحيح علی هذا التفسیر انا نزلنا ها فاسناد هذا الكلام الغلط والالهام المحبط الی اللہ سبحان کذب بالیقین ثم انزل آیات القرآن المنزل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مما لا طائل تحته وهو تحصیل الحاصل فانقل قال اللہ تعالیٰ لقد انزلنا الیکم کتابا فیہ ذکرکم افلا تعقلون وایضا ولقد انزلنا الیکم ایت مبینة الایة فثبت ان القرآن انزل الی المسلمین فلم لا يجوز ان ینزک الحق ارق وغیرها متوسل آیات القرآن وغیرہ علی صاحب البراہین قلت القرآن العظیم مانزل الاعلیٰ الرسول الکریم لکن بلا کان مشتملا علی الاحکام الی امر بتبلیغها النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی المؤمنین بل الی كافة الناس وغیرها اجمعین مع ان یقال مجازاً انه انزل الیہم وهو کما قال تعالیٰ وانزلنا الیک الذکر لتبین الیہم ولعلہم یتفکرون علی ان اسناد نزول القرآن للبین الی المؤمنین وقت نزوله الی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلى اخوانه وعترته اجمعین مع لقطع بانه صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و کتابہ و دین ناسخ الکتب والادیان الی یوم الدین لا یستلزم ان یکون صاحب البراہین منزلاً مستقلاً فی هذا الحین ویقال له انا انزلناہ قریباً من القادیان فما هذا الایہتان وهذیان واما ادعاء صاحب البراہین بان اللہ تعالیٰ اخبر بوجودہ فی القرآن وكذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الحدیث صحیح العنوان فباطل قطعاً لان المشار الیہ من ذلك الحدیث للذکور فیما سبق الامام الاعظم والھمام الاقدم رضی اللہ کما صریح بہ غیر واحد من المحدثین والفھماء بالاتفاق و بینت طرفاً منہ فی رسالتہ

ہوگا۔ تاہم دعویٰ اتباع فتاویٰ النبوت ورسالت سے نہیں ہے۔ کیونکہ براہین کے صفحہ ۳۹۹ خزائن ص ۵۹۴ میں ہے کہ: ”صبح ایک کامل اور عظیم الشان نبی یعنی موسیٰ کا تابع اور خادم دین تھا۔ اور اس کی انجیل توریت کی فرع ہے۔“ انتہاء!

پس جیسا کہ بموجب زعم براہین والے کے اتباع اور خادمیت حضرت موسیٰ نے حضرت صبح کی نبوت میں کچھ خلل اندازی نہیں کی۔ ویسا ہی یہ شخص باوجود اتباع آنحضرت ﷺ کے اپنے آپ کو خصائص نبوت ورسالت سے موصوف کر رہا ہے اور نیز انبیاء اگرچہ بحسب مراتب و قرب عند اللہ ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں۔

چنانچہ تیسرے سپارہ کا ابتدائے آیت کا یہ ترجمہ ہے کہ وہ رسول ہم نے بعضوں کو بعضوں پر فضیلت دی ہے مگر مومن بہ ہونے میں سب انبیاء برابر ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں مؤمنین سے حکایت فرمائی ہے کہ ہم انہیں فرق کرتے ہیں۔ یعنی ایمان لانے میں رسولوں کے درمیان۔ الی اصل غور کرنے والا عالم جب مہمات صاحب براہین میں تدبر اور عمل فرماتا ہے تو یقیناً معلوم کر جاتا ہے کہ براہین والے نے صاف دعویٰ برابری کا انبیاء سے کیا ہے۔ دیکھو براہین احمدیہ ص ۵۱۱ خزائن ص ۶۱۱ میں آیت ”قل انما انا بشر“ کو اپنے حق میں نازل کر کے صفحہ ۵۱۲ خزائن ص ۶۱۲ میں اس کا ترجمہ یوں لکھتا ہے: ”پھر فرمایا ہے کہ میں صرف تمہارے جیسا ایک آدمی ہوں۔ مجھ کو یہ وحی ہوتی ہے کہ بجز اللہ تعالیٰ کے اور کوئی تمہارا معبود نہیں۔ وہی اکیلا معبود ہے۔ جس کے ساتھ کسی چیز کو شریک کرنا نہیں چاہئے۔“ انتہاء بلفظہ

اور براہین کے ص ۲۴۲ خزائن ص ۲۶۷ میں آیت ”واذل علیہم“ کو اپنے حق میں نازل کر لیا ہے۔ جس کا

توضیح الدلائل و عمدة البیان فی اعلان شاکت النعمان رداً علی اهل الطغیان من غیر للقلدین فی هذا الزمان و کذا ایته هو الذی ارسل رسوله الایة لیست فی ق المسیح و صاحب البراهین بل هی فی شان امام الانبیاء و سید المرسلین بالیقین باتفاق جمیع المفسرین اشهادة القرآن المبین الایدی اخر هذه الایة قول الله سبحانه و کفی بالله شهیداً محمد رسول الله و قد قال محی السنة فی تفسیره تحت هذه الایة یعنی قوله تعالی محمد رسول الله تم الکلام هها قال اب عباس شهده بالرسالة ثم قال مبتدئاً و الذین معه انتهى فالقول بان هذه الایة فی حق غیر النبی صلی الله علیه وسلم مخالف للقران و منافی لبیان جمیع مفسیری الفرقان لیت شرعی ما جهل هذا القائل فی ادعائه بان هذه الایة اخبار عن الغیب فی حق المسیح فلاهل و فی حقه معنی وما یشرع بان هذا الخبر بصیغتا الماضی فکیف برادیه الاستقبال فنعود بالله من هذه التحریفات فی الایات البنیات لما اراد نفسه من لفظ رسوله الواقع فی هذه الایة مصرح بشرکت مع المسیح فی انواره و آیاته و غیر ذلك من ابتداء الا مرثیت انا یدعی برسالته وما ببالی من اطلاق کله رسول الله علی نفسه ولومع غیره فهذا صریح ضیره و اما تصریحه بان الغلبة الموعودة ای فی هذه الایة) تظهر بوسيلة للمسیح فعلى القول القوی لجمهور المفسرین باطل لان هذه الغلبة حصلت بظهورنا حبيب اله العلمین صلی الله علیه وعلی عترته اجمعین و اتمام النعمة علیه کما فی القرآن المبین الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی الایة لما فی التفسیر الکبیر و غیره و یقول الفقیر

ترجمہ یہ ہے اور پڑھان پر جو وحی کی جاتی ہے تیری طرف تیرے رب سے۔ پس یہ صریح مقابلہ ہے صاحب براہین کا سید المرسلین ﷺ سے۔ الغرض براہین کا مؤلف ہر چند اپنی زبان سے صریح دعویٰ نہیں کرتا کہ میں نبی ہوں۔ تاکہ اہل اسلام خواص و عوام بلوے نہ کر دیں۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ کوئی خاص الخاص انبیاء سے باقی نہیں چھوڑا۔ جس کو اس نے اپنے لئے ثابت نہ کر لیا ہو۔ بلاشبہ اس کی مثال سی گڑھ والے نیچری کی ہے جس طرح اس نے اسلام کے فرائض کو اٹھا دیا اور کبیرہ گناہوں کو طلال بنا دیا۔ جس پر اس کی تفسیر قرآن اور اخبار تہذیب الاخلاق شاہد ہے اور فقیر راقم الحروف کان الله له نے اس کے ہفوات کے رد میں ایک رسالہ مستقلہ جس کا نام ”جواب مضیہ رد نیچریہ“ ہے شائع کیا ہے۔

فالحمد لله على ذلك!

پس یہ نیچری باوصف تنبیخ اپنے آپ کو خواص اولیاء اور دین کے تائید کرنے والوں سے جان رہا ہے۔ ایسا ہی حال ہے صاحب براہین کا علماء راتخین کی نظروں میں۔ چنانچہ مولانا فیض الحسن مرحوم سہارنپوری نے اپنے اخبار شفاء الصدور میں صاف لکھ دیا ہے کہ مرزا قادیانی مثل علی گڑھی نیچری کے ہے۔ یعنی اختلال دین اسلام و اضلال خواص و عوام میں رہا۔ یہ آدعا براہین والے کا کہ میں اکثر اکابر اولیاء ما تقدم سے افضل ہوں۔ سو یہ بھی مثل دعویٰ نمونہ انبیاء کے سراسر باطل ہے۔ کیونکہ صحابہؓ اور تابعینؓ کی فضیلت ساری امت پر بحکم قرآن شریف اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔ جیسا کہ دینی کتابوں میں مرقوم ہے اور باقی حال فضیلت اس مدعی کا آئندہ ظاہر ہو جائے گا۔ اس تحریر کو یاد رکھ کر سنئے کہ عجائب ملہمات مرزا قادیانی سے وہ بھی ہیں جو ۳۹۸ خزائن ص ۵۹۳ میں انا انزلناہ قریباً من القادیان لکھ کر اس کا ترجمہ خود دیوں

الراقم ای غلبه تقابل فتح مکہ النبی بکت رقرار الجبائر من وضعها الی یوم ذلک الفتح وای ظهور الدین توازی تطهیر اول بیت وضع للناس من الارجاس الادناس واما یقول الضعیف بان هذه البغلة تحصل وقت نزول المسيح من السماء فلا یقوم منه ان هذه الایة بشاره فی حق المسيح وغیره وان المراد من قوله تعالی ارسل رسوله غیر النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم بل المواد منه ان المسيح علی نبینا وعلیہ السلام لما بنزل من السماء یشکر تابعا للشرع المحمدي و یؤید هذا الدین فهو ایضا فرع غیبة سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم و اخوانه و عترته اجمعین قال مولانا القاری فی شرح الفقه الاکبر فجتمع عیسی بالمهدی علی نبینا وعلیهما السلام وقد اقيمت الصلوة فیشر المهدی لعیسی بالتقدم فیمتنع معللا بان هذه الصلوة اقيمت لک فانت اولی بان تكون الامام فی هذا اللقام و یقتدی به ینظر ابعة لنبینا علیهم السلام کما اشار صلی اللہ علیہ وسلم الی هذا المعنی یقولہ لو کان موسی حیالما وسعه الا انباعی و قد بینت و جد ذلک عند قوله تعالی واذ اخذ اللہ میثاق النبین لما اتیتکم من کتب و حکمة ثم جاء کم رسول الایة فی شرح الشفاء وغیره انتهى وما افاده مولانا القاری علیہ رحمة الباری هو المذكور فی حاصت التفسیر فالحاصل ان تلک الایة الشریفة اغاهی فی حق النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحکم القرآن فدعوی صاحب البراهین ینهی البطلان واما قوله ولكنی فی الایات والانوار وغیر ذلک غوزج المسيح فی حیوانه الی ولی و فطرتی و فطرة للمسیح متشابهان تشابهنا ما کاننا بصفتان من جواهره او لمرتان من شجرة انتهى فیشر بدعوی مساواته بالمسیح علی ماہی مفاد لفظ نموذج و فقرة کاننا نصفان من جوهرية

کرتا ہے کہ یعنی ہم نے (یعنی خدا فرماتا ہے) ان نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الہام کو پر از معارف و تحقیق کو قادیان کے قریب اتارا ہے۔ اور ضرورت حقہ کے ساتھ اتارا ہے۔ اور ضرورت حقہ اترا ہے۔ خدا اور اس کے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی اور جو کچھ خدا نے چاہا تھا وہ ہوتا ہی تھا۔ ”نیز اس کا دعویٰ کہ“ یہ آخری فقرات اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس شخص کے ظہور کے لئے حضرت نبی کریم ﷺ اپنی حدیث میں لڑھ بالا میں اشارہ فرما چکے ہیں۔ (یعنی مں ۳۹۷ خزائن مں ۵۹۳ میں حدیث: ”لوکان الایمان معلقا بالثریا لئلا“۔ کا اشارہ (مرزا قادیانی کی طرف ہے۔) اور خدا تعالیٰ اپنے کلام مقدس میں اشارہ فرما چکا ہے۔ چنانچہ وہ اشارہ حصہ سوم کے الہامات میں درج ہو چکا ہے اور فرقانی اشارہ اس آیت میں ہے: ”هو الذی ارسل رسوله“ (یعنی خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس سچے دین کو سب دینوں پر غالب کر دے۔) یہ آیت جسمانی اور سیاست مکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کی رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابه واقع ہوئی ہے۔ گویا ایک جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک درخت کے دو پھل ہیں۔ اور بحدی اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری

الخ فی الاتقان فی علوم القرآن قال حازم و انما تستعمل ای کان حیث یقوی الشبه حتی یکاد الرائی یشک فی ان المشبه به هو المشبه وغیره ولذلك قالت بلقیس ای کما اخبر الله سبحانه به کانه هو انتهى و صاحب البراهین فی هذا القول کاذب البتہ اما اولاً فلان دعوی المساواة بالانبياء باطل لما تقرر من عقيدة اهل السنة بان الولی لا یبلغ درجة النبی کما فی شرح الفقه الاکبر و شرح العقائد للنسفی وغیرهما واما ثانياً فلان المسيح علی نبینا و علیه السلام کان من آیاته ان یرء المکة وللبرص دیحی المولتی باذن الله و اذا قال من انصارى الی الله قال الحواریون نحن انصار الله کما هو منصوص القرآن الکریم وهذا القائل مظهر شی من هذه الخوارق منه وما امن به احد من النصارى والهندود الذین صنف کتابه فی مقابلتهم سیتما النصرانی الذی طبع ثلث حصص کتابه فی مطبعه مع انه تدعی الله سبحانه بخلوص قلبه و کمال تضرعه و ابتهاله لایمان جمیع النصارى خصوصاً وطبع هذا الدعاء منذستین ونصف سنت فی اخر اشتهاه الذی مر النقل منه فیما قبل والدعاء هذا اللهم اهد للمستعدين من جمیع لا قوام سیما الحکام من النصارى فانهم یرحمهم واحسانهم البنا و امتنانهم علینا بلبلونا بلبالاً لتارعو بخلوص القلب و خضوع الباطن لخیر دیناهم و دینهم و نسل الله تعالی خیر هم فی الدنیا والاخرة اللهم اهدهم و ایدهم بروح مناوک اجعل لهم حظاً کثیراً فی دینک و اجذبهم بجولک وقوتک لیومنو ابکتابک و رسولک و یدخلوا فی دین الله افواجا امین ثم امین والحمد لله رب العلمین المشتہر مرزا غلام احمد

طور پر بھی ایک مشابہت ہے اور وہ یوں کہ مسیح ایک کامل اور عظیم الشان نبی یعنی موسیٰ کا تابع اور خادم دین تھا اور اس کی انجیل توریت کی فرع ہے۔ اور یہ عاجز بھی اس جلیل الشان نبی کے احقر خادمین میں سے ہے کہ جو سید الرسل اور سب رسولوں کا سر تاج ہے۔ اگر وہ حامد ہے تو وہ احمد ہے اور اگر وہ محمود ہیں تو وہ محمد ہے۔ سو چونکہ اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے اس لئے خداوند کریم نے مسیح کی پیشگوئی میں ابتداء سے اس عاجز کو بھی شریک کر رکھا ہے۔ یعنی حضرت مسیح پیشگوئی متذکرہ بالا کے ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے اور یہ عاجز روحانی اور معنوی طور پر اس کا مکمل اور مورد ہے۔ یعنی روحانی طور پر دین اسلام کا غلبہ جو حج قاطعہ اور براہین ساطعہ پر موقوف ہے۔ اس عاجز کے ذریعہ سے مقدر ہے۔ گو اس کی زندگی میں یا بعد وفات ہو۔“ انتہاء بلفظ!

فقیر کسان اللہ لہ کہتا ہے کہ انزال اور تنزیل قرآن کی اصطلاح میں آسمانی کتابوں کے اتارنے میں مستعمل ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے رسولوں پر نازل کی گئی ہیں۔ جیسا کہ ابتدائے سورۃ بقرہ میں قرآن اور اس سے پہلے آسمانی کتابوں کے اترنے کو انزال کے لفظ سے ادا فرمایا ہے۔ پھر سورۃ آل عمران میں قرآن مجید کے اتارنے کو تنزیل اور انزال اور انجیل توریت کے بھیجے کو انزال کے لفظ سے تعبیر کیا ہے اور علیٰ ہذا القیاس بہت سی آیات قرآنیہ سے ایسا ہی ثابت ہے۔ پس جب براہین والے نے اپنے ملہمات کو: ”انزلناہ“ سے تعبیر کیا اور بعد ازاں آیت: ”وبالحق انزلناہ“ سے جو صرف قرآن مجید کی صفت تھی اپنی ملہمات کی صفت قرار دیا تو یہ تصریح ہے اس پر کہ وہ اپنی ملہمات کو مثل قرآن جانتا ہے۔ پھر لفظ حق جو دونوں جگہ قرآن کی راستی کے بیان میں تھا اس کو ضرورت حقہ سے ترجمہ کرنا اللہ سبحانہ

القادیانی فهذا الدعاء الذى دعا بكل خضوع قلبه و هلع باطنه رسل الله تعالى ان يجذبهم بحوله وقوته ليدخلوا فى دين الله افواجا فما امن رجل واحد من النصارى على يده الى الان فضلاً عن ان يؤمنوا جميعاً و بدخلوا فى دين الله افواجا لظهر عدم المشافة بين ويان صاحب البراهين فى الايات والانوار وغير ذلك و كذلك ليست المشابهة بينهما فى الفطرة لان المسيح و لد بغيراب من تفحة روح رسول كريم كما يشهد به القرآن والحديث و اجماع الامة وصاحب البراهين و لد من نطفة غلام مرتضى القاديانى الحكيم كما يعلم الانام من الخواص والعوام بل صرح هو فى كتابه ان والده هذا ايد الحكام وقت بلوى عساكرهم فى سو الف الايام فكيف بشبه من خلق من ماء مهين بمن قال الله سبحانه فى شأنه و جعلناها و انبها اية للمسلمين وقوله والمشابهة الظاهرية بينا ثابتة ايضا بان المسيح تابع لدين موسى وانجيله قرع لتورية ز هذا العاجز الى صاحب البراهين من احقر خادمى سيد المسلمين صلى الله عليه وسلم الخ هذا ايضا باطل باليقين اما اولاً فلان المسيح ما كان تابعا لذين موسى بل كان من اولى العزم من الرسل اى صاحب بالشريعة مستقلة وانجيله ما كان فرعا للتورية بل الانجيل ينسخ التورية فى بعض الاحكام كلما سنبين دليله من كلام الملك العلام قال عز من قائل فاصبر كما صبر اولو العزم من الرسل قال ابن اسير رضى الله عنهما اولو العزم ذو والحزم وقال الضحاک ذو و الجعد والصبر قال ابن عباس وقتادة هم نوح ابراهيم وموسى وعيسى اصحاب شرائع فهم مع محمد صلى الله عليه و احق انه و اله وسلم خمسة قلت ذكرهم الله على التخصيص فى قوله واذا اخذنا من النبيين ميثاقهم ومنكبت و تعالى پر ان ملہمات کا انزال واجب ٹھہرانا ہے۔ حالانکہ یہ مخالفت صریح ہے عقائد اہل سنت سے۔ کہ شرح فقہ اکبر و شرح عقائد نسفی وغیرہما جمیع کتب عقائد میں درج ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کچھ بھی واجب نہیں ہے اور نیز اس کلام سے اشارہ ہے اس پر کہ دین ساری دنیا سے کیا عرب کیا عجم کم ہو گیا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے مقام قادیان کو انزال ملہمات کے واسطے اختیار فرمایا۔ چنانچہ جو تھے حصے کتاب کے اخیر اس نے تصریح کی ہے کہ طریقہ حقہ جو حال کے زمانہ میں اکثر لوگوں پر مشتبہ ہو گیا ہے اور بعض یہودیوں کی طرح صرف ظواہر پرست اور بعض مشرکوں کی طرح مخلوق پرستی تک پہنچ گئے ہیں۔ یہ طریقہ خداوند کریم کے اس عاجز بندہ سے دریافت کر لیں اور اس پر چلیں۔

اور اس سے اوپر لکھتا ہے کہ: ”فستأخذون من مقام ابراهيم مصلی“ میں مجھ کو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم بنایا ہے اور ساری خلقت کو میری اتباع کے واسطے فرمایا ہے۔ جیسا کہ اوپر ص ۵۶۱ ۵۶۲ خزائن ص ۶۶۹ ۶۷۰ سے منقول ہو چکا ہے۔ پس بے شک اس نے اپنے قادیان کو مکہ معظمہ کی مثال نزول وحی میں بتایا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آنحضرت ﷺ کو ارشاد ہوا تھا: ”و كذلك اوحينا“ یعنی اور ایسا ہی وحی بھیجی ہم نے تیری طرف قرآن عربی تا کہ تو ڈرائے مکہ والوں کو جو اس کے گرد گرد ہیں اور اصل قرآن مجید کے نزول کے بعد کسی چیز کے نزول کی کچھ بھی حاجت نہیں ہے۔ کیونکہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے اور شرع محمدی میں قیامت تک امت مرحومہ کے واسطے کفایت ہے۔ پس یہ ادعا کہ حق تعالیٰ نے ضرورت حقہ کے واسطے قادیان پر معارف والہامات نازل کئے ہیں۔ حق سبحانہ پر محض افتراء اور باطل نقل قول فی دین اللہ ہے اور اس

ومن نوح و ابراهيم و موسى و عيسى ابن مريم و فى قوله تعالى شرع لكم من الدين ما وصى به نوحا و الذى اوحينا اليك وما وصينا به ابراهيم و موسى و عيسى قاله البغوى فى معالم التنزيل و هكذا فى عامة التفاسير و فى شرح الفقه الاكبر لمولانا القارى عليه و على المفسرين رحمة البارى و قولهم تعالى انا انزلنا التوراة فيها هدى و الوريحكم بها النبىون الذين اسلموا للذين هادوا و الرب نبون و الاحبار بما استحفظوا من كتب الله و كانوا عليه شهداء فلا تخشوا الناس و اخشون ولا تشتروا بايتى ثمننا قليلاً و من لم يحكم بما انزل الله فاؤلئك هم الكافرون و قوله تعالى بعد هذه الاية باية واحدة و قفينا على اثارهم بعيسى ابن مريم مصداقاً لما بين يديه من التوراة و ايتته الانجيل فيه هدى و تور و مصداقاً لما بين يديه من التورته و هدى و موعظة للمتقين و ليحكم اهل الانجيل بما انزل الله فيه و من لم يحكم بما انزل الله فاؤلئك هم الفاسقون فثبت من هاتين الايتين ان الشريعة الموسوية و العيسوية شريعتان مستقلتان و من قال ان الانجيل فرع التوراة يكذب القرآن و قولهم تعالى حكاية عن عيسى على نبينا و عليه صلوة و الرحمن و مصداقاً لما بين يدي من التورته و الاحل لكم بعض الذى حم عليكم اى فى شريعة موسى من الشحوم و اليك و لحوم الابل و العمل فى السبت و هو يدل على ان شرعه كان ناسخاً للشرع موسى قاله القاضى بيصا فى تفسيره و هكذا فى المدارك و الجلالين و البغوى و غيرها فتحقق من القرآن المبين تكذيب صاحب البراهين فى الحمد لله رب العلمين و اما ثانياً فلان قول صاحب البراهين بانه من احقر خادى سيد

افتراء كى دليلوں سے یہ بھی کہ مؤلف براہین نے اس کے ترجمہ میں انزلناہ کی ضمیر مذکر کو مرجع مونث کی طرف راجع کیا ہے۔ یعنی مرجع اس کا خوارق اور امور معجبه بتاویل جماعت قرار دیا ہے اور اسی میں شک نہیں کہ واحد مذکر کی ضمیر جمع کی طرف راجع نہیں ہو سکتی۔ پس ان معنوں سے صحیح کلام یوں تھا۔ انا انزلناھا تو ایسی غلط صریح کلام کو خدا کے سجانہ کی جانب منسوب کرنا تیرا بہتان نہیں تو اور کیا ہے؟ پھر قرآنی آیات جو آنحضرت ﷺ پر صد با سال سے نازل ہو چکی ہیں اب ان کے اتارنے میں کیا فائدہ ہے؟ بلکہ لاطائل اور تحصیل حاصل ہے۔ اس جگہ اگر کسی کو شبہ گزرے کہ اللہ تعالیٰ نے سب کو مخاطب کر کے فرمایا ہے ہم نے تمہاری طرف کتاب اتاری ہے جس میں تمہارا ذکر ہے۔ پس تم کیوں نہیں سمجھتے اور یہ بھی فرمایا اور بے شک ہم نے اتاریں تمہاری طرف آیتیں جس سے ثابت ہوا کہ قرآن مسلمانوں کی طرف اتارا گیا ہے تو کیا مانع ہے۔ اگر خوارق وغیرہ بہ تو سل آیات قرآنی براہین والے پر نازل ہوں؟ تو جواب اس کا یہ ہے کہ قرآن عظیم صرف رسول کریم ﷺ پر ہی اترا ہے۔ لیکن جبکہ قرآن میں ایسے احکام بھی بہ کثرت ہیں جن کی تبلیغ کے لئے آپ ﷺ مامور تھے۔

خواہ مومنین کو خواہ جمیع بنی آدم کو تو اس نظر سے مجاز آیوں بھی کہنا صحیح ہو گیا کہ قرآن لوگوں کی طرف اتارا گیا ہے۔ اور اصل میں معاملہ یہی ہے جو ارشاد ہوا ہے: ”وانزلنا الیک الذکر“ یعنی اور ہم نے تیری طرف نصیحت اتاری ہے تاکہ تو لوگوں سے بیان کر دے اور وہ فکر کریں۔ علاوہ ازیں وقت نزول قرآن کے مومنین کی طرف قرآن کا نزول کی اسناد باوصف اس یقین کے کہ آنحضرت ﷺ کہ اب تیرہ سو برس کے بعد صاحب براہین آیات قرآنی کا منزل علیہ بن جائے اور

الرسول صلى الله عليهم اجمعين صريح البطلان لا نه يدعى مساواته في كمالاته و ينسب خصوصاته المنصوصة به صلى الله عليه وسلم الى غير لا كيف لا و ان هذا المدعى صرف عنه صلى الله عليه وسلم فضيلة الرسالة المشهورة عليها من الله تعالى في اية هو الذي ارسل رسوله الاليه واثبت تلك الفضيلة اولاً في حق المسيح لعله لتأليف قلوب حكام هذا الديار و اظهار للجنة معهم لجلب المنافع و دفع المضار و ثانياً لنفسه ليظنه الجهال رئيس الاولياء و نموذج الانبياء و غبنون غبنا فاحشاً باشتراء كتابه بالثمن الغالي ليحصل اليه الداراهم و الدينار زائد العدد و النحصر قائم دار عليهم الدنيا كما لا يخفى عند اولي الابصار و سنيين هذا الامر بزيادة الاظهار فثبت من النفولات السابقة و الاحقت ان مؤلف البراهين محترف لايات القرآن المبين فليس ان مشاهة ولا مماثلة باحد من المومنين المخلصين فضلاً من الفضيل على الاولياء الكاملين و كوثر نموذج الانبياء و المرسلين فعود من هذه الدعاوى الباطلة برب العلمين ولا نجفى ان تحريفه القرآن ليس منحصر في التحريف المعنوي بل حرف كثيراً من الايات تحريفاً لفظياً ايضاً الا ترى في ملهماته المذبذوب على الصدر انه حرف ايتة قل اني امرت ان اكون اول من اسلم و ايتة تبت اليك وانا اول المؤمنين وركب منهما ايتة ثلاثة هذه قل اني امرت وانا اول المؤمنين و بدل ايتة انه عمل غير صالح و زاد في اول ايتة ما انت بنعمة ربك بجنون حرف الواو و كتب الحاء بدل الهاء في اية و زهق الباطل و غير و او و اتخذوا من مقام ابراهيم مصلية بالفاء و ترك فقره و مطهر ك من الدين كفرو امن بين اية يا عيسى اني متوفيك و رافعك الاية كما نقلناه من صفحة ٥٥٦ و كذلك في

اس کے حق میں راست آئے انا انزلناہ قریباً من القادیاں۔ پس یقیناً یہ بہتان اور ہڈیاں ہی ہے اور یہ اذکار این والے کا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر قرآن مجید میں دی ہے اور ایسا ہی آنحضرت ﷺ نے حدیث میں اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے یہ بھی بالکل باطل ہے۔ کیونکہ اس حدیث صحیح کا مشار الیہ امام اعظمؒ ہے۔ جیسا کہ بہت سے محدثین اور فقہاء نے اس پر تصریح کی ہے جس کا ثمرہ فقیر نے رسالہ ”تقریرات بحث فرید کوٹ“ اور رسالہ ”عمدة البیان فی اعلان مناقب النعمان“ میں بیان کیا ہے اور ایسا ہی آیت: ”هو الذی ارسل رسولہ“ نہ حضرت مسیح کے حق میں پیشین گوئی ہے اور نہ براہین والے کی طرف اس میں اشارہ ہے۔ بلکہ بالیقین باتفاق جمیع مفسرین بل بشہادت قرآن میں سید المرسلین ﷺ و عترتہ اجمعین کے حق میں نازل ہے۔ دیکھو اس کے اخیر: ”وکفی باللہ شہیداً“ کے ساتھ ہی محمد رسول اللہ ﷺ قرآن شریف میں مرقوم و مرسوم ہے۔ اور محی السنۃ اپنی تفسیر میں تصریح کرتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ پر کلام ختم ہوتی ہے۔ یعنی جس رسول کے بھیجے کی حق سبحانہ نے خبر دی ہے وہ محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔ حضرت ابن عباسؓ صبر امت اور اعلم تفسیر قرآن سے یہ روایت ہے بھر: ”والذین معہ“ دوسری کلام شروع ہوئی۔ یہ ترجمہ ہے عبارت تفسیر معالم التنزیل کا۔ پس اس آیت کو آنحضرت ﷺ کے سوا کسی دوسرے کے حق میں وارد کرنا قرآن مجید اور تفسیروں کے صریح مخالف ہوتا ہے۔

افسوس اس شخص کی سخت نادانی پر جو اس آیت کو بطور جسمانی حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں اور بطور روحانی اپنے لئے پیشین گوئی بنا رہا ہے اور اتنا بھی نہیں جانتا کہ اس کی ابتداء میں لفظ ماضی ہے جس سے صریح ثابت ہے کہ وہ

ص ۵۱۹ من کتاب سندک تلك الفقرة من هذه الاية وهكذا الحال في كثير من الانبات عما يظهر بالتأمل على حافظ القرآن المبين ومتهذا جعل القرآن حصين و ذلك كثير جداً في ملهاته ولا يذهب عليك انه من سهو قلم الناسخ ان مولفه صريح في ص ۵۱۶ من كتابه انه طبع هذا الكتاب بتصحيحه و تنقيحه و مع ذلك ترجم ذلك الايات المحرّفت حسب تحريف هذا و قد قال انه الهم اليسونا كان الله ليعذبهم وانت فيهم وما كان الله ليعذبهم وهم يستغفرون ص ۵۱۳ و في القرآن بعد ما كان الله الثافي كلمة معذبهم فحرفها بلفظة ليعذبهم وقال ص ۵۵۵ انه انزل عليه اية و كذلك منّا على يوسف لتصرف عنه السوء والفحشاء ثم صرح في اخر ترجمتها ان المراد ههنا من يوسف نفسه فحرف اية و كذلك مكما ليوسف بقول و كذلك منّا على يوسف و من غرائب لمهمات المحرّفة والمبدت لايات القرآن ما انزله في وصف نفسه و كتابه في ص ۴۹۷ و ۴۹۸) وهي هذه ان الذين كفروا وصدوا عن سبيل الله رد عليهم رجل من قادس شكر الله سعيد عني في ترجمة هذا الالهام مرع نجل من فارس نفسه لا نبدعي كونه من اولاد فارس فسمى نفسه فارسي الاصل و جعل الله سبحانه شاكره ثم كتب هذا الالهام كتاب و بركات عميمة لكتابته البراهين انتهى و كتب بعده هذا الالهام ولو كان الايمان معلقا بالثريا لنا له و صرح في ترجمة ان المراد من هذا الحديث نفسه و بعده هذا الاطعام ميكاد زينه يغني و كم تمسه نار و ترجم هذه الاية و اوردها في وصف كتابه و كتب بعدها هذا الهام ام يقولون نحن جميع منتصر سينهم الجمع و

رسول ﷺ بھیجا گیا ہے تو اس سے آئندہ میں رسول کا آنا مراد رکھنا قرآن مجید کی تحریف ہے۔ اور پھر اس آیت میں جو لفظ رسول کا ہے تو اس سے اپنے نفس کی مراد رکھنی اور حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ اپنی شرکت ابتدائی ثابت کرنی یہ دعویٰ رسالت کا نہیں تو اور کیا ہے؟ اور اس آیت کے غلبہ موعود کو بوسیله حضرت مسیح ظہور میں آنے کا دعویٰ کرنا بموجب قول جمہور مفسرین کے باطل ہے۔ کیونکہ یہ غلبہ سرور عالم ﷺ کے ظہور پر نور سے حاصل ہو گیا اور آپ ﷺ پر نعمت الہی تمام ہو چکی۔ جیسا کہ آیت: ”اليوم اكملت“ اس پر شاہد ہے۔ چنانچہ تفسیر کبیر وغیرہ میں اس پر تصریح ہے اور فقیر اتم الحروف کہتا ہے کہ فتح مکہ سے بڑھ کر جو کسی بشر کو نصیب نہیں ہوئی ہے کون سا غلبہ دین اسلام کا ہوگا؟ اور بیت اللہ کو بتوں کی پلیدیوں سے پاک کرنے سے کون سا ظہور دین متین مقابل ہو سکے گا؟ اور دوسرا قول ضعیف کہ غلبہ وقت نزول حضرت مسیح علیہ السلام کے آسمان سے ہوگا۔ اس پر ہرگز دلیل نہیں بن سکتا کہ یہ آیت حضرت مسیح علیہ السلام وغیرہ کے حق میں پیشگوئی ہے اور: ”رسوله“ سے آنحضرت ﷺ کے سوا کوئی اور مراد ہے۔ حاشا وکلا! بلکہ مراد اس قول ضعیف سے یہ ہے کہ حضرت مسیح علی نبینا وعلیہ السلام جب آسمان سے اتریں گے تو شرع محمدی کے تابع ہو کر دین اسلام کی تائید کریں گے۔ تو یہ بھی سرور عالم ﷺ کے ہی غلبہ کی فرع ہوئی۔ ملا علی قاری علیہ الرحمہ فقہ اکبر کی شرح میں لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح حضرت مہدی سے جب اتر کر ملاقاتی ہوں گے تو نماز کی تکبیر ہو چکی ہوگی۔ حضرت مہدی ان کو امامت کے لئے اشارہ کریں گے۔ تب حضرت مسیح امامت نہ کریں گے۔ بایں عذر کہ یہ تکبیر آپ کے لئے ہوئی ہے۔ آپ کی امامت اولیٰ ہے۔ تب حضرت مسیح مقتدی ہوں گے۔ تاکہ ان کی متابعت سرور عالم ﷺ: ”اخوانه وعترتہ وسلم“ سے ظاہر ہو جائے۔ جیسا کہ آپ ﷺ

یولون الدبر و ان یرو ایه یعرضوا و یقولوا یحرمتم و استیقنتھا انفسھم وقالوا لات حین مناص فہما رحمة من اللہ لنت علیھم ولو کنت فظا غلیظ القلب۔ لا نفصوا من حولک ولو ان القرن سیربہ الجبال انتھى و صرح فی ترجمۃ ہذہ الایات انھا فی بیان ان المخالفین یعجزون عن جواب ذلک الکتاب والقت علی ہذہ الایات فی حق القوم الذین خیالھم و حالھم ہکذا یعنی انھم مع رویۃ الایات والخوارق بنکرونها باللسان و یتفنون بالجنان ولعل الناس یاتون بعدھم علی صفتھم ہذہ ترجمۃ عبادۃ ملخصۃ فیقول العبد الضعیف انہ حرف ہہنا تحریفاً لفظیاً کثیراً و بہت بہنانا کبیراً لان الحدیث الصحیح المتفق علیہ الفاظہ لو کان الایمان معلقاً بالثیالنتا ولہ رجال اورجل من فارس فزاد فی اولہ الواو وبدل لتناولم بلفظ لئالہ و حذف فاعلہ براسہ و ہذا غیر جائز ثم حرف لفظۃ زیتھا الواقعۃ فی القرآن بکلمۃ زیتہ لرعاۃ المرجع المذکور ہو کتابہ و حرف ایۃ افراد والات حین مناص بقولہ وقالوا لات حین مناص فی تبدیل الواو بالفاء و ناد و ابقالوا و حذف و او ولات فی لثل مواضع من کتابہ احدھا فی ہذا الاطعام و فی ص ۴۹۰ و ۴۹۷ و تب حل ایضاً بحسب ہذا التحریف و بدل ایۃ والوان قراناً سیرت بہ الجبال بقولہ ولو ان القرآن سیربہ الجبال باردیاد اللام علی قرانا و حذف تاء سیرت و معہذ ابدل ترتیب آیات سور القمر اعنی کتب ایتین من اخرہذہ السورۃ و حمام یقولون نحن جمیع منتصر سہزم الجمع ویولون الدبر فی ابتداء الالھام و سطرایۃ ابتداء تلک السورۃ بعدھما و ترجم علی ہذا الترتیب فہذا تبدیل فی ترتیب آیات سورۃ واخذ و قد قرو فی الشرع ان ترتیب آیات السورۃ توفیقی یامر الشارع بدلا لئلا حادثہ

نے حدیث: ”لوکان موسیٰ حیاً“ میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ یعنی اب اگر موسیٰ زندہ ہوتا تو اس کو بجز میرے متابعت کے کوئی اور چارہ نہ ہوتا۔ پھر ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ اس اتباع کی وجہ سے ہم نے شرح شفاء وغیرہ میں آیت: ”واذ اخذ اللہ میثاق النبیین“ کے نیچے بیان کی ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت شرح فقہ اکبر کا۔ اور ایسا ہی عامہ تفاسیر میں درج ہے کہ آنحضرت ﷺ متبوع جمیع انبیاء ہیں۔ بلکہ مواہب لدنیہ و دیگر کتب سیر میں تصریح ہے کہ آپ ﷺ نبی الانبیاء ہیں۔ الغرض آیت: ”هو الذی ارسل رسوله“ سرور عالم ﷺ کے حق میں ہے۔ کوئی دوسرا اس کا مور نہیں ہے۔ براہین والے کا دعویٰ سراپا باطل اور جھوٹ ہے۔ پھر یہ دعویٰ اس کا کہ میں آیات و انوار و توکل و ایثار کے رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہوں اور فطرت میں باہم نہایت متشابہ گویا ایک جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک درخت کے دو پھل: ”کما سر نقلہ علی الصدر“ سو یہ دعویٰ بھی مساوات کا ہے۔ مسیح علی نبینا وعلیہ السلام سے۔ جیسا کہ نمونہ کا لفظ اور گویا کلمہ تشبیہ کا مفاد ہے تفسیر اتقان میں منقول ہے کہ گویا یعنی ترجمہ کأن کا وہاں مستعمل ہوتا ہے جہاں بہت قوی مشابہت ہو۔ یہاں تک کہ دیکھنے والا مشبہ اور مشبہ بہ میں فرق نہ کر سکے اس لئے بلیقے کے قول سے اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ گویا یہ تخت وہی ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت اتقان کا۔

اب فقیر کہتا ہے کہ براہین والا اس دعویٰ میں بے شک کاذب ہے۔ اولاً اس لئے کہ حضرت مسیح تو مادر زاد اندھے کوڑھی کوتندرست اور مردہ کو حیات زندہ کر دیتے تھے اور جب انہوں نے کہا کہ تانید دین میں میرا کون مددگار ہے؟

الصحيحة واجماع العلماء الاسلامية كما انعقد العلامة السيوطي فصلا مستقلا في بيان هذه المسئلة في تفسيره الاتضان في علوم القرآن باليسط الوسيط و ذكرها مبسوط الحدث الدهلوي في شرحه المشكوة المصاييح و نص صاحب تضمير فسخ العزيز في ابتداء و سورة البقرة بعد تحقيق هذه المسئل على حرمة مخالفة هذه الترتيب و كونها بدعة شيعية من شاء الاطلاع على اصل العبارات لتكميل الاعتبار فلينظر في هذه الا سفارفتين ان هذه الا لهيان فالمحرفة لايات القرآن البين والمبدل ترتيبها المتين والجاعلة القرآن عضيان ليست من القاء رب العلمين بل هي تسويلات نفسانية و تلبايم شيطانية عندالحق واليقين فاتقبل هذه التحريفات و التبديلات وغيرها انكانت من عند غير الله فادشك في حرمتها و كونها بدعة شيعية واما اذا كانت من عند الله كما بدعيه صاحب البراهين فلا جناح عليه والله يفعل مايشاء و يحكم مام بد اقول قال الله في سورة الانعام ولا مبدك لكلك الله وايضاً فيها و تمت كلمة ربك صدقا وعدلا لا مبدل لكلمة اى لا احديبدل شيئا منها بما هو اصدق واعدل اولا احديف ان يحرفها تحريفا شائعا ذائغاً كما فعل بالثورة اولا نبى وكتاب بعدها ينسخها و يبدل احكامهاق له القاضى بيضا وغيره من المفسير من وقال تعالى و اه لكتب غرين كثير النفع عديم النظر او مليع لا بتاتى. ابطاله و تحريف. لايات. الباطل من بين يديه ولا من خلفه من جهة من الجهات تنزيل من حكيم حميد يحمدك كل مخلوق كذافى انوار التنزيل و غيرهما فعلم من القرآن ان الله تعالى لم يشاء تبديل القرآن بل اتمه بالصدق

تو حواری بول اٹھے کہ ہم خدا کے دین کے مددگار ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں مکرر ارشاد ہے اور براہین والے سے اب تک کوئی ایسا خارق نہیں ہوا۔ اور نہ نصرانی و ہنود سے کسی نے اس پر ایمان قبول کیا ہے۔ بلکہ وہ نصرانی جس کے مطبع میں اس نے تین حصے اپنی کتاب چھپوائی ہے وہ بھی مسلمان نہ ہوا اور اس کی مدد میں اس نے مصروفیت نہ کی۔ باوصفیکہ براہین والے نے کمال تضرع اور خلوص قلب سے جمع نصاریٰ کے ایمان کے واسطے دعائیں مانگی ہیں اور وہ دعا اخیر میں اس اشتہار کے مدت اڑھائی برس سے چھپ کر شائع ہوئی ہے۔ وھوہذا! بالآخر اس اشتہار کو اس دعا پر ختم کیا جاتا ہے۔ "اے خداوند کریم تمام قوموں کے مستعد دلوں کو ہدایت بخش۔ بالخصوص قوم انگریز جن کی شائستہ اور مذہب اور بارحم گورنمنٹ نے ہم کو اپنے احسانات اور دوستانہ معاملات سے ممنون کر کے اس بات کے لئے دلی جوش بخشا ہے کہ ہم ان کی دنیا و دین کے لئے دلی جوش سے یہودی و مسلمان چاہیں۔ پس ہم اللہ تعالیٰ سے ان کی دنیاوی اور اخروی بھلائی کا سوال کرتے ہیں۔ بارخدا یا ان کو ہدایت کر اور اپنی روح سے ان کی تائید کر اور ان کو اپنے دین میں وافر حصہ دے اور ان کو اپنی طاقت اور قوت سے اپنی طرف کھینچ تاکہ تیری کتاب اور تیرے رسول علیہ السلام پر ایمان لائیں اور فوج در فوج خدا کے دین میں داخل ہوں۔ آمین ثم آمین والحمد لله رب العالمین!"

پس یہ دعا جو کمال حضور باطن براہین والے نے نصاریٰ کی قوم کے واسطے کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قوت اور طاقت سے ان کو دین اسلام میں کھینچے اور وہ فوج در فوج مسلمان ہوں۔ اس رسالہ کی تالیف تک ان سے مرزا قادیانی کے ہاتھ پر کوئی بھی ایمان نہیں لایا۔ چہ جائیکہ سب انگریز ایمان لاتے اور فوج در فوج مسلمان ہوتے۔ پس صریح ثابت ہوا کہ براہین

والعدل و يحفظه من التحريف والتبديل ونظمه و رهبه فى اعلى درجان من البلاغت والفصاحة وغيرهما فلا يتصور كلام احسن منه بالنظم والترتيب وغيرهما ولا يكن تحريفه و تبديله لا من جهة بنى و كتاب من الله تعالى لانه خلاف الوعد والله لا يخلف الميعاد ولا من جهة غيرهما فتحقق ان هذه اللهجات المحرفة والمبدلة لايات القرآن المبين ليست من الله المعين بل من نفسانية صاحب البراهين ومن شيطانه الذى هو لى فرين فعوذ بالله من الالحاد فى ايات الفرقان المتين قال عز من قائل ان الذين يلحدون يملكون عن الاستقامة فى اياتنا بالطعن والتحريف والتاويل الباطل والاشاء فيها لا يخفون علينا فنجاز لهم على الحاذ هم فمن يلقى فى النار خير ام من ياتى يوما القيمة اعملوا ما شئتم تهديد شديد انه بما تعملون بصير و عيد بالمجازاة كذا فى انوار التنزيل و مدارك التنزيل وغيرهما وقال تعالى و من اظلم ممن افترى على الله كذبا او قال او حى الى ولم يوح اليه شئ الاية وقوله تعالى و من اظلم ممن افترى على الله كذبا كان استد اليه مالم ينزله او نفى عنه ما انزله اولئك يعرضون على ربهم فى الموقف بان يجيوا او تعرض اعمالهم و يقول الاشهد من الملائكة و النبيين او من يوارىهم هؤلاء الذين كذبوا على ربهم اللعنة الله على الظلمين تهوويل عظيم مما يحيق بهم يظلمهم بالكذب على الله كذا فى انوار التنزيل وغيره و من اقسام الكذب على الله الغلط فى ثقل العلم والدعيته الكاذبة والحكم فى الدين بمقتضى العقل يعنى خلاق الشرع والادعاء بالكشف او القرب من الله تعالى قاله الشيخ عبدالقادر الدهلوى فى ترجمة المسماة بموضح القرآن قال عبدالقادرى عليه رحمة البارى فى شرح الفقه الاكبر وهؤلاء الذين

والے کو حضرت مسیح علی نبینا وعلیہ السلام اور علیٰ ہذا القیاس فطرتی مشابہت کا دعویٰ بھی جھوٹ ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح علی نبینا وعلیہ السلام تو بن باپ روح کے پھونکنے سے پیدا ہوئے تھے جس پر قرآن مجید شاہد ہے اور براہین والا حکیم غلام مرتضیٰ قادیانی کے نطفہ سے پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ اس نے خود والد سے ایام بلوہ میں حکام وقت کی امداد کا تذکرہ لکھا ہے۔

(براہین حصہ سوم ص الف خزائن ص ۱۳۸)

پس کیوں کر مشابہ ہو وہ شخص جس کی خلقت ماء مہین سے ہو۔ اس ذات پاک سے جس کو اللہ تعالیٰ آیت للعالمین فرمائے؟ اور یہ جو براہین والے نے اپنی مشابہت کی دلیل میں حضرت مسیح علی نبینا وعلیہ السلام سے یوں لکھا ہے کہ وہ تابع دین موسوی تھے اور ان کی انجیل توریت کی شرح تھی اور میں احقر خاد میں سید المرسلین سے ہوں۔ سو یہ بھی بالیقین باطل ہے۔ اولاً اس لئے کہ حضرت مسیح علی نبینا وعلیہ السلام جناب موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کے تابع دین نہ تھے۔ بلکہ وہ تو اولوالعزم رسولوں سے تھے جن کی شریعت مستقلہ ہوتی ہے اور آپ کی انجیل توریت کی فرع نہ تھی۔ بلکہ انجیل بعض احکام توریت کی ناسخ ہے۔ پہلے دعویٰ کی دلیل یہ ہے جو اخیر سورہ احقاف میں ارشاد ہے کہ ”صبر کر جیسے اولوالعزم رسولوں نے صبر کیا۔“ حضرت ابن عباسؓ اولوالعزم کے معنی صاحب حزم لکھتے ہیں اور ضحاک نے صاحب جد و صبر لکھ کر پھر دونوں اولوالعزم کے شمار میں حضرت نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علی نبینا وعلیہم السلام چاروں اصحاب شرائع کا ذکر کر کے پانچویں آنحضرت ﷺ کو شامل ان کے جانتے ہیں۔ پھر صاحب معالم کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خاص کر کے اس آیت میں پانچوں

يفعلون هذه الافعال التحارجه عن الكتاب والسنة انواع نوع منهم اهل تلبیس و کذب و خداع الذين يظهر احدهم طاعة الجن له او يدعى الحال من اهل المحال كالمشاخ النصابين و الفقراء الكذابين والطريقة المكارين فهؤلاء يستحقون العقوبة البليغة التي تردعهم وامثالهم من الكذب والتلبیس وقد يكون في هؤلاء من يستحق القتل كن يدعى النبوة بمثل هذه الخزعبيلات او يطلب تغير شيء من الشريعة و نحو ذلك انتهى و ليعلم ههنا ان صاحب البراهين كتب في ص ۵۲۰ و ۵۲۱ قصة الهامه باني ذهبت يوما الى المولوى محمد حسين البتالوى للبحث به في مسئلة اختلافية بترغيب بعض الناس فلما سمعت تقريره اعلمته غير قابل الاعتراض و البحث معه لله فاذا جن على الليل الهمنى الله بالمخاطبة بهذه الكلمات الهك رضى عن فعلك هذا مشيرا الى ترك البحث مع ذلك للولوى وهو يعطيك بركة كثيرة الى ان السلاطين ياخذون البركة كثيرة الى ان السلاطين ياخذون البركة ثم ثيابك رثاء فى الكشف هؤلاء السلاطين راكبي خبلولهم فى ذلك الحين انتهى بترجمة كلامه فهذه المولوى الممدوح بتهاية درجه الكمال و سبب حصول البركة من الله ذى الجلال الصاحب البراهين هو الذى رئيس غير المقلدين و تلميذ المولوى نذير حسين الدهلوى وقد كان هذا المولوى محمد حسين فى ابتدا الامير بحث بالمكابرة مع المقلدين و يعل هم من المشرکين و يسمى تقليد ائمة المجتهدين شرکا و کفرا كما طبع فى هذا الباب الشتهارات و اخبارات و غيرها فلما ردا قواله بجهد العلماء المقلدين اعانهم

کا ذکر کیا ہے۔ جو سورۃ احزاب کے ابتداء میں ہے اور اس کا ترجمہ یہ ہے کہ: ”اور یاد کر جب ہم نے نبیوں سے ان کا عہد لیا اور تجھ سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ اور عیسیٰ مریم کے بیٹے۔“ اور اس آیت سورۃ شوریٰ کی ابتداء میں بھی ان پانچوں کا ذکر ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ: ”راہِ والدی تم کو دین میں وہی جو کچھ دی تھی نوح کو اور جو حکم بھیجا ہم نے تیری طرف اور وہ جو کچھ دیا ہم نے ابراہیم کو اور موسیٰ اور عیسیٰ کو۔“ یہ بغوی نے تفسیر معالم التنزیل میں لکھا ہے اور ایسا ہی لکھا ہے۔ اب دوسرے دعوے کی دلیل سنو کہ سورۃ مائدہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ: ”ہم نے اتاری تورات اس میں ہدایت اور روشنی اس پر حکم کرتے پیغمبر جو فرمانبردار تھے۔ یہود کو اور درویش اور عالم اس واسطے کہ نگہبان ٹھہرائے اللہ کی کتاب پر اور اس کی خبرداری پر تھے۔ سو تم نہ ڈرو لوگوں سے اور مجھ سے ڈرو اور مت خرید و میری آیتوں پر مول تھوڑا اور جو حکم نہ کرے اللہ کے اتارنے پر۔ سو وہی لوگ ہیں منکر۔“ پھر ایک آیت بعد اس کے شرع عیسوی کی بابت ارشاد ہے جس کا ترجمہ یہ ہے: ”اور پچھاڑی میں بھیجا ہم نے انہیں کے قدموں پر عیسیٰ مریم کا بیٹا جو تورات کو جو آگے سے تھی اور اس کو دی ہم نے انجیل جس میں ہدایت اور روشنی اور سچا کرتی اپنی اگلی تورت کو اور راہ بتاتی اور نصیحت ڈروالوں کو اور چاہیے کہ حکم کریں انجیل والے اس پر جو اللہ نے اتارا اس میں اور جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اتارے پر سو وہی لوگ ہیں بے حکم۔“ اب دونوں قرآنی آیتوں سے صاف ثابت ہے کہ شریعت موسوی و عیسوی دونوں علیحدہ علیحدہ شریعتیں ہیں جو انجیل کو تورت کی فرع بتاتا ہے قرآن مجید اس کو جھٹلاتا ہے۔

پھر سورۃ آل عمران میں حضرت مسیح سے حکایت ہے جس کا ترجمہ یہ ہے: ”اور سچ بتاتا ہوں تورت کو جو مجھ سے

اللہ المعین رجوع من تلك الشدة قليلا و عاد من ذلك الجدال ذليلا و الان يشنهر اهل الحرمين ظالمين باتباع استاذہ نذير حسين بسبب حبس استاذہ في مكة المحمية سنة ١٣٠١ من المسنين المجرية يشكعونهم عند حكام هذه الديار من النصرانيين كما يظهر من هامش رسالة المسماة باشاعة السنة نمبر ٩ جلد ٤ ص ٢٥٦) وغيرها واللہ خير الناصرين والحافظين والعاقبة للمتقين فهذا محمد حسين يصف الكتاب البراهين اداء لشكر مؤلفه في رسائله المجرية على راس الشهور المسماة باشاعة السنة و بالغ في وصفه كثيراً كبيراً الى ان قال يجب على جميع المؤمنين من الشيعة و اهل السنة والمقلدين واهل الحديث انه يشتروا الكتاب البراهين باد في قيمة (وهي خمس و عشرون ربية) و يقرؤن في شكر حصوله هذا البيعت الفارسية بمادى چند وادام جان خويدم+ بحمد اللہ عجب ارزان خريد + ووعى اللہ سبحانه بان يشرفه و جميع المسلمين بفيوض هذا الكتاب المستطاب كما في ص ٣٢٨ نمبر ١١ جلد ٤ من اشاعة السنة شهر ذى العقدة و ذى الحج سنة ١٣٠٢ وفي هذه الرسائل ايد كلام صاحب البراهين بتاويلات سدة و تسويلات كامدة حاصلها ان آيات القرآن اذا انزلت في خطاب نبينا او سائر الانبياء سميت قرانا و اذا خاطب بها اللہ تعالى غير الانبياء مثل صاحب البراهين لم تسم قرانا و انكانت بعينها آيات القرآن و غرضه من هذا الهذيان ان يخلص صاحب البراهين من تحريف القرآن والحاد آيات الفرقان ثم صرح بالتصريح التام بهذا المطلب الفاسد النظام في صفحات ٢٦٣ و ٢٦٤ و ٢٦٥ و ٢٦٦ من رسائله المسطورة فالعبد الضعيف بتايد العليم اللطيف ينقل اقواله بترجمة عبارة الهندية في العربية مع ابطالهايا القرآن

پہلے کی ہے اور اسی واسطے کہ حلال کردوں تم کو بعض چیز جو حرام تھی تم پر، یعنی شریعت موسوی میں جو چربی اور جھلی اور ان کا گوشت اور شنبہ کے دن میں کام کاج کرنا حرام تھا۔ اس کو شرع عیسوی نے حلال کر دیا۔ یہ آیت دلیل ہے اس پر کہ شرع عیسوی ناخ شرع موسوی ہے۔ یہ تفسیر بیضاوی کی عبارت کا ترجمہ ہے اور تفسیر مدارک و جلالین و معالم و غیر ہا میں بھی ایسا ہی تحریر ہے۔ پس قرآن مجید سے بخوبی تکذیب براہین والے کی ہو گئی۔ ثانیاً براہین والے کا یہ دعویٰ کہ میں آنحضرت ﷺ کے احقر خادمین سے ہوں سراسر باطل ہے۔ کیونکہ وہ آپ ﷺ کے کمالات میں اپنی مساوات کر رہا ہے اور آپ ﷺ کی خصوصیات کو جو مخصوص قرآن میں ہیں۔ آپ ﷺ کے غیر کی طرف منسوب کرتا ہے۔

دیکھو فضیلت رسالت جواللہ تعالیٰ نے آیت: ”هو الذي ارسل رسوله“ میں آپ ﷺ کے لئے ہی ثابت فرمائی ہے۔ براہین والے نے اولاً اس کو حضرت مسیح کے حق میں متحقق کیا ہے۔ شاید تالیف قلوب حکام وقت اور ان سے اظہار محبت کے واسطے ایسا کیا ہوگا؟۔ ثانیاً اس رسالت کو اپنے لئے ثابت کر لیا کہ روحانی اور باطنی طور سے مورد اس آیت کا خود بن بیٹھا۔ تاکہ عوام اہل اسلام اس کو نہیں اولیاء اور نمونہ انبیاء جان کر اس کی کتاب کو گراں قیمت سے خریدیں اور غبن فاحش میں پڑیں اور اس کو بہت سے دراہم و دینار حاصل ہوں۔ پس سارا مدار و بنار پر ہے۔ جیسا کہ دانشمندیوں پر مخفی نہیں اور ہم اس امر کو زیادہ تر وضاحت سے ثابت کر دیں گے۔ الحاصل اگلی جھلی تحریروں سے متحقق ہے کہ براہین والا قرآن مجید کی آیات میں تحریف معنوی کر رہا ہے اور اس کو کسی کے مومن سے بھی مشابہت نہیں چہ جائیکہ ولیوں پر اس کو

والحدیث والاجماع حسبنا اللہ و نعم والویل وهو الہادی الی سواء السبیل قوله تسمیة الکلام الواحد فی الوقت الواحد بسبب اختلاف المخاطب والتکلم قدانا و غیر قرآن لا يتسبعا عند اهل العلم ولا بردها اعتراض علیه اقول اوللتکم فی کلام واحد فی زمان واحد لان المتکلم الاول اذا تکلم بکلام مجرد تکلم ینقضی ذلك الزمان فکیف یتصور تکلم المتکلم الاخر بذلك الکلام فی ذلك الزمان وكذلك محال باعتبار اختلاف المخاطب عند اهل العلم من الاعیان والثانی وان سخنا اختلاف المتکلم والمخاطب فی الکلام الواحد فی الزمان الواحد فتسمیة الکلام الواحد فی الوقت للواحد قرانا و غیر قرآن غیر ممکن لان اثبات الشئ و نفيه فی الوقت الواحد غیر جائز عقلاً و الثالث ان القرآن قرآن من الازل الی الابد فلا يجوز ان یقال له غیر قرآن شرعافان اللہ تعالیٰ سمی الایات البينات قرانا کما قال عز من قائل قرانا عربیاً غیر ذی عوج الاية فمن سمی تلك الایات بعيتها غیر قرآن فقد خالفه الفرقان قوله و الکلم یتختلف اسمه دائما باختلاف المخاطب او المتکلم مع کونه بعينه فالكلام الواحد اذا اضيف تکلمه الی اللہ مثلاً فهو الکلام الرحمانی واذا اضيف تکلمه الی الشیطان او فرعون فهو الکلام الشیطانی او الم عونی مثاله هذا الکلام المنقول من ابليس فی القرآن انا خیر منه خلقتنی من نار و خلقة من طین و الکلام الثانی نقل من فرعون وهو انا ربکم الاعلیٰ فان اعتبرنا ان هذین الکلامین فالهما ابليس و فرعون فی لسانها فیقال لهما الکلام الشیطانی و الکلام الفرعونی انتهى وقال فی هامش هذه الصبغة اذا جعلنا

فضیلت ہو اور نبیوں کا نمونہ بن سکے تو اس کے ایسے دعوؤں سے پناہ بخدا والا یزال اور یہ بھی مخفی نہ ہے کہ اس شخص نے قرآن مجید میں صرف تحریف معنوی ہی نہیں کی۔ بلکہ بہت سی آیات قرآنی میں تحریف لفظی بھی کر دی ہے۔ (جاری ہے!) دیکھو اوپر کے ماہیات میں آیت: ”قل انی امرت ان اکون اول من اسلم“ اور آیت: ”الیک وانا اول المؤمنین“ ان دونوں کو توڑ پھوڑ کر یہ آیت تیسری بنالی کہ: ”قل انی امرت وانا اول المؤمنین“ اور آیت: ”انه عمل غیر صالح“ کو: ”انه عبد غیر صالح“ سے بدل دیا ہے۔ اور آیت: ”ما ننت بنعمت ربک بمجنون“ کے ابتداء میں حرف واؤ بڑھا دیا ہے۔ اور: ”زهق الباطل“ بھاء ہوز کو زحق الباطل بجائے طلی نازل کر لیا ہے اور: ”واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی“ کی واو کو فاء سے تبدیل کر دیا ہے اور آیت: ”یا عیسیٰ انی متوفیک“ کے درمیان سے: ”ومطهرک من الذین کفروا“ کو ساقط کر دیا ہے۔ جیسا کہ یہ آیت ص ۵۵۶ خزائن ص ۶۶۵ سے اوپر منقول ہو گئی ہے اور ایسا ہی اس آیت کو ص ۵۱۹ خزائن ص ۶۲۰ میں جو اپنے لئے نازل ہونا لکھا ہے تو وہاں بھی اس کے درمیان سے یہی فقرہ اڑا دیا ہے اور علیٰ ہذا بہت سی آیات قرآنی میں لفظی تحریف بھی کر دی ہے۔ جس کو حافظ قرآن تامل سے معلوم کر سکتا ہے۔ پھر باوصف اس تحریف کے آیات قرآنی کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ اور یہ تو اس کے ماہیات میں اس کثرت سے ہے جس کا شمار دشوار ہے۔ یہاں پر یہ خیال نہ کیا جائے کہ تحریف آیات کا تب کی غلطی سے ہو گئی۔ کیونکہ براہین والے نے اپنی تصحیح سے وہ کتاب چھپوائی ہے۔ جیسا کہ ص ۵۱۶ خزائن ص ۶۱۵ میں اس پر تصریح کرتا ہے اور نیز ان آیات کا ترجمہ موافق اس تحریف ہی کے کیا ہے۔ اس کو یاد رکھ کر آگے سنئے کہ ص ۵۱۳ خزائن ص ۶۱۳ میں آیت:

ربکم الاعلیٰ کلام مرفوعون فی ای لسان فی له لایسمی قرانا انتہی اقول الکلام لا یختلف باختلاف المتکلم فان الکلام کلام من قاله اولاً لا یری ان من قرء الحمد لله رب العلمین وقل هو الله احد فلا یقال الغما کلام هذا القاری بل یقول کل مؤمن هاتان ایتان من کلام الباری ومن قال انما الاعمال بالنیات فیقال انما هو حدیث الرسول علیہ الصلوٰۃ ومن قال قفا بنک من ذکرى حبيب و منزل + قیقال هذا المصرع من شعراء القیس کذا فی شرح الفضة الاکبر لمولانا القاری علیہ رحمة الباری ثم اغنافة آیات القرآن العظیم الی غیر الله الکریم وجعلها کلام الشیطان الرحیم و فرعون اولیم لیست من داب المؤمن الحکیم بل یقول المؤمن فی مقابلة هذا المقال سبحانه هذا بهتان عظیم لان مافی الدفتین من الحمد لله رب العلمین الی من الجنة والناس لیس الکلام رب یسلم وقد کتب فی اللوح المحفوظ قبل خلق الارض والسماء والارواح وانما انزل هذا جبرائیل علی الرسول الرؤف الرحیم علیہما الصلوٰۃ والتسلیم کما قال تعالیٰ بل هو قران مجید فی لوح محفوظ قال فی تفسیر فتح العزیز بل هو قصة القرآن القدیم الی کتب قبل و قوعها فی لوح محفوظ من الشیاطین والجن والانس و اخرج البقوی فی المعالم باسفاذہ عن ابن عباس رضی الله عنہما قال اللوح لوح من ذرة بیضاء طوله مابین السماء والارض وعرضه مابین للشرق الی المغرب وحافته الہ روایا قوت وفتاه یاقوتہ حمراء و قلمہ نور و کتاب معقود بالعرش و اصلہ فی حجر ملک انتہی کذا فی المدارک و الجلدلیں وغیرہما لکن اخرج هذا الحدیث فی الاتقان عن الطبرانی عن ابن عباس مرفوعاً بتفاوت یر و ایضا قال تعالیٰ لا تحرك به ای بالقران لسانک لتعجلن بہ

”وماکان الله ليعذبهم وانت فیہم وماکان الله ليعذبهم وهم یستغفرون“ کو جاپنے حق میں نازل ہونا لکھا ہے تو اس میں دوسرے: ”وماکان الله“ کے پیچھے سے جو لفظ معذبہم قرآن مجید میں ہے اس کو لے کر معذبہم سے بدل دیا ہے۔ پھر ص ۵۵۵ خزائن ص ۶۶۱ میں جو آیت: ”وکذاک مننا علی یوسف لنصرف عنه السوء والفحشاء“ کو اپنے حق میں نازل لکھ کر اخیر اس کے ترجمہ کے لکھتا ہے کہ اس جگہ یوسف کے لفظ سے یہی عاجز مراد ہے۔ انتہاء بلفظ اور اس آیت میں لفظ مکننا کو مننا سے تحریف کر دیا ہے اور اسی محرف لفظ کا ترجمہ کیا ہے کہ ہم نے یوسف پر احسان کیا۔ انتہاء بلفظ!

پھر ص ۳۹۷ خزائن ص ۵۹۳ میں جو اپنی وصف اور اپنی کتاب کی تعریف میں یہ آیت نازل کی ہے کہ: ”ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل الله رد علیہم رجل من فارس شکر الله سعیه“ تو علاوہ تحریف قرآن کے اس کے ترجمہ میں اپنے لئے اللہ تعالیٰ کو شکر کر یعنی اپنا شکر گزار لکھ دیا ہے۔ اور بعد ازاں یہ البہام لکھا ہے ولی کی کتاب علی کی تلواری طرح ہے۔ یعنی مخالف کو نیست و نابود کرنے والی ہے۔ اور یہ ایک پیشگوئی ہے کہ جو کتاب کی تاثیرات عظیم اور برکات عظیم پر دلالت کرتی ہے۔ پھر بعد اس کے فرمایا: ”اگر ایمان ثریا سے لگتا ہوتا یعنی زمین سے بالکل اٹھ جاتا تب بھی شخص مقدم الذکر یعنی ”فارسی الاصل“ اس کو پا لیتا۔“ انتہاء بلفظ!

پھر آیت: ”یکاد زیته“ کو اپنی کتاب کی تعریف میں وارد کر کے ترجمہ یوں لکھتا ہے کہ: ”عنقریب ہے کہ

بالقران و كان عليه السلام ياخذ في القراءة قبل ذراغ جبريل كراهة ان يفلت منك ثم علل النهي عن العجلة بقوله ان علينا جمعه في صدرك و قرانه و اثبات قراءة في لسانك و القران القراءة و نحوه ولا تعجل بالقران من قبل ان يقضى اليك وحيه فاذا قرانه اى قره عليك جبرائيل فجعل قوائمه تعالى فاتبع قرانه اى قراءة ثم ان علينا بيانه اذا اشكل عليك شئ من معانيه قاله في مدارك التنزيل وهكذا في عامة التفاسير ثم اول ايات نزلت عليه صلى الله عليه وسلم من القران بالاجماع قوله تعالى اقرء باسم ربك الذى خلق الى مالم يعلم وقال في تفسير فتح العزيز انه صلى الله عليه وسلم شيع من للغسل و قام على شط الماء اذ ناداه جبرائيل من الهواء ان يا محمد فتنظر صلى الله عليه وسلم الى العلى ولم يبصر ا حداثاده ثلث حوات وهو صلى الله عليه وسلم ينظر الى اليمى و الشمال فاذا اشخص نورانى مثل الشمس و على راسه تاج عن نور و لبس حلة خضراء على صورة انسان جاء اليه صلى الله عليه وسلم وقال له اقرء و فى بعض الروايات ان جبريل جاء بقطعة حريرا خضرون كتب فيها شئ فراه صلى الله عليه وسلم تلك القطعة وقال اقرء فقال صلى الله عليه وسلم انا لا اعرف صورة الحروف و ما انا بقارى الحديث وقال مولانا القارى فى شرح الفقه الاكبر فى الملحقات وملها ما ذكره شارح عقيدة الطحاوية عن الشيخ حافظ الدين النسفى فى المنار ان القران اسم النظم والمعنى جميعا و كذا قال غيره من اهل الاصول و ما ينسب الى ابى حنيفة رضى الله عنه ان من قراء فى الصلوة بالنار سية اجزاء فقد رجع عنه وقال لا يجوز مع

اس كا تيل خود بخود روشن ہو جائے۔ اگر چاہتا ہوں بلفظ! پھر یہ آیت سورۃ قمر و سورۃ ص و سورۃ آل عمران و سورۃ رعد اپنے اور اپنی کتاب کے حق میں نازل کر کے ان کا ترجمہ یوں تحریر کیا ہے کہ: ”کیا کہتے ہیں کہ ہم ایک قوی جماعت ہیں جو جواب دینے پر قادر ہیں۔ و عنقریب یہ ساری جماعت بھاگ جائے گی اور یہ پیٹھ پھیر لیں گے اور جب یہ لوگ کوئی نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ایک معمولی اور قدیم بحر ہے۔ حالانکہ ان کے دل ان نشانوں پر یقین کر گئے ہیں اور دلوں میں انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ اب گریز کی جگہ نہیں اور یہ خدا کی رحمت ہے کہ تو ان پر نرم ہوا اور اگر تو سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے نزدیک نہ آتے اور تجھ سے الگ ہو جاتے۔ اگرچہ قرآنی معجزات ایسے دیکھتے جن سے پہاڑ جنبش میں آ جاتے۔ یہ آیات ان بعض لوگوں کے حق میں بطور الہام القاء ہوئیں جن کا ایسا ہی خیال اور حال تھا اور شاید ایسے ہی اور لوگ بھی نکل آئیں۔“ انتہاء بلفظ!

اب فقیر کا تب الحروف کا ان اللہ کہتا ہے کہ ان میں براہین والے نے تحریف لفظی بھی بدرجہ کمال کی ہے اور بہتان عظیم کو اسی میں شامل کر دیا ہے۔ کیونکہ حدیث صحیح متفق علیہ کے الفاظ یہ ہیں: ”لو کان الایمان معلقاً بالثریا لتنا الہ رجال اور رجل من فارس“ پس اسی حدیث کے ابتداء میں براہین والے نے حرف واؤ زائد کر دیا ہے اور لتنا ولہ کو لانا لہ سے بدل دیا ہے اور اس کے فاعل کو بالکل حذف کیا ہے جو محض ناروا ہے۔ پھر قرآن مجید کے لفظ زیتہا کو کلمہ زیتہ سے تحریف کیا ہے۔ تاکہ کتاب مرجع مذکور کی رعایت رہے اور آیت: ”فنادوا لات حین مناص“ کو ”وقالوا لات حین مناص“ بنا کر تین تحریف کردی ہیں۔ یعنی فاک جگہ واؤ لکھ دی ہے۔ اور نادوا کو قالوا سے بدلا

القدن بغیر العربية وقال لوقرء بغیر العربية فاما ان يكون مجنونا فيداوى اور زنديقا فيقتل لان الله تعالى تكلم بهذه اللغة والاعجاز حصل بنظمه و معناه انتهى فثبت بالقران والحديث و تصريح علماء عقائد اهل السنة ان هذه الايات البينات المسجدة انزلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم بهذه الحروف والكلمات كانت مكتوبة في اللوح المحفوظ هذا وقد قال الامام الاعظم في الفقه الاكبر والقارى في شرحه و باذكره الله تعالى في القران اى المنزل والفرقان المكمل عن موسى و غيره من الانبياء عليهم السلام اى اخيار منهم احكاية عنهم و عن فرعون و ابليس اى و نحوهما من الاعداء والمغيباء فان ذلك اى باذكر من النوعين كا اعلى مافى نسخته جميعه كلام الله تعالى اى القديم اخبارا عنهم اى وفق ما قد كتب الكلمات الدانة عليه في اللوح المحفوظ قبل خلق السماء والارض فلوح بكلام حادث عند سمعه من موسى و عيسى و غيرهما من الانبياء ومن فرعون و ابليس وهافان و قارون و سائر اعداء فاشيا لا ترق بين الاخبار من الله تعالى عن اخبارهم واحوالهم و اسرارهم كسورة ملت القتال و نحو عما و بين ظهاد الله تعالى من صفات شانته و افعاله و خلق حضورته كايته الكرسي سورة الاخلاص اشاهما و بين الايات الافاقية والانسيبة في كون كلها دنها كلامه و صفة الا الانفسية و مجمل الكلام قوله على مافى استخذو كلام الله تعالى اى بانسب اليه خيرم نوق اى ولا حادث و كلام موسى على نبينا و عليه السلة ولو كان معم ربدو غير اى وانا كلهم غيره من المخلوقين اى سائر الانبياء والمرسلين والملائكة المقربين مخلوق كونهم مخلوقين والقران كلام الله تعالى اى بالحقيقة تكا قال الطحاوى التحد

ہے اور لات کے سر سے داؤد حذف کر دی ہیں۔ پھر اس کو تین جگہ اسی تحریف سے لکھا ہے۔ ایک تو یہ مقام دوسرا ص ۳۹۰ کی سطر ۱۸ خزائن ص ۵۸۳ میں تیسرا ص ۳۹۷ کی سطر ۱۳ خزائن ص ۵۹۳ میں اور ان تینوں ہی جگہ میں بموجب اس تحریف کے ترجمہ کیا ہے۔ پھر آیت: ”ولو ان قرآننا سیر بہ الجبال“ کو: ”ولو ان القرآن سیرت بہ الجبال“ بنا کر قرآن پر الف لام بڑھا دیا ہے اور سیرت کی تا کو حذف کر دیا ہے اور معہذا سورۃ قمر کی آیات میں ترتیب بدل دی ہے۔ کیا معنی کہ دو آیت اخیر سورۃ یعنی: ”ام یقولون سے الدبر“ تک ابتداء میں لکھ دی ہیں اور آیت ابتداء سورۃ قمر یعنی: ”وان یروا آیت“ کو ان کے اخیر میں تحریر کر دیا ہے اور اسی ترتیب پر ترجمہ کیا ہے۔ پس یہ ایک سورۃ کی آیات میں تبدیل ترتیب ہے اور شرع میں مقدر ہے کہ ہر سورۃ کی آیات میں ترتیب بامر شائع توفیقی ہے۔ بدلیل احادیث صحیحہ و اجماع امت مرحومہ چنانچہ علامہ سیوطیؒ نے تفسیر اتقان میں اس مسئلہ کے بیان میں ایک مستقل بطن مناسب کر کے ساتھ ذکر کیا ہے اور شیخ محدث دہلویؒ نے بھی فارسی اور عربی دونوں شرح مشکوٰۃ میں اس امر کو تفصیل وار لکھا ہے اور مولانا شاہ عبدالعزیزؒ نے یہی تفسیر فتح العزیز کے ابتداء سورۃ بقرہ میں اس مسئلہ کی تحقیق کے بعد ترتیب آیات کی مخالفت کو حرام اور بدعت شنیعہ کہا ہے جس نے اصل عبارات دیکھنی ہوں تو ان کتابوں میں دیکھے۔ الغرض یہ الہامات جن میں آیات قرآنی کی تحریف اور نیز آیات کی ترتیب کی تبدیل اور نیز ان کا پارہ پارہ کرنا شائع ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہرگز القاء نہیں ہیں اور بالیقین تلمیس ابلیس اور مکائد نفس غبیث سے ہیں۔ اعاذ نالہ و جمیع المسلمین عن ذالک !

للہ تعالیٰ لا بالمجاز نك قال غير وما كان مجازاً يصح نفسدوهنا لا يصح الشرع اذا ورد باطلاقة فيما يحب اعتقاد لا يعلم نفيه هو قد كذانه لا كستلامهم فانه حادث متلهم اذا النعت تابع بمنعوتہ وانما يقال المنظوم العبراني الذي هو التورة والنظوم العربي الذي هو القرآن كلامه سبحانه كان كلماتهما وايتهما اذله كلامه و علامات مراره ولان مبدو نظمهما من اللہ تعالیٰ الا ترى انك اذ قران حديثا من الاحاديث قلت هو الذي قرءته و ذكر تدليس قولي بل قول رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم لان مبد نظم ذلك القول من الرسول عليه الصلوة والسلام و منه قوله تعالیٰ افتطمعون ان يؤمنوا لكم و قد كان فريق عنهم يسمعون كلام اللہ و قوله عز و جل و ان احد من المشركين استجارك فاجرہ حتى يسمع كلام اللہ ثم ابلغه ما منه انتهى وفي المشكوة عن نعمان بن بشير قال قال رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم ان اللہ تعالیٰ كتب كتابا قبل ان يخلق السموات و الارض بالفی عام انزل منه ايتين ختم بهما سورة البقرة رواه الدارمی و الترمذی و عن ابی هريرة قال قال رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم ان اللہ تعالیٰ قرء طه و يس قبل ان يخلق السموات و الارض باث عام الحديث رواه الدارمی انتهى بقدر الحاجة فلما تبين من القرآن والحديث و عقائد اهل السنة ان آيات القرآن باسمعها انما هي كلام اللہ تعالیٰ لا كلام غيره من المخلوقين فمافيه من قصص الانبياء واقوال الاصدقاء واحوال الاعداء و مقال الاشقياء انما هي كلام اللہ تعالیٰ قالها اللہ سبحانه اخباراً منهم قيل خلقتهم و وجودهم في دار الغناء فقول هذا المبتدع اصحاب صار ليه

اس جگہ پر اگر کوئی اعتراض کرے کہ یہ تحریف اور تبدیل وغیرہ اگر کسی بندے کی طرف سے ہو تو اس کی حرمت وغیرہ میں کیا شک ہے؟ لیکن جب خدائے کریم کی طرف سے ایسا ہو رہا ہے جیسا کہ براہین والے کا دعویٰ ہے تو اس میں اس کا کیا قصور ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہے سو کرے تو اس کا جواب یوں ہے۔ باری تعالیٰ کا فرمان ہے: ”ولا تبدل لکلمات اللہ“ اور: ”تمت کلمۃ ربک“ ارشاد ہے۔ یعنی قرآن مجید کی آیات کو جو راست تر اور عدل ہیں کوئی نہیں بدل سکتا۔ یا کوئی قادر نہیں کہ آیات قرآنی الٹا پلٹا کر دے۔ جیسا کہ توریت میں واقع ہوا ہے۔ یعنی کہ تحریف نے تاثیر کر دی اور کسی نے اس امت سے تعاقب نہ کیا۔ یا قرآن سے پیچھے نہ کوئی کتاب ہوگی جو اس کو نسخ کر سکے۔ اور اس کے احکام تبدیل کرے۔ یہ ترجمہ عبارت تفسیر بیضاوی وغیرہ کا ہے اور یہ بھی قرآن کا فرمان ہے کہ بے شک قرآن کتاب عزیز ہے یعنی بہت منفعت والی بینظیر یا محکم جس کا ابطال اور تحریف غیر ممکن ہے۔ باطل کی طرف سے اس کو شامل نہیں ہو سکتا۔ اس حکیم نے اتاری ہے جس کی ساری مخلوقات حمد کرتی ہے۔ یہ ترجمہ عبارت تفسیر بیضاوی ومعالمل انتریل کا۔ پس ایسی آیات قرآنی سے معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور خواہش نہیں کہ آیات قرآن کی تبدیل ہو۔ بلکہ اس نے قرآن مجید کو راستی اور عدل سے پورا کر دیا ہے اور تحریف و تبدیل سے محفوظ رکھا ہے اور اس کی نظم اور ترتیب اعلیٰ درجے فصاحت و بلاغت پر مشتمل ہے۔ پس کوئی کلام کلام الہی سے نظم اور ترتیب کے رو سے احسن متصور نہیں اور اس کی تبدیل و تحریف بھی غیر ممکن ہے۔ نہ کسی نبی کی طرف سے اور نہ خدا تعالیٰ کی کسی کتاب سے۔ کیونکہ یہ خلاف وعدہ ہے باری تعالیٰ کا اور باری تعالیٰ وعدہ کا خلاف ہرگز نہیں کرتا ہے۔ پس متحقق ہوا کہ یہ الہامات قرآن کی تحریف و تبدیل کرنے

اشاعة النسۃ یان ایه اناخیر منه خلقتی من نارو و خلقه من حین کلام شیطانى وایۃ انار بکم الاعلی کلام فرعون یو لیست بقران انکار بمات آیات الفرقان وجعل جمیع قصص القران و حکایات الفرقان من کلام المخلوق نعوذ باللہ من هذا منطوق قال مولانا القاری فی المنح الازھر شرح الفقه الاکبر تحت قول الامام الھمام وکلام اللہ تعالیٰ غیر مخلوق بل قدیم بالذات قال الطحاوی فمن سمعه فزعم انه کلام البشر فقد کفر و قد ذمہ اللہ و اوعده بسقہ حیث قال اللہ تعالیٰ ساصلیہ اسقر فلما اوعده امہ بسقر لمن قال ان هذا الاقوال البشر علمنا و ایقنا انه قول خالق البشر والا یشبه قول البشر انتھی و ایضا فی ذلک الکتاب فانقیل قال اللہ تعالیٰ انه اقول رسول کریم وهذا یدک علی ان الرسول احدثہ اما جبریل او محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقیل ذکر الرسول عترف انه مبلغ عن مرسلہ لانه لم یقل انه قول ملک اونبی فعلم انه بلغه عن مرسلہ به لا انه انشاء ہ من جهة نفسه و ایضا فالرسول فی اندی ابین جبریل و فی اخری محمد صلی اللہ علیہ وسلم فاضا فته الی کل منهما بتین ان الاضافۃ التبیح اذلو احدث احدهما امتنع ان یحدثہ الاخر و ایضا فان اللہ تعالیٰ قد کفر من جعلہ قول البشر فمن جعلہ قول محمد صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی انا انشاء ہ فقد کفروہ فرق بین ان یقول انه قول البشر فمن جعلہ قول محمد صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی انه انشاء فقد کفروہ فرق بین ان یقول انه قول ابشر او جن او ملک اذا الکلام کلام من قالہ مبتلیاً من قالہ مبلغاً انتھی و انعم ما قیل گرچہ قرآن از لب پیغمبرست + ہر کہ گوید حق نگفت + او کافرست + فان لم یطمئن قلب صاحب الاستلخہ بهذه النقول لا نہا من زبر العلماء المقلدین و لعل قولہم عنده لیس بمقبول

والے حق سبحانہ کی جانب سے نہیں ہیں۔ بلکہ نفسانیت صاحب براہین یا اس کے شیطان قرین کی طرف سے ہیں۔ ایسے الحاد فی القرآن سے پناہ بخدا! لایزال سورۃ فصلت میں ارشاد ہے: ”ان الذین یلحدون“ یعنی جو لوگ استقامت سے برطرف ہو کر ہماری آیتوں میں طعن اور تحریف اور تاویل وغیرہ سے پیش آئے وہ ہم پر پوشیدہ نہیں۔ یعنی ان کو اس الحاد کا بدلہ دیں گے۔ کیا پس جو شخص آگ میں ڈالا جائے وہ اچھا ہے یا جو قیامت کے دن اسن سے آئے جو چاہو کرلو۔ یہ تہدید شدید ہے۔ بے شک خدا تمہارے عملوں کو دیکھ رہا ہے۔ یعنی ان کی سزا دے گا۔ یہ بیضاوی و مدارک وغیرہما کی عبارت کا ترجمہ ہے۔ اور قرآن مجید کی سورۃ انعام میں ارشاد ہے: ”ومن اظلم ممن افتری“ یعنی اور اس سے ظالم کون جو باندھے اللہ پر جھوٹ یہ کہے مجھ کو وحی آئی اور اس کو وحی کچھ نہیں آئی اور سورۃ ہود میں یوں فرمان ہے۔ جس کا ترجمہ اور مراد یہ ہے کہ: ”کون بہت ظالم ہے خدا پر جھوٹا افتراء کرنے والے سے۔“ یعنی جس نے کسی اور کی بات کو اللہ کی اتاری بنادیا یا اللہ کی اتاری کا انکار کیا وہ لوگ رو برو آئیں گے اپنے رب کے۔ یعنی قیامت کے دن رو برو کھڑے کئے جائیں گے یا ان کے اعمال پیش کئے جائیں گے اور کہیں گے گواہی دینے والے یعنی فرشتوں اور نبیوں اور اعضاء سے بھی۔ جنہوں نے جھوٹ بولا اپنے رب پر سن لو پھٹکار ہے اللہ کی بے انصاف لوگوں پر۔ یہ عظیم دہشت دینا ہے ان کے ظلم پر جو خدا پر جھوٹ باندھا۔ یہ ترجمہ ہے بیضاوی وغیرہ تفاسیر کی عبارتوں کا اور شاہ عبدالقادر دہلوی اس کے فائدہ میں لکھتے ہیں کہ: ”خدا پر جھوٹ بولنا کئی طرح ہے۔ علم میں غلط نقل کرنی یا خواب بنالینا یا عقل سے حکم کرنا دین کی بات

فاقول نقل هو ایضاً من شرح الفقہاء کبر فی ص ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ من اشاعة السنة و ایضاً نقل فیہا بصفحة ۳۱۴ من مولانا شاہ عبدالعزیز الدہلوی بوصف کثیر فی حقہ و معہذا انقل هذا المطلوب بعینہ من صفار غیر المقلدین لیكون لقطع حجة أول دليل و یعلم انه ای صاحب الاشعة عند قومہ ایضاً ضل عن سواء السبیل قال فی ہج مقبول من شرائع الرسول الذی صححہ و امر بطبعہ فی بلدہ بہوبال المولوی صدیق حسن الفتوحی ثم البہوبالی احد مشاہیر علماء غیر المقلدین مانصہ القرآن الکریم کلام تعالیٰ منہ بدء و الیہ یعود و لفظہ ومعناہ کلاماً من اللہ تعالیٰ لیس جبرئیل لا ناقل و ما محمد صلی اللہ علیہ وسلم الامبلغہ و ما قرء منہ الخلق و یقرؤن کل کلام اللہ تعالیٰ کلم اللہ سبحانہ بہ و سمع منہ جبرئیل صدقاً او انزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً من قال انه کلام ملک او بشر فمسکنہ سقر انتهى بترجمة عبارة الفارسیة و هذه الرسالة تألیف الولد الاکبر ملویو صدیق حسن ابہوبالی و ما نقل منہ ہو فی ص ۵ المطبوع فی مطبع بہوبال فما ذا بعد الحق الالضلال قوله فان اعتبرنا ان هذا اکلامین بعینہما فی ضمن حکایة ابلیس و فرعون و جدا فی کلام اللہ فیسمیان کلاماً رحمانیاً و جزءاً من القرآن اقول لا حاجة لاعتبار معتبر فی جعل ایه انا خیر منہ الایة و ایت انارنکم الاعلیٰ من الکلام الرحمانی و جزء من القرآن المبین بل هما فی الحقیقة والاصل کلام اور سبحانہ فالہا اللہ تعالیٰ و کتبنا فی اللوج قبل خلق ابلیس و فرعون بالاف سنین کما مر سندہ من القرآن المبین و احادیث سید المرسلین و

میں یعنی شریعت کے مخالف یا دعویٰ کرنا کشف رکھتا ہوں یا اللہ کا مقرب ہوں۔“ انتہاء بلفظ!

ملا علی قارئی شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں کہ قرآن اور حدیث کے مخالف کام کرنے والے لوگ بہت قسم کے ہیں۔ ایک قسم ان میں سے فریبی اور جھوٹے اور مکار ہیں جن سے کوئی دعویٰ جن کے قید کر لینے کا کرتا ہے یا مدعی حالت کا ہوتا۔ جیسے جھوٹے مشائخ اور فقراء۔ پس یہ لوگ سخت عذاب کے مستحق ہیں۔ جیسے ایسے لوگ جھوٹ اور فریب سے بعض آئیں اور بعض ان لوگوں سے مستحق قتل ہیں۔ جو فریب دکھا کر دعویٰ نبوت کا کرتا ہے یا شریعت کے بدلانے کے درپے ہوتا ہے اور مانند اس کے یہاں تک ترجمہ ہے عبارت شرح فقہ اکبر کا۔ اور یہ بھی معلوم ہو کہ براہین والے نے ص ۵۲۱ و ۵۲۲ خزائن ص ۶۲۱ و ۶۲۲ میں اپنے الہام کا قصہ یوں لکھا ہے کہ: ”۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء میں ایک عجیب الہام اردو میں ہوا تھا جس کی تقریب یہ پیش آئی تھی کہ مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی جو کسی زمانہ میں اس عاجز (مرزا قادیانی) کے ہم کتب بھی تھے جب نئے نئے مولوی ہو کر بٹالہ میں آئے اور بٹالیوں کو ان کے خیالات گراں گزرے تو تب ایک شخص نے مولوی صاحب ممدوح سے کسی اختلافی مسئلہ میں بحث کرنے کے لئے اس ناچیز کو بہت مجبور کیا۔ چنانچہ اس کے کہنے کہانے سے یہ عاجز شام کے وقت اس کے ہمراہ مولوی صاحب ممدوح کے مکان پر گیا اور مولوی صاحب کو مع ان کے والد کے مسجد میں پایا۔ پھر خلاصہ یہ کہ اس احقر نے مولوی صاحب موصوف کی اس وقت تقریر سن کر معلوم کر لیا کہ ان کی تقریر میں کوئی ایسی زیادتی نہیں کہ قابل اعتراض ہو۔ اس لئے خاص اللہ کے لئے بحث کو ترک کیا گیا۔ رات کو خداوند کریم نے اپنے الہام اور مخاطبت میں اسی ترک بحث کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دے گا۔ یہاں

معتقدات العلماء الربانیین فجعل هذا الكلام العربی المعجز العظيم الشأن كلام ابليس و فرعون ثم اعتبار النقل منهما فی القرآن لیس الا الهذیان والبهتان ابعد الله عزوجل من هذه العقيدة والقول بها جميع اهل الايمان و ليعلم ان هذه الاقوال التي مبناهاً على اختلاف المتكلم قالها صاحب الاشعة فی تمهيدنا سيد صاحب البراهين و فدى فی جمه دينه بشهادة الشراء المتين والان انقل اقواله التي مدارها على اختلاف المخاطب و هي فی الاصل امداد محبة ارادها بادلة الدين المتين بمدد الملك المعين قوله و كذلك يختلف الكلام بسبب اختلاف المخاطب اقول قد مر الكلام فيه وايضاً قد صرح علماء الفنون ان الكلام اما خبر او انشاء وما اعتبروا فی مفهر ميهما هذا الاختلاف فليست شعري من اى ماخذ اخذ هذا المبتدع ذلك القول بخلاف الاسلاف قوله والكلام للذى قاله الله تعالى فی خطاب رسوله و اندج فی كتاب معروف يقرؤه المسلمون فنظرك يسمى قرانا اقول الخطاب فی الكلام انما يكون بصيغة الحاضر قال فی تلخيص المفتاح مثال الالتفات من التكلم الى خطاب ومالى لا اعبد الذى الاية ومثال الالتفات من الخطاب الى الغيبة حتى اذا كنتم فى الفلك الاية ومثال الالتفات من الغيبة الى الخطاب ملك يوم الدين اياك نعبد انتهی فاذا تمهد هذا فليعلم ان حد القرآن الذى عرفه صاحب الاشعة غير جامع الخروج الاف ايات القرآن بحسب هذا التعريف من الفرقان لا نه صلى الله عليه وسلم ليس مخاطبا بجميع ايات القرآن والقران كله ليس خطابا لسيد الانس والجنان عليه صلوات الرحمن بل ايات الخطاب مثل و علمك ما لم تكن تعلم الاية وقل ان كنتم تحبون الله الاية وانا فتحنا لك فتحاً مبيناً

تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ پھر بعد اس کے عالم کشف میں وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے۔ ”انتہاء بلفظ!

اور یہ مولوی محمد حسین شاہ گرد مولوی نذیر حسین دہلوی کے ہیں جو غیر مقلدوں کے رئیس اور ابتداء میں مقلدین سے سخت مکابرہ سے پیش آ کر ان کو مشرک جانتے تھے اور آخر آئمہ مجتہدین دین کی تقلید کو شرک و کفر مانتے تھے۔ چنانچہ اس بارہ میں رسالے واشتہار چھپواتے رہے۔ پھر جب علماء مقلدین نے ان کے خیالات کی بواقعی تردید کی تو اس شدت مجادلہ سے کسی قدر لوٹے اور جب ان کے استاذ مولوی نذیر حسین دہلوی بسبب ظاہر ہونے ان کی سخت مخالفت شرع کے واقعہ ۱۳۰۱ھ میں مکہ معظمہ میں قید ہوئے تو اپنے استاذ کی نصرت کے واسطے یہ مولوی محمد حسین اہل حرمین محترمین کو عالم مشہور کرنے لگے اور حکام وقت اس دیار کے پاس ان کا شکوہ شکایت کرنی شروع کر دی جیسا کہ رسالہ اشاعت السنۃ نمبر ۹ جلد ۱ ص ۲۵۶ وغیرہ سے ظاہر ہے۔ پس ان مولوی محمد حسین صاحب نے بھی گویا صاحب براہین کی تعریف کے شکر یہ میں اپنے رسالہ اشاعت السنۃ میں ان کی اور ان کی براہین کی کمال تعریف کرنی شروع کر کے اخیر میں یہ لکھ دیا ہے۔ مؤلف براہین احمدیہ نے یہ منادی اکثر زمین پر دی ہے کہ جس شخص کو اسلام کی حقانیت میں شک ہو وہ ہمارے پاس آئے اور اس کی صداقت ہمارے الہامات و خوارق سے پنچشم خود دیکھے۔ پھر کیا اس احسان کے بدلے مسلمانوں پر یہ حق نہیں ہے کہ فی کس نہ سہی فی گھر ایک ایک نسخہ کتاب اس کی ادنیٰ قیمت دے کر خرید کریں اور اس پر یہ شعر پڑھیں:

یغفرنک اللہ ما تقدم من دينكم وما تاخرو انا اعطینک الکوثر و امتالها حصه فلیلة من القرآن و
خو طب غیره صلی اللہ علیہ وسلم کنی اسرائیل و مونی هذه الامة و الکفار و الجن و غیرهم فی
ایات کثیرة و کثیرة من الايات لیس فیها خطاب لا حداً صلاً فعلى هذا التفسیر خرج هذا المقدار
الکثیر من القرآن عن کونه الفرقان فیا اسفی علی هذا المویذ لصاحب البراهین فانه فی وده و
شکرو صفه یخرج الاف ایات القرآن من کلام رب العلمین فکفر به منتقماً العظمة للہ یقول العوام
الامثال باتهم علماء الدین و هو سیمی رسالته باشاعة السنة و یزعم نفسه من اکابر المصنفین و
یشتهم صاحب البراهین الکاملین المکملین و الحال انهما مع جمیع غیر المقلدین یحبون المال
جامین و التحصیل الدنیا من الحدام و الحلال من المحتالین کما یمیعون حق تصانی فرسانلهم
بکثیر من الدراهم الدنا نیرو یجمعون بنحو هذا الوجد المال الکثیر و هذا صاحب الاشعة حجم
رسالته فی تمام التاریع و حشرون جزاء و فی ثمنه تکفی ربية او ربیان و هو یأخذ من النوابین
و الرؤسا ثلثون ربية و من دونهم من الاغنیاء خمس عشر ربية و من المتوسطین فی المال سبع
ونصف ربية و من المقلین ثلث و ثلث ربع ربية و ذلك صاحب البراهین ضخم کتابه المطبوع
ثلث و ثلثون جزاء الذین قیمت فی السرق اثنا و ثلث ربية و هو قدر اقل قيمة خمس و عشرون
ربية و اعلى قيمة صامة ربية و من اشتری کتابه فبالغ فی وصفه و انکان رافضیا او کان من عبدة
الاصنام و من لم یثمة فغلی فی توهینه و ذمه غلواً حتی شبهه بقارون و جعله من عبدة الدنیا و انکان

جمادی چند دام جال خریدم
بمدا الله! عجب ارزان خریدم

انتہاء حاشیہ میں ادنیٰ قیمت ۲۵ روپے درج ہیں۔ جیسا کہ ص ۳۲۸ نمبر ۱۱ جلد ۷ اشاعت السنہ ذی قعدہ ذی الحجہ ۱۳۰۱ھ اور
محرم ۱۳۰۲ھ سے یہ عبارت منقول ہوئی ہے اور ان رسائل میں صاحب اشاعت السنہ نے براہین والے کے کلام کی تاویلات
فاسدہ سے بہت ہی تائید کی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ آیات قرآنی جب آنحضرت ﷺ یا دوسرے انبیاء علیہم السلام کے
خطاب میں نازل ہوئی تھیں تو ان کا نام قرآن تھا اور جب انہیں بعینہ آیات سے اللہ نے غیر انبیاء کو مش صاحب براہین کے
مخاطب فرمایا تو اس کا نام قرآن نہیں رکھا جاتا اور غرض اس ہدیٰ ان سے صاحب براہین کا تحریف قرآن اور الحاد آیات فرقان
سے بچانا ہے۔ پھر صاف صاف اس قبیح مضمون کو اشاعت السنہ مذکورہ بالا کے ص ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷ میں لکھا ہے جس
کے قول کو فقیر راقم الحروف نقل کر کے قرآن وحدیث واجماع کی سند سے تردید کرتا ہے۔ تاکہ قرآن بین اور بین متین کی
تائید سے کوئی دقیقہ فرو گزارد نہ رہے۔ ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم!

”اور ایک ہی کلام کو ایک ہی وقت میں مخاطب یا متکلم کے لحاظ سے قرآن اور غیر قرآن کہنا اہل علم کے
نزدیک مستبعد اور محل اعتراض نہیں ہے۔“ انتہاء بلفظ! فقیر کہتا ہے کہ اس پر تین اعتراض وارد ہیں۔ پہلا یہ کہ مخاطب یا
متکلم کا اختلاف ایک ہی کلام میں ایک ہی وقت میں غیر متصور ہے۔ اس لئے کہ پہلے متکلم نے جب کچھ کلام کی تو صرف
اس کے بولنے سے وہ وقت گزر گیا پھر دوسرے متکلم کا اسی کلام کو اسی وقت بولنا کیونکر متصور ہوا؟۔ اور ایسا ہی حال ہے

من رؤساء اهل الاسلام كما يظهر من مطالعة كتابه لاولى الا فلهم ايضا و اذا لهم عليه من خبر حصول المال الكثير فرح فرحا شديدا او اذا اخبروا به المال القليل فحن حزنا كبيرا مافي ص ۵۲۲ ۵۲۳ من كتابه فليس ذلك الا المدار على حب هذا الدار و عاية الجهد في جمع الداراهم والديتارفاعتبروا يا اولى الابصار والله سبحانه اعلم بالظواهر الاسرار و ملخص الكلام في هذا المقام ان التعريف الجامع المانع للقران المكرم والفرقان العظيم مذكوره عطاء الاسلام سيما الامام الاعظم والهمام المفحم على ما في الفقه الاكبر و شرحه والقران منزل بالنشديد اى نزل منجمك على رسول الله صلى الله عليه وسلم اى في ثلثة و عشرين عاما وهو في الصحف راى مى جنسه وفي نسخة في المصاحف مكتوب اى مزبور و مسطور و فيه ايماء الى ان مابين الموضين كلام الله على ما هو المشهور انتهى و فى مقام اخر من ذلك الكتاب والقران فى المصاحف مكتوب فى القلوب محفوظ وعلى الالس مفرو و على النبی صلى الله عليه وسلم منزل بالتخفيف والتشديد وهو الاولى لنزوله مدرجا و مكررا والمعنى انه نزل عليه عليه السلام بواسطة الحروف المفردات والمركبات فى الحالات المختلفة انتهى فانظرو ايا اولى الالباب الى هذا الرجل العجائب الذى لا يمتازين التنزيل والخطاب و يقول الايات القران انها كلام فرعون والشيطان اللعين ومع هذا يدعى انه يظهر اغلاط المجتهدين ويويد الذين المتين فليس ذلك الا الرعونة والجهل المركب باليقين قوله وذلك الكلام اى المسمى بالقران ان فاله تعالى فى خطاب غير النبى وفي كتاب متقدم من التوراة والانجيل وغيرهما ادنى الهام ولى فلا يسمى قرانا وان كان

باعتبار اختلاف مخاطب کے جیسا کہ اہل علم پر ظاہر ہے۔ دوسرا یہ کہ اختلاف متکلم یا مخاطب کا کلام واحد (وقت واحد) میں اگر مانا جائے تو ایک ہی کلام کا ایک ہی وقت میں قرآن اور غیر قرآن نام رکھنا غیر ممکن ہے۔ اس لئے کہ اثبات شے اور پھر نفی اس کی ایک ہی وقت میں عقلاً ناجائز ہے۔ تیسرا یہ کہ قرآن مجید ازل سے ابد تک قرآن ہے۔ پس اس کو غیر قرآن کہنا شرعاً ناروا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آیات فرقانی کا نام قرآن رکھا ہے۔ جیسا کہ سورۃ زمر میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی طرف اشارہ فرما کے قرآن عربی اس کا نام رکھا۔ پس جس نے ان آیات بعینہا کو غیر قرآن کہا بے شک قرآن کا مخالف ہوا۔

قولہ! کبھی ایک کلام جبکہ اس کا متکلم مثلاً خدائے تعالیٰ ٹھہرایا جائے کلام رحمانی کہلاتا ہے۔ کبھی وہی کلام جبکہ اس کا متکلم شیطان یا فرعون ٹھہرایا جائے۔ شیطانی یا فرعونی کلام کہلاتا ہے۔ اس کی تمثیل میں ہم دو کلام قرآن سے پیش کرتے ہیں۔ قرآن میں ایک کلام الیہس سے منقول ہے: ”انسا خیر منه خلقتنی من نار و خلقتہ من طین“ اور ایک یہ کلام فرعون سے: ”انسا ربکم الا علی“ ان دونوں کو اگر یوں خیال کریں کہ یہ الیہس و فرعون کی کہی ہوئی ہیں خواہ کسی زبان میں انہوں نے کہی ہوں۔ تو یہ کلام شیطانی و فرعونی کہلاتے ہیں۔ ”انتہاء بلفظ! اور اسی صفحہ کے حاشیہ میں درج ہے: ”انسا ربکم الا علی“ جبکہ کلام فرعون ٹھہرایا جائے۔ خواہ وہ کسی زبان میں ہو قرآن نہیں کہلاتا۔ ”انتہاء بلفظ! فقیر کہتا ہے کہ متکلم کے اختلاف سے کلام مختلف نہیں ہوتی ہے۔ کیونکہ کلام اسی کی کہلاتی ہے جس نے اول بولی ہو۔ دیکھو جو

ذکر ای ما الہم من القرآن بعینہ افورانی فی هذا الكلام اغلوطات كثيرة و بکفی باظهار ما نحن فیہ و هو هذا قد مر الکلام فی ان الخطاب لا دخل له فی كون آیات القرآن قرانا انما القرآن ما انزل علیہ و اوحی اللہ صلی اللہ علیہ و من کلامہ تعالیٰ و القرآن کان قرانا قبل التنزیل و یکون قرانا بعد الانزال الی یوم القيمة و ان الہمت ایه من القرآن علی احد من الاولیاء فلا یخرجها عن كونها ایه من القرآن بل القرآن فرقان من الازک الی الابلایا معناه هو الکلام النفسی القدیم و نظمہ ایضاً من اللہ الکریم النفسی القدیم و نظمہ ایضاً من اللہ الکریم و قد سماہ اللہ سبحانه بالقرآن الحکیم فکیف تصور ان یکون القرآن غیر قرآن و تقرر فی عقائد اہل السنۃ انہ لا تغیر علی صفاء کما لا تغیر علی ذاتہ تبارک و تعالیٰ و ایضاً فی نہج مقبول الذی لغير المقلدین اصلاً الاصول مانصہ ولا یجری التغیر علی ذاتہ ولا علی صفاتہ ص ۱۰ م ۱۶۱) انتہی بترجمہ ثم العجب ان صاحب البراہین یسمی ما یدعی القائد الیہ من القرآن آیات قرانیت کما فقلہ من ص ۲۸۵ و ۲۹۸) و هذا صاحب الاشاعۃ بل الشناعۃ یلغو بابہا غیر قرآن و لیست بفرقان و یتغوہ فی ق الایات البینات انی اکلمات شیطانیۃ و فرعونیۃ و لیت شعری بان هذا الرجل ان لم یباک عن غضب الرحمن بسوء الادب فی حق القرآن فلا یعلم ان هذا توجیہ القول بما لا یرضی بہ صاحبه فنعوذ باللہ المعین من هذا الجہل المبین ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین اما ما قال صاحب الاشاعۃ فی ص ۳۰۲ ان الہامات صاحب البراہین لیست من الشیطان اللعین مستدلاً بایۃ انما یامرکم بالسوء

شخص: ”الحمد لله رب العالمین“ اور: ”قل هو الله احد“ ”پڑھے گا تو یہ نہ کہا جائے گا کہ یہ اس کی کلام ہے۔ بلکہ ہر مومن بھی کہے گا کہ یہ دونوں آیتیں باری تعالیٰ کی کلام ہے اور جو: ”انما الاعمال بالنیات“ کہے گا تو یہی کہا جائے گا کہ یہ سرور عالم ﷺ کی حدیث ہے۔ اور جو: ”فما نبتک من ذکرى جیب ومنزلها“ زباں پر لائے گا تو کہیں گے کہ یہ مصرع امرء القیس کے شعر کا ہے جیسا کہ ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں یہ لکھا ہے۔ پس قرآن مجید کی آیات کو غیر خدا کی طرف منسوب کرنا اور کلام شیطانی و فرعونى کہنا علم والے مومن کا کام نہیں۔ بلکہ سچا مومن اس کے مقابلہ میں یوں کہے گا کہ خدا پاک ہے یہ بخت بہتان ہے۔ کیونکہ جو کچھ قرآن شریف میں الحمد للہ سے والناس تک ہے وہ حق تعالیٰ کی ہی کلام ہے اور زمین و آسمان اور ارواح کے پیدا ہونے سے پہلے سے لوح محفوظ میں لکھی گئی تھی جس کو جبرائیل امین نے آنحضرت ﷺ پر اتارا ہے۔ جیسا کہ خود قرآن مجید میں سورۃ بروج کی اخیر ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ: ”بلکہ وہ قرآن مجید ہے لوح محفوظ میں لکھا ہوا۔“ تفسیر فتح العزیز میں لکھتے ہیں۔ بلکہ وہ قصہ قرآن قدیم کا ایسا ہے جو اس کے وقوع سے پہلے لوح محفوظ میں لکھا گیا ہے جس پر شیطانوں اور جنوں اور آدمیوں کو دسترس نہیں ہے۔ امام بغوی نے تفسیر معالم میں اسناد کے ساتھ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ لوح محفوظ ایک تختی ہے سفید موتی سی جس کی لمبائی آسمان وزمین کے درمیان کے برابر ہے اور چوڑائی اس کی مشرق سے مغرب تک کی ہے اور کنارے اس کے موتی اور یاقوت کے ہیں اور دفترینے اس کے سرخ یاقوت کے ہیں۔ نور کی قلم سے اس میں قرآن لکھا ہے۔ اوپر سے عرش مجید سے لکھی ہے اور نیچے سے فرشتہ کی گود میں ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت تفسیر فتح العزیز کا اور مدارک و جلالین وغیرہ میں بھی ایسا ہی ہے۔ لیکن امام سیوطیؒ

والفحشاء وایة الشیطان یعدکم الفقر و الفحشاء لان تلك الالهامات غیر مشتملة علی السوء والفسحشاء فاقول و یحوک اللہ النصیز احوال قدمر علی الصدران صاحب البراہین قد ارتکب الکذب علی اللہ الکریم والتحریف المعنوی واللفظی فی آیات القرآن العظیم و تزکیة النفس الی حد یترقی به الی درجة الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام فہذا اسوء سوء وافحش الفحشاء وان لم یمصرہ من علی عینہ غشاء و علی قلبہ عماء نعم کفت مصر من یمصر من سواد الاعظم شینہ و فی ذلک الکتاب مدحہ و زینہ فذلک و بدرجہ فی الکاملین الحکملین بادعاء الہام رب العلمین لاظهار کمال خالد وقال علی غیر المقلدین ومن دونہم من الجاہلین و یوید هذا اقوالہ لباطلة بغلیۃ اہانة القرآن المبین فاللہ خیر حافظا و هو ارحم الرحمین بقی ہنہا شیء و هو ان صاحب الاشاعة قال فی ص ۲۵۹) انه ان اشتبه علی اہد من لفظ النزول فی الہام صاحب البراہین بانہ انزلناہ قریبا من القادیان دبالحق انزلہ و بالحق نزل بنزول الظنون اور وحی الرمالۃ فدفعہ ان هذا اللفظ لیس مخصوصاً بنزول وحی الرسالۃ او القرآن بل یستعمل بمعنی الکریم واعطاء کما فی قولہ نقانی وانزل لکم من الانعام ثمانیۃ ازواج ای اعطی لکم فکذلک عطلوا الہام المفارق لصاحب القادیان محبوبا لنزول فلا یشتبه بنزول القرآن و وحی الایات اقوک هذا باطل بوجہ احدہما ان صاحب البراہین الذی انزل الیہ انا انزلناہ لما ترجمہ لفظ الانزال والنزول بالمعنی الحقیقی لہماد وقل نقل هذه الترجمة صاحب اشاعة السنة فی هذه الصفی فی السطوانا من فتاویل علی خلاف جراد المنزل علیہ لیس الا توجیہ القائل بما لا یرضی قائلہ و ثانیہا ان انزال المعارف والالہام المعطوف

نے تفسیر اتقان میں بسند طبرانی حضرت ابن عباسؓ سے اس حدیث کو مرفوع روایت کیا ہے۔ ٹھوڑے سے فتاوت کے ساتھ اور نیز حق تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یا محمد ﷺ قرآن کے ساتھ اپنی زبان مت بلا۔ تاکہ جلدی سے اسے یاد کر لے اور تھے آنحضرت علیہ السلام کہ شروع کرتے تھے پڑھنا آیات قرآن کا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی فراغت سے پہلے اس لئے کہ کچھ بھول نہ جائے۔ پس آپ ﷺ کو کہا گیا کہ مت بلا اپنی زبان کو وحی کے پڑھنے میں۔ جب تک جبرائیل پڑھتا رہے۔ تاکہ تو جلدی سے اسے یاد کر لے اور کچھ فروگزاشت نہ ہو جائے۔ پھر اس جلدی سے روکنے کی یہ وجہ بیان فرمائی کہ بے شک ہمارا ذمہ ہے قرآن کا جمع کرنا۔ تیرے سینہ میں اور اس کا یاد کرنا تیری زبان پر اور مت جلدی کر قرآن کے پڑھنے میں اس کی وحی کہ ختم ہونے سے پہلے۔ پس جب ہم پڑھیں قرآن کو یعنی جبرائیل تجھ پر پڑھے تو اس کے پڑھنے کی متابعت کر پھر ہمارے ذمہ ہے اس کا بیان کرنا جب تجھ پر اس کے معنی میں کچھ مشکل پڑ جائے یہ ترجمہ ہے عبارت تفسیر مدارک کا اور اکثر تفاسیر میں ایسا ہی ہے۔ پھر پہلی آیت جو آپ ﷺ پر نازل ہوئی قرآن مجید سے وہ بالاتفاق ابتداء سورۃ علق کا ہے۔ ما لم یعلم تک تفسیر فتح العزیز میں ہے کہ آنحضرت علیہ السلام ایک دن غسل کے واسطے غار حراء سے باہر تشریف لا کر پانی کے کنارے پر کھڑے ہوئے کہ جبرائیل امین علیہ السلام نے ہوا سے پکارا کہ یا محمد ﷺ پس آنحضرت ﷺ نے اوپر کود دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا۔ پس تین مرتبہ آپ ﷺ کو پکارا اور آپ ﷺ دائیں بائیں دیکھ رہے تھے کہ ایک سورج کی طرح نورانی شخص آدمی کی شکل میں دیکھا جس کے سر پر نور کا تاج ہے اور سبز ریشمی پوشاک پہنی ہوئی

بایہ و بالحق انزلنا و بالحق نزل التي ليست هي الا في بيان انزال القرآن و نزوله ينكر هذا التأويل و بطل بالف لسان و ثالثها ان لفظ الانزال في اية و انزل لكم من الانعام الاية محمول على مضاه الحقيقی عند اكثر المضربین اللہ تعالیٰ انزل الانعام من الجنة آدم بنی النبین صلوات اللہ علیہم اجمعین كما في المدارك والكبير والنسابورے والخازن والحسيني والسبب و غيرها ايقو فروهابان الانعام لا تعيش الابالنبات والنبات لا تقوم الا بالماء وقد انزل الماء فكانه انزله كذا في المدارك والمعالم والكبير والنسابوري و ابی السعود والبيضاوي و غيرها فعلى هذين القولين لا يجوز تفسير الانزال في الاية الشريفة ای و انزل لكم من الانعام لاية بالعتاء وجهود المفسرين فسر و النزول في الاية الشريفة بالخلق فالاية مثل اية و الانعام خلفها لكم و مثل افاخلقنا لهم مما اعملت ايدينا انعاماً زعم بعض المفسرين باده انزال الانعام غير ظاهر المراد فعبه بالعتاء فلا يلزم منه ان يفسر انزال القرآن و نزوله بالعتاء لانه لا يصار الى المجاز الا عند تعذر الحقيقة فقياسه على انزال الانعام قياس مع الفارق فالحاصل ان صاحب الاشاعة في الحقيقة بصدد شناعة صاحب البراهين فانه يمدّه في الاضلال و يمدّه في الضلال المهين و فاعلينا الا البلاغ المبين واللّٰه مسبحانه هو الموفق والمعین واما ما قال صاحب الاشاعة في توجيه الهام يامريم اسكن انت و زوجك الجنة ان صاحب البراهين شبه بمريم لمتاسبة روحانيتها بنهياها هي ان مريم كما حملت بلا زوج كذلك صاحب البراهين بغير تربية الشيخ الكامل والولي المكمل صار مورداً لا

ہے۔ آپ ﷺ کے پاس آکر کہا کہ پڑھ اور بعض روایتوں میں ہے کہ جبرائیل امین علی نبینا وعلیہ السلام نے سبز دریائی کے قطعہ میں کچھ لکھا ہوا آپ ﷺ کو دیا اور کہا کہ پڑھو آپ ﷺ نے اس کو دیکھ کر فرمایا مجھے حرفوں کی شناس نہیں اور ان پڑھ ہوں۔ اخیر حدیث تک یہ ترجمہ ہے۔ عبارت تفسیر عزیزی کا۔ اور ملا علی قاریؒ شرح فقہ اکبر کے ملحقات میں لکھتے ہیں کہ شارح عقیدہ طحاوی نے شیخ حافظ الدین نسفی کی منار سے ذکر کیا ہے کہ قرآن نام ہے نظم اور معنی دونوں کا اور ایسا ہی دوسرے اصول والوں نے کہا ہے اور امام اعظمؒ کی طرف جو منسوب کرتے ہیں کہ جس نے نماز میں قرآن کا ترجمہ فارسی پڑھا تو روا ہے تو آپ کا اس سے رجوع ثابت ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ باوجود قدرت عربی کے غیر عربی روا نہیں ہے اور یہ بھی آپ نے کہا ہے کہ جو شخص بغیر عربی کے قرأت پڑھتا ہے یا تو وہ دیوانہ ہے معالج کیا جائے یا زندیق ہے قتل کیا جائے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے عربی میں کلام کی ہے اور معجزہ ہونا قرآن کا نظم اور معنی دونوں سے حاصل ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت شرح فقہ اکبر کا۔ پس قرآن وحدیث اور کتب عقائد اہل سنت سے متحقق ہوا کہ تمام عربی آیات جن کا نام قرآن ہے وہ آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی ہیں اور انہیں حروف و کلمات سے لوح محفوظ میں لکھی ہوئی تھیں۔ حضرت امام اعظمؒ فقہ اکبر میں اور علامہ قاریؒ اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دوسرے انبیاء علی نبینا وعلیہم السلام سے بطور اخبار یا حکایت کے جو ذکر کیا۔ اور فرعون و شیطان وغیرہا سے بھی جو بیان کیا ہے بے شک یہ دونوں قسم سب کے سب اللہ تعالیٰ کی کلام قدیم ہیں جو ان سے خبر دی گئی ہے۔ یعنی موافق اس کے جو کلمات معانی پر دلالت کرنے والی لوح محفوظ میں لکھے گئے ہیں۔ آسمان وزمین اور ارواح کے پیدا کرنے سے پہلے کی۔ نہ یہ کہ حضرت موسیٰ وعلی وغیرہا

لہامات غیبیہ و مہبطا لعلوم لدنیہ بمحض ربوبیہ من الغیب و ادنی مثال هذا التشبيه شعر نظامی ضمیر نہ زن بلکہ آثر نست کہ مریم صفت کہ آستن ست ہے انتہی فباطل لان ارکان التشبيه اربعة المشبد والمشباهی و جالسہ و اتاة التشبيه لفظ او تقديرأ کما فی المطول وغیرہ فی فقرہ یامریم الخ بدون ذکر المشبه کیف تصور التشبيه بل خوطب صاحب البراہین ببا ادم و یا عیسیٰ و یامریم و بغیر عم من اسماء الانبیاء فمن المحال ان يكون الشخص الواحد ابا واما و ابنا واما الربوبیة الغیبیة فلا یفیض تحریک القرآن و دعوی المساواة بالانبياء وغیرہ مما من الامور الخارجة عن الشرع بالایقان فما ذلك الا الطغیان والعصیان والتعدی عن حدود الرحمن بما حصل الفراغ من بیان بعض الہامات القسم الاولک وما يتعلق بها من جواب تاویلات موبد فلتذكر شيئا من القسم الثاني وهی التي تفهم منها فضیل صاحب البراہین علی الانبیاء والمرسلین صلوات اللہ تعالیٰ و سلام علیہم اجمعین فمؤذ جہا هذا کتب صاحب البراہین فی ص ۲۳ کان اللہ تعالیٰ الہم الیہ بحمد ک اللہ من عرشاء نحمد افاقہ نصلی و فی ص ۵۰۳) یحمدک اللہ و یمشی الیک ترجم هذا بان اللہ سبحانہ قال له یحمدک اللہ و یمشی الیک شيئا استموا ربا انتہی یقول الفقیر کان له الحمد لا یكون الا بعد الاحسان کما فی التفسیر الکبیر و النساء بوارے و فتح العزیز وغیرہا و فی مجمع البحار ج والحمد راس لشکر من فیہ اظہار النعمة ولانه اعم فهو شکر و زیادة انتہی فی ردالمختار علی الدار المختار فی تعریف و عرفا فعل نبی عن تعظیم المتعم بسبب انعامہ الی قوله الی قوله والحمد حيث اطلق ینصرف الی العرفی لما قال السید فی حواشی المطانع انتہی

انبیاء علی نبینا وعلیہم السلام سے اور فرعون و شیطان اور دوسرے کفار سے سن کر اللہ تعالیٰ نے ان سے نقل کی ہے۔

پس اب کچھ فرق نہیں ہے درمیان خبر دینے حق تعالیٰ کے ان کے اخبار و احوال و اسرار سے جیسا کہ سورۃ: ”تَبَّتْ یَدَا“ و آیت قاتل و غیرہا میں ہے اور نہ درمیان ظاہر فرمانے باری تعالیٰ کے اپنی صفات و افعال و خلق مصنوعات میں جیسا کہ آیت الکرسی سورۃ اخلاص و غیرہا میں ہے اور نہ درمیان آیات افاقہ اور انفسیہ کے۔ کہ یہ سب کے سب باری تعالیٰ کی کلام ہے اور اس کی صفت پاک حاصل الکلام کلام اللہ شریف حادث نہیں غیر مخلوق ہے اور موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کی کلام اگرچہ حق تعالیٰ کے ساتھ ہوا اور ایسا ہی کلام دوسرے انبیاء و مرسلین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین و ملائکہ مقربین کی مخلوق ہے جو ان کی پیدائش کے بعد حادث ہوئی اور قرآن حقیقتاً اللہ تعالیٰ کی کلام ہے نہ مجاز اور اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرح قدیم ہے۔ مخلوق کی کلام کی طرح نہیں۔ کیونکہ ان کی ذات اور کلام دونوں حادث ہیں۔ اس لئے کہ صفت موصوف کے تابع ہوتی ہے اور یوں ہی کہا جائے گا کہ نظم عبرانی جو توریت ہے اور نظم عربی جو قرآن ہے وہ اللہ تعالیٰ کی کلام ہے۔ اس لئے کہ ان کے کلمات و آیات کلام الہی کی دلیل اور علامات ہیں اور اس لئے کہ ان کی نظم کا ابتداء اللہ تعالیٰ سے ہی ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب کوئی حدیث حدیثوں سے پڑھو گے تو یہی کہو گے کہ یہ جو میں نے پڑھا ہے اور ذکر کیا ہے میری کلام نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کی کلام ہے۔ کیونکہ ابتداء اس کلام کی نظم کا رسول اکرم ﷺ ہی سے ہوا تھا اور اسی قبیل سے ہے جو خود اللہ تعالیٰ نے آیت: ”افتطمعون ان یؤمنواکم“ اور آیت: ”وان

فمن المحال ان يحمد الله احمد امن مخلوقات و مع هذا اليو جدفى القرآن ولا فى الحديث الصحيح التصريح بما حاصله يحمد الله جلبيه محمد او احدى من الانبياء صلى الله عليه وسلم بل قال تعالى لجميع عباده قولوا الحمد لله رب العلمين فكيف يتصور ان يقول الله سبحانه فى حق صاحب البراهين يحمدك الله من عرشه الا اى يفضلك على جميع عباده الصالحين و الشهداء والصدقين والانبياء والمرسلين صلوات الله تعالى عليهم اجمعين ليت شعري ما انعام صاحب البراهين على الله رب العلمين حتى استحق به محمد محمود الخامدين هل هذا الابهتان عظيم نشاء من غاية الكبر والحقم والغرور وغاية الكذب والزور على ان ركازة هذا الكلام المنسوب الى الله العلام ليس بمنخفى على العلماء العلوم وما جاء فى القرآن مجيد من لفظ الحميد فى وصفه تعالى فقد قرن الغنى والعزى وغيرهما ليدل على انه عزو جل محمود لا حامد وكما فى التفسير والتراجم وان فرض ان الحميد بمعنى الحامد فهو سبحانه حامد لذات و صفاته و فى مجمع البحارفه فيه الحميد تعالى محمود على كل حال انتهى وما نطق القرآن بانه تعالى شاكر و شكور فالمواد منه انه تعالى يجازى القليل من العمل بالكثير من الثواب كما فى عامة التفسير وقال محى السنة فى المعالم والشكر من الله تعالى ان يعطى فوق ما يستحق انتهى و فى المجمع انه شكور تعالى من يزكو عند العمل القليل فيضاعف جزاءه فشكره لعباده مغفرته لهم انتهى و فى القياموس الشكر من الله تعالى المجازاة والنشاء الجميل انتهى والفرق بين الحمد المدح اى الثناء الجميل

احد من المشركين“ میں آیت قرآن مجید کو کلام اللہ فرمایا ہے یہ ترجمہ ہے عبارت شرح فقہ اکبر کا اور مشکوٰۃ میں سنن دارمی و جامع ترمذی سے بروایت نعمان بن بشیرؓ لایا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے ایک کتاب لکھوائی جس میں سے دو آیتیں خاتمہ سورۃ بقرہ کی نازل فرمائیں اور سنن دارمی سے بروایت ابو ہریرہؓ لایا ہے کہ سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی پیدائش سے ایک ہزار برس پہلے سورۃ طہ و یسین کی تلاوت فرمائی تھی۔ یہ ترجمہ ہے مشکوٰۃ کی حدیثوں کا۔ اب قرآن مجید اور حدیث اور عقائد اہل سنت کی کتابوں سے بخوبی ظاہر ہو گیا کہ قرآن مجید کی ساری آیتیں اللہ تعالیٰ کی ہی کلام ہے۔ کسی مخلوق کی کلام کو اس میں دخل نہیں ہے اور جو کچھ اس میں نبیوں کے قصے اور صدیقیوں کی باتیں اور کافروں کے حالات اور بد بختوں کے مقالات ہیں وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کی ہی کلام ہے جو اس پاک ذات نے ان لوگوں کے پیدا ہونے سے پہلے جو جب اپنے علم ازلی کے ان سے خبر دی ہے۔

پس صاحب رسالہ اشاعت السنۃ کا یہ قول کہ آیت: ”انا خیر منه“ کلام شیطانی ہے اور آیت: ”انا ربکم الا علی“ کلام فرعونى ہے اور قرآن نہیں کہلاتا جیسا کہ اشاعت السنۃ سے اوپر منقول ہو چکا ہے۔ قرآن مجید کی صدھا آیات کا انکار نہیں تو اور کیا ہے؟ اور جمع فقہ قرآنی اور حکایات فرقانی کو کلام مخلوق بنادینا نہیں تو اور کیا ہے؟ ”اعاذنا اللہ سبحانہ و جمیع المسلمین عن ذالک“ ملا علی قاریؒ امام اعظمؒ کی فقہ اکبر کے اس قول کے نیچے کہ کلام اللہ شریف غیر مخلوق ہے لکھتے ہیں کہ کلام اللہ بالذات قدیم ہے۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ جس نے قرآن مجید کو سن کر خیال کیا کہ یہ آدمی

بین و تم من البین ان النبی صلی اللہ علیہ و سلم صرح و ارتقی الی اللہ سبحانه لیلة المعراج کما فی القرآن والحديث وهنا یمشے و یزول باللہ سبحانه الی صاحب القادیان فسبحان الذی لیس کمثلہ شیء ثم فی ص ۵۵۸) ادعی صاحب البراہین بانہ الہم الیہ ہذا الالہام الم نشرح لک صدرك الم نجعل لک سہولۃ فی کل امریت الفکر و بیت الذکر ومن دخل کان امنا و صرح فی ترجمۃ ان اللہ اعطانی بیت الفکر و بیت الذکر والمراد من بیت الفکو علو بیتی الذی اشتغلت فیہا بتالیف البراہین و اشتغل والمراد من بیت الذکر المسجد الذی بیئت فی جنب تلک العلود وصف اللہ ذلک المسجد بالفقرۃ الاخیرۃ ای ومن دخلہ کان امتنا انتہی بترجمۃ عبارتہ یقول الفقیر کان اللہ لہ ان ہذہ الایۃ امے ومن دخلہ الایۃ نزلت فی شان بیت اللہ ہالمبارک کما قال تعالیٰ ازل بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا و ہدی للعلمین فی سلیت بیئت مقام ابراہیم ومن دخلہ کان امنا وما مدح اللہ الکریم مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم والا المسجد الاقضى الذی ہو قبلۃ الانبیاء بهذا النعت العظیم المختصر بالبیت الکریم فادعاء صاحب البراہین بان ہذہ الامت انزلہا اللہ سبحان علیہ ففی وصف مسجده اقرار بفضلہ علیہما ظہر من ہنا شیء و ہوان صاحب البراہین اشتهر فی ابتداء کتابہ انہ یملک العقار وغیرہا التی قیمتہا عتم الاف ریۃ و ادعی انہ صاحب الالہام والمخاطبۃ الالہیۃ فمع ہذا القرب الاتم والعلول المعظم ماحج الی الیوم بیت اللہ المکرم لان الحج لتحصیل تکفیر الخطیات وامن یوم المجارات و ہذا ان الاحران فاصلن لہ فان اللہ تعالیٰ قال لہا عمل ماشنت فانی قد غفرت لک ص ۵۶۰) والامن المطلوب قد حصلی لمصلی

کی کلام ہے تو ضرور وہ کافر ہوا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کی مذمت فرمائی ہے اور اس کو عذاب دوزخ سے ڈرایا ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت شرح فقہ اکبر کا اور یہ بھی اسی کتاب میں ہے اگر کوئی اعتراض کرے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قرآن رسول کریم کی بات ہے۔ اس نے دلالت کی کہ قرآن رسول کریم کی کلام جبرائیل علیہ السلام کی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ لفظ رسول بتا رہا ہے کہ اس نے قرآن کو اپنے بھیجنے والے سے پہنچایا ہے۔ اس لئے یوں نہیں فرمایا کہ یہ کلام فرشتہ یا نبی کی ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ رسول نے اپنے بھیجنے والے یعنی حق تعالیٰ سے پہنچایا نہ یہ کہ اس نے اپنی ذات سے یہ کلام پیدا کی ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ مراد رسول سے ایک آیت میں جبرائیل ہے اور دوسری آیت میں محمد ﷺ ہیں۔ پس دونوں کی طرف سے اس کلام کی نسبت کرنے سے ظاہر ہو گیا کہ یہ نسبت صرف پہنچانے کے واسطے ہے۔ کیونکہ ایک شخص نے جس کلام کو پیدا کیا ہو تو منع ہے کہ دوسرا اس کو پیدا کر سکے۔ تیسرا جواب یہ ہے کہ بے شک حق تعالیٰ نے قرآن کو آدمی کی کلام بنانے والے کی تکفیر کی ہے۔

پس جس نے قرآن کو آنحضرت ﷺ کی کلام بنایا کہ آپ ﷺ نے از خود یہ کلام بنائی ہے تو وہ کافر ہوا۔ اور اس میں کچھ فرق نہیں کہ قرآن کو آدمی کی یا جن کی یا فرشتہ کی کلام کہے۔ (یعنی ان تینوں صورتوں میں سزا اس کی دوزخ ہے) اس لئے کہ کلام اس کی ہوتی ہے جس نے اول کہی ہو۔ نہ اس کی جس نے پیغام پہنچایا ہو۔ (یہ ترجمہ ہے عبارت فقہ اکبر کا۔ کیا خوش کہا ہے کہنے والے نے کہ:

مسجدہ وهو مع الخیرا ماصہ و بانیہ و سبق من ص ۵۶۲) ان الدین المتیاس اثبت علی جمیع الانام واللہ تعالیٰ امر الناس بان یأخذو الطریقة الحقہ من صاحب القادیان انتہی فما الحاجت الی اداء الحج بل یحسب ادعائہ قادیانہ الیوم مکة المحیمة فنعوذ باللہ من شر شر البیرینۃ فالانبیاء و سید المرسلین کانو العجون و یطوفون البیت و لم یحج من یمشی الیہ و یحمدہ رب البیت ثم قال فی ص ۵۰۶) انه الہم اللہ سبحانہ الیہ هذا الکلام انت معی وانا معک خلقت لک لیادونہا یا سانت منی بمنزلت لا یعلمہا الخلق انتہی یقول الفقیر کان اللہ لہ قال اللہ تعالیٰ و ما محمدہ رسول الایۃ و ایضاً محمد رسول اللہ الایۃ فلعلم منزلت حبیب الرحمن من القرآن صلی اللہ علیہ و الہ قدر غرہ و کمال و نعم ما قیل بمبلغ العلم فیہ انه بشر و انه خیر خلق اللہ کلہم فیعلم ہذہ المنزلۃ الخلق و یشهدون انه رسول الخلق و بدعی صاحب البراہین انه یقول الحق فی شأنہ انت منی بمنزلت لا یعلمہا الخلق فثبت من ظاہر ہذا الکلام فضیلۃ علیہ و علی سائر النبین صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین و هو کاذب فیہ بالیقین ثم کتب صاحب البراہین فی ضمیمۃ اخبار ریاضی الہند المجربۃ فی بلدۃ امر تسر الغرۃ مارج الشہراء بخیزی ۸۶ء المطبوعۃ فی بلدۃ ہوشیار بودان اللہ تعالیٰ قال فی حصہ انت منی وانا منک ص ۱۲۸ ص ۴ من کالم الثانی و قال تعالیٰ فی حق والی للبشر و مصظہر الاول و الآخر مظہر الحق و العلا کان فلہ نزل من السماء ص ۱۲۷ من کالم الثانی یقول الفقیر کان اللہ لہ الالہام الاول ہو فقرۃ الحدیث الصحیح المتفق علیہ قال صلی

اگرچہ قرآن از لب پیغمبر است

ہرکہ گوید حق نہ گفتہ او کافر است

ان معتبر سندوں سے اگر صاحب اشاعت السنۃ کی تسلی نہ ہو کہ یہ علماء مقلدین کے حوالی ہیں۔ شاید ان کو پسند نہ ہوں تو اولاً اس کا جواب یہ ہے کہ شرح فقہ اکبر سے اسی اشاعت السنۃ کے ص ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴ میں بھی سند لی ہے اور نیز ص ۳۱۴ اشاعت السنۃ میں بھی حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی کمال تعریف کر کے ان سے سند لی ہے۔ اور ثانیاً یہ جواب ہے کہ علماء غیر مقلدین بھی اسی اعتقاد پر ہیں جو اوپر مذکور ہوا ہے۔ جیسا کہ سند ان کی بھی بعض کتابوں سے منقول ہوتا ہے۔ تاکہ ظاہر ہو کہ اشاعت السنۃ والا نے اپنی قوم سے بھی سخت مخالفت کی ہے۔ ”نہج مقبول من شرائع الرسول“ جو تالیف ہے بڑے بیٹا مولوی صدیق حسن بھوپالی کی اور خود مولوی مسطور نے اس کی تصحیح کر کے بھوپال میں چھپوائی ہے اور یہ باپ بیٹا مشاہیر علماء غیر مقلدین سے ہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی کلام ہے۔ اسی سے ابتداء ہوئی اور اسی کی طرف رجوع ہوگا اور قرآن کے لفظ اور معنی دونوں اللہ تعالیٰ سے ہیں جبرائیل امین صرف ناقل ہیں آنحضرت ﷺ فقط پہنچانے والے ہیں اور جتنا لوگوں نے قرآن مجید پڑھا اور پڑھیں گے وہ تمام اللہ تعالیٰ کی کلام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ کلام فرمائی اور بے شک حضرت جبرائیل نے ان سے سنی اور بالیقین آنحضرت ﷺ پر اتاری جو کوئی کہے کہ وہ کلام فرشتہ کی یا آدمی کی ہے تو اس کا مکان دوزخ ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت فارسی نہج مقبول کا اور یہ عبارت اس کے ص ۵ میں ہے۔ قولہ یعنی اشاعت السنۃ میں لکھا ہے اور اگر بعینہ ان دونوں کی نسبت یہ خیال کریں کہ بہ ضمن حکایت ابلیس و فرعون یہ کلام خدا میں پائی گئی ہیں تو

اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی وانا منک ای انت متصل بی فی النسب و للخص و السابقة
والمحتلو غیرها کذا فی القسط لانی والکرامانی شرحی البحار یعنی فی الاخوة والقرب و کمال
التصال والاتحاد کذا فی المرقات و اشعة اللمعات شرحی المشکوة وقال الکرمالی ومن هذه
تسمى اتصالية انتهى فعلم منه ان صدور هذا الکلام بین القریبین من النسب والمهد و غیرهما
صحيح لاشک فیہ واما اللہ المنعوتہ بنعت لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد والموصوف
بصفة لا يتصل بشئ ولا یخدو لا یشیه مع شئ کما صرح به علماء العقائد فکیف یقول اللہ
سبحانه لا حد من عبادہ انت منی وانا منک ماشاء فتحقق ان هذا بهتان بهتة صاحب البراهین
لفرض اثبات فضيلة من الانبیاء والمرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین واما الالهام الثانی فهو ایضاً
کذب محض و بهتان عظیم لان المشابهة المعیرة بلفظة کان اشد مشابهة من غیرها کما مومن
الاتقان فلما آتیه والاصحاب البراهین اشد مشابهة به سبحانه و تعالی عما یقول الظلمون ملوا
کبیرا فولده فی اعلى العلی معنی یعادل الابلایا اشتباه فسبحان من تازہ عما یصفه الملحدون و
نعوذ باللہ من غضبه و عقاید و شئ عبادہ ومن همزاه الشیاطین وانا یحضر و لیکن هذا اخر ایتالة
المهابة برجم الشیاطین برحاً غلو طات البراهین والحمد للہ رب العلمین وصلى اللہ تعالی علی خیر
خلقه و حبیب محمد و عترته کلما ذکره الذاکرون و کلما فضل من ذکره الغافلون و یعد ختم هذه
الرسالة یعرض الشتاق الی وفور کرم الخلاق القصودی کان اللہ له لساد انا و موالینا حضرات
علماء الحرمین الشریفین زادهم اللہ الکریم حرمة و کرامة فی الدارین و عزة و شرافة فی السلوین

یہ کلام رحمانی اور جزو قرآن کہلاتے ہیں۔ انتہاء بلفظ! فقیر کہتا ہے کہ آیت: ”انسا خیر منه“ اور آیت: ”انسا ربکم
الاعلیٰ“ کو اللہ تعالیٰ کی کلام اور جزو قرآن بنانے میں کسی کے خیال کرنے کی کیا حاجت؟۔ یہ دونوں آیتیں فی الحقیقت
اور دراصل حق تعالیٰ کی کلام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو فرمایا ہے اور شیطان فرعون کے پیدا ہونے سے ہزار ہا برس پہلے حق
تعالیٰ نے ان کو لوح محفوظ میں لکھوایا جیسا کہ قرآن و حدیث و عقائد اہل سنت سے اوپر مبراہن ہو چکا ہے۔

پس اس کلام عربی معجز نظام کو شیطان و فرعون کی کلام بنانا اور قرآن میں ان سے نقل کا اعتبار و خیال کرنا محض
ہذیان اور بہتان ہے۔ خدائے سبحانہ و تعالیٰ جمیع اہل ایمان کو اس اعتقاد و خیال سے بچائے اور عاقبت بخیر فرمائے۔ واضح
رہے کہ یہ اقوال صاحب اشاعت السنہ کے جن کا بنائے اختلاف متکلم پر ہے صاحب براہین احمدیہ کی تائید کی تمہید میں تھے
جس میں صاحب اشاعت السنہ نے اس کی محبت میں اپنا ایمان قربان کر دیا جیسا کہ شرعاً متحقق ہو چکا ہے۔ اب فقیر کا تب
الحروف اس کے وہ اقوال جو اصل تائید صاحب براہین میں ہیں جن کا مدار اختلاف مخاطب پر ہے نقل کر کے اولہ شرعیہ سے
ان کی تردید لکھتا ہے۔ واللہ هو المعین!

قولہ! ”ایسا ہی اختلاف مخاطب کے سیر اختلاف کلام کو سمجھنا چاہئے۔“ انتہاء بلفظ! فقیر کہتا ہے کہ ایک
نقص اس پر اوپر لکھا گیا ہے دوم علماء بدیع و معانی وغیرہم نے تصریح کی ہے کہ کلام یا خبر ہے یا انشاء اور ان دونوں کے معنی
میں کسی نے اختلاف مخاطب کا کچھ بھی اعتبار نہیں کیا نہ معلوم کہ اس نئے مولوی نے یہ اقسام کلام کہاں سے نکالی ہیں۔

بانی عشرت فی الصفر المظفر ص ۳۰۲ من ہجرت سید المرسلین صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علی سائر الانبیاء اجمعین علی اشتہار صاحب البراہین الذی ہو ثقل فی ابتداء هذا التحرير و اشتہار بطبعہ عشرين ألفاً فی اقطار الارض غایت التشہیر فسلما رأت فیماں مشہرہ ادعی بتالیف کتابہ بامرہ و الہامہ تعالی و وصف بنفسہ فیہ باوصاق يتعدی بہا حدود اللہ عزوجل کرہت ذالک و ما طب نفسی عما ہنالک ثم رائت کتابہ لکشف حقیقۃ الحال بالکمال فوجدت الہاماتہ مخالفۃ للشرع الشریف بتحریف کلام اللہ اللطیف و غیر ذلک ہما صرحۃ فی ہذہ الاوراق بعون الملک الخلاق فکتبت الی مؤلف البراہین بنیۃ اداء حق اخوة الاسلام ان يرجع من ہذہ الدعاوی الکاذبۃ المرام و یبیع کتابہ بیسان رد الادیان الباطلۃ النظام فما جانبی بذلک و ماتاب عما ہنالک فذکرت بعد ذلک فی بعض مجالس تذکیر المسلمین ان الہامات کیا یہ حرفت و بدلت کلام رب العلمین و شلاک من لفہ نفسہ فی فضائل النبیین جعل القرآن عصین فطلب منی مویدہ صاحب الاشیاعۃ الخلوۃ للکلام فی امرالہام فلعلی بان صاحب البراہین و مؤلف الاشیاعۃ و اصف احدهما للآخر فی الکتاب و اظهر الثانی حقیقۃ الاول فی رسائلہ عند الاصحاب و بہذہ المواصفۃ و الممارحۃ امن بحتیۃ صاحب البراہین اکثر العلماء و جمیع العوام من غیر المقلدین و بعض العلماء و کثیر العوام من المقلدین و صار قادیانہ مرجعاً لحق اص و العوام مثل بیت الحرام مارضیت بالکاملۃ فی الخلق بل طلیت البحث معہ لاطہار الحق بمحضہ من العلماء والادکبا فہا

قوله! ”جو کلام خدائے تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے خطاب میں فرمایا ہے اور وہ ایک کتاب معروف میں

درج ہو کر مسلمانوں میں پڑھا جاتا ہے۔ وہ قرآن کہلاتا ہے۔“ انتہاء بلفظ!

فقیر کہتا ہے کہ خطاب کلام میں بعینہ حاضر ہوتا ہے۔ تخصیص المفتاح مطول کے متن میں لکھا ہے کہ تکلم سے

خطاب کی طرف آیت: ”والمالی لا عبد الذی“ میں اور خطاب سے غیبت کی طرف آیت: ”حتی اذا کنتم“ نے:

’الفلك‘ میں اور غیبت سے خطاب کی طرف آیت: ”ملک يوم الدين . ایاک نعبد“ میں التفات ہے۔ یہ ترجمہ ہے

اس عبارت عربی کا جس سے ثابت ہوا کہ خطاب مخاطب کر کے بات کرنے کا نام ہے۔

پس معلوم رہے کہ یہ تعریف قرآن مجید کی جو صاحب اشاعت السنہ نے بیان کی ہے اس سے ہزار ہا آیات

قرآن کی قرآن ہونے سے خارج ہو گئیں۔ اس لئے کہ آنحضرت ﷺ قرآن مجید کی تمام آیات سے مخاطب نہیں

ہیں۔ یعنی سارے قرآن مجید میں آپ ﷺ کو خطاب نہیں کیا گیا۔ بلکہ وہ آیتیں جن میں آپ ﷺ کو خطاب ہوا ہے

مثل اور علم دیا آپ ﷺ کو اس کا جو آپ ﷺ کو معلوم نہ تھا اور کہہ دے یا محمد ﷺ اگر تم خدا سے محبت کرنی چاہتے ہو تو

میری پیروی کرو اور یہ بے شک ہم نے تجھے فتح ظاہر کر دی تاکہ خدا آپ ﷺ کی اگلی پچھلی تفسیریں معاف کرے اور

بے شک ہم نے بخشنا۔ آپ ﷺ کو ثریہ ترجمہ ہے آیات و خطاب کا اور ایسی آیات خطاب تھوڑا سا حصہ ہیں قرآن مجید

کا اور نیز غیر آنحضرت ﷺ کے قرآن شریف کی بہت سی آیات میں مخاطب ہیں جیسا کہ بنی اسرائیل اور اس امت

مرحومہ کے مومن اور کفار اور جن و غیرہم اور نیز صد ہا آیات قرآنی ایسی ہیں جن میں کسی کو خطاب نہیں کیا گیا۔ پس اس

قبل صاحب الاشاعة هذا للدعا بل ما اجابني في هذا الدعا فبعد ذلك في شهر الجمادى الاخرى اعلت بطبع الاشعار ان اكثر الها مان صاحب البراهين مخالفه لاصول الدين الاسلام فاني اطلب عنه ومن مؤينه صاحب الاشاعة المناظرة في مجلس العلماء الاعلام حتى يظهر الحق ولا يختل عفانه الخواص والعوام فما اجابا بذلك ايضاً ثم كتبت في شهر رمضان المبارك رسالة عندية لرد هفوانهما نصرة الدين و عرضتها على علماء الضجباب والهند قوافي في اطار محالفة صاحبي البراهين والاشاعة الشرع المتين فبعد ذلك قال لي بعض رؤساء بلدة امرت اسربان المسلحة في المناظرة الاظهار الحق اولاً و باشتار مظهر من الحق ثانياً فقبله و قلت لداني سميت لهذا الامر منذ ثمانية عشر شهراً لكن لا يقبله صاحب البراهين فقال لي اني اسعى للمناظرة وكتب الى صاحب البراهين ثم كتب الى ذلك الياس ان صاحب البراهين يقول في كتابي تصوف فانا طر عجزه من العلماء الصوفية و سائلته رجال قبلتهم طلبت منه ان يجمع معهم العلماء الثلاثة الاخرين و يعين اليوم للمناظرة عند القوم فما اجاباني الى الان وما لنطعت تلك الرسالة الهندية الى هذا الزمان رجاء ان تترين متصحيح حضرات علماء الحرمين المتحد ليظهر لهاية اعتمادها عند المسلمين و ينسدا ختلال الدين المتين و يرجع الى الحق بعض العلماء من المقلدين المصدق لصاحب البراهين فترجمتها في العربية في شهر شوال ١٣٠٣ و ما فعلت ما ذكرت الاحماية للقران للبين ورعاية لحفون حضرات الانبياء والمرسلين صلوة الله و سلامه عليهم اجمعين وصيانة لعقائد المسلمين و ارسلها الى جنابكم المحيى لمراسم الدين والمعاد والملجاء للمؤمنين

تفسير کی رو سے صداہا آیات قرآن مجید ہونے سے خارج ہو گئیں۔ مرزا قادیانی کے اس مؤید پر سخت افسوس ہے جس نے تقاضائے محبت اور ان کی ٹکمی دوستی میں ہزار ہا آیات قرآنی کو کلام اللہ شریف سے نکال دیا۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کا منتقم کافی ہے۔ سبحان اللہ! عوام اہل اسلام ایسے لوگوں کو علماء دین سے جانتے ہیں اور وہ اپنے رسالہ کا نام اشاعت السنہ مشہور کر کے آپ کو اکابر مصنفین سے اور صاحب براہین احمدیہ کو کالمین مکملین سے مانتے ہیں اور فی الاصل یہ دونوں صاحب سارے غیر مقلدین کی طرح دنیا کی سخت محبت میں گرفتار ہیں اور مال حرام و حلال کے جمع کرنے کی کوشش میں سرشار ہیں۔ چنانچہ اپنے رسالوں کے حق تصنیف بیچ کر بہت سے روپے جمع کر لیتے ہیں اور خود رسالہ اشاعت السنہ جو سال تمام میں چوبیس جزو ہوتا ہے ایک یا دو روپیہ اس کی قیمت میں عمدہ منفعت ہے اور صاحب اشاعت السنہ نوابوں سے تیس روپیہ سالانہ اور دوسرے غنیوں سے پندرہ روپیہ اور متوسط گزراہ والوں سے سات روپیہ اور کم وسعت والوں سے تین روپے بارہ آنہ سالانہ لیتے ہیں اور براہین احمدیہ جو تینتیس جز کی کتاب ہے۔ بازاری قیمت دو یا تین روپے رکھتی ہے۔ مرزا قادیانی نے ادنیٰ قیمت اس کی بچیس روپیہ اور اعلیٰ قیمت ایک سو روپیہ تک مقرر کی ہے جو اس کی کتاب خریدے خواہ وہ انفسی ہو یا بت پرست ہی ہو ان کی بہت مبالغہ اور غلو سے تعریف کرتا ہے اور جو اس کی کتاب کوئی نہ خریدے۔ اگرچہ نواب مسلمان ہی ہو۔ اس کی پرلے درجہ کی توہین کر کے قارون سے اس کو تشبیہ دیتا اور دنیا پرستوں سے بنادیتا ہے۔ جیسا کہ اس کی کتاب کے پہلے اور دوسرے اور چوتھے حصہ کے ابتدائی اوراق ملاحظہ کرنے سے یہ

مع الكتاب البراهين ورسالة الاشاعة المشتملة على وصفه تاويل اقواله ومع اشتهاى صاحب البراهين لطلب التوجه من حضرتكم الى ملاحظه هذه الرسالة وتوافق القتل بالاصل وان كان ماكتبه حقا موقفا بالكتاب والسنة واجماع الامة قرينوها بتصحيحهم الشريف ومكان فيها من الخطاء والسهو فاصلحوها باصلاحكم التطيف وبيّنوا بالبيان الشافى والشرح الكافى طلباً للاجر العافى حكم صاحبى البراهين والاشاعة معتقد يهما وحكم كتابيهما شريعة و طريقة حتى يطمئن المسلمون ويرجعون الى الحق كلهم اجمعون فجزاكم الله الشكور خير الجزا في الدنيا والعقبى وسلمكم وابقاكم لتايل دينه سيد الانبياء عليهم الصلوة والشا وذاكم الله تعالى بسطة فى العلم والجسم لاحقاق الحق وابطال الباطل عند الكرام وعليكم مدار الاسلام الى يوم القيام والسلام خير الختام مع الاكرام ورزقنا الله المجيب الدعوات لماءكم وفيأؤكم الموصلة الى السعادات العظيمة والبركات الكبرى بالامن والامان والسلامة والاسلام والحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على مظهر جماله ونور وكماله واله وصحبه قد وجوده ونواله عدد جميع معلومات العليم العالم تَمَّتِ الرِّسَالَةُ وَشَرَعَتِ التَّقَارِيظُ. تقریظ حضرت سيد العلماء سيد الاتقيا مولانا مولوى محمد رحمة الله الهندي المهاجر الذى اعزه حضرت سلطان الروم بتجويز شيخ الاسلام فى الروم بخطال بايه حرمين شرفين و كتب له فى منشون بالقباب عالية. بسم الله الرحمن الرحيم. اما بعد فانى سمعت هذه الرسالة من اولها الى اخرها فوجدتها صحيحة العبارة والمضمون والعقول النقى

حال معلوم ہو جاتا ہے اور نیز جب بہت سے روپیہ آنے کا اس کو الہام ہوتا ہے تو کمال ہی خوشحال ہوتا ہے اور جب معلوم ہو کہ وہ تھوڑا سا روپیہ ہے تو سخت غم کا پامال ہوتا ہے۔ جیسا کہ براہین کے ص ۵۲۲ سے ۵۲۳ خزائن ص ۶۲۵ تا ۶۲۶ تک کے مطالعہ کرنے سے ظاہر ہے۔

پس یہ سارا مرد دنیا کی سخت محبت اور روپیہ پیسہ جمع کرنے پر ہے جس کو دانشمند بخوبی جانتے ہیں اور پورا علم حق تعالیٰ کو ہے۔ الحاصل قرآن مجید کی جامع مانع تعریف وہ ہے جو علماء اسلام کی کتابوں میں درج ہے۔ چنانچہ حضرت امام اعظمؒ کی فقہ اکبر اور ملا علی قاری کی شرح میں لکھا ہے قرآن مجید حضرت ﷺ پر تیس برس کی مدت میں آیت آیت اتارا گیا ہے اور مصحفوں میں لکھا ہوا ہے۔ یعنی جو تختین میں مکتوب ہے وہ سب کلام اللہ ہے پر دوسری جگہ فقہ اکبر اور اس کی شرح میں لکھتا ہے کہ قرآن مجید مصحفوں میں لکھا ہوا اور دلوں میں یاد اور زبانوں پر پڑھا گیا اور آنحضرت ﷺ پر بالدرج اتارا گیا ہے۔ بواسطہ حروف مفردات و مرکبات مختلف حالتوں میں یہ ترجمہ ہے عبارت عربی کا۔ اب دانشمند لوگ اس نہایت عجیب و غریب آدمی کو دیکھیں جو تنزیل اور خطاب میں اتنا زہین رکھتا اور قرآن مجید کی آیات کو فرعون و شیطان کی کلام بنا دیتا ہے اور اس مایہ علمی پر اس کو یہ ادعا ہے کہ مجتہدین دین غلطی پر تھے اور میں دین متین کی تائید کر رہا ہوں۔

پس یقیناً یہ رعونت اور جہل مرکب کا شعبہ ہے پھر اشاعت النہ میں لکھتے ہیں۔

قوله! ”وہی کلام (یعنی جس کا نام قرآن ہے) اگر کسی غیر نبی کے خطاب میں اور پہلے توریت انجیل

تقلہا حضرت مؤلف هذه الرسالة جزاء الله خيراً مطابقة للأصل وقد سمعت قبل هذا أيضاً من الثقات المعبرين حال صاحب البراهين الاحمدية فهو عندى خارج من دائرة للإسلام لايجوز لاحد اطاعت وجزى الله مؤلف هذه الرسالة عسى ان ينجو عطايعتها كثير من الناس من ان يتبعوا صاحب البراهين الاحمدية عصمنا الله وجميع المسلمين من اغواء الشياطين ومكرهم وخذيعتهم وانا الفقير انراهى ثقة الله ابن خليل الرحمن غفر الله لهما ولجميع المسلمين اجمعين.

تقریر حضرت مفتی مکة المکرمة الاحناف

الحمد لمن هو به حقيق و منه استمداد الفون والتوفيق الحمد لله الذى تنزهت ذاته الغالية عن الغفلة واللسيان وتقديست اسماءه و صفاة عن ان يعترىها زوال او نقصان و جعل العلماء فى كل عصر و زمان قائمين بحفظ الشريعة و قواهم على اظهار الحق واسماد الباطل بلا مدهانة شنيعة واجراهم بذلك اجراً وافراً وخيرات بديفه حيث بيتوما هو صواب وما هو خطاء كسراب ببيعة والصلوة والسلام على سيدنا محمدنه الذى جمع فيه مولاة الفضل جميعه و على اله و اصحابه و النفس من السمعية المطيعة اما بعد فقد الهعت على هذه الرسالة الشريفة والنقول اللطيفة فراقبها هى التى تقربها العيستان وان غلام احمد القاديان قد هوى به الشيطان فى اربعة الهلاك والخسران فجزى الله جامع هذه الرسالة خير الجزاء و اجزل ثوبه واحسن يوم القيامة حابنا ومابه امين و صلى الله تعالى على سيدنا محمد و على اله و صحبه امر يرقمه خادم الشريعة راجى اللطف الخفى محمد صالح ابن المرحوم صديق كمال الحنفى مفتى مكة المكرمة الا كان الله لهما حامداً

وغیره میں یا کسی ولی کے الہام میں خدا نے فرمایا ہے تو وہ قرآن نہیں کہلاتا۔ گو حقیقت میں وہ بعینہ وہی کلام ہے جو قرآن میں پایا جاتا ہے۔“ انتہاء بلفظ! فقیر کہتا ہے کہ اس عبارت میں ہر چند بہت سی غلطیاں ہیں مگر جن کا بیان یہاں پر ضروری ہے وہ یہ ہیں اور پر لکھا گیا ہے کہ قرآن مجید کی آیات کو قرآن بنانے میں خطاب کو کوئی دخل نہیں۔ قرآن وہ ہے جو سرور عالم ﷺ پر اتارا گیا اور آپ ﷺ کی طرف کلام الہی سے وحی ہوا۔ اور قرآن اس اترنے سے پہلے بھی قرآن تھا اور اس سے پیچھے بھی قیامت تک قرآن ہی کہلاتا ہے اور کسی ولی پر کوئی آیت قرآن کی الہام ہو جائے تو وہ قرآن سے خارج نہیں ہوتی ہے بلکہ قرآن مجید ازل سے ابد تک قرآن ہی ہے۔ معنی اس کے کلام نفسی قدیم ہے اور اس کی نظم بھی حق تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے اور بے شک خدائے پاک نے اس کا نام قرآن حکیم رکھا ہے۔ پس غیر ممکن ہے کہ قرآن غیر قرآن بن جائے اور عقائد اہل سنت میں مقرر ہو چکا ہے کہ حق سبحانہ کی صفات پر بھی تغیر نہیں آتا ہے۔ جیسا کہ اس کی ذات پر بدلنا نہیں ہے اور خود غیر مقلدین کی نہج مقبول میں ہے و برذات وصفات الہی تغیر فی ردص ۱۰ ص ۱۶ میں دیکھو۔ پر تعجب یہ ہے کہ خود صاحب براہین جس جس آیت قرآن کی اپنی طرف الہام ہونے کا مدعی ہے۔ ان کا آیات قرآنی ہی نام رکھتا ہے۔ جیسا کہ اوپر براہین کے ص ۲۸۵ ۲۹۸ خزائن ص ۷۷ ۵۹۲ سے منقول ہو چکا ہے اور یہ صاحب اشعۃ السنۃ اس کی تائید میں قرآن کو غیر قرآن اور بعض آیات قرآنی کلمات فرعونی و شیطانی بنا رہا ہے۔ خدا جانے یہ شخص اگر قرآن کی بے ادبی میں غضب الہی سے پروا نہیں رکھتا تو اتنا بھی نہیں جانتا کہ خلاف مرضی قائل کے اس کے

مصلیاً مسلماً تقریظ حضرت شیخ العلماء مفتی الشافعیہ بمکة الحمیة الحمد لله الذی یسر بهذا الذین من یقوم بحقه من خفض کل زندیق ضال مضل وردی وقمة نصر کل عالم هاد مهتدد اعانة و رفعه و بعد فقد نظردی فیما نسب لغلام احمد القادیانی الفنجابی نان صح مانسب الیه عنه کان من الضالین المضلین ومن الزیادقة للحدین ومثله فیما ذکر محمد حسین المویلدله برسالة المسلمة باشاعة السقة فکل منهما یجب علی ولی الامر وفقه الله لما یحبه و یرضه ان یعزرها التعزیر البلیغ الذی یحصل یردهما و ردع امثالهما و اما ما الفاء الامام الفاضل والهام الکامل الشیخ محمد ابو عبدالرحمن غلام دستگیر الهاشمی الحنفی القصورى فی بیان ضلال المذکورین و ابطال اقوالهما و سماء برجم الشیاطین بردا غلوطات البراهین فتالیفه المذکور هو الحق الذی لاشک فیہ فجزلهم الله عن الاسلام والمسلمین الجزاء الجمیل و احله فی القلوب المحل الجلیل والله سبحانه و تعالی اعلم قاله بقمه و رقمه بقلمه المرتجى من ربه کما لالنبیل محمد سعید بن محمد بابعل مفتی الشافعیہ بحکمة غفر الله له ولوالدیه والجمع المسلمین تقریظ حضرت مفتی الماکیه بمکة الحمیة الحمد لله رب العلمین رب زدنی علما اللهم هلاية للضواب من یرهدی الله فلا مضل له ومن یضل فلا هادی له اما صاحب هذا المقال فقد انعمس فی الجبر الخواطر الشیانیة والهواجس النفسانیة فما اکذبه واشقاه حیث ادعی ما ادعاه من الدجل المنصوص علیه یرکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم الحدیث واما

قول کی توجیہ کر رہا ہے۔ الہی ایسی نادانی سے پناہ دے۔ ہمارے اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر۔ پھر اشاعت السنہ کے ص ۳۰۴ میں جو لکھا ہے کہ:

قوله! ”شیطان بجز برائی گمراہی کے اور کچھ القانیں کرتا ہے اور ان الہامات میں سراسر ہدایت تسلیم کی گئی ہے۔ گمراہی کی کوئی بات ان میں مانی نہیں گئی پھر یہ القاء شیطانی کیوں کر ہو سکتا ہے“..... الخ!! انتہا بظہار! فقیر کہتا ہے کہ اوپر تحقیق ہو چکا ہے کہ مرزا قادیانی نے براہین کے الہامات میں حق تعالیٰ پر افتراء کیا ہے اور قرآن مجید کی آیات میں لفظی معنوی تحریف کی ہے اور اپنی خود ستائی یہاں تک بیان کی ہے کہ انبیاء سے برابری کر دی ہے تو یہ سب برائیوں سے بڑھ کر برائی اور سخت بے حیائی ہے جس کو دیدہ حق میں اور دل حقیقت گزیر عطاء نہ ہو تو وہ ان باتوں کو کب دیکھتا ہے اور کیوں پروا کرے ان باتوں کی جو خود سواد اعظم سے نکل جائے اور صاحب براہین احمدیہ اس کی کمال مدح کرے۔ یہاں تک کہ باذعاء الہام رب العالمین اس کو کاملین مکملین میں داخل کر دے اور غیر مقلدین وغیرہم کو اس کے کمال حال و مال پر آگاہی بخشے تو یہ صاحب اشاعت السنہ اس کے اقوال باطلہ کو نہایت اہانت قرآن کریم سے کیوں نہ تائید کرے۔ خدا ہی اپنے دین کا حافظ ہو رہا ہے کہ اشاعت السنہ کے ص ۲۵۹ میں تحریر ہے عربی فقرہ انا انزلناہ قریباً من القادیان!

قوله! ”وبالحق انزلناہ وبالحق نزل“ اس میں کسی کو لفظ نزول سے نزول قرآن یا وحی رسالت کا شبہ گزرے تو اس کو یوں دفع کر سکتا ہے کہ یہ لفظ (نزول) وحی رسالت یا قرآن سے مخصوص نہیں

المؤیدلہ بالرسالة المسخاة باشاعة السنة فهو اشقى منه نقوله تعالى ولا تعاونوا على الاثم والعدون
الاية فكل منهما يجب على ولي الاطر تعزيزهما التعزيز البليغ واماما الفه الفاضل العلامة الشيخ
محمد ابو عبدالرحمن غلام دستگیر الهاشمی الحنفی القصوری فی بیان ضلال المذکورین
وابطال قولهما فقداجاد فيه بماذکره من الحث البليغ على اتباع الدين الحق القوام واللّه اعلم
اللهم لاتجعلنا ممن اتباع هواه و سلك طريق الشيطان فاغواه وحسن له سوء المقال فارواه امين
بجاء الايمان كتبه ماجى الم قومن واهب العطية محمد ابن المرحوم الشيخ حسين مفتى المالكية
بيلد الله الحمية مصليا و مسلما تقریظ حضرة مفتی لحنابلة بمكة المعظمة الحمد لله الذى انزل
على عبده الكتاب الصادق فى قيله القائل فيه وان هذا مرأطى مستقيما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل
فتفرق بكم عن سبيله والصلوة والسلام على سيدنا محمد نبيه و حبيبه و خليله و على اله و اصحابه
وانصاره و تابعى سبيل امامه فقد اطلعت على هذه الرسالة الشريفة المشتملة عد النقول
الصحيحة الصريحة المنيفة فرانيتها محكمة موندة شمافية كافية مفيدة تقربها اعين الموحدين
اهل السنة والجماعة و تعمى بها امين المعتزلة والخوارج و للمحدين و البدعة المارفين من الدين
كما يمرق السهم من الرميتمكلا خبر بذلك خير البرية وهى التى اظهرت زيغ احمد القاديانى وانه
مسيلم الكذاب الثانى و اظهرت بلىن ايلسه الشيطانى فجزى الله مؤلفها عن المسلمين خبيراً
كثيراً و اجراً جزياداً جميلاً كبيراً و صلى الله على سيدنا محمد خاتم النبیین والمرسلين و على اله
و صحبه اجمعين امر برقمه الحقيقير خلف بن ابراهيم خادام افتاء الحنابلة يمكت المشرفة حملاً

ہے بلکہ یہ لفظ بحثش وعطا کے معنوں میں بھی آیا ہے۔ چنانچہ آیت زمر میں فرمایا ہے خدا نے تمہارے لئے آٹھ
جوڑی مواشی اتاری۔ یعنی عطا فرمائی ہیں۔ پس ایسا ہی عطاء الہام معارف صاحب قادیان کے نزول سے تعبیر
فرمایا ہے۔ ”انجاء بلفظہ!

فقیر کہتا ہے کہ یہ تاویل کئی وجہ سے باطل ہے۔ پہلی وجہ یہ کہ خود صاحب برہین نے اس الہام کے بیان میں
لفظ نزول کا اتارنے سے تینوں جگہ میں ترجمہ کیا ہے اور صاحب اشاعت السنہ نے اسی ص ۲۵۹ کی آٹھویں سطر میں اس کو
نقل کیا ہے تو اب برخلاف مراد قائل اس کے قول کی تاویل کرنی سراسر بے جا ہے۔ دوسری وجہ قادیان کے قریب
انزال معارف والہام کو جب آیت: ”وبالحق انزلناہ وبالحق نزل“ سے جو صرف قرآن مجید کے اتارنے
اور اترنے کے بیان میں ہے۔ ملا کر لکھا ہے تو یہ طرز کلام اور مقتضائے مقام اس تاویل کو ہزار زبان باطل کر رہا ہے۔
تیسری وجہ آیت: ”وانزل لکم من الانعام“ میں لفظ انزال بھی اکثر مفسرین کے نزدیک اپنے حقیقی معنوں یعنی
اتارنے میں مستعمل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام کے ساتھ بہشتوں سے یہ مواشی اتارے تھے۔
جیسا کہ تفسیر مدارک و تفسیر کبیر و نیشاپوری و خازن و حسینی و لباب و غیرہا میں درج ہیں اور نیز انہیں تفاسیر میں ہے کہ
مواشی کی زندگی نباتات سے ہے اور نباتات کا توام پانی سے ہے اور پانی آسمان سے اتارا جاتا ہے۔ پس گویا مواشی
بھی آسمان سے اتارے گئے۔ علاوہ مذکورہ بالا تفاسیر کے تفسیر ابوسعود و بیضاوی میں بھی ایسا لکھا ہے۔ پس ان دونوں

حاملتاً مصلياً مسلماً تقریظ حضرت مفعی الحقیقة فی المدينة النبویة علی صاحبه الصلوة السرمدينة بسم الله الرحمن الرحيم اسال الله سبحانه المولى الكريم ذالجلال التدقيق والاعانة فی الفعل والقول الحمد لله الواحد الفرد الصمد المنزه عن الشريك والولد الذى بعث الرسل الكرام بالصحيح الواضحا والايات البينات وايدهم بالارهاصات الخارقت بالحجرات المازك علی خاتم انبيائه و سيدا صفيائه كتابا معجز امبينا القائل فيه جلشانه اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتى و رضيت لكم الاسلام كتابا هاديا الى الله المستقيم ونالمقابلك امر رشيد لا ياتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم حميد وأصلوة الدائمة والسلام التام علی النبی الداعی الى سبيل النجاح والاسقامة النبى عن كل كذاب و مبير الى يوم القيمة القائل فيما رواه مسلم عن ابى هريرة رضى الله عنه يكون فى اخر الزمان كذابون ياتولكم من الاحاديث بما لم تسمعوا اتم ولا ابائكم فاباكم واباهم لا يعطونكم ولا يغفونكم والله فيما رواه مسلم عن ابى هريرة رضى الله عنه من دعا الى هدى كان له من الاجر مثل اجر من تبعه لا ينقص ذلك من اجورهم شيئا ومن دعا الى ضلالة كان عليه من الاثم مثل اثم من تبعه لا ينقص ذلك من اثمهم شيئا والقائل فيما رواه احمد والنسائي والدارمي عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه خط النار رسول الله صلى الله عليه وسلم خطا ثم قال هذا سبيل الله ثم خط خطوط لمن يمهنة وعن شماله و قال هذه سبل على كل سبيل منها شيطان يدعو اليه وقرأ هذا صراطى مستقيما فاتبعوه

وجہوں میں انزال کے معنی عطا کے نہ ہوئے اور جہور مفسرین نے آیات شریفہ کے معنی یوں کئے ہیں کہ خدا نے تمہارے لئے مواشی پیدا کئے تو یہ آیت مثل آیت سورۃ النمل اور سورۃ یٰسین کے ہوئی جن میں مواشی کے پیدا کرنے کا ذکر ہے تو ان معنوں کی رو سے بھی انزال کو عطا پر حمل کرنا ناروا ٹھہرا اور یہ جو کسی مفسر نے اس آیت میں مواشی کے اتارنے کو غیر ظاہر المراد خیال کر کے عطا کے معنی بھی لیں تو اس سے یہ ہرگز لازم نہیں آتا کہ قرآن مجید کے اتارنے اور اتارنے کو عطا کے ساتھ تفسیر کیا جائے۔ کیونکہ وقت معجز ہونے حقیقت کے مجازی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ پس ”وبالحق انزلناہ“ کو انزال انعام پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

الغرض صاحب اشاعت السنۃ صاحب براہین کی تائید نہیں کر رہا بلکہ اس کی ضلال و اضلال کو بڑھا کر درپے اس کی

توہین کے ہے۔ برسوں بلاغ باشد و بس اور وہ

قوله! جو صاحب اشاعت السنۃ نے: ”یا مريم اسکن انت وزوجك الجنة“ کی تاویل ص ۲۸۰

میں لکھا ہے صاحب براہین کو روحانی مناسب کے سبب مریم سے تشبیہ دی گئی ہے کہ جیسے حضرت مریم علیہا السلام بلا شوہر حاملہ ہوئی ہیں ایسے ہی مؤلف براہین بلا ترتیب و محبت کسی پیر و فقیر ولی مرشد کے ربوبیت غیبی سے تربیت پا کر مورد الہامات غیبیہ و علوم لدنیہ ہوئی ہیں۔ اس تفسیر کی ایک ادنیٰ مثال نظامی کا یہ شعر ہے:

ضمیرم نہ زن بلکه آتش زنست

کہ مریم صفت بکرو آبتن ست

انتہاء بلفظ! بقدر الحاجة!

اب دوسری قسم کے الہامات کا یعنی جن میں صاحبِ براہین نے انبیاء پر اپنی فضیلت جنائی ہے بطور نمونہ ذکر کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ براہین کے ص ۲۳۰ خزائن ص ۲۶۶ میں عربی الہام حمد کا دعویٰ کر کے اس کا ترجمہ یہ لکھا ہے کہ: ”خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔“ انتہاء بلفظہ!

فقیر کا ن اللہ لہ کہتا ہے کہ ”حمد“ احسان کے بعد ہوا کرتی ہے۔ جیسا کہ تفسیر کبیر و نیشاپوری و فتح العزیز وغیرہ میں درج ہے اور مجمع البحار میں حدیث لکھی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ حمد شکر کا سر ہے۔ اس لئے کہ اس

سلم نمقہ الفقیر الی عفو ربہ القدیر عثمان بن عبدالسلام داغستانی مفتی المدینۃ المنورۃ الحنفی
عفی عنہ ذیقعدہ ۱۳۰۲ھ تقریظ حضرت مفتی الشافعیۃ فی المدینۃ المنورۃ و وکیلہ المدرسہ
بالحرم الشریف النبوی بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی ارسل رسولہ محمدًا بالہدی
ودین الحق وانزل علیہ الكتاب معجزۃ باہرۃ وایۃ مستمرۃ علی تعاقب العصور دالۃ علی کمال
الصدق وجعلہ خاتم النبیین و سید المرسلین و رحمۃ العلمین و عم یفتۃ الی الثقلین الی یوم الدین
و نسخ شرعہ بہیج الشرائع الراضیۃ و شرعہ لا ینسخ و حکمہ لا یفسخ و سد بانتقالہ صلی اللہ
علیہ وسلم الی الرفیق الاعلیٰ باب الرسالۃ والنبوۃ الی اخر الزمان فلیس لاحد بعدہ الا اتباع
شریعۃ الغراذات النور و البرہان صلی اللہ علیہ وسلم وعلی الہ واصحابہ ائمۃ الہدی و مصابیح
الدجی والتابعین لہم باحسان ما کر الحادمن اما بعد فانتا قدنا منا هذه الرسالة فوجدنا ہا
واضحت الدلالة برہینہا قاطعۃ الرقاب شبہ الملحدین وانوارہا صاطعۃ ماحیۃ لظلمات وساوس
الشیاطین قد انت بالقول الفصل الذی لیس بالہزل وارضحت طریق الحق و منهاج الصدق
والشملت علی النصوص الموافقة لما ہو معلوم من الدین بالضرور وفصحت تلبیسات احمد
القادیانی وزون والاریب ان احمد المذكور لیس احمد الاعند اخذنہ الشیاطین بل ہو اجدک تان
یسمی اذم عند اہی الایمان والیقین وان ماتی بہ من الابطال فهو ضلال مبین والوحی الذی اہزاء
وح بالشیاطین لا وحی الانبیاء والمرسلین وعند التاصل فی زخرفہ و ضلالہ تجدہ مصداق قولہ

میں نعت کا اظہار ہے اور عام تر ہے۔ پس حمد میں شکر اور زیادتی ہے۔ انتہا اور ردالتخارک میں ہے کہ عرفاً احمد وہ فعل
ہے جو نعم کے انعام دینے کی تعظیم کے خبردار کرے۔ الیٰ قولہ اور حمد جہاں مطلق ہو تو عرف ہی مراد ہوتی ہے۔
سید شریف نے حواشی مطالع میں یہ لکھا ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت ردالتخارک۔ پس محال ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کی
حمد کرے۔ اس لئے کہ نعم حقیق تو حق تعالیٰ ہی ہے اور باوصف اس کے قرآن اور صحیح احادیث میں کہیں بھی صراحت
نہیں آیا کہ حق تعالیٰ اپنے حبیب محمد ﷺ یا کسی اور نبی کی انبیاء علیہ السلام سے حمد کر رہا ہو۔ بلکہ حق تعالیٰ نے سب خواص
و عوام کو ارشاد کیا ہے کہ تم سب کہو: ”الحمد للہ رب العالمین“ پس کیونکر متصور ہو کہ باری تعالیٰ مرزا قادیانی کی
عرش سے حمد کر رہا ہے؟ یعنی اس کو سب اپنے مقبول بندوں پر جن میں انبیاء بھی داخل ہیں فضیلت دے رہا ہے۔ خدا
جانے صاحب براہین نے رب العالمین پر کونسا انعام کیا ہے جس کے بدلے وہ سب کے محمود کی حمد کا مستحق ٹھہر گیا
ہے؟ یہ نہایتان عظیم نہایت تکبر اور حق و رعونت اور جھوٹ و فریب سے پیدا ہوا ہے۔ علاوہ ازیں اس فقرہ البامیہ
عربیہ کی رکاکت لفظی علماء اسلام سے مخفی نہیں ہے اور قرآن مجید میں جو لفظ حمید کا باری تعالیٰ کی صفت میں واقع ہوا ہے
تو وہ لفظ غنی و عزیز و غیر ہما سے نزدیک کیا گیا ہے تاکہ دلالت کرے کہ حق تعالیٰ حمد کیا گیا ہے نہ حمد کرنے والا۔ جیسا کہ
مشہور تفاسیر اور ترجموں میں درج ہے۔ اور اگر فرض کریں کہ حمید بمعنی حامد ہے تو وہ سبحانہ اپنی ذات و صفات کا حمد
کرنے والا ہے۔ مجمع البحار میں نہایت سے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو حمید ہے تو وہ ہر حال محمود ہے۔ انتہاء! اور قرآن میں
جو حق تعالیٰ کا شاکر و شکور ہونا مذکور ہے تو اس سے بھی یہی مراد ہے کہ باری تعالیٰ تھوڑے عمل پر بہت ثواب عطا فرماتا

تعالیٰ کذلک وجعلنا لكل نبی عدواً شیاطین الانس والجن یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول فردوا ولو شاء ربک ما فعلوه فذرهم وما یفترون ولتصغی الیه فتنة الذین لایؤمنون بالآخر ولیرضوه ولیقترفوا ما هم مقترفون الی قوله لا مبد الکلمات اللہ وهو السمیه العلیم وفی الحقیقة شأنه کشان مسیلمة الکذاب ذی الضلال والارتیاب هل هو اضوکید امن ابلیس فی التدریس والتلیس لان امر ابلیس قد ظهوروا نذر اللہ بنی آدم کیده و حذرہ وهذا قد لبس الباطل بصورة الحق وموه الکذب والاوراء علی اللہ فی مثال الصدق فاراح اللہ منه البلاد والعباد بتدمیرہ ومحو مائبہ فی الارض من القساد فوجب علی کل مؤمن التمسک بمادل علیہ مضمون هذه الرسالة والتجنب من مزخرفات براہین احمد القادیانی واوراہ من السفاحة والضلالة وصلى اللہ علی سیدنا محمد خاتم النبیین المنزل علیہ الكتاب المبین المحفوظ من القاعات الشیاطن و علی الہ و صحبہ وسلم اجمعین واللہ اعلم بالصواب امر برقمہ السید اسمعیل البرزنجی مفتی الشافعیہ بالمدينة المنورة وکیل مفتی الشافعیہ المدرس بالحرم الشریف النبوی السید احمد البرزنجی تقریظ حضرت مدرس المسجد النبوی علی صاحب السلام السرمدی بسم اللہ الرحمن الرحیم والحمد للہ الذی خلق جمیع عبیدہ لاجل معرفة وتوحیدہ و لیفرقوا بین وجودہم و وجودہ و یعلموا مزیة انعامہ وجودہ احمدہ ان اقام لنا الذین و اوضح طریقہ للمہتدین واشکرہ ان ارسل الینا رسولاً ختم بہ النبوة والمرسالة و حم بہ ابواب الشبه والضلال اید بالمعجزات الباہرات والایات الینات و نسخ بشریعة جمیع الشرائع والاحکام و جعلها باقیة الی یوم البعث وایضاً وانزل علیہ

ہے جیسا کہ اکثر تفاسیر میں لکھا ہے اور محی الزمعالم میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ہے کہ استحقاق سے زائد عطا کرتا ہے۔ انتہاء! اور مجمع البحار میں ہے کہ حق تعالیٰ شکور وہ ہے جو تھوڑے عمل کو بڑھا کر مضاعف بدلا دیتا ہے۔

پس اس کا شکر بندوں کا بخشا ہے۔ انتہاء! اور قاموس میں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے شکر بدلہ دینا اور ثناء نیک کرنا ہے۔ انتہاء! اور حمد و مدح یعنی ثناء جمیل میں فرق ظاہر ہے۔ پھر بہت ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ شب معراج میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں خود حاضر ہوئے تھے۔ جیسا کہ قرآن وحدیث میں آیا ہے اور یہاں حق تعالیٰ مرزا قادیانی کے پاس خود چل کر آ رہا ہے۔ پس پاک ہے وہ ذات جس کی صفت لیس کمثلہ شئی وارد ہے۔ پھر براہین کے ص ۵۵۸ خزائن ص ۶۶۶ پر البہام عربی درج ہے جس میں مرزا قادیانی کے بیت الفکر اور بیت الذکر کے حق میں: ”ومن دخلہ کان آمناً“ واقع ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ انہوں نے خود کیا ہے۔ ہم نے تیرا سینہ نہیں کھولا۔ ہم نے ہر ایک بات میں تیرے لئے آسانی نہیں کی کہ تجھ کو بیت الفکر اور بیت الذکر عطا کیا۔ بیت الفکر سے مراد اس جگہ وہ چوبارہ ہے جس میں یہ عاجز کتاب کی تالیف کے لئے مشغول رہا ہے اور رہتا ہے اور بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے جو اس چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے اور: ”ومن دخلہ کان آمناً“ اس مسجد کی صفت بیان فرمائی ہے۔ انتہاء بلفظ!

فقیر کہتا ہے کہ آیت: ”ومن دخلہ کان آمناً“ قرآن شریف میں بیت اللہ شریف کے ہی حق میں

الذکر الحکیم والصراط المستقیم والنور المبین والحبل المتین وتکفل حبل و علا بحفظه علی مصر السنین من تغیر المبصلین والحاد للحدین صلی اللہ علیہ وعلى الہ واصحابہ الذین من اقتدی بهم فبهده اقتدی ومن حاد عن طریقهم فقد جاروا اعتدی و بعد فلما اجلت طرف الطرف فی فیافی هذه الرسالة الفر المشتملة علی الحث البالغ علی اقتفاء الدین الحق واتداب الیہ والولوع به والاغراء وکان ذلك فی حال استعجال مع غال من كثرة الاشتغال و هجوم البلیال علی البال الفیت انوار التحقیق علیها رائحة ودلايلا بنية محكمة واضحة حافلة لما هو معلوم بالضرورة من الدین کافلة بر دشبہ الملحدین المضلین فافتحه عوار هذا الدعی الزندیق المدعو باحمد القادیانی حفید ابی مرة الذی ناف علی جده ابلیس فی الضلال والاغواء بالف مرة فاتاب اللہ مؤلفها الثواب الجزیل حیث حمی حمی هذا الدین المتین بابطال ما لبسه المبیر الکذاب من البراهین و ادخل به الشک علی قلوب جهلة العوام والمقفلیں فیجب علی کل مؤمن یؤمن باللہ و یصدق بکتابه و رسهل ان یعتقد و یجزم بان مار دبه صاحب هذه الرسالة هو الحق الموافق القواعد الايمان وان ماقاله صاحب البراهین الاحمدیة والاشاعة زور و بهتان فما ذا بعد الحق الا الضلال ومن یتبع غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه و هو فی الآخرة من الخاسرین ان ربک هو یعلم من یضل عن سبيله و هو اعلم بالمهتدین قد جائکم بصائر من ربکم فمن ابصر فلنفسه و من عمی فعملیها بصرنا اللہ والمسلمین بطریق الاستقامة والهدایة و جنبنا اجمعین طرق الضلالة والغویة انه علی ما یبشأ قدر و

وارد ہے۔ مسجد نبوی ﷺ کے اور نہ مسجد اقصیٰ (جس کی تعریف سورۃ بنی اسرائیل کے ابتداء میں ہے اور وہ قبلہ انبیاء ہے) کے حق میں وارد ہے۔ پس یہ اذا صاحب براہین کا کہ اس کی خانگی مسجد کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے: ”ومن دخله کان آمنا“ نازل کیا ہے۔ یہاں اپنی مسجد کو ان دونوں مسجدوں پر فضیلت دی ہے۔ ان مناقب سے ایک اور امر ظاہر ہو گیا اور وہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے ابتداء براہین احمدیہ کے اشتہار میں درج کیا ہے کہ ان کی جائیداد س ہزار روپیہ کی ہے۔ پھر اذا کیا ہے کہ ہم کو ایک البام ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے مخاطبت یعنی ہمکلامی کا منصب حاصل ہے۔ پس باوجود اس کے اب تک وہ حج کو نہیں گئے۔ اس لئے کہ حج گناہ کے بخشنا نے اور قیامت کے امن کے واسطے ہے اور یہ دونوں مرزا قادیانی کو حاصل ہیں۔ کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ جو جی چاہے سو کر بے شک ہم نے تجھے بخش چھوڑا ہے جیسا کہ براہین کے ص ۵۶۰ خزائن ص ۶۶۸ میں درج ہے اور امن تو ان کی مسجد کے نمازیوں کو حاصل ہے۔ مرزا قادیانی تو خود اس کے امام اور بانی ہیں اور نیز اوپر براہین کے ص اخیر ۵۶۲ خزائن ص ۶۷۰ سے منقول ہو چکا ہے کہ: ”دین اسلام سب پر مشتبہ ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے سب کو حکم کیا ہے کہ طریقہ حقہ مرزا قادیانی سے حاصل کریں۔“ انتہاء ملخصاً!

پس اب بحسب اقرار ان کے قادیان خود مکہ معظمہ ہو گئی اور ان کو حج کرنے کی کیا حاجت رہی؟۔ اس شرارت سے پناہ بخدا۔ حج انبیاء اور سید المرسلین ﷺ بیت اللہ کا حج اور طواف کرتے گئے۔ البتہ جس کے پاس رب البیت خود تشریف لائے اور اس کی حمد کرے تو وہ حج کو کیوں جائے؟۔ پھر براہین ص ۵۶۰ خزائن ص ۶۶۸

بالاجابة جديد و صلى الله على سيدنا و مولانا محمد القائل من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي وعلى اله و صحبة التابعين له و علينا معهم رحمة للعالمين قاله بقمه ورقمه بقلمه العبد الاحقر محمد علي بر طاهر العتر الحسيني الحنفى المدنى خادم العلم والحديث بلبلحدا الشريف النبوى وذلك فى اليوم الحادى والعشرين من ذى القعدة الحرام سنة اربع بعد الثمانئة والالف تقيظ احد

الشاهير علماء بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذى انزل الفرقان على سيد الانس والنجان و احمديه الباطل والشرك والطغيان والصلوة والسلام على رسوله محمد واله و صحبه والتابعين لهم باحسان مد الله نور الازمان و بعد قد طالعت بعض هفوات غلام احمد مقيم القاديان فى كتابه البراهين الاحمدية و فى الاعلان فوجدته من تبليسات الشيطان و ليس من الهامات الرحمن بل ماذلك الابهتان و هذيان فمن ابتعه عد من اهل الخسران وهذه الرسالة حضرت ايضا فى لطائف ردها فاطمتن بها الخيان فصرة ان ينحويط لعتها كثير من الاخوان من اهل السنة والجماعة و غيرهم بفضل الكريم المنان فجزى الله المؤلف الفتى الحنفى عفى الله عنه و عن والديه واحسن اليهما و اليه.

میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فقرات عربی مرزا قادیانی کو الہام کی ہیں جن کا ترجمہ وہ خود یوں کرتے ہیں کہ: ”تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ تیرے لئے میں نے رات دن پیدا کیا۔ تو مجھ سے وہ منزلت رکھتا ہے جس کی لوگوں کو خبر نہیں۔“ انتہاء بلفظ!

فقیر کہتا ہے کہ قرآن میں فرمان ہے کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے۔ پس آنحضرت ﷺ کا رتبہ قرآن مجید سے لوگوں کو معلوم ہو گیا۔ اور سب مسلمان شاہد ہیں کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور ساری خدا کی سے افضل۔ اور صاحب براہین کا اذعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مرزا قادیانی کی منزلت کی لوگوں کو خبر نہیں۔ پس اس کلام سے مرزا قادیانی کی حجج انبیاء پر فضیلت کا ثابت کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟ اور یقیناً ان دعوؤں میں صاحب براہین کا ذب ہے۔ پھر مرزا قادیانی ضمیمہ اخبار ریاض ہند بحریہ امرتسریم مارچ ۱۸۸۶ء مطبوعہ ہوشیار پور میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں فرمایا ہے کہ: ”انت منی وانا منک“ ص ۱۳۸ سطر ۴ کا لم ۲ تذکرہ ص ۱۳۲ اور ان کے بیٹے کے حق میں جس کی بشارت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اول آخر کے ظاہر کرنے والا حق اور بلند کی کو ظاہر کرنے والا کائن اللہ نزل من السماء ص ۱۴۷ سطر ۱۴ کا لم ۲ تذکرہ ص ۱۳۹ انتہاء!

فقیر کسان اللہ لہ کہتا ہے کہ پہلا الہام صحیح حدیث کا ایک فقرہ ہے جو آنحضرت ﷺ نے اپنے عم زاد بھائی حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے حق میں فرمایا تھا: ”انت منی وانا منک“ یعنی تو نسب اور پیوند سسرال اور ابتداء

ایمان و محبت وغیرہا میں مجھ سے متصل ہے۔ جیسا کہ قسطاً فی اور کرمانی دونوں شرح بخاری میں درج ہے۔ یعنی فیہا میں میری اور تیری برادری اور قربت اور اتحاد اور کمال اتصال ہے۔ جیسا کہ مرقات اور لمعات دونوں شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے اور کرمانی شرح بخاری میں ہے کہ اس من کو اتصالیہ کہتے ہیں۔ انتہاء! مترجما

پس یہ یقین ثابت ہوا کہ ایسی کلام دو قریبوں میں جن کو نسبتاً واخوۃ وغیرہما اتصال ہو واقع ہوئی۔ لیکن خدائے تبارک و تعالیٰ جس کا نہ کوئی ولد ہے نہ کوئی والد اور نہ اس کا کوئی کفو اور جس کی یہ صفت ہے کہ کسی سے متصل نہیں ہوتا اور نہ کسی سے متحد ہوتا ہے نہ کسی سے مشابہ ہے۔ جیسا کہ عقائد کی کتابوں میں اس پر تصریح ہے۔ ہرگز متصور نہیں کہ وہ پاک ذات کسی کو فرمائے: ”انت منی وانا منک“ یعنی تو مجھ سے متصل ہے اور میں تجھ سے متصل ہوں۔ پس بالیقین یہ صاحب براہین نے انبیاء اور مرسلین پر اپنی فضیلت ثابت کرنے کو حق تعالیٰ پر یہ بہتان باندھا ہے اور دوسرا الہام جس میں اس کے زعمی بیٹے کو: ”کأن الله نزل من السماء“ کہا ہے وہ بھی صرف افتراء اور بہتان ہی ہے۔ اس لئے کہ جو مشابہت لفظ کائن سے بیان کی جاتی ہے وہ نہایت سخت مشابہہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ تفسیر اتقان سے اوپر بیان کیا گیا ہے۔ پس جب مرزا قادیانی کا بیٹا حق تعالیٰ سے بہت ہی مشابہہ ٹھہرا اور وہ پاک ظالموں کی باتوں سے برتر ہے تو خود مرزا قادیانی بہت ہی اونچا چڑھ گئے۔ معاذ اللہ! حق تعالیٰ کے برابر ہو گئے اور دراصل حق سبحانہ و تعالیٰ کی باتوں سے پاک اور منزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب اور برے بندوں کی شرارت اور شیطانوں کی ایذا اور حاضری سے پناہ بخدا۔ یہاں پر ختم ہوا یہ رسالہ جس کا نام ”رجم الشیاطین براغلو طات البراہین“ ہے اور جمع حمد میں خاص خدائے پروردگار جہانوں کے واسطے ہیں اور درود ہو اللہ تعالیٰ کا ساری مخلوقات کے برگزیدہ اور اس کے حبیب محمد ﷺ اور اس کی آل و اہل بیت و اصحاب پر جب تک اس کو یاد کرنے والے یاد کریں اور جب تک غافل اس کی یاد سے غفلت کریں اور بعد ختم اس رسالہ کے اللہ تعالیٰ کے وافر کرم کا مشتاق محمد ابو عبد الرحمن فقیر غلام دستگیر ہاشمی حنفی قصوری اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں ہو۔

مرزا قادیانی کے تعاقب میں مساعی

حضرات علماء حق ملت شریفین کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ فقیر نے صفر ۱۳۰۲ ہجری میں صاحب براہین کا وہ اشتہار دیکھا جس کا ذکر ابتداء اس رسالہ میں درج ہوا ہے اور اس کو مشہور (مرزا قادیانی) نے بیس ہزار قطعہ چھپوا کر دو دراز ملکوں میں شائع کیا ہے۔ جب فقیر نے اس میں دیکھا کہ مرزا قادیانی نے کتاب براہین احمدیہ کا بنانا اللہ تعالیٰ کے حکم اور الہام سے دعویٰ کیا ہے اور اپنی تعریفوں میں حدود الہی سے تجاوز کر گیا ہے۔ ان باتوں سے دل بہت ناخوش ہوا۔ پھر اس کی کتاب براہین احمدیہ دیکھی تو تیسرے چوتھے حصہ کے حاشیہ در حاشیہ میں جو اس نے اپنے الہامات درج کئے ہیں وہ اکثر مخالف شرع پائے اور آیات قرآن کی تحریف لفظی و معنوی وغیرہ قباحتیں جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ان میں دیکھیں تو حق برادری اسلام کے ادا کرنے کے واسطے مرزا قادیانی کو لکھا کہ ان مخالف شرع باتوں سے باز آؤ اور غیر دین والوں کے مقابلہ میں کتاب لکھو چھپواؤ فروخت کرو کچھ مضائقہ نہیں تو اس کو نہ مانا اور تائب نہ

ہوئے بعد ازاں فقیر نے بعض مجالس وعظ میں ذکر کیا کہ مرزا قادیانی کے الہامات میں قرآن مجید کی تحریف ہو گئی ہے اور انہوں نے انبیاء کی برابری کے مدعی ہو کر قرآن شریف کو پارہ پارہ بھی کر دیا۔ اس پر ان کے مؤید مؤلف رسالہ اشاعت السنۃ نے خلوت میں درباب الہامات مرزا کے فقیر سے مناظرہ کرنا چاہا۔ جب کہ فقیر کو معلوم تھا کہ صاحب براہین اور مؤلف اشاعت السنۃ باہم ایک دوسرے کے کمال ثناء خواں ہیں اور اپنی تالیفات میں ایک دوسرے کی حقانیت کو کما حقہ ظاہر کیا ہے۔ اس پر اکثر علماء اور سب عوام مقلدین سے اور بعض علماء اور عوام غیر مقلدین کے صاحب براہین کی حقیقت کو مان گئے ہیں۔ اور قادیان مثل بیت اللہ کے مرجع انام ہو گئی ہے تو فقیر نے خلوت میں مناظرہ کو پسند نہ کیا بلکہ علماء دین کے روبرو گفتگو واسطے کہا تو اس کے قبول سے درگزر صاحب اشاعت السنۃ نے کیا۔ اس کا جواب تک نہ دیا تو بعد ازاں فقیر نے جمادی الاولیٰ سنہ رواں میں بذریعہ اشتہار اعلان کیا کہ صاحب براہین کے اکثر الہامات اصول دین اسلام کے مخالف ہیں۔ اس پر فقیر مرزا قادیانی اور ان کے مؤید اشاعت السنۃ سے علماء اسلام کے روبرو یہ کلام کرنے کا خواستگار ہے تاکہ حق ظاہر ہو جائے اور خواص عوام اہل اسلام کے عقائد میں خلل نہ آئے تو اس کا جواب بھی ان کی طرف سے کچھ نہ ملا۔ پھر فقیر نے اسی سال کے رمضان المبارک میں صاحب براہین کے الہامات اور صاحب اشاعت السنۃ کی تاویلات کے رد میں اردو میں رسالہ لکھ کر کئی علماء ہندوستان و پنجاب کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے بھی اس بارہ میں کہ صاحب براہین و اشاعت السنۃ دونوں مخالفت شرع کر رہے ہیں۔ فقیر سے موافقت فرمائی۔ امرتسر کے علماء کی تصدیق کے بعد وہاں کے ایک رئیس نے فقیر سے کہا کہ مصلحت یہ ہے کہ آپ اول مرزا قادیانی سے اظہار حق کے لئے مناظرہ کرو۔ پھر جو حق ظاہر ہو اس کو اشتہار دو۔ اس کو فقیر نے قبول کیا اور ان سے کہا کہ ڈیڑھ سال اس انتظار میں بسر کیا ہے کہ مرزا قادیانی مناظرہ کو قبول نہیں کرتے۔ اس رئیس نے جواب دیا کہ ہم اس میں سامی ہو کر مرزا قادیانی کو لکھتے ہیں۔ پھر چند ماہ کے بعد ان کا خط فقیر کے نام آیا کہ صاحب براہین لکھتے ہیں کہ میری کتاب میں تصوف ہے۔ تین علماء صوفیہ کے نام لکھے کہ ان کے روبرو مناظرہ کرنا چاہتا ہوں۔ فقیر نے اس کے جواب میں اس امر کو مان لیا اور لکھا کہ تین خاندانی علماء ہوں جو وہ لاہور سے ان کے ساتھ شامل کر کے تاریخ مناظرہ متعین کرو اور فقیر کو اطلاع دو کہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو جاؤں۔

علمائے حریم شریفین سے فتویٰ

پس اب تک ان کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا اور نہ وہ رسالہ شائع ہوا۔ اب اس امید پر فقیر نے شوال ۱۳۰۳ھ میں اس رسالہ کو عربی میں ترجمہ کیا کہ حضرات علماء حرمین محترمین کی تصحیح سے بھی مزین ہو جائے تاکہ اہل اسلام کے نزدیک نہایت معتمد ٹھہرے اور بعض علماء مقلدین جو صاحب براہین کے مصدق ہیں وہ بھی حق کی طرف رجوع کریں اور فقیر نے یہ جو کچھ کیا ہے صرف قرآن مجید کی حمایت اور حقوق انبیاء و مرسلین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی رعایت اور عقائد مسلمین کی صیانت کے لئے کیا ہے۔ اب اس رسالہ عربیہ مع چاروں حصہ مجلد براہین احمدیہ اور رسالہ اشاعت السنۃ کی جس میں مرزا قادیانی کی تعریف اور ان کے اقوال کی تاویلیں ہیں مع دونوں اشتہار

صاحب براہین کے جن میں بیٹے کی پیشین گوئی اور اپنی تعریف درج کی ہے آپ صاحبوں کی خدمت مبارک میں بھیج کر ملتجی ہوں کہ آپ اس عربی رسالہ کو ملاحظہ فرمائیں اور اس کے حوالوں کی اصل کے ساتھ مطابقت کرا کر فقیر کی تحریر کو قرآن و حدیث و اجماع امت سے موافق پائیں تو اس کی تصحیح فرمائیں اور اگر اس میں کوئی خطا و سہو ہو تو اس کی اصلاح کریں اور بیان شافی و شرح کافی سے اجر و انی حاصل فرمانے کی نیت سے صاحب براہین اور اس کے مؤید اور ان کے معتقدین کا حکم اور ان کی کتابوں کے پڑھنے کا حکم ظاہر کریں کہ شریعت و طریقت میں ان کا کیا حال ہے؟ تاکہ اہل اسلام کو اطمینان ہو اور سب کا حق کی طرف میلان ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا اور عاقبت میں جزائے خیر عطا فرمائے اور دین متین کی تائید کے لئے آپ کو سلامت باعز و کرامت رکھے اور آپ کے علم اور جسم میں بسطیت بخشنے۔ احقاق حق اور ابطال باطل میں قیامت تک اہل علم حرمین محترمین پر ہی مدار ہے۔ خدائے مجیب الدعوات ہمیں آپ کی زیارت امن و امان و سلامت و اسلام سے نصیب کرے کہ یہ سعادت عظمیٰ اور برکات کبریٰ کی طرف پہنچانے والی بات ہے۔ سب حمد پروردگار عالمین کے واسطے خاص ہے۔ اور درود و سلام اس کے مظہر جمال اور نور کمال پر اور اس کی آل و اصحاب پر ہو مقدار اس کی بخشش کے اور بے شمار معلومات عالم الغیب والشہادت کے یہ رسالہ تمام ہوا۔ اور تقریظین شروع۔

مولانا مولوی مہاجر حاجی محمد رحمت اللہ صاحب کی تقریظ

مولانا مولوی مہاجر حاجی محمد جن کو حضرت سلطان روم نے بصوابہ ید شیخ الاسلام روم خطاب پایا حرمین شریفین عطا کیا اور فرمان شاہی میں اقضی قضات المسلمین واولی ولات الموحدین وارث علوم سید المرسلین وغیرہا القاب سے ملقب فرمایا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم! احمد اور صلوة کے بعد بے شک میں نے اس رسالہ کو اول سے آخر تک سنا۔ اس کی عبارت اور مضمون دونوں صحیح پائے۔ حضرت مؤلف اس رسالہ نے خدا اس کو اچھا بدلہ دے جو نقلیں درج کی ہیں وہ سب اصل کے مطابق ہیں۔ میں نے اس سے پہلے بھی معتبروں کی زبانی مرزا قادیانی کا حال سنا ہے۔ سو وہ میرے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کی فرمانبرداری کسی کو جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے بنانے والوں کو نیک بدلہ دے۔ امید ہے کہ اس کے مطالعہ سے بہت لوگ صاحب براہین احمدیہ کی پیروی سے بچ جائیں گے۔ ہم کو اور سب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ شیطانوں کے اغوا اور کمر و فریب سے محفوظ رکھے۔ میں فقیر! خدا کی رحمت کا امیدوار رحمت اللہ بن خلیل الرحمن ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب مومنوں کو بخشنے۔ آمین! دستخط و مہر محمد رحمت اللہ!

خفیوں کے مفتی مکہ معظمہ کی تقریظ

سب حمد اس کے لئے جو اس کے لائق ہے اور اسی سے میں توفیق کی استمداد کرتا ہوں۔ سب تعریف اس خدا

کی ہے جس کی بلند ذات غفلت اور نسیان سے پاک ہے اور اس کے نام اور صفیں زوال اور نقصان کے لائق ہونے سے پاک ہیں اور اس نے ہر زمانہ میں ایسے علماء پیدا کئے ہیں جو شرع شریف کی محافظت پر قائم ہیں اور ان کو حق کے ظاہر کرنے اور باطل کے نابود کرنے پر طاقت دی ہے کہ کچھ سستی نہیں کرتے اور اس پر ان کو بہت ثواب اور بہت نیکیاں دی ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے صواب اور خطا فاحش کو بیان کر دیا اور درود و سلام ہمارے سردار پر ہوں جن کا نام نامی محمد ﷺ ہے جن میں حق تعالیٰ نے سب فضیلتیں جمع کی ہیں اور ان کی آل و اصحاب پر جن کے نفس خدائے تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں۔ بعد اس کے بے شک میں مطلع ہوا اس بزرگ رسالے اور لطیف حوالوں پر۔ پس میں نے دیکھا ان کو ایسی عمدہ جن کے دیکھنے سے آنکھیں سرد ہوتی ہیں اور بے شک شیطان نے غلام احمد قادیانی کو ہلاکت اور نقصان کی وادیوں میں گرا دیا ہے۔ پس حق تعالیٰ اس رسالے کے مؤلف کو جزائے خیر عطا کرے اور اس کو زیادہ اجر دے اور قیامت کے دن ہم کو اور اس کو اچھا مکان عطا کرے۔ آمین! اور حق تعالیٰ ہمارے سردار محمد ﷺ اور اس کی آل و اصحاب سب پر درود بھیجے۔ اس تحریر کے لکھنے کا حکم کیا شریعت کے خادم الطاف الہی کے امیدوار محمد صالح بن مرحوم صدیق کمال حنفی نے جو ان دنوں میں مکہ مکرمہ کا مفتی ہے اللہ تعالیٰ ان دونوں کی مدد میں ہو۔ دستخط محمد صالح کمال!

حضرت شیخ العلماء کی جو شافعیوں کے مکہ معظمہ میں مفتی ہیں تقریظ

سب تعریفیں اس خدا کو ہیں جس نے اس دین اسلام کے خلل و زلل بندہ ہوں گمراہوں کے دور کرنے کے لئے کچھ پیدا کئے ہیں۔ جو بندہ ہوں گمراہ کنندوں کی سرکوبی کرتے رہے ہیں۔ اور جس نے ہر عالم راہنما سیدھی راہ کے چلنے والے کی مدد کی ہے۔ بعد اس کے بے شک میں نے دیکھا ان باتوں کو جو غلام احمد قادیانی پنجابی کی طرف منسوب ہیں۔ پس اگر اس نے یہ کی ہیں تو وہ گمراہوں گمراہ کنندوں و سخت بندہ ہوں سے ہے اور ایسا ہی محمد حسین ہے جس نے رسالہ اشاعت السنہ میں اس کی تائید کی ہے۔ لیکن حاکم اسلام پر اللہ تعالیٰ اس کو نیک توفیق دے۔ واجب ہے کہ ان دونوں کو ایسی سخت تعزیر دی جائے جس سے یہ اور ان کے ہم مشرب ایسی باتوں سے باز آویں اور جو رسالہ امام فاضل بزرگ کامل شیخ محمد ابو عبد الرحمن غلام دنگیر ہاشمی حنفی قصوری نے ان دونوں کی گمراہی کے بیان اور ان کے رد میں لکھا اور اس کا نام ”رجم الشیاطین براغلو طات براہین“ رکھا ہے۔ وہ ایسا حق ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے اس کو نیک بدلہ دے اور مسلمانوں کے دلوں میں اس کا اعتبار بڑھائے اور خدا بہت دانا ہے۔ یہ تحریر اپنی زبان سے کہی اور اپنے قلم سے لکھی۔ اللہ تعالیٰ سے کمال کامیابی کے امیدوار محمد سعید بن محمد باصیل نے جو مکہ معظمہ میں شافعیوں کا مفتی ہے۔ خدا اس کو اور اس کے والدین و جمیع مومنین کو بخشے۔ دستخط محمد سعید باصیل!

مالکیوں کے مفتی مکہ معظمہ کی تقریظ

سب تعریفیں پروردگار عالم کو خاص ہیں۔ خداوند مجھے علم دے اور سیدھے راستہ کی طرف راہنمائی کر جس کو خدا راہنمائی کرے کوئی اسے گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کی راہنمائی کوئی نہیں کر سکتا۔ لیکن ایسی باتیں

کرنے والا بے شک شیطانی خطر اور وسوسہ نفسانی کے دریاؤں میں ڈوب گیا ہے۔ اس کے جھوٹ اور بد بختی سے تعجب ہے۔ اس لئے کہ مدعی ہوا ہے اس بغاوت کا جو حدیث میں آیا ہے کہ آخر زمانہ میں سخت جھوٹے دجال ہوں گے۔ تم سے ایسی باتیں کریں گے جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے نہ سنی ہوں گی اور رسالہ اشاعت السنہ سے جس نے اس کی تائید کی ہے وہ سخت بد بخت ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ گناہ اور حدوں سے درگزر کرنے میں تائید نہ کرو۔ پس حاکم اسلام پر واجب ہے کہ ان دونوں کو سخت تعزیر کرے اور وہ رسالہ جو فاضل علامہ شیخ محمد ابو عبد الرحمن غلام دستگیر ہاشمی حنفی قصوری نے ان دونوں کی گمراہی کے بیان اور ان کی باتوں کی تردید میں لکھا ہے۔ بے شک اس میں بہت درست لکھا ہے۔ اس لئے کہ سچے دین کی اتباع کی جائے۔ بہت عمدہ ترغیب ذکر کی ہے۔ خدا بہت دانا ہے۔ بارخدا یا ہم کو ہوائے نفس کے پیچھے چلنے والوں اور شیطان کی راہ میں گمراہ ہونے والوں اور بری باتوں کو اچھا جان کر ہلاک ہونے والوں سے نہ کر۔ آمین بجاہ سید المرسلین! یہ تحریر اللہ تعالیٰ کی بخشش کے امیدوار محمد بن شیخ حسین مرحوم نے لکھے ہیں جو مکہ معظمہ میں بالکیوں کا مفتی ہے۔ دستخط محمد بن حسین مفتی مالکیہ!

مکہ معظمہ کے حنبلیوں کے مفتی صاحب کی تقریظ

سب تعریف اس خدا کی ہے جس نے اپنے خاص بندے پر قرآن مجید اتارا جو اپنی بات میں سچا ہے جس میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اور یہ میرا راہ سیدھا ہے۔ اس کی پیروی کرو اور بہت راستوں کی پیروی نہ کرو جو تمہیں اس کے راہ سے جدا کر دیں گے اور درود و سلام ہمارے سردار محمد ﷺ پر جو خدا کا نبی اور دوست و خلیل ہے اور اس کی آل و اصحاب و مددگاروں پر۔ پھر بعد ازاں بے شک میں نے اس بزرگ رسالہ کا مطالعہ کیا جو صحیح صاف محکم روایات پر مشتمل ہے۔ پس میں نے اس رسالہ کو بروئے دلائل محکم مضبوط شافی کافی فائدہ رسالہ دیکھا جس کے پڑھنے سے موحدین اہل سنت و جماعت کی آنکھیں خشک ہوتی ہیں اور معتزلہ و خارجیوں و بدعتیوں کی آنکھیں اندھی ہوتی ہیں۔ وہ بد مذہب جو دین سے یوں نکلتے ہیں جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے۔ اور یہ مبارک رسالہ جس نے غلام احمد قادیانی کی کجی کو ظاہر کیا اور بے شک یہ قادیانی مسلک کذاب ثانی ہے اور نیز اس کے مؤید کے دھوکے ظاہر کئے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ اس کے لکھنے والے کو اہل اسلام کی طرف سے بہت نیک بدلہ دے۔ اور بہت سا اجر عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد ﷺ نبیوں اور رسولوں کے ختم کرنے والے پر رحمت پہنچا اور اس کی آل و اصحاب سب پر۔ اس تحریر کے لکھنے کا عاجز خلف بن ابراہیم نے جو مکہ شریف میں حنبلیوں کے فتویٰ دینے کا بالفعل خادم ہے۔ حکم کیا۔

مدینہ منورہ میں جو حضرت حنفیوں کے مفتی ہیں ان کی تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم! حمد و درود و سلام ادا کرتے ہوئے میں خدائے پاک مولیٰ کریم قادر سے اپنے ہر کام اور ہر بات میں توفیق و مدد کا سائل ہوں۔ سب تعریف خدائے یگانہ بے نیاز شریک اور اولاد سے پاک کے لئے خاص ہے جس نے بزرگ رسولوں کو روشن دلیلوں اور ظاہر نشانیوں سے بھیجا ہے اور ان کی قبل از نبوت خوارق اور معجزات

سے تائید کی ہے۔ اپنے خاتم الانبیاء اور سید الاصفیاء پر جس نے قرآن مجید بیان اتارا ہے اور اس جل و علی نے اس میں فرمایا ہے کہ آج میں نے پورا کیا تمہارے لئے دین اور تم پر اپنی نعمت تمام کی اور اسلام تمہارے لئے دین پسند کیا۔ وہ کتاب جو سیدھی راہ کی طرف راہنما ہے اور ہر اچھا کام فرماتی ہے۔ جھوٹ اس کے آگے پیچھے سے نہیں آتا۔ دانا ستودہ کی اتاری ہوئی ہے اور دانگی درود اور اسلام نبی پر ہو جو خلاصی اور سیدھی راہ کی طرف بلانے والا ہے اور قیامت تک ہر جھوٹے اور ہلاک کرنے والے کا حال بتلانے والا ہے جس کی حدیث صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ سے ہے کہ آخر زمانہ میں دجال سخت جھوٹے ہوں گے۔ تم سے ایسی باتیں کریں گے جو تم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے نہ سنی ہوں گی۔ پس ان سے ڈرو تم کو گمراہ نہ کریں اور فتنہ میں نہ ڈالیں اور نیز صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ سے ہے کہ جو کوئی ہدایت کی طرف بلائے گا تو اس کے جہنم پیرؤں کا ثواب اس کو دیا جائے گا اور ان کے ثواب سے بھی کچھ کم نہ ہوگا۔ اور جو کوئی گمراہی کی طرف بلائے گا تو اس کو یہی سب پیرؤں کا گناہ اس پر ہوگا اور ان کے بھی گناہ سے کچھ کم نہ کیا جائے گا۔ اور نیز امام احمد و نسائی و دارمی نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک خط کھینچ کر فرمایا کہ یہ خدا کا راہ ہے۔ پھر اس کے دائیں بائیں اور خط کھینچے اور فرمایا کہ ان راستوں سے ہر راہ پر شیطان ہے جو اس کی طرف بلاتا ہے اور یہ آیت پڑھی: ”هَذَا صِرَاطُ الْمُسْتَقِيمِ فَاتَّبِعُوهُ“ اور بے شک یہ میرا سیدھا راہ ہے۔ اس کی پیروی کرنا۔ آخر آیت تک اور ابن ماجہ نے حضرت انسؓ سے حدیث لکھی کہ بڑی جماعت کی پیروی کرنا بے شک جو اس سے نکلا دوزخ میں پڑا اور نیز امام احمد بن معاذ بن جبلؓ سے حدیث بیان کی ہے کہ شیطان آدمی کا بھیڑیا ہے۔ بکریوں کے بھیڑیے کی طرح الگ ہونے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے۔ پراگندہ نہ ہونا اس سے بچنا اور جماعت سے ملنا اور نیز یہ حدیث امام مالک کے موطا میں مالک بن انسؓ سے روایت ہے کہ میں تم لوگوں میں دو کام چھوڑتا ہوں۔ جب تک ان کو پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے۔ قرآن مجید اور حدیث اور نیز صحیح مسلم میں محمود ابن لبیدؓ سے حدیث آئی ہے کہ قرآن سے کھیل کئے جاتے ہیں اور میں موجود ہوں اور نیز ابو یعلیٰ نے ابو ذرؓ سے حدیث بیان کی ہے کہ میرا بہت پیارا اور نزدیک تر وہ ہے جو مجھ سے ملے۔ اس عہد پر میں نے اسے چھوڑا ہے اور نیز بیہقی کی شعب الایمان میں جاہلؓ سے حدیث ہے کہ تم اسلام میں حیران ہوتے ہو۔ جیسے یہود و نصاریٰ متحیر ہیں تمہارے لئے شرع روشن پاکیزہ لایا ہوں۔ اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو میری ہی پیروی کرتے اور نیز حدیث متفق علیہ اور سنن ابوداؤد اور جامع ترمذی کی حضرت عائشہؓ سے ہے کہ جس نے ہماری شریعت کے برخلاف کوئی کام نکالا وہ مردود ہے اور نیز امام احمد و مسلم اور چاروں نے ابوسعیدؓ سے حدیث لکھی ہے کہ جو کوئی تم سے برا کام دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے بدل دے۔ اگر یہ طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے۔ اگر یہ طاقت نہ ہو تو اس کو اپنے دل سے اور یہ بہت ضعیف ایمان ہے۔ اور درود آپ ﷺ کی آل و اصحاب پر ہو جو سیدھے راہ کے ستارے ہیں اور آپ ﷺ کے عزیز و اقارب و جماعت پر جو خلقت کے رہنما ہیں۔ بعد ازاں بے شک میں نے اس پیارے رسالہ کے کاغذات کے باغوں میں ان کے اصل گھوڑوں کو چرایا اور اس عمدہ تالیف کی سطروں کے گلزاروں کی پاکیزہ زمین میں اپنی ست فکر کے اونٹ کو دوڑایا۔ پس میں نے اس کو یقینی دلوں سے تردید کا ذمہ دار پایا جس نے اس دین سے نکلنے والی بد بخت ناکس فریبی (مرزا قادیانی)

کے جھوٹ کو نابود کر دیا۔ اس کی باتوں کے جوہر ناقص عقل کے گمراہ کرنے کا سبب ہیں۔ کھوٹ ظاہر کرنے میں یہ رسالہ کافی ہے۔ پس بے شک اس کے مؤلف نے اچھا لکھا۔

یہاں تک کہ نہایت نشانہ اور مقصود عہدگی کو پہنچا اور فائدہ پہنچایا۔ خدا اس کو بہت ثواب اور بہشت اور اپنا دیدار عطا کرے اور اللہ تعالیٰ کا ہمارے سردار پیغمبر محمد ﷺ اور اس کی آل و اصحاب پر درود و سلام پہنچے۔ اس تحریر کو پروردگار کی بخشش کے محتاج عثمان بن عبد السلام داغستانی جو مدینہ منورہ میں حنفی مفتی ہیں لکھا۔ خدا اس کو بخشے۔ مورخہ ۵ ذیقعدہ ۱۳۰۴ھ / دستخط عثمان بن عبد السلام داغستانی!

مدینہ منورہ کے مفتی شافعیہ اور ان کے وکیل مدرس حرم شریف نبوی کی تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم! سب تعریف اس خدا کی ہے جس نے اپنے رسول محمد ﷺ کو ہدایت اور دین کے ساتھ بھیجا اور ان پر ایسا قرآن اتارا جو رخصت کا معجزہ ہے اور ہمیشہ کے لئے نشان کمال راستہ کی دلیل ہے اور آپ ﷺ کو نبیوں کا ختم کرنے والا اور رسولوں کا سردار اور جہانوں کی رحمت بنایا اور آپ ﷺ کی نبوت کو قیامت تک جن اور آدمیوں کے لئے عام کیا اور ان کی شرع نے تو سب دینوں کو منسوخ کیا اور ان کی شرع اور حکم منسوخ نہیں ہوتا اور آپ ﷺ کے درگاہ الہی میں پہنچنے سے قیامت تک پیغمبری کا دروازہ بند ہو گیا۔ پس آپ ﷺ کے پیچھے آپ ﷺ کی روشن اور مضبوط شرع کی ہی پیروی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل و اصحاب پر جو ہدایت کے امام اور تاریکی کے چراغ ہیں اور ان کے پیروں پر درود بھیجے جب تک دنیا قائم ہے۔ بعد ازاں ہم دونوں نے اس رسالہ میں خوب تامل کیا تو اس کو مقصود پر روشن دلیل پایا۔ اس کی دلیلیں بد مذہبوں کے شبہوں کی کریمیں کاٹ دیتی ہیں اور اس کے نور شیطانوں کے دھوکوں کے اندھیروں کو نابود کر دیتی ہیں۔ اس نے بہت عمدہ فیصلہ کیا اور حق کا راستہ ظاہر کر دیا۔ اور یہ رسالہ صراحتہ دین کی یقینی دلیلوں پر شامل ہے اور غلام احمد قادیانی کے فریبوں اور جھوٹ کو اس نے رسوا کر دیا ہے۔ اور بے شک یہ قادیانی اپنے شیطان بھائیوں کے نزدیک احمد یعنی قابل تعریف ہے اور اہل ایمان و یقین کے نزدیک یہ آدم یعنی لائق بہت مذمت کے ہے اور بے شک اس کی بیہودہ باتیں ظاہر گمراہی ہے اور جس الہام کا یہ مدعی ہے وہ شیطانوں کی وحی ہے۔ نبیوں اور رسولوں کی وحی نہیں ہے اور جب تو اس کی بناوٹ اور گمراہی میں تامل کرے گا تو اس آیت کا مصداق پائے گا جس کا ترجمہ یہ ہے اور اسی طرح کہے ہیں ہم نے ہر نبی کے دشمن شیطان آدمی اور جن سکھاتے ہیں ایک دوسرے کو طمع باتیں فریب کی اور اگر تیرا رب چاہتا تو یہ کام نہ کرتے۔ سو چھوڑ دے وہ جانے اور ان کا جھوٹ اور نہ جھکیں اس کی طرف اول ان کے جو ایمان نہیں لائے آخرت سے۔ وہ اسے پسند کریں اور تاکہ مرتکب ہو جائیں ان امور کے جن کے وہ مرتکب ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ کوئی بدلے والا نہیں اس کے کلام کو اور وہی ہے سننے والا جاننے والا اور دراصل یہ قادیانی مسیلہ کذاب کی طرح گمراہی اور شک میں ہے بلکہ یہ قادیانی شیطان سے اس کا مکرو فریب بہت مضر ہے۔ اس لئے کہ شیطان کا معاملہ ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو اس کے فریب سے ڈرایا ہے اور یہ قادیانی اس نے جھوٹ کو سچ بنا دکھایا ہے اور اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھ رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس کی

ہلاکت سے شہروں اور بندوں کو فساد سے راحت دے۔ پس ہر مومن پر واجب ہے کہ اس رسالہ کے مضمون سے تمسک کرے اور قادیانی کی براہین احمدیہ کے بناوٹوں سے بچیں اور اس کے افتراء سے جو کینگی اور گمراہی ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد خاتم النبیین ﷺ پر درود بھیجے جس پر قرآن مبین شیطانوں کی وسوسوں سے محفوظ اتارا گیا ہے اور اس کی آل و اصحاب پر اور سلام سب پر۔ اس تحریر کے لکھنے کا سید جعفر بن سید اسماعیل برزنجی مدینہ منورہ میں شافعیوں کے مفتی نے حکم کیا ہے اور وکیل مفتی شافعیوں کے جو حرم شریف نبوی میں مدرس ہے۔ سید احمد برزنجی اس نے بھی تحریر کی ہے۔ دستخط سید جعفر البرزنجی! سید احمد البرزنجی!

مدینہ منورہ کے حضرت مدرس مسجد نبوی کی تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم! سب تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے سارے اپنے بندوں کو اپنی پہچان اور توحید کے لئے پیدا کیا ہے اور تاکہ وہی سب اپنے وجود اور خدا کے وجود میں فرق کریں اور اس کے انعام و بخشش کو جانیں۔ میں اس کی حمد کرتا ہوں اس پر کہ ہمارے لئے اس نے دین کے نشان قائم کئے اور ہدایت پانے والوں کے لئے اس کا راہ روشن کیا اور میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں اس پر کہ ہماری طرف ایسا نبی بھیجا جس پر پیغمبری ختم کی اور شبہات و گمراہی کے دروازے اس کے ساتھ بند کئے روشن معجزوں سے اس کی مدد کی اور اس کے دین سے سب دین اور حکم منسوخ کئے اور اس کی شرع کو قیامت تک باقی رکھا اور اس پر ایسا قرآن اتارا جو عمدہ نصیحت اور سیدھا راہ ظاہر کرنے والا نور اور محکم عہد ہے اور خود حق تعالیٰ ہمیشہ کے لئے اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہے کہ جھوٹے اس کو بدل نہ سکیں گے اور دین سے پھرنے والے اس میں کبھی نہ کر سکیں گے۔ یعنی دیدار لوگ ان کی تردید کر کے ظاہر کر دیں گے۔ سو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر رحمت کرے اور آپ ﷺ کی آل و اصحاب پر بھی جس نے ان کی پیروی کی خود آپ ﷺ کی پیروی کی اور جو ان کی راہ سے پھرے بے شک اس نے ظلم کیا اور حد سے گزرا۔ بعد ازاں جب میں نے اپنی آنکھوں سے اسیل گھوڑوں کو ایسے روشن رسالے کے میدانوں میں جولان دیا جو سچے دین کی پیروی پر عمدہ براہ کجیٹ پر شامل ہے اور اس کی طرف بلا رہا اور حرص دلا رہا اور اس پر ترغیب دے رہا ہے اور یہ دیکھنا اس کا جلدی کی حالت میں تھا باوصف از حد کثرت اشتغال اور دل پر ہجوم غموں کے حال میں تو اس رسالہ پر میں نے تحقیق کی نور ظاہر پائی اور اس کی دلیلیں روشن مضبوط ظاہر پائیں۔ یہ رسالہ دین کی یقینی باتوں کو جمع کرنے والا ہے۔ بے دینوں گمراہ کرنے والوں کی شبہوں کی تردید کا ذمہ دار ہے۔ اس بد مذہب جھوٹے دعویٰ کرنے والے کے عیب کو رسوا کرنے والا ہے جس کا نام غلام احمد قادیانی ہے شیطان کا پوتا جو گمراہی اور بد راہ کرنے میں اپنے دادا شیطان سے ہزار درجہ بڑھ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے بنانے والے کو عمدہ ثواب دے۔ اس لئے کہ دین اسلام کی حدود کی محافظت کی ہے۔ سخت جھوٹے گمراہ کنندہ کی فریبوں کی براہین سے باطل کر کے جس سے اس نے عوام جاہلوں اور غافلوں کے دلوں میں شک داخل کر دیئے تھے۔ پس ہر مسلمان پر جو خدا پر ایمان رکھتا ہے اور اس کی کتابوں و رسولوں کو سچا جانتا ہے واجب ہے کہ یہ اعتقاد اور یقین کرے کہ صاحب اس رسالہ نے جو رد لکھا ہے وہی سچ اور موافق قواعد ایمان کے ہے اور بے شک جو

براہین احمدیہ والے اور اشاعت السنہ والے نے کہا ہے وہ نرا جھوٹ اور بہتان ہے۔ پس سچ کے پیچھے گمراہی ہی ہوتی ہے اور جو مسلمان کے سوا دین اختیار کرے گا وہ ہرگز قبول نہ ہوگا اور وہ شخص قیامت میں نقصان والوں سے ہوگا۔ تیرا رب راستہ بھولنے والوں کو جانتا ہے اور ہدایت پانے والوں کو بھی جانتا ہے۔ بے شک تمہارے رب کی طرف سے نصیحتیں آئی ہیں جس نے دیکھا اپنا فائدہ کیا اور جو اندھا ناں سے ہوا اپنا نقصان کیا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب مسلمانوں کو سیدھے اور ہدایت کے راستے پر قائم رکھے اور ہم سب کو گمراہی کے راستوں سے بچائے۔ وہ ہر شے پر قادر ہے اور عاقبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار اور آقا محمد ﷺ پر رحمت کرے جس نے فرمایا ہے کہ جس کو خدا راہ دکھائے کوئی اس کو بد راہ کرنے والا نہیں اور جس کو گمراہ کرے کوئی اس کا راہنما نہیں اور اس کی آل و اصحاب اور تابعین اور ہم سب پر رحمت کرے۔ آمین! یہ تحریر اپنی زبان سے کہی اور قلم سے لکھی ہے۔ عاجز بندے محمد علی بن طاہر وتری حسینی خنی مدنی نے جو مسجد شریف مدینہ منورہ میں علم دین وحدیث کا مدرس ہے۔ مورخہ ۲۱ یلعقدہ ۱۳۰۴ ہجری میں دستخط: محمد علی السید بن طاہر السید الوتری!

پٹنہ کے مشہور علماء سے ایک عالم کی تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم! سب تعریف اس خدا کے لئے ہے جس نے قرآن مجید آدمیوں اور جنوں کے سردار پر اتارا اور اس سے جھوٹ اور شرک اور سرکشی کو نابود کیا اور دود و سلام اس کے پیغمبر محمد ﷺ پر اور اس کی آل و اصحاب اور نیکی سے ان کے پیروں پر ہمیشہ ہو۔ بعد ازاں میں نے غلام احمد قادیانی کی براہین احمدیہ واشتہار سے اس کی بعض لغزشوں کا مطالعہ کیا۔ پس ان کو شیطانی بناؤں سے پایا۔ وہ رحمانی الہام نہیں ہیں بلکہ نرا بہتان اور بیہودہ گوئی ہے۔ پس جس نے اس کی پیروی کی وہ نقصان والوں سے ہے اور اس رسالہ کی عمدہ تردیدات کو بھی میں نے دیکھا ہے۔ پس ان سے دل کو آرام آیا۔ امید ہے کہ اس کے مطالعہ سے بہت برادران اہل سنت وغیرہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نجات پالیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے مؤلف کو اونچی بہشت بدلہ دے۔ اس تحریر کو عاجز محمد بن عبدالقادر باشہ پٹنہ کے باشندے خنی نے لکھا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے والدین کو بخشے اور ان سب سے احسان کرے۔ فقط۔ دستخط: محمد ابن عبدالقادر باشہ!

تمام ہوئی تقریظات حضرات علماء حرمین محترمین کی

واضح رہے کہ فقیر کا تب الحروف نے اول جوار دو میں رسالہ بنام تحقیقات و تکیر یہ فی ردہ فوات براہین لکھ کر مشاہیر علماء پنجاب وغیرہ کو ملاحظہ کرایا تھا جس پر ان حضرات نے تقاریظ لکھیں تھیں۔ ہر چند پھر اس کے اکثر مضامین کو لباس عربی پہنا کر حرمین شریفین بھیجا گیا تھا جو وہاں کے مفتیان عظام ومدبران کرام وغیرہم کی تصدیق و تعریف سے مزین ہوا جو اوپر تحریر ہو چکی ہیں اور یہ امر موجب اس کے زیادہ اعتبار و اسناد کا ہوا۔ مگر تاہم ان تقاریظ علماء پنجاب وغیرہ کا بھی یہاں پر درج کر دینا مناسب نظر آیا اور وہ یہ ہیں۔ چونکہ اختتام اس رسالہ کا شہر امرتسر میں ہوا تھا۔ اس لئے اول

ان کے مشاہیر علماء نے اس کو ملاحظہ کر کے تقریظات لکھی تھیں جو پہلے درج ہوتی ہیں۔

مولوی غلام رسول امام مسجد میاں محمد جان رئیس امرتسر کی تقریظ

باسمہ العلی الا علی والصلوة علی نبیہ المصطفی وآلہ المجتبیٰ مخفی نہ رہے کہ اس احقر نے نسخہ متبرکہ کی تحقیقات و تنقیح جوہر فوات صاحب براہین احمدیہ کے رد میں تالیف حضرت بلند ہمت شریف النسب عالی حسب جناب مولانا مولوی غلام ونگیر صاحب کا ہے حرف بحداء سے آخر تک مطالعہ کیا نسخہ شریفہ مذکورہ کو مطابق مذہب اہل سنت و جماعت کے پایا اور جناب مولوی صاحب موصوف نے جوابات اس کتاب میں براہین احمدیہ سے نقل کئے ہیں وہ بعینہ میں نے براہین احمدیہ میں درج پائے ہیں۔ مجھے ظن غالب ہے کہ مصنف براہین احمدیہ مرض مالیجولیا میں گرفتار ہیں۔ اسی سبب سے صورت متخلیہ موبومہ کو امور مذمہ البہامیہ قرار دینے میں لاپرواہی۔ ورنہ باوجود سلامت عقل و حواس اور باوجود آداء اسلام ایسے البہامات و احیہ کے مدعی نہ ہوتے۔ اللہم اکر منابکر امة العلم و نور قلوبنا بنور العلم هذا و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔ رقمہ! احقر العباد اللہ الغنی غلام رسول الحنفی بقلم خود!

مولوی احمد بخش صاحب مدرس مدرسۃ المسلمین امرتسر کی تقریظ

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ بعدہ! این کس رسالہ ہذا را از اول تا آخر بلفظ دیدہ موارد و اعتراضات را از براہین ہم مشاہدہ نمود فی الحقیقہ بعض مزخرفاتش رابطور نمونہ جواب دادہ آمد تا بفحوائے قیاس کن ز گلستان من بہار مرا اباطیل باقید بر آن قیاس نمودہ شود خداوند کریم مولانا مصنف را (کہ ہمیشہ کمر ہمت بحماییت دین بستہ دارند در استیصال خلاف مخالفین بمساعی جمیلہ خود، مشکور اسلامیان اند و چرا نباشد کہ کمالات حسبی و نسبی ضمیمہ خوبیہا کسبی و وہبی از حق سبحانہ دارند) جزائے خیر دہد کہ در چنیں وقت کہ باغربت اسلام ہمقرانست این چنیں احسان برزمرہ اہل سنت گذاشتہ اند، فقط حررہ، ابو عبید اللہ احمد بخش عفاء اللہ عنہ و القاہ باللبش بقلم خود!

مولوی نور الدین مدرس مدرسۃ المسلمین امرتسر کی تقریظ

جو کچھ مولوی صاحبان مولوی غلام رسول اور مولوی احمد بخش صاحب نے رسالہ ہذا کے بارہ میں تحریر فرمایا ہے وہ عین صواب ہے اور اس سے میرا اتفاق رائے ہے۔ فی الواقع رسالہ ہذا جمیع متبعین سنت کے لئے وسوسہ شیطانی و ہوا جس گھسانی کے خطرات سے محفوظ رکھنے کی سیر قوس ہے اور سبحانہ تعالیٰ جناب مولوی صاحب مؤلف رسالہ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ حررہ عبداللہ المسکین نور الدین عفی عنہ بقلم خود!

مولوی غلام محمد امام مسجد شاہی لاہور کی تقریظ مع امام جامع مسجد انارکلی

ظاہراً اقوال الہامیہ مؤلف براہین احمدیہ مع تاویلات فاسدہ صاحب اشاعت السنہ مخالف عقائد اہل السنۃ والجماعۃ وغیر مستند ست اہل اسلام را لازم کہ از اتباع ایس چندیں اشخاص ومطالعہ ایں چنیں الہامات واهیات برکنار باشد واین تحقیقات وتردید الہامات مستند اند بکتب مقبولہ اہل السنۃ الحق احق ان یتبع فقیر غلام محمد بگی والا عفی عنہ بکرمہ ومنہ بقلم خود اصاب من اجاب فقیر نور احمد امام مسجد انارکلی بقلم خود!

مولوی نور احمد صاحب ساکن کھائی کوٹلی ضلع جہلم کی تقریظ

الہامات صاحب براہین احمدیہ و تاویلات صاحب اشاعت السنۃ بالکل مخالف شرع اند و مضمون و عبارات رسالہ شریفہ ہذا صحیح بلکہ اصح و ہدایت کنندہ مگر اہان براہ حق جزاء اللہ سبحانہ مؤلف خیر الجزاء فقیر نور احمد ساکن کھائی کوٹلی ضلع جہلم بقلم خود!

مولانا مفتی حافظ محمد عبداللہ ٹوکی مدرس اعلیٰ مدرسہ یونیورسٹی لاہور کی تقریظ

الحمد للولیہ والصلوۃ والسلام علی نبیہ محمد وآلہ وصحبہ اما بعد! نحیف نے اس رسالہ کو اکثر مقاموں سے دیکھا۔ جن میں حضرت مؤلف نے صاحب براہین اور ان کے اعوان کو معقول الزام دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مؤلف کو اس حسن کوشش کی جزائے خیر دے۔ حضرت مؤلف سلمہ اللہ تعالیٰ نے مؤلف براہین احمدیہ پر مدعی نبوت ہونے کا بھی الزام لگایا ہے۔ میری رائے میں یہ الزام بھی صحیح اور درست ہے۔ اس لئے کہ قطعی اور یقینی طریق سے من جانب اللہ ایسے مضامین کا منزل علیہ ہونا جن کی تبلیغ ضروری ہو عرف شرع میں خواص رسالت یا نبوت سے ہے اور مؤلف براہین کو اس منصب کے حصول کا دعویٰ ہے۔ پس اس کے مدعی ہونے میں کیا اشتباہ ہے؟ پہلے مقدمے کا ثبوت یہ ہے کہ رسالت کے مفہوم لغوی اور ان آیات و احادیث میں غور کرنے سے جن میں انبیاء علیہم السلام کے اوصاف اور حالات بیان ہوئے ہیں بخوبی معلوم ہوتا ہے اور دوسرا مقدمہ یوں ثابت ہے کہ مؤلف براہین کو من جانب اللہ قطعی اور یقینی طریق سے اپنے منزل علیہ ہونے کا تو صریح دعویٰ ہی ہے۔ رہی یہ بات کہ وہ مضامین علی العموم واجب التبلیغ بھی ہیں۔ اس پر یہ الہامی فقرے (مصنوعی) شاہد ہیں: ”واتل علیہم..... ما اوحی الیک من ربک..... قل انما انا بشر مثکم یوحی الی انما الہکم الہ واحد..... قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ..... قل عندی شہادۃ من اللہ فهل انتم مومنون“ اس پچھلے فقرے (مصنوعی) کی تشریح میں مؤلف براہین نے لکھا ہے کہ: ”میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم ایمان نہیں لائے یعنی خدائے تعالیٰ کی تائیدات کرنا اور اسرار غیبیہ پر مطلع فرمانا اور پیش از وقوع پوشیدہ

خبریں بتلانا اور دعاؤں کو قبول کرنا اور مختلف زبانوں میں الہام دینا اور معارف اور حقائق الہیہ سے اطلاع بخشنا۔ یہ سب خدا کی شہادت ہے۔ جس کو قبول کرنا ایمانداروں کا فرض ہے۔“ انتہاء! اس بیان میں مؤلف براہین نے اور لوگوں پر بھی اپنے الہامات کے حجت ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس لئے کہ اگر ان کا الہام اوروں پر حجت نہ ہو تو ان کو قبول کرنا ایمانداروں پر فرض کیوں ہو۔ کیا غیر حجت کا بھی قبول کرنا ایمانداروں کا فرض ہوتا ہے؟۔ اس بیان سے مدعی نبوت ہونے کے الزام کی پہلی دلیل تمام ہوئی۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ مؤلف براہین نے اپنے بنائے ہوئے الہامی فقرے جبری اللہ فی حلال الانبیاء کی تشریح میں لکھا ہے کہ: ”اس فقرہ الہامی کے یہ معنی ہیں کہ منصب ارشاد و ہدایت اور مورد وحی الہی ہونے کا دراصل حلۃ انبیاء ہے اور ان کے غیر کو بطور مستعار ملتا ہے۔“ انتہاء! اس لئے کہ جب منصب ارشاد و ہدایت اور مورد وحی الہی ہونا حلۃ انبیاء ہو تو جو شخص اپنے سے اس منصب شریف کے حصول کا مدعی ہو اس کے مدعی نبوت ہونے میں کیا کلام ہے۔ رہا یہ فقرہ کہ غیر نبی کو بطور مستعار ملتا ہے۔ اس کا مطلب کما حقہ ذہن نشین نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ اگر اس کا یہ مطلب ہے کہ غیر نبی کو کسی دوسرے نبی کی اتباع کے ذریعے سے یہ منصب حاصل ہوتا ہے اور نبی کو بلا تو وسط اتباع دوسرے کے یا یہ کہ نبی بعد حصول منصب مذکور دوسرے نبی کا تابع نہیں رہتا اور غیر نبی بعد حصول منصب مذکور بھی کسی نبی کا تابع رہتا ہے تو یہ تفریق غلط ہے۔ اس لئے کہ نبی کے نبی ہونے میں نبوت سے پہلے یا نبوت سے بعد دوسرے نبی کا تابع نہ ہونا لغت یا شرع سے مفہوم نہیں ہوتا بلکہ بہت سے انبیاء بنی اسرائیل علیہم السلام موسوی شریعت کے تابع تھے اور خود جناب رسول مقبول علیہ السلام کو جا بجا اتباع ابراہیم علیہ السلام کا ارشاد ہوتا ہے بلکہ مؤلف براہین تو عیسیٰ علیہ السلام کو بھی موسوی شریعت کا خادم اور تابع قرار دیتے ہیں اور جو یہ غرض ہے کہ نبی سے یہ منصب مسلوب نہیں ہو سکتا اور غیر نبی سے مسلوب ہو سکتا ہے۔ پس یہ تفریق بھی غلط ہے۔ اس لئے کہ نبوت کی حقیقت میں یہ شرط بھی لغت یا شرعاً مفہوم نہیں ہوتی بلکہ بعض آیاتوں سے مفہوم ہوتا ہے کہ خود انبیاء علیہم السلام سے بھی اس منصب شریف کا مسلوب ہو سکتا مقدور جناب ایزدی ہے۔ گو اس امر کا وقوع نہیں ہوتا: ”اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ“ اور جو یہ عرض ہے کہ غیر نبی وحی کی تصدیق یا اس پر عمل کرنے میں شریعت پر عرض کرنے کا محتاج ہے اور نبی کو اس عرض کی حاجت نہیں تو اس سے کیا لازم آیا کہ غیر نبی کے وحی یا الہام قطعی اور یقینی نہ ہو۔ اولاً اس لئے کہ شریعت کا اس لئے اتباع ضروری ہے کہ وہ من جانب اللہ ہے جس کا من جانب اللہ ہونا بھی بالواسطہ معلوم ہوتا ہے اور جب اس غیر نبی کو بھی اپنی وحی کے من جانب اللہ ہونے کا بلا تو وسط ظاہری قطعی اور یقینی طریق سے انکشاف تام ہو گیا تو اب اس کو اپنی وحی کی تصدیق یا اس پر عمل کرنے میں عرض شریعت کی حاجت کیا ہے؟۔ ثانیاً اس لئے کہ احکام شرعیہ کا جزو اعظم احادیث صحیحہ ظنی الثبوت اور آیات قرآنیہ ظنی الدلالة سے ثابت ہوا ہے۔ پس چاہئے کہ بالخصوص ان احکام پر عرض کرنے کے ملہم غیر نبی کو اصلاً ضرورت نہ ہو کیا یقینی الثبوت الدلالة کا عمل یا اعتقاد تسلیم کرنا کسی ظنی الثبوت یا ظنی الدلالة کی شہادت پر موقوف ہو سکتا ہے بلکہ اور صورت عرض پر تقدیر مخالف اس حدیث صحیحہ اور اس آیت کے مدلول ظاہری کو ملہم غیر نبی کے حق میں ترک کرنا ضروری ہو۔ اس لئے کہ یقینی الثبوت والدلالة کے مقابل میں ظنی الثبوت یا

ظنی الدلالة کو کوئی عاقل تسلیم نہیں کر سکتا۔ اس مقام میں یہ کہنا کہ یہ الہام قطعی شریعت کے مخالف ہوتا ہی نہیں غلط ہے۔ اس لئے کہ الہام قطعی کا واقع نہ ہوتا تو بے شک مسلم ہے۔ لیکن مذکورہ بالا احادیث سے جن کے موضوع اور خلاف واقع ہونے کا بھی احتمال ہے الہام قطعی کا مخالف نہ ہو سکتا غیر مسلم و من یدعی فعلیہ البیان اور جو مذکورۃ الصدور فقرہ سے یہ غرض ہے ہی کہ نبی کو اپنے الہام کے فہم مطلب میں اشتباہ اور التباس نہیں ہوتا۔ برخلاف غیر نبی کے کہ اس کو اپنی وحی کے فہم مضمون میں اشتباہ اور التباس رہتا ہے تو یہ تو جیہہ بھی غلط ہے۔ اس لئے کہ جب اس وحی کے معانی خود منزل علیہ پر مشتبہ ہوئے تو اس الہام کے الہام ہدایت یا الہام ضلالت ہونے میں اس کی بھی امتیاز ہو اور اس کے من جانب اللہ ہونے کا کیونکر یقین کیا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ مذکورہ بالا فقرہ نبی اور غیر نبی میں واقعی اور حقیقی امتیاز نہیں پیدا کرتا۔ صرف عوام کی لغزش کھا جانے کے لئے بڑھا دیا گیا ہے اور اس لئے صریح لفظ نبی یا رسول کے اطلاق سے ہی مؤلف نے کس قدر احتیاط کی ہے۔ ورنہ خواص نبوت یا رسالت کے اپنے لئے ثابت کرنے میں میری رائے میں کوئی فروگزاشت نہیں کی ہے۔ ہذا مباحظر بالبال واللہ اعلم بحقیقة الحال رقمہ العبد الضعیف المفتی محمد عبد اللہ عفاء اللہ عنہ المدرس الاول بالمدرسة العالیة فی لاہور!

گزارش مؤلف

باسمہ سبحانہ!! اس فتویٰ حرمین محترمین زادہم اللہ تعالیٰ حرمتہ سے جمیع اہل اسلام خاص و عام پر بخوبی روشن ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی کی براہین احمدیہ والی بلند پروازیوں نے ہی ان کو بشہادت مفتیان عرب و عجم دائرہ اسلام سے خارج کر دیا ہے۔ وہ ہرگز الہام ربانی کے مورد نہیں۔ یقیناً القائے شیطان کے مصدر ہیں۔ ہر چند فقیر مؤلف کسان اللہ لہ نے ابتداء ۱۳۰۲ھ سے اولاً بذریعہ خط و کتابت ثانیاً بوسیلہ اشتہارات بہت کوشش کی کہ مرزا قادیانی مناظرہ سے تحقیق حق کر کے اسلام میں رخصت اندازی سے باز آجائیں۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کی تائید پر غرہ نہ ہو جائیں۔ مگر بقضائے الہی موثر نہ ہوا۔ تب فقیر نے رسالہ مرقومہ بالا ۱۳۰۳ھ میں حرمین شریفین میں بھیج کر فتویٰ لیا۔ ۱۳۰۵ ہجری میں جب یہ فتویٰ آیا تب راقم نے امر ترس جا کر مرزا قادیانی کے دوستوں کو دکھلایا اور ان کی معرفت مرزا قادیانی کو بلوایا کہ وہ پچشم خود اس کو ملاحظہ کر کے نائب ہو جائیں تو اس کو شائع نہ کیا جائے گا۔ اس پر مرزا قادیانی نہ آئے۔ فقیر نے بنظر خیر خواہی اسلام اس کے شائع کرنے میں تاخیر کی شاید مرزا قادیانی رو بہ راہ ہو جائیں۔ پھر مرزا قادیانی نے جب ضروری اشتہار ۲۶ مارچ ۱۸۹۱ء مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۰۲ میں اپنے مثیل مسج ہونے کے دعویٰ میں کئی علماء دین سے مباحثہ کے واسطے ان کے نام درج کئے اور اخیر میں فقیر کا نام بھی تحریر کیا تو اس کے جواب میں فقیر نے رمضان المبارک ۱۳۰۸ھ میں دو ورقہ اشتہار شائع کر کے مختصر حال اس فتویٰ کا اور اپنی مستعدی مناظرہ کے لئے ظاہر کی اور ادعائے مثیل مسج کو بھی باطل کیا۔ ان کی طرف سے اس کا جواب نہ آیا بعد ازاں رمضان شریف ۱۳۱۰ ہجری میں حافظ محمد یوسف ضلعدار نے مرزا قادیانی یا ان کے نائب سے مناظرہ کے واسطے تحریک کی فقیر نے تحریر کر دی کہ میں حاضر ہوں۔ تاریخ مقررہ پر نہ مرزا قادیانی آیا نہ کوئی نائب ان کا مختار نامہ لے کر آیا۔ برعکس مولوی محمد احسن امروہی

نے فقیر کے فرار کا اشتہار بنام اتمام الحجہ شائع کر دیا۔ اس کے جواب میں ایک مدرس مدرسہ قصور نے اولاً اس کی تکبیت میں اشتہار شائع کیا۔ ثانیاً فقیر نے ۱۳۱۱ ہجری میں دوسرا اشتہار چھپوا دیا۔ جس کا حاصل یہ تھا کہ مرزا قادیانی کی پہلی رخہ اندازی اسلام کے علاوہ جس پر حرمین مکرمین زادہما اللہ تعظیماً سے ان کے بارہ میں فتویٰ آچکا ہے جو انہوں نے دعویٰ مختصرہ مسیحیت میں رسالہ فتح اسلام و توضیح المرام ازالہ اوہام شائع کئے ہیں ان میں نبوت و رسالت کا کھلا کھلا دعویٰ کر دیا ہے۔ جس سے مولوی محمد حسین بنالوی جیسے ان کے مؤید اور شاخو ان بھی ان کے سخت مخالف ہو کر واشگاف اور صاف صاف ان کی تکفیر کر رہے ہیں اور مرزا قادیانی اور محمد احسن امر وہی جیسے ان کے مریدوں کو ذرہ بھی غیرت نہیں کہ مجمع علماء میں اپنی بریت ظاہر دکھائیں۔ صرف دھوکہ بازیوں سے کام چلا رہے ہیں۔ ان کی طرف سے جب اس کا جواب بھی کچھ نہ ملا تو فقیر نے اخیر صفر ۱۳۱۱ ہجری میں اور اشتہار جاری کیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اب مرزا قادیانی کے راہ راست پر آنے سے مایوس ہو کر وہ فتویٰ حرمین شریفین شائع کیا جاتا ہے جس سے مرزا قادیانی کی ضلالت و بطلان ظاہر ہو جائے گی اور نیز ان کے پچھلے رسالوں کے نمبر صفحہ کے حوالوں سے درج کیا گیا۔ چنانچہ ص ۱۸ توضیح المرام خزائن ج ۳ ص ۶۰ اور صفحہ ۱۹۲، ۱۹۷، ۲۵۱، ۲۶۸، ۲۷۹، رسالہ ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۹۳، ۱۹۶، ۲۶۳، ۲۶۴، ۱۵۵ سے صاف صاف ان کا دعویٰ نبوت و رسالت متحقق ہے۔ پھر حضرت مسیح علیہ السلام کی اکثر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعض پیش گوئیوں کو غلط لکھا ہے ۷۸ صفحہ ازالہ خزائن ج ۳ ص ۱۰۶ میں دیکھو اور حضرت مسیح و سلیمان کے معجزوں کو شعبہ بازی اور بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے درج کئے ہیں۔ اسی ازالہ کے ص ۳۰۲، خزائن ج ۳ ص ۲۵۴ میں دیکھو اور چار سونہی کو جھوٹا لکھ دیا اور ان کی وحی میں دھل شیطان ثابت کیا ہے۔ اسی ازالہ اوہام کے ص ۶۲۷ سے ۶۲۹، خزائن ج ۳ ص ۴۳۹ تک دیکھو اور حضرت مسیح کی وفات کے اذعائیں قرآن مجید کی آیتوں میں تحریف کر کے کمال دھوکہ دہی کی ہے۔ جدول مندرجہ صفحہ ۳۳۰ سے ۳۳۲ میں اسی ازالہ خزائن ج ۳ ص ۲۶۸، ۲۶۹ کو دیکھو۔ اس اشتہار پر بھی نہ خود مدعی مسیحیت کو نہ ان کے کسی مرید کو غیرت دامن گیر ہوئی کہ محض علماء میں اپنی بریت کرتے یا اس کا جواب شافی دیتے۔ سچ ہے: الحیا من الایمان! پھر ربیع آخر ۱۳۱۱ ہجری میں جو مرزا قادیانی اپنے جدید سسرال کے ہاں چھاؤنی فیروز پور میں آئے تو کئی مسلمانوں نے ان سے دعویٰ مسیحیت کا ثبوت طلب کیا۔ اس پر مرزا قادیانی، مختصر تقریر کے بعد جواب دیا کہ کسی عالم کو ہمارے پاس لے آؤ ہم ان کی تسلی کر دیں گے۔ پھر جلدی سے قادیان کو سدھارے۔ دوسری مرتبہ ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۱ھ کو جب وہاں آئے تو فقیر کو وہاں کے بعض اہل اسلام نے تحقیق حق کے لئے بلایا۔ فقیر نے وہاں جا کر ان کی مذکورہ بالا تصانیف سے ان کا دعویٰ نبوت تو بین انبیاء وغیرہا سب کو دکھلایا۔ چنانچہ ان کے بھیجے میں آیا۔ اس پر انہوں نے مرزا قادیانی سے فقیر کے ساتھ تقریر کرنے کی درخواست کی جس پر جواب ملا ہم کو الہام ہوا ہے کہ مولویوں سے مباحثہ نہ کریں تب لوگوں نے کہا کہ آپ کے کہنے سے ہم نے بلوایا تھا۔ آخر بعد تکرار بسیار مرزا قادیانی نے بذات خود مناظرہ سے اور اپنے شاگرد و مرید حکیم نور الدین و محمد احسن امر وہی سے بھی درمیان میں بیٹھ کر مباحثہ کرنے سے انکار کیا۔ اس پر چھاؤنی فیروز پور کے پچیس معتبر اہل اسلام کی شہادت سے مطیع صدائے فیروز میں

اشتبہا شائع ہوا کہ واقعی مرزا قادیانی مدعی نبوت ہیں اور انبیاء کرام کے توہین کنندہ اور جواب دینے سے صریح گریز ہے۔ اس پر جب ان کے سخت مخلص حافظ محمد یوسف مذکور کو یہ شکست فاش ناگوار معلوم ہوئی تو پھر وہاں جا کر دوسری مرتبہ مرزا قادیانی کو، مناظرہ میں شامل ہونے کے لئے آمادہ کیا اور امرتسر سے بنام مولوی محمد احسن امر وہی اشتہار جاری کیا کہ مکلفین مرزا قادیانی دسمبر کی تعطیلوں میں لاہور میں آکر مناظرہ کریں۔ میں مشتہر یا حکیم نور الدین قادیانی مناظرہ کریں گے۔ اس پر فقیر نے مرزا قادیانی سے اقرار تحریری شمول جلسہ مناظرہ بذریعہ خط رجسٹری لے کر دو روز قبل از تاریخ مقررہ وارد لاہور ہو کر دس دن برابر لاہور میں رہا۔ مرزا قادیانی آئے نہ دونوں مناظر حاضر پائے۔ حکیم فضل الدین و برہان الدین مناظرہ کو آئے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ مرزا قادیانی کا مختار نامہ لے آئیں۔ فقیر حاضر ہے۔ پھر آج تک ان کی طرف سے صدائے برنخاست!

اب اللہ تعالیٰ سے سرخرو ہونے کو یہ رسالہ شائع کیا گیا ہے۔ عنقریب اس کا دوسرا حصہ فتح اسلام و توضیح مرام و ازالہ اوہام کی بعض سخت قباحتوں کی تردید جن کا ذکر اوپر گزرا ہے شائع ہوگا۔ و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ اذینب..... المرقوم ۱۸ صفر ۱۳۱۲ھ

نوٹ: مولانا غلام دستگیر قصوری نے صفر ۱۳۰۲ھ میں یہ رسالہ تصنیف کیا اور مرزا قادیانی کو اس کی نقل بھجوائی۔ شوال ۱۳۰۳ھ میں اس کا عربی ترجمہ کر کے حرمین شریفین سے تقریضات منگوائیں اردو رسالہ کا نام ”تحقیقات دستگیریہ فی ردہفوات براہینہ“ اور عربی رسالہ کا نام ”رجم الشیاطین براغلو طوات البراہین“ تجویز کیا۔ ۱۳۰۵ھ میں عرب کے علماء سے تصدیقی فتاویٰ حاصل ہوئے۔ مصنف نے اردو عربی رسالہ اور عرب و عجم کے علماء کے تصدیقی فتویٰ جات مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کو دیکھائے۔ اور امرتسر جا کر خود مرزا قادیانی کو اس کے دوستوں کے ذریعہ طلب کیا کہ وہ خود آکر ان فتویٰ جات کو دیکھ کر توبہ کر لے۔ مرزا قادیانی نے اس زمانہ میں مباہلہ کے لئے علماء کو چیلنج دیا تو مولانا نے دود و فعدہ پمفلٹ شائع کر کے مرزا قادیانی کو پھر رمضان المبارک ۱۳۰۸ھ میں دعوت دی کہ وہ اسلام قبول کر لے۔ رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ میں مرزا قادیانی کے اسلام لانے سے مایوس ہو کر ان فتویٰ جات کو شائع کرنے کا اعلان کیا۔

بالآخر ۱۸ صفر ۱۳۱۲ھ کو یہ عربی، اردو فتویٰ شائع فرمایا۔ مصنف کی کمال دیانت واضح ہو کہ ۹ سال تک متواتر مرزا غلام احمد قادیانی کو قبول اسلام کرنے کے لئے آمادہ کرتے رہے۔ اس دوران میں مولانا محمد حسین بٹالوی نے مرزا قادیانی کی تائید سے دستکش ہو کر مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف فتویٰ شائع کر دیا تھا تو حضرت مولانا نے اپنے رسالہ کے حاشیہ پر یہ نوٹ لگا کر دنیا و آخرت کی سرخروئی حاصل فرمائی:

نوٹ: چونکہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے مرزا قادیانی کی تائید چھوڑ دی ہے بلکہ اس کی تکذیب پر کمر باندھا ہے تو اب رسالہ رجم الشیاطین میں جو بٹالوی صاحب کی تردید تھی اس سے وہ بری الذمہ ہو گئے ہیں۔ خدا کے کلام آیات قرآنی کو کلام غیر ہابنانے کی بھی خود انہوں نے تردید کر دی ہے۔ فلحمد للہ! وھو الھادی (منہ غنی عنہ! ایڈیشن اول ص ۷۰)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
سورة التين

فتویٰ طائفہ پنجاب و ہندوستان

کتاب

مرزا غلام احمد بر ساکن قادیان

از

حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی



تعارف

مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے سوال نامہ مرتب کر کے متحدہ ہندوستان کے علماء کرام سے فتویٰ حاصل کیا۔ اور پھر اپنے رسالہ اشاعت السنۃ ج ۱۳ شمارہ ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۱۱، ۱۲ میں شائع کیا۔ سن اشاعت ۸-۱۳۰۷-۱۳۰۸ مطابق ۱۸۹۰ء ہے۔ بعد میں ادارہ سلفیہ لاہور نے ”پاک و ہند کے علماء اسلام کا اولین متفقہ فیصلہ“ کے نام سے محرم ۱۳۰۷ مطابق ستمبر ۱۹۸۶ء میں کتابی شکل میں شائع کیا۔ جو پیش خدمت ہے۔ (مرتب)

فتوے علماء پنجاب و ہندوستان

بحق

مرزا غلام احمد سادکن قادیان

سوال..... علمائے دین و حماۃ شرع رسول امین، میرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے حواریوں اور ہم مشربوں کے حق میں کیا فرماتے ہیں؟ جن کے عقائد و مقالات یہ ہیں جو ان کی تصنیفات و تحریرات سے نقل کیے جاتے ہیں اور مزید تحقیق و تصدیق کی غرض سے ان کی اصل تصنیفات و تحریرات بھی شامل اس سوال ہیں۔

۱..... ملائکہ ستاروں کی ارواح ہیں۔ وہ ستاروں کے لیے جان کا حکم رکھتے ہیں۔ لہذا وہ ان ستاروں سے کبھی جدا نہیں ہوتے۔

۱۔ جہاں سائل خود پہنچا وہاں اصل تصنیفات قادیانی اور ان کے حواریوں کے ساتھ لے گیا۔ اور ان مضامین کو اصل تصنیفات میں دکھا دیا، بعض جگہ ان سوالات کو بذریعہ ڈاک بھیجا تو وہاں بھی اصل تصنیفات قادیانی کو بھیجا گیا۔ جن علماء کے پاس اصل تصانیف نہیں پہنچیں وہ اس شرط سے مطالبہ کریں کہ بعد ملاحظہ ان کو واپس کریں گے تو ان کے پاس اصل تصنیفات ارسال ہوں گی۔

۲۔ یہ عقائد از نمبر اول لغایت ہفتم آپ کے رسالہ توضیح مرام میں موجود ہیں جو یہ ترتیب رسالہ نہ یہ ترتیب عقائد مندرجہ سوال نقل کیے جاتے ہیں۔ مرزا نے لکھا ہے کہ ”اگر یہ استفسار ہو کہ جس خاصیت اور قوت روحانی میں یہ عاجز اور مسیح بن مریم مشابہت رکھتے ہیں وہ کیا شے ہے اس کا جواب یہ ہے کہ وہ ایک مجموعی خاصیت ہے جو ہم دونوں کے روحانی قوائے میں ایک خاص طور پر رکھی گئی ہے۔ جس کے سلسلہ کی ایک طرف نیچے کو اور ایک طرف اوپر کو جاتی ہے۔ نیچے کی طرف سے مراد وہ اعلیٰ درجہ کی دلسوزی اور غمخواری خلق اللہ ہے جو داعی الی اللہ اور اس کے مستعد شاگردوں میں ایک نہایت مضبوط تعلق اور جوڑ بخش کر نورانی قوت کو جو داعی الی اللہ کے نفس پاک میں موجود ہے ان تمام سرسبز شاخوں میں پھیلاتی ہے۔ اوپر کی طرف سے مراد وہ اعلیٰ درجہ کی محبت توہی ایمان سے ملی ہوئی ہے۔ جو ازل بندہ کے دل میں بارادۃ الہی پیدا ہو کر رب قدر کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور پھر ان (بقیہ حاشیہ آئندہ)۔

۲۔ جبرائیل جس کا سورج سے تعلق ہے وہ بذات خود اور ہقیقۂ زمین پر نہیں اترتا اس کا نزول جو شرع میں وارد ہے اس سے اس کی تاثیر کا نزول مراد ہے اور جو صورت جبرائیل وغیرہ فرشتوں کی انبیاء دیکھتے تھے۔ وہ جبرائیل وغیرہ کی عکسی تصویر تھی جو انبیاء کے خیال میں متشکل ہو جاتی تھی جیسے آئینہ میں دیکھنے والے کی صورت متشکل ہو جاتی ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) دونوں محبتوں کے ملنے سے جو درحقیقت نزول مادہ کا حکم رکھتی ہیں ایک مستحکم رشتہ اور شدید مواصلت خالق اور مخلوق میں پیدا ہو کر الہی محبت کی چمکنے والی آگ ہے جو مخلوق کی ہیزم مثال محبت کو پکڑ لیتی ہے ایک تیسری چیز پیدا ہو جاتی ہے جس کا نام روح القدس ہے۔ سو اس درجہ کے انسان کی روحانی پیدائش اس وقت سے سمجھی جاتی ہے جب کہ خدا تعالیٰ اپنے ارادہ خاص سے اس میں اس طور کی محبت پیدا کر دیتا ہے اور اس مرتبے کی محبت میں بطور استعارہ یہ کہنا بے جا نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے بھری ہوئی روح اس انسانی روح کو جو بارادۃ الہی اب محبت سے بھر گئی ہے۔ ایک نیا تولد بخشی ہے۔ اسی وجہ سے اس محبت کی بھری ہوئی روح کو خدا تعالیٰ کی روح سے جو نافع الحب سے استعارہ کے طور پر اہیت کا علاقہ ہوتا ہے اور چونکہ روح القدس ان دونوں کے ملنے سے انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان دونوں کے بطور این ہے اور یہی پاک تثلیث ہے جو اس درجہ محبت کے لیے ضروری ہے جس کو ناپاک طبیعتوں نے مشرکانہ طور پر سمجھ لیا ہے۔“ (توضیح المرام ص ۲۱-۲۲ خزائن ج ۳ ص ۶۱-۶۲)

مرزا نے لکھا ہے ”اور یہ کیفیت جو ایک آتش فردختہ کی صورت پر دونوں محبتوں کے جوڑ سے پیدا ہو جاتی ہے اس کو روح الامن کے نام سے بولتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک تاریکی سے امن بخشی ہے اور ہر ایک غبار سے خالی ہے اور اس کا نام شدید القوی بھی ہے۔ کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ کی طاقت وحی ہے جن سے قوی تر وحی تصور نہیں اور اس کا نام ذوالانفی الاکلی بھی ہے کیونکہ یہ وحی الہی کے انتہائی درجہ کی تجلی ہے۔“

اور مرزا نے لکھا ہے ”صبح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر اہیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔“

(توضیح مرام ص ۲۷ خزائن ج ۳ ص ۶۳)

مرزا نے لکھا ہے ”اس جگہ اس بات کا بیان کرنا بھی بے موقع نہ ہوگا کہ جو کچھ ہم نے روح القدس اور روح الامن وغیرہ کی تعبیر کی ہے۔ یہ درحقیقت ان عقائد سے جو اہل اسلام ملائک کی نسبت رکھتے ہیں منافی نہیں ہے کیونکہ محققین اہل اسلام ہرگز اس بات کے قائل نہیں کہ ملائک اپنے فحش وجود کے ساتھ انسانوں کی طرح پیروں سے چل کر زمین پر اترتے ہیں اور یہ خیال بہ ہدایت عقل باطل بھی ہے۔ مثلاً فرشتہ ملک الموت جو ایک سیکنڈ میں ہزار ہا لوگوں کی جانیں نکالتا ہے۔ جو مختلف بلا دوا مصار میں ایک دوسرے سے ہزاروں کوسوں کے فاصلے پر رہتے ہیں اگر ہر ایک کے لیے اس بات کا محتاج ہو کہ اول پیروں سے چل کر اس کے ملک اور شہر اور گھر میں جائے اور پھر اتنی مشقت کے بعد جان نکالنے کا اس کو موقع ملے تو ایک سیکنڈ کیا اتنی بڑی کارگزاری کے لیے تو کئی مہینوں کی مہلت بھی کافی نہیں ہو سکتی۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک فحش انسانوں کی طرح حرکت کر کے ایک طرفہ العین میں یا اس کے کم عرصہ میں تمام جہان گھوم کر چلا آئے ہرگز نہیں۔“ (توضیح مرام ص ۲۹ خزائن ج ۳ ص ۶۲-۶۳) مرزا نے لکھا ہے ”پس اصل بات یہ ہے کہ جس طرح آفتاب اپنے مقام پر ہے اور اس کی گرمی اور روشنی زمین پر پھیل کر اپنے خواص کے موافق زمین کی ہر ایک چیز کو فائدہ پہنچاتی ہے اسی طرح روحانیات ساویہ خواہ ان کو یونانیوں کے خیال کے موافق نفوس فلفلیہ کہیں یا دساتیر اور وید کی اصطلاحات کے موافق ارواح کو اکب سے ان کو نامزد کریں یا نہایت سیدھے اور موجدانہ طریق سے ملائک اللہ کا ان کو لقب دیں درحقیقت یہ عجیب مخلوقات اپنے اپنے نظام میں مستقر اور قرار گیر رہے۔ جیسے ہمارے اجسام اور ہماری تمام ظاہری قوتوں پر آفتاب اور ماہتاب اور دیگر سیاروں کا اثر ہے۔ ایسا ہی ہمارے دل اور دماغ اور تمام روحانی قوتوں پر یہ سب ملائک ہماری مختلف استعدادوں کے موافق اپنا اپنا اثر ڈال رہے ہیں۔“ (توضیح مرام ص ۳۲-۳۳ خزائن ج ۳ ص ۶۷-۶۸)

مرزا نے لکھا ہے۔ ”اگر ان نفوس طیبہ کا ان ستاروں سے الگ ہونا فرض کر لیا جائے تو پھر ان کے تمام قوتی میں فرق پڑ جائے گا۔ انہیں نفوس کے پوشیدہ ہاتھ کے زور سے تمام ستارے اپنے اپنے کام میں مصروف ہیں اور جیسے خدا تعالیٰ تمام عالم کے لیے بطور جان کے ہے ایسا ہی (مگر اس جگہ تنبیہ کامل مراد نہیں) وہ نفوس نورانیہ کو اکب اور سیارات کے لیے جان کا حکم رکھتے ہیں اور ان کے جدا ہو جانے سے ان کی حالت وجود یہ میں بھی فساد راہ پا جانا لازمی و ضروری امر ہے اور آج تک کسی نے اس امر میں اختلاف نہیں کیا کہ جس قدر آسمانوں میں سیارات اور کو اکب پائے جاتے ہیں وہ کائنات الارض کی تکمیل و تربیت کے لیے ہمیشہ کام میں مشغول ہیں۔ تمام نباتات و جمادات اور حیوانات، پر آسمانی کو اکب کا دن رات اثر پڑ رہا ہے۔“ (توضیح مرام ص ۳۸ خزائن ج ۳ ص ۷۰-۷۱)

مرزا نے لکھا ہے۔ ”قرآن شریف سے ثابت ہے کہ یہ سیارات اور کو اکب اپنے اپنے قابلوں کے (باقی حاشیہ آئندہ)

۳..... ملک الموت بھی بذات خود زمین پر اتر کر قبض ارواح نہیں کرتا بلکہ اس کی تاثیر سے قبض ارواح ہوتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) متعلق ایک ایک روح رکھتے ہیں جن کو نفوس کو اکب سے بھی نامزد کر سکتے ہیں اور جیسے کو اکب اور سیاروں میں باعتبار ان کے قابلوں کے طرح طرح کے خواص پائے جاتے ہیں۔ جو زمین کی ہر ایک چیز پر حسب استعداد اثر ڈال رہے ہیں۔ ایسا ہی ان کے نفوس نورانیہ میں بھی انواع اقسام کے خواص ہیں جو باذن حکیم مطلق کائنات الارض کے باطن پر اپنا اثر ڈالتے ہیں اور یہی نفوس نورانیہ کامل بندوں پر شکل جسمانی مشکل ہو کر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور بشری صورت سے مشتمل ہو کر دکھائی دیتے ہیں۔“

(توضیح مرام ص ۴۰ خزائن ج ۳ ص ۷۱-۷۲)

مرزا نے لکھا ہے۔ ”جس قدر ارواح و اجسام اپنے کمالات مطلوبہ تک پہنچتے ہیں ان سب پر تاثیرات مادیہ کام کر رہی ہیں اور کبھی ایک ہی فرشتہ مختلف طور کی استعدادوں پر مختلف طور کے اثر ڈالتا ہے۔ مثلاً جبرائیل جو ایک عظیم الشان فرشتہ ہے اور آسمان کے ایک نہایت روشن نیر سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کو کئی قسم کی خدمات سپرد ہیں انہی خدمات کے موافق جو اس کے نیر سے لیے جاتے ہیں سو وہ فرشتہ اگرچہ ہر ایک ایسے شخص پر نازل ہوتا ہے جو وحی الہی سے مشرف کیا گیا ہو (نزل کی اصل کیفیت جو صرف اثر اندازی کے طور پر ہے نہ واقعی طور پر یاد رکھنی چاہیے) لیکن اس کے نزول کی تاثیرات کا دائرہ مختلف استعدادوں اور مختلف ظروف کے لحاظ سے چھوٹی چھوٹی، بڑی بڑی شکلوں پر تقسیم ہو جاتا ہے۔“

(توضیح مرام ص ۴۰ خزائن ج ۳ ص ۸۶)

مرزا نے لکھا ہے۔ ”اس وقت میں کہ جب انسان بوجہ اقتران خستین روح القدس کی مائی کے قریب اپنے تئیں رکھ دیتا ہے۔ معاً اس مائی میں سے فیض وحی اس کے اندر گر جاتا ہے یا یوں کہو کہ اس وقت جبرائیل اپنا نورانی سایہ اس مستعد دل میں ڈال کر ایک عکسی تصویر اپنی اس کے اندر دکھ دیتا ہے تب جیسے اس فرشتے کا جو آسمان پر مستقر ہے جبریل نام ہے اس عکسی تصویر کا نام بھی جبریل ہی ہو جاتا ہے۔ یا مثلاً اس فرشتہ کا نام روح القدس ہے تو عکسی تصویر کا نام بھی روح القدس ہی رکھا جاتا ہے۔ سو یہ نہیں کہ فرشتہ انسان کے اندر محسوس آتا ہے بلکہ اس کا عکس انسان کے آئینہ قلب میں نمودار ہو جاتا ہے۔ مثلاً جب تم نہایت مصطفیٰ آئینہ اپنے منہ کے سامنے رکھ دو گے تو موافق دائرہ اور مقدار اس آئینہ کے تمہاری شکل کا عکس بلا توقف اس میں پڑے گا یہ نہیں کہ تمہارا منہ اور تمہارا سر گردن سے ٹوٹ کر اور الگ ہو کر آئینہ میں رکھ دیا جائے گا۔ بلکہ اس جگہ رہے گا جہاں رہنا چاہیے۔ صرف اس کا عکس پڑے گا بلکہ جیسی جیسی وسعت آئینہ قلب کی ہوگی اسی مقدار کے موافق اثر پڑے گا..... مثلاً اگر تم اپنا چہرہ آرسی کے شیشہ میں دیکھنا چاہو کہ جو ایک چھوٹا سا شیشہ ایک قسم کی انکسٹری میں لگا ہوتا ہے۔ تو اگرچہ اس میں بھی تمام چہرہ نظر آئے گا مگر ہر ایک عضو اپنی اصلی مقدار سے نہایت چھوٹا ہو کر نظر آئے گا لیکن اگر تم اپنے چہرہ کو ایک بڑے آئینہ میں دیکھنا چاہو جو تمہاری شکل کے پورے انعکاس کے لیے کافی ہے تو تمہارے تمام نعوش اور اعضا چہرے کے اپنے اصلی مقدار پر نظر آ جائیں گے۔“

(توضیح مرام ص ۷۰ خزائن ج ۳ ص ۸۸-۸۷)

مرزا نے لکھا ہے۔ ”جب جبرائیل نور خدا تعالیٰ کی کشش اور تحریک اور نورانیہ سے جنبش میں آ جاتا ہے تو معاً اس کی ایک عکسی تصویر جس کو روح القدس کے ہی نام سے موسوم کرنا چاہیے۔ محبت صادق کے دل میں منتقل ہو جاتی ہے اور اس کی محبت صادق کا ایک عرض لازم ظہر جاتی ہے۔ تب یہ قوت خدا تعالیٰ کی آواز سننے کے لیے کان کا فائدہ بخشی ہے اور اس کے عجائبات کے دیکھنے کے لیے آنکھوں کے قائم مقام ہو جاتی ہے اور اس کے الہامات زبان پر جاری ہونے کے لیے ایک ایسی محرک حرارت کا کام دیتی ہے جو زبان کے پیسے کو زور کے ساتھ الہامی خط پر چلاتی ہے۔“

(توضیح مرام ص ۷۰ خزائن ج ۳ ص ۹۲)

اور مرزا نے لکھا ہے ”اس جگہ میں ان لوگوں کا وہم بھی دور کرنا چاہتا ہوں جو ان شکوک اور شبہات میں مبتلا ہیں جو اولیاء اور انبیاء کے الہامات اور مکاشفات کو دوسرے لوگوں کی نسبت کیا خصوصیت ہو سکتی ہے کیونکہ اگر نبیوں اور ولیوں پر امور غیبیہ کھلتے ہیں تو دوسرے لوگوں پر بھی کبھی کبھی کھل جاتے ہیں بلکہ بعض فاسقوں اور غایت درجہ کے بدکاروں کو بھی جی خواہیں آ جاتی ہیں اور بعض پر لے درجے کے بد معاش اور شریر آدمی اپنے ایسے مکاشفات بیان کیا کرتے ہیں کہ آخر وہ سچے نکلتے ہیں۔ پس جب کہ ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے تئیں نبی یا کسی اور خاص درجے کے آدمی تصور کرتے ہیں۔ ایسے ایسے بد چلن آدمی بھی شریک ہیں جو بد چلیوں اور بد معاشیوں میں چھپے ہوئے اور شہرہ آفاق ہیں تو نبیوں اور ولیوں کی کیا فضیلت باقی رہی سو میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ درحقیقت یہ سوال جس قدر اپنی اصل کیفیت رکھتا ہے وہ سب درست اور صحیح ہے اور جبریلی نور کا چھپا لیوواں حصہ تمام جہان میں پھیلا ہوا ہے جس سے کوئی فاسق اور فاجر اور پر لے درجہ کا بدکار بھی باہر نہیں بلکہ میں یہاں تک مانتا ہوں کہ تجربہ میں آ چکا ہے کہ بعض اوقات ایک نہایت درجہ کی فلسفہ عورت جو کنجریوں کے گروہ میں سے ہے۔ جس کی تمام جوانی بدکاری میں ہی گزری ہے۔ (بقیہ حاشیہ آئندہ)

۴..... دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے نجوم کی تاثیرات سے ہو رہا ہے۔

۵..... روح القدس، روح الامین، شدید القوی، ذوالالاقی الاعلیٰ، جن کا ذکر شرع میں وارد ہے وہ انسان ہی کی ایک صفت ہے جو خدا کی محبت اور اس کے محبوب انسان کی محبت کے باہم ملنے سے متولد ہوتی ہے۔

۶..... ان دونوں محبتوں اور ان کے متولد نتیجہ (روح القدس) کا مجموعہ پاک تثلیث ہے۔

۷..... آپ (مرزا) کو اور حضرت مسیح بن مریم کو استعارہ کے طور پر ابن اللہ کہہ سکتے ہیں۔

۸..... آپ ایک معنی سے نبی ہیں کیونکہ آپ محدث ہیں، جن سے خدا تعالیٰ باتیں کرتا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔ ختم نبوت کا جو قرآن میں ذکر ہے تو اس سے ایسی نبوت مراد ہے جو حامل وحی شریعت اور جمیع اقسام وحی کی جامع ہو نہ مطلق نبوت۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کبھی گچی خواب دیکھی لیتی ہے اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت کبھی ایسی رات میں بھی کہ جب وہ بادہ بسر و آشابہ بر کا مصداق ہوتی ہے کوئی خواب دیکھ لیتی ہے اور وہ سچی نکلتی ہے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ ایسا ہی ہونا چاہیے تھا کیونکہ جبریلی نور جو آفتاب کی طرح جو اس کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ تمام معصومہ عالم پر حسب استعداد ان کے اثر ڈال رہا ہے اور کوئی نفس بشر دنیا میں ایسا نہیں کہ بالکل تاریک ہو، کم سے کم ایک ذرہ سی محبت وطن اصلی اور محبوب اصلی کی ادنیٰ سی ادنیٰ سرشت میں بھی ہے اس صورت میں نہایت ضروری تھا کہ تمام بنی آدم پر یہاں تک کہ ان کے جانین پر بھی کسی قدر جبریل کا اثر ہوتا اور فی الواقع ہے بھی۔“

(توضیح مرام ص ۸۴ خزائن ج ۳ ص ۹۴، ۹۵)

ان عبارات سے جیسے عقائد میرزا کی از نمبر (۱) لغایت (۷) تصدیق ہوئی ویسی ہی یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ مرزا کے نزدیک نبوت اور وحی کی وہی حقیقت ہے جو نچریوں اور برہم سماج والوں نے بیان کی ہے کہ نبوت ایک نیچرل امر ہے جس سے کوئی فرد خالی نہیں ہے، یہاں تک کہ ناپنے والی کسی (رعذی) بھی اس سے محروم نہیں اور وحی لانے والا فرشتہ باہر سے نہیں آتا بلکہ صاحب وحی کے ذل و دماغ ہی سے وہ پیدا ہوتا ہے اور جبریل یا روح القدس اسی کی ایک صفت کا نام ہے۔ و علی هذا القیاس۔

۱..... مرزا نے لکھا ہے۔ ”اس جگہ اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثل بھی نبی چاہیے کیونکہ مسیح نبی تھا تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کے لیے ہمارے سید و مولا نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت فرقاتی کا پابند ہوگا اور اس سے زیادہ کچھ بھی ظاہر نہیں کرے گا کہ میں مسلمان ہوں اور مسلمانوں کا امام ہوں۔ ماسوا اس کے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لیے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے۔ گو اس کے لیے نبوت تامہ نہیں مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اس پر ظاہر کیے جاتے ہیں اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی ظل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے اور مغز شریعت اس پر کھولا جاتا ہے۔ اور بیعت انبیاء کی طرح بامور ہو کر آتا ہے۔ اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں با واز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں اور اگر یہ عذر پیش ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیاء پر نازل ہوتی ہے اس پر مہر لگ چکی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزئی طور پر وحی اور نبوت کا اس امت مرحومہ کے لیے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے مگر اس بات کو بخضور یاد رکھنا چاہیے کہ یہ نبوت جس کا ہمیشہ کے لیے سلسلہ جاری رہے گا۔ نبوت تامہ نہیں بلکہ جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں وہ صرف ایک جزئی نبوت ہے جو دوسرے لفظوں میں محدثیت کے اسم سے موسوم ہے جو انسان کامل کی اقتداء سے ملتی ہے جو جمع جمیع کمالات نبوت تامہ ہے یعنی ذات ستودہ صفات حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ ﷺ فاعلم ارشدک اللہ تعالیٰ ان النبی محدث والمحدث نبی باعتبار حصول نوع من انواع النبوة وقد قال رسول اللہ ﷺ لم یبق من النبوة الا المبشرات ای لم یبق من انواع النبوة الا نوع واحد وہی المبشرات من اقسام الرؤیا الصادقة والمکاشفات الصحیحة والوحی الذی یزل علی خواص الاولیاء والنور الذی یتجلی علی قلوب قوم موحع فانظر ایها الناقد البصیر الفہیم ایفہم من (بقیہ حاشیہ آئندہ)

۹..... آنے والے مسیح ابن مریم جن کی بشارت حدیثوں میں وارد ہے اور اہل اسلام کو ان کا انتظار تھا وہ آپ ہی ہیں۔ لے عیسیٰ بن مریم اسرائیلی نبی۔ کیونکہ وہ صلیب پر چڑھایا گیا اور بعد اس کے وہ فوت ہو کر بہشت میں داخل ہو گیا ہے لہذا اب وہ دنیا میں نہیں آ سکتا۔

۱۰..... آنے والے مسیح کے جو صفات احادیث میں وارد ہیں کہ وہ ابن مریم ہوگا۔ اور وہ دمشق کے منارہ شرقی کے (بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) هذا سدباب النبوة على وجهه كلى بل الحديث يدل على ان النبوة التامة الحاملة لوحى الشريعة قد انقطعت ولكن النبوة التي ليس فيها الا المبشرات فهي باقية الى يوم القيامة..... واما النبوة (۱) التي تامة كاملة جامعة لجميع كمالات الوحى فقد امانا بانقطاعها من يوم نزل فيه ماكان محمدا با احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين۔“ (توضیح مرام ص ۱۷۷ خزائن ج ۳ ص ۵۹ تا ۶۱) اب اور اس سے بڑھ کر سنئے۔ مرزا اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں۔ ”ہاں یہ بھی سچ ہے کہ آنے والے مسیح کو نبی کر کے ہی بیان کیا گیا ہے۔ مگر اس کو امتی کر کے بھی تو بیان کیا گیا ہے۔ اب ان تمام اشارات سے صاف ظاہر ہے کہ واقعی اور حقیقی طور پر نبوت تامہ کے صفت سے متصف نہیں ہوگا۔ ہاں نبوت ناقصہ اس میں پائی جائے گی جو دوسرے لفظوں میں محدثیت کہلاتی ہے اور نبوت تامہ کی شانوں میں سے ایک شان اپنے اندر رکھتی ہے۔ سو یہ بات کہ اس کو امتی بھی کہا اور نبی بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دونوں شانیں امتیت اور نبوت اس میں پائی جائیں گی جیسا کہ محدث میں ان دونوں شانوں کا پایا جانا ضروری ہے لیکن صاحب نبوت تامہ تو صرف ایک شان نبوت ہی رکھتا ہے۔ غرض محدثیت دونوں رنگوں سے رنگین ہوتی ہے۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں بھی اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔“ (ازالہ اوہام ص ۵۳۲ خزائن ج ۳ ص ۳۸۶) اس عبارت میں تو مرزا نے اپنے آپ کو کھانا نبی کہہ دیا ہے۔

اب اس نے بڑھ کر سنئے رسالہ ازالہ آپ نے چھپوایا تو اسی کے سرورق پر صاف لکھوا دیا ہے ”از تصانیف مرسل یزدانی مرزا غلام احمد قادیانی“ (ازالہ اوہام تاخیل خزائن ج ۳ ص ۱۰۱) اس میں تو آپ نے رسالت کا بھی دعویٰ کیا ہے اور یہ بتا دیا کہ آپ خدا کے رسول بھی ہیں۔ اس صورت میں آپ کا ”شعر من یستم رسول و نیا و ر وہ ام کتاب۔“ (ازالہ اوہام ص ۷۸ خزائن ج ۳ ص ۱۸۵) منقول ہے دعویٰ رسالت سے انکار کرنا صرف مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے درحقیقت آپ کو رسالت کا بھی دعویٰ ہے شاید چند مدت کے بعد کسی کتاب آسمانی کا بھی ادعا ہو۔ اس سے بھی اور بڑھ کر سنئے ازالہ کے صفحہ ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۲۶۳ میں اپنے رسول مبشر بزبان حضرت عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور صاف لکھ دیا ہے کہ قرآن کی آیت و مبشر ابرہ رسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں آپ ہی کی بشارت مراد ہے نہ محمد رسول ﷺ اللہ کی۔“ اصل عبارات ازالہ آگے منقول ہوگی۔

۱۔ مرزا نے لکھا ہے۔ ”سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بے شمار رو جس کے شوق ہی میں سفر کر گئیں۔ وہ وقت تم نے پایا۔ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لیے بھیجا گیا تادین کو تازہ طور پر دلوں میں تازہ کر دیا جائے۔“ (فتح اسلام ص ۹، ۱۰ خزائن ج ۳ ص ۱۰۹)

اور مرزا نے لکھا ہے ”مسیح جو آنے والا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو۔“ (فتح اسلام ص ۱۵ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۰۳)

اور اس کے صفحہ ۲۵ میں لکھا ہے۔ ”بلکہ ایک دفعہ اس کو اپنے زعم میں صلیب پر چڑھا کر قتل کر دیا۔ مگر چونکہ ہڈی نہیں توڑی گئی تھی اس لیے وہ ایک خوش اعتقاد اور نیک آدمی کی حمایت سے نچ آیا اور بقیہ ایام زندگی بسر کر کے آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔“ (فتح اسلام ص ۲۵ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۰۳) اور مرزا نے رسالہ ازالہ صفحہ ۳۸ خزائن ج ۳ ص ۱۲۲ میں مسیح کا سولی پر چڑھایا جانا اس تفصیل و تشریح سے بیان کیا ہے جو سید احمد خاں کی جلد چہارم کے صفحہ ۳۱ میں موجود ہے۔

(۱) ان دونوں مقام میں آپ ہی عربی دانی ثابت ہوئی ہے۔ پہلی جگہ ”هذا“ معرفتہ کی صفت جملہ مکرمہ (سدباب النبوة) لائے ہیں اور اگر یہ جملہ صلہ ہے تو اس کا رسول (الذی) ندارد ہے۔ دوسری جگہ صلہ موصول کا صدر ندارد ہے۔ حق عبارت یہ تھا ”واما النبوة التي هي تامة“ جس شخص کا ۷ بیت میں یہ مبلغ علم ہوگا وہ قرآن و حدیث سے کیا استخراج و دقائق و معارف کرے گا۔ اگر کہو کہ الہام و علم لدنی اس کا مددگار ہوگا تو کہا جائے گا کہ وہ الہام علم لدنی صحت الفاظ میں آیوں اس کا مددگار نہ ہوا اور ایسی فاش غلطیوں سے اس کو کیوں نہ بچا سکا۔

پاس نزول کرے گا اور وہ دوزرد کپڑے پہنے ہوئے ہوگا۔ اور وہ دجال یک چشم کو ہلاک کرے گا۔ اور وہ صلیب کو توڑے گا۔ اور وہ خنازیر کو قتل کرے گا اور اس کے وقت میں مال کثرت سے ہوگا وہ لوگوں کو مال کی طرف بلائے گا تو کوئی قبول نہ کرے گا۔ کافر اس کی خوشبو سے مر جائے گا اور اس کے وقت میں یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ ان میں بعض صفات صحیح نہیں اور جن احادیث میں ان کا ذکر ہے وہ موضوع ہیں اور بہ فرض صحت کل یہ صفات سب کی سب بحسب تاویل و تفصیل ذیل آپ میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً اس کے ابن مریم ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ ابن مریم کی خاصیت پر اور اس کا مثیل ہوگا اور اس کے نزول سے روحانی نزول مراد ہے اور دمشق کے شرقی

۱۔ ”موضوعیت احادیث“ بعض صفات مسیح کا دعویٰ آپ کی تصنیفات کتب میں بہت جگہ پایا جاتا ہے۔ مرزا لکھتے ہیں ”خیال مذکور (یعنی حضرت مسیح کا زندہ آسمان پر موجود ہونا) جو کچھ عرصہ سے مسلمانوں میں پھیل گیا ہے۔ صحیح طور پر ہماری کتابوں میں اس کا نام و نشان نہیں بلکہ احادیث نبویہ کی غلط فہمی کا ایک غلط نتیجہ ہے۔ جس کے ساتھ کئی بے جا حاشیے لگا دیے ہیں اور بے اصل موضوعات سے ان کو رونق دی گئی ہے۔“ (توضیح مرام ص ۱۰، خزائن ج ۳ ص ۵۶) اور ازالہ ادہام میں لکھا ہے۔ ”اور اس مقام میں زیادہ تر تعجب کی یہ جگہ ہے کہ امام مسلم صاحب تو یہ لکھتے ہیں کہ دجال معبود کی پیشانی پر ک ف رکھا ہوگا مگر یہ دجال تو انہیں کی حدیث کی رو سے مشرف باسلام ہو گیا۔“ پھر مسلم صاحب لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دجال معبود بادل کی طرح جس کے پیچھے ہوا ہوتی ہے مشرق مغرب میں پھیل جائے گا۔ مگر یہ دجال جب مکہ سے مدینہ کی طرف گیا تو ابوسعید سے کچھ زیادہ نہیں چل سکا جیسا کہ مسلم کی حدیث سے ظاہر ہے ایسا ہی کسی نے اس کی پیشانی پر ک ف رکھا ہوا نہیں دیکھا۔ اگر یہ حدیث صحیح ہے کہ دجال کی پیشانی پر ک ف رکھا ہوا ہوگا تو پھر اوائل دنوں میں ابن صیاد کی نسبت خود آنحضرت ﷺ کیوں شک اور تردد میں رہے اور کیوں یہ فرمایا (۱) کہ شاید یہی دجال معبود ہو اور یا شاید کوئی اور ہو۔ گمان کیا جاتا ہے کہ شاید اس وقت تک ک ف اس کی پیشانی پر نہیں ہوگا۔ میں سخت متعجب اور حیران ہوں کہ اگر صحیح دجال معبود آخری زمانہ میں پیدا ہونا تھا یعنی اس زمانہ میں کہ جب مسیح بن مریم ہی آسمان سے اتریں تو پھر قبل از وقت یہ شکوک اور شبہات پیدا ہی کیوں ہوئے اور زیادہ تر عجیب یہ کہ ابن صیاد نے کوئی ایسا کام بھی نہیں دکھایا کہ جو دجال معبود کی نشانیوں میں سے سمجھا جاتا ہے۔ یعنی یہ کہ بہشت اور دوزخ کا ساتھ ہونا اور خزانوں کا پیچھے چلنا اور مردوں کا زندہ کرنا اور اپنے حکم سے مینہ برسانا اور کھیتوں کو اگانا اور ستر باغ کے گدھے پر سوار ہونا۔ اب بڑی مشکلات درپیش آتی ہیں کہ اگر ہم بخاری اور مسلم کی ان حدیثوں کو صحیح سمجھیں جو دجال کو آخری زمانہ میں اتار رہی ہیں تو یہ حدیثیں ان کی موضوع ٹھہرتی ہیں اور اگر ان حدیثوں کو صحیح قرار دیں تو پھر ان کا موضوع ہونا ماننا پڑتا ہے۔ اگر یہ متعارض اور متناقض حدیثیں صحیحین میں نہ ہوتیں صرف دوسری صحیحوں میں ہوتیں تو شاید ہم ان دونوں کتابوں کی زیادہ تر پاس خاطر کر کے ان دوسری حدیثوں کو موضوع قرار دیتے۔ مگر اب مشکل تو یہ آ پڑی ہے کہ انہیں دونوں کتابوں میں یہ دونوں قسموں کی حدیثیں موجود ہیں۔ اب ہم جب ان دونوں قسم کی حدیثوں پر نظر ڈال کر گرداب حیرت میں پڑ جاتے ہیں کہ کس کو صحیح سمجھیں اور کس کو غیر صحیح۔ جب عقل خدا داد ہم کو یہ طریق فیصلہ کا بتاتی ہے کہ جن احادیث پر عقل اور شرع کا کچھ اعتراض نہیں انہیں کو صحیح سمجھنا چاہیے۔“

(ازالہ ادہام ص ۲۲۲ تا ۲۲۷، خزائن ج ۳ ص ۲۱۲ تا ۲۱۳)

۲۔ مرزا نے لکھا ہے ”اور وہ مثیل مسیح قوت اور طبع اور خاصیت مسیح ابن مریم کی پا کر اس زمانہ کی مانند اور اسی مدت کے قریب قریب جو کلیم ازل کے زمانہ سے مسیح بن مریم کے زمانہ تک تھی یعنی چودھویں صدی میں آسمان سے اتر اور وہ اترنا روحانی طور پر تھا جیسا کہ مکمل لوگوں کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کے لیے نزول ہوتا ہے۔“ (فتح اسلام ص ۱۱، خزائن ج ۳ ص ۸) مرزا کا ایک حواری اپنے رسالے قول فیض کے صفحہ ۲ میں کہتا ہے۔ ”وہ اسی زمین پر چلا پھرتا ہے مگر ظاہر محدود و تنگاہوں کے نزدیک حقیقت میں وہ معمورہ عالم سے باہر آسمانوں پر مقیم ہے۔ وہ زمین کی آنکھ میں چار پائی پر بستر بچھائے سوتا ہے مگر اس کی پاک روح پورے اٹھارہ سال کا (۲) دورہ آسمانوں کا کر آتی ہے۔“

(۱) آنحضرت ﷺ نے یہ کہیں نہیں فرمایا یہ قادیانی کا محض انشاء ہے۔

(۲) جیسا کہ عام اہل اسلام کا آنحضرت ﷺ کی نسبت معراج کی رات اس دورہ کرنے کا اعتقاد ہے۔

منارہ سے قادیان کی مسجد کا منارہ لہ مراد ہے جو دمشق کی جانب مشرق میں واقع ہوا ہے اور زرد کپڑوں سے مراد یہ ہے کہ اس کی حالت صحت اچھی نہ ہوگی (جو آپ میں موجود ہے کہ ہمیشہ بیمار رہتے ہیں) اور دجال سے دنیا پرست ایک چشم جو دین کی آنکھیں نہیں رکھتے لہ مراد ہیں اور ان کے قتل سے ان کا جنت و دلیل سے مغلوب کرنا جو آپ کر رہے ہیں۔ یا دجال سے بااقبال قومیں (یعنی انگریز وغیرہ) مراد ہیں اور اس کے گدھے سے ریل گاڑی مراد ہے۔ سوان لوگوں کو آپ دلائل سے مغلوب کر رہے ہیں۔ اور صلیب توڑنے سے اعتقاد صلیبی کو پاش پاش کرنا مراد ہے۔ لہ جو آپ کر رہے ہیں نہ ہاتھ یا تھوڑہ سے صلیب کو توڑنا اور خنازیر سے خنزیر صفت انسان مراد ہیں اور ان کے قتل سے ان کا مغلوب کرنا جو آپ کر رہے ہیں۔ نہ ظاہری خنزیریوں کا جنگلوں میں شکار کرتے پھرنا جو کسی نبی کی شان نہیں ہے۔

۱۔ مرزا نے ازالہ ادہام میں لکھا ہے۔ ”ایک مرتبہ میں نے اس مسجد کی تاریخ جس کے ساتھ میرا مکان ملحق ہے الہامی طور پر معلوم کرنی چاہی تو مجھے الہام ہوا۔ مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ یہ وہی مسجد ہے جس کی نسبت میں اپنے رسالہ میں لکھ چکا ہوں کہ میرا مکان اس قصبہ کی شرقی طرف آبادی کے آخری کنارے پر واقع ہے۔ اس مسجد کے قریب اور اس شرقی منارہ کے نیچے جینا کہ ہمارے سید و مولیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی کا مفہوم ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔“ (ازالہ ادہام ص ۱۸۵ خزائن ج ۳ ص ۱۹۰)

از کلمہ منارہ شرقی عجب مدار
چوں خود ز مشرق است تجلی نیرم
ایک منم کہ حسب بشارات آدم
عیسیٰ (۱) کجاست تائبہ پایہ منبرم

(ازالہ ادہام ص ۱۵۸ خزائن ج ۳ ص ۱۸۰)

۲۔ ازالہ ادہام میں لکھا ہے۔ ”اور پھر فرمایا کہ جس وقت وہ اترے گا اس وقت اس کی زرد پوشاک ہوگی یعنی زرد رنگ کے دو کپڑے اس نے پہنے ہوئے ہوں گے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت اس کی صحت کی حالت اچھی نہیں ہوگی۔“ (ازالہ ادہام ص ۲۱۹ خزائن ج ۳ ص ۲۰۹)

۳۔ فتح الاسلام میں لکھا ہے ”اور ہر یک حق پوش دجال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا جنت قطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا۔“ (فتح الاسلام ص ۱۴ خزائن ج ۳ ص ۱۰) اور مرزا لکھتے ہیں۔ ”مگر ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد بااقبال قومیں ہوں اور گدھا ان کا بیبی ریل ہو جو مشرق اور مغرب کے ملکوں میں ہزار ہا کوسوں تک چلتے دیکھتے ہیں۔“ (ازالہ ادہام ص ۱۳۶ خزائن ج ۳ ص ۱۷۴)

۴۔ فتح الاسلام لکھا ہے۔ ”اور اسی فطرتی مشابہت کی وجہ سے مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا تا صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے سو میں صلیب کے توڑنے اور خنزیریوں کو قتل کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔“ (فتح الاسلام ص ۱۷ خزائن ج ۳ ص ۱۱) اور توضیح مرام میں کہتا ہے کہ ”صلیب کے توڑنے سے مراد کوئی ظاہری جنگ نہیں بلکہ روحانی طور پر صلیبی مذہب کا توڑ دینا اور اس کا بطلان ثابت کر کے دکھا دینا مراد ہے۔ اور خنزیریوں سے مراد وہ لوگ ہیں جن میں خنزیریوں کی عادتیں ہیں وہ زور جنت اور دلیل سے مغلوب کیے جائیں گے اور دلائل بینہ کی تلوار انھیں قتل کرے گی نہ یہ کہ ایک پاک نبی جنگلوں میں خنزیریوں کا شکار کرتا پھرے گا۔“

(توضیح مرام ص ۱۳ خزائن ج ۳ ص ۵۷)

(۱) اس کلمہ سے جو حضرت عیسیٰ کی توہین منہوم ہوتی ہے وہ علماء اہل افتاء کی توجہ کے لائق ہے کیونکہ منبر سے مراد مرتبہ ہے نہ لکڑی یا پتھر کا میز، اس لیے کہ یہ میز آپ نہیں رکھتے اور نہ کبھی اس پر بیٹھنا ان کو آج تک نصیب ہوا ہے۔ لہذا اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ کہاں یعنی کیا رتبہ رکھتا ہے؟ کہ وہ میرے منبر یعنی رتبہ کو پہنچ سکے۔

اور مال کے بہت ہو جانے اور کسی کے اس مال کو قبول نہ کرنے سے لے کر مراد ہے جو آپ سے ہو رہا ہے کہ آپ مخالفین اسلام کو مقابلہ اسلام پر اشتہار کے ذریعہ سے روپیہ دینے کا وعدہ کر رہے ہیں اور کوئی شخص وہ روپیہ نہیں لیتا اور نہ اس کا مقابلہ کرتا ہے یہ ہی مقابلہ سے عاجز آنا کفار کی موت ہے جو آنے والے مسیح کے خوشبو کے لیے لازمی صفت ٹھہرائی گئی ہے اور وہ آپ (مرزا) میں موجود ہے اور یا جوج ماجوج سے انگریز اور روس مراد ہیں جو آپ کے وقت میں موجود ہیں۔ اور آنے والے مسیح کی بعض صفات اسی بیان ہوئی ہیں کہ وہ حضرت مسیح بن مریم اسرائیلی نبی میں پائی نہیں جاتیں۔ وہ صرف آپ ہی میں تحقق ہیں جس سے یقین ہوتا ہے کہ وہ آنے والے مسیح آپ ہیں نہ عیسیٰ ابن مریم اسرائیلی نبی۔

مثلاً (۱)..... اس کا گندم رنگ ہونا اور اس کے بالوں کا سیدھا ہونا جو آریہ میں پایا جاتا ہے کیونکہ حضرت مسیح بن مریم تو سرخ رنگ کے تھے اور ان کے گھنگر والے بال تھے۔ (۲)..... آنے والے مسیح کو احادیث میں ایک مرد مسلمان، مسلمانوں کا امام آنحضرت ﷺ کی امت بتایا گیا ہے جو آپ ہی میں پایا جاتا ہے۔

یہ دونوں مرادیں ایک خاص اور نئے حواری محمد احسن امر وہی ملازم ریاست بھوپال نے آپ کی ”روح القدس“ سے ”فیض“ پا کر اور قدرِ قادیانی سے مستفیض ہو کر بیان کی ہیں۔ چنانچہ اس کے رسالہ اعلام الناس حصہ اول ص ۵۵ میں ہے: ”چھٹی صفت اس کی یہ ہے کہ لوگوں کو مال کی طرف بلائے گا اور کوئی قبول نہ کرے گا۔ پڑھو اس حدیث کو لَیْذِغُوْا اِلَی الْمَالِ فَلَا یَقْبَلُوْهُ اَحَدٌ تم سمجھ اس کے کیا معنی ہیں ایک معنی یہ بھی ہیں جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ اس مسیح کے وقت نے اول تو دس ہزار روپیہ کا اشتہار مندرجہ براہین احمدیہ تمام دنیا کے اطراف میں شہرہ کیا ہے اور ثانیاً پانچ سو روپے کا اشتہار مندرجہ کل البواہر شائع کیا ہے اور ثالثاً ہر ایک پادری کلاں کو دو سو روپیہ ماہوار دینے کا وعدہ فرماتے ہیں۔“ اور اس کتاب کے ص ۵۹ میں کہا ہے: ”ان نشان اس کا یہ ہے کہ کوئی مخالف اس کے مقابلے میں ٹھہر نہیں سکتا۔ ہر چند کہ اشتہار دیے جاتے ہیں کہ اگر تم کو شک ہو مقابلے کے لیے آؤ لیکن کوئی مخالف مقابلے پر نہیں آتا اس کے مقابلے سے ہر مخالف پر موت ہی آ جاتی ہے۔ صدق رسولہ الکریم فلا یحل لکافر یجد من یریح نفسه الامات و نفسه یتھی حیث ینھی طرفہ رواہ مسلم۔“

یہ مراد پہلے تو آپ نے مسیح موعود بننے سے پیشتر ایک حواری حکیم نور الدین جونی بھیروی کے ذریعہ سے اس کے رسائل ”فصل الخطاب“ و ”تہدیت براہین احمدیہ“ میں شہرہ کرائے اور اس سے گویا آپ نے مسیح موعود بننے کی پڑوی جمائی تھی۔ پھر جب دیکھا کہ یہ مراد ان کے حواریوں میں تسلیم کی گئی ہے اور اس سے ان کو وحشت نہیں ہوئی تو خود اس مراد کا اظہار کر دیا اور اپنی کتاب ازالہ میں لکھ رہا ہے۔ ”ان دونوں قوموں سے مراد انگریز و روس ہیں۔“

۳۵۔ توضیح مرام میں مرزا نے لکھا ہے۔ ”ختم المرسلین نے مسیح اول اور مسیح ثانی میں ماہ الامتیا قائم کرنے کے لیے صرف یہی نہیں فرمایا کہ مسیح ثانی ایک مرد مسلمان ہوگا اور شریعت قرآنی کے موافق عمل کرے گا اور مسلمانوں کی طرح صوم و صلوة وغیرہ احکام فرقاتی کا پابند ہوگا اور مسلمانوں میں پیدا ہوگا اور ان کا امام ہوگا اور کوئی جداگانہ دین نہ لائے گا اور کسی جداگانہ نبوت کا دعویٰ نہیں کرے گا بلکہ یہ بھی ظاہر فرمایا ہے کہ مسیح اول اور مسیح ثانی کے حلیہ میں بھی فرق نہیں ہوگا۔ چنانچہ مسیح اول کا حلیہ جو آنحضرت ﷺ کو معراج کی رات میں نظر آیا وہ یہ ہے کہ درمیانہ قد اور سرخ رنگ گھونگریالے بال اور سینہ کشادہ ہے دیکھو صحیح بخاری صفحہ ۴۸۹ لیکن اسی کتاب میں مسیح ثانی کا حلیہ جناب ممدوح نے یہ فرمایا ہے کہ ”وہ گندم گون ہے اور اس کے بال گھونگریالے نہیں ہیں اور کانوں تک لٹکتے ہیں۔ اب ہم سوچتے ہیں کہ کیا یہ دونوں ممیز علائیں جو مسیح اول اور ثانی میں آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائی کافی طور پر یقین نہیں دلاتیں کہ مسیح اول اور ہے اور مسیح ثانی اور۔ ان دونوں کو ابن مریم کے نام سے پکارنا ایک لطیف استعارہ ہے جو باعتبار مشابہت طبع اور روحانی خاصیت کے استعمال کیا گیا ہے یہ ظاہر ہے کہ اندرونی خاصیت کی مشابہت کی رو سے دو نیک آدمی ایک ہی نام کے مستحق ہو سکتے ہیں۔“

(توضیح مرام ص ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱

(۳)..... آنے والے مسیح کا نسب حدیث میں فارسی الاصل بیان ہوا ہے جو صرف آپ میں پایا جاتا ہے نہ مسیح بن مریم میں (بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

”موعودم و بحلیہ ماثور آدم
حیف است گر بیدہ نہ بینند مظهر
رغم چو گندم است و بو فرق بین است
ز انسان کہ آمدست در اخبار سرورم
ایں مقدم نہ جائے شکوکست والتباس
سید جدا کند ز میجائے احرم“

(ازالہ اوہام ص ۱۵۷ خزائن ج ۳ ص ۱۸۰)

مرزا نے توضیح مرام میں لکھا ہے۔ ”اس بارہ میں نہایت صاف اور واضح حدیث نبوی وہ ہے جو امام محمد الطویل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم یعنی اس دن تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں اترے گا وہ کون ہے وہ تمہارا ہی ایک امام ہوگا جو تم ہی میں سے پیدا ہوگا پس اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے صاف فرمادیا کہ ابن مریم سے یہ مت خیال کرو کہ کچھ کچھ مسیح یعنی ابن مریم ہی اتر آئے گا بلکہ یہ نام استعارہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے ورنہ درحقیقت وہ تم میں سے تمہاری ہی قوم میں سے تمہارا ایک امام ہوگا جو ابن مریم کی سیرت پر پیدا کیا جائے گا۔“

(ازالہ اوہام ص ۱۱۸ خزائن ج ۳ ص ۵۶)

اور مرزا نے ازالہ میں کہا ہے کہ ”آنحضرت ﷺ لفظ ابن مریم کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ وہ ایک تمہارا امام ہوگا جو تم میں سے ہی ہوگا اور تم سے ہی پیدا ہوگا۔ گویا آنحضرت ﷺ نے اس وہم کو رفع کرنے کے لیے جو ابن مریم کے لفظ سے دلوں میں گزر سکتا تھا مابعد کے لفظوں میں بطور تشریح فرمایا کہ اس کو کچھ کچھ ابن مریم ہی نہ سمجھ لو بلکہ ہو امامکم منکم“ (ازالہ اوہام ص ۳۴ خزائن ج ۳ ص ۱۲۳) اور اسی ازالہ میں اس حدیث کا ترجمہ بایں الفاظ کیا ہے۔ ”تمہارا اس دن کیا حال ہوگا جس دن ابن مریم تم میں نازل ہوگا اور تم جانتے ہو کہ ابن مریم کون ہے وہ تمہارا ہی ایک امام ہوگا اور تم میں سے ہی (اے امتی لوگو) پیدا ہوگا۔“ (ازالہ اوہام ص ۲۰۱ خزائن ج ۳ ص ۱۹۸) ان احادیث میں جو تصرف آپ نے کیا ہے اور ان کے معانی کے بیان میں جس افتراء سے کام لیا ہے اس کا بیان جواب کے ضمن میں آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۱۔ مرزا نے لکھا ہے ”تب فارس کی اصل میں سے ایک ایمان کی تعلیم دینے والا پیدا ہوگا۔ اگر ایمان ثریا میں معلق ہوتا تو وہ اسے اس جگہ سے بھی پالیتا۔“

(فتح اسلام ص ۱۴ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۰)

آپ کا اپنے تئیں اپنے اس حدیث کا مصداق ٹھہرانا اور فارسی الاصل قرار دینا اور اس کے ساتھ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرنا۔ صاف بتاتا ہے کہ آنے والے مسیح کا آپ کے نزدیک فارسی الاصل ہونا آنحضرت ﷺ کی زبان سے بیان ہوا ہے ایسا ہی آپ کے بھوپائی حواری نے آپ کے کلام سے سمجھا۔ ”چنانچہ اپنے رسالہ اعلام الناس ج ۱ ص ۵۴ میں کہا ہے ”نسب اس کا صحیح مسلم وغیرہ میں یہ لکھا ہے لو کان العلم معلقا بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس۔ ایک مرد مسلمان ہوگا اور شریعت قرآنی کے موافق عمل کرے گا اور مسلمانوں کی طرح صوم و صلوة وغیرہ احکام فرقاتی کا پابند ہوگا اور مسلمانوں میں پیدا ہوگا اور ان کا امام ہوگا اور کوئی جداگانہ دین نہ لائے گا اور کسی جداگانہ نبوت کا دعویٰ نہیں کرے گا یہ سب صفات اس مسیح الزمان میں موجود ہیں۔“

مرزا نے لکھا ہے ”جب ہم ان دوسری حدیثوں کو دیکھتے ہیں جو دجال معبود کے ظاہر ہونے کا وقت اس دنیا کا آخری زمانہ بتاتی ہیں تو وہ سراسر ایسے مضامین سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہیں کہ جو نہ عندا عقل درست و صحیح ٹھہر سکتی ہیں اور نہ عند الشرع اسلامی توحید کے موافق ہیں۔ چنانچہ ہم نے قسم ثانی کے ظہور دجال کی نسبت ایک لمبی حدیث مسلم کی لکھ کر معہ اس کے ترجمہ کے ناظرین کے سامنے رکھ دی ہے۔ ناظرین خود پڑھ کر سوچ سکتے ہیں کہ کہاں تک یہ اوصاف جو دجال معبود کی نسبت لکھے ہیں۔ عقل اور شرع کے مخالف پڑے ہوئے ہیں۔ یہ بات بہت صاف اور روشن ہے کہ اگر ہم اس دشقی حدیث کو اس کے ظاہری معنوں پر حمل کر کے اس کو صحیح اور فرمودہ خدا اور رسول مان لیں تو ہمیں اس بات پر ایمان لانا ہوگا کہ فی الحقیقت دجال کو ایک (بقیہ حاشیہ آئندہ)

۱۱..... و جال موعود کے حق میں جو احادیث میں آیا ہے کہ وہ مردہ کو زندہ کرے گا اور اس کے ساتھ بہشت اور دوزخ ہوگا وغیرہ وغیرہ یہ مشرکانہ اعتقاد ہے اور توحید قرآنی کے مخالف۔

۱۲..... حضرت مسیح کی نسبت مسلمانوں کا یہ اعتقاد کہ وہ زندہ آسمانوں پر اٹھائے گئے ہیں اور اب تک وہاں زندہ موجود ہیں اور وہ اپنی دنیاوی زندگی میں مردوں کو زندہ کرتے اور مادر زاد اندھوں کو اور کوڑھی کو اچھا کرتے اور مٹی سے جانور کی شکل بناتے تو وہ پرند بن جاتا احمقانہ اور مشرکانہ اعتقاد ہے اور درحقیقت حضرت مسیح کی صرف روح

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) قسم کی قوت خدائی دی جائے گی اور زمین و آسمان اس کا کہا جائیں گے اور خدا تعالیٰ کی طرح فقط اس کے ارادہ سے سب کچھ ہوتا جائے گا۔ بارش کو کہے گا "ہو" تو ہو جائے گی۔ بادلوں کو حکم دے گا کہ فلاں ملک کی طرف چلے جاؤ تو فی الفور چلے جائیں گے۔ زمین کے بخارات اس کے حکم سے آسمان کی طرف اٹھیں گے اور زمین کو کسی ہی ٹکڑو شور ہو فقط اس کے اشارہ سے عمدہ اور اول درجہ کی زراعت پیدا کرے گی غرض جیسا کہ خدا تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ اِنَّمَا اَمْرُوْهُ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَقُوْلَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ۔ اسی طرح وہ بھی کن فیکون سے سب کچھ کر دکھائے گا، مارا، زندہ کرنا اس کے اختیار میں ہوگا۔ بہشت اور دوزخ اس کے ساتھ ہوں گے۔ غرض زمین و آسمان دونوں اس کی مٹھی میں آجائیں گے اور ایک عرصہ تک جو چالیس برس یا چالیس دن ہیں بخوبی خدائی کا کام چلائے گا اور الوہیت کے تمام اختیارات و اقتدار اس سے ظاہر ہوں گے۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ کیا یہ مضمون جو اس حدیث کے ظاہر لفظوں سے نکلتا ہے اس موحدانہ تعلیم کے موافق و مطابق ہے جو قرآن شریف ہمیں دیتا ہے۔ کیا صدا با آیات قرآن ہمیشہ کے لیے یہ فیصلہ ناطق نہیں سنائیں کہ کسی زمانہ میں بھی خدائی کے اختیارات انسان ہالکۃ الذات باطلۃ الحقیقت کو حاصل نہیں ہو سکتے۔ کیا یہ مضمون اگر ظاہر پر حمل کیا جائے تو قرآنی توحید پر ایک سیاہ دھبہ نہیں لگاتا۔" (ازالہ اوہام ص ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶ اور ازالہ اوہام میں اس خیال کے شریک ہونے پر ایک نظیر نقل کر کے لکھتے ہیں۔ "سوچنا چاہیے کہ یہ کتنا بڑا شرک ہے کچھ انتہا بھی ہے۔ افسوس کہ ان لوگوں کے دلوں پر کیسے پردے پڑ گئے کہ انھوں نے استعارات کو حقیقت پر حمل کر کے ایک طوفان شرک کا برپا کر دیا ہے اور باوجود قرآن قویہ کے ان استعارات کو قبول کرنا نہ چاہا جن کی حمایت میں قرآن کریم شمشیر برہنہ توحید کی لے کر کھڑا ہے۔"

(ازالہ ص ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲،

آسمان پر اٹھائی گئی ہے جیسا کہ اور انبیاء کی۔ اور ان کے مردوں کو زندہ کرنے اور اندھے کو ڈھی کو اچھا کرنے سے گمراہوں کو ہدایت کرنا مراد ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ”بعض لوگ موحدین کے فرقہ میں سے بحوالہ آیت قرآنی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام انوار و اقسام کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر زندہ کر دیا کرتے تھے چنانچہ اس بنا پر اس عاجز پر اعتراض کیا ہے کہ جس حالت میں مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے تو پھر آپ بھی کوئی مٹی کا پرندہ بنا کر پھر اس کو زندہ کر کے دکھائیے..... ان تمام ادہام باطلہ کا جواب یہ ہے کہ وہ آیات جس میں ایسا لکھا ہے مشابہات میں سے ہیں اور ان کے یہ معنی کرنا کہ گویا خدا تعالیٰ نے اپنے ارادہ اور اذن سے حضرت عیسیٰ کو صفات خالقیت میں شریک کر رکھا تھا صریح الحاد اور سخت بے ایمانی ہے کیونکہ اگر خدا تعالیٰ اپنی صفات خاصہ الوہیت بھی دوسروں کو دے سکتا ہے تو اس سے اس کی خدائی باطل ہوتی ہے۔“ (ازالہ ص ۲۹۶ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۱) مرزا نے لکھا ہے۔ ”اب جاننا چاہیے کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تھا، تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے کہ جو شعبہ بازی کی قسم میں سے اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے وہ لوگ جو فرعون کے وقت میں مصر میں ایسے ایسے کام کرتے تھے جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے تھے اور کئی قسم کے جانور تیار کر کے ان کو زندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے تھے۔ وہ حضرت مسیح کے وقت میں عام طور پر یہودیوں کے ملکوں میں پھیل گئے تھے اور یہودیوں نے ان کے بہت سے ساحرانہ کام سیکھ لیے تھے جیسا کہ قرآن کریم بھی اس بات کا شاہد ہے سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبائے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو حیروں سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بروہی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں ملکوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے۔“ (ازالہ ص ۳۰۲ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۱) مرزا نے لکھا ہے۔ ”ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزی طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں کیونکہ عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈال کر ان چیزوں کو زندہ کے موافق کر دکھاتے ہیں۔ انسان کی روح میں کچھ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی کی گرمی ایک جماد پر جو بالکل بے جان ہو ڈال سکتی ہے تب جماد سے وہ بعض حرکات صادر ہوتے ہیں جو زندوں سے صادر ہوا کرتے ہیں۔“ (ازالہ ص ۳۰۵ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۱) اور مرزا نے لکھا ہے۔ ”مگر یاد رکھنا چاہیے کہ ایسا جانور جو مٹی یا لکڑی وغیرہ سے بنایا جائے اور عمل الترب سے اپنے روح کی گرمی اس کو پہنچائی جائے وہ درحقیقت زندہ نہیں ہوتا بلکہ بدستور بے جان اور جماد ہوتا ہے۔ صرف عامل کی روح کی گرمی بارود کی طرح اس کو جنش میں لاتی ہے۔“

(ازالہ ص ۳۰۶ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۱)

ازالہ میں مرزا نے لکھا ہے ”بہر حال مسیح کی یہ تربی کاروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان العجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا لیکن مجھے وہ روحانی طریق پسند ہے جس پر ہمارے نبی ﷺ نے قدم مارا ہے اور حضرت مسیح نے بھی اس عمل جسمانی کو یہودیوں کے جسمانی اور پست خیالات کی وجہ سے جو ان کے فطرت میں مرکوز تھی باذن و حکم الہی اختیار کیا تھا ورنہ دراصل مسیح کو بھی یہ عمل پسند نہ تھا۔ واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت برا خاصہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے تئیں اس مشغولے میں ڈالے اور جسمانی مروض کے رفع دفع کرنے کے لیے اپنی دلی و دماغی طاقتوں کو خرچ کرتا رہے وہ اپنی ان روحانی تاثیروں میں جو روح پر اثر ڈال کر روحانی پیاریوں کو دورد کرتے ہیں بہت ضعیف اور کمنا ہو جاتا ہے اور امر تنویر باطن اور تزکیہ نفوس کا جو اصل مقصد ہے اس کے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح جسمانی پیادوں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے..... حضرت مسیح کے عمل الترب سے وہ مردے جو زندہ ہوتے تھے یعنی وہ قریب الموت آدمی جو گویا نئے سرے سے زندہ ہو جاتے تھے وہ بلا توقف چند منٹ (بقیہ حاشیہ آئندہ)

(۱۳)..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یا آنحضرت ﷺ کا اپنے جسم کے ساتھ آسمان سپر جانا قانون قدرت (یعنی نیچر) کے برخلاف ہے اور خدا تعالیٰ کا ایسے خوارق دنیا میں دکھانا اپنی حکمت اور ایمان بالغیب کو تلف کرتا ہے۔

(۱۴)..... لیلۃ القدرؑ سے جس کا ذکر قرآن میں ہے رات مراد نہیں بلکہ وہ زمانہ مراد ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے اور نبی یا اس کے قائم مقام مجدد کے گزر جانے سے ایک ہزار مہینہ کے بعد آتا ہے۔

(۱۵)..... آیات ذکر سجدہ آدم میں باوا آدم کی طرف سجدہ کرنا مستمر اور نہیں بلکہ ملائکہ کا خدمت انسان کامل بجالانا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) میں مر جاتے تھے کیونکہ بذریعہ عمل الترب روح کی گرمی اور زندگی صرف عارضی طور پر ان میں پیدا ہو جاتی تھی۔“

(ازالہ ص ۳۰۹ ۳۱۱ تا ۳۱۳ خزائن ج ۳ ص ۲۵۷ تا ۲۵۹)

اور ازالہ میں ہے۔ ”غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ اعتقاد ہے کہ مسیح مٹی کے پرند بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انھیں سچ سچ کے جانور بنا دیتا تھا، نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا۔ بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی رہتی تھی۔“

توضیح میں لکھتے ہیں ”کفار کہنے لگے کہ سید و مولیٰ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ سے مانگا تھا کہ آسمان پر ہمارے رو برو چڑھیں اور وہ رو برو ہی اتریں اور انھیں جواب ملا تھا۔ قُلْ مُسَبِّحُوا ذِیَیَ عِزِّی یعنی خدا تعالیٰ کی حکیمانہ شان اس سے پاک ہے کہ ایسے کھلے کھلے خوارق اس دارالابتلا میں دکھائے اور ایمان بالغیب کی حکمت کو تلف کرے۔ اب میں کہتا ہوں کہ جو امر آنحضرت ﷺ کے لیے جو افضل الانبیاء تھے جائز نہیں اور سنت اللہ سے باہر سمجھا گیا وہ حضرت مسیح کے لیے کیونکہ جائز ہو سکتا ہے۔“

(توضیح مرام ص ۱۰۹ خزائن ج ۳ ص ۵۵)

اور لکھتے ہیں۔ ”قانون قدرت بھی اسی کو چاہتا ہے اور اسی کو مانتا ہے۔“ (توضیح مرام ص ۶ خزائن ج ۳ ص ۵۴)

اور ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں۔ ”ما سوائے اس کے اور کوئی طریق سے ان پرانے خیالات پر سخت سخت اعتراض عقل کے وارد ہوتے ہیں جن سے مخلص حاصل کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی..... از انجملہ ایک یہ اعتراض کہ نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کر رہا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کہ ذمہ پر تک پہنچ سکے بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتیں اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہنچ کر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضرت معلوم ہوتی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں پس اس جسم کا کرہ ماہتاب یا کرہ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے..... اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرت ﷺ معراج اس جسم کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔“ (ازالہ اوہام ص ۴۷ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۲۶) اور اس کتاب میں ہے۔ ”پھر مسیح کے بارے میں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ کیا طبعی اور فلسفی لوگ اس خیال پر نہیں ہنسیں گے کہ جب کہ تمیں چالیس ہزار فٹ تک زمین سے اوپر کی طرف جانا موت کا موجب ہے تو حضرت مسیح اس جسم غصری کے ساتھ آسمان تک کیونکر پہنچ گئے۔“

(ازالہ ص ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸ خزائن ج ۳ ص ۱۷۵، ۱۷۶)

۲۔ مزاج الاسلام میں لکھتے ہیں۔ ”تم سمجھتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے۔ لیلۃ القدر اس ظلماتی زمانہ کا نام ہے جس کی ظلمت کمال کی حد تک پہنچ جاتی ہے اس لیے وہ زمانہ بالطبع قضا کرتا ہے کہ ایک نور نازل ہو جو اس ظلمت کو دور کرے۔ اس زمانہ کا نام بطور استعارہ کے لیلۃ القدر کہا گیا ہے مگر درحقیقت یہ رات نہیں ہے۔ یہ زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے۔“

(فتح الاسلام ص ۵۴ خزائن ج ۳ ص ۳۲)

۳۔ توضیح مرام میں لکھا ہے۔ ”کہ جانا چاہیے کہ یہ سجدہ کا حکم اس وقت سے متعلق نہیں ہے کہ جب حضرت آدم پیدا کیے گئے بلکہ یہ علیحدہ ملائکہ کو حکم کیا گیا کہ جب کوئی انسان اپنی حقیقی انسانیت کے مرتبہ تک پہنچے اور اعتدال انسانی اس کو حاصل ہو جائے اور خدائے تعالیٰ کی روح اس میں سکونت اختیار کرے تو تم اس کامل کے آگے سجدہ میں گرا کرو یعنی آسمانی انوار کے ساتھ اس پر اترو اور اس پر صلوة بھیجیو یہ قدیم قانون کی طرف اشارہ ہے جو خدائے تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کے ساتھ ہمیشہ جاری رکھتا ہے۔“

(توضیح مرام ص ۳۹ خزائن ج ۳ ص ۷۶)

(۱۶)..... صحیحین (صحیح بخاری و مسلم) کی احادیث سب کی سب صحیح نہیں بلکہ بعض ان میں غیر صحیح و موضوع بھی ہیں۔

(۱۷)..... آپ اپنے کشف والہام کے ذریعہ سے صحیح بخاری و صحیح مسلم کی احادیث کو موضوع ٹھہرا لے سکتے ہیں۔

(۱۸)..... حدیث صحیح کی (بخاری و مسلم کی کیوں نہ ہو) یہ شان و وقعت نہیں کہ وہ قرآن کریم کی مفسر و مبین ہو سکے اور قصص و اخبار و واقعات ماضیہ کے بیان میں بیان قرآن پر زیادتی نہ کر سکے۔

(۱۹)..... نصوص قرآن و حدیث کو ان کے ظاہری معانی سے پھیرنا اور اس سے استعارات مراد ٹھہرانا جائز ہے۔ بلکہ مغز شریعت ہے جو مجدد وقت کا کام ہے اور وہ ظاہری علوم سے نہیں ہو سکتا۔

(۲۰)..... جو شخص آپ کو (قادیانی صاحب کو) بایں کمالات مسیحائیت و مجددیت نہ مانے گا وہ ہلاک ہوگا اور آگ میں ڈالا جائے گا اور جس نے آپ کو مانا وہ ناجی ہوا۔ ۵

۱۔ مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبری ۲ میں آپ فرماتے ہیں۔ ”اب جب کہ یہ حال ہے کہ کوئی حدیث بخاری یا مسلم کی بذریعہ کشف کے موضوع ٹھہر سکتی ہے تو پھر کیوں کر ہم ایسی حدیثوں کو ہم پایہ قرآن کریم جان لیں گے۔ ہاں ظنی طور پر بخاری و مسلم کی حدیثیں بڑے اہتمام سے لکھی گئی ہیں اور غالباً اکثر ان میں صحیح ہوں گی۔ لیکن کیونکر ہم حلف اٹھا سکتے ہیں کہ بلاشبہ وہ ساری حدیثیں صحیح ہیں۔“

(الحق مباحثہ لودھیانہ ص ۱۳ خزائن ج ۳ ص ۱۵)

۲۔ مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبری ۷ میں آپ فرماتے ہیں وہ (یعنی قرآن) اپنے مقاصد کی آپ تفسیر فرماتا ہے اور اس کی بعض آیات بعض کی تفسیر واقع ہیں یہ نہیں کہ وہ اپنی تفسیر میں حدیثوں کا محتاج ہے۔“ (ایضاً اشاعت السنہ نمبر ۵ جلد ۱۲ (ع۔ح) یہ بات آپ کی آخری تحریر مباحثہ لودھیانہ میں جا بجا پائی جاتی ہے جس کی تفصیل نقل مباحثہ میں ہے۔

۳۔ یہ عقیدہ آپ کے مذہب جدید کا اصل اصول ہے آپ اسی اصول سے ہر ایک آیت ہر ایک حدیث میں تاویل و تحریف کرتے ہیں۔ فتح اسلام میں آپ لکھتے ہیں کہ ”خدا تعالیٰ ہمیشہ استعاروں سے کام لیتا ہے اور طبع اور خاصیت اور استعداد کے لحاظ سے ایک کا نام دوسرے پر وارد کر دیتا ہے۔“

اور توضیح مرام میں حدیث قتل خنازیر اور قطع صلیب اور زر جزیرہ کی تاویل اور تحریف کر کے آپ لکھتے ہیں۔ ”یہ سب استعارے ہیں جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے فہم دیا گیا۔ وہ نہ صرف آسانی سے بلکہ ایک قسم کی ذوق سے ان کو سمجھ جائیں گے ایسے عمدہ اور بلیغ مجازی کلمات کو حقیقت پر اتارنا گویا ایک خوبصورت مثنوی کا ایک دھپکی نکل میں خاکہ کھینچنا ہے۔ بلاغت کا تمام مدار استعارات لطیفہ پر ہوتا ہے اسی وجہ سے خدا تعالیٰ کے کلام نے بھی جو بلیغ الکلام ہے۔ جس قدر استعاروں کو استعمال کیا ہے اور کسی کے کلام میں یہ طرز لطیف نہیں ہے۔“ (توضیح مرام ص ۱۲ خزائن ج ۳ ص ۵۸) اور فتح الاسلام میں آپ لکھتے ہیں۔ ”صرف رکی اور ظاہری طور پر قرآن شریف کے تراجم پھیلانا یا فقط کتب دینیہ اور احادیث نبویہ کو اردو یا فارسی میں ترجمہ کر کے روانہ دینا..... یہ ایسے امور نہیں ہیں جن کو کمال اور واقعی طور پر تجدد یں دینا کہا جائے..... ایسی ظاہری اور بے مغز خدمتیں ہر ایک باطل آدمی کر سکتا ہے اور ہمیشہ جاری ہیں۔ ان کو مجددیت سے کچھ علاقہ نہیں۔“ (فتح اسلام ص ۸ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۷۶) اور اسی کتاب میں لکھا ہے۔ ”پس کمال انفس کی جگہ ہے کہ جس قدر تم رکی باتوں اور رکی علوم کی اشاعت کے لیے جوش رکھتے اور اس کے عشر عشر بھی آسمانی سلسلہ کی طرف تمہارا خیال نہیں۔“

(فتح اسلام ص ۷۷ خزائن ج ۳ ص ۴۲)

۱۔ فتح اسلام میں لکھتے ہیں۔ ”اس نے (یعنی خدا نے) اس سلسلہ کے قائم کرنے کے وقت مجھے فرمایا کہ زمین میں طوفان مٹلاتے برپا ہے تو اس طوفان کے وقت میں یہ کشتی تیار کر جو شخص اس کشتی میں سوار ہوگا وہ غرق ہونے سے نجات پا جائے گا اور جو انکار میں رہے گا اس کے لیے موت درپیش ہے۔“

(فتح اسلام ص ۴۲ خزائن ج ۳ ص ۲۵)

اور اسی کتاب میں فرماتے ہیں۔ ”اس زمانہ میں حصن حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔“

اسی کتاب میں لکھتے ہیں۔ ”بلکہ بعض خشک ٹہنیوں کی طرح نظر آتے ہیں جن کو میرا خداوند جو میرا امتولی ہے مجھ سے کاٹ کر جلنے والی لکڑیوں میں پھینک دے گا۔“

(فتح اسلام ص ۶۷ خزائن ج ۳ ص ۴۰)

یہ قادیانی اور آپ کے حواریوں اور ہم مشربوں کے عقائد و مقالات کی چند تمثیلات ہیں بطور مشتہ نمونہ خروار وائد کے از بسیار؟ کیونکہ مزید تفصیل کی اس مقام میں گنجائش نہیں۔

اب ان کے طریق عملی کو جس میں وہ عقائد و مقالات مذکورہ بالا کی تائید کرتے ہیں اور اس سے وہ بزعم خود اصول و مسائل اسلام کی تیج کنی کر رہے ہیں بیان کیا جاتا ہے۔

عقائد و مقالات مذکورہ کی تائید و ترویج کی غرض سے وہ احادیث صحیحہ کو بلاتردرد کرتے و غیر صحیح و موضوع قرار دیتے ہیں اور کئی احادیث و آثار و اقوال از خود وضع کر کے آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب اور علمائے اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں اور آیات و احادیث نبویہ ﷺ کی (جس کو مجبوراً صحیح مانتے ہیں) ایسی تاویل اور تحریف کرتے ہیں کہ اس میں نیجریوں اور باطلوں کو بھی انھوں نے مات کیا ہے۔

ان کے اس عمل کی تمثیلات و شواہد ان کی عبارات منقولہ سابق میں موجود ہیں اور علاوہ براں چند تمثیلات و شواہد ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں۔

(۱)..... آپ نے احادیث متضمنہ ذکر دجال موعود کو غیر صحیح و موضوع بنانے کی غرض سے آنحضرت ﷺ پر یہ افتراء کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمیں اس کے (یعنی صیاد کے) حال میں ابھی تک اشتباہ ہے (یہ فقرہ بقلم جلی آپ کے رسالہ (ازالہ کے صفحہ ۲۲۵ خزائن ج ۳ ص ۲۱۲، ۲۱۳) میں بعینہ موجود ہے اور مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبر ۴ (مباحثہ لودھیانہ ص ۲۶ خزائن ج ۴ ص ۲۸) میں آپ نے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے آپ بھی فرمایا ہے کہ میں اپنی امت پر ابن صیاد کے دجال معبود ہونے کی نسبت ڈرتا ہوں (یہ بھی آپ ہی کے الفاظ ہیں) حالانکہ کسی حدیث صحیح یا ضعیف میں یہ قول آنحضرت ﷺ سے مقول نہیں اور جب آپ سے مباحثہ لودھیانہ میں آنحضرت ﷺ سے اس قول کے مردی ہونے کا ثبوت طلب کیا گیا تو آپ نے جابر بن عبد اللہ کا یہ قول کہ آنحضرت ﷺ ابن صیاد کے دجال ہونے سے ڈرتے رہے جو شرح السنہ میں مردی ہے اور وہ آنحضرت ﷺ کا قول نہیں ہے، پیش کیا اور آخر مباحثہ تک آنحضرت ﷺ سے اس قول کا ثبوت نہ دیا۔

(۲)..... اس حدیث کو موضوع ٹھہرانے کی غرض سے آپ نے ایک حدیث کو وضع کیا اور اس میں صحابہ پر افتراء کیا اور طرفہ یہ ہے کہ اس حدیث کو صحیح مسلم میں موجود بتایا۔ چنانچہ مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبر ۴ (مباحثہ الحق لودھیانہ ص ۲۶ خزائن ج ۴ ص ۲۸) میں آپ نے لکھا ہے کہ ایک اور حدیث مسلم میں ہے جس میں لکھا ہے کہ صحابہ کا اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ دجال معبود ابن صیاد ہی ہے۔

حالانکہ صحیح مسلم میں اس حدیث کا نام و نشان نہیں جس میں اجماع صحابہ کا ذکر ہو یا اشارہ ہو۔ مباحثہ لودھیانہ میں آپ سے اس حدیث اور اجماع کی سند پوچھی گئی تو آپ نے حضرت ابوسعید خدریؓ کے اس قول کی کہ ابن صیاد نے ان کے پاس شکایت کی کہ لوگ اس کو دجال معبود سمجھتے ہیں۔ نشان دہی کی۔ جس میں نہ اس اجماع کا صریح ذکر پایا جاتا ہے نہ اس کی طرف دہاں کوئی اشارہ ہے صرف غیر معین لوگوں کا ابن صیاد کو دجال کہنا مفہوم ہوتا ہے جس کے مقابلہ میں بہت سے صحابہؓ کا جن میں خود ابوسعید خدریؓ داخل ہیں ابن صیاد کو دجال موعود نہ سمجھنا بلکہ اور شخص کو دجال موعود سمجھنا اسی کتاب صحیح مسلم کی احادیث سے ثابت ہے۔

(۳)..... صحیح مسلم کی اس حدیث کو (جس میں حضرت مسیح کا دمشق کے قریب اترنا بیان ہوا ہے) موضوع قرار دینے کی غرض سے آپ نے ایک افتراء بعض علماء امت پر کیا اور (ازالہ کے صفحہ ۲۱۸ خزائن ج ۳ ص ۲۰۹) میں لکھا ہے

کہ ”بعض علماء کہتے ہیں کہ حضرت مسیح نہ بیت المقدس میں اترے گا اور نہ دمشق میں بلکہ وہ مسلمانوں کے لشکر گاہ میں اترے گا جہاں حضرت مہدی ہوں گے۔“ حالانکہ علماء اسلام سے ایسا کوئی معلوم نہیں ہوا جس نے یہ بات کہی ہو کہ حضرت مسیح نہ بیت المقدس میں اترے گا اور نہ دمشق میں بلکہ علمائے اسلام نے ان سبھی مقامات کو ایک مقام قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے کہ حضرت مسیح بیت المقدس میں اتریں گے۔

ابن ماجہ کے حاشیہ میں لکھا ہے۔ قال الحافظ ابن کثیر وقد ورد فی بعض الاحادیث ان عیسیٰ علیہ السلام یزل بیت المقدس وفي رواية بالاردن وفي رواية بمعسكر المسلمين فالله اعلم قلت حديث النزول ببیت المقدس عند المصنف وهو عندی ارجح ولاینا فی سائر الروایات لان بیت المقدس هو شرقی دمشق وهو معسكر المسلمين اذ ذاک والاردن اسم الکورة کذا فی الصحاح و بیت المقدس داخل له فاتفقت الروایات فان لم یکن فی بیت المقدس الان منارة بیضاء فلا بد ان تحدث قبل نزوله. (حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۹۷ باب فتنة الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم)

بیت المقدس دمشق سے مشرق میں ہے وہیں مسلمانوں کا لشکر ہوگا اور وہ اردن ہی کے علاقہ میں ہوگا۔ اسی جگہ خدا تعالیٰ منارہ سفید بنا دے گا۔“ (مخلص)

لودھیانہ کے مباحثہ میں آپ سے اس قول ”بعض علماء“ کا ثبوت طلب کیا گیا تو آپ نے ایسا جواب دیا جس سے آپ کے اس افتراء کا اور یقین ہوا۔

(۳)..... اس حدیث صحیح مسلم اور دیگر احادیث نزول حضرت مسیح علیہ السلام میں تحریف و تاویل کرنے کی غرض سے ایک افتراء مرزا نے آنحضرت ﷺ پر یہ کیا اور کہا ہے کہ ”آنحضرت ﷺ نے اس حدیث کی نسبت جس میں دجال کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور اس میں (اس کو ابن قطن کے مشابہ کہا) صاف اور صریح طور پر فرما دیا ہے کہ یہ میرا ایک مکاشفہ یا ایک خواب ہے۔“ (ازالہ ص ۲۶۰ خزائن ج ۳ ص ۲۰۲) اور کہا ہے کہ ”آنحضرت ﷺ صاف اور صریح طور پر فرماتے ہیں کہ میرا یہ ایک کشف یا خواب ہے۔“ (ازالہ ص ۲۰۷ خزائن ج ۳ ص ۲۰۲)

اور کہا ہے ”آنحضرت ﷺ خود اس بات کا اقرار فرماتے ہیں کہ ”یہ سب بیانات میرے مکاشفات میں سے ہیں۔“ (ازالہ ص ۲۳۲ خزائن ج ۳ ص ۲۱۶) حالانکہ کسی حدیث میں آنحضرت ﷺ سے یہ اقوال مروی نہیں۔ حدیث میں آنحضرت ﷺ کا دجال کو طواف کرتے دیکھنا اور ابن قطن سے تشبیہ دینا مروی ہے اس کو تسلیم کر لیا جائے کہ وہ ایک خواب یا کشف کا واقعہ ہے تو کوئی شخص (جس کو دین سے تعلق ہو اور کذب سے احتراز) اس کو آنحضرت ﷺ کا قول اور صاف و صریح اقرار نہیں ٹھہرا سکتا۔

اس افتراء سے آپ کی غرض (جس کو مرزا نے ازالہ کے صفحہ ۲۳۲ میں ظاہر کیا ہے) یہ ہے کہ اسی پر حدیث دمشق وغیرہ کو قیاس کریں اور ان کو بھی ایک خواب یا مکاشفہ قرار دے کر تعبیر اور تاویل کا محتاج بنا دیں اور ان کے ظاہری معنی سے ان کو پھیر سکیں۔! جو کمال جرأت و محض افتراء ہے۔

(۵)..... ان احادیث نزول حضرت مسیح علیہ السلام میں تحریف اور تاویل کی غرض سے آپ نے اس حدیث کے ترجمہ میں جس میں یہ بیان ہے کہ عنقریب ابن مریم حاکم عادل ہو کر نزول کریں گے آنحضرت ﷺ پر ایک سوال و جواب کا افتراء کیا۔ اور ازالہ میں آنحضرت ﷺ سے نقل کیا ہے۔ ”تمہارا اس دن کیا حال ہوگا جس دن ابن مریم تم میں نازل ہوگا اور تم جانتے ہو کہ ابن مریم کون ہے وہ تمہارا ہی امام ہوگا اور تم ہی میں سے (اے امتی لوگو) پیدا

ہوگا۔“ (ازالہ ص ۲۰۱ خزائن ج ۳ ص ۱۹۸) اور (ازالہ کے صفحہ ۲۹۱ خزائن ج ۳ ص ۲۳۹) میں لفظ ”بل ہو“ اپنے مجوزہ جواب میں از خود ملا کر وضع لفظ حدیث کا بھی ارتکاب کیا اور لکھ دیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو سچ سچ ابن مریم ہی نہ سمجھ لو ”بل ہو“ امامکم منکم حالانکہ اس حدیث کے کسی طریق میں آنحضرت ﷺ سے یہ سوال و جواب منقول نہیں ہے۔ اور نہ لفظ ”بل ہو“ اس حدیث میں آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ اس سوال و جواب کے افتراء سے آپ کا مقصود یہ ہے کہ جو ظاہر حدیث سے مفہوم ہوتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو اس وقت مسلمانوں کا امام موجود ہوگا۔ (جس سے عام اہل اسلام کے اعتقاد میں حضرت امام مہدی مراد ہیں) اور وہ آپ کے خیال اور دعوؤں کی جڑ کاٹ رہا ہے کیونکہ اس وقت امام مہدی موجود نہیں تو آپ مسیح موعود کیونکر بن سکتے ہیں؟ اس کا جواب ادا ہو۔ یہ سوچ کر آپ نے چاہا کہ چلو امام مہدی بھی ہم خود ہی بن جائیں اور حدیث کے یہ معنی گھڑ لیں کہ جو مسیح آئے گا وہی امام مہدی ہوگا۔ اور یہ سوال و جواب بنایا اور جواب میں لفظ ”بل ہو“ بڑھایا اور رسول اللہ ﷺ پر افتراء کیا مگر یہ نہ سوچا کہ دوسری حدیث صحیح مسلم میں صاف آیا ہے۔ عن جابر بن عبد اللہ یقول سمعت النبی ﷺ یقول لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیمة قال فینزل عیسیٰ ابن مریم ﷺ فیقول امیرھم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة اللہ هذه الامة۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۷)

کتاب الایمان، باب نزول عیسیٰ حاکما بشریعة نبینا۔

”عیسیٰ بن مریم ﷺ آئیں گے تو ان کا (یعنی مسلمانوں کا) امیر (یعنی امام) ان کو کہے گا کہ آپ آئیں نماز پڑھائیں وہ (اس امام کو) یہ جواب دیں گے نہیں۔ امیر (یعنی امام) تم ہی میں سے ہونا چاہیے۔ یہ کہنا اس امت محمدیہ کے اعزاز و اکرام کے لیے ہوگا جو خدا کی طرف سے اس کو حاصل ہے۔“

اس قسم کی تاویلات و تحریفات اور رد نصوص و وضع احادیث و اقوال آپ کے طریق عملی میں اور بھی بکثرت پائی جاتی ہیں اور آپ کی تصنیفات کے صدہا صفحات میں موجود ہیں ان چند امثلہ و عقائد و مقالات و طریق عملی میرزا قادیانی کو پیش کر کے علمائے اسلام سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ آیا وہ ان عقائد و مقالات و طریق عملی میں اسلام خصوصاً مذہب اہل سنت کا پابند و پیرو ہے۔ یا اس سے خارج، بشرق اول علمائے ربانی نصوص کتاب و سنت و اقوال سلف امت اہل قرون ثلاثہ اس کی تائید میں نقل کریں۔ قرون ثلاثہ کے مابعد کے علماء یا صوفیوں کے اقوال بلا دلیل کتاب اللہ و سنت معرض نقل میں نہ لائیں و بشرق ثانی وہ علمائے ربانی یہ فرمائیں کہ ان عقائد و مقالات اور طریق عملی خصوصاً اس کے دعویٰ نبوت و اشاعت اکاذیب و وضع احادیث کا ذہب و رد احادیث صحیحہ و تحریف معانی نصوص کی نظر سے اس کو ختمہ ان تیس دجالوں کے جن کے خارج ہونے کی آنحضرت ﷺ نے خبر دی ہے ایک دجال اور اس کے ان عقائد و خیالات و طریق عملی میں اس کے پیروان و ہم مشربوں کو ذریعات دجال کہہ سکتے ہیں یا نہیں اور ایسے عقائد و مقالات و طریق عملی کے ساتھ کوئی شخص شرعاً و عقلاً دلی اور ملہم و محدث و مجدد ہو سکتا ہے یا نہیں۔ بیٹو! توجروا۔

الجواب..... ان عقائد و مقالات اور اس طریق عملی میں مرزا قادیانی پابندی اسلام خصوصاً مذہب اہل سنت سے خارج ہے کیونکہ یہ عقائد و مقالات و طریق عملی اسلامی و سنی نہیں بلکہ ازاں جملہ بعض عقائد و مقالات یونانی فلاسفہ کے ہیں۔ بعض ہندوؤں و پیروان وید کے بعض نیچریوں کے بعض نصاریٰ کے بعض اہل بدعت و ضلالت کے

اور اس کا طریق عملی لمحدین باطنیہ^۱ وغیرہ اہل ضلال کا طریق ہے۔ اور اس کے دعوائے نبوت اور اشاعت اکاذیب اور اس لمحدانہ طریق کی نظر سے یقیناً اس کو ان تیس دجالوں میں سے جن کی خبر حدیث میں وارد ہے ایک دجال کہہ سکتے ہیں اور اس کے پیروان وہم مشربوں کو ذریعہ دجال۔ یہ لوگ دجال نہ ہوں تو پھر احادیث نبویہ ﷺ کا جن میں تیس دجالوں کذابوں کی خبر دی گئی ہے کوئی مصداق نہیں ہو سکتا اور اس اعتقاد و عمل کے ساتھ کوئی شخص شرعاً و عقلاً ولی و ملہم و محدث نہیں ہو سکتا۔ اس عمل و اعتقاد کا شخص خدا کا ملہم و مخاطب ہو تو انبیاء و ملہمین سابقین کا الہام بے اعتبار ہو جاتا ہے اس اجمال کی تفصیل بطور تمثیل ذیل میں معروض ہے۔

قادیانی کا کواکب و سیارات و افلاک کے لیے نفوس و ارواح تجویز کرنا یونانیوں کے فلاسفہ اشراقیین و ہندوان پیروان وید کا مذہب ہے (چنانچہ قادیانی اس امر کا توضیح المرام ص ۳۳ خزائن ج ۳ ص ۶۸ میں خود معترف ہوا ہے) اسلام نے یہ اعتقاد مسلمانوں کو نہیں سکھایا۔ اور قرآن و حدیث میں جو اسلام کے اصل اصول ہیں اس کا کہیں ذکر پایا نہیں گیا اور جو بعض متاخرین صوفیہ نے بہ تقلید فلاسفہ یا اپنے مشاہدہ و مکاشفہ سے ان ارواح کو تسلیم کیا ہے وہ مذہب اسلام نہیں ہو سکتا کیونکہ کتاب و سنت میں اس اعتقاد کا ثبوت پایا نہیں جاتا اور ان صوفیوں نے خود بھی اس اعتقاد کو اعتقاد یا مذہب اسلام قرار نہیں دیا۔ صرف اپنا مشاہدہ بیان کیا ہے۔ لہذا ان صوفیوں کا مکاشفہ سے وجود ان ارواح کو تسلیم کرنا اس اعتقاد کو داخل اسلام نہیں بنا سکتا اور اگر کوئی ناواقف اس مذہب و اعتقاد کو جزو اسلام قرار دے تو وہ بحکم حدیث من احدث فی امرنا هذا مالیس فیہ فہو ردّ (یعنی جو شخص ہمارے دین میں وہ عمل یا اعتقاد از خود پیدا کرے جو بحکم قرآن و حدیث اس میں سے نہ ہو تو وہ لائق رد ہے قابل قبول نہیں ہے) قادیانی کے اس خیال کا ابطال ان نصوص و اقوال سے بھی ہوگا جو اس کے اقوال آئندہ کے ابطال کے لیے پیش کیے جائیں گے۔

اور قادیانی کا نفوس فلکیہ و ارواح کواکب کو ملائکہ کہنا بھی ان فلاسفہ کا احداث ہے۔ جو فلسفہ کے ساتھ اسلام کے قائل ہیں انھوں نے فلسفہ کو اسلام سے ملایا ہے اور تن زیب میں گاڑھے کا پیوند لگانا چاہا ہے۔ کتاب اللہ و سنت میں کہیں اس مذہب کا ثبوت پایا نہیں جاتا۔

امام رازی نے تفسیر کبیر میں ملائکہ کے متعلق لوگوں کے مذاہب بیان کیے ہیں تو ان میں فلاسفہ کا یہ مذہب بیان کیا ہے کہ وہ ارواح کواکب ہیں چنانچہ فرمایا ہے۔ ثانیہما اقوال الفلاسفہ وہی انہا جو اھر قائمۃ

۱۔ باطنیہ ایک طہ فرقہ کا نام ہے جس کی تاویلات کی چند تشبیہات بیان کی جاتی ہیں جن سے ناظرین کو یقین ہو کہ مرزا غلام احمد اور اس کے اتباع کی تاویلات اسی قسم کی تاویلات ہیں۔ اور سب کا طریق ایک ہے۔ ملاحظہ سہجہ کا یہ مذہب ہے کہ وضو سے امام وقت کی دوستی مراد ہے اور زکوٰۃ سے تزکیہ نفس اور کعبہ ذات نبی ﷺ اور صفارہ سے جناب امامین حسن حسین علیہما السلام اور احتلام سے افشائے اسرار امام وقت۔ اور غسل سے امام وقت کے جناب میں دوبارہ عہد و بیعت کرنا اور جنت سے جسم کو آسائش و آرام دینا اور دوزخ سے تکلیفات اٹھانا وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح ملاحظہ باطنیہ کی یہ رائے ہے کہ روزہ، نماز، حج، زکوٰۃ، خلفائے ثلاثہ کے من گھڑت احکام ہیں اور روزہ رمضان خاص، بدعت عمری ہے۔ ملاحظہ منصور یہ کہتے ہیں کہ جنت سے امام وقت اور دوزخ سے اس کے دشمن مراد ہیں۔ جیسے ابوبکرؓ و عمرؓ وغیرہ وغیرہ جناب شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ اپنے تحفہ اشاعہ عشریہ میں فرماتے ہیں کہ ”مطبع باللہ عباہ کے عہد میں ان فرقوں کو بایں عقل و شعور نہایت غلبہ اور کمال تسلط حاصل تھا جس کے بعد انھوں نے ایک عالم کو گمراہ کیا۔ دانشمندوں کو ایک قسم کی عبرت حاصل ہونے کا مقام ہے۔“

بأنفسها وليست بمتحيزة البتة وانها بالماهية مخالفة لانواع النفوس الناطقة البشرية وانها اكمل قوة منها واكثر علماء منها و انها للنفوس البشرية جارية مجرى الشمس بالنسبة الى الضوء ثم ان هذه الجواهر على قسمين منها ماهي بالنسبة الى اجرام الافلاك والكواكب كنفوسنا الناطقة بالنسبة الى ابداننا ومنها ماهي لاعلى شئ من تدبير الافلاك بل هي مستغرقة في معرفة الله ومحبة مشغولة بطاعته وهذا القسم من الملائكة هم المقربون و نستهم الى الملائكة الذين يدبرون السموات كنسبة اولئك المدبرين الى نفوسنا الناطقة فهذان القسمان قد اتفقت الفلاسفة على اثباتهما ومنهم من اثبت نوعا اخر من الملائكة وهي الملائكة الارضية المدبرة لاحوال هذا العالم السفلى ثم ان المدبرات لهذا العالم ان كانت خيرة فهم الملائكة وان كانت شريرة فهو الشياطين.

(تفسير كبير ج ۱ ص ۱۶۰، ۱۶۱ زیر آیت و اذ قال ربك للملائكة)

”دوسرا فلاسفہ کا قول ہے کہ ملائکہ جواہر یعنی بذات خود قائم ہیں مگر وہ کسی چیز (مکان) میں جاگزیں نہیں ہوتے اور ان کی حقیقت انسانی نفوس کی حقیقت سے مخالف ہے وہ ان سے قوی تر اور علم میں بڑھ کر ہیں۔ ان کو انسانی نفوس سے وہ نسبت ہے جو روشنی کو سورج سے نسبت ہے۔ پھر یہ جواہر دو قسم کے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جن کو افلاک و کواکب سے وہ نسبت ہے جو ہمارے نفوس ناطقہ کو ہمارے بدنوں سے ہے اور بعض ایسے ہیں جن کو اجسام فلکیہ کی تدبیر سے کوئی تعلق نہیں ہے (یعنی وہ اس کے مدبر نہیں) بلکہ وہ اللہ کی معرفت اور محبت میں مستغرق اور اس کے حکم کی بجا آوری میں مشغول ہیں۔ اس قسم کے ملائکہ مقررین کہلاتے ہیں۔ ان کے ملائکہ مدبرین افلاک کو ہمارے نفوس ناطقہ سے نسبت ہے ان دونوں قسموں کے ماننے پر فلاسفہ کا اتفاق ہے بعض فلاسفہ ایک اور قسم ملائکہ کو بھی مانتے ہیں وہ زمین کے ملائکہ ہیں جن کو عالم سفلی کی تدبیر سے تعلق ہے۔ پھر یہ (عالم سفلی کے مدبر) اگر اچھے ہیں تو وہ ملائکہ کہلاتے ہیں اور اگر برے ہیں تو شیاطین ہیں۔“

اور قادیانی کا جملہ حوادث و کائنات عالم کو ستاروں کی تاثیر سمجھنا بھی فلاسفہ اور نجومیوں اور ہندوؤں اور مجوسیوں اور دھویہ اور بت پرستوں کا مذہب ہے۔ ہندو ان تائکین وید کا قائل تاثیر ہونا تو قادیانی نے خود (توضیح مرام ص ۳۳ خزائن ج ۳ ص ۶۷) میں بیان کیا ہے۔ بت پرست اور مجوس و دھویہ کا قائل ہونا امام رازی کی تفسیر سے نقل کیا جاتا ہے۔ امام رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں۔ وثانیہا قول طوائف من عبدة الاوثان وهو ان الملائكة هي الحقيقة في هذه الكواكب الموصوفة بالاسعاد والانحاس فانها بزعمهم احياء ناطقة وان المسعادات منها ملائكة الرحمة والمنحاة ملائكة العذاب و ثالثها قول معظم المجوس والثوية وهو ان هذا العالم مركب من اصلين ازليين وهما النور والظلمة وهما في الحقيقة جوهران شفافان مختاران قادران متضاد النفس والصورة مختلفا الفعل والتدبير فجواهر النور فاضل خير تقى طيب الريح كريم النفس يسر ولا يضر ولا ينفع ولا يمنع ويحيى ولا يبلى وجوهر الظلمة على منه ذلك ثم ان جوهر النور لم يزل يولد الاولياء وهم الملائكة لاعلى سبيل التناكح بل على سبيل تولدا الحكمة من الحكيم والضوء من المضيء وجوهر الظلمة لم يزل يولد الاعداء وهم الشياطين على سبيل تولد السفه من السفه لاعلى سبيل التناكح. (تفسير كبير ج ۱ ص ۱۶۰ زیر و اذ قال ربك للملائكة)

”دوسرا قول کئی بت پرست جماعتوں کا ہے وہ یہ کہ ملائکہ درحقیقت یہ ستارے ہیں جو سعد اور نحس

کہلاتے ہیں۔ ان کے اعتقاد میں یہ ستارے زندہ ہیں اور گویا ہیں اور ان میں جو سعد (نیک) ہیں وہ رحمت کے ملائکہ کہلاتے ہیں اور جو شمس ہیں وہ عذاب کے فرشتے۔ تیسرا قول اکثر مجوس اور منویہ کا ہے (جو عالم کے دو خالق مانتے ہیں) وہ کہتے ہیں عالم درحقیقت دو اصول (مادہ) سے مرکب ہے جو ہمیشہ سے چلے آتے ہیں۔ ان میں ایک نور ہے دوسرا اندھیرا اور وہ حقیقت میں جو ہر شفاف ہیں خود مختار قادر جنس و صورت میں باہم مختلف فعل و تدبیر میں جدا گانہ۔ سونور کا جو ہر بہتر اور سنہرا اور سخی ہے خوش کرتا ہے ضرر نہیں پہنچاتا۔ نفع دیتا ہے فائدہ کو نہیں روکتا۔ زندہ کرتا ہے مارتا اور بوسیدہ نہیں کرتا۔ اندھیرے کا جو ہر اس کے مخالف ہے پھر نور کے جو ہر سے ہمیشہ دوست پیدا ہوتے ہیں جیسے حکیم سے حکمت پیدا ہوتی ہے اور روشن چیز سے روشنی اور وہ ملائکہ کہلاتے ہیں اور اندھیرے کے جو ہر سے دشمن پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے احمق سے حماقت پیدا ہوتی ہے اور وہ شیاطین کہلاتے ہیں۔“

قادیانی نے بڑی جرأت کی ہے کہ ان باتوں کو قرآن سے ثابت بتایا ہے۔ اس جرأت میں قادیانی نے خدا پر افتراء کیا ہے۔ کسی آیہ قرآن میں یہ ارشاد نہیں ہوا کہ کواکب و سیارات کے لیے ارواح ہیں اور کائنات الارض کے وجود میں مؤثر ہیں اور وہی ملائکہ ہیں جو انبیاء وغیرہ منہبین کی روحانی تربیت کر رہے ہیں اور نہ آنحضرت ﷺ نے کہیں یہ ارشاد فرمایا ہے اور اعتقاد تاثیر کواکب کو تو قرآن شریف سے اشارہ اور آنحضرت ﷺ نے صراحۃً ناشکری و کفر قرار دیا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے تجعلون رزقکم انکم تکذبون (الواقۃ ۸۲) (کیا تمہاری یہی شکرگزاری ہے کہ تم خدا کو جھٹلاتے ہو) جو بارش ہوتی ہے تو یہ کہتے ہو کہ فلاں ستارہ کی تاثیر سے ہوئی ہے۔

صحیحین میں آنحضرت ﷺ سے ابو ہریرہؓ نے روایت کیا ہے۔ عن زید بن خالد الجہنی انہ صلی لنا رسول اللہ ﷺ صلوٰۃ الصبح بالحدیث علی اثر سماء کانت من اللیلۃ فلما انصرف النبی ﷺ اقبل علی الناس فقال هل تدرون ماذا قال ربکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال قال اصبح من عبادی مؤمن بی وکافر فاما من قال مطرنا بفضل اللہ ورحمۃ فذلک مؤمن بی وکافر بالکواکب واما من قال ممطرنا بنوء کذا وکذا فذلک کافر بی و مؤمن بالکواکب۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۳۱ کتاب الاستسقاء باب قول اللہ و تجعلون رزقکم انکم تکذبون) (مسلم ج ۱ ص ۵۹ باب بیان الکفر من قال ممطرنا بنوء للفظ لہ)

”مقام حدیث میں آنحضرت ﷺ نے بارش کے بعد صبح کی نماز پڑھائی تو اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ آیا تم جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے۔ اصحاب بولے کہ اللہ اور اللہ کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں کوئی مجھ پر ایمان لاتا ہے اور کوئی کافر ہوتا ہے، سو جو یہ کہے کہ ہم پر خدا کے فضل و رحمت سے بارش ہوئی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور ستاروں سے منکر اور جو یہ کہے کہ فلاں ستارہ کے فلاں مقام پر پہنچنے کے سبب بارش ہوئی ہے تو وہ ستاروں پر ایمان لاتا ہے اور مجھ سے کافر ہے۔“

صحیح مسلم کی ایک حدیث میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ عن ابن عباس قال مطر الناس علی عهد رسول اللہ ﷺ فقال النبی ﷺ اصبح من الناس شاکر و منهم کافر قالوا ہذہ رحمۃ اللہ وقال بعضهم لقد صدق نوح کذا و کذا قال فنزلت ہذہ الایۃ فلا اقسام بمواقع النجوم حتی بلغ اتجعلون رزقکم انکم تکذبون۔ (مسلم ص ۵۹ ج ۱ باب ایضاً)

”آنحضرت ﷺ کے وقت میں بارش ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا خدا تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندوں

سے کوئی شاکر ہے کوئی کافر۔ شاکر کہتے ہیں یہ بارش خدا کی رحمت ہے بعض کافر کہتے ہیں کہ فلاں فلاں ستارہ کا غروب سچا نکلا جو بارش ہوئی اس پر آیت اتری۔“

امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں۔ اما معنی الحديث فاختلف العلماء في كفر من قال مطرنا بنوء كذا على قولين احدهما هو كفر بالله تعالى سالب لاصل الايمان مخرج من ملة الاسلام قالوا وهذا في من قال ذلك معتقدا ان الكواكب فاعل منشي للمطر كما كان بعض اهل الجاهلية يزعم ومن اعتقد هذا فلاشك في كفره وهذا القول الذي ذهب اليه جماهير العلماء والشافعي منهم وهو ظاهر الحديث قالوا وعلى هذا لوقال مطرنا بنوء كذا معتقدا انه من الله وبرحمته وان النوء ميقات له و علامة اعتبار بالعادة فكانه قال مطرنا في وقت كذا فهذا لا يكفرواختلفوا في كراهته والظاهر كراهته لكنها كراهة تنزيهة و سبب الكراهة انها كلمة مترددة بين الكفر وغيره فيساء الظن بصاحبها ولا نها شعار الجاهلية ومن سلك مسلككم والقول الثاني في اصل تاويل الحديث ان المراد كفر نعمة الله تعالى لا قتصاده على اضافة الغيث الى الكواكب وهذا فيمن لا يعتقد تدبير الكواكب.

(شرح مسلم ص ۵۹ باب ايضا)

”جو یہ کہے کہ فلاں ستارہ کے سبب بارش ہوئی اس کے کفر کی تفسیر میں علماء کے دو قول ہیں اول یہ کہ یہ خدا کے ساتھ کفر ہے ایمان کو دور کرنے والا اسلام کے دائرہ سے نکالنے والا یہ قول اس شخص کے حق میں ہے جو اعتقاد رکھے کہ ستارہ بارش کا فاعل اور مدبر ہے۔ اس کی تاثیر سے بارش ہوتی ہے جیسا کہ جاہلیت میں خیال کیا جاتا تھا۔ دوسرا قول یہ کہ اس سے کفر ان نعمت یعنی (ناشکری) مراد ہے یہ قول اس شخص کے حق میں ہے جو ستارہ کو مدبر و مؤثر نہ سمجھے یعنی صرف علامت ظہور تاثیر خداوندی خیال کرے۔ (مخلص)

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے۔ وکانوا فی الجاهلیة یظنون ان نزل الغیث بواسطۃ النوء اما بصنعه علی زعمهم واما بعلامته فابطل الشرع قولهم وجعله کفراً فان اعتقد قائل ذلک ان النوء صنفاً فی ذلک فکفره کفر تشریک وان اعتقد ان ذلک من قبیل التجربة فلیس بشرک لن یجوز اطلاق الکفر علیہ و اراده..... کفر النعمة لانه لم يقع فی شی من طرق الحديث بین الکفر والشکر واسطة فیحمل الکفر فیہ علی المعینین لتناول الامرین.

(فتح الباری ص ۴۳۳ ج ۲ باب قول الله تعالى و تجعلون رزقکم انکم تکذبون الخ)

”ایام جاہلیت میں یہ اعتقاد تھا کہ بارش ستاروں کے فعل سے یا ان کی (مقررہ) علامت سے ہوتی ہے۔ سو شارع نے ان دونوں خیالوں کو باطل کیا اور کفر ظہر آیا سو اگر یہ اعتقاد ہو کہ فعل ستارہ کا اس میں دخل ہے تو یہ مشرک نہ کفر ہے اور اگر صرف یہ اعتقاد ہو کہ تجربہ کی رو سے ہے تو یہ شرک نہیں مگر اس کو کفر بمعنی ناشکری ہے کہہ سکتے ہیں۔“

ان احادیث سے بہ شہادت اقوال علماء صاف ثابت ہے کہ ستاروں کو بارش میں مؤثر و سبب وجود سمجھنے کو آنحضرت ﷺ نے کفر قرار دیا ہے۔ اس کو کفر ملت سمجھیں خواہ کفر نعمت اب اور حوادث و کائنات میں تاثیر نجوم کے اعتقاد کا کفر ہونا ثابت کیا جاتا ہے۔

ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ سے منقول ہے۔ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد ابو داؤد واحمد وابن ماجہ۔

(مشکوٰۃ ص ۳۹۳ باب الکھانة)

”آپ ﷺ نے فرمایا جس نے علم نجوم سے کچھ حاصل کیا اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا جس قدر اس میں زیادتی کرے گا سحر میں زیادتی کرے گا۔“

ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا۔ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ من اقتبس باباً من علم النجوم لغير ما ذكر الله فقد اقتبس شعبة من السحر المنجم كاهن والكاهن ساحر والساحر كافر رواه رزين۔

(مشکوٰۃ ص ۳۹۳ باب الکھانة)

”جس نے علم نجوم کا کوئی باب (حصہ) حاصل کیا یعنی اس کی تاثیرات و فوائد کا علم سیکھا بجز ان فوائد کے جو خدا تعالیٰ نے بیان کیے ہیں (چنانچہ قادیانہ کی روایت میں ان کی تفسیر غریب آتی ہے) اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا اور نجومی (اس علم کو حاصل کرنے والا اور اس کا معتقد) کاہن ہے اور کاہن ساحر ہے اور ساحر کافر ہے۔“

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے کتاب حجتہ اللہ البالغہ میں فرمایا ہے۔ واما الانواء والنجوم فلا یبعد ان یکون لهما حقيقة ما فان الشرع انما اتى بالنهي عن الاشتغال به لانفي الحقيقة البتة وانما توارث السلف الصالح ترك الاشتغال به وذم المستضلين وعدم القبول بتلك التأثيرات لا القول بالعدم اصلاً..... ولكن الناس جميعاً تو غلوا في هذا العلم تو غلاشديدا حتى صار مظنة لكفر الله وعدم الايمان به فعسى ان لايقول صاحب توغل هذا العلم مطرنا بفضل الله ورحمته من صميم قلبه بل يقول مطرنا بنوء كذا وكذا فيكون صاداً عن تحقيقه بالايمان الذي هو الاصل في النجاة واما النجوم فانه لا يضر جهله اذ الله مدبر للعالم على حسب حكمة علمه احداً ولم يعلم فلذلك وجب في الملة ان يخمل ذكره وينهى من تعلم ويجهل بان من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد و مثل ذلك مثل التوراة والانجيل شدد النبي ﷺ على من اراد ان ينظر فيهما الكونهما محرقة ومظنة لعدم الانقياد للقران العظيم ولذلك نهو عنه هذا ما ادئى اليه رائينا وتفحصنا فان ثبت من السنة مايدل على خلاف ذلك فالامر على ما في السنة۔

(حجتہ اللہ البالغہ ج ۲ ص ۱۹۵ مبحث فی اللباس والزينة ونحوها)

”حقیقت نجوم کو ممکن تسلیم کرنے اور ان کی تاثیرات کو غیر متباعد ماننے کے ساتھ علم نجوم سے شغل ترک کرنا اور اس شغل والے کو برا سمجھنا اور نجوم کی تاثیرات کا قائل و معتقد نہ ہونا سلف صالحین سے متوارث چلا آتا ہے اور اس علم میں تو غل مظنہ کفر ہے اور پیغمبر صاحب ملت کا یہ فرض تھا کہ اس کے ذکر کو مٹا دے اور اس کے سیکھنے سے لوگوں کو روک دے اور پکار کر یہ کہہ دے کہ جو شخص اس علم سے کچھ حاصل کرتا ہے وہ سحر کا ایک شعبہ حاصل کرتا ہے۔“

شاہ صاحب کا کلام اس باب میں ایک نص قطعی ہے کہ شریعت اور اسلام میں نجوم کی تاثیرات کے اعتقاد سے منع کیا گیا ہے۔ گو نفس الامر میں خدا تعالیٰ نے ان میں تاثیرات رکھے ہوں اور وہ واقعی و غیرہ مستبعد ہوں۔

اور صحیح بخاری میں حکم نجوم کے بیان میں ایک باب منعقد کر کے اس میں قادیانہ سے نقل کیا۔ باب فی النجوم وقال قتادة ولقد زينا السماء الدنيا بمصابيح خلق هذه النجوم لثلث جعلها زينة للسماء و رجوما للشياطين و علامات يهتدى بها فمن تاول فيها بغير ذلك اخطا واضاع نصيبه و تكلف مالا

علم له به (بخاری ج ۱ ص ۳۵۳) وفي رواية زرين عن قتادة..... تكلف مالا يعنيه وما لاعلم له به وما عجز عن علمه الانبياء والملائكة وعن الربيع مثله وزادو الله ما جعل الله في نجم حيوة احد ولا رزقه ولا موته وانما يفترون على الله الكذب ويتعللون بالنجوم. (مشکوٰۃ ص ۳۲۰ باب الكهانة فصل ۳) وصله عبد بن حميد من طريق شيبان عنه به وزاد في اخره وان ناساً جهلة بامر الله قد احدثوا في هذه النجوم كهانة من غرس بنجم كذا كان كذا ومن سافر بنجم كذا كان كذا والعمرى مامن النجوم نجم الاويولد به الطويل والقصير والاحمر والابيض والحسن والدميم وما علم هذه النجوم وهذه الدابة وهذا الطائر شيء من هذا الغيب انتهى. وبهذه الزيادة تظهر مناسبة ايراد المصنف ما اورده من تفسير الاشياء التي ذكرها من القرآن وان كان ذكر بعضها وقع استطراداً والله اعلم قال الداؤدي قول قتادة في النجوم حسن الا قوله اخطأ واضاع نفسه فانه قصر في ذلك بل قائل ذلك كافر انتهى ولم يتعين الكفر في حق من قال ذلك وانما يكفر من نسب الاختراع اليها واما من جعلها علامة على حدوث امر في الارض فلا. (فتح الباري ص ۲۱۱ ج ۶ باب في النجوم وقال قتادة الخ)

”یہ ستارے تین (فوائد) کے لیے پیدا کیے گئے ہیں (۱)..... خدا تعالیٰ نے ان کو آسمانوں کے لیے زینت بنایا ہے۔ (۲)..... ان سے شیاطین کو جو آسمانوں پر احکام سننے کو چڑھتے ہیں۔ مارا جاتا ہے۔ (۳)..... وہ علامات ہیں (جن کے سمت سے جنگوں اور دریاؤں میں راستہ پہنچانا جاتا ہے) پھر جو شخص ان ستاروں سے اور اغراض و فوائد کا ہونا بیان کرے تو وہ خطا کار ہے اور اپنا حصہ (فہم قرآن سے) ضائع کرتا ہے اور اس علم کے لیے تکلف کرتا ہے جس کا علم اس کے لیے ممکن نہیں۔ رزین کی روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ شخص اس امر کے جاننے کے لیے تکلف کرتا ہے جس کے جاننے سے انبیاء و ملائکہ بھی عاجز ہیں۔ ایسا ہی ربیع بن زیاد سے رزین نے نقل کیا ہے۔ اس نے اس پر یہ بھی بڑھایا ہے کہ بخدا خدا تعالیٰ نے کسی ستارہ کو نہ کسی کی زندگانی کا سبب بنایا ہے نہ موت کا نہ رزق کا نجومی جھوٹ بولتے ہیں کہ وہ ستاروں کو علل (اسباب مؤثرہ بناتے ہیں۔ فتح الباری میں لکھا ہے کہ اس قول قتادہ کی سند عبد بن حمید نے بیان کی ہے اور اس کے آخر میں یہ بڑھا دیا ہے کہ خدا کے حکم یا شان سے جاہل لوگوں نے ستاروں میں یہ باتیں از خود نکالی ہیں کہ فلاں ستارہ کے وقت درخت لگا دے تو یہ ہوگا۔ فلاں ستارے کے وقت سفر کرے تو ایسا ہوگا اور ہر ایک ستارہ کی تاثیر سے کوئی دراز قامت پیدا ہوتا ہے کوئی پست قامت، کوئی سرخ کوئی سفید، کوئی خوبصورت کوئی بدصورت اور ستاروں اور چوپایوں اور جانوروں کے یہ علوم علم غیب سے نہیں ہے۔ داؤدی نے کہا ہے قتادہ کا یہ قول اچھا ہے۔ مگر اس اعتقاد و قول جاہلیت کو صرف خطا کہنا اس کی کوتاہی ہے ایسے اعتقاد والا شخص کافر ہے (صاحب فتح الباری کہتے ہیں) صرف اسی کہنے پر کفر کا حکم نہیں ہو سکتا کافر اسی کو کہا جاتا ہے جو ستاروں کو مخترع (یعنی موجد و موثر کہے) اور جو یہ سمجھے کہ یہ ستارے زمین میں خدا تعالیٰ کی قدرت و تاثیرات کے ظاہر ہونے کی علامات ہیں تو وہ کافر نہیں ہے۔“

اور یہ بات ظاہر ہے کہ پرانے فلسفی اور قادیانی ان کو اکابر کو صرف علامات نہیں سمجھتے بلکہ ان کو مؤثر جانتے ہیں اور ان کی تاثیرات کے قائل ہیں لہذا ان کا اعتقاد وہی اعتقاد ہے جس کو عبارات مذکورہ میں حقیقی کفر کہا گیا ہے۔

اور اگر کوئی کہے کہ مرزا قادیانی تو مدعی اسلام ہے وہ خدا تعالیٰ کو عالم کا خالق و موجد جانتا ہے ستاروں کا

خالق و موجد بھی خدا تعالیٰ ہی کو سمجھتا ہے۔ لہذا اس کا ستاروں کی تاثیر کا قائل ہونا یہ معنی رکھتا ہے کہ یہ تاثیر ستاروں کو خدا تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے پھر ان کی تاثیر کا اعتقاد کفر کیونکر ہوا؟ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ پرانے فلسفی اور نجومی بھی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ستاروں کا خالق خدائے تعالیٰ ہے اور اسی نے ستاروں میں یہ تاثیرات پیدا کر دی ہیں ایسا کوئی فلسفی یا نجومی (مجر دہریہ کے) نہیں جو ستاروں کو خدا کی مخلوق نہ سمجھتا ہو یا ان کی تاثیر کو خدا کی مخلوق نہ جانتا ہو بائیں ہمہ وہ اس تاثیر کے اعتقاد کے سبب کافر سمجھے گئے ہیں تو قادیانی کو کیونکر نہ سمجھا جائے۔

اس اعتقاد تاثیر کو باوجود اس اعتراف کے کہ وہ تاثیر خدا کی طرف سے ہے اور اس کی مخلوق ہے کفر ٹھہرانے کی عقلی وجہ اور اس کا سر یہ ہے کہ جو لوگ اس تاثیر کے قائل ہیں وہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ تاثیر ستاروں کے لیے ایسی لازمی ہے کہ اس تاثیر کا ستاروں سے جدا ہونا محال ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس تاثیر کو پیدا تو کر دیا مگر وہ اب اس تاثیر کے معدوم کرنے پر قادر نہیں رہا اور اپنے مقررہ قانون کو وہ معزول بادشاہ کی مانند بدل نہیں سکتا اس امر کا فلاسفہ نہ صرف تاثیرات نجوم کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں بلکہ جملہ اسباب و مسببات عالم کی نسبت وہ یہی اعتقاد رکھتے ہیں اور اسباب و مسببات میں تلازم کو وہ واجب اور عدم تلازم کو محال جانتے ہیں اور اس کو قانون قدرت (یا انگریزی والے لاز آف نیچر) کہتے ہیں اور اس کی تبدیل اور تغیر سے خدا تعالیٰ کو عاجز و غیر قادر جانتے ہیں اور اس کے کفر ہونے میں اہل اسلام کو کیا شک ہے۔

اہل اسلام خدا تعالیٰ کو قائل، با اختیار و متصرف و مدبر عالم جانتے ہیں اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ جو آثار اسباب عالم سے ظاہر ہوتے ہیں وہ خدا ہی کی تاثیر سے ہیں اور اسی کی قدرت و اختیار میں ہیں وہ چاہتا ہے تو ان سے ان آثار کا ظہور ہوتا ہے۔ اور اگر وہ چاہتا ہے تو ان سے ان آثار کا عکس ظاہر کرتا ہے۔ وہ پانی سے آگ کا کام لیتا ہے اور آگ سے پانی کا کام۔ الغرض اہل اسلام کے نزدیک موثر خدا تعالیٰ ہے اسباب عالم اس کی تاثیر کے ظہور کے محل ہیں۔

اس بیان سے ثابت ہوا کہ تاثیرات نجوم جس کے قرآن سے ثابت ہونے کا قادیانی مدعی ہے۔ قرآن سے ثابت نہیں بلکہ قرآن اور حدیث اور علمائے اسلام نے اس کو کفر قرار دیا ہے۔ کفر حقیقی ملت سے خارج کرنے والا ہو خواہ کفر ان نعمت اور اعتقاد تاثیر صرف فلاسفہ اور نجومیوں اور ہندوؤں کا مذہب ہے اور قادیانی اس اعتقاد میں انھیں کا پیر اور مقلد ہے نہ پیرو اسلام۔ اور قادیانی کا حضرت جبریل و ملک الموت کے زمین پر آنے کو محال جانا بھی اسی فلسفیوں اور نیچریوں کے اصول پر مبنی ہے جس کا کفر ہونا ابھی بیان ہوا ہے اور جبریل وغیرہ ملائکہ کے صور محسوسہ کو جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام دیکھتے ان کی خیالی صورت و عکسی تصویر قرار دینا بھی یعنی نیچریوں کی تجویز ہے جو سر سید احمد خاں صاحب کی تفسیر میں بیان ہوئی علمائے اسلام کے نزدیک احادیث نزول و روت جبریل میں یہ تاویل کرنا معانی نصوص میں تحریف کرنا ہے جو طہرین باطنیہ کا شیوہ ہے۔

شرح عقائد نفی ص ۱۶۶ بحث النصوص (مکتبہ خیر کثیر کراچی) میں لکھا ہے۔ والنصوص من الكتاب والسنة تحمل علی ظواہرہا مالم یصرف عنها دلیل قطعی والعدول عنها ای عن الظواہر الی معان یدعیہا اهل الباطن وهم الملاحدة وسمو الباطنیة لادعائهم ان النصوص لیست علی ظواہرہا بل لہا معان باطنیة لا یعرفہا الا المعلم وقصد ہم بذالک نفی الشریعة بالکلیۃ الحاد ای میل وعدول عن الاسلام و اتصال والتصاف بالکفر لکونه تکذیباً للنبی علیہ السلام فیما علم معینہ بہ

بالضرورة واما ماذهب اليه بعض المحققين من ان النصوص مصروفة على ظواهرها ومع ذلك فيها اشارات خفيفة الى دقائق تنكشف على ارباب السلوك يمكن التطبيق بينها وبين الظواهر المرادة فهو من كمال الايمان ومحض العرفان.

”قرآن و حدیث کے نصوص (یعنی صاف عبارتوں) سے ان کے ظاہری معانی مراد لیے جائیں گے جب تک کوئی قطعی دلیل ان معانی سے نہ پھیرے۔ اور ظاہری معانی سے ایسے معانی کی طرف عدول کرنا جس کے اہل باطن مدعی ہیں اسلام سے عدول کرنا اور ٹھنڈا بننا ہے۔ باطنیہ طہر لوگ ہیں اس کو باطنیہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ عبارات واضح قرآن کی نسبت یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے ظاہری معنی مراد نہیں بلکہ باطنی معنی مراد ہیں جن کو ان کا معلم سکھاتا ہے۔ ان کا مقصد اس اصول سے یہ ہے کہ احکام شریعت باطل و بے کار ہو جائیں۔ اس امر کو کفر و الحاد اس لیے کہا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے احکام و ارشادات کے جو بطور ہدایت آنحضرت ﷺ سے ثابت ہیں تکذیب پائی جاتی ہے۔ ہاں جو بعض اہل تحقیق قائل ہیں کہ نصوص قرآن اور حدیث کے ظاہری معانی تو مراد ہیں ہی اور باوجود اس کے ان نصوص میں بعض مخفی اشارات بھی پائے جاتے ہیں اور وہ اہل سلوک پر کھلتے ہیں اور وہ معانی ظاہری معانی سے مطابق ہو سکتے ہیں سو وہ کمال ایمان اور عرفان کی بات ہے۔“

ایسا ہی شرح فقہ اکبر وغیرہ کتب عقائد میں ہے اور یہ ظاہر ہے کہ قادیانی اور ان کے حواریوں کی تاویلات اس قسم سے نہیں ہیں کہ وہ معانی ظاہریہ کو بھی تسلیم کرتے ہوں اور مع ہذا اس کے اسرار و معانی لطیفہ بیان کرتے ہوں وہ تو معانی ظاہری کی نفی کرتے ہیں اور صاف کہہ چکے کہ نزول جبریل سے ہدیۃ نزول مراد نہیں ہے اور جبریل کا اپنے ہیڈ کوارٹر آفتاب سے جدا ہونا نظام شمسی میں فساد پیدا کرتا ہے اور ملک الموت کا بذات خود زمین پر آنا ناممکن ہے۔ و علیٰ هذا القیاس انھیں اصول مسلمہ اہل اسلام کی شہادت سے قادیانی اور ان کے گروہ کی وہ تاویلات جو درباب نزول حضرت مسیح علیہ السلام و معجزات مسیح و خروج دجال و یاجوج و ماجوج و لیلۃ القدر و تجدد آدم وغیرہ میں وہ کرتے ہیں نصوص کی تحریف و الحاد ہے اور ان سب امور کو اہل اسلام انھیں معانی سے تسلیم کرتے ہیں جو ان کے ظاہری معانی ہیں۔

امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں۔ قال القاضي رحمه الله تعالى نزول عيسى عليه السلام وقتله الدجال حق و صحيح عند اهل السنة للاحاديث الصحيحة في ذلك وليس في العقل ولا في الشرع ما يبطله فوجب اثباته و انكر ذلك بعض المعتزلة والجهمية ومن وافقهم وزعموا ان هذه الاحاديث مردودة بقوله تعالى و خاتم النبيين و بقوله ﷺ لا نبی بعدی و باجماع المسلمین انه لا نبی بد نبینا ﷺ وان شریعة مؤبدۃ الی یوم القيمة لا تنسخ و هذا الاستدلال فاسد لانه لیس المراد بنزول عیسیٰ علیہ السلام انه ینزل نبیا بشرع ینسخ شرعنا ولا فی هذه الاحادیث ولا فی غیرها شی من هذا بل صحت هذه الاحادیث هنا وما سبق فی کتاب الايمان و غیرها انه ینزل حکما مقسطا یحکم بشرعنا و یحیی من امور شرعنا ما هجرة الناس انتهى.

(شرح تودوی ص ۴۰۳ ج ۲ باب ذکر الدجال)

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا اور دجال کو قتل کرنا اہل سنت کے نزدیک حق اور صحیح ہے کیونکہ احادیث صحیحہ اس باب میں موجود ہیں اور عقل و شرع میں ایسی کوئی دلیل وارد نہیں ہے جو اس نزول کو باطل کرے۔ لہذا اس

کا ثابت رکھنا (یعنی تسلیم کرنا) واجب ہے۔ معتزلہ اور بعض جہمیہ اور ان کے ہم مشرب اس کے منکر ہیں ان کا یہ خیال ہے کہ وہ احادیث جن میں نزول مسیح کا ذکر ہے اس آیت کے مخالف ہیں جس میں آنحضرت ﷺ کو نبیوں کا خاتم کہا گیا ہے اور اس قول نبوی کے مخالف ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور مسلمانوں کے اس اجماع کے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور آپ ﷺ کی شریعت قیامت تک منسوخ نہ ہوگی مگر ان کا ان دلائل سے استدلال ایک فاسد استدلال ہے۔ کسی حدیث میں یہ نہیں آیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے نبی ہو کر آئیں گے جو آنحضرت ﷺ کی شریعت کو منسوخ کریں گے۔ یہ بات نہ ان احادیث نزول میں ہے نہ اور کسی حدیث میں بلکہ کتاب الایمان میں گزر چکا ہے کہ وہ حاکم عادل ہو کر آئیں گے۔ ہماری ہی شریعت پر عمل کریں گے اور اس شریعت کے ان امور کو زندہ کریں گے جن کو لوگوں نے چھوڑ رکھا ہوگا۔“

اور اس کے جلد اول میں لکھا ہے۔ فالصواب ماقد مناه وهو انه لا يقبلها ولا يقبل من الكفار الاسلام ومن بذل فهم الجزية لم يكف عنه بهابل لا يقبل الا الاسلام فعلى هذا قد يقال هذا خلاف ما هو حكم الشرع اليوم فان الكتابي اذا بذل الجزية وجب قبولها ولم يجز قتله ولا اكراهه على الاسلام وجوابه ان هذا الحكم ليس مستمرا الى يوم القيمة بل هو مقيد بما قبل نزول عيسى عليه السلام واخبر النب ﷺ في هذه الاحاديث الصحيحة بنسخه وليس عيسى عليه السلام هو الناسخ بل نبينا ﷺ هو الممين للنسخ فان عيسى عليه السلام يحكم بشرعنا فدل على ان الامتناع من قبول الجزية في ذلك الوقت هو شرع نبينا محمد ﷺ. (شرح مسلم نووی ج ۱ ص ۸۷ باب نزول عیسیٰ بن مریم) ”ٹھیک بات وہی ہے جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کچھ (جزیہ وغیرہ) قبول نہ کریں گے اس پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ ہماری آج کے دن کی شریعت کے مخالف ہے کیونکہ اس وقت کتابی سے جزیہ قبول کرنا واجب ہے اور اس کو قتل کرنا یا اسلام پر مجبور کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حکم قیامت تک نہیں رہے گا بلکہ وہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے زمانہ تک رہے گا۔ اس حکم کا بوقت نزول مسیح منسوخ ہو جانا آنحضرت ﷺ نے ان احادیث سے ظاہر کر دیا ہے تو اس حکم کے ناسخ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ ٹھہرے بلکہ آنحضرت ﷺ ناسخ ہوئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت اس حکم کے نسخ کے مبین ہوں گے وہ آنحضرت ﷺ کے اس حکم سے جزیہ موقوف کریں گے اس سے ثابت ہوا کہ اس وقت جزیہ نہ قبول کرنا آنحضرت ﷺ کے حکم سے ہوگا۔ نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حکم سے۔“

اور اس کے جلد دوم میں فرمایا ہے۔ قال القاضي هذه الاحاديث التي ذكرها مسلم وغيره في قصة الدجال حجة لمذهب اهل الحق في صحة وجوده وانه شخص بعينه ابتلى الله به عباده و اقدره على اشياء من مقدورات الله تعالى من احياء الموتى الذي يقتله ومن ظهوره زهرة الدنيا والخصب معه وجنته و ناره ونهره و اتباع كنوز الارض له وامره السماء ان تمطر فتمطر والارض ان تنبت فنبت فيقح كل ذلك بقدره الله تعالى و مشيته ثم يعجزه الله تعالى بعد ذلك فلا يقدر على قتل ذلك الرجل ولا غيره و يطل امره و يقتله عيسى عليه السلام و ينبت الله الذين امنوا هذا مذهب اهل السنة وجميع المحدثين والفقهاء والنظار خلافاً لمن انكره وابطل امره من الخوارج والجهمية وبعض المعتزلة وخلافاً للحياثي المعتزلي و موافقيه من الجهمية وغيرهم في

انہ صحیح الوجود لکن الذی یدعی مخارف و خیالات لاحقائق لها وزعموا انہ لوکان حقاً لم یوق بمعجزات الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم و هذا غلط من جمیعہم لانہ لم یدع النبوة فیکون مامعہ کالتصدیق لہ وانما یدعی الالہیۃ وہم فی نفس دعواہ مکذب لها بصورۃ حالہ و وجود دلائل الحدوث فیہ و نقص صورته و عجزہ عن ازالۃ لعور الذی فی عینہ وعن ازالۃ الشاهد بکفرہ المکتوب بین عینہ ولہذہ الدلائل وغیرہا لا یغتر بہ الادعاع من الناس لسد الحاجة والفاقة رغبة فی سد الرمح وتقیۃ وخوفاً من اذاہ لان فتنة عظیمة جد اتدهش العقول و تحیر الالباب مع سرعة مرورہ فی الامر ولا یمکث بحیث یتامل الضعفاء حالہ و دلائل الحدوث فیہ والنقص فیصدقہ من یصدقہ فی ہذہ الحالۃ ولہذا حذرت الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین من فتنة و نبہوا علی نقصہ و دلائل ابطالہ واما اهل التوفیق فلا یفترون بہ و یخدعون بما معہ لما ذکرناہ من الدلائل المکذبة لہ مع ماسبق لہم منالعلم بحالہ ولہذا یقول لہ الذی یقتلہ ثم یحییہ ما ازددت فیک الابصیرۃ.

(نوی شرح مسلم ص ۳۹۹ جلد ۲ باب ذکر الدجال)

”قاضی عیاض نے کہا ہے ان احادیث میں جن کو مسلم نے قصہ دجال میں ذکر کیا ہے اہل حق کے مذہب کی دلیل پائی جاتی ہے کہ دجال کا ہونا صحیح ہے اور وہ ایک ایسا شخص ہے جس کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ مسلمانوں کا امتحان کرے گا اور اس کو ایسی چیزوں پر قدرت دے گا جو خدا کی قدرت میں داخل ہیں جیسے مردہ کو (جس کو وہ مارے گا) زندہ کرنا اور دنیا کی زینت اور فراخی اور بہشت اور آگ اور نہروں کا اس کے ساتھ ہونا اور زمین کے خزانوں کا اس کے تابع ہونا اور اس کے کہنے سے آسمان سے مینہ برسا اور زمین کا اگانا یہ سب کچھ خدا کی قدرت اور ارادہ سے ہوگا۔ پھر خدا تعالیٰ اس کو عاجز کر دے گا تو وہ کسی کے مارنے پر قادر نہ ہوگا اور اس کا حال بگڑ جائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو قتل کریں گے اور خدا تعالیٰ ایمان لانے والوں کو اس امتحان میں ثابت قدم رکھے گا۔ یہی اہل سنت اور تمام محدثین و فقہاء اور اہل اجتہاد کا مذہب ہے۔ خوارج، بعض معتزلہ اور جبائی اور اس کے ہم خیال جہمیہ اس کے مخالف ہیں وہ اس کے ہونے کو تو مانتے ہیں مگر یہ کہتے ہیں کہ جو وہ کرے گا یا دکھائے گا وہ صرف خیالات ہوں گے ان کی حقیقت کوئی نہ ہوگی وہ کہتے ہیں کہ اگر وہ امور واقعی ہوں تو پھر معجزات انبیاء کا اعتبار نہیں رہتا مگر یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ وہ یہ کرشمات دکھانے کے وقت نبوت کا دعویٰ نہ کرے گا تا کہ ان امور سے اس کے اس دعویٰ کی تصدیق ہو اور وہ معجزات انبیاء کے مشابہ ہو کر نبوت میں شبہ و شک ڈال سکیں بلکہ وہ ان خوارق کے وقت الوہیت کا دعویٰ جھوٹا کرے گا جو خود بخود باطل ہوگا اور دجال کا ظاہری اور اس کے مخلوق ہونے کے دلائل اور اس کی صورت کا عیب اور اس کا اس عیب کو دور کرنے سے اور اپنی پیشانی سے علامت کفر (لفظ کافر) کو مٹانے سے عاجز رہنا اس کو جھٹلائے گا۔

اس میں ان دلائل عجز و حدوث کے موجود ہونے کی وجہ سے اس کے خوارق سے کوئی دھوکا نہ کھائے گا بجز عامی لوگوں کے جو بھوک کے سبب یا اس کے ڈر کے مارے اس کو مان لیں گے کیونکہ اس کا فتنہ ہوش و حیران کر دے گا اور اس کا زمین پر جلدی سے پھر جانا ان کو اس کے حال کو سوچنے کا موقع نہ دے گا۔ اسی وجہ سے انبیاء نے اس کے فتنہ سے لوگوں کو ڈرایا ہے اور اس کے نقص و عجز پر آگاہ کر دیا اور جن لوگوں کو خدا تعالیٰ توفیق دے گا وہ اس سے دھوکہ نہ کھائیں گے اور جو خوارق اس سے صادر ہوں گے وہ ان سے اس کے قریب میں نہ آئیں گے

کیونکہ وہ اس کے کذب اور معجز کے دلائل جانتے ہوں گے اور وہ اس کے حال سے واقف ہوں گے۔ اسی وجہ سے جس شخص کو وہ قتل کر کے جلادے گا وہ اس کو صاف کہے گا کہ تیرے اس فعل سے میرا یقین بڑھ گیا ہے۔“

اور ایسا ہی تمام کتب حدیث کے متون و شروح میں حضرت مسیح بن مریم ﷺ کا نزول اور دجال و یاجوج و ماجوج کا خروج ظاہری معنی سے تسلیم و بیان کیا گیا ہے اور ان امور کو ایسا یقینی سمجھا گیا ہے کہ ان کو اہل سنت کے اعتقادات میں داخل کیا گیا ہے۔

حضرت امام الائمہ امام اعظم علیہ الرحمۃ نے فقہ اکبر میں اور ملا علی قاریؒ نے اس کی شرح میں فرمایا ہے۔
 وخروج الدجال و یاجوج و ماجوج کما قال تعالیٰ حتی اذا فتحت یاجوج و ماجوج و هم من کل حذب ینسلون۔ و طلوع الشمس من مغربها کما قال تعالیٰ یوم یأتی بعض آیات ربک لا ینفع نفسا ایمانها لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانها خیرا..... ونزول عیسیٰ من السماء قال اللہ تعالیٰ انه لعلم للساعة وقال و ان من اهل الكتب الا لیؤمنن به قبل موته ای قبل موت عیسیٰ علیہ السلام بعد نزوله عند قیام الساعة فیصیر الملل واحده و هی ملة الاسلام الحنیفہ و فی نسخة قدم طلوع الشمس علی البقیة و علی کل تقدیره قالوا او المطلق الجمیعة والافترتیب القضیہ ان المهدی ینظر اولاً فی الحرمین الشریفین ثم یأتی بیت المقدس فیتاى الدجال و یحصره فی ذالک الحال فینزل عیسیٰ علیہ السلام من المنارة الشرقیة فی دمشق الشام و یجئ الی قتال الدجال فیقته بضربة فی الحال فانه ینذوب کالمح فی الماء عند نزول عیسیٰ علیہ السلام من السماء فیجتمع علیہ السلام بالمهدی وقد اقيمت الصلوة فیشر المهدی لعیسیٰ علیہ السلام بالتقدم فیجتمع معللابان هذه الصلوة اقيمت لك فانت اولی بان تكون الامام فی هذا المقام و یقتدی به لیظهر متابعة لنبینا ﷺ کما اشار الی هذا المعنی ﷺ بقوله لو کان موسى حیاً لما وسعه الا اتباعی و قد بینت وجه ذلك عند قوله تعالیٰ و اذاخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتب و حکمة ثم جاء کم رسول الایة۔ فی شرح الشفاء وغیره و قد ورد انه یبقی فی الارض اربعین سنة ثم یموت و یصلی علیہ المسلمون و یدفنون علی مارواه الطیالسی فی مسنده و روى غیره انه یدفن بین النبی ﷺ والصديق و روى انه یدفن بعد الشیخین فهینا للشیخین حیث اکتفا بالنبیین و فی رواية انه یمکث سبع سنین قبل و هی الاصح والمراد باربعین فی الروایة الاولى مدة مکثہ و بعده فانه رفع وله ثلث وثلثون سنة..... حق کاین ای ثابت و امر قدیم۔
 (شرح فقہ اکبر ص ۱۳۶، ۱۳۷)

”دجال اور یاجوج و ماجوج کا نکلنا جس کا ذکر قرآن کی اس آیت میں ہے کہ وہ ہر بلندی سے دوڑیں گے اور آفتاب کا جانب مغرب سے طلوع کرنا جس کا اس آیت میں ذکر ہے کہ جس وقت خدا کی بعض نشانیاں آئیں گی اس دن کسی کو جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہوگا اس کا ایمان نفع نہ دے گا اور حضرت عیسیٰ کا آسمان سے نازل ہونا چنانچہ قرآن میں ارشاد ہے کہ وہ (یعنی حضرت عیسیٰ ﷺ) قیامت کی ایک نشانی یا اس کے علم و شناخت کی دلیل ہیں اور ارشاد ہے کہ اہل کتاب سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو حضرت عیسیٰ ﷺ پر ان کی موت سے پہلے یعنی قیامت کے قریب ایمان نہ لائے گا اور اس وقت کبھی دین اور ملت ایک دین (اسلام) ہو جائے گا۔ یہ سب امور حق اور ثابت ہیں۔ فقہ اکبر کے بعض نسخوں میں آفتاب کے مغرب سے نکلنے کا ذکر باقی امور سے پہلے ہوا ہے۔ اس

صورت میں واؤ حرف عطف مطلق جمعیت کے لیے ہوا اور ترتیب امور مذکورہ کی اس طرح پر ہوگی کہ اوّل امام مہدی حرمین میں ظاہر ہوں گے۔ پھر وہ بیت المقدس میں آئیں گے۔ اس وقت دجال آئے گا اور اس کا محاصرہ کر لے گا۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے مشرقی منارہ کے پاس آسمان سے اتریں گے اور دجال کے قتل کی طرف متوجہ ہو کر ایک ہی وار سے اس کو مار ڈالیں گے۔ وہ ان کے اترنے کے وقت نمک کی طرح پکھلنے لگے گا (مگر اس کی جان انھیں کے ہاتھ سے نکلے گی) پھر حضرت عیسیٰ اور مہدی ایک جگہ جمع ہوں گے اور نماز کے لیے تکبیر ہوگی تو حضرت مہدی حضرت عیسیٰ کی طرف نماز پڑھانے کے لیے اشارہ کریں گے وہ اس سے انکار کریں گے یہ کہہ کر کہ آپ ہی کی امامت کے لیے یہ تکبیر ہوئی ہے۔ لہذا آپ ہی اس کے مستحق ہیں اور آپ ان کے مقتدی بن جائیں گے تاکہ معلوم ہو کہ وہ آنحضرت ﷺ کے تابعین میں سے ہیں۔ چنانچہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرما دیا کہ اگر حضرت موسیٰ زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری پیروی سے چارہ نہ ہوتا۔ اس کی وجہ اس قولی خداوندی کی شرح میں بیان ہوئی ہے جس میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے یہ عہد لیا تھا کہ تمہارے پاس میرا رسول (یعنی محمد رسول اللہ ﷺ) آئے تو تم پر اس کا ماننا اور مدد کرنا ضروری ہوگا۔ شفا کی شرح وغیرہ میں مذکور ہے کہ حضرت مسیح زمین میں چالیس برس رہیں گے اور پھر فوت ہوں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور ان کو دفن کریں گے۔ یہ ابوداؤد طیالسی کی مسند میں روایت ہے اور ان کی روایت میں ہے کہ آپ آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک اور حضرت صدیق اکبرؓ کی قبر کے بیچ میں دفن کیے جائیں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ شیخین (صدیق اکبرؓ اور فاروقؓ) کی قبر کے بعد دفن کیے جائیں گے۔ اس صورت میں شیخین کے لیے مژدہ ہے کہ شیخین دونوں (آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح علیہ السلام) کے بیچ میں مدفون ہوں گے۔ بعض کا قول ہے کہ وہ زمین میں سات سال رہیں گے اور یہی صحیح ترین اقوال سے ہے اور چالیس سال ٹھہرنے کی روایت سے بھی یہی مراد ہے کہ وہ بعد نزول سات برس رہیں گے کیونکہ ازاں جملہ تینتیس برس انھوں نے آسمان پر جانے سے پہلے دنیا میں بسر کیے اور جب وہ اٹھائے گئے تھے تو ان کی تینتیس سال کی عمر تھی۔“

اور شرح عقائد نسفی میں ہے۔ وما اخبر به النبي عليه السلام من اشراط الساعة اى من علاماتھا من خروج الدجال و دابة الارض و ماجوج و ماجوج و نزول عيسى من السماء و طلوع الشمس من مغربھا فهو حق لانھا امور ممكنة اخبر بها الصادق قال حذيفة بن اسيد الغفاري طلع النبي ﷺ علينا و نحن نتذاكر فقال ماتذكرون قلنا، تذكر الساعة قال انها ان تقوم حتى تروا قبلھا عشر ايات فذكر الدخان و الدجال و الدابة و طلوع الشمس من مغربھا و نزول عيسى بن مريم و خروج ماجوج و ماجوج و ثلاثة خسوف الخ۔ (شرح عقائد ص ۷۳ مکتبہ خیر کراچی)

”آنحضرت ﷺ نے جو علامات قیامت (یعنی اس سے پہلے آنے والی چیزوں) کی خبر دی ہے یعنی دجال اور یاجوج و ماجوج کا نکلنا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا اور آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا (وغیرہ وغیرہ) وہ حق (واقع ہونے والے) ہیں کیونکہ یہ ایسے امور ہیں جو ممکن الوقوع ہیں اور مخبر صادق (آنحضرت ﷺ) نے ان کے وقوع کی خبر دی ہے۔ حذیفہ بن اسید غفاریؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک دن تشریف لائے تو ہم کچھ مذاکرہ کر رہے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم کیا ذکر کر رہے ہو ہم نے عرض کیا ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت نہ ہوگی جب تک تم دس نشان اس سے پہلے نہ دیکھ لو گے۔

پھر آپ ﷺ نے دھان، دجال، دلبۃ الارض، طلوع آفتاب از جانب مغرب، نزول حضرت مسیح، خروج یاجوج و ماجوج اور زمین کا خسوف اور یمن سے نکلنے والی آگ کا ذکر فرمایا۔“

یہ حدیث حذیفہ بن اسیدؓ کی جس کا شرح عقائد میں حوالہ دیا گیا ہے۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۹۳) میں مروی ہے اور صحاح میں ایسی بہت سی احادیث موجود ہیں جن میں قادیانی اور اس کے حواریوں کی تاویلات مذکورہ کی گنجائش ہی نہیں ہے۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان سے ایک باب منعقد کر کے اس میں ایک حدیث نقل کی ہے جس کا یہ مضمون ہے۔ قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الحزبۃ و یفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تكون السجدة الواحدة خیراً من الدنيا وما فیها ثم یقول ابوہریرۃ و اقرؤا ان شئتم و ان من اهل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موته و یوم القیامۃ یكون علیہم شہیداً۔ (بخاری ج ۱ ص ۳۹۰ واللفظ، مسلم ج ۱ ص ۸۷)

”عنقریب حضرت ابن مریم حاکم عادل اتریں گے۔ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے جزیرہ موقوف کریں گے۔ وغیرہ وغیرہ اس حدیث کے آخر میں راوی حدیث ابوہریرہؓ کا یہ قول منقول ہے کہ چاہو تو (اس حدیث کی تصدیق کے لیے) یہ آیت پڑھ لو جس میں ارشاد ہے کہ اہل کتاب سے ایسا کوئی نہ ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے۔“

اور اس میں بالاتفاق اہل اسلام و گروہ مسیحائی میرزائی (بہ) کے ضمیر سے حضرت عیسیٰ مراد ہیں اگرچہ (موتہ) کے ضمیر سے مراد میں اختلاف ہے۔ اس سے بلا نزاع و بے اختلاف ثابت ہے کہ اس حدیث میں راوی ابوہریرہؓ اور اس کے مخرجین امام بخاری و مسلم کے نزدیک حضرت عیسیٰ ابن مریم ہی کا نزول مراد ہے نہ کسی اور نام کے عیسیٰ یا مثالی مسیح کا۔

امام نووی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔ قوله ثم یقول ابوہریرۃ اقرؤا ان شئتم و ان من اهل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موته فہیہ دلالة ظاہرة علی ان مذهب ابی ہریرۃ فی الایۃ ان الضمیر فی موته یعود علی عیسیٰ علیہ السلام۔ (شرح مسلم نووی ص ۸۷ ج ۱)

”ابوہریرہؓ کے اس قول سے کہ چاہو تو یہ قول خداوندی پڑھ لو۔ و ان من اهل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موته صاف سمجھا جاتا ہے کہ ابوہریرہؓ کا اس آیت میں یہی مذہب تھا کہ اس میں لفظ موتہ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے۔“

اور صحیح مسلم کی مشہور حدیث دمشق میں جس آنے والے مسیح کا ذکر ہے اس کے نام کے ساتھ جا بجانی اللہ کا لفظ وارد ہے ایک جگہ پر فیحصر نبی اللہ ایک جگہ ثم یهبط نبی اللہ دو جگہ ہے فیرغب نبی اللہ چنانچہ ارشاد ہے۔ یحصر نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام و اصحابہ حتی یکون راس الثور لاحدہم خیراً من مائة دینار لاحدکم الیوم فیرغب نبی اللہ عیسیٰ و اصحابہ فیرسل اللہ علیہم النعف فی رقابہم۔ فیصبحون فرسی کموت نفس واحدة ثم یهبط نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام یدعوا اصحابہ الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع شبرا لاملأہ زہمہم و تنتہم فیرغب نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام و اصحابہ۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۰۲، ۳۰۱ باب ذکر الدجال)

”خدا کے نبی عیسیٰ ﷺ اور ان کے ساتھ والے (یا جوج ماجوج) کے محاصرہ میں آ جائیں گے اس وقت گائے کی سری (کھانے کے لیے) سودینار سے ان کو بہتر معلوم ہوگی۔ پھر خدا کے نبی عیسیٰ اور آپ کے ساتھ والے خدا کی جناب میں رغبت (دعا) کریں گے تو خدا تعالیٰ یا جوج ماجوج کی گردنوں میں پھوڑا پیدا کر دے گا پھر وہ سب کے سب ایسے مرجائیں گے جیسے ایک جان مرنے ہے۔ پھر خدا کے نبی عیسیٰ پہاڑ سے اتر آئیں گے اور اپنے ساتھ والوں کو بلائیں گے تو زمین پر باشت بھر ایسی جگہ نہ پائیں گے جو ان کی نعشوں اور بدبوؤں سے بھری نہ ہوگی۔ پھر خدا کے نبی عیسیٰ ﷺ اور ان کے ساتھ والے خدا سے دعا مانگیں گے۔“

یہ الفاظ بھی صاف شاہد و ناظر ہیں کہ جس مسیح کے نزول کا اس حدیث میں ذکر ہے وہ اللہ کا نبی ہوگا نہ کوئی اور نام کا عیسیٰ یا مثالی مسیح۔

اور سنن ابوداؤد میں آنے والے مسیح کا ذکر ہوا ہے تو اس میں بھی آنے والے مسیح کو پہلے نبی کہا ہے پھر اس کے نزول کا ذکر فرمایا ہے چنانچہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ انه قال لیس بینی و بینہ نبی یعنی عیسیٰ علیہ السلام وانہ نازل۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۵ باب خروج الدجال)

”آحضرت ﷺ نے فرمایا مجھ میں اور اس میں (یعنی عیسیٰ ﷺ میں) کوئی نبی نہ ہوگا اور وہ اترنے والے ہیں۔“

اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا مسیح نبی ہے نہ کوئی نام کا یا مثالی مسیح۔

اس قسم کی روایات کتب حدیث میں اور بہت ہیں جن میں گروہ قادیانی کی سابق تاویلات کا دخل نہیں ہے۔ ہاں ان احادیث کو آپ بر ملا موضوع قرار دیں یا اس میں یہ نئی تاویل کریں کہ آنے والے مسیح کو جو نبی کہا گیا ہے تو اس سے قادیانی نبی مراد ہے کیونکہ وہ محدث ہے اور محدث بھی ایک قسم کا نبی ہوتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر اس نبی سے محدث مراد ہوتا تو آحضرت ﷺ اس کی نفی نہ کرتے اور نہ فرماتے کہ میرے اور اس کے مابین کوئی نبی نہیں کیونکہ محدث تو آحضرت ﷺ اور آنے والے مسیح کے درمیان بہت ہو چکے ہیں۔

لیلة القدر اور تجد آدم کے ظاہری معانی پر محمول ہونے میں جو اقوال علمائے اسلام ہیں ان کی نقل کی اس مقام میں ضرورت نہیں ہے وہ تمام لوگوں میں معروف و مشہور ہیں۔

اس بیان سے ثابت ہوا کہ ان احادیث نزول حضرت مسیح ﷺ و خروج دجال و یا جوج و ماجوج میں قادیانی اور اس کے اتباع کی تاویل ملحدانہ تحریف ہے اور تمام اہل اسلام میں جو ان احادیث کو صحیح مانتے ہیں ان کے وہی معنی مراد ہونا مسلم ہے جو ظاہر الفاظ سے مفہوم ہوتے ہیں۔ قادیانی نے جو اس تاویل و تحریف کو تجدید دین و مغز شریعت قرار دیا ہے۔ یہ اس کے الحاد پر ایک اور دلیل ہے تجدید دین یہ نہیں ہے کہ عقائد و مسائل اسلام کے ایسے معانی کیے جائیں جو نہ صحابہ کے خیال میں آئے ہوں نہ تابعین کے اور نہ ظاہر الفاظ نصوص سے سمجھ میں آتے ہوں اور نہ قرون ثلاثہ میں تسلیم کیے گئے ہوں۔ ایسے معانی کا بیان تو احداث کہلاتا ہے بلکہ تجدید کے معنی یہ ہیں کہ جو اصول و مسائل (عقائد و اعمال) ازلہ شرعیہ سے ثابت ہوں اور قرون ثلاثہ میں تسلیم کیے گئے ہوں مگر لوگوں کی غفلت یا نادانگی سے متروک و مہجور ہو گئے ہوں ان کو از سر نو زندہ کر کے رواج دیا جائے اس پر دلیل یہ ہے کہ تجدید دین کا

۱۔ ابن ماجہ ص ۲۹۹ باب فتنة الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم میں ایک حدیث ہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ قیامت سے پہلے تجھے دنیا میں بھیجوں گا۔ پھر میں اتروں گا اور دجال کو قتل کروں گا۔

۲۔ یعنی زمانہ صحابہ کرام، عہد تابعین اور عہد تبع تابعین (ع۔ ح)

حکم وارد ہے اور احداث سے ممانعت آچکی ہے ان دونوں کو باہم متوافق کرنے سے صاف ثابت ہے کہ تجدید دین اسی صورت سے مطلوب شارع ہے جس میں احداث نہ پایا جائے۔ اور قادیانی کا یہ کہنا کہ تجدید دین ظاہری علوم سے نہیں ہو سکتی یہ اس کے الحاد پر ایک اور دلیل ہے تجدید احياء و ترویج اصول و مسائل اسلام کا نام ہے، تو ظاہری علوم اسلام اور علوم مسائل اسلامیہ کے بغیر ممکن نہیں ہے الحادات اور باطنیہ خیالات کی اشاعت تجدید ہوتی تو وہ ظاہری علوم کے بغیر بھی ممکن تھی۔

قادیانی اور اس کے اتباع نے جو آنے والے مسیح کی بعض ایسی صفات بیان کی ہیں جو ان کے زعم میں حضرت مسیح علیہ السلام میں نہیں پائی جاتیں صرف قادیانی میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے بیان میں انھوں نے کذب و تدلیس سے خوب کام لیا ہے اور اس سے اپنا دجال ہونا ثابت کر دکھایا ہے۔ آنے والے مسیح کی نسبت یہ کہیں بیان نہ ہوا تھا کہ وہ فارسی الاصل ہوگا اور نہ یہ ثابت ہے کہ مغل لوگ (جن میں قادیانی صاحب ہیں) فارسی الاصل ہیں۔ ایسا ہی کسی حدیث میں یہ تصریح نہیں ہے کہ آنے والا مسیح صرف ایک مسلمان امتی ہوگا اور نبی نہ ہوگا یہ بات صرف قادیانی اور اس کے حواریوں کی من گھڑت ہے جس کو انھوں نے آنحضرت ﷺ پر ایک سوال و جواب وضع کر کے اس سے نکالا ہے۔ جس کا بیان صورت مسئلہ میں کافی ہو چکا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے تو متعدد حدیثوں میں آنے والے مسیح کو نبی قرار دیا ہے جیسے منقول ہوا۔ آنے والے مسیح کے بالوں کا سیدھا ہونا اور رنگ کا گندم گوں ہونا جو انھوں نے بیان کیا ہے یہ حضرت مسیح بن مریم میں پایا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے مسیح بن مریم کا بھی حلیہ بیان کیا ہے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ وادانی اللیل عند الکعبۃ فی المنام فاذا رجل ادم کا حسن ماتری من ادم الرجال تضرب لمتہ بین منکبہ رجل الشعر یقطر اسہ ماء واضعاً یدہ علی منکبہ رجلین وهو یطوف بالبيت فقلت من هذا فقالوا هذا المسيح بن مریم۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۳۸۹ باب واذ کرنی الکتاب مریم)

”میں نے (خواب میں) ایک خوبصورت شخص گندم رنگ سیدھے بال والے کو دیکھا تو پوچھا کہ یہ کون ہے تو جواب ملا کہ یہ مسیح بن مریم ہے۔“

ہاں مجاہد کی حدیث میں حضرت ابن عمرؓ سے یہ بھی بخاری (ایضاً) میں ہے۔ مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سرخ رنگ و جعد دیکھا۔ اس حدیث کی دستاویز سے قادیانی اور اس کے حواریوں نے یہ افتراء کیا ہے کہ عیسیٰ یا مسیح بن مریم دو ہیں ایک حضرت عیسیٰ بنی اسرائیل جن کو سرخ اور جعد کہا گیا ہے دوسرا آنے والا عیسیٰ یا مسیح بن مریم جس کو گندم رنگ اور سیدھے بالوں والا کہا گیا ہے اور وہ آپ (قادیانی) ہیں۔ مگر یہ نہ سوچا کہ یہ لفظی اختلاف یوں رفع ہو سکتا ہے اور علمائے اسلام نے رفع کر دیا ہے کہ درحقیقت حضرت عیسیٰ گندم رنگ و سیدھے بال والے تھے۔ ایک روایت میں جو ان کو سرخ رنگ اور جعد کہا گیا ہے تو اس سے یہ مراد ہے کہ ان کا گندمی رنگ مائل بہ سرخی تھا اور جعد تو آپ کے جسم میں تھی نہ بالوں میں۔

حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں فرمایا ہے کہ سالم کی روایت میں ہے۔ ووقع فی رواۃ سالم الاثیۃ فی نعت عیسیٰ انه ادم سبط الشعر وفی الحدیث الذی قبل فی انه عیسیٰ انه جعدو الجعد منه البسط فیمکن ان یجمع بینہما بانہ سبط الشعر و وصفہ بالجعدۃ فی جسمہ

لافی شعره والمراد بذلك اجتماعه و اکتنازه وهذا الاختلاف نظير الاختلاف فى كونه ادم
واحمر والاحمر عند العرب الشديد البياض مع الحمرة والادم الاسمر ويمكن الجمع بين
الوصفين بانه احمر لونه بسبب كالتعب وهو فى الاصل السمر وقد وافق ابو هريرة على ان عيسى احمر.

(فتح الباری ج ۶ ص ۲۵۰ باب واذکر فی کتاب مریم)

”آنحضرت ﷺ نے حضرت مسیح کو سیدھے بال والا کہا ہے اور اس سے پہلی حدیث میں آیا ہے کہ وہ
جعد تھے جو اس کی ضد ہے مگر ان دونوں روایتوں میں یوں موافقت ہو سکتی ہے کہ آپ کے بال تو سیدھے تھے مگر
جعد ہونے کا جو ذکر ہے تو اس سے یہ مراد ہے کہ آپ کا بدن جعد یعنی کسا ہوا اور مضبوط تھا یہ اختلاف ایسا ہے جیسا
کہ آپ کی رنگت کی نسبت اختلاف ہوا ہے وہ گندم رنگ تھے یا سرخ رنگ جس سے یہ مراد ہو سکتی ہے وہ تھے تو
گندم رنگ مگر کسی سبب سے وہ رنگ سرخ ہو گیا تھا۔“

عبدالرحمن بن آدم کی روایت میں ہے۔ وفى رواية عبدالرحمن بن ادم عن ابى هريرة فى نعت
عيسى انه مربوع الى الحمرة والبياض. (فتح الباری ص ۳۵۰ ج ۶ باب واذکر فی کتاب مریم)

”ان کے رنگ میں سرخی و سپیدی دونوں موجود تھیں۔“

کرمانی نے شرح بخاری میں کہا ہے۔ ويجوز ان يأول ويجمع بينهما بانه ليس احمر صرافا بل
هو مائل الى الادمة. (حاشیہ بخاری ج ۱ ص ۳۸۹ حاشیہ نمبر ۱۳)

”حضرت عیسیٰ کو سرخ و گندم رنگ کہنا یوں جمع ہو سکتا ہے کہ وہ صرف سرخ نہ تھے بلکہ سرخ رنگ مائل
بگندم گونی تھے۔“

اس اختلاف کی نظیر حضرت موسیٰ کی نعت میں دو متضاد صفتوں جسیم اور خفیف کا ورود ہے جس کو باہم یوں
متوافق کیا گیا ہے۔ لا مانع ان يكون مع كونه خفيف اللحم جسيما بالنسبة لطوله ولو كان غير طويل
لاجتمع لحمه و كان جسيما. (فتح الباری ص ۳۵۰ جلد ۶ باب ایضا)

”وہ بلحاظ طول قامت جسیم تھے وہ چھوٹے قد کے ہوتے تو بخاری معلوم ہوتے۔“

اس اختلاف سے کوئی یہ نہیں نکالتا کہ حضرت موسیٰ دو تھے ایک جسیم دوسرے خفیف۔

اس کی دوسری نظیر خود آنحضرت ﷺ کی نعت و حلیہ میں یہ اختلاف لفظی ہے کہ ایک حدیث میں
آپ ﷺ کو ابیض (گورے رنگ والا) کہا گیا ہے۔ چنانچہ بخاری میں آنحضرت ﷺ کی نعت میں ابو طالب کا
شعر منقول ہے جس میں آپ ﷺ کو ابیض کہا گیا ہے۔

و ابیض	یستسقی	الغما	بوجهه
ثمال	الیتامی	عصمة	للارامل

(بخاری ص ۱۳۷ ج ۱ باب سوال الناس الامام الاستقاء اذا قحطوا)

اور ثمال ترمذی میں ہے۔ كان رسول الله ﷺ ابیض كانما صیغ من فضة. (ثمال ص ۴)

كان رسول الله ﷺ ربعة..... اسمر اللون. (ثمال ترمذی ص ۱)

كان رسول الله ﷺ مربوعا. (ثمال ترمذی ص ۳)

لم يكن بالجعد القطط ولا بالسبط كان جعدا رجلا. (ثمال ترمذی ص ۱)

کہ آپ ایسے گورے تھے کہ گویا چاندی سے بنائے گئے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ آپ ﷺ

گندم رنگ تھے۔ چنانچہ شائل ترمذی میں موجود ہے۔ اس اختلاف کو یوں ہی متوافق کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ سفید رنگ تھے مگر مائل سرخی جس سے گندم گونی پیدا ہو گئی تھی۔ چنانچہ اور روایت میں صریح آچکا ہے۔ ایسا ہی آپ ﷺ کے بالوں کو سیدھا بھی کہا گیا ہے۔ چنانچہ شائل میں ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ آپ سیدھے بال والے نہ تھے جس کو یوں ہی باہم متوافق کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ کے بال نہ بہت سیدھے تھے اور نہ بہت گھوٹھر والے بلکہ ایسے سیدھے تھے کہ ان میں کسی قدر شکن پڑتی تھی۔ مگر اس اختلاف رنگ اور سوائے نبوی سے بھی کسی نے یہ نہیں نکالا کہ جناب رسول اللہ ﷺ دو تھے۔ ایک گورے رنگ کے دوسرے گندمی رنگ یا ایک سیدھے بال والے دوسرے کسی قدر شکن دار بال والے۔ پس اس قسم کے لفظی اختلاف سے حضرت مسیح کیونکر دو مسیح ہو سکتے ہیں؟

قادیانی نے بڑا غضب ڈھایا ہے کہ حضرت مسیح کے حلیہ کے لفظی اختلاف کے سبب ایک مسیح کو دو مسیح (ایک سرخ رنگ گھوٹھر والے بال کا دوسرا گندم گون سیدھے بال والا) بنا دیا اور یہ بھی نہ سوچا کہ صرف گندم گون ہونے سے کوئی شخص مسیح نہیں ہو جاتا جہاں تک کہ بقیہ صفات مسیح اس میں نہ ہوں۔ گندم گون ہزاروں مسلمان بلکہ مذاہب غیر کے اشخاص موجود ہیں پھر کیا وہ صرف رنگت سے مسیح ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

اتباع قادیانی سے کوئی شخص منصف و طالب حق ہو تو صرف اس ایک مغالطہ کی نظر سے اس کو دجال سمجھے اور اس کے اتباع سے دست بردار ہو جائے۔

اور قادیانی کی تجویز ”پاک تثلیث“ نصف عیسائیت ہے۔ عیسائی لوگ باپ بیٹے اور روح القدس کے مجموعہ کو تثلیث قرار دیتے ہیں۔ قادیانی صاحب خدا کی محبت (باپ) اور بندہ محبوب کی محبت (مال) اور ان دونوں نے متولد روح القدس کے مجموعہ کو تثلیث قرار دیتے ہیں۔ لوگوں کو عیسائی بنانے میں صرف ایک آنچ کی کسر رہ گئی ہے کہ اس تثلیث کے ساتھ توحید کو بھی ملا دیں اور ان تینوں کو ایک خدا کہہ دیں جیسا کہ عیسائی کہتے ہیں۔ یہ بات آپ اس وقت نہیں کہتے تو آئندہ سال کہیں گے اور لوگوں کو پورا عیسائی بنائیں گے۔ آپ کا یہ ارادہ نہ ہوتا تو حرف تثلیث آپ کی تحریر میں نہ آتا اور نہ اس کو پاک کہا جاتا۔

قادیانی کا بطور استعارہ ابن اللہ کہلانے کو تجویز کرنا پوری عیسائیت ہے۔ نحن ابناء اللہ و احباءہ (المائدہ ۱۸) بائبل سے ثابت ہے کہ عیسائیوں نے بھی استعارہ کے طور پر خدا کے پیارے و مطیع بندوں کو ابن اللہ کہا ہے اور قرآن میں ان کے اس قول کی حکایت کہ ہم خدا کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔ نیز اسی کی طرف مشعر ہے مگر یہی استعارہ ان لوگوں کے مشرک ہو جانے اور مخلوق کو حقیقہ خدا کا بیٹا قرار دینے کا موجب ہوا تو قرآن و اسلام آیا اور اس محاورہ کو اٹھایا اور بیٹے بیٹی کی نسبت سے (استعارہ کے طور پر کیوں نہ ہو) خدا تعالیٰ کی پاکی کا اظہار فرمایا۔ اب قادیانی صاحب پھر اس محاورہ کو مسلمانوں میں قائم کرنا چاہتے ہیں اور مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی فکر میں ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اور قادیانی کا محدث ہونے کا دعویٰ کرنا اور اس ذریعہ سے ایک قسم کا نبی کہلانا اور ختم نبوت کو نبوت کلی و تشریحی سے مخصوص کرنا اور نبوت جزئی کے دروازہ کو مفتوح کہنا ان نصوص قرآن و حدیث سے انکار ہے جو مطلق نبوت کو ختم کرتے ہیں۔ قرآن مجید کی آیت و خاتم النبیین اپنے اطلاق و عموم کے ساتھ آنحضرت ﷺ پر مطلق نبوت کو ختم کرتی اور صاف بتاتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد ایسا کوئی شخص نہ ہوگا جس پر لفظ نبی کا اطلاق ہو سکے اور آنحضرت ﷺ نے اپنے اس کلام کے اطلاق و عموم کے ساتھ بھی مطلق نبوت کو ختم کیا ہے اور خصوصیت کے

ساتھ محدثین سابقین اور محدث امت محمدیہ حضرت عمر فاروقؓ کا نبی نہ ہونا ظاہر فرما دیا ہے۔

ایک حدیث میں آپؐ نے فرمایا ہے چنانچہ صحیح بخاری میں آیا ہے۔ عن النبی ﷺ قال کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما ہلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی و سیکون خلفاء۔ (بخاری ج ۱ ص ۳۹۱ باب ما ذکر عن بنی اسرائیل)

”بنی اسرائیل کی سرداری انبیاء کرتے جب کوئی نبی ان میں فوت ہو جاتا تو اس کا جانشین بھی دوسرا نبی ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا صرف خلفاء ہوں گے۔“

ابوداؤد کی حدیث میں آپ ﷺ سے منقول ہے کہ میری امت میں تیس شخص ایسے جھوٹے ہوں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میں نبیوں کا خاتم ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ ہاں میری امت میں ایک جماعت حق پر قائم رہے گی جن کو ان کا مخالف ضرر نہ پہنچائے گا۔ اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ سَیَكُونُ فِی اُمَّتِی كَذَابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ یَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِی۔

(ابوداؤد ج ۲ ص ۱۲۷ کتاب ذکر الفتن و دلائلہا)

ان ارشادات نبویہ کے جملہ لانیسی بعدی میں لفظ نبی مکرر ہے جو نفی لا کے نیچے داخل ہے اور وہ مفید عموم و استغراق ہے اور یہ بتاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد ایسا کوئی نہ ہوگا جس پر لفظ نبی بولا جاسکے۔ اب خصوصیت کے ساتھ محدث کا نبی نہ ہونا آپ ﷺ کے کلام سے ثابت کیا جاتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں آیا ہے۔ قال النبی ﷺ لقد کان فیما کان قبلکم من الامم ناس محدثون فان یک فی امتی احد فانه عمر۔ قال النبی ﷺ قد کان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یک فی امتی منهم احد فعمر قال ابن عباس من نبی ولا محدث۔

(بخاری ج ۱ ص ۵۲۱ باب مناقب عمر بن الخطاب)

”تم سے پہلے امتوں میں محدث ہوتے تھے۔ اس امت میں محدث ہے تو وہ عمر فاروقؓ ہے۔ یہ بھی آپؐ سے ان کتابوں میں منقول ہے کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ ہوتے تھے جو نبی نہ ہوتے اور وہ خدا سے یا ملائکہ سے ہم کلام (مخاطب) ہوتے۔ میری امت میں ایسا کوئی ہے تو عمرؓ ہے۔“

ابن عباسؓ کی روایت میں آیت وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُولٍ وَلَا نَبِیٍّ میں لفظ نبی کے بعد یہ لفظ وَلَا محدث بھی پڑھا گیا ہے اور صحیح مسلم میں لفظ محدث کی تفسیر ملہم سے ہوئی ہے۔

یہ اقوال نبوی صاف و صریح ناطق ہیں کہ پہلی امتوں کے محدث باوجودیکہ وہ خدا تعالیٰ یا ملائکہ کے ہم کلام و مخاطب ہوتے تھے نبی نہ کہلاتے تھے۔ اب خاص محدث امت محمدیہ حضرت فاروقؓ کا نبی نہ ہونا آپؐ کے کلام سے ثابت کیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے چنانچہ ترمذی کی روایت میں آیا ہے۔ لو کان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب (ترمذی ج ۲ ص ۲۰۹ باب مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب) میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت فاروقؓ ہوتے۔ جس سے ثابت ہے کہ حضرت عمرؓ نبی نہیں تھے اور اس لفظ کا اطلاق ان پر نہیں ہو سکتا باوجودیکہ حدیث مذکورہ بالا میں ان کا محدث ہونا بیان ہو چکا ہے اور جبکہ آیہ قرآن کی عموم و اطلاق سے اور ارشادات نبویہ کی عموم و خصوص دونوں سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں جس پر لفظ نبی کا اطلاق ہو سکے اور محدثین سابقین اور اس امت کے تسلیم شدہ محدث نبی نہ کہلا سکے اور قرآن و حدیث نے اس امر کا قطعی فیصلہ کر دیا ہے۔ تو پھر قادیانی کا یہ دعویٰ کرنا کہ محدث ایک قسم کا نبی ہوتا ہے۔ و بناء علیہ وہ خود ایک قسم کا

نبی ہے ان نصوص صریحہ کا انکار نہیں تو اور کیا ہے؟ قادیانی کا ختم نبوت کو نبوت تشریحی اور کلی سے مخصوص کرنا اور اپنے آپ کو محدث قرار دے کر اپنے لیے جزئی نبوت اور ایک نوع نبوت کو تجویز کرنا اور ایک قسم کا نبی کہلانا صاف مشعر ہے کہ وہ اپنے آپ کو انبیائے بنی اسرائیل کی مانند (جو نبی شریعت نہ لاتے بلکہ پیروی شریعت سابق کی کرتے اور نبی کہلاتے) نبی سمجھتا ہے۔ یہی امر اس کے قصیدہ الہامیہ کے اشعار ذیل سے جواز الہ میں منقول ہیں سمجھ میں آتا ہے۔

حکم است ز آسماں بزمین سے رسانش
گر بشنوم گلویش آں را کجا برم

(ازالہ ص ۱۶۲ خزائن ج ۳ ص ۱۸۱)

من می زیم بوجی خدائے کہ با من ست
پیغام دوست چوں نفس روح پرورم

(ازالہ ص ۱۶۶ خزائن ج ۳ ص ۱۸۲)

من عیستم رسول ونہ آوردہ ام کتاب
ہاں ملہم بمستم و ز خداوند مندرم

(ازالہ ص ۱۷۸ خزائن ج ۳ ص ۱۸۵)

یہ ابیات صاف پکار رہے ہیں کہ آپ نبی ہیں، صاحب وحی ہیں، منذر ہیں، پیغمبر ہیں سب کچھ ہیں صرف کسر ہے تو اتنی ہے کہ آپ کوئی نئی کتاب نہیں لائے بلکہ انبیاء بنی اسرائیل کی طرح پہلی کتاب کے تابع ہیں اور اس میں عموم و خصوص نصوص قرآنیہ و نبویہ مذکورہ بالا سے صاف انکار ہے اور یہ دعویٰ نبوت و تکذیب نصوص قادیانی کے دجال و کذاب ہونے پر بڑی روشن و قوی دلیل ہے۔

ایسے ہی کاذب مدعی نبوت کو آنحضرت ﷺ نے دجال فرمایا ہے۔ چنانچہ حدیث مذکور ابی داؤد میں صاف تصریح ہے اور صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ سے منقول ہے لا تقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریباً من ثلثین کلہم یزعم انہ رسولہ اللہ۔ (بخاری ج ۱ ص ۵۰۹ باب علامات النبوة فی الاسلام، مسلم ج ۲ ص ۳۹۷ کتاب الفتن والشرک السوء)

۱۔ ہر چند ان ابیات میں آپ نے رسول ہونے کی نفی کی ہے۔ مگر سرورِ حق ازالہ ادہام پر اپنے حق میں لفظ مرسل یزدانی لکھوا کر چھپوا دیا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ درحقیقت آپ کو رسالت کا بھی دعویٰ ہے اور ان ابیات کی نفی صرف دھوکا دہی ہے۔ اس پر ایک روشن اور قطعی دلیل یہ ہے کہ آپ نے ﷺ میں اپنا رسولی مبشر بزبان حضرت مسیح ہونا آپ نے بزم خود قرآن سے ثابت کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے ”اس سلسلہ کا خاتم باعتبار نسبت تامہ وہ مسیح عیسیٰ بن مریم ہے جو اس امت کے لوگوں میں سے بحکم ربی مسیحی صفات سے رنگین ہو گیا ہے اور فرمان جعلناک المسیح ابن مریم نے اس کو درحقیقت وہی بنادیا ہے و کان اللہ علی کل شیء قدیدر اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے۔ وہ بھی اس کے مثل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے۔ و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں بر طبق پیش گوئی مجدد احمد (خود بدولت) جو اپنے اندر حقیقت عیسوی رکھتا ہے بھیجا گیا ہے۔“ (ازالہ ص ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۲۳) اور جس فرمان کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ ازالہ میں آپ نے بیان کیا اور فرمایا ہے۔ ”اس عاجز کا نام مسیح بن مریم رکھ دیا اور اپنے الہام میں فرمادیا۔ جعلناک المسیح ابن مریم۔“ (ازالہ ص ۵۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۰۹) یہ عبارت صاف ناطق ہے کہ آپ اپنے آپ کو شہادت قرآن رسول سمجھتے ہیں۔ پھر اس بیت میں اپنی رسالت سے انکار مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور الزام دعویٰ رسالت سے بچنے کے سوا کیا معنی رکھتا ہے؟

”آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ تقریباً تیس دجال کذاب پیدا نہ ہوں گے جو دعویٰ کریں گے کہ ہم اللہ کے رسول ہیں۔“

صحیح مسلم میں یہ بھی حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ قال رسول اللہ ﷺ یكون في آخر الزمان دجالون كذابون ياتونكم من الاحاديث بمالم تسمعون انتم ولا اباءكم فاياكم واياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم۔ (مسلم ص ۱۰۱۰ باب النهي عن الرواية عن الضعفاء الاحتياط في تحملها)

”آخر زمانہ میں ایسے دجال کذاب پیدا ہوں گے جو تم کو ایسی باتیں سنا دیں گے جن کو تم نے نہ سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپوں نے۔ ان سے بچتے رہنا وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں اور کسی بلا میں نہ ڈال دیں۔“

امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں فرمایا ہے۔ قال ثعلب كل كذاب فهو دجال و قيل الدجال المموه يقال دجال فلان اذا موه ودجل الحق بباطله اذا غطاه۔ (شرح مسلم ص ۱۰۱۰ جلد ۱۰ باب ايضاً)

”ثعلب نے کہا جو جھوٹا ہو وہ دجال ہے۔ بعض نے کہا دجال وہ ہے جو باطل پر حق کا طمع چڑھائے یا حق کو باطل سے ڈھانک دے۔“

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے۔ قد ظهر مصداق ذلك في آخر زمن النبي ﷺ فخرج مسيلمة باليمامة واسود العنسي باليمن ثم خرج في خلافة ابى بكر طليحة بن خويلد في بنى اسد بن خزيمه وسجاح التميمية في بنى تميم..... وقتل الاسود قبل ان يموت النبي ﷺ وقتل المسيلمة في خلافة ابى بكر. وتاب طليحة ومات على الاسلام على الصحيح في خلافة عمر و نقل ان السجاح ايضاً ثابت واخبار هؤلاء مشهورة عند الاخباريين ثم كان اول من خرج منهم المختار بن ابى عبيد الثقفي غلب على الكوفة في اول خلافة بن زبير. فظهر محبت اهل البيت ودعا الناس الى طلب قتلة الحسين فتبعهم فقتل كثير ممن باشر ذلك او اعان عليه فاحبه الناس ثم انه زين له الشيطان ان ادعى النبوة وزعم ان جبرائيل ياتيه. فروى ابو داود الطيالسي باسناد صحيح عن رفاعه بن شداد قال كنت ابطن شئ بالمختار فدخلت عليه يوماً فقال دخلت وقد قام جبرئيل قبل من هذا الكرسي. وروى يعقوب بن سفيان باسناد حسن عن الشعبي ان الاخنف بن قيس اراه كتاب المختار اليه يذكر انه نبي وروى ابو داود. في السنن من طريق ابراهيم النخعي قال قلت لعبيدة بن عمرو اتري المختار منهم قال اما انه من الرؤس وقتل المختار سنة بضع وستين و منهم الحراث الكذاب خرج في خلافة عبد الملك بن مروان فقتل و خرج في خلافة بنى العباس جماعة۔

(فتح الباری ج ۶ ص ۳۵۴، ۳۵۵ باب علامة النبوة في الاسلام)

”اس حدیث کا صدق آنحضرت ﷺ ہی کے آخر زمانہ میں ظاہر ہو چکا ہے۔ یمامہ میں مسیلہ کذاب ایسا نکلا۔ یمن میں اسود عنسی۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں طلحہ اور سجاح نکلے۔ اسود تو آنحضرت ﷺ کی رحلت سے پہلے مارا گیا اور مسیلہ خلافت ابوبکرؓ میں اور طلحہ تائب ہوا اور اسلام کی حالت میں مرا اور سجاح بھی تائب ہوئی۔ ان کے حالات اہل تاریخ جانتے ہیں۔ ان سب کے بعد پہلے مختار بن عبید نکلا۔ اس نے ابن زبیر کی شروع خلافت میں کوفہ پر غلبہ پایا۔ سو پہلے تو اس نے محبت اہل بیت کا اظہار کیا اور اس کی طرف لوگوں کو بلایا پھر یہ دعویٰ کیا کہ میرے پاس جبرائیل آتے ہیں۔ چنانچہ ابوداؤد طيالسی نے رفاعہ سے نقل کیا ہے کہ میں ایک دن مختار کے

پاس گیا تو وہ بولا کہ ابھی اس کرسی سے جبرائیل اٹھ کر گئے ہیں۔ یعقوب بن سفیان نے شععی سے نقل کیا ہے کہ اخسف ابن قیس نے ان کو مختار کا ایک خط دکھایا جس میں اس نے اپنی نبوت کا ذکر کیا تھا۔ ابو داؤد نے سنن میں عبیدہ بن عمرو سے نقل کیا ہے کہ مختار ان مدعیان نبوت کا سردار تھا۔ یہ مختار ۶۰ھ میں مارا گیا اور من جملہ ان کے حارث کذاب ہے جو خلافت عبدالملک بن مروان میں نکلا اور مارا گیا۔“

غلام احمد قادیانی کا یہ بھی حال سنا گیا ہے کہ وہ اپنے مریدوں میں بیٹھ کر دعویٰ کیا کرتا ہے کہ جبریل میرے سامنے کھڑے ہو گئے ہیں جو کچھ مجھ سے کہتے ہیں میں وہی لوگوں کو سناتا ہوں۔

اس الزام کے جواب میں شاید قادیانی یا اس کے حواری یہ دو عذر پیش کریں۔ اول! یہ کہ ہر چند نبی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اس نبوت کا دوسرا نام محدثیت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی نبوت کے دعوے سے محدثیت کا دعویٰ مراد ہے نہ حقیقتہً اور معنی نبی ہونے کا دعویٰ۔ اس میں اس پر زیادہ سے زیادہ الزام قائم ہوتا ہے تو یہ ہوتا ہے کہ اس نے اپنے حق میں لفظ نبی کا اطلاق کیا اس میں الفاظ نصوص مذکورہ کا خلاف کیا نہ یہ الزام کہ وہ حقیقتہً نبوت کا مدعی ہے۔

عذر دوم! یہ کہ ان احادیث میں ان لوگوں کو دجال و کذاب کہا گیا ہے جو نبوت انبیاء کے مقابلہ میں نبوت کا دعویٰ کریں اور مستقل ہی کہلا دیں جیسے مسلمان کذاب اور اسود وغیرہ سے وقوع آیا ہے اور قادیانی تو نبوت مستقلہ کا دعویٰ نہیں کرتے بلکہ آنحضرت ﷺ کی پیروی کے ساتھ دعویٰ نبوت کرتے ہیں۔ لہذا وہ ان احادیث کے مصداق نہیں ہو سکتے اور نہ دجال کذاب کہلانے کے مستحق ہیں۔ ان دونوں عذر سے پہلے عذر کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ قادیانی نے یہ بات کہہ دی ہے کہ جس نبوت کا اس کو دعویٰ ہے اس کا دروازہ قیامت تک کھلا رہے گا۔ اس کا دوسرا نام محدثیت ہے اور اسی محدثیت کے معنی سے نبوت کا وہ دعویٰ ہے مگر ساتھ اس کے اس نے محدثیت کے معنی ایسے بیان کیے ہیں اور اس کی حقیقت کی ایسی تشریح کر دی۔ کہ اس سے بجز نبوت اور کچھ مراد نہیں ہو سکتا۔

اس کی عبارت توضیح مرام میں منقول ہے صاف تصریح ہے کہ حدیث جزئی طور پر ایک نبی ہی ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے بمکلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اس پر کھولے جاتے ہیں اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں با واز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنی بجز نبی کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں۔ الی قال ان النبی محدث والمحدث نبی۔ تنبیہ حصول نوع من انواع النبوة۔“ (توضیح مرام ص ۱۸، ۱۹، خزائن ج ۳ ص ۶۰، ۶۱) جس سے صاف اور قطعی طور پر ثابت ہے کہ مرزا کے نزدیک محدث کے وہی معنی اور اس کی وہی حقیقت ہے جو نبی کے معنی اور حقیقت ہے اور حدیث اور نبی آپ کے نزدیک صدق و تحقق میں مساوی ہیں۔ یا نبی عام ہے اور محدث ایک نوع خاص اور اس سے بغیر نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ نے صرف لفظی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور اس میں صرف لفظی غلطی کا ارتکاب نہیں فرمایا بلکہ آپ نبوت کو اپنی ذات شریف میں متحقق سمجھتے ہیں اور حقیقتہً اور معنی نبی ہونے کے مدعی ہیں اور عبارت منقولہ سابقہ میں آ

۱۔ جبرائیل کے سامنے کھڑے ہونے سے آپ کی مراد یہ ہے جبرائیل کی عکسی تصویر کھڑی ہے نہ ذات جبرائیل کیونکہ آنحضرت ﷺ پر نزول جبرائیل سے وہ عکسی تصویر مراد لیتے ہیں یا شاید اس کے اس اصول کے برخلاف ہے کہ جبرائیل اپنے ہیڈ کوارٹر سے جدا نہیں

دوسرے عذر کا جواب یہ ہے کہ نبوت جس کے مدعی کو آنحضرت ﷺ نے دجال کہا ہے نبوت مستقل سے مخصوص نہیں یہ تخصیص نہ احادیث مذکورہ میں وارد ہے اور نہ اور کہیں اس کا وجود ہے۔ اور اطلاق نصوص مذکورہ سے صاف ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت غیر مستقل کا مدعی بھی ویسا ہی دجال و کذاب ہے جیسا کہ مدعی نبوت مستقل اور ابوداؤد کی حدیث مذکورہ اپنے سیاق و صراحت سے بتا رہی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد ایسے نبی بھی نہ ہوں گے جیسے بنی اسرائیل میں ہوتے تھے جو نبی شریعت لاتے بلکہ کچھلی شریعت کی پیروی کرتے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے ایسے ہی نبیوں کو ذکر فرما کر اپنے بعد نبی آنے کی نفی کی ہے۔

اس حدیث کا سیاق اور احادیث سابقہ کا اطلاق صاف بتا رہا ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے اور نبی کہلائے گو دعوائے استقلال نبوت نہ کرے، بلکہ پیروی خاتم النبیین ﷺ کا مدعی ہو وہ دجال و کذاب ہے اور احادیث مذکورہ کا مصداق۔ قادیانی صاحب ان احادیث کے اطلاق و سیاق میں بلا دلیل تخصیص کریں گے اور نبی غیر مستقل کہلا کر ان احادیث کے مضمون سے اپنے آپ کو مستثنیٰ قرار دیں گے تو یہ ان کے دجال ہونے پر ایک اور دلیل قائم ہوگی۔

علاوہ بریں قادیانی کا یہ دعویٰ اتباع آنحضرت ﷺ اور عدم استقلال دعویٰ رسالت بھی چند روز تک ہی معلوم ہوتا ہے۔ جب آپ کا یہ دعویٰ نبوت تبعی غیر اشتغالی آپ کے مریدوں میں بلا خلاف مانا گیا تو دعویٰ نبوت مستقل بھی آپ سے بعید نہیں ہے۔ جیسا کہ مختار سے وقوع میں آیا تھا۔ چنانچہ فتح الباری کی عبارت میں گزرا اور ایسا ہی دجال موعود سے وقوع میں آئے گا۔ چنانچہ طبرانی کی روایت میں ہے۔ واما الذی یدعیہ فانه یخرج اولا فیدعی الایمان والصلاح ثم یدعی النبوة ثم یدعی الالهیة کما اخرج الطبرانی من طریق سلیمان ابن شہاب قال نزل علی عبد اللہ ابن المعتمو وکان صاحباً فحدثنی عن النبی ﷺ انه قال الدجال لیس فیہ خفاء یحیی من قبل المشرق فیدعوا الی الدین فیبع ویظہر فلا یزال حتی یقدم الکوفة فیظہر الدین والعمل بہ فیشیع وبحث علی ذلک ثم یدعی انه نبی فیفرغ من ذلک کل ذی لب و یفارقه فیمکت بعد ذلک فیقول انا اللہ فتغشی عینہ و تقطع اذنه و یکتب بین عینیہ کافر۔

(فتح الباری ج ۱۳ ص ۷۹ باب ذکر الدجال)

”دجال پہلے لوگوں کو دین اسلام کی طرف بلائے گا جب لوگ اس کے اس دعوے کے سبب پیرو ہو جائیں گے اور کوفہ وغیرہ میں اس کا تسلط اور تغلب ہو جائے گا تو وہ پھر دعوائے نبوت کرے گا جس سے عقلمند لوگ گھبرائیں گے اور اس سے جدا ہوں گے پھر وہ دعوائے خدا کی کرے گا اس وقت اس کی آنکھ پر جھلی پیدا ہوگی یعنی وہ کانا ہوگا اور اس کی پیشانی پر لفظ کافر لکھا جائے گا۔“

ایسا ہی قادیانی سے ڈر لگتا ہے کہ اب تو اس کو دعوائے نبوت تبعی ہے۔ پھر دعوائے نبوت مستقل ہوگا۔ پھر دعوائے الوہیت، یہ گمان آپ کے حق میں بلا برہان نہیں ہے۔ آپ کے سابق حالات اس گمان پر روشن دلائل ہیں۔ زمانہ تالیف براہین احمدیہ میں آپ نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ جو پیشین گوئی غلبہ دین اسلام حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں وارد ہے۔ حضرت مسیح اس کے ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہیں اور ہم (خود بدولت) روحانی اور معنوی طور پر اس کے مصداق ہیں اور فرمایا کہ ”جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا اس پیشین گوئی میں وعدہ کیا گیا ہے وہ غلبہ حضرت مسیح علیہ السلام کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب آپ دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تب

آپ کے ہاتھ سے دین اسلام جمع اقطار عالم میں پھیل جائے گا۔“ (دیکھو براہین احمدیہ ص ۳۹۸ خزائن ج ۱ ص ۵۹۳)

یہ بات آپ کی مسلمانوں میں مانی گئی تو آپ اب یہ فرما رہے ہیں کہ مسیح گئے گزرے اور مر گئے۔ اب وہ دنیا میں نہیں آ سکتے اور جو پیشگوئیاں مسیح کے حق میں وارد ہیں وہ سربسر آپ کے حق میں ہیں اور آپ ہی ان کے مصداق ہیں۔ پس اگر ایسا ہی چند روز کے بعد دعوائے نبوت مستقلہ بلکہ الوہیت کاملہ آپ سے ظہور پائے تو کون سے تعجب کا محل ہے۔

اس دعوائے نبوت مستقلہ کرنے کا زمانہ آئندہ میں آپ کی نسبت کوئی گمان نہ کرے تو وہی نبوت تہی اور جزئی (جس کے اب آپ بر ملا مدعی ہیں) آپ کے دجال ہونے کے لیے کافی دلیل ہے۔ نصوص مذکورہ صاف فیصلہ کرتے ہیں کہ جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد دعوائے نبوت کرے (محدث ہی کیوں نہ کہلاتا ہو) وہ دجال و کذاب ہے۔

اس میں بھی کسی کو اشتباہ رہے تو اس کی فہمائش کے لیے صحیح مسلم کی دوسری حدیث اس کے دجال ہونے پر کافی دلیل ہے۔ اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ جو شخص ان کو ایسی باتیں (یعنی دین کے متعلق) سناوے جو ان کے بزرگوں سے نہ پہنچی ہوں تو وہ دجال ہے اور یہ ظاہر ہے کہ قادیانی اصول دین اور مسائل اعتقادیہ میں ایسی باتیں کہتا اور قرآن و حدیث کے ایسے معنی بیان کرتا ہے جو آنحضرت ﷺ کے اصحاب کبار کے خواب میں بھی نہ آئے تھے اور نبوت ختم شدہ کو نبوت کلمی اور تشریحی سے مخصوص کرنا اور نبوت جزئی و غیر تشریحی کو اپنے لیے تجویز کرنا اسی قسم سے ہے پھر اس کے دجال و کذاب ہونے میں کیا شک ہے۔

قادیانی نے جو اپنے عقیدہ کفریہ بدعیہ پر حدیث مبشرات سے استدلال کیا ہے وہ اس کے عقیدہ کا ثبوت نہیں ہو سکتا بلکہ اس کی بے علمی و نا فہمی پر ایک روشن دلیل ہے۔ اس حدیث میں مبشرات یعنی مومنوں کے سچے خوابوں کو نبوت کا ایک جزء قرار دیا ہے نہ ایک نوع نبوت یا جزئی نبوت اور یہ ظاہر ہے اور ادنیٰ اہل علم کو معلوم ہے کہ جزء اور ہے جزئی اور، کسی چیز کی جزء پر اس کے کل کا حقیقہ اطلاق نہیں ہو سکتا اور جزئی پر کلی کا اطلاق حقیقہ ہوتا ہے۔ جزئی میں کلی کا پورا تحقق ہوتا ہے۔ ایسا ہی نوع میں جنس مع فصل پوری پائی جاتی ہے بلکہ خارج اور نفس الامر میں جزئی ہی موجود اور اپنی کلیات کا کل ہوتی ہے اور کلیات اس کے اجزاء ہوتے ہیں اور یہ امور جزء میں پائے نہیں جاتے نہ ان میں کل کا پورا تحقق ہوتا ہے۔ نہ وہ کل کا کل ہوتی ہے لہذا کوئی عقلمند جزء کو جزئی یا کلی کا ایک نوع نہیں کہہ سکتا۔ مثلاً حقیقت انسان کی جزء حیوان کو کوئی شخص انسان نہیں کہہ سکتا اور نہ اس کو جزئی انسان یا ایک نوع انسان قرار دے سکتا ہے (۲)۔ کوئی شخص صرف شکر یا سرکہ کو مسکنجبین نہیں کہہ سکتا اور نہ ان اجزاء کو مسکنجبین کا ایک قسم قرار دے سکتا ہے۔ قادیانی نے اپنی بے علمی اور نا فہمی سے اس بات کو نہیں سمجھا اور جزء نبوت کو نوع نبوت اور نبوت جزئی قرار دیا ہے اور انکار نصوص ختم نبوت کا ارتکاب کیا۔ ریاست بھوپال کا ملازم محمد احسن امر وہی جو قادیانی کو علوم و حقائق کا دریائے ناپیدا کنار سمجھتا اور اپنے رسالہ اعلام میں اس کے حق میں لکھ چکا ہے۔ ولا ینتہی بحرہ الذی لا ساحل لہ وہ اس بات کو غور سے سمجھے اور اب بھی اس کو بے علم سمجھ کر اس کے

۱۔ چنانچہ بخاری ج ۲ ص ۱۰۳۵ الروایۃ الصالحہ کی حدیث مرفوع میں آیا ہے کہ مومن کا خواب نبوت کا چھالیساواں حصہ ہے اور ابن ابی حاتم کی روایت میں ہے کہ نبیوں کے خواب وحی ہیں یعنی وحی نبوت کا ایک نوع۔ آنحضرت ﷺ کا یہ فرق کرنا اور مومنوں کے خواب کو جزء نبوت اور نبیوں کے خواب کو وحی (یعنی نوع وحی نبوت) قرار دینا صاف مشعر ہے کہ مومنوں کے خواب نبوت نہیں ہیں بلکہ وہ جزء نبوت ہیں۔ قادیانی! سمجھو! سمجھو! نہ ہو تو کسی اہل علم سے دریافت کرو۔

اتباع سے ہاتھ اٹھائے ورنہ تھوڑے دنوں کے بعد وہ سخت پچھتائے گا اور آخر اس کی اتباع سے دست بردار ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اور قادیانی کا حضرت عیسیٰ مسیح کا سولی پر چڑھایا جانا تجویز کرنا نص قرآن و مَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ سے انکار ہے اور اس میں آپ نے نیچریوں کی تقلید کی ہے جو عیسائیوں کے مقلد ہیں۔ تفسیر نیچری^۱ نکالو اور اس امر کی تصدیق کرلو۔

ایسا ہی قادیانی کا حضرت مسیح کے معجزات سے بتادیل انکار کرنا قرآن کا انکار کرنا ہے اور ان کی تاویلات میں نیچریوں کا اتباع ہے۔ اس بات میں قادیانی کا قانون قدرت سے استہزاء کرنا بھی اسی اعتقاد نیچریت کو ظاہر کرنا ہے۔ انسان کا تجربہ اور مشاہدہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا قانون نہیں ہو سکتا اور اس کی قدرت انسان کے تجربہ و مشاہدہ میں محدود نہیں ہو سکتی۔ اس بات کا قادیانی خود پہلے مقرر ہو چکا ہے اور اپنی کتاب میں اپنے تجربہ کو قانون قدرت خداوندی قرار دینے کو کفر و بے ادبی و بے ایمانی کہہ چکا ہے۔“

(سرمہ چشم آریہ ص ۷۷ اخرا ن ج ۲ ص ۶۵)

اور قادیانی کا بعض احادیث صحیحین کو موضوع کہنا بدعت و ضلالت ہے اور ان تمام اہل اسلام کے مخالف جو احادیث صحیحین کو مانتے ہیں۔ حجۃ اللہ البالغہ میں ہے۔ اما الصحیحان فقد اتفق المحدثون علی ان جمیع ما فیہما من المتصل المرفوع صحیح بالقطع و انہما متواتر ان الی مصنفیہما وانہ کل من یہون امرہما فہو مبتدع یتبع غیر سبیل المؤمنین۔ (حجۃ اللہ البالغہ ج ۱ ص ۱۳۳ باب طبقات کتب الحدیث)

”صحیحین کی مرفوع و متصل حدیثوں کے صحیح ہونے اور ان کتب کے مؤلفوں تک بتواتر پہنچ جانے پر محدثوں کا اتفاق ہو چکا ہے اور اس امر پر ان کا اتفاق ہے کہ جو شخص ان کی شان کی توہین کرے وہ بدعتی ہے۔ مؤمنوں کی راہ کے مخالف راہ کا پیرو۔“

اور قادیانی کا کشف کے ذریعہ سے حدیث صحیح بخاری کو موضوع قرار دینا اور بھی گمراہی ہے۔ غیر نبی کا کشف و الہام حجت شرعی نہیں ہے چنانچہ (شرح عقائد نسفی میں ص ۲۲) ہے۔ والالہام المفسر بالقاء معنی فی القلب بطریق الفیض لیس من اسباب المعرفة بصحة الشیء عند اهل الحق۔

”الہام جس کی تفسیر یہ ہے کسی کے دل میں بطور فیض کچھ القاء ہو۔ اہل حق (یعنی اہل سنت) کے نزدیک حقیقت اشیاء کے علم و معرفت کا وسیلہ نہیں ہے۔“

ایسا ہی لکوت و غیرہ کتب اصول میں ہے تو پھر وہ ایک حجت شرعی (یعنی حدیث صحیح) کا مبطل کیونکر ہو سکتا ہے۔ وہ خود اپنی صحت و قبولیت میں توافق قرآن و حدیث کا محتاج ہے۔

اور قادیانی کا حدیث کو مفسر قرآن نہ ماننا ضلالت اور اہل بدعت کی علامت ہے۔ اہل سنت میں مسلم ہے کہ حدیث قرآن کی تفسیر ہے اور اس کے اجمال کی مبین۔

(سنن داری ج ۱ ص ۱۳۳ میں باب السنۃ قاضی علی کتاب اللہ) عقد کیا ہے اور اس میں ایک حدیث مرفوع نقل کی ہے۔ پھر بعینہ یہ قول امام یحییٰ ابن کثیر سے نقل کیا ہے اور (داری ج ۱ ص ۳۹ باب التورع عن الجواب فیما لیس

۱۔ سرسید احمد خان کی تفسیر جو خود کو نیچر کا متبع کہتے تھے جس کی وجہ ان کو نیچری کہا جاتا تھا۔

۲۔ یعنی حدیث قرآن مجید کی مختلف وجوہات کا فیصلہ کرنے والی ہے۔

فیہ کتاب والاسنہ) میں حضرت عمرؓ سے نقل کیا ہے۔ عن عمر ابن الخطابؓ قال انه سیاتی ناس یجادلونکم بشبهات القرآن فخذوهم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ۔
 ”لوگ قرآن کی تشابہ آیات یعنی جن کی کئی وجہ سے تفسیر ہو سکتی ہو تمہارے سامنے پیش کریں گے۔ تم ان کو احادیث نبویہ سے پکڑنا کیونکہ قرآن کو بہتر جاننے والے اہل حدیث ہیں۔“

اور امام شعرانی نے منہج میں کہا ہے۔ اجتمعت الامة علی ان السنة قاضیة علی کتاب اللہ۔
 ”امت محمدیہ کا اس پر اتفاق ہے۔ سنت کتاب اللہ کی وجوہات مختلف کا فیصلہ کرنے والی ہے۔“
 اور قادیانی کا اپنے اتباع کو مدار نجات ٹھہرانا اور اس سے انکار کو موجب ہلاکت کہنا بھی سخت گمراہی ہے اور اس میں بھی اس کا اپنے حق میں در پردہ نبوت کا دعویٰ ہے کیونکہ یہ دعویٰ صرف انبیاء علیہم السلام کو پہنچتا ہے جو سوء خاتمہ سے مامون ہیں۔ دوسروں کو ولی کیوں نہ ہوں اپنی نجات و حسن خاتمہ کا یقین نہیں ہے تو وہ دوسروں کو نجات کا یقین کیونکر دلا سکتے ہیں؟

صحیح بخاری میں اکابر صحابہؓ سے مروی ہے کہ وہ اپنے اوپر نفاق کا ڈر رکھتے تھے چنانچہ ابن ابی ملیکہؓ سے روایت ہے۔ قال ابن ابی ملیکہ ادرکت ثلثین من اصحاب النبی ﷺ کلہم یخاف النفاق علی نفسه۔
 (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۲ باب خوف المؤمن ان یحبط عملہ)
 ”انہوں نے کہا میں نے تیس اصحاب نبویؐ کو پایا یعنی دیکھا وہ سب کے سب اپنے حق میں نفاق کا ڈر رکھتے تھے۔“

اور مشکوٰۃ میں حضرت عثمانؓ سے مروی ہے کہ آپ مقبرہ میں جاتے تو اتنا روتے کہ آپ کی ڈاڑھی تر ہو جاتی۔ اسی نظر سے علمائے اسلام نے کہا ہے کہ ایمان بین الرجاء والخوف چاہیے۔ شرح عقائد میں ہے۔ ”والامن من اللہ تعالیٰ کفر لانه لا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون۔“ (شرح عقائد ص ۱۶۹ مکتبہ خیرئیر)
 ”خدا کے مواخذہ سے بے خوف ہو جانا کفر ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے۔ خدا تعالیٰ سے وہی لوگ بے ڈر ہوتے ہیں جو خسارہ میں ہیں۔“

اور اس میں ہے۔ لا یبلغ الولی درجۃ الانبیاء لان الانبیاء معصومون مامونون من سوء الخاتمۃ۔
 (شرح عقائد ص ۱۶۳)

”ولی انبیاء کے درجے کو نہیں پہنچتے کیونکہ انبیاء خاتمہ برا ہونے سے با امن ہوتے ہیں۔“
 اور شرح فقہ اکبر میں ہے۔ ورسول اللہ ﷺ مات علی الایمان و لیس هذا النسخۃ فی اصل شارح تصدر لهذا الميدان لكونه ظاهرا فی معرض البیان ولا یحتاج ذکرہ لعلوہ فی هذا الشان ولعل مرام الامام علی تقدیر صحۃ ورود هذا الکلام انه ﷺ من حیث کونه نبیاً من الانبیاء وهم کلہم معصومون عن الکفر فی الابتداء والانتہاء نعتقد انه مات علی الایمان و اما غیرہ من الاولیاء والعلماء والاصفیاء بالاعیان ولا نجزم بموتہم علی الایمان و ان ظہر منہم خوارق العادات و کمال الحالات و جمال انواع الطاعات فان مبنی امرہ علی الایمان وهو مستور علی افراد الانسان ولهذا كانت العشرۃ المبشرۃ و امثالہم خائفین من انقلاب احوالہم وسوء اعمالہم فی امالہم۔
 (شرح فقہ اکبر ص ۱۳۱ مطبوعہ مجتہائی دہلی ۱۳۳۸ھ)

”آنحضرت ﷺ کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے۔ اس مسئلہ کا بیان اہم مقام میں اس امر کے اظہار کی غرض سے ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ چونکہ نبی ہیں اور نبی سب کے سب ابتداء عمر سے انتہاء تک کفر سے محفوظ ہوتے ہیں۔ لہذا ہم یقین رکھتے ہیں کہ آپ کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے۔ ان کے سوا اور ولیوں کے ایمان پر خاتمہ ہونے کا ہم یقین نہیں کر سکتے اگرچہ ان سے کرامات و کمال حالات اور انواع طاعات ظاہر ہوں کیونکہ یہ یقین تب ہو جبکہ ان کا ایمان یقیناً ثابت ہو۔ اور یہ ایمان لوگوں پر مخفی رہتا ہے۔ اسی وجہ سے عشرہ مبشرہ اور ان کے امثال اصحاب سوء خاتمہ سے ڈرتے رہے۔“

اور جب اکابر اولیاء کو یہ دعویٰ نہیں پہنچتا تو مرزا قادیانی کو (جو عقائد اور اقوال مذکورہ کی نظر سے دائرہ اسلام اور تسنن سے خارج ہے اور اس اعتقاد و اقوال کے ساتھ اس کا ولی ہونا ممکن نہیں ہے) یہ دعویٰ کب زیبا ہے۔ اور قادیانی کا یہ کہنا کہ اعتقاد حیات مسیح علیہ السلام شرک کا ستون ہے۔ ان تمام صحابہ و تابعین و تبع تابعین ائمہ مجتہدین اور آنحضرت ﷺ کے وقت سے اس وقت تک کے عام مسلمین کو جو حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ سمجھتے ہیں اور قیامت سے پہلے ان کے نزول کے معتقد ہیں مشرک بنانا ہے اور یہ امر جیسا کفر ہے محتاج بیان نہیں ہے۔ اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ جو کچھ ہم نے سوالیہ سائل کے جواب میں کہا اور قادیانی کے حق میں فتویٰ دیا وہ صحیح ہے۔ کتاب و سنت و اقوال علماء امت اس کی صحت پر شاہد ہیں۔ اب مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسے دجال، کذاب سے احتراز اختیار کریں اور اس سے وہ دینی معاملات نہ کریں جو اہل اسلام میں باہم ہونے چاہئیں نہ اس کی صحبت اختیار کریں اور نہ اس کو ابتداء سلام کریں اور نہ اس کو دعوت مسنون میں بلائیں اور نہ اس کی دعوت قبول کریں اور نہ اس کے پیچھے اقتداء کریں اور نہ اس کی نماز جنازہ پڑھیں۔ اگر انھیں اعتقادات و اقوال پر یہ رحلت کرے۔ واللہ الموفق للعمل والقبول۔

الراقم العاجز سید محمد نذیر حسین

حفیظ اللہ

جواب صحیح ہے..... حسبنا اللہ بس.....

تصدیق علماء دہلی و آگرہ و عرب و حیدرآباد و بنگال و غیرہ بلاد

لاریب فی ان القادیانی الغبی الغوی ابتدع بدعة ضلالة و ابرز فی تحریراته سفاهة و جهالة و زاد فی قلبه و عقیدته مرضا و علالة قد حارف عن مواضعه الکلم و النصوص و انکر ما هو من ضروریات الدین فهو و امثاله من سرقة الدین و اللصوص انی لا اشک ان هذا من الدجالین الکذابین و الشیاطین الملاحین تاب اللہ علیہ او ابتلاه بالعذاب المہین۔ امین یارب العالمین۔

محمد عبدالجبار عمر پوری مدرس آگرہ سکول

”اس میں شک نہیں کہ قادیانی کج رو۔ بلید نے، بدعت ضلالت نکالی ہے اور اپنی تحریرات میں حماقت ظاہر کی ہے اپنے حال اور اعتقاد میں بیماری بڑھالی ہے۔ کلمات شارح اور نصوص کی تحریف کی ہے اور ان باتوں کا جو دین سے بدابھتا ثابت ہیں انکار کیا ہے۔ وہ اور اس جیسے لوگ دین کے چور ہیں اور وہ دجالین، کذابین اور ملعون شیاطین سے ہیں۔ خدا اس کو توبہ کی توفیق دے یا ذلیل کرنے والے عذاب میں مبتلا کرے۔“

لا شک فی ان من اعتقد ما بین فی جواب المجیبین الذین صرحوا مطالب ذلک المعتقد فهو ملحد لان ذالک المعتقد منکر اکثر ظواہر الشرع و حکم مثل المنکر ممالا یخفی۔

کتبہ احمد حسن دہلوی کلٹر حیدرآباد دکن

”اس میں شک نہیں کہ جو شخص ان باتوں پر اعتقاد رکھے جو فتوے میں مذکور ہیں۔ وہ ملحد ہے کیونکہ ایسا اعتقاد رکھنے والا اکثر اعتقادات ظاہر شریعت کا منکر ہے اور اس کا حکم مخفی نہیں ہے۔“

طريقة هذا الدجال طريقة ضالة يشهد على ردھا النصوص وقه اصاب من اجاب، عفی اللہ عنہ۔ اسحاق بن عبدالرحمن عربی

”اس دجال کا طریق گمراہی کا طریق ہے اس کا نصوص کو رد کرنا اس پر گواہ ہے۔ اس کے حق میں جو جواب لکھا ہے وہ درست ہے۔“

الجواب صحیح (جواب صحیح ہے) محمد بن حسن بن احمد عربی

کل الجواب صحیح لاریب فیہ من انکر فھو ملحد زندیق۔ ابو عبد المنان محمد عبدالرحمن

”جواب سب کا سب صحیح ہے اس میں کوئی شک نہیں جو اس کے مضامین کا منکر ہے وہ ملحد اور چھپا مرتد ہے۔“

الحق لا يتجاوز عما فی هذه الاوراق فماذا بعد الحق الا الضلال۔

سید محمد ابوالحسن ۱۳۰۵۔ سید محمد عبدالسلام

”حق اس بیان سے متجاوز نہیں جو ان اوراق میں ہے پھر حق چھوڑ کر بجز باطل کیا ہوگا۔“

هذا حکم صحیح لاریب فیہ۔ سید احمد شاہ پوری

من اعتقد ما فی السؤال لاریب فیہ انه مضل وضال وکذاب مفسد دجال لیس فی ردتہ و زندقة و کفرہ مقال قاتلہ اللہ المتعال۔

حرره الراجی رحمۃ اللہ ابو عبد اللہ محمد فقیر اللہ الکنھوی الشاہ پوری

”جس کا یہ اعتقاد ہو جو سوال میں مندرج ہے اس کی نسبت کوئی شک نہیں کہ وہ خود گمراہ ہے اوروں کو گمراہ کرنے والا۔ کذاب ہے دین میں فساد ڈالنے والا۔ اس کے چھپے مرتد ہونے اور کفر میں کوئی گفتگو نہیں۔ خدا اس کو ہلاک کرے۔“

اقول بتوفیق اللہ الوہاب انه لاریب فی صحة هذا الجواب وانه لاشک فی کفر مرزا الکذاب۔ محمد یوسف

”میں خدا وہاب کی توفیق سے کہتا ہوں کہ اس جواب کی صحت میں کوئی شک نہیں اور نہ اس کذاب قادیانی کے کفر میں شک ہے۔“

جس شخص کے ایسے عقائد اور اقوال ہوں اس کے کفر میں کچھ شبہ نہیں۔ قادر علی عفی عنہ

حضرت استاذنا و شیخ الاسلام مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی ادام اللہ برکاتہ نے جو کچھ زیب رقم فرمایا ہے مجھے اس سے دلی اتفاق ہے۔ محمد حسین پٹیلوی

جواب صحیح اور درست ہے جواب صحیح اور درست ہے جواب صحیح اور درست ہے

عبد الکریم محمد کرامت اللہ محمد یحییٰ ابوالحسنات

جواب صحیح اور درست ہے جواب صحیح اور درست ہے جواب صحیح اور درست ہے

محمد الطاف حسین عفی عنہ محمد زکریا عفی عنہ ابو الفضل محمد عبدالرحمن

جواب صحیح اور درست ہے ابو الفضل محمد نصیر الدین
جواب صحیح اور درست ہے ابو محمد عبدالعزیز
جواب صحیح اور درست ہے محمد بنیامین خاں
جواب صحیح اور درست ہے خادم العلماء محمد عیسیٰ
ابو محمد ثابت علی
افاد الجیب واجاد۔ مجیب نے اس جواب سے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اور جواب کھرا دیا۔

ابو اسعیل یوسف خانپوری

اصاب الجیب۔ ”جواب دینے والے نے درست کہا ہے۔“ محمد سراج الدین

الجواب صحیح والمجیب نہجیح۔ ”جواب صحیح ہے اور مجیب رستگار۔“ محمد
مرزا قادیانی کی بعض تصنیف فقیر کی نظر سے گزر چکی تھی۔ فی الحال یہ سوال و جواب سنا گیا۔ بیشک مرزا
قادیانی اہل اسلام سے خارج ہے اور سخت ملحد اور ایک دجال و دجالون مجر عنہا سے ہے اور پیر و اس کے گمراہ ہیں۔

فقط فقیر مسعود دہلوی

سجادہ نشین نقشبندیہ خلیفہ امام علی شاہ مرحوم، رہڑ چھڑ، پنجاب

حبیب احمد

الجواب صحیح۔ ”یہ جواب صحیح ہے۔“

من اعتقد ما فی السؤال لاشک انه الدجال۔ جس کا یہ اعتقاد ہو جو سوال میں ہے۔ وہ بلا شک
دجال ہے۔ فتح محمد فتحپوری مدرس دہلی

ومن كان اعتقاده مخالفاً لاهل السنة والجماعة فهو بلا ريب خارج عنه سيما من كان
اعتقاده مما هو في هذا السؤال مرقوم فهو قطعاً زنديق ومرتد۔ محمد امان اللہ

”جس شخص کا اعتقاد اہل سنت و جماعت سے خارج ہو وہ بلا ریب ان کی جماعت سے خارج ہے اور
خاص کر جس شخص کا یہ اعتقاد ہو جو سوال میں مرقوم ہے وہ قطعاً چھپا کافر و مرتد ہے۔“

حررہ عبدالقادر

ان کان کذا فکذا۔ اگر قادیانی نے ایسا کہا ہے جو سوال میں ہے تو اس کا یہی حکم ہے جو جواب میں ہے کہ وہ دجال و کذاب
ہے اور پابندی اسلام سے خارج ہے۔

الجواب صحیح والمجیب نہجیح۔ ”جواب صحیح ہے اور مجیب رستگار۔“ محمد عثمان

حقیقت میں ایسا شخص منجملہ ان دجالوں کے ایک دجال مگر بڑا بھاری دجال بلکہ اس کا عم و خال ہے۔
اس زمانہ کی کیا خصوصیت ہے۔ اسی ملک پنجاب میں کہ جہاں کا ہیوولی بڑا قابل ہے۔ لوگوں کی سادہ لوحی اس بات
کی متقاضی رہتی ہے کہ کوئی نئی صورت پہنائی جائے۔ مذہب بیکو بھی محمد حسین نے فرخ سیر کے عہد میں جاری کیا
تھا اور نبوت و ولایت میں ایک مرتبہ مانا اور ایک کتاب بھی گھڑی جس کے سینکڑوں پڑھے لکھے سادہ لوح بھی معتقد
ہو گئے تھے۔ ہنود میں بھی آریہ مذہب پنجاب والوں نے جلد قبول کیا۔

سب باتوں سے قطع نظر کیجئے کہ ان احادیث کی تاویل اور آیات کی تاویل جو وہ کرتے ہیں محض جاہلانہ
جکڑ بندی ہے جیسا کہ دہری اور عام جہلاء کیا کرتے ہیں مگر جب یہ تاویلات صحیح مان لی جائیں کہ مسیح ابن مریم سے
یہ مراد اور قتل خنزیر سے یہ اسخ تو پھر میاں قادیانی کو کیا ترجیح ہے کہ وہ مسیح موعود مانا جائے جس کو نہ علم ہے نہ فضل نہ

خاندان نبوت سے ہے۔ اگر مسیحائی کا ایسا ہی بازار گرم ہے تو اور اچھے اچھے شخص اس کے مستحق ہیں مگر معاذ اللہ ان کو اس روٹی کمانے کے دھندے سے کیا کام، خدا کی پناہ کہ وہ ایمان ضائع کر کے مریدوں کے ہاں کا طوطہ پوری اڑائیں۔ اگر یہی آزادی اور الحاد کا دریا پنجاب میں موج زن رہے گا تو کوئی شبہ نہیں کہ امروز فردا میں کوئی نبوت کا مدعی بھی کھڑا ہو جائے گا اور اس کے بعد کوئی موٹا تازہ دولت والا خدائی کا دعویٰ کر بیٹھے گا اور قطعاً سینکڑوں پنجابی سادہ لوح ان کے بھی مرید ہو جائیں گے۔ معاذ اللہ اس جہل و خرافات کا کیا ٹھکانا ہے۔ اللہ قادیانی کو ہدایت نصیب کرے۔

علمائے کانپور و علی گڑھ وغیرہ

جس شخص کے یہ اعتقاد اور مقالات ہیں جو سوال میں مذکور ہوئے۔ وہ بے شک دائرہ اسلام سے خارج اور طحہ و زندقہ ہیں۔ نعوذ باللہ من شرورہ۔ محمد لطف اللہ محمد عثمان

لما ثبت ان القادياني ينكر وجود الملائكة على وجه جاءنا به النبي ﷺ و ينكر نزول جبرائيل عليه السلام و يقول ان الملائكة عبارة من ارواح السيارات والنفوس الفلكية و يقول ان ليلة القدر عبارة عن الزمان الظلماني الذي ينقطع فيه البركات السماوية و يقول نزول عيسى ابن مريم و رفعه الى السماء بجسده العنصري من المستحيلات و من الاباطيل و يقول ان المراد بختم النبوة هو ختم تشريع جديد لا ختم مطلق النبوة و يقول ان سلسلة مطلق النبوة جارية غير منقطعة بعد نبينا ﷺ الى يوم القيامة و يقول ان المسيح الموعود في الشريعة المحمدية ليس هو عيسى ابن مريم الذي فات بل الموعود مثيله وهو انا الذي انزلني الله في القاديان و انا الذي نطق به السنة والقران و يقول المراد بالدجال الذي نطق به السنة منكرو عقيدتي و يقول ان ظواهر النصوص مصروفة عن ظواهرها و ان الله تعالى لم يزل يبين مراده بالاستعارات والكنائيات و مثل ذلك من الاباطيل الخرافات اعادنا الله من كل ذلك فلا شبهة عندى في كفره فهو كافر متعنت معاند للشريعة المحمدية يريد ابطالها سود الله وجهه۔ محمد اسماعيل

”چونکہ یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ قادیانی وجود ملائکہ کا جو آنحضرت ﷺ نے بیان کیا ہے منکر ہے اور نزول جبرئیل کا منکر ہے اور اس امر کا قائل ہے کہ ملائکہ ستاروں کی ارواح اور نفوس فلكیہ ہیں اور وہ قائل ہے کہ لیلۃ القدر سے وہ تاریک زمانہ مراد ہے جس میں برکات آسمانی منقطع ہو جاتے ہیں اور وہ قائل ہے کہ حضرت عیسیٰ کا اپنے جسم سے آسمان پر جانا اور نازل ہونا محال ہے اور وہ قائل ہے کہ ختم نبوت سے نئی شریعت والی نبوت کا ختم ہونا مراد ہے نہ مطلق نبوت کا ختم ہونا اور وہ قائل ہے کہ مطلق نبوت کا سلسلہ آنحضرت ﷺ کے بعد قیامت تک جاری ہے اور وہ قائل ہے کہ جس مسیح کے آنے کا شریعت محمدی میں وعدہ دیا گیا ہے۔ اس سے عیسیٰ ابن مريم مراد نہیں جو فوت ہو چکا ہے بلکہ اس کا مثیل قادیانی مراد ہے جس کو خدا نے قادیان میں اتارا ہے اور قائل ہے کہ دجال سے اس کے منکر مراد ہیں اور قائل ہے کہ قرآن و حدیث ظاہر معانی سے پھیرا ہوا ہے اور خدا تعالیٰ اپنی مراد کو ہمیشہ استعاروں میں بیان کیا کرتا ہے ایسے ہی اور خرافات باطلہ اس سے ثابت ہو چکے ہیں۔ لہذا میرے نزدیک اس مولوی عبدالحق صاحب نے اس عبارت کو لکھنے کے وقت تک قادیانی کے وہ رسائل توضیح مرام و ازالہ ادہام نہ دیکھے تھے جن میں قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ (مرتب)

کے کفر میں کوئی شک نہیں ہے۔ وہ کافر ہے بدکردار، شریعت محمدیہ کا مخالف اس کو باطل کرنا چاہتا ہے۔ خدا اس کا منہ کالا کرے۔“

ما اتی به المجیب فهو حق حقیق بالقبول ولا ریب فی ان القادیانی جاحد لاصول الشریعة
الغراء المحمدية ومن جاحدها فلا ریب فی کفره اللهم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه و ارنا الباطل
باطلا ووفقنا لاجتنابه وانا العبد الکتیب المستغفر للذنوب، محمد ایوب الکوئی صانه الله عن
الذنب الجلی والخفی۔
محمد ایوب ساکن کول

”جو کچھ مجیب نے بیان کیا ہے وہ حق ہے اور قبول کے لائق ہے۔ اس میں شک نہیں ہے کہ قادیانی
شریعت محمدیہ ﷺ کے اصول کا منکر ہے اور جو ان کا منکر ہو اس کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ اے خدا تو ہمیں حق کو
حق کر کے دکھا اور اس کی پیروی نصیب کر اور باطل کو باطل کر کے دکھا اور اس سے اجتناب کی توفیق دے۔

علمائے بنارس واعظم گڑھ وغیرہ

ہم نے رسالہ فتح اسلام اور توضیح المرام وغیرہ جو مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے چھپے ہیں دیکھے اور ان
میں وہ مقالات اور عقائد جو فتوے میں نقل کیے ہیں پائے۔ ہمارے نزدیک ان عقائد کا معتقد اور ان مقالات کا
قائل احاطہ اسلام سے خارج ہے اور دجال کذاب ہے۔
حکیم محمد حسین بناری

مجھ کو بھی مولوی حافظ حکیم محمد حسین کی تحریر سے اتفاق ہے۔ محمد عبدالرحمن غنی عنہ (امام مسجد جامع المحدث بنارس)
الجواب صحیح۔ محمد عبدالحجید

جس شخص کا ایسا عقیدہ ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ واللہ اعلم
الحیات محمد غنی عنہ

فقیر محمد عبدالقادر
جناب مولوی حافظ حکیم محمد حسین صاحب کی تحریر سے مجھ کو اتفاق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔
عبدالغفور

بے شک ان عقائد کا معتقد دجال وکاذب ہے۔
شہید الدین احمد بناری

علمائے اُردو وغازی پور و مہدانواں وغیرہ

مجھے اس جواب کے ساتھ پورا اتفاق ہے بے شک مرزا کے خیال کا آدمی احاطہ اسلام سے خارج ہے۔
ابوالخیر محمد ضمیر الحق الاروی

واللہ اعلم۔
الجواب صحیح۔ ”جواب درست ہے۔“ جواب بالصواب ہے۔
الفتاحین محمد اسماعیل

ہم نے جہاں تک اقوال مرزا قادیانی کے دیکھے اور سنے ان اقوال کے رو سے قادیانی احاطہ اسلام سے
خارج ہے۔
وصیت علی

میں اس کے ساتھ پورا متفق ہوں۔
ابو محمد ابراہیم (بانی مدرسہ احمدیہ)

گر مسلمانی ہمیں ست کہ مرزا دارد

دائے گرد پس امروز بود فردائے

اس جواب سے مجھے اتفاق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
عبدالغفار

میں نے ان اوراق کو اول سے آخر تک پڑھا اور مرزا کے عقائد و مقالات کو اس کی اصل تصانیف میں

بھی دیکھا۔ میری رائے میں وہ ضرور ان عقائد و مقالات کی نظر سے دجال و کذاب ہے اور پابندی اسلام و اہل سنت سے خارج ہے۔
کتبہ محمد عبد اللہ غازی پوری
ابو عبد اللہ ووداد ریس

میں بھی اس جواب کے ساتھ پورا اتفاق کرتا ہوں۔

علمائے رحیم آباد ضلع در بھنگہ ترہٹ

الحمد لله القاهر فوق العباد والحافظ لدينه عن شرور الكذابين اهل الفسء وهو الذى فطر الانام على فطرة الاسلام و جبلهم على الملة الحنفية السمحة البيضاء وهو ذوالجلال والاکرام ثم ضلوا و تهودوا و تنصروا والحدو فى آياته فبعث فيهم رسولا منهم و معجزاته فاسس قواعد الشرع والاركان و اوضع لهم سبل السلام باوضع البيان فرزقوا به السلوك على مناهج الهداية و فاز و اباتباعه معارج السعادة ثم ارتد من ارتد عن دينه و افترى على الله كذبا و كذب على رسوله فكانوا لجهنم حطباً فاتى الله بقوم اذلة على المؤمنين واعزة على الكافرين فنصرو الحق و حاربوهم و جادلوهم فكذب المفترون على متاخرهم خاسرين منهم الذين حرفوا الكلم عن مواضعه من بعد ما تحقق فوقى الله من عباد الناصرين المنصورين على الحق لتشويش مسالكهم و خرم نطقهم فاستاصلوا بنيانهم و ما اسوء محوا عن صفحات الدهر اباطيلهم و ما تنفسوا الم ترائى الذى يدعى انه المسيح الموعود نزوله و ماتفوه من المفتريات التى يابى الله عنها و رسوله كيف اجترى على ذلك و تبوء مقعده من النار و النصوص فى الباب واضحة ليس فيها من الاسرار فان الاحاديث الواردة فى نزول المسيح بعضها لبعض مفسرة فقتل الانسان ما اكفره اولا يرى ان فى بعض الاخبار قد ورد لفظ المسيح و فى بعضها عيسى ابن مريم و فى بعضها ابن مريم فقط و فى بعضها عيسى نبي الله و فى بعضها جملة و امامكم منكم و وقعت حالا فلو كان اطلق المسيح على سبيل الاستعارة فلا معنى لهذه القيود و التصريحات يا للعجب، من اجترء شرار الخلق الذى يضل الناس فى حلية اهل الصلاح و الدلق فلله درمن شمر عن ساق جده فى ابطال مزخرفاته و شيد ميذه لا زالة ترهاته فانه اتى بشيء عجيب لا يدركه الا المدرب اللبيب و جاهده مجاهدة اللسان و شوش مسلكه بالقلم و البيان و قعدله كل مرصد حتى احجره و انهزم عدو الله و هرب عن كل مشهد جزاه الله عناو عن سائر المسلمين خير الجزاء و افاض عليه البركات بكرة و عشياً.

و انا العبد المفتقر عبد العزيز

”سب تعریفوں کا خدا تعالیٰ مستحق ہے جو تمام بندوں پر غالب ہے اور اپنے دین کا اہل فساد کی شرارتوں سے محافظ۔ وہ جس نے لوگوں کو فطرت اسلام پر پیدا کیا اور دین یکسو آسان، روشن (اسلام) ان کی جبلت میں رکھا۔ پھر وہ اپنی فطرت کو چھوڑ کر یہودی نصرانی اور ملحد بن گئے تو خدا تعالیٰ نے ان ہی میں سے ایک رسول معجزوں کے ساتھ ان میں بھیجا۔ اس رسول نے شرع کے قواعد اور ارکان بنا دیے اور سلامتی کے راستے خوب واضح کر دیے جس کی برکت سے لوگ ہدایت کی راہ چلنے لگے اور آپ کی پیروی سے وہ سعادت کو پہنچے۔ پھر بعض لوگ دین سے پھر گئے اور خدا پر جھوٹ باندھنے لگے اور رسول خدا پر افترا کر کے دوزخ کا ایدھن بنے تو خدا نے ایسے لوگوں کو پیدا

کیا جو مومنوں کے آگے جھک جانے والے اور کافروں پر غالب آنے والے تھے۔ وہ حق کے مددگار ہوئے اور ان مرتدوں مفتریوں سے لڑے اور جھگڑے۔ وہ مفتری اوندھے کر کے ناک کے بل گرائے گئے اور خسارہ میں پڑے۔ ان میں سے ایسے لوگ بھی ہوئے جو خدا کے کلام کی اس کے ٹھکانے (معانی) سے تحریف کرتے ہیں۔ بعد اس کے کہ وہ کلام ان معانی میں ثابت و متحقق ہو چکا تھا، سو خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں سے ایسے لوگوں کو جو حق کے مددگار اور خدا کی طرف سے حق پر مدد دیے گئے ہیں۔ ان محرفین کی باتوں کو پراگندہ کرنے اور ان کی کمر بند توڑنے کی توفیق دی۔ پس ان حقانیوں نے ان کی بیخ و بنیاد اکھاڑ دی اور صفحہ روزگار سے ان کی باطل باتیں مٹا دیں۔ ان محرفین میں سے تم نے اس شخص کو جو مسیح موعود ہونے کا مدعی ہے نہیں دیکھا اور اس کی جھوٹی باتوں کو جن سے خدا اور اس کے رسول اپنے کلام میں انکاری ہیں نہیں سنا، اس نے اس افتراء پر کیونکر جرأت کی اور اپنے لیے آگ میں جگہ بنائی۔ مسیح موعود کے باب میں جو نصوص اور احادیث وارد ہیں تو وہ حضرت عیسیٰ بن مریم کے حق میں روشن بیان ہیں۔ جن میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے۔

احادیث جو اس باب میں وارد ہیں وہ ایک دوسری کی تفسیر کر رہی ہیں۔ انسان (مدعی مسیحیت) ہلاک ہو رہا کیا ناشکر ہے (جو ان احادیث میں تحریف کرتا ہے) وہ یہ نہیں دیکھتا کہ بعض احادیث میں لفظ مسیح وارد ہے بعض میں عیسیٰ بن مریم، بعض میں ابن مریم، بعض میں عیسیٰ بنی اللہ، بعض میں یہ جملہ وارد ہیں کہ حضرت مسیح ایسے حال میں آئیں گے کہ اس وقت تمہارا امام موجود ہوگا۔ سو اگر مسیح موعود سے یہی قادیانی بطور استعارہ مراد ہو تو پھر ان قیدیوں اور بیانات احادیث کے کوئی معنی نہیں ہیں۔ اس بدترین غلطی کی دلیری سے تعجب ہے کہ یہ فقرا اور اہل علاج کا لباس پہن کر مخلوقات کو گمراہ کر رہا ہے۔ جو شخص اس کی طمع سازیوں کے لیے پنڈلی کھول کر اور کمر کس کر کوشش کر رہا ہے اس کی یہ نیکی خدا ہی کے لیے ہے وہ اس کے جواب میں ایسی عجیب بات لایا ہے کہ اس کی خوبی کو بجز ماہر دانشمند کوئی جان نہیں سکتا۔ وہ اس سے زبانی جہاد کر رہا ہے اور قلم و بیان سے اس کی باتوں کو پراگندہ کرتا ہے اور ہر ایک گھات میں اس کے مقابلہ کے لیے جما ہوا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو مسلمانوں سے الگ کیا اور خدا کا دشمن ہر ایک میدان سے بھاگ گیا۔ خدا تعالیٰ ایسے شخص کو ہم سب مسلمانوں کی طرف سے جزا خیر دے اور صبح و شام اس پر اپنی برکات نازل کرے۔“

ہکذا قول فیہ واعتقادی وبہ ثقتی و علیہ اعتمادی۔

”یہی قادیانی کے حق میں میرا قول و اعتقاد ہے اور اسی پر میرا وثوق و اعتماد ہے۔“ عبدالرحیم رحیم آبادی

علمائے بھوپال و عرب وغیرہ

اسلام خصوصاً مذہب اہل سنت میں یہ عقائد و مقالات داخل نہیں ہیں۔ مرزا قادیانی ان عقائد و مقالات کی نظر سے مانند وجود یہ وغیرہ اہل بدعت کے دجالین کذابین میں داخل ہے اور مرزا کے ان عقائد و مقالات میں پیردان و ہم مشربوں کو ذریات دجال کہہ سکتے ہیں اور ایسے عقائد و مقالات کے ساتھ کوئی شخص شرعاً اور عقلاً ولی اور ملہم و محدث و مجدد نہیں ہو سکتا۔ دلیل اس کی حدیث ابو ہریرہؓ ہے۔ قال رسول اللہ ﷺ یكون في آخر الزمان دجالون كذابون ياتونكم من الاحاديث بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤكم لا يضلونكم ولا يفتنونكم۔ (رواہ مسلم)

”آخر حضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں دجال و کذاب پیدا ہوں گے جو تم کو ایسی باتیں کہیں

گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے بزرگوں نے۔ ان سے بچے رہنا وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں اور بہکا نہ دیں۔“
(مولانا محمد بشیر سھوانی)

مجھ کو مولوی محمد بشیر صاحب کی تحریر سے اتفاق ہے بے شک یہ لوگ ایسے ہی ہیں جیسا مولوی صاحب موصوف نے تحریر فرمایا ہے۔ واللہ اعلم۔
مولانا سلامت اللہ جیراچوری

طريقة الكذاب الدجال مرزا قادیانی طريقة اهل الضلال لاشك في ذلك ومن شك في ضلاله فهو مثله وقد حررت في رسالة رد ما افتراه جازاه الله بما هو اهله. علامه شيخ حسين بن معن الانصاري عربي يمانی.

”کذاب دجال و مرزا قادیانی کا طریق گمراہوں کا طریق ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے اور جو اس کے گمراہ ہونے میں شک کرے وہ ویسا ہی گمراہ ہے۔ میں نے اس کے مفتریات (جھوٹی باتوں) کے رد میں ایک رسالہ لکھا ہے خدا اس کو اس کے مفتریات کی سزا دے۔“
علمائے لودھیانہ وغیرہ

هذا الجواب مقرون بالصدق والصواب. (مشتاق احمد) ”یہ جواب راستی اور درستی سے ملا ہوا ہے۔“
الجواب حق والحق يعلوا ولا يعلیٰ. ”یہ جواب حق ہے اور حق غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔“
حررہ نور محمد

الجواب صحيح. ”جواب صحیح ہے۔“
الجواب صحيح. ”جواب صحیح ہے۔“
قد صبح الجواب. تحقیق جواب صحیح ہے۔ محمد حسن رئیس و سرگروہ اہل حدیث لودھیانہ
المجيب مصيب. ”مجیب راستی کو پہنچنے والا ہے۔“ نور الدین خان

علمائے امرتسر، سوچانپور وغیرہ

مقاله القادیانی خلاف مقاله اهل الاسلام. ”جو کچھ قادیانی نے کہا ہے وہ اہل اسلام کے مخالف ہے۔“

غلام مصطفیٰ
اس میں کچھ شک نہیں کہ معتقدات مرزا قادیانی کے برخلاف معتقدات اہل اسلام کے ہیں۔ اللہ جل شانہ مسلمانوں کو ان کی تسلیم سے محفوظ رکھے۔
عبداللہ الغنی۔ غلام رسول الغنی

معتقدات مرزا قادیانی خلاف طریقہ اہل اسلام ہیں۔

انا الراعی رحمة الله غلام الله قصوری

عقائد مرزا باطلہ و اقوالہ عاطلہ. ”مرزا (قادیانی) کے عقائد باطل ہیں اور ان کے اقوال بے کار ہیں۔“

احقر العباد غلام رسول امام مسجد میاں محمد جان مرحوم

مقاله المرزا فہی مخالف لمذهب اهل السنة والجماعة. ”مرزا (قادیانی) نے جو کہا ہے وہ

اہل سنت و جماعت کے مخالف ہے۔ غلام محی الدین

۱۔ حضرت میاں صاحب کے شاگرد تھے اور حضرت سید نواب صدیق حسن خاں صاحب کے ہاں قیام رکھتے تھے۔ آپ کی تصنیف ”الحق الصریح فی حیات اس“ ہے جو مناظرہ تحریری مرزا قادیانی سے ہوا تھا۔

بے شک جس شخص کے ایسے اعتقاد ہوں وہ کافر بلکہ اکفر ہے۔

محمد ادریس ابو محمد محمد اسمعیل جنجھانوی

ماقال مرزا فی اقوالہ فہو باطل عند اہل الاسلام۔ ”ان اقوال میں جو مرزا نے کہا ہے اہل اسلام کے نزدیک باطل ہے۔

فقیر حشمت علی

اس کی (یعنی مرزا قادیانی کی) عبارات جو مجھ کو دکھائی گئی ہیں ان کا ظاہری مفہوم خلاف عقائد اہل سنت جماعت معلوم ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص صرف ان ظاہری عبارات کا لحاظ کر کے عقیدہ رکھے گا تو وہ خطا کار مخالف اہل سنت جماعت کا ہے۔

ابو عبید احمد اللہ

مواہیر خاندان حضرت مولوی عبداللہ صاحب غزنوی

رب سدد لسانی واسلل سخیمۃ قلبی واجر قلمی بما تحب و ترضی۔

لاریب فیہ ان مدعی الامور المذکورۃ فی السؤال مخالف رسول رب العالمین یتبع غیر سبیل المؤمنین ومن یشاقق الرسول من بعد ماتین لہ الہدی و یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولیٰ و نصلہ جہنم و ساءت مصیرا۔ متبع فی الاسلام طریقۃ الجاہلیۃ ومن یتبع غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ و هو فی الآخرۃ من الخسرین۔ من الذین قال فیہم رسول اللہ ﷺ یكون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباءکم وایاہم لا یصلونکم ولا یفتنونکم رواہ مسلم۔ قال علی القاری فی شرح الفقہ الاکبر و دعوی النبوة بعد نبینا ﷺ کفر بالاجماع و افراخہ مخانیث الہنود والنصارى اکثرہم فمن اضلہم اللہ علی علم فمن یرہدہم بعد اللہ اسال اللہ الہدی لى ولہم وسائر المسلمین اللہم اہدنا لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تہدی من تشاء الی صراط مستقیم۔

عبدالجبار ابن شیخ عبداللہ الغزنوی

”اے پروردگار میری زبان کو سیدھا رکھ اور میرے دل کا کینہ کھینچ لے اور میری قلم کو اس بات سے جاری کر جو تو چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے۔“

”اس میں شک نہیں کہ ان امور کا مدعی جو سوال میں مذکور ہیں رسول خدا کا مخالف ہے، اس راہ کا پیرو جو مومنوں کی راہ نہیں اور (خدا تعالیٰ فرماتا ہے) جو شخص رسول خدا کی مخالفت کرے۔ بعد اس کے کہ اس کو ہدایت معلوم ہو چکی ہو اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر اور راہ پر چلے ہم اس کو ادھر ہی پھیر دیتے ہیں، جدھر وہ پھرتا ہے اور اس کو آگ میں داخل کریں گے اور وہ بری پھرنے کی جگہ ہے۔ اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا تین شخصوں سے خدا بہت ناخوش ہے۔ ایک وہ جو اسلام میں رہ کر کافروں کا طریق اختیار کرتا ہے اور (خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے) جو شخص بجز اسلام کوئی اور دین اختیار کرتا ہے اس سے وہ دین قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں ٹوٹا پانے والوں میں ہوگا (یعنی) ان لوگوں میں سے جن کے حق میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اخیر زمانہ میں دجال کذاب پیدا ہوں گے وہ تمہیں ایسی باتیں سنائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے بزرگوں نے۔ ان سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں اور بہکا نہ دیں۔ یہ مسلم کی روایت ہے۔ ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں کہا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاتفاق کفر ہے۔ اس (قادیانی) کے چوزے (اتباع) ہنود اور نصاریٰ کے محنت ہیں۔ بہترے ان میں ایسے ہیں کہ خدا نے ان کو باوجود عالم ہونے کے گمراہ کر رکھا ہے۔ خدا کے سوا ان

کو کون ہدایت کرے۔ میں خدا سے ان کے لیے اور اپنے لیے اور باقی مسلمانوں کے لیے ہدایت کا سوال کرتا ہوں۔ اے خدا تو ہم کو اپنی مرضی سے حق کی راہ دکھا جس میں اختلاف کیا گیا ہے۔ تو جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے۔“

قولی فی صاحب قادیانی ماقالہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ حیث قال کما ان خیر الناس الانبیاء فشر الناس من تشبه بهم من الکذابين وادعی انه منهم وليس منهم فخیر الناس بعدہم العلماء والشہداء والصدیقون والمخلصون وشر الناس من تشبه بهم یوہم انه منهم وليس منهم وفی لفظ الحدیث فہو لاء اذل خلق اللہ تسعربہم النار یوم القیمۃ عیاذا باللہ۔ احمد بن عبد اللہ الغزنوی

”قادیانی کے حق میں میرا وہ قول ہے جو شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا قول ہے جیسے تمام لوگوں سے بہتر انبیاء علیہم السلام ہیں ویسے ہی تمام لوگوں سے بدتر وہ جھوٹے لوگ ہیں جو نبی نہ ہوں اور نبیوں سے مشابہ بن کر نبی ہونے کا دعویٰ کریں۔ نبیوں کے بعد بہتر وہ لوگ ہیں جو علماء اور شہید اور صدیق اور باخلاص ہوں پس جو ان سے مشابہ بن بیٹھیں اور یہ بتائیں کہ ہم ان ہی میں سے ہیں اور واقعہ میں ایسے نہ ہوں وہ بدترین خلائق ہیں۔ یہ ابن تیمیہؒ کا قول ہے اور حدیث میں آیا ہے وہ لوگ تمام خلائق سے ذلیل تر ہیں ان کو آگ میں جھونکا جائے گا خدا اس سے بچائے۔“

الحمد للہ اما بعد فیقول الراجی الملتجی الی رحمت ربہ القوی ابو محمد عبدالصمد الغزنوی ان غلام احمد القادیانی الغوی الغبی صاحب العقیدۃ الفاسدۃ والرأی الکاسد ضال مضل زندیق بل هو اضل من شیطانہ الذی لعب بہ وان مات علی ذلک فلا یصلی علیہ ولا یدفن فی مقابر المسلمین لان لا یتاذی بہ اهل القبور۔ عبدالصمد

”سب تعریف خدا کے لیے ہے اس کے بعد امیدوار اور باقی رحمت رب قوی عبدالصمد غزنوی کہتا ہے کہ غلام احمد قادیانی کج رو و بلید جس کا عقیدہ فاسد ہے اور رائے کھوٹی گمراہ ہے۔ لوگوں کو گمراہ کرنے والا چھپا مرتد ہے بلکہ وہ اپنے اس شیطان سے زیادہ گمراہ ہے جو اس سے کھیل رہا ہے۔ یہ شخص اسی اعتقاد پر مر جائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور نہ یہ مسلمانوں کی قبروں میں دفن کیا جائے تاکہ وہ اہل قبور اس سے ایذا نہ پائیں۔“

لاریب ان المرزا القادیانی دجال کذاب زندیق باطنی قرمطی وانہ من الذین قال فیہم رسول اللہ ﷺ سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بہم تلک الہواء کما یتجادی الکلب بصاحبہ لایقی منہ عرق ولا مفصل الادخلہ وانہ من الذین قال فیہم رسول اللہ ﷺ ان بین یدی الساعۃ کذابین فاحذروہم۔ ابوالریس عبدالغفور بن محمد بن عبداللہ الغزنوی

”اس میں شک نہیں کہ قادیانی ایک دجال ہے بڑا جھوٹا چھپا مرتد۔ باطنی قرمطی۔ اور وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے حق میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ میری امت میں سے ایسے لوگ نکلیں گے جن میں نفسانی خواہشیں (بدعات) ایسا اثر کر جائیں گی جیسا دیوانہ کتا اس شخص میں اثر کرتا ہے جس کو وہ کاٹتا ہے کہ اس کی کوئی رگ یا جوڑ اس اثر سے نہیں بچتا اور وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے حق میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے کذاب پیدا ہوں گے ان سے بچو۔“

الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم۔ ملک۔ یوم الدین۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔

أهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين. آمين.
اللهم صل على محمد وآله وبارك وسلم. یہ مسئلہ عن شخص اپنی ابتدائی حالت میں اچھا معلوم ہوتا تھا۔
دین کی نصرت میں ساعی اللہ تعالیٰ اس کا مددگار تھا۔ دن بدن فیوضِ لہ قبول فی الارض کا مصداق بنتا جاتا
تھا لیکن اس سے اس نعمت کی قدر دانی نہ ہوئی۔ نفس پروری و زمانہ سازی شروع کی۔ زمانہ کے رنگ کو دیکھ کر اس
کے موافق کتاب و سنت میں تحریف والحاد و یہودیت اختیار کی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو ذلیل کیا۔ فیوض لہ
البغضاء فی الارض کا مصداق بن گیا۔ قال اللہ تعالیٰ فی امثالہ و اتل علیہم نبا الذی اتیناہ ایتنا
فانسلخ منها فاتبعه الشیطان فکان من الغوین. ولو شئنا لرفضناہ بها ولكنه اخلد الی الارض واتبع
ہوہ الایۃ اللہم انی اعوذ بک من الحور بعد الکور. یا مصرف القلوب صرف قلوبنا و قلوبہم علی
طاعتک. آمین وصل اللہ علی النبی وآلہ واصحابہ وسلم. عبدالواحد بن عبداللہ لغزنوی

الحمد لله نحمده و نستعينه و نساله الهدى و صلى الله على محمد وآله، المستول عنه
عندى مطفى لنور الله والله متم نوره ولو كره الكفرون. محرف للكتاب و السنة و تحريفه اشد من
تحريف اليهود و النصارى و مخالف لجميع المسلمين و خالع لربة الاسلام من عنقه و ان مات
على ذلك فيقدم قومه يوم القيمة فاوردهم النار و بنس الورد المورود و اتبعوا فى هذه لعنة و يوم
القيمة يردون الى اشد العذاب رب اعوذ بک من درک الشفاء و سوء القضاء النجا النجا.

عبدالرحیم بن عبداللہ الغزنوی

”اللہ کے لیے سب تعریف ہے۔ ہم اس کا شکر کرتے ہیں اور اس سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے
ہدایت کا سوال کرتے ہیں۔ جس شخص کے حال سے اس فتوے میں سوال و جواب ہے وہ میرے خیال میں خدا کے
نور (اسلام) کو بھگانا چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے۔ اگرچہ کافر اس سے ناخوش ہوں۔ وہ
کتاب اللہ و سنت میں تحریف کرنے والا ہے۔ اس کی تحریف یہود و نصاریٰ کی تحریف سے سخت تر ہے اور وہ کبھی
مسلمانوں کا مخالف ہے اور وہ اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکالنے والا ہے۔ یہ اسی اعتقاد پر مرا تو قیامت کے دن
اپنی پیرو قوم کے آگے آگے ہوگا اور ان کو آگ میں وارد کرے گا۔ وہ آگ بری جائے ورود ہے۔ ان سب
(اتباع و متبوع) پر دنیا میں لعنت پڑتی ہے اور قیامت کے دن یہ سخت عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے۔ اے
خدا میں تیری پناہ چاہتا ہوں بد بختی کے پڑنے اور بری قضا سے۔ لوگو اپنا آپ بچاؤ۔ نجات کو لازم پکڑو۔“

لا شک ان مرزا کافر و مرتد زندیق ضال مضل ملحد دجال و سواس خناس فمن شک
فی مقالتي هذا فليهاهني.

اکفر	مرزا	فہل	من	مباہل
یباہنی	فی	انہ	لیس	کافر

عبدالحق گزنوی

- ۱۔ زمین میں اس کے لیے قبولیت کا حکم ہوتا ہے۔
- ۲۔ زمین میں اس کے لیے دشمنی کا حکم ہوتا ہے۔
- ۳۔ ان پر اس شخص (ہلم بن باعوراء) کی خبر پڑھ دو جس کو ہم نے اپنی آیتیں (ان کا علم) عطا کیں۔ پھر وہ ان سے (یعنی
ان کے عمل و اعتقاد سے) نکل گیا۔ پس وہ بیکنے والوں سے ہو گیا۔ ہم چاہتے تو ان آیات کے ساتھ اس کو بلند کرتے۔ مگر وہ زمین پر
پڑا رہا اور اپنے ہوائے نفس کا پیرو ہوا۔

”اس میں شک نہیں کہ مرزا (قادیانی) کافر ہے۔ چھپا مرتد ہے۔ گمراہ ہے گمراہ کنندہ، ملحد ہے، دجال ہے، وسوسہ ڈالنے والا، ڈال کر پیچھے ہٹ جانے والا، جس کو میری اس گفتگو میں شک ہو وہ اس پر مجھ سے مباہلہ کر لے۔ میں مرزا کو کافر جانتا ہوں کوئی مجھ سے اس امر میں مباہلہ کرنا چاہے تو کر لے۔“

موہابیر علمائے لاہور

عقائد و اقوال مندرجہ سوال در کتاب معتبر اہل اسلام ندیدم و نشدیدم، اہل اسلام را باید کہ از اس عقائد و اقوال احترام واجب دانند و اتباع شریعت حقہ نمایند، و معتقد اس عقائد را از اہل ابوائے و ضلال باید دانست۔
غلام محمد بگویی بقلم خود

ادعاء النبوة بعد نبينا ﷺ كفر صريح مخالف للقران.

العبد فقير نور احمد امام مسجد انار کلی لاہور۔ غلام احمد مدرس مدرسہ نکودہ وارد حال لاہور
”آحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا (جیسا کہ قادیانی نے کیا ہے) کفر صریح ہے اور قرآن کے مخالف۔“

الحمد لله رب العالمين والصلوة على سيد الانبياء والمرسلين و اله اجمعين اما بعد فلما رايت الناس مختلفين في امر مؤلف توضيح المرام والبراهين حتى وجدت بعضهم معتقد ابكماله و مصدقا لمقاله و قليل ماهو واكثرهم حاكما بفساده و جازما بالحاده و جهت ركاب النظر و مطية الفكر الى ساحة كلامه لاظفر على المارب و اظهر على المطالب فاذا هو منكر الخوارق و جاهد كما لات اكرم الخلائق و محرف النصوص عن معانيها و مخرج الكلمات الحققة من مواضعها و منكر صفات الملائكة بلا نفسها لان ما يطلق عليه الاسم شئ ليس له حظ من مصداقية حقائقها فصرت من ارتداده على اليقين و وصل الحاده عندى الى حق اليقين فمن ياتيه مصدقا فهو من الضالين و من فرعن قربه فهو من الامنين اعاذنا الله من شره و شر احزابه الى يوم الدين.

العبد غلام احمد مدارس مدرسہ نعمانیہ
”بعد حمد و صلوة۔ جب میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ مؤلف توضیح مرام و براہین احمدیہ کی نسبت مختلف خیال رکھتے ہیں۔ بعضے اس کے معتقد کمال اور مصدق مقال ہیں۔ مگر وہ بہت ہی کم ہیں اور اکثر اس کو مفند سمجھتے ہیں اور اس کے ملحد ہونے کا یقین رکھتے ہیں۔ تو میں نے اپنے مرکب نظر اور سواری فکر کو اس کے میدان کلام میں دوڑایا تاکہ اس کے مطالب و خیالات پر مجھے اطلاع ہو۔ سو میں نے اس کو معجزات و کرامات اور کمالات انبیاء علیہم السلام کا منکر پایا اور معنی قرآن و حدیث کا محرف اور کلمات شرعیہ کو اپنے ٹھکانے سے نکالنے والا، صفات بلکہ حقیقت ملائکہ کا منکر، پس مجھے یقین ہو گیا کہ وہ مرتد ہے اور یقیناً ملحد، جو اس کا مصدق و مؤید ہو وہ بھی گمراہ ہے اور جو اس کے قریب سے بھاگے وہی امن میں ہے۔ خدا ہم سب مسلمانوں کو اس کے اور اس کے اتباع کے شر سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔“

نحمدہ و نصلی علی رسولہ سید المرسلین و خاتم النبیین و آلہ و صحبہ و اجمعین و بعد
فقد رأیت الاقوال المذكورة فی هذا الافتاء لغلام احمد الکادیانی و وجدتها یقیناً فی کتبه المطبوعة الشایعة ایضاً فاقول انها مصادمة للشریعة المحمدیة الغراء و منافیة للملة الحنفیة البیضاء

مما افیض علینا من جماعة الصحابة والتابعین و وصل الینا عن ائمة المسلمین من الفقهاء والمحدثین فلاشک فی ان من یصدق الاقوال المذكورة ویسلمها کائنا من کان و ابن ماکان فهو خارج عن حوزة الاسلام والایمان ومارق عن اتباع الحدیث والقران هذا واللہ عزیز ذو انتقام فی یوم الفصل والخصام۔

”میں نے قادیانی کے ان اقوال کو جو اس فتوے میں ہیں دیکھا اور اصل تصانیف قادیانی میں بھی ان کو ملاحظہ کیا۔ وہ اقوال شریعت محمدیہ ﷺ اور تمام مسلمانوں کے مخالف ہیں جو ان اقوال کا مصدق ہے جو کوئی ہو اور جہاں کہیں ہو وہ احاطہ اسلام سے خارج ہے اور اتباع قرآن و حدیث سے باہر۔

لاریب فی ان مانقولہ المرزا خلاف ماقالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان ماجاء بہ السحران اللہ سیطلہ ان اللہ لا یصلح عمل المفسدین و یحق اللہ الحق بکلماتہ ولو کرہ المجرمون۔

”اس میں شک نہیں کہ جو قادیانی نے بات بنائی ہے وہ فرمودہ آنحضرت ﷺ کے مخالف ہے جو کچھ وہ لایا ہے حیرانگی قسم سے ہے۔ خدا اس کو باطل کرے گا اور حق کو اپنے کلمات سے ثابت کرے گا۔ اگرچہ مجرم ناخوش ہوں۔“

رسالہ فتح الاسلام و توضیح المرام و ازالہ اوہام مولفہ مرزا غلام احمد قادیانی میں جو یہ اعتقاد و مسائل درج ہیں کہ مسیح موعود میں ہوں۔ ملائک بذات خود اپنے وجود سے زمین پر نہیں آتے۔ انبیاء پر نہیں اترتے۔ صرف ان کی تاثیر نازل ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کو معراج جسم مبارک کے ساتھ نہیں ہوا۔ عیسیٰ مردہ کو باذن اللہ زندہ نہیں کرتے تھے۔ جانور کو زندہ نہیں کرتے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام کا عصا سانپ حقیقی نہیں بنا تھا۔ ابراہیم علیہ السلام نے چار جانور کو (جن کا قرآن شریف میں بیان ہے) زندہ نہیں کیا بلکہ یہ از قبیل عمل مسریم تھے۔ علیٰ ہذا القیاس اور ایسے ایسے اعتقاد و مسائل نصوص کتاب اللہ و احادیث صحیحہ رسول اللہ ﷺ کے اور سبیل سلف صالحین مومنین کے مخالف ہیں۔ لہذا یہ عقائد و مسائل باطل ہیں اور ایسے عقائد والا اس آیت شریف کا مصداق ہے۔ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبیین لہ الہدی و یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ماتولئی ونصلہ جہنم و ساءت مصیرا۔ جن لوگوں کو ان عقائد کی طرف میلان ہو گیا ہے۔ ان کو لازم ہے ان عقائد کو پیش کر کے اور علماء فضلاء سے نہ صرف دوچار سے بلکہ صدہا سے اخروی نجات کی غرض سے اور طالب راہ حق بن کر ان سے شبہات کا حل کرائیں۔ یا ان کتب کے جواب غور سے دیکھیں اور پرانی اور قدیمی تحقیقات کو بلا دلائل یقینیہ و اتفاقیہ نہ چھوڑیں۔ فقط و ما علینا الا البلاغ۔

الراقم خاکسار رحیم بخش

مصنف سلسلہ تعلیم الاسلام

علماء و سجادہ نشینان بٹالہ ضلع گورداسپور

لاریب مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی مخالف قواعد اسلام وغیرہ مطابق کلام برکت التیام جناب خیر الانام ہیں۔ اس کے ہزلیات باطلہ و لغویات لاطالکہ پر نظر کرنا تو ایک بڑا بھاری ثبوت اس کے ضال و مضل ہونے کا ہے۔ صرف عیسیٰ موعود کے قادیان میں (جو وسط ملک پنجاب میں ایک گاؤں ہے) ظہور پکڑنے کا دعویٰ ۱۔ سحر اس لیے کہا ہے کہ اس کا حواریوں پر جادو کا سا اثر ہوا ہے۔ وہ صم بکم عینی ہو کر اس کو بے سمجھے سوچے مان گئے ہیں۔ ۲۔ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے جو شخص ہدایت ظاہر ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور اس راہ پر چلے جو مومنوں کی راہ نہ ہو۔ اس کو ہم ادھر ہی پھیریں گے۔ جدھر وہ پھرتا ہے اور اس کو دوزخ میں داخل کریں گے وہ بہت بری پھرنے کی جگہ ہے۔

کرنا ہر ایک مسلم جو تھوڑی سی نسبت بھی علوم دینیہ سے رکھتا ہو بے تحاشہ ہے کہ کس قدر مضامین احادیث صحیحہ اور روایات قویہ کے برخلاف ہے۔ حضرات علماء اولی الایمان مجتہبین مصمبین نے شکر اللہ سعہم جس قدر اس کی نار شرارت کے اظہار میں آب جہد مشکور و سعی و فہم اراضی قلوب المؤمنین پر ڈالا ہے۔ بغایت درجہ شایان شہادت و قابل مرجح ہے۔ اگر ان حضرات کی ہمت علیا ایسی ہی گرم رہی اور مفصل مذکور کی کتب پر فوراً کتب پر فوراً کتب پر فوراً کتب پر فوراً کتب پر فوراً کتب بہت عمدہ اعانت دینی و مدد اسلامی کی صورت آئندہ وقت میں جلوہ گر ہوگی۔ موفق تحقیق کی طرف سے یہ خیر توفیق ہمارے علمائے حق کو وقتاً فوقتاً بہر ایام و ساعات برجیع اوقات و انات ہوتی رہے اور اس آیت شریفہ کا مصداق ظہور پذیر ہو جائے۔ جاء الحق و زهق الباطل۔

مجھے اپنے بعض بھائیوں پر سخت افسوس ہے کہ جو مرزا مذکور کی کتب کو اچھی طرح سے مطالعہ کرتے ہیں۔ بالخصوص توضیح المرام، فتح الاسلام، ازالہ اوہام کہ جس میں صاف طور پر عقائد مخالف شریعت غراو ملت بیضاء مندرج ہیں۔ پھر مرزا قادیانی کو مسلمان اہل ایمان سمجھ کر اس کی دوستی و محبت کا دم بھرتے ہیں، حالانکہ ایسے عقائد رکھنے والا شخص بے ریب و شک زمرۃ اہل اسلام سے خارج و بفرقہ کفار مندرج ہوتا ہے۔ ہادی مطلق ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو ایسے اشخاص کی صحبت سے اور ان کی کتب کے مطالعہ سے مامون و مصون فرمائے۔ آمین یا ہادی المصلین بحرمت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ اجمعین۔

سجادہ نشین خاندان عالیہ قادریہ فاضلیہ واقعہ بنالہ شریف

جواب المجیب صحیح لانہ من اعتقد بتلک العقائد فقد ضل ضللاً بعيداً۔ ”جواب صحیح ہے جو شخص ان عقائد کا معتقد ہو وہ دور بھول گیا۔“ حررہ مسکین المساکین امام الدین بٹالوی

ماکتب فی هذا الکتاب صحیح بلاریب و تمویہ۔ ”جو اس فتوے میں لکھا ہوا ہے وہ بلا شک و ملح سازی صحیح ہے۔“ حررہ سید محمد صادق ولد مولوی گل علی شاہ مبرور مغفور

المسطور حق لاریب فیہ۔۔۔۔۔ ”اس میں جو لکھا گیا ہے وہ صحیح ہے۔“ العبد محمد ابراہیم امام مسجد جامع بنالہ

ماحررہ فی هذا الورق صحیح۔۔۔۔۔ ”جو اس ورق میں لکھا گیا ہے صحیح ہے۔“ (یہ مولوی صاحب مولوی محمد صادق (قادیانی) کے بھائی ہیں)

العبد ابو الحسن محمد حسین غنی عنہ

ذلک الکتاب لاریب فیہ المجیب مصیب۔ ”اس فتوے میں کوئی شک نہیں ہے مجیب نے ٹھیک جواب دیا ہے۔“

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ اما بعد فی الواقع یہ عقائد متحدہ متحترعہ موضوعہ مرزا قادیانی کے مخالف عقائد حقہ جمہور اہل اسلام ہیں۔ پس ہر مسلمان متدین پر لازم ہے کہ ان کا ابطال جہاں تک ہو سکے کرے ہاتھ سے یا زبان سے اور دل سے فقط برا جانا تو ضعف ایمان پر دال ہے۔ جیسا کہ حدیث صحیح میں ہے۔ عن طارق بن شہاب قال اول من بدء بالخطبة يوم العيد قبل الصلوة مروان فقام اليه رجل فقال الصلوة قبل الخطبة فقال قدرک ما هنالك فقال ابوسعید اما هذا فقد قضی ماعلیہ سمعت رسول اللہ ﷺ يقول من رای منکر افلیغیوہ ببیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلمہ و ذلک اضعف الایمان۔ (رواہ مسلم ج ۵ باب بیان کون النهی المنکر من الایمان و ان الایمان یزید و ینقص)

واضح رہے کہ قطع نظر ان جمیع عقائد باطلہ کے جن کی تردید اصل فتوے میں مندرج ہے۔ صرف بعض

مجملاً ذکر کر کے ابطال کیا جاتا ہے۔ وہ یہ کہ جمہور اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے اور دمشق کے منارہ شرقی پر فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر تشریف لائیں گے اور دجال کو (کہ ان سے پیش خروج کر چکا ہوگا) قتل فرمائیں گے اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام بھی اس وقت ظاہر ہو چکے ہوں گے۔ یہ بیان احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیة و یفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تكون السجدة الواحدة خیراً من الدنیا وما فیہا ثم یقول ابوہریرۃ فافقروا ان شئتم وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ۔

(بخاری ج ۱ ص ۴۹۰ باب نزول عیسیٰ بن مریم، مسلم ج ۱ ص ۸۷ باب نزول عیسیٰ بن مریم) اس حدیث میں گویا ابو ہریرہؓ نے تفسیر آیت کی فرمادی کہ جس سے ان کا دنیا میں پھر آنا اور فوت ہونا ثابت ہوتا ہے۔ وعنه قال قال رسول اللہ ﷺ واللہ لینزلن ابن مریم حکماً عادلاً فیکسرن الصلیب و یقتلن الخنزیر و لیضعن الجزیة و لیترکنن القلائص فلا یسعی علیہا و لتذہبن الشحناء و التباغض و التحاسد و لیدعون الی المال فلا یقبلہ احد۔ (رواہ مسلم ج ۱ ص ۸۷ باب نزول عیسیٰ بن مریم) فی روایۃ لہما کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم انتہی (ایضاً) ان ہر دو حدیثوں میں صاف طور پر آپ نے قسم کھا کر فرمایا کہ ابن مریم علیہ السلام جب اتریں گے تو صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر قتل کریں گے اور یہ سب امور اپنے حقیقی معنی پر محمول ہیں جیسا کہ علمائے اہل اسلام نے اس کی تصریح فرمادی ہے۔

(امام نووی شرح مسلم ج ۱ ص ۸۷) میں فرماتے ہیں۔ معناه یکسرہ حقیقۃً و یطل ماتزعمہ النصاری من تعظیمۃ و فیہ دلیل علی غییر المنکرات و الات الباطل و قتل الخنزیر من هذا القبیل و فیہ دلیل المختار فی مذہبنا و مذہب الجمهور انا اذا وجدنا الخنزیر فی دار الکفر او غیرہا و تمکنا من قتله قتلناہ اور مرزا قادیانی نے اپنے تئیں مثیل مسیح قرار دیا ہے اور ابن مریم علیہ السلام کے حقیقی نزول سے انکار کیا ہے اور کہیں انکار احادیث اور کہیں تاویلات باطلہ کو اختیار کیا ہے۔ چنانچہ صلیب کے توڑنے سے یہ مقصود رکھا ہے کہ وہ اظہارِ حرمت صلیب کریں گے جس کو میں کر رہا ہوں۔

مگر راقم حیران ہے کہ ”حرمت“ صرف مرزائی ہے یا کہ قدیم زمانہ اہل اسلام ہے مشہور و معروف ہے ازل تو بدیہی البطلان ہے۔ پس ثانی متعین ہے اور ان کی تاویل باطل ہے۔ فہو المطلوب اور قتل خنزیر سے بھی یہ معنی لیا ہے کہ اس کی حرمت کا اظہار ہے اور ظاہری معنی پر یہ اعتراض وافی کیا ہے کہ کیا وہ شکار کھیلتے پھریں گے حالانکہ محاورہ اہل زبان میں شائع ہے کہ بادشاہ نے فلاں کو قتل کیا۔ اور اس سے مقصود صرف یہی نہیں ہوتا کہ بادشاہ اپنے ہاتھ سے قتل کا مرتکب ہوا ہے بلکہ جلاد کا قتل کرنا بھی منسوب الی السلطان سمجھا جاتا ہے اور یہاں پر مباشرت بنفسہ میں بھی کوئی محذور نہیں ہے۔ علیٰ ہذا کفار سے جزیہ قبول نہ فرمائیں گے۔ بلکہ صرف اسلام ہی مقبول ہوگا

۱۔ اس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ مروان نے نماز عید سے پہلے خطبہ پڑھا تو ایک شخص نے اس پر اعتراض کیا۔ جس پر ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ اس نے آنحضرت ﷺ کی اس حدیث پر عمل کیا کہ جو بری بات دیکھے وہ اس کو ہٹا دے۔ ہاتھ سے نہ طاقت ہو تو زبان سے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے برا جانے اور یہ ادنیٰ درجہ ایمان ہے۔

۲۔ اس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ قتل خنزیر سے ہیئتہ خنزیر کو قتل کرنا مراد ہے۔

اور یہ امور ان سے بطور تنفیخ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام واقع نہ ہوں گے کیونکہ نبی مستقل نہ ہوں گے بلکہ تابع شریعت محمدیہ ﷺ ہوں گے۔ اور آنحضرت ﷺ ناخ اور مبین احکام مذکورہ ہیں کیونکہ آپ نے بطور پیشنگوئی کے پہلے ہی سے فرمادیا۔ جس سے یہ پایا جاتا ہے کہ احکام موجودہ ان کے آنے تک ہیں۔ پھر تبدیل ہو جائیں گے۔ چنانچہ امام نووی شرح مسلم ج ۱ ص ۸۷ باب نزول مسیح بن مریم میں فرماتے ہیں۔ فعلى هذا قد يقال هذا خلاف ما هو حكم الشرع اليوم فان الكتابى اذا بذل الجزية وجبت قبولها ولم يجز قتله ولا اكراه على الاسلام وجوابه ان هذا الحكم ليس بمستمر الى يوم القيمة بل هو مقيد بما قبل نزول عيسى عليه السلام وقد اخبرنا النبي ﷺ في هذه الاحاديث الصحيحة بنسخه وليس عيسى عليه السلام هو الناسخ بل نبينا صلى الله عليه وسلم هو المبين للنسخ فان عيسى عليه السلام يحكم بشرعنا فدل على ان الامتناع من قبول الجزية في ذلك الوقت هو شرع نبينا محمد ﷺ انتهي۔ اور مال کی کثرت ہونا بھی بڑی علامت فرمائی ہے کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا بعض حواری مرزا قادیانی اس کی تصدیق یوں فرماتے ہیں کہ وہ بھی بہت مال لوگوں کو دیتے ہیں۔ یعنی بذریعہ اشتہارات وعدۂ انعام کا دیتے ہیں اور کوئی قبول نہیں کرتا سُبْحَانَ اللَّهِ کیا تاویل وہی ہے اور کیسا خیال محال ہے کیونکہ کثرت مال وعدم قبول کی تشریح صاف طور پر آپ نے فرمادی ہے کہ کثرت کا یہ حال ہوگا کہ اونٹنی جو ان بیکار پڑی پھرے گی کوئی متوجہ اس کی طرف نہ ہوگا۔ اور نیز دنیا سے نفرت اور عبادت میں لذت ہوگی کہ اس وقت ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔ بھلا آج کل یہ معاملہ ہے بلکہ خلاف اس کے سب کی توجہ تام دینا ہی کی طرف ہے۔ حتیٰ کہ عموماً ایک پیسہ سجدہ سے بہتر سمجھا جاتا ہے۔ اِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ بلکہ خود مرزا قادیانی نے یہ دنیائے دوں کے کمانے کا ذریعہ نکالا ہوا ہے۔ عیاں راجحہ بیاں۔

اور یہ علامت بھی بہت بڑی فرمائی کہ اس وقت لوگوں میں باہمی بغض، عداوت، حسد سب جاتا رہے گا۔ بخلاف آج کل کے کہ زمین آسمان کا فرق ہے۔ عموماً یہ امور ایسے شائع ہیں کہ اس کا انکار بدیہی البطلان ہے۔

بہیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

چونکہ مرزا قادیانی سے ان امور صریحہ کی کوئی تاویل نہ بن سکی ادھر رخ بھی نہ کیا اور حدیث دمشق میں دربارہ نزول ابن مریم علیہ السلام چار جگہ نبی اللہ کا لفظ آیا ہے اور نبی کا اطلاق مخالف آیت خاتم النبیین نہیں اس لیے کہ یہ اطلاق باعتبار ماکان کے ہے اور محاورہ میں شائع ہے۔ کما لا یخفی علی اللیب پس اعتراض مخالف غلط صریح ہے اور فرشتوں کے پروں پر اترنا دمشق کے منارہ شرقی پر صحیح مسلم میں موجود ہے اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ وہ دنیا میں آکر نکاح کریں گے۔ اولاد ہوگی اور وہ فوت ہوں گے۔ اور آنحضرت ﷺ کے روضہ منورہ میں مدفون ہوں گے جیسا کہ مشکوٰۃ میں ہے۔ عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله ﷺ ينزل عيسى بن مريم الى الارض فيتزوج ويولد له ويمكث خمسا و اربعين سنة ثم يموت فيدفن معي في قبری فاقرم انا و عيسى ابن مريم في قبر واحد بين ابی بکر و عمرو۔ (رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء کذا فی المشکوٰۃ ص ۲۸۰ باب نزول عیسی علیہ السلام) اور ظاہر ہے کہ علامہ بن جوزی محدث کو روایات حدیث۔ موضوعہ کے بارہ میں کس قدر مبالغہ تھا۔ پھر یہ حدیث جس کو وہ خود روایت کرتے ہیں صحیح ہے اور مرزا قادیانی کا ان سب نصوص صریحہ سے انکار یا تاویل لا طائل کرنا صریح البطلان ہے۔ اور لفظ امامکم منکم کے یہ معنی لینا کہ آنے والا جو ہوگا تو وہ تمہیں میں سے ہوگا۔ حقیقہً ابن مریم علیہ السلام نہیں ہوں گے خیال محض ہے اس لیے کہ امامکم منکم کی

تفسیر دوسری جلد آگئی ہے کہ وہ مہدی علیہ السلام ہوں گے جو ان کے بھی امام بنیں گے۔ وعن جابر قال قال رسول اللہ ﷺ لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین امی یوم القیمة قال فینزل عیسیٰ ابن مریم فیقول امیرہم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة اللہ هذه الامة۔

(رواہ مسلم ج ۱ ص ۸۷ باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام)

بعض روایات میں جو آیا ہے کہ وہ امام بنیں گے تو اس سے یہ مراد ہے کہ وہ کتاب اللہ کی اجراء و تعمیل میں امام ہوں گے۔ الفاظ حدیث یہ ہیں فامکم بکتاب اللہ۔ (دیکھو مسلم صفحہ ۸۷ جلد ۱)

الغرض مرزا قادیانی کو اپنے تئیں مثیل مسیح سمجھنا اور لوگوں کو اس کی دعوت کرنا بالکل خلاف عقائد اہل اسلام ہے۔

علیٰ ہذا دجال کے بارہ میں احادیث صحیحہ موجود ہیں۔ چنانچہ (مسلم ج ۲ ص ۴۰۰ باب ذکر الدجال) میں ہے۔ وان الدجال موح العین علیہا ظفرة غلیظة مکتوب بین عینیہ کافر یقر کل مؤمن کاتب و غیر کاتب۔ ”اس کی آنکھ مٹائی گئی ہوگی۔ اس پر ایک گاڑھا ناخنہ ہوگا۔ دونوں آنکھوں کے مابین لفظ کافر لکھا ہوگا جس کو خواندہ و ناخواندہ پڑھ لے گا۔“

اب یہ صریح علامت ہے کہ ان حروف کو اُن پڑھ بھی پڑھ لے گا اور یہ بھی آیا ہے کہ عیسیٰ ﷺ اس کو باب لد پر قتل فرمائیں گے اور یہ بھی اس کی علامت ہے کہ چالیس روز تک رہے گا۔ پہلا دن سال کے برابر۔ دوسرا مہینہ کے برابر۔ تیسرا جمعہ کے برابر ہوگا اور باقی دن اور دنوں کے برابر ہوں گے۔

چنانچہ یہ بھی اس میں ہے۔ قلنا یارسول اللہ ﷺ وما لبثہ فی الارض قال اربعون یوماً یوم کسنة و یوم کشہر و یوم کجمعة و سائر ایامہ کا یامکم قلنا یارسول اللہ ﷺ فذلک الیوم الذی کسنة اتکفینا فیہ صلوة یوم قال لا اقدر و الہ قدرہ۔ (مسلم ج ۲ ص ۴۰۱ باب ذکر الدجال)

”ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ وہ کتنا عرصہ زمین میں ٹھہرے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا چالیس دن۔ جن میں ایک دن سال بھر کا ہوگا۔ ایک مہینہ کا۔ ایک ہفتہ کا اور باقی اور دنوں جیسے۔ ہم نے عرض کیا کہ اس سال بھر والے دن میں کیا ایک ہی وقت نماز کافی ہوگی۔ فرمایا نہیں۔ وقت نماز کا اندازہ کرنا ہوگا۔“

اور پھر یاجوج و ماجوج کا نکلنا اور ان کے عجیب حالات اور ان سب کا مرض و باء عام سے مرنا اور عیسیٰ ﷺ کا کوہ طور سے اترنا وغیرہ وغیرہ سب صحیح مسلم میں موجود ہے۔

اب مرزا قادیانی کا دجال سے مراد با اقبال قومیں لینا کس قدر مخالفت و تحریف احادیث صحیحہ ہے۔ کیا با اقبال قومیں اس وقت موجود نہ تھیں؟

غرضیکہ باب تاویل میں مرزا قادیانی نیچریوں سے بڑھ گئے ہیں اور جس طرح احادیث موضوعہ کو صحیح بیان کرنا کذب علی الرسول ﷺ ہے۔ اسی طرح احادیث صحیحہ کا انکار یا تاویل باطل کذب علی الرسول ﷺ ہیں۔ اور حدیث صحیح میں ہے۔ من کذب علی متعمداً فلیتبؤ مقعده من النار۔ (مسلم ج ۱ ص ۷۷ باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ ﷺ)

الغرض یہ عقائد مرزا قادیانی کے باطل مخالف عقائد اہل اسلام ہیں اور خلاف اجماع امت ہیں۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ماتولئی و فصلہ جہنم و ساءت مصیرا اور امت محمدیہ ہرگز گمراہی پر مجتمع نہیں ہو سکتی بلکہ جو ان سے خارج ہو، مستحق نار ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ترمذی میں ہے۔

عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ ان الله لا يجمع امتي اوقال امة محمد ﷺ على الضلالة ويد الله على الجماعة ومن شذ شذ في النار. (ترمذی ج ۲ ص ۳۹ باب فی لزوم الجماعة) و عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ في النار. (رواه ابن ماجه من حديث انس كذا في المشكوة ص ۳۰ باب الاعتصام بالكتاب والسنة) عن ابی ذر قال قال رسول الله ﷺ من فارق الجماعة شبرا فقد خلع ربة الاسلام من عنقه. (رواه احمد و ابو داؤد كذا في المشكوة) اور یہ بھی حدیث صحیح میں وارد ہے کہ قیامت سے پہلے تیس دجال کذاب پیدا ہوں گے اور سب کے سب رسالت کا دعویٰ کریں گے۔ سو یہ دعویٰ بھی مرزا قادیانی کی کلام میں پایا جاتا ہے۔ قال الامام النووی فی شرح المسلم وقد وجد من هؤلاء خلق كثيرون في الاعصار واهلكهم الله تعالى و اقلع اثارهم و كذلك يفعل بمن بقي منهم۔ اور مزید یہ کہ باوجود ان عقائد باطلہ کی اشاعت کے یہ دعویٰ بھی فرماتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں مسلمانوں کے سے عقیدے رکھتا ہوں حالانکہ ۔

نہاں کے ماند آن رازے کزو سازند مخفہا

جب ان کی تالیفات پکار پکار کر اس دعوے کی تکذیب کر رہے ہیں پھر کیونکر مردِ عاقل دام میں آئے۔ اب میں خداوند کریم سے اس دعا پر کلام کو ختم کرتا ہوں کہ مرزا قادیانی کو انھیں عقائد حقہ پر جن پر اجماع امت ہے پھر عود کرنے کی توفیق عنایت کرے اور نیز ان کے قبیحین کو امور حقہ پر لائے ورنہ سوء عاقبت کا اندیشہ ہے۔ وما علینا الا البلاغ و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ خیر خلقہ محمد خاتم النبیین و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

کتبہ خادم العلماء کمترین راجی رحمۃ ربہ القوی۔

احمد علی عفا اللہ عنہ بالہوی مدرس مدرسہ اسلامیہ بٹالہ

علمائے شہر پیٹالہ ریاست

ہم نے مرزا قادیانی کے رسائل توضیح و فتح، ازالہ، نہایت غور سے دیکھے۔ قادیانی کے عقائد منقرض بے شک و بلاشبہ قرآن و حدیث کی تعلیم اور صحابہ کرام و سلف صالح کے عقائد سے مخالف ہیں۔ ایسا شخص بے شک دائرہ اسلام سے خارج اور حدیث کا پورا پورا مصداق ہے۔

مولوی محمد اسحاق واعظ و مفتی شہر پیٹالہ و پروفیسر عربی مہندر کالج پیٹالہ

مولوی حافظ غلام مرتضیٰ پروفیسر فارسی مہندر کالج پیٹالہ

کرامت اللہ مولوی فاضل

هذا الجواب صحيح و حق صريح و الحق احق ان يتبع۔ حشمت اللہ سنوری۔

- ۱۔ بڑی جماعت کے پیچھے لگو جو اس سے نکلا وہ آگ میں پڑا۔
- ۲۔ جو ایک بالشت جماعت سے الگ ہوا اس نے اسلام کا پناہ گردن سے نکال دیا۔
- ۳۔ ایسے لوگ پیچھے زمانوں میں بہت پائے گئے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے ہلاک کیا۔ ایسا خدا تعالیٰ آئندہ آنے والوں سے کرے گا۔
- ۴۔ امت محمدی کا گمراہی پر اتفاق و اجماع نہ ہوگا اور جو جماعت سے نکلا وہ آگ میں پڑا۔
- ۵۔ مولوی حشمت اللہ صاحب سنوری وہ ہیں جن کی ازالہ میں خاص مریدوں کی فہرست جس تعریف فرمائی ہے۔ ان کو اپنا ہم رنگ بھی لکھا ہے اور دعائے خیر بھی دی ہے۔ دیکھو صفحہ ۸۰ ازالہ۔

”جواب درست ہے۔ خداوند کریم قادیانی اور اس کے مقلدین کو راہ راست کی ہدایت فرمائے۔“

مجھ کو جملہ علمائے اسلام سے اتفاق ہے۔ مولوی طالب علی لاہوری مقیم پٹیالہ

جو شخص ملائکہ کو نفوسِ قلکیہ اور سلسلہ نبوت کو خواہ تامہ ہو خواہ ناقصہ قیامت تک جاری سمجھے وہ دائرۃ اسلام

سے خارج ہے۔ (مولوی) حافظ عظیم بخش سکندریہ ضلع ہوشیار پور مقیم پٹیالہ (یہ صاحب بھی مرزا کے حواری تھے)

مجھے مولوی محمد اسحاق صاحب کی تحریر سے اتفاق ہوا۔ العبد فقیر عبدالعزیز محدث رئیس موضع کوم ضلع لدھیانہ

چونکہ مرزا غلام احمد کے عقائد مندرجہ فتویٰ سراسر خلاف عقائد اہل اسلام اہل سنت و جماعت ہیں لہذا مجھ کو بھی سب

علمائے دین کے ساتھ اتفاق ہے۔ (مولوی حافظ) سید محمد عنایت علی

الجواب صحیح..... ”یہ جواب صحیح ہے۔“

خادم امام الدین حسین پروفیسر عربی و فارسی اور نیکل ڈیپارٹمنٹ مہمند کالج پٹیالہ

مرزا کی تحریریں جملہ اہل اسلام خصوصاً عقائد اہل سنت والجماعت کے خلاف ہیں۔ ایسا شخص ہرگز ملہم اور

مجدد نہیں ہو سکتا۔ العبد خاکسار محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

علمائے لکھنؤ کے ضلع فیروز پور جو پنجاب میں فقہ و حدیث کے

ممتاز اور نام آور علماء ہیں اور صاحب برکات والہامات مشہور ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله فاطر السموات والارض جاعل الملائكة رسلاً اولی اجنحة مثنی و ثلاث

ورباع ۛ یزید فی الخلق ما یشاء ان اللہ علی کل شیء قذیر والصلوة والسلام علی رسولہ الامین

محمد المبعوث فی الامیین بجوامع الکلم والکلام المبین و علی الہ واصحابہ اجمعین ومن تبعہم

الی یوم الدین۔ اما بعد۔ جو عقائد کفریہ مرزا قادیانی کے سوال میں مرقوم ہیں۔ ہر ایک کفر مذکور اس کے کافر مرتد

ہونے کے لیے کافی وافی ہے۔ معاذ اللہ اس کا مذہب ہے کہ میرے الہام قطعی مثل کتاب اللہ کے ہیں۔ جیسا کہ

یہ اس نے بعضے اشتہاروں میں صاف صریح لکھا ہے۔ لہذا وہ احادیث صحیحہ صریحہ کے مقابلے میں مرتدانہ کلام کرتا

ہے۔ اور کھلم کھلا کافر ہوا جاتا ہے۔

اب یہاں یہ مسئلہ حقہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ ہر حدیث صحیح مرفوع جس کو علمائے حدیث نے بالتحقیق صحیح

ثابت کیا ہے واجب القبول والعمل بالاجماع ہے۔ اس کا منکر مکتذب اپنی رائے سے موضوع و باطل کہنے والا کافر و

مرتد ہے۔ اس میں بہانہ قول امام کا یا کشف والہام کا یا عقل نافر جام کا کچھ کام نہیں آتا۔ اگر حدیث متواتر ہے تو

منکر کافر قطعی ہے ورنہ ظنی کافر ہے۔ پس میری تحقیق میں یہ ملحد قادیانی اشد المرتدین عجیب کافر و منافقہ لاثانی ہے۔

اس لیے اس نے ازالہ کے صفحہ ۲۹۷ میں سب اہل اسلام کو جو صحابہ سے لے کر اب تک ہیں ملحد صریح اور تحت بے

ایمان بنا دیا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں پر ایمان لانے کی وجہ سے اور اس کی پوچ تاویل میں قابل التفات نہیں اور نہ

لائق اعتبار ہیں بلکہ فی الحقیقت تاویل میں صاف تمسخر منافقانہ اور استہزاء کافرانہ ہے۔ مثلاً دعوائے الہامی اس کا

کہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول موعود کا مصداق ہوں استعارے کے طور پر سراسر باطل و مردود ہے۔ کیونکہ استعارہ مجاز

کا قسم ہے اور مجاز میں قرینہ مانع ارادہ معنی موضوع لہ سے ہونا ضرور ہے۔ اور یہاں کوئی قرینہ مانع ارادہ معنی حقیقی

سے نہیں ہے جو وجود مبارک عیسیٰ علیہ السلام کا تمامہ ہے۔ والمجاز مفرد و مرکب اما المفرد فہی الکلمۃ

المستعملة في غير ما وضعت له في اصطلاح به التخاطب على وجهه يصح مع قرينة عدم ارادته اى ارادة الموضوع له (مختصر معانى مع منه تلخيص المفتاح) والاستعارة تفارق الكذب بوجهين بالبناء على التاويل ونصب القرينة على خلاف الظاهر في الاستعارة لما عرفت انه لا بد للمجاز من قرينة مانعة عن ارادة الموضوع له (مختصر معانى مع منه) اور لحد صاحب نے کوئی قرینہ مانعہ معنی حقیقی سے الفاظ نبویہ ﷺ میں قرار نہیں دیا اور اپنے الہام ضد اسلام پر ایمان لا کر خلاف تفسیر صحیح کا و کفر حدیث متواتر کا اختیار کیا۔ معاذ اللہ، فی تفسیر ابن کثیر و قوله سبحانه و تعالى و انه لعلم للساعة تقدم تفسير ابن اسحاق ان المراد من ذلك ما يبعث به عيسى عليه الصلوة والسلام من احياء الموتى و ابراء الاكمه والا برص و غير ذلك من الاسقام وفي هذا نظر و ابعد منه محكاة قتادة عن الحسن البصري و سعيد بن جبیر و ان الضمير في وانه عائد على القرآن بل الصحيح انه عائد على عيسى عليه الصلوة والسلام فان السياق في ذكره ثم المراد بذلك نزوله قبل يوم القيمة كما قال تبارك و تعالى و ان من اهل الكتب الا ليؤمنن به قبل موته اى قبل موت عيسى عليه الصلوة والسلام ثم يوم القيمة يكون عليهم شهيدا ط و يؤيد هذا المعنى القراءة الاخرى وانه لعلم للساعة ط اى اماره و دليل على وقوع الساعة قال مجاهد وانه لعلم للساعة ط اى آية للساعة خروج عيسى بن مريم عليه الصلوة والسلام قبل يوم القيمة وهكذا روى عن ابى هريرة و ابن عباس و ابى العالية و ابى مالك و عكرسة و الحسن و قتادة و الضحاك و غيرهم و قد تواترت الاحاديث عن رسول الله ﷺ انه اخبر بنزول عيسى عليه السلام قبل يوم القيمة اماما عادلا و حكما مقسطا انتهى.

(تفسير ابن كثير ج ۷ ص ۳۱۷ زیر آیت وانه لعلم للساعة)
 ”اس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے۔ اس قول خداوندی کی ”وانه لعلم للساعة“ تفسیر ابن اسحاق سے مذکور ہو چکی ہے کہ اس سے حضرت عیسیٰ ﷺ کے معجزات مراد ہیں جیسے مردہ کو زندہ کرنا اور مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنا، مگر یہ محل اعتراض ہے۔ اس سے بعید تر وہ تفسیر ہے جو قتادہ سے منقول ہے کہ اس سے قرآن مراد ہے۔ اس کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ اس سے قیامت کے پہلے حضرت عیسیٰ ﷺ کا نزول مراد ہے۔ چنانچہ دوسری آیت میں ارشاد ہے کہ جو اہل کتاب ہیں وہ حضرت عیسیٰ کی موت سے پہلے ان پر ایمان لائیں گے۔ اور وہ حضرت قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے۔ اس معنی کی مؤید دوسری قرأت اِنَّهُ لَعَلَّمَ لِّلْاِسْءَاعَةِ ہے۔ یعنی قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ کا نکلنا قیامت کی علامت ہے۔ چنانچہ ابو ہریرہ و ابن عباس اور ابو عالیہ ابو مالک، عکرمہ، حسن، قتادہ، ضحاک وغیرہ سے مروی ہے اور آنحضرت ﷺ سے متواتر حدیثیں اس باب میں آچکی ہیں کہ حضرت عیسیٰ ﷺ قیامت سے پہلے امام عادل ہو کر آئیں گے۔“

جب تک یہ دعویٰ الہام کا اس نے نہیں کیا تھا۔ اس کا اعتقاد بھی اس مسئلہ میں موافق اہل اسلام کے تھا جیسا کہ (براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۸، ۴۹۹، خزائن ج ۱ ص ۵۹۳) میں مرقوم ہے۔ پس ظاہر ہے کہ قرآن و حدیث کی حقیقت پر ایمان لانے سے الہام ہی اس کو مانع ہوا۔ جیسا کہ اس نے خود آپ تصریح کی ہے۔ صفحہ اول توضیح مرام میں۔ ”میرے اس رائے کے شائع ہونے کے بعد جس پر میں بینات الہام سے قائم کیا گیا ہوں“ تو الہام ہی قرینہ مجاز کا اس کے زعم میں ثابت ہوتا ہے اور کوئی قرینہ عقلی نقلی اہل اسلام کے طور پر نہیں ہے۔ پس لازم آئے گا کہ

قرینہ مجاز کا تیرہ سو برس بعد آنحضرت ﷺ کے قائم ہوا اور آپ کی کلام نامتو کو تمام کیا۔ اور مفید مطلب واقعی کے بنانا ورنہ پہلی وہ کلام مفید خلاف مطلب کے تھی۔ فصاحت بلاغت کجا بلکہ ضلالت در ضلالت تھی۔ یہ تمسخر منافقانہ اور استہزاء نہیں تو کیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ذلک جزاء ہم جہنم بما کفروا و اتخذوا ایثی ورسلی ہزوا (کہف ۱۰۶) اور یہ امر آنحضرت ﷺ کی کمال فصاحت و بلاغت کو داغ لگانے کے لیے کمال شیطنت ہے اور آپ کی فصاحت بلاغت جس طرح موافق و مخالف کے نزدیک مشہور ہے اسی طرح حدیث صحیح میں بھی ثابت و مذکور ہے۔ بعثت بجوامع الکلم (مسلم ج ۱ ص ۱۹۹ کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ) فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم۔ (رواہ مسلم ایضاً) سید المرسلین صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔ و فی الحدیث متفق علیہ ایضاً۔ ان رسول اللہ ﷺ لم یکن یسرّد لحدیث کسر دکم کان یحدث حدیثاً لوعده عادلاً حصاه کما فی (المشکوٰۃ ص ۵۱۹ باب اخلاقہ ﷺ فی صحیح البخاری ج ۱ ص ۵۰۳ باب صفة النبی ﷺ) کان النبی ﷺ اذا تکلم بکلمۃ اعادها ثلاثاً حتی تفہم عنہ کما فی (کتاب العلم من المشکوٰۃ ص ۳۳) وفی صحیح مسلم فی خطبۃ النبی ﷺ اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ و خیر الہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ پس یہ صاف ظاہر ہے کہ ان احادیث صحیحہ مذکورہ سے آنحضرت ﷺ تقریر تعلیم و افہام تفہیم میں سب انبیاء علیہم السلام پر فوقیت رکھتے تھے تو پھر آپ ﷺ کی کلام کے مقابلے میں محدثین مہمبین کی عبارات البہامات کی کیا حقیقت رہی۔ چہ جائیکہ البہامات اس محدث فی الدین مرتد بالیقین کے، معاذ اللہ۔

اور اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کے حق میں فرمایا ہے۔ واتینہ الحکمۃ و فصل الخطاب (ص ۲۰) قال ابن عباس بیان الکلام کما فی المعالم یعنی عطا کی ہم نے داؤد کو دانائی اور کھلی بات کرنی جس کو ہر ایک بلا تکلف سمجھے۔ پس حضرت ہمارے محمد ﷺ بالادوی اس کمال میں اعلیٰ و ادلی ہیں۔ لقولہ علیہ السلام فضلت علی الانبیاء الخ و قولہ علیہ السلام خیر الہدی ہدی محمد ﷺ مختصر معانی میں ہے۔ و فصل الخطاب ای الخطاب المفصول البین الذی یتبینہ کل من یخاطب بہ ولا یلتبس علیہ و هذا فی المطول کفر اعظم کادیانی علماء مفسرین و محدثین جو ظاہر علم تفسیر و حدیث کا ہمیشہ پڑھتے پڑھاتے رہے ہیں۔ یہ بے مغز خدمتیں ہیں اور یہ تمام خدا تعالیٰ کے نزدیک استخوان فروشی ہے اس سے بڑھ کر نہیں (دیکھو فتح اسلام صفحہ ۸) قال اللہ تعالیٰ ولئن سألتہم لیقولن انما کنا نخوض و نلعب قل ابا اللہ وایتنہ و رسولہ کنتم تستہزؤن لا تعتدروا قد کفرتم بعد ایمانکم (توبہ ۶۵) جو کوئی دین کی باتوں میں ٹھٹھا کرے اگرچہ دل سے منکر نہ ہو وہ کافر ہوا۔ نہیں تو البتہ منافق ہوا۔ دین کی بات میں ظاہر و باطن با ادب رہنا ضروری ہے۔ (تفسیر موضح القرآن ص ۲۵۵) اللہ اکبر دین کی بے ادبی سے آدمی کا کافر و منافق ہو جاتا ہے اگرچہ اعتقاد نہ ہو۔ معاذ اللہ، اگر اعتقاد ہو جیسا کہ اس ملحد نے علم دین کی اہانت کی ہے تو پھر کفر و نفاق اس کے میں کیا شک ہے۔ انواع بارک اللہ رحمہ اللہ میں لکھا ہے۔

۱۔ اس عبارت کا خلاصہ ترجمہ آنحضرت کی فصاحت و بلاغت اور کلمات جامعہ کہنے کا بیان ہے۔

۲۔ السرد جودۃ سیاق الحدیث۔ ۱۲ ق

دینی علم یا عالماں کرے اہانت کو
یا کرے اہانت شرع دی اود بھی کافر ہو

اور عیسیٰ علیہ السلام کو اس ملحد نے بتقلید نصاریٰ صلیب پر چڑھا دیا ہے اور کفر و انکار نص قرآنی کا کیا ہے۔
قال اللہ تعالیٰ وَمَا صَلَّوْهُ اور عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا لکھا ہے۔ یہ بھی کفر صریح ہے۔ قرآن و حدیث کا صاف انکار ہے اور فرشتوں کے عروج و نزول کا انکار۔ بہت نصوص قرآنیہ اور احادیث صحیحہ صریحہ کا صاف انکار و کفر صریح ہے اور یہ مستلزم ہے۔ اس کفر اعظم کو، کہ قرآن شریف اللہ کی کلام نہیں بلکہ ان هذا الا قول البشر ہے۔ کیونکہ فی الخارج نہ کوئی جبریل آیا نہ آنحضرت علیہ السلام کو اس نے کچھ پڑھایا نہ خدا نے جبریل کو فی الواقع اپنی کلام پیغام دے کر زمین پر بھیجا نہ اتارا۔

پس قرآن بشری کلام ہوئی پیغمبر علیہ السلام کے خیال میں خدا تعالیٰ نے پیدا کی فی الخارج خود نہیں فرمائی۔ نہ جبریل کو پڑھائی اور سلف صالح کا یہ مشہور مسئلہ تھا کہ من قال ان القرآن مخلوق فهو کافر۔

اور خروج یا جوج ماجوج کا انکار بھی کفر صریح ہے اور خروج اور دجال سے مسیح (یعنی قادیانی) کذاب کا انکار اور دعوائے رسول مرسل نبی اللہ ہونے کا اور احمد مبشر بالقرآن ہونے کا بھی کفر صریح ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ ماننا۔ اس ملحد کی نصرانیت ہے اور اپنی ذات کو ابن اللہ کا لقب دینا یہودیت اور یہ جو موحدین ان کفریات صریحہ کو برحق مانتے ہیں وہ بھی کافر مرتد ہیں اور جو خود برحق نہیں جانتے مگر مرزا سے محبت دل و جان سے کرتے ہیں اور اس پر بزرگ کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ ہرگز اس کے کفریات صریحہ مذکورہ پر غیرت ایمانی کو راہ دل میں نہیں دیتے ان میں بھی رائی کے دانے برابر ایمان نہیں۔

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ ﷺ ما من نبی بعثہ اللہ فی امتہ قبل الاکان له فی امتہ حواریون و اصحاب یاخذون بسنتہ و یقتدون بامرہ ثم انها تخلف من بعدهم خلوف یقولون مالا یفعلون و یفعلون مالا یؤمرون فمن جاهدہم ببیدہ فهو مؤمن ومن جاهدہم بلسانہ فهو مؤمن ومن جاهدہم بقلبہ فهو مؤمن و لیس وراء ذلک من الایمان حبة خردل۔

(رواہ مسلم ج ۱ ص ۵۲ باب بیان کون النبی عن المنکر من الایمان وان الایمان یزید)

”حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو نبی گزرا ہے اس کے حواری اور اصحاب گزر چکے ہیں جو اس کی سنت و طریق کو لیتے اور اس کے حکم کی پیروی کرتے پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جو وہ بات کہتے خود نہ کرتے وہ کام کرتے جس کے مامور نہ ہوتے جو ان سے ہاتھ کے ساتھ مقابلہ کرے وہ مؤمن ہے جو زبان کے ساتھ مقابلہ کرے وہ مؤمن ہے جو دل سے ان کا مخالف ہو وہ مؤمن ہے۔ اس کے بعد (یعنی اگر دل میں بھی ان کی مخالفت نہ ہو) تو دانہ رائی کے برابر ایمان نہیں ہے۔“

اور جو اس ملحد کو اپنے مکانوں میں جگہ دیتے ہیں اور اس کی مدد میں سرگرم رہتے ہیں وہ اس حدیث شریف کا مصداق ہیں۔ لَعَنَ اللہُ مِنْ اُولٰٓئِیْ مَحْدَثًا۔

(رواہ مسلم ج ۲ ص ۱۶۰ باب تحريم الذبح لغير الله ولعن فاعله)

۱۔ یہ پنجابی زبان کا شعر ہے اس کا ترجمہ اردو میں یہ ہے کہ جو شخص علم یا علمائے دین یا شرع کی اہانت کرے وہ کافر ہو

جاتا ہے۔

۲۔ ان کا یہ قول تھا نحن ابناء الله و احبائه یعنی ہم خدا کے بیٹے اور دوست ہیں۔

یعنی خدا کی لعنت ہے اس پر جو بدعتی ملحد محدث فی الدین کو جگہ دیتا ہے۔ رد پنچری لمیں لکھا ہے۔

ہک کفر عقیدہ جو حق جانے ہے مرتد یقینوں
اس وچ شک نہ شبہ کوئی ہے صاف ایمانوں دینوں
جوں انکار فرشتیاں یا انکار جنّاں شیطاناں
یا تھوڑے بیاج حلال پچھانے یا منکر اسماناں
یا معجزہ یا ندا منکر ہووے من تاویلاں خاماں
یا کہے قرآن کلام محمد کافر بلجہ کلاماں
یا آکھے حضرت عیسیٰ تائیں ہے یوسف دا جایا
وچ قرآن جو قصہ مریم جوٹھا سفہ آیا
یا آکھے عیسیٰ سولی چڑھیا منے قول نصاریٰ
ہک آیت دا منکر کافر جوں کر سب دا مارا

اور تاویلین ملحدانہ اس ملحد کی استہزاء و تمسخر ہے۔ خدا رسول ﷺ کو۔ ان سب کا نتیجہ یہ ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ کو سمجھنا نہیں آتا اور میرے الہام بیات ہیں۔ اگر اس کے الہاموں کی ایسی تاویلین کہی جائیں تو مرزا اور مرزائی ضرور تمسخر سمجھیں گے۔

مثلاً الہام انا جعلناک المسیح ابن مریم۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۵۱ خزائن ج ۵ ص ایضاً)
میں معنی مسیح کذاب ہیں۔ اور یہی معنی بالتحقیق مراد ہیں اور ابن مریم طیف استعارہ ہے کہ اس ملحد کی والدہ مومنہ تھی اور یہ ملحد مسلمانوں کی نسل سے قطع ہو گیا۔ اور الطف استعارہ یہ ہے کہ مسیح سے مراد وزن فصیل کا ہے جو حمیر ہے۔ کما تبہ الہام المجذوب الجمونی حدثنی بہ عبدالغفور قال حدثنی بہ عبدالواحد قال عبدالغفور حدثہ بہ المجذوب بنفسہ اور میں نے فکر کیا ساتویں تاریخ یا رجب حال میں بعد نماز فرض عشاء کے، کہ مرزائیوں کے حق میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی کیا ہے الہام ہوا۔ اولنک ہم الکفرون حقاً۔ لکھکذا رد پنچری مولانا محمد بن باریک اللہ کی تصنیف ایک پنجابی نظم کا رسالہ ہے۔ اس کے اشعار منقول بالا کا، تھوڑی سود کو حلال جانا، یا معجزات کا انکار کرنا، یا قرآن کو آنحضرت ﷺ کا کلام قرار دینا۔ یا حضرت عیسیٰ ﷺ کو یوسف نجار کا بیٹا کہنا یا حضرت مریم کے قصہ رویت جبریل و بشارت فرزند کو ایک خواب قرار دینا یا حضرت عیسیٰ ﷺ کی نسبت یہ کہنا کہ وہ صلیب پر چڑھائے گئے تھے وغیرہ۔ قاموں میں مسیح کے معنی کذاب بھی لکھے ہیں۔ مفتی۔

یعنی جیسا کہ جموں کے مجذوب کا الہام شہادت دیتا ہے۔ جو مجھ سے عبدالغفور بن محمد بن عبداللہ غزنوی نے بیان کیا۔ اس کو عبدالواحد داماد حکیم نور الدین نے بتایا۔ انھوں نے خود اس مجذوب سے سنا۔ یہ مجذوب وہ شخص ہے جس کا ذکر قادیانی نے آسانی فیصلہ کے صفحہ ۱۶ سطر ۱۳ میں کیا ہے۔ اس مجذوب کو حکیم نور الدین جموں سے قادیان میں جلد قرأت فیصلہ آسانی پر لے گیا۔ وہاں پر مجذوب صاحب نے خواب دیکھا یا ان کو کشف ہوا کہ قادیانی کی ڈیوڑھی میں ایک سفید گھوڑی ہے پھر وہ گدھی بن گئی۔ جس پر کسی نے کہا کہ نور الدین گدھی کی خدمت کر رہا ہے۔ مجذوب صاحب بعارضہ برس یا جذام بیمار ہیں۔ قادیان میں ان کو حکیم نور الدین اس امید پر لے گیا تھا کہ وہاں ان کو شفا ہوگی۔ وہ وہاں سے واپس آئے تو ان کی بیماری اور بڑھ گئی۔ آگے وہ چلے پھرتے تھے۔ اب اپنی سے معذور ہو گئے ہیں۔ یہ بات خاکسار نے مولوی غلام حسن صاحب امام اہل حدیث سیالکوٹ سے سنی ہے۔ (اڈیٹر) یہ لوگ کچے کافر ہیں۔

اتطبق الہامہ بالقران والحديث ۱۔ وھكذا تطبیقہ بالہامی۔ ۲۔ اللھم رب جبرائیل و میکائیل و اسرافیل فاطر السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ انت تحكم بین عبادک فیما كانوا فیہ یختلفون اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انت تھدی من تشاء الی صراط مستقیم۔ ان لمحدوں کے حق میں مجھ کو یہ بہت الہام ہوا ہے۔ ان یقولون الا کذبا۔ نہیں کہتے مگر جھوٹ۔

حرره العبد الضعیف عبدالرحمن المدعوا بمحی الدین من مقام لکھو کرے فی جواب سوال عافاہ اللہ و ایای فی الدارین۔
المولوی محمد حسین

الجواب صحیح۔ الملتنجی الی اللہ محمد بن مخدومی بارک اللہ مرحوم ساکن لکھو کے ضلع فیروز فور پنجاب مصنف تفسیر محمدی و انوار محمدی وغیرہ ”یہ جواب صحیح ہے۔“

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مرزا قادیانی کو یہ عاجز پہلے اچھا سمجھتا تھا۔ جب وہ تائید اسلام میں مصروف تھا۔ جب سے اس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور نبوت کا مدعی ہوا ہے۔ تب سے میں اس کو طرد و دجال و کذاب سمجھتا ہوں۔

حرره خادم التوم محمد حسن بن مولانا حافظ محمد بن بارک اللہ مرحوم ساکن لکھو کے ضلع فیروز پور پنجاب

وستخط ومواہیر علمائے تحریر پشاور

یجب علی كافة المسلمين طراً و علی قاطبة المؤمنین جمعا ان یحكموا علیہ بالکفر والالحاد و یجتنبوا عنه بالغیظ والعناد اذلا شک فی کفرہ و کفر اتباعہ و لشیاعہ لانه دجال کذاب مرتاب فی الامر الیقینی وساع فی الارض بالفسادهم مؤل للنصوص القرانیۃ علی ماھو متمناه والمحکماۃ الفرقانیۃ علی ماھو مبتغاه لافشاء الزور والارتداد یدھب تازۃ الی المذهب السوفسطایۃ و اخری الی ہوا جسات الشیطانیۃ قد انکر القواطع القطعیۃ والشریعۃ الحقۃ الحقیقۃ کل ذلک باغواء الشیطان کتب علیہ انہ من تولاه فانه یضله و یھدیہ الی عذاب السعیرا عوذ باللہ من شرہ ومن شر احبارہ و انصارہ ونتوکل علیہ انہ هو السمع البصیرہ۔

العبد خادم الفقہاء والمحدثین سید اکبر شاہ حنفی قادری پشاوری

”تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ قادیانی پر کفر والحاد کا حکم لگا دیں اور اس سے کنارہ کش ہوں۔ اس کے اور اس کے پیروان کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ یہ دجال و کذاب ہے یقینی امر میں شک لانے والا۔ زمین میں فساد پھیلانے والا۔ آیات قرآن کو اپنی خواہش کے موافق۔ اصل معنی سے پھیرنے والا۔ یہ کبھی سوفسطائی مذہب اختیار کرتا ہے۔ کبھی شیطانی خطرات پر چلتا ہے۔ احکام و اخبار قطعیہ کا منکر ہے۔ شیطان کے بہکانے میں آیا ہوا ہے جس پر یہ حکم ہو چکا ہے کہ جو شخص اس کو دوست بنائے گا اس کو وہ گمراہ کر دے گا اور جہنم کی راہ چلائے گا۔ اس کے اور اس کے حواریوں کے شر سے خدا کی پناہ ہے۔“

۱۔ اس کے الہام کی قرآن وحدیث سے یوں ہی موافقت ہو سکتی ہے۔ جو یہاں ہوئی ہے کہ مسیح سے مرزا کا کاذب ہونا اور قادیانی کا گدھی کے صورت میں دکھائی دینا۔

۲۔ اسی طور اس کا الہام ہمارے اس الہام سے کہ وہ کچے کافر ہیں مطابق ہو سکتا ہے۔

نحن نتبع مانقح الفحول من العلماء والسالكين بطريق الشريعة والانصاف و نحكم بكفره واضلاله.

حرره قاضی احمد پشاوری

ہم قادیانی کے باب میں اس حکم کے پیرو ہیں جو علماء نے تحقیق کر کے اس پر لگایا ہے ہم اس کو کافرو گمراہ کٹندہ جانتے ہیں۔“

افرايت من اتخذ الله هواه واضله الله على علم و ختم على سمعه و قلبه و جعل على بصره غشاوة فمن يهديه من بعد الله افلا تذكرون اه اولئك الذين اشتروا الضلالة بالهدى والعذاب بالمغفرة فما اصبرهم على النار ذلك بان الله نزل الكتاب بالحق وان الذين اختلفوا فى الكتب لفى شقاق بعيد.

العبد فقير نور محمد مدرس مسجد قائم على خان پشاوری

”یہ شخص ان آیات کا مصداق ہے جن میں ارشاد ہے۔ تو نے اس کو بھی دیکھا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا لیا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کو علم کے ساتھ گمراہ رکھا ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی ہے۔ اور آنکھ پر پردہ ہے اب اس کو خدا کے سوا کون ہدایت کرے۔ کیا تم پندیر نہیں ہوتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی کو خریدا اور بخشش کے بدلے عذاب کو۔ یہ کیسے آگ پر صابر ہیں؟ یہ اس لیے ہوا کہ خدا تعالیٰ نے کتاب حق کے ساتھ اتاری اور جن لوگوں نے اس میں اختلاف ڈالا۔ وہ اس کے خلاف میں دور جا پڑے۔“

الحمد لله اولا اخرها والصلوة على نبيه محمد ظاهراً و باطناً و على اله و اصحابه طرا و جمعا اما بعد فيا ايها الاخوان المؤمنون اذا حكم ببقاء الايمان ان نزول عيسى بن مريم عليه السلام من السماء بعد ظهور المهدي الموعود حق وما قتل عيسى من ايدى الكفار وما صلب بل رفعه الله الى السماء و نزوله علامة للساعة و يقتل الدجال الاعور من يده وهذه الامور كلها ثابتة بالائت الناطقة والاحاديث القاطعة فكيف من ادعى بانى انا المسيح عيسى حاشا و كلا ليس هو كما يدعى بل هو من احد الدجالين الكذابين وادعاؤه باطل محض مشتمل على انكاره من النصوص القطعية والبراهين اليقينية ولقد زين الشيطان له عداوة الانبياء فمن كان عدوا لله و ملائكة ورسله و جبريل و ميكايل فان الله عدو للكافرين و صار مصداق هذه الآية فمن اظلم ممن كذب على الله و كذب بالصدق اذ جاءه ليس فى جهنم مثوى للكافرين. فمن كان هكذا فهو ضال مضل يضل الناس عن سواء الطريق فاجتنبوا منه ومن احباره و انصاره لعلكم تفلحون من شره.

حرره الفقير الحقير حافظ عبدالحكيم قادری پشاوری

”بھائی مومنو! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے ظہور مہدی علیہ السلام کے بعد اترنا حق ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں چڑھائے گئے اور نہ مارے گئے بلکہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں۔ ان کا قیامت سے پہلے اترنا قیامت کی علامت ہے۔ وہ دجال کو قتل کریں گے۔ یہ سب امور بحکم آیات ناطقہ اور احادیث قاطعہ ہونے والے ہیں۔ پھر جو شخص اب دعویٰ کرتا ہے کہ میں مسیح ہوں وہ مسیح نہیں ہے بلکہ دجال ہے اور اس کا دعویٰ بحکم آیات و احادیث باطل ہے۔ شیطان نے اس کو نبیوں کی دشمنی اچھی کر دکھائی ہے اور جونیوں کا دشمن ہو۔ خدا اس کا دشمن ہے۔ وہ اس آیت کا مصداق ہے جس میں یہ بیان ہے کہ اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر افترا کرے اور حق کو (جب اس کے پاس آچکا ہو) جھٹلائے۔ کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے۔“

ماجاب العلماء الكرام فهو احق بالصواب والجواب. الراقم فقير سيد محمد واعظ مسجد گنج خلف الصدوق رئيس العلماء حافظ محمد عظيم مرحوم ”جو جواب علماء نے دیا ہے وہ درست ہے۔“

الحمد لله رب العالمين و الصلوة والسلام على رسوله محمد خاتم النبيين و على اله و صحبه اجمعين اما بعد فلا يخفى على كافة المسلمين المؤمنين بجميع ما جاء به الرسول الامين من الشرع المبين ان نزول عيسى بن مريم الصديقة المعداد في اشراف الساعة حق ثابت بالكتاب والسنة الصحيحة الصريحة قال عز من قائل وانه لعلم للساعة. اخرج الحاكم عن ابن عباس هو خروج عيسى كذا في الاكليل في معاني التنزيل وقرئ ابن عباس لعلم بفتحيتين بمعنى العلامة واخرج البخاري و مسلم و ابو داؤد و الترمذي عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكماً مقسطاً فيكسر الصليب ويقتل الخنزير و يضع الجزية و يفيض المال حتى لا يقبله احد ثم يقول ابو هريرة اقروا ان شئتم وان من اهل الكتب الا ليؤمنن به قبل موته والمعنى مامن احد من اهل الكتاب ادرك ذلك الوقت الا امن بعيسى عند نزوله من السماء و صحح هذا القول الطبري كذا في تفسير الخازن و قال عطاء عن ابن عباس اذا نزل عيسى الى الارض لا يبقى يهودى ولا نصرانى الا امن به و شهد انه روح الله وكلمة وعده و نبيه كذا في التفسير الوسيط للامام الواحدى واخرج الامام احمد في مسنده عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ يخرج الدجال فينزل عيسى ابن مريم فيقتله ثم يمكث عيسى في الارض اربعين سنة اماماً عادلاً مقسطاً و في حديث مسلم عن النواس بن سمعان ذكر رسول الله ﷺ الدجال ذات غداة الى ان قال ثم ياتى القوم فيدعوهم فيردون عليه قوله فينصرف عنهم فيصبحون ممحلين ليس بانبياء ثم ياتى القوم فيدعوهم فيردون عليه قوله فينصرف عنهم فيصبحون ممحلين ليس بانبياء ثم يدعوا رجلاً فيضربه بالسيف فيقطعه جزلتين رمية الغرض ثم يدعوه فيقبل ويتهاى وجهه و يضحك بينما هو كذلك اذ بعث الله المسيح بن مريم عليه السلام فينزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق واضعاً كفيه على اجنحة ملكين فيطلبه حتى يدركه بباب لُدَّ فيقتله الحديث والحاصل ان نزول عيسى ابن مريم الموعود في زمن الاستقبال انما يكون بعد خروج الدجال ولا احاديث فيه كثيرة يطول ذكرها بالاستيفاء وهو الآن حى في السماء و هذا قول اهل الحق المحول عليه لقوله تعالى وما قتلوه يقيناً بل رفعه الله اليه ط اى الى السماء قاله الحسن البصري كما في تفسير الامام الواحدى و ينزل عند قرب الساعة كهلاً.

رسالته ثلاثين شهراً ثم رفعه الله اليه كذا في تفسير الخازن قالوا وما وصل الى سن الكهولة ففيه اشارة الى نزوله من السماء كذا في تفسير جامع البيان فاخبر الله تعالى يرفعه اليه حيا بعدما وعده وقال يا عيسى انى متوفيك ورافعك الى والمراد هنا توفى النوم و عليه الاكثرون كما في جامع البيان ومثله قوله تعالى وهو الذى يتوفكم بالليل و يعلم ما جرحتم بالنهار والاية فالتوفى اعم من الامانة ويدل عليه قوله الله تعالى يتوفى الانفس حين موتها والتي لم تمت في منامها

فيمسك التي قضى عليها الموت و يرسل الاخرى الى اجل مسمى ان في ذلك لايت لقوم
يتفكرون ٥ فمن تفكر في قوله تعالى حكاية عن قول عيسى عليه السلام يوم القيمة فلما توفيتني
كنت انت الرقيب عليهم الآية علم انه لم يرد به الامامة بشهادة الايات السابقة والاحاديث
الصريحة المذكورة وبالجمل ان الله تعالى لم يذكر في هذه الايت الاتوفى عيسى ابن مريم ولم
يذكر في القرآن انه اماته قبل التوفى والرفع او بعده في السماء بل النصوص ناطقة بانه حيي ينزل
عند اقتراب الساعة فمن انكر نزول عيسى ابن مريم الصديقة مدعيًا انه مات في الحقيقة ثم جعل
هذا النكار تمهيداً لاثبات دعوى المسيحية الجديدة وادعاء المماثلة العيسوية في وصف النبوة
واختار مسلك الملاحدة والباطنية وصرف النصوص الواردة في نزول عيسى بن مريم نبي بنى
اسرائيل بضرب من التمثل الباطل وفساد التاويل الى معان توافق بغية هواه وهذيان يطاق هفوة
مدعاه و حرف الكلم عن مواضعه و وضع الكلام الحق في غير موقعه فادعى النبوة الشرعية وانكر
الاحكام المحكمة القطعية فهو كافر ملحد كذاب لا يخفى الحادة وكفره وكذبه على اولى العلم
في هذا الباب فان سيدنا محمداً ﷺ خاتم النبيين بنص القرآن المبين وقال القاضي عياض في
كتاب الشفاء في حقوق المصطفى من ادعى نبوة احد بعد نبينا عليه الصلوة والسلام او ادعى النبوة
النفسه اوجوز اكتسابها والبلوغ بصفاء القلب الى مرتبتها كالفلسفة وغلاة المتصوفة وكذلك
من ادعى منهم انه يوحى اليه وان لم يدع النبوة الى ان قال فهو لاء كلهم كفار مكذبون للنبي ﷺ
لانه اخبر انه ﷺ خاتم النبيين ولا نبي بعده و اخبر عن الله تعالى انه خاتم النبيين و اجمعت الامة
على حمل هذا الكلام على ظاهره وان مفهومه هو المراد به دون تاويل ولا تخصيص فلا شك في
كفر هؤلاء الطوائف كلها قطعاً اجماعاً و سمعا وكذلك وقع الاجماع على تكفير كل من دافع
نص الكتاب او خص حديثاً مجمعا على نقله مقطوعاً به مجمعا على حمله على ظاهره انتهى كلامه
ملخصاً وقال الامام الصابوني في الكفاية التي صنفها في عقائد اهل السنة والجماعة مالمفظ.
العدول عن ظواهر النصوص من غير ضرورة الحاد محض انتهى قال الله تعالى ان الذين يلحدون
في ايتنا الا يخفون علينا اقم يلقى في النار خيرام من يأتي امانا يوم القيمة اعملوا ما شئتم انه بما
تعملون بصير. والله سبحانه وتعالى وعد بحفظ كتابه المبين من تحريف الملاحدة المضلين فقال
انا نحن نزلنا الذكر و انا له لحافظون فاقام العلماء الصالحين على ابطال ناويل الملحدين فدونوا
علم الكتاب والسنة الذي هو اساس الاحكام الشرعية الاصلية والفرعية في الكتب المبسوط
المضبوطة المشهورة التي تداولها اهل السنة والجماعة في الاعصار الماضية الى الآن وعنه عليه
السلام لايزال يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين
وتاويل الجاهلين والملحد الذي ذكرنا سابقا ليس نظير عيسى ابن مريم الصديقة بل مثل الاسود
العنسي ومسيلمة اليماني في دعوى النبوة داخل في سلسلة الكذابين الذين اخبر عن خروجهم
النبي الصادق الامين فقال ﷺ لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريباً من ثلثين كلهم
يزعم انه رسول الله اخرجه مسلم وغيره ثبت بهذا التفصيل وواضح الدليل ان الملحد المسطور

على الوصف المذكور دجال كذاب استعوذ عليه الشيطان فحمله على ذلك الهذيان والطفیان وهو المفسد الساعی فی افساد عقائد المؤمنین وإيقاع التشویش فی صدور عوام المسلمین وعندی ان ترك المباحثة مع الملحد المسطور اولی ولا مائة قوله الرائع اخرى بل الواجب لتنفیر العوام تشهير فساد عقائده بین الانام واللہ درمن قال بالجهر ولن يصلح العطار ما افسده الدهر حفظ الله المؤمنین من شره و ضره ومن كره بعد قره ثم العجب العجاب من بعض اولی الالباب وجمع من اهل العلم فی الباب كيف اغتروا باقوال المجلد البطل و تنزلوا الى مدارك الجهال فامنوا باباطیل ذلك الضال زاعمین انه صادق وموحد ذو حلم. لابل هو مارق و ملحد فی سلم. اتخذ الهة هواه واضله الله على علم و اعجب من هذا انهم يزعمون انفسهم كحواری المسیح عيسى ابن مريم الصديقة كلا بل هم انصار المسیح الدجال العور فی الحقيقة فاوردوا كثيراً من العوام كالانعام فی ورطة الضلالة و افسدوا عليهم عقائد هم القديمة الحققة فما ربحوا فی البضاعة و التجارة الا الهلكة والخسارة اية خسارة الدنيا والاخرة فان لم ينتهوا عن تلك الاقاول التي یلقى عليهم الغزایل فعسی الله ان یسلط عليهم النقاد فیفحمهم ای یسكتهم او یرفع لفظ یقبحهم و یرمیهم بالكساد ویشیع اخبار فبضحهم فی جميع البلاد فتتفق على تضلیلهم و تسفیهم السنة جميع اهل الرشاد ولا یبقى لکيدهم تاثير ولا لمكرهم مجالس وعند الله مكرهم و ان كان مكرهم لتزول منه الجبال و عما قليل لیصبحن نادمین و لتعلمن نبأه بعد حين.

حورہ الفقیر محمد ابوب الحنفی الشاوری خادم الفقہ والحديث والتفسير
”حمد و صلوات کے بعد۔ مومنوں کو معلوم ہو کہ علامات قیامت میں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول شمار کیا گیا ہے وہ حق ہے۔ کتاب و سنت سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ علم قیامت ہے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا ہے اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تشریف لانا مراد ہے۔ ایسا ہی تفسیر اکیلی میں ہے۔ ایک قرأت میں علم کی جگہ علم فتح ہے جس کے معنی علامت ہے۔ بخاری وغیرہ نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ عنقریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاکم عادل ہو کر آئیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ موقوف کریں گے۔ مال کی ایسی کثرت ہوگی کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا۔ پھر حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ چاہو تو (اس کی تصدیق میں) یہ آیت پڑھو۔ وان من اهل الكتب الا یہ۔ جس سے یہ مراد ہے کہ جو اہل کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وہ وقت پائے گا۔ وہ ان پر ایمان لے آئے گا۔ اسی قول کو تفسیر آیت میں طبری نے صحیح کہا ہے۔ چنانچہ تفسیر خازن میں ہے حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اتریں گے تب کوئی یہودی و نصرانی ایسا نہ ہوگا جو یہ شہادت نہ دے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ ایسا ہی تفسیر وسطیٰ میں ہے۔ امام احمد نے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ دجال نکلتے گا، پھر عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اس کو قتل کریں گے۔ پھر وہ زمین میں چالیس برس رہیں گے۔ امام عادل اور حاکم منصف ہو کر۔ اور صحیح مسلم میں نواس بن سمانؓ سے حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک دن دجال کا ذکر کیا تو فرمایا کہ وہ ایک قوم کو اپنی طرف بلائے گا وہ اس کی بات کو رد کریں گے تو تہی دست ہو جائیں گے پھر وہ کھنڈروں پر گزرے گا۔ ان کو کہے گا کہ اپنے خزانے نکال دو تو وہ اپنے خزانے نکال دیں گے جیسے شہد کی مکھیاں نکلتی ہیں۔ پھر وہ ایک آدمی کو بلا کر دو ٹکڑے کر دے گا پھر اس کو بلائے گا تو وہ چپکتے چہرہ اور ہنستے منہ

سے آئے گا۔ ایسی حالت میں حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا بھیجے گا۔ وہ دمشق کے مشرق میں سفید منارہ کے پاس فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے اور دجال کو دروازہ لد کے پاس یا کربلا قتل کریں گے۔ الحاصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دجال کے بعد نزول فرمانا زمانہ آئندہ میں ہوگا اور اس وقت تو وہ زندہ آسمان پر موجود ہیں اور یہی اہل حق کا قول ہے جس پر اعتماد ہے۔ اس پر یہ قول خداوندی کہ یہودیوں نے یقیناً اس کو قتل نہیں کیا بلکہ خدا تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا ہے دلیل ہے۔ اپنی طرف اٹھانے سے آسمان پر اٹھانا مراد ہے۔ چنانچہ حسن بصری نے کہا ہے ایسا ہی واحدی کی تفسیر میں ہے اور اس پر یہ یہ قول خداوندی کہ ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام گہوارہ میں اور سن کہولت میں (یکساں) کلام کریں گے۔“ بھی دلیل ہے ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ جب وہ رسول ہوئے تو تیس برس کے تھے۔ پھر بعد رسالت وہ تیس مہینے ٹھہرے۔ پھر خدا تعالیٰ نے ان کو اٹھالیا۔ ایسا ہی تفسیر خازن میں ہے۔ علماء نے کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سن کہولت کو نہ پہنچے تھے کہ اٹھائے گئے۔ لہذا اس آیت میں یہ ارشاد ہے کہ وہ آسمان سے اتریں گے (تاکہ سن کہولت میں ان کا کلام کرنا پایا جائے) ایسا ہی تفسیر جامع البیان میں ہے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو زندہ اٹھانے کی اپنے اس وعدہ کے بعد خبر دی ہے جو ان کو دیا گیا تھا کہ اے عیسیٰ میں تجھے قبض کرنے والا اور اٹھانے والا ہوں۔ اس آیت میں لفظ توفی سے نیند مراد ہے چنانچہ اکثر علماء کا قول ہے۔ ایسا ہی جامع البیان میں ہے۔ اس کی نظیر وہ قول خداوندی ہے جس میں ارشاد ہے کہ خدا تم کو رات کے وقت توفی کرتا ہے۔ توفی موت کے سوا اور صورتوں سے بھی ہو سکتی ہے۔ اس پر وہ آیت شاہد ہے جس میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ جانوں کو موت کے وقت قبض کرتا ہے اور جو نہیں مرتے ان کو نیند میں۔

جو شخص اس قول خداوندی میں جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھانے کا وعدہ دیا گیا ہے تامل کرے گا۔ وہ جان لے گا کہ اس سے موت دینا مراد نہیں چنانچہ آیات و حدیث اس پر شاہد ہیں۔ بالجمہ ان آیات میں حضرت عیسیٰ کے توفی بمعنی قبض کا ذکر ہے۔ نہ یہ کہ خدا نے ان کو مار دیا ہے اور نصوص صحیحہ ناطق ہیں کہ وہ زندہ ہیں۔ پھر جو شخص ان کو مردہ سمجھتا ہے اور ان کے نزول کا منکر ہے اور اس سے وہ اپنے مسیح ہونے کی پٹری جماتا ہے اور تاویل و تحریف آیات و احادیث متعلقہ نزول مسیح میں مسلک ملاحدہ باطنیہ کا اختیار کرتا ہے اور اپنی نبوت کا مدعی ہو بیٹھتا ہے۔ وہ کافر و ملحد و کذاب ہے۔ اس کے الحاد و کفر و کذب میں کوئی شک نہیں۔ قاضی عیاض نے شفا میں کہا ہے کہ جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا مدعی ہو اور اپنی کمائی اور صفائی قلب کے ذریعہ سے حصول نبوت کو جائز رکھے یا نزول وحی کا مدعی ہو۔ گو مدعی نبوت نہ ہو وہ کافر ہے۔ آنحضرت ﷺ کو جھوٹا سمجھنے والا۔ آنحضرت ﷺ نے فرما دیا ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور خدا تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ اور اس پر امت کا اتفاق ہے کہ ان آیات و احادیث کے ظاہری معنی مراد ہیں۔ ذہ کوئی تاویلی معنی۔ ایسے لوگوں کے کفر پر اجماع ہے۔ ایسا ہی ان لوگوں کے کفر پر جو نص کتاب اللہ کو دفع کریں۔ یا کسی ایسی حدیث میں جو اتفاقی صحیح اور ظاہری معنی پر یقیناً محمول ہو۔ کوئی تخصیص نکالیں۔

امام صابونی نے کفایہ میں کہا ہے کہ ”ظاہر معنی آیات و احادیث سے بلا ضرورت عدول کرنا، الحاد ہے۔“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم پر وہ لوگ مخفی نہیں جو ہماری آیات میں الحاد کرتے ہیں۔ کیا جو شخص آگ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے یا جو با امن قیامت کے دن حاضر ہو۔ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب کی محافظت کا خود وعدہ کر لیا ہے۔ لہذا اس نے ایسے علماء کو پیدا کر دیا ہے جو ان ملحدوں کی تحریف سے دین کو بچاتے چلے آئے ہیں۔

یہ ملحد قادیانی حضرت مسیح کا مثیل و نظیر نہیں بلکہ اسود عیسیٰ اور مسیلہ کذاب کا نظیر ہے اور ان کذابین کے سلسلہ میں داخل جن کی آنحضرت ﷺ نے خبر دی ہے۔

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ ملحد مذکور دجال ہے۔ شیطان اس پر مسلط ہے جو اس سے یہ بکواس کر رہا ہے۔ وہ مفسد ہے مسلمانوں میں فساد پھیلا رہا ہے۔ میرے نزدیک ایسے ملحد سے مباحثہ ترک کر کے عام مسلمانوں کو اس کے عقائد باطلہ کے فساد سے مطلع کر کے متفرک کرنا چاہیے۔ بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض اہل علم اس ملحد بطل کے اقوال سے دھوکا کھا بیٹھے ہیں اور خود جاہل بن گئے اور اس گمراہ کے باطل خیالات کو حق اور اس کو اہل علم سمجھنے لگ گئے ہیں اور خود اس کے حواری بن بیٹھے ہیں۔ وہ مسیح دجال کے مددگار ہیں۔ وہ اس سے باز نہ آئیں گے تو خدا ان پر بھی ایسے لوگوں کو مسلط کرے گا جو ان کے کھوٹ و فساد کو ظاہر و مستہر کریں گے۔ پھر وہ سخت نادم ہوں گے۔“

ماقال اعلمنا و مدققنا فهو عين الصواب لاشك في نزول عيسى وانه لعلم للساعة فلا تمترن بها يدل عليه سياق النظم و سباقه ومن معتقدي ان نزول عيسى حق ثابت بالدلة القاطعة من الايات والاجماع الامة فمن انكر فانكاره من الادلة المذكورة فهو معرض عن طريق الرشاد و مروج سبيل الالحاد۔
کتبہ فقیر مسعود خلف مفتی برکت اللہ مرحوم

”جو ہم سے بڑھ کر عالم اور مدقق نے کہا ہے وہ عین صواب ہے۔ اس میں شک نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ آیت لعلم للساعة کا بیان اور سیاق اس پر دلیل ہے۔ میرا یہی اعتقاد ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول یقینی دلائل آیات و احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے پس جو اس کا منکر ہے۔ وہ رشد کے طریق سے منہ پھیرتا ہے اور الحاد کے طریق کو رواج دے رہا ہے۔“

اللھم! انی اعوذ بک من فتنة المسيح الدجال۔ بہت افسوس بحال مرزا قادیانی آتا ہے۔ اغلب یقین ہے کہ ابلیس لعین نے ان کو بہکایا ہے۔ یہ عقائد و کلمات ان کے جو انھوں نے توضیح مرام و ازالہ ادہام میں تحریر کیے ہیں کفر ہیں اور قائل اس کا کافر ہے۔ جو جناب مولانا ابوالفضل رومی مولوی سید نذیر حسین صاحب و مولانا جناب ابوسعید صاحب نے فتویٰ دیا ہے وہ حق ہے واللہ الموفق بالصواب۔ العبد قاضی عبدالقادر پشاور

جو فتویٰ کہ علمائے ہندوستان و پنجاب نے در حق غلام احمد قادیانی دیا ہے وہ صحیح ہے اور معتقد اعتقاد توضیح المرام کافر ہے۔

جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے
العبد ملا محمد بشیر سوات	ملا محمد منیر	ملا اللہ داد نصیر بگرام
جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے
ملا معز الدین بخگی تپہ ہشت نگر	ملا وجیہ الدین	ملا سلیل اوڈی گرام سوات
جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے
ملا بشیر محمد	قاضی عبدالخالق ماجور	ملا فصیح الدین یوسف زئی

قائل و معتقد وفات مسیح و نہ آمدن دے بایں دنیا بقرب قیامت و مقتول گردیدن دے وغیرہ امور کہ در فتویٰ نامہ علمائے ہندوستان و پنجاب درج اند، اگر غلام احمد قادیانی اس کلمات گفتہ باشد یا اعتقاد دے بریں باشد دے بموجب شرع شریف کافر مطلق است و اعوان وے اگر اس اعتقاد داشتہ باشد کافر اند۔

معتقد ما فی هذا السؤال فی العقائد والبیان قد استهوتہ الشیاطین فی الارض حیران لہ اصحاب یدعونہ الی الہدی اتنا۔ فمایاتی الیہم موقنا۔ ومنشأ اعتقاده الفاسد انه مامیز بین الہام الرحمن۔ ووسوسة الشیطان و بین خواطر الروح و هو النفس والطغیان، وترک ماوجب علیہ من تطبیق الخیالات والخطرات بالقران والسنة واجماع الامة المرحومة۔ فالواجب علیہ ان یتوب۔ فانه وقع فی اکبر الكبائر من الذنوب۔
العبد رحت اللہ عفا اللہ

”عقائد مذکورہ سوال کے معتقد کو شیاطین نے زمین میں بہکا رکھا ہے۔ وہ حیران ہے لوگ اس کو ہدایت کی طرف بلاتے ہیں مگر وہ نہیں آتا۔ اس کے فساد و اعتقاد کا منشا یہ ہے کہ وہ الہام رحمانی اور وسوسہ شیطانی میں تمیز نہیں کرتا اور اپنے خطرات و خیالات کو قرآن و حدیث و اجماع پر عرض کرنا چھوڑ بیٹھا ہے۔ اس پر واجب ہے کہ توبہ کرے وہ بڑے گناہ میں جا پڑا ہے۔“

علمائے راولپنڈی و ہزارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین لاریب ان العقائد المذكورة فی السؤال کفر و نفاق و زندقۃ والحاد و احداث و ضلال فان لم یکن صاحبها کافراً و ملحداً و زنديقاً و منافقاً فلیس فی الارض کفرو الحاد زندقۃ فلعنۃ اللہ علی من اسس الضلال و غیر الدین و حرّف النصوص و اسأ الظن باللہ و بانبیائه و شرعہ و قال اوحی الی ولم یوح الیہ شیء و علی اعوانہ و انصارہ السفہاء الاذلیل ولا شک فی کونہ من الدجاجلة عصما اللہ تعالیٰ من کیدہ و اضلالہ امین۔

کتبہ عبدالاحد ابن القاضی محمد حسن خانپوری عفا اللہ عنہما
”اس میں شک نہیں کہ عقائد مذکورہ سوال کفر و الحاد اور چھپا ارتداد و نفاق ہے۔ اس پر خدا کی لعنت ہو جس نے گمراہی کی بنیاد ڈالی ہے اور خدا و رسول ﷺ اور شرع پر بدگمانی کی اور یہ کہا ہے کہ میری طرف وحی ہوتی ہے اور واقعہ میں نہیں ہوتی ایسے ہی اس کے انصار و مددگاروں پر جو بے عقل و ذلیل ہیں۔ بے شک وہ دجال ہیں۔ خداوند کریم ان کے مکر و گمراہی سے بچائے۔“

الحمد للہ رب العالمین والصلوة علی رسولہ محمد و الہ و صحبہ اجمعین۔ اما بعد
فیقول احقر عبادی الباری محمد الخانفوری ان ماقال شیخنا السید نذیر حسین و برکتنا المولوی عبدالجبار الغزنوی سلمہما اللہ تعالیٰ فی الدارین و غیرہما من العلماء الکرام فی حق الکادیانی فہو حق و صواب لا شک انہ من الدجاجلة اعاذنا اللہ من ہذہ العقیدۃ الفاسدۃ امین۔

حررہ محمد بن محمد حسن خانفوری عفی عنہ
”جو کچھ ہمارے شیخ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب اور ہماری برکت مولوی عبدالجبار صاحب وغیرہ علمائے کرام نے قادیانی کے حق میں کہا ہے وہ حق ہے اور بے شک قادیانی دجالوں میں سے ہے۔“

الحمد للہ والصلوة والسلام علی رسولہ الذی بعث بالحق لیظہرہ علی الدین کلہ اما بعد
فیقول احقر العباد محمد بن سالم المکرانی ان ماقال العلماء فی تکفیر مرزا الکادیانی فہو حق و صواب ولا شک ان من مات بہذہ العقائد الفاسدۃ ولم یتب فہو فی نار جہنم خالدًا فیہا۔ اللہم

اعذنا من هذه العقيدة الباطلة، الحق يعلوا ولا يعلى عليه. فقير محمد بن سالم المكراني عفى عنه
”جو کچھ علماء نے تکفیر قادیانی کے باب میں کہا ہے وہ حق ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جو شخص ایسے عقائد
فاسدہ پر بلا تو بہ مرے وہ جہنم میں رہے گا۔“

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد فما قال العلماء فی تکفیر میرزا کادیانی فہو
صحیح و کفرہ ثابت و عقائدہ مخالف الكتاب والسنة. وقوله انامثل المسيح و عیسی ابن مریم
مات فدعواہ باطل و هو دجال کذاب خارج عن الاسلام لقوله ﷺ سیکون فی امتی کذابون کلہم
یزعم انه نبي الله وانا خاتم النبیین لانہی بعدی۔ العبد تاج دین گجراتی پنجابی

”علماء نے جو کچھ تکفیر قادیانی کے باب میں کہا ہے وہ صحیح ہے اور اس کا کفر ثابت اور اس کے عقائد
کتاب و سنت کے مخالف ہیں۔ اس کا یہ کہنا کہ میں مسیح عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کا مثیل ہوں، ایک باطل دعویٰ ہے اور
وہ دجال و کذاب ہے۔ اسلام سے خارج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ میری امت میں کذاب پیدا ہوں گے
جو دعوائے نبوت کریں گے اور میں نبیوں کا خاتم ہوں۔“

ما قال العلماء المحققون فی الکادیانی حق و صواب۔ ”جو علمائے محققین نے قادیانی کے حق
میں کہا ہے وہ حق ہے۔

نیاز آگین قاضی محسن الدین عفی عنہ
میں نے یہ فتویٰ اول سے آخر تک بنظر غور دیکھا اور اس سے پہلے اس شخص کے مسائل فتح اسلام اور
توضیح مرام اور ازالہ اوہام وغیرہ بھی دیکھے اور اس کے بعض مریدوں۔ نیم ملاخڑہ ایمان سے مباحثہ کا بھی اتفاق پڑا
اور خود مرزا بے بھی الہام کے بارہ میں بالمشافہ ایک سوال کیا تھا جس کے جواب میں وہ مبہوت رہ گیا تھا۔ غرض
میں ان کے مذہب اتباع ہوا، سے پورا واقف ہوں۔ حضرت عجیب نے ان کے حق میں جو کچھ فرمایا ہے وہ سب صحیح
اور سچا ہے۔ بلکہ یہ گمراہ فرقہ اس سے بھی زیادہ کے مستحق ہیں۔ ارحم الراحمین ان کو تو بہ نصیب کرے اور اپنی مخلوق کو
ان کے شر سے بچائے اور ان کا رد کرنے والوں کی مدد کرے۔ ہدایت اللہ امام مسجد موحیدین صدر پنڈی

ان هذه العقائد الاخيرة التي ذكرت في رسائل الكادياني باطلة زائغة مضلة فانها مخالفة
للكتاب والسنة واجماع الامة ومعارضة للاخبار والآثار الصحيحة وأقوال المرضية ومبانية لاهل
السفة والجماعة وموافقة لاهل البداعة والهوى واهل الكتب من اليهود والنصارى واهل الالحاد
والزندقة والهند والفلاسفة بالعجب ان قائلها ينكر خوارق الملائكة والانبیاء والاولیاء يدعی
هو من فسه صدورها و يختار علمه و فهمه علی علمهم و فهمهم وهذا ضلال صریح و غوال قبیح.
اللهم تب علیه ان تاب عنها و اهلكه ان بقى علیها و طفی و اعذنا منها ماجعلنا من المهتدين
واحفظنا عن مکر الماکرین. امین ثم امین برحمتک یا ارحم الراحمین.

حافظ عبدالهادی اعاذہ اللہ من الاعادی شاہ بوری ثم فنڈی
”قادیانی کے یہ آخری عقائد جو اس کے رسائل میں مذکور ہیں باطل ہیں۔ کتاب سنت و اجماع امت
کے مخالف ہیں۔ احادیث و آثار صحیحہ کے معارض، اقوال پسندیدہ السنّت سے مبائّن، اہل بدعت، یہود، نصاریٰ
لمحدوں جیسے مرتدوں، ہندوؤں، فلسفیوں کے موافق ہیں۔ تب ہے کہ قادیانی ملائکہ اور انبیاء و اولیاء کی خوارق کا منکر
ہے اور خود ان امور کا مدعی اور اپنے علم و فہم و ان کے علم و فہم سے بہتر سمجھتا ہے۔ یہ صریح گمراہی اور ہزل ہے۔

خداوند اس کو توبہ نصیب کر یا ہلاک کر۔“

علمائے جہلم و قرب و جوار آں

بندہ کو بسبب استماع اخبارات و حالات حسہ مرزا قادیانی کے جو علی العموم و اصل ہوئی تھی حسن ظن مبلغ تھا اور اس کو زمرہ صالحین میں شمار کرتا تھا اور اب تک اس کی تصنیفات دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا چونکہ یہ فتویٰ دیکھا اور مرزا کے معتقدات سے اطلاع ہوئی تو حسن ظن مرتفع ہوا۔

مرزا اگر فی الواقع عقائد محررہ فتویٰ کا معتقد ہے تو بلا شک وہ ارتداد و الحاد میں داخل اور مستحق و عید و لا تصل علی احد منہم مات ابدا و لا تقم علی قبرہ کا ہے۔ واللہ اعلم و علم اتم و احکم۔ العبد احمد الدین دریالوی علاقہ جاب تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم حال وارد جہلم۔

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔ ان کان عقائدہ ہکذا فجميع

ما حرره العلماء فی حقہ صحیح۔ ابو عبد البصیر میر حمزہ ہزاروی

”مرزا قادیانی کا یہی اعتقاد ہے تو جو کچھ علماء نے اس کے حق میں لکھا ہے صحیح ہے۔“

الحمد لله العزيز الرحيم والصلوة على نبيه الكريم و على اله و اصحابه المشيعين للدين التقويم۔ امابعد۔ بندہ زمانہ ملاقات سے مدت تک مرزا کی کمال دیانتداری اور اونچے درجے کی پرہیزگاری اور داعی الی اللہ ہونے کا یہ نہایت جاں نثاری صمیم قلب سے معتقد تھا اور اس کو زمرہ غمخوران خلق اللہ سے سمجھتا تھا اور ابتداء میں ایسی باتیں سن کر کہتا تھا کہ سبحان هذا بہتان عظیم لیکن چونکہ مدت سے مشہور ہو رہا ہے کہ وہ بذریعہ تحریرات مطبوعہ مشہور کے ایسی باتوں کا معتقد و مدعی ہے جو مولوی ابوسعید محمد حسین مہتمم اشاعت السنہ بنالوی صاحب کے سوال میں بحوالہ تحریرات مذکورہ درج ہیں۔ اور وہ تحریرات آج تک مجھ کو باوجود سعی و جستجو کے میسر نہیں ہوئیں تاکہ میں ان کے مطالعہ سے حسب استعداد اپنی کے، دجالت و کذابت و اسلام کے دائرہ سے خارج ہونے یا حقانیت و رہبانیت و صداقت و اشاعت اسلام مرزا کی ایسی یقینی اور قطعی سند حاصل کرتا اور پھر استغناء پر لکھتا کہ اس کو عالم الغیب الشہادۃ کی حضور میں پیش کر سکتا اور فرمان ایزد سبحان کا بھی بے تحقیق لکھنے اور کہنے اور کرنے سے شدت سے منع کرتا ہے کہ ولا تفق مالیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسنولا اور ایضاً الیوم نختم علی الخ اور نبی الرحمت نے فرمایا ہے کہ الشاہد یری مالا یری بہ الغائب اور غائب پر حکم لگانے سے روکا ہے اور سوال میں بھی بحوالہ تحریرات مرزائی مسطور ہے کہ وہ ایسی باتوں کا معتقد و مدعی ہے۔ لہذا نہ مطلقاً بلکہ متقیداً لکھا جاتا ہے کہ اگر مرزا ایسے اعتقادات کا معتقد و مدعی ہے جو سوال میں درج ہے تو بے شک وہ انھیں فتوؤں کا مستوجب مستحق ہے جو علمائے رہبانین نے اس کے حق میں لگائے ہیں اور عیاذ باللہ کہ کسی کے حق میں تقلیداً اور سمعاً کوئی فتویٰ دوں اور لکھوں۔ اعوذ باللہ من شرور نفسی ومن سینات اعمالی اللہم انت نفسی تقوھا وزکھا فانک خیر من زکھا امین یا ارحم الراحمین۔

العبد البرہان الدین جہلمی

۱۔ مولوی برہان الدین صاحب کی نسبت گجرات و پشاور کے میرزائی عیسائیوں نے یہ مشہور کر دیا تھا کہ انھوں نے اپنی شہادت سے جو اس فتوے پر لکھی ہے رجوع کر لیا ہے۔ جو بات مولوی برہان الدین صاحب کو پہنچی تو انھوں نے بذریعہ خاص مراسلت ہم کو اس سے اطلاع دی اور یہ بھی لکھا کہ میں اب تک اس اپنی شہادت پر قائم ہوں۔ مرزائی عیسائی اس پر بولیں گے تو ہم مولوی صاحب کا خط چھاپ دیں گے۔

اگر عقائد مرزا کے اسی طرح پر ہیں جو اس میں تحریر ہیں تو جواب یہی ہے جو فتوے میں تحریر ہے۔

فیض احمد جہلمی

هذا الجواب صحيح وما قال مرزا باطل عند اهل السنة والجماعة.

احقر العباد فقير محمد ايدير سراج الاخبار جهلم

”یہ جواب صحیح ہے اور جو مرزا نے کہا ہے وہ اہل سنت کے نزدیک باطل ہے۔

یہ عقیدہ مخالف عقیدہ اہل سنت و جماعت کے ہے۔ عبد الودود سلطان محمود عفی عنہ جہلمی

علمائے گجرات و حوالی آں

جو عقائد معہ دلائل مرزا قادیانی کے اس فتوے میں درج ہیں وہ تمام اہل حق کے خلاف ہیں۔ اہل حق تو

یہ کہتے ہیں۔ النصوص تُحْمَلُ عَلَى ظَوَاهِهَا وَالْعُدُولُ إِلَى مَعَانِ يَدْعِيهَا أَهْلُ الْبَاطِلِ الْحَادِ. قَالَ اللَّهُ

تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَلْحَدُونَ فِي آيَتِنَا لَا يَخْفُونَ عَلَيْنَا. عبد الرحمن ساکن موضع دینہ ضلع گجرات

من كان اعتقاده مخالفاً للسنة والجماعة فهو مبتدع متبع غير سبيل المؤمنين اعاذنا الله و

اخواننا المسلمين من اباطيله الكاذبة و معتقاداته الباطلة. العبد فضل الدين گجراتی

”جس شخص کا اعتقاد اہل سنت و جماعت کے مخالف ہے وہ بدعتی ہے مومنوں کی راہ کے سوا۔ اور راہ چلنے

والا۔ خدا اس کے جھوٹے عقائد سے مسلمانوں کو بچائے۔“

عقائد میرزا غلام احمد الکادیانی من الاعتزال. والفلسفة والذين سموا باهل السنة

والجماعة من وقت بدع النزاع بين فرق المسلمين بمراحل منه كل حزب بمالديه فرحون عهدي

مافی الفاظی من غیر تبذیر والاقتتیر. ابو الفیض محمد حسن حنفی از بہین تحصیل چکوال ضلع جہلم

”قادیانی کے عقائد معتزلہ اور فلسفہ کے عقائد ہیں۔ جو لوگ اہل سنت کہلاتے ہیں وہ ان عقائد سے

کوسوں دور ہیں۔ میری یہی رائے ہے جس میں نہ کی ہے نہ زیادتی۔“

علمائے سیالکوٹ

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذي اصطفى وعلى الله اهل التقى اما بعد اس عاجز کو

سیدنا مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی تحریر سے اس سوال کے جواب میں کلی اتفاق ہے۔ واللہ اعلم و علمہ اتم۔

ابو عبد اللہ عبید اللہ معروف بمولوی غلام حسن

علمائے وزیر آباد

الحمد لاهله والصلوة على آلهها. اما بعد فقد طالعت مرة بعد اخرى. كتب الكادياني و

رسائله فوجدتها مملوءة بالكفر والالحاد والكذب على الله ورسوله والطعن على اهل الحق فانه

يسلم امراً مرة وينكره اخرى. طريقته طريقة اهل الالحاد والفساد. ومذهبه مذهب اهل الزيف

والعناد. هو دجال من الدجاجة الذين اخبر عنهم المخبر الصادق و متبع غير سبيل المؤمنين و

متمسك بدلائل الملحدين و خداع للمسلمين. من طالع كتيه و ازانها بالكتاب والسنة فلا

يخفى عليه ما قلنا اعاذنا الله و جميع المسلمين من عقيدته الباطلة وطريقته الكاسدة و ارشدنا الى

طريق الصواب الذي اختاره العباد لعباده الذين هم اولو الفضل واولو الالباب. حافظ عبد المنان

”بعد حمد وصلوٰۃ۔ میں نے قادیانی کی کتابوں کا بار بار مطالعہ کیا تو ان کو کفر و الحاد سے اور خدا و رسول پر افتراء سے پڑ پایا۔ وہ کہیں کسی امر کو تسلیم کرتا ہے کبھی اس سے انکاری ہوتا ہے۔ اس کا طریق اہل الحاد و فساد کا طریق ہے اور اس کا مذہب کجی اور عناد والوں کا مذہب ہے۔ وہ ان دجالوں میں سے (جن کے آنے کی آنحضرت ﷺ نے خبر دی ہے) ایک دجال ہے اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر اور راہ چلنے والا اور طہدین کے دلائل سے تمسک کرنے والا۔ مسلمانوں کو دھوکا دینے والا جو شخص اس کی کتابوں کو دیکھ کر قرآن و حدیث سے ان کا مقابلہ کر لے گا اس پر ہمارا یہ بیان مخفی نہ رہے گا۔ خدا مسلمانوں کو اس کے عقیدہ باطلہ سے بچائے اور طریق صواب پر چلنے کی ہدایت کرے۔“

احمدک یامن له الحمد واصلی علی من علیه الصلوٰۃ اما بعد فقد نظرت فی رسائل القادیانی نظر الانصاف و سمعت مقالاته فوجدتها داعية الى الاعتساف وهو رجل قبیح، قبح الله وجهه ووجه اتباعه مادام علی هذا المنهاج. او تاب الله علیه و علی اتباعه ان رجع عن هذا الاعوجاج. العبد المسکین فقیر جلال الدین.

”بعد حمد وصلوٰۃ۔ میں نے قادیانی کے رسائل کو غور سے دیکھا اور اس کے مقالات کو سنا تو ان کو بے انصافی اور زیادتی کی طرف داعی پایا۔ خدا اس کا اور اس کے اتباع کا جب تک وہ اس طریق پر رہیں منہ برا کرے یا ان کو توبہ کی توفیق دے۔“

فقد طالعت هذا السؤال والجواب. بالتامل والصواب فوجدته حقاً قویاً وجواباً صحیحاً و فصل الخطاب ولا ریب ان القادیانی ضال مضل مفتر علی الله ورسوله و مبتغ فی الاسلام طريقة الجاهلية و مطلب بذالك العروض الدنیویة و مسود وجهه بفعله القبیح صب علیه ربه سوط العذاب او یهدیه الی سبیل اولی الابصار واولی الالباب. حررة محمد عبدالقادر سخاوی

”میں نے ان سوال و جواب کو تامل سے دیکھا تو اس جواب کو حق و قوی اور چکوتا حکم پایا۔ اس میں شک نہیں کہ قادیانی گمراہ ہے۔ لوگوں کو گمراہ کرنے والا۔ خدا و رسول پر افتراء کرنے والا۔ اسلام میں رہ کر کافروں کا طریق چاہنے والا اور اس ذریعہ سے دنیا کمانے والا۔ اس کا منہ کالا ہو اور اس پر عذاب نازل ہو یا ہدایت نصیب ہو۔“

الحمد لله رب العالمین وبه تفتی والصلوٰۃ والسلام علی امام وبه اقتدائی. اما بعد فقد نظرت فی السؤال والجواب و تدبرت فيه فوجدته مطابقاً للحق وموافقاً للغرض الصحیح الذی ارشدنا الیه الله ورسوله فصاحب هذا الهفوات التی مندرجة فی السؤال زندیق شریر مخالف لملة الاسلام. حفظنا الله جمیع المسلمین عن مزخرفاته. العبد محمد محی الدین نظام آبادی

”میں نے سوال و جواب کو دیکھا۔ جواب کو حق پایا ان باتوں کا جو سوال میں مذکور ہیں۔ قائل چھپا مرتد ہے۔ اسلام کا مخالف۔“

قولی فی القادیانی کقول شیخی حافظ عبدالمنان فی حقه.

المسکین محمد شاہ دین سوہدروی

”قادیانی کے حق میں وہی میرا قول ہے جو میرے شیخ حافظ محمد عبدالمنان صاحب کا قول ہے۔“
بکلم نصوص شارح مضامین تالیفات مرزا کی ضلالت سے مبراہن ہے۔ خصوصاً اس کا ادعاء نبوت، جس

صورت میں مراد مرزا لفظ محدث سے نبی ہے۔ چنانچہ وہ برو کا ذکر ہے۔ تو انکار لفظ نبی سے کیا فائدہ اور استدلال منع اطلاق محدث بحديث لقد كان لكم فيما قبلکم من الامم محدثون فان یک فی امتی فانه عمر متفق علیہ سے باقاعدہ مسترہ اصول عدم شرط مستلزم عدم شروط نفی محدثیت بھی بنظر اہل انصاف صحیح ہے۔ پھر جو اعتراض نزول عیسیٰ بن مریم نبی اللہ بنی اسرائیل پر (و یحصر نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام و اصحابہ حتی یكون راس الثور لاحدهم خیراً من مائة دینار لاحدکم الیوم فیرغب اللہ نبی اللہ عیسیٰ و اصحابہ فی رسل اللہ الحدیث عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ انه قال لیس بینی و بینہ (عیسیٰ علیہ السلام) نبی و انه نازل) (ابوداؤد ص ۱۲۸) وارد ہے وہی اعتراض بعینہ نبوت مرزائی و امتیت پر وارد ہے۔ کس طور وہ ایک جہت سے نبی ہی ہو سکتا ہے اور ایک جہت سے امتی۔ پس جو جواب دفع اس اعتراض میں مرزائی رکھتے ہیں وہ جواب معتقد نزول (عیسیٰ بن مریم) نبی اللہ بنی اسرائیل کی طرف سے سمجھ لیں۔ عائد باللہ۔

عبداللہ پسروری، عبدالعظیم پسروری، عبدالکریم پسروری
ما قولہم در کفر مرزا غلام احمد قادیانی۔ الجواب جس کو شریعت محمدی کافر فرمائے میرے نزدیک بھی کافر ہے۔ جو ایک رکن اسلام سے انکار کرے اس کے کفر میں کیا شک۔ حافظ محمد گوہرؒ نوکھسوی
علمائے کپورتھلہ وغیرہ

حامداً و مصلیاً۔ گزارش ہے کہ احقر الناس کو قادیانی صاحب کی نسبت ان کے ابتدائی امر میں بہت کچھ حسن ظن تھا۔ پھر چند وجوہ ذیل سے زائل ہوا۔
۱..... فتح، توضیح، ازالہ کے مطالعہ کے ان میں بہت سے مضمون کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ اور طریق سلف صالحہ کے خلاف دیکھنے میں آئے اور کہیں نصوص قرآنیہ اور سنیہ سے استشہاد بھی کیا تو بطور تاویل القول بما لا یرضی بہ قائلہ فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت کے ہنگامی خلاف۔

۲..... قادیانی صاحب کے کشف حال کی بابت شیخنا و مرشدنا شیخ الاسلام مفتی شریعت ہادی طریقت حضرت مولانا شاہ رشید احمد صاحب گنگوہی ابد اللہ فیوضہم کی جناب میں درخواست کی کہ باطنی طور پر ملاحظہ فرما کر ارشاد فرما دیں۔ حضرت مرشدنا نے اپنا مکاشفہ تحریر فرمایا کہ اس کا حال مختار ثقفی کا سا بتلایا گیا ہے۔

۳..... عاجز نے دو دفعہ استخارہ کیا۔ پہلی دفعہ قادیانی صاحب کی مسجد کو ایسی صورت پر دیکھا کہ اس کا منہ شمال کی طرف اور پشت جنوب کی طرف ہے جس میں نماز پڑھنے سے جنوب کی سمت سجدہ ہوتا ہے۔ دوسری دفعہ قادیانی صاحب بذات خود ایسی صورت میں دکھائی دیے کہ سر و قامت گندم گون و جیہہ اور سفید پوش ہیں لیکن موئے بروت حد مسنونہ سے بہت بڑھے ہوئے گویا کسی سکھ کی موٹھیں ہیں۔

میرے ایک دوست میاں گلاب خان افغان ساکن کپورتھلہ حال دارو سلطان پور نے بھی استخارہ کیا تو خواب میں ایک ناپاک اور موذی جانور دکھائی دیا جس کا نام لینا میں تہذیب کے خلاف سمجھتا ہوں۔

۴..... علمائے طاہرہ کے علاوہ اہل کشف و شہود بھی ان کے مفترانہ خیالات کے سخت مخالف ہیں اور فرماتے ہیں۔ من لا شیخ لہ فشیخہ شیطان کے موافق بے شیخ طریقت پر چلنے سے شیطان کے قابو میں آ گئے ہیں اور اس کے

۱..... یہ وہ شخص ہے جس نے سیالکوٹ میں بمقام حسام الدین رو برو مولوی محمد احسن لہروی بیت مرزا کی کی تھی۔ اب اپنی بیعت سے انکاری ہو کر مستغنی ہے۔

وساوس کو الہامات سمجھتے ہیں۔ عیاذاً باللہ۔ چونکہ ان کی باتیں ایسی ہیں کہ ہم نے اور ہمارے بزرگوں نے کبھی نہیں سنیں اس لیے بلاشبہ حدیث قال رسول اللہ ﷺ یكون فی آخر الزمان کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لا تسمعون انتم ولا اباؤکم فیاکم وایہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ (رواہ مسلم ج ۱ ص ۹ النہی عن الروایۃ عن الضعفاء والاحتیاط فی تحملہا) کے مصداق ہیں۔ سرورق ازالہ پر ”مرسل یزدانی“ اور سرورق (فیصل آسمانی خزائن ج ۵ ص ۳۰۹) پر تقریباً یاحسرة علی العباد مایاتہم من رسول الا کانوا بہ یستہزون) اور (ازالہ صفحہ ۲۷۳ خزائن ج ۳ ص ۲۶۳) میں آیہ مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد سے اپنا مبشر بہ ہونا اور رسالہ (الحق مباحثہ لودھیانہ کے صفحہ ۸ نوٹ) ایڈیٹر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھنا اور فتح اسلام کی یہ عبارت کہ جو مجھے نہیں مانتا وہ اسے نہیں مانتا جس نے مجھے بھیجا۔ یہ ایسی باتیں ہیں جن سے قادیانی صاحب کا مدعی نبوت اور رسالت ہونا صاف ظاہر ہے۔ اس لیے وہ حدیث ان رسول اللہ ﷺ قال لا تقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلاثین کلہم یزعم انه رسول اللہ ﷺ (بخاری ص ۵۰۹ باب علامات النبوة فی الاسلام، مسلم ج ۲ ص ۳۹۷ باب فی قولہ ﷺ ان بین یدی الساعة کذابین قریباً من ثلاثین) متفق علیہ کے موافق ان تیس میں سے ایک ہے۔

(صفحہ ۱۸-۱۹ خزائن ج ۳ ص ۲۰ توضیح) میں محدث ہونے کے پیرایہ میں اپنا نبی ہونا صاف بتلادیا ہے۔ ایک جگہ یہ بھی لکھ دیا ہے۔ ان النبی محدث والمحدث نبی اس لیے حدیث قال النبی ﷺ انه سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلہم یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لانبی بعدی (ترمذی ج ۲ ص ۲۵) کے حصہ دار ہیں۔ مجھے ان کی حالت پر سخت افسوس ہے اللہ تعالیٰ ان کو توبہ کی توفیق بخشے اور اپنی صراط مستقیم پر لائے۔ ورنہ اہل اسلام کو شرفقتہ سے بچائے۔ اللہم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ امین۔

احقر العباد بندہ محمد اشرف علی سلطانپوری

مرزا قادیانی کی بعض تصانیف خاکسار کی نظر سے گزریں۔ واقعی بعض عقائد مرزا مذکور کے خلاف کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کے ہیں۔ لاریب ایسے عقائد والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ گزشتہ سال میں بیت اللہ شریف کو گیا تھا۔ وہاں پر میں نے بعض عقائد مرزا مذکور کے بیان کیے۔ علمائے مکہ و مدینہ نے یہی فرمایا کہ ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ حدیث عن عمر ابن الخطاب قال انه سیاتی ناس یجادلونکم بشبہات القرآن فخذوہم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ۔ امام الدین کپور تھلی

من اعتقد موافقا للکادیانی فهو مردود لان اعتقاده المستبیط من تصانیفہ خلاف القرآن والحديث و اجماع الصحابة والتابعین والمجتہدین وعلماء اهل الحق من امة سید المرسلین و خاتم النبیین۔ بل الظاهر من تصانیفہ انکار المعجزات المصرحة فی کتاب اللہ المجید واللہ یتهدی من یشاء الی سبیل الرشاد۔ عبدالقادر بیگو وال ریاست کپورتھلہ

”جو شخص قادیانی کے موافق اعتقاد رکھتا ہے وہ مردود ہے کیونکہ قادیانی کا اعتقاد جو اس کی تصانیف سے ثابت ہے۔ قرآن و احادیث و اجماع صحابہ و تابعین و مجتہدین وغیرہ علمائے اہل حق کے مخالف ہے۔ اس کی تصنیف میں معجزات مذکورہ قرآن کا صاف انکار پایا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ جسے چاہے ہدایت کرے۔“

۱! حضرت عمرؓ سے حدیث ہے کہ لوگ تمہارے پاس قرآن کے مشتبہ اور ذی الوجہ باتیں پیش کریں گے ان کو احادیث سے کچڑو۔ حدیث والے قرآن کو خوب جانتے ہیں۔

الحجیب مصیب۔ ”حجیب نے ٹھیک کہا ہے۔“ غلام محمد مدرس مدرسہ فارسی کالج اندھیر پور تھلہ

علمائے دیوبند، سہارن پور وغیرہ

حامداً و مصلیاً۔ عقائد مندرجہ سوال مخالف کتاب اللہ و معارض سنت رسول اللہ و مناقض اجماع امت ہیں اور تاویلات مذکورہ از قبیل تحریفات و تکذیبات ہیں۔ اگر اس قسم کی بیہودہ اور لغو تاویلوں کا باب کھولا جائے تو اسلام کا کوئی مسئلہ اعتقادی یا عملی ثابت نہ ہو اور تمام دین و رہم برہم ہو جائے اور محدثیت اور مہمیت محض تزئین نفس اور تسویل شیطان ہے۔ مخترع ان عقائد کا ضال و مضل بلکہ دجالہ کا راس رئیس ہے اور اس کے متبع۔ حق تعالیٰ اپنے دین کی ایسے بے دینوں سے حفظ و حمایت فرمادے اور ان کو رجوع کی توفیق دے۔ و ما ذالک علی اللہ بعزیز۔

حررہ خلیل احمد مدرس دوم مدرسہ عربی دیوبند

حامداً اللہ العلی الاعلیٰ و مصلیاً و مسلماً علی رسولہ سیدنا محمد سید الوریٰ و آلہ و اصحابہ نجوم الہدیٰ من اقتدی بہم اہتدی و من اخطأ طریقہم غوی و ردی و بعد فان ما اعتقدہ الکادیانی و اتباعہ الحاد بلا مرأ و ابطال للشریعة المستقیمة البیضاء لیس لہ فیہ شاهد من الکتاب و سنة النبی المستکاب واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ احکم۔ کتب عزیز الرحمن دیوبندی ”بعد حمد و صلوة۔ قادیانی اور اس کے پیرو جو اعتقاد رکھتے ہیں۔ وہ بلا شک الحاد ہے اور شریعت کا ابطال ہے۔ اس اعتقاد پر کتاب و سنت کی شہادت پائی نہیں جاتی۔“

الامور المنسوبة الى المرزا هداية الله و اياه لاشك انها منابذة بنصوص الله و مردود باجماع المسلمين و جملة هذه الاقوال معتزلة من الطريق عن الطريق المستقيم ای اعتزال لایجترع علیہا الجاہل غوی و لا یعتقد علیہا الاضال شقی واللہ سبحانہ ولی الارشاد و اعلم بحال العباد۔

العبد محمود دیوبندی معروف مولوی محمد حسن صاحب

جن مسائل کو قادیانی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے ان کو بلا شک نصوص قرآن و حدیث رد کر رہی ہیں اور وہ باجماع مسلمین مردود ہیں۔ راہ راست سے ایسے برکنار ہیں کہ کوئی شخص بجز جاہل اور گمراہ کے ان پر جرأت نہیں کر سکتا اور ان کا معتقد نہیں ہو سکتا۔“

یہ جواب صحیح ہے مرزا غلام احمد قادیانی بوجہ ان تاویلات فاسدہ اور ہفوات باطلہ کے منجملہ دجالوں، کذابوں خارج از طریقہ اہل سنت و داخل زمرہ اہل ابواء ہے اور اس کے اتباع بھی مثل اس کی ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ العبد رشید احمد گنگوہی

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبى بعده و بعد فاقول وانی علی بینة من ربی ان من كانت اعتقاداته كما ذكرت في السؤال فهو من اهل الاهواء والضلال. و لیس هو من ابن مریم علیہما السلام فی شیء و لكنه مثل للمسیح الدجال و هل یجترئ دجل فی قلبه مثقال ذرة من ایمان. علی ان یضع الاحادیث عن مرتبة التفسیر و یرفع تاویلہ الباطلة الی ان ینکر بسببہ الاحادیث و یاول القرآن. این هو من قوله تبارک و تعالیٰ و یکلم الناس فی المهد و کھلا فقد تکلم عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام فی المهد و متی تکلم کھلا. فکیف یرتاب فی کلامه و نزوله من امن بما انزل الله علی رسولہ. فیا للعجب. کیف جوز مثل هذه کنایات و الاستعارات الباطلة فی

الاحادیث والایات. فہلا جعل اباطیلہ الملمہ من الاستعارات. ونجامن مثل هذه المفتریات وامن بما انزل اللہ من البینات. ہدانا اللہ الصراط السوی و وقانا شر من کل غبی وغوی.

حررہ عبدالرحمن عفی عنہ

”حمد وصلوٰۃ کے بعد۔ جس شخص کے اعتقاد ایسے ہوں جو سوال میں ہیں وہ اہل ہوا و گمراہ ہے ابن مریم سے اس کا کوئی تعلق نہیں وہ تو مسیح دجال کا مثیل و نظیر ہے۔ جس کے دل میں ذرا بھی ایمان ہے اس سے کبھی جرات نہیں ہو سکتی کہ حدیث کو تفسیر قرآن ہونے کے مرتبہ سے نیچے گرائے اور اپنی اقاول باطلہ کو اس قدر اونچا کرے کہ ان اقوال کے سب احادیث کا انکار کرے اور قرآن کی تاویل کرے۔ وہ اس قولی خداوندی کے ملاحظہ سے کہاں چلا گیا۔ جس میں ارشاد ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سن کہوت میں کلام کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے زمین میں رہ کر کہوت میں کب کلام کیا ہے۔ پھر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے میں کیوں شک کرتا ہے۔ وہ آئیں تب ہی تو سن کہوت میں کلام کریں گے۔ تعجب ہے کہ وہ ان آیات و احادیث میں استعارات باطلہ تجویز کرتا ہے۔ اپنے باطل الہامات میں ایسے استعارہ تجویز کیوں نہیں کرتا۔ تاکہ اس کو ان مفتریات سے نجات ہو اور آیات بینات خدا پر ایمان حاصل ہو۔“

ما افاده المصیب اللیب اعنی مولانا المولوی عبدالرحمن فہو حق لاریب فیہ.

العبد محمود حسن عفی عنہ

”جو مولوی عبدالرحمان صاحب نے فرمایا ہے حق ہے۔“

ما افاده مولانا مولوی محمد عبدالرحمن فہو حق لایرتاب فیہ.

حررہ محمد حسن عفی عنہ

”مولوی عبدالرحمن صاحب نے جو فرمایا ہے حق ہے اس میں شک نہیں۔“

بے شک یہ عقائد کفر کے ہیں اور معتقدان کا کافر ہے۔ احقر بشیر احمد

قد اصاب من اجاب. ”مصیب ہوا جس نے جواب دیا۔“ حررہ محمد جان علی عفی عنہ

مرزا قادیانی کے عقائد شریعت نبوی سے بالکل برخلاف ہیں اور اکثر عقائد انھوں نے اپنے تراش و خراش سے ایجاد کیے ہیں جو نہ کسی دین منزل کے موافق اور نہ کسی ضابطہ عقلی کے تحت میں داخل ہیں اور بعض عقائد ان کے یونانی جابلوں کے قواعد اور اصول پر مبنی ہیں۔ جو عوام الناس کو اس سے احتراز کرنا۔ واجب اور ضروریات دین سے ہے۔ چنانچہ عالمگیر میں مسطور ہے۔ ومن العلوم المذمومة علوم الفلاسفہ فانہ لایجوز قرأتہ لمن لم یکن متبحر فی العلم وسائر الحجج علیہم وحل شہاتہم والخروج عن اشکالاتہم ونیز مرزا قادیانی اس آیت کریمہ کے مصداق میں داخل ہے۔ مثلہم ۱؎ کمثل الذی استو قد نارا فلما اضاءت ما حولہ ذهب اللہ بنورہم وترکہم فی ظلمت لا یبصرون. (بقرہ ۱۷) شگفتہ محمد گل بے نظیر

۱؎ برے علوم سے فلاسفہ کے علوم ہیں۔ جو شخص علوم دین سے اور ان دلائل سے جو فلاسفہ کے مقابلہ میں قائم کی گئی ہے خوب واقف نہ ہو اور ان کے شبہ دور نہ کر سکے اس کو قلعہ پڑھنا حلال نہیں۔

۲؎ ان کی ایسی مثال ہے جیسے کسی نے آگ جلائی۔ پھر جب اس نے اس کے ارد گرد روشنی کی تو خدا ان کا نور لے گیا اور ان کو اندھروں میں چھوڑ دیا کہ وہ نہیں دیکھتے۔

هذا هو الحق والحق حقيق بالاتباع. ”یہی حق ہے اور حق اتباع کے لائق ہے۔

العبد مسكين محمد اسمعيل بيگ

مرزا قادياني تفسير بالرائے کرنے والا من جملہ ان دجالون کا ذہن کے ہے کہ جن کی نسبت رسول

محمد حسن مراد آبادی

اللہ ﷺ نے پیش گوئی فرمائی ہے۔

مرزا غلام احمد کے بہت سے اقوال عقائد اسلام کے خلاف ہیں۔ مثلاً وہ آخر زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کے نزول کے منکر ہیں۔ حالانکہ یہ مضمون احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور ان میں مجاز اور استعارے کی کوئی

ضرورت نہیں اور بلا ضرورت مجاز ماننا ضلالت کا دروازہ کھولنا ہے۔ علاوہ اس کے بعض روایتیں ایسی بھی ہیں جو

استعارے کو، دکر تی ہیں۔ علاوہ اس کے انھوں نے ازالہ اوہام میں ایسی تقریر کی ہے جس سے متبادریہی ہے کہ وہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کے منکر ہیں۔ چنانچہ ازالہ اوہام کے حصہ اول میں صفحہ ۶، ۷ کی عبارت اس کی شاہد

ہے۔ قرآن میں جو مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ کہا تھا کہ میں مٹی کے جانور بناتا ہوں اور ان میں پھونکتا

ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے اڑنے لگتے ہیں۔ اس کی تاویل مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے

اپنے باپ یوسف نجار کے ساتھ مدت تک نجاری کا کام کیا تھا اور وہ کچھ ایسی کلیں سیکھ گئے تھے جن کے ذریعہ سے

جانور اڑاتے تھے جیسے آج کل کے صنایع انگریز بنا لیتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو مردہ کو زندہ کرتے تھے۔ وہ

مسیحیزم کا عمل تھا جو آج کل انگریزوں میں بھی ہے۔ ان اقوال میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کا بھی انکار ہوا

اور یوسف نجار کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ بھی بنا دیا۔ اس قسم کے اقوال ان کتابوں میں بہت سے ہیں جو درحقیقت

بدعت ہیں۔ بعض کفر کے مرتبہ تک بھی پہنچے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ راقم محمد احتشام الدین مراد آبادی

علمائے ضلع پٹنہ عظیم آباد

الحمد لله وكفى و سلام على عباده الذين اصطفى و بعد يقول العبد الفقير ابو الطيب

محمد المدعو بشمس الحق العظيم آبادی عفا الله عنه سياته و تجاوز عنه انى تشرفت بمطالعة

هذه الرسالة التى حررها شيخ الاسلام والمسلمين المحدث المفسر الفقيه مسند الوقت شيخنا

العلامة السيد محمد نذير حسين الدهلوى ادام الله تعالى بركاته علينا و جعله الله ممن يوتى اجره

مرتين فى رد هفوات الكاديانى الكاذب المفترى الضال المضل فوجدتها مطابقة للحق وما ذا بعد

الحق الا الضلال ولاريب ان الكاديانى مسلک مسلک الالحاد وحرف الكلم والنصوص

الظاهرة عن مواضعه و تفوه بما تقشعر منه الجلود وبما لم يجترأ به الاغیر اهل الاسلام اعاذنا الله

تعالى والمسلمين من شروره و نفسه و نفخه و رضى الله تعالى عن شيخنا العلامة حيث ذب عن

الاسلام وانتصر له ثم جزى الله الفضالين الاكملين مولانا ابا سعيد محمد حسين اللاهورى.

ومولانا محمد بشير السهوانى كيف قابلا للمناظرة بذلك المفترى الكذاب و اظهر الحق واسكتا

الكاديانى الغيى والغوى فلم يستطع ان يقوم لرد الجواب بل فرمى مثل فرار حمر الوحش فليحذر

الذين يخالفون عن امره ان تصيبهم فتنة او يصيبهم عذاب اليم والله اعلم.

العبد ابو طيب محمد شمس الحق

”بعد حمد و صلوة۔ ابو طيب شمس الحق کہتا ہے کہ مجھے اس رسالہ (فتویٰ) کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا۔

جس کو ہمارے شیخ و شیخ الاسلام والمسلمین مولانا سید نذیر حسین صاحب دام فیوضہ نے تحریر کیا ہے۔ اس کو میں نے حق کے مطابق پایا۔ پھر حق کے سوا بجز گمراہی کیا مقصور ہے۔ اس میں شک نہیں کہ کادیانی نے مذہب الحاد اختیار کیا ہے اور نصوص کتاب و سنت کو اپنی جگہ سے پھیرا ہے اور وہ باتیں بولا ہے جس پر کوئی مسلمان بجز اقوام غیر جرات نہیں کر سکتا۔ خدا اس کے شر اور وساوس اور جادو سے مسلمانوں کو بچائے اور خداوند تعالیٰ ہمارے شیخ سے راضی ہو جنہوں نے اسلام سے حملہ مخالفین کی مدافعت کی اور اس کی مدد کی۔ پھر خدا تعالیٰ مولوی ابوسعید اور مولوی محمد بشیر صاحب کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے اس مفتری کذاب سے مقابلہ کیا اور حق کو ظاہر کیا۔ اور اس کو لا جواب کر دیا۔ اس کو جواب کی طاقت نہیں۔ تو ان کے مقابلہ سے جنگلی گدھوں کی طرح بھاگ ہی گیا۔

الحمد لله فقد خاب وخسر من افتري على الله كذباً وبهت وانقلب ساغراً و ذلك بان الله موافق الذين امنوا وان الكافرين لا مولى لهم۔
 حرره نور احمد العظيم آبادی
 ”جس نے خدا پر افترا کیا وہ ٹوٹے میں پڑا اور ذلیل ہو کر پھرا۔ یہ اس لیے کہ خدا مومنوں کا مولیٰ و مددگار ہے اور کافروں کا کوئی مولیٰ نہیں۔“

ما احب اليه السيد العلامة المحدث الدهلوی هو احق بالقبول۔

حرره محمد اشرف على عظيم آبادی
 ”جو جواب علامہ سید محمد تہجد دہلوی نے دیا ہے۔ وہ لائق قبول ہے۔“

الجواب صحيح ”جواب صحیح ہے۔“
 محمد عبداللطيف
 الجواب صحيح والرأى نجیح۔ جواب صحیح ہے اور رائے موجب رستگاری۔

العبد على نعمت ساکن پھلواڑی ضلع پٹنہ

علمائے کانپور و لکھنؤ

ایسے عقائد کا معتقد دائرہ اسلام سے خارج اور مقالات اس کے مخالف سنت و کتاب ہیں۔ اعاذنا الله و سائر المسلمين من شر مكائده۔
 کتبہ محمد احمد حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ اسلامیہ

هو العليم۔ الحمد لله الذى هو رب البرية والصلوة والسلام على رسوله ذى الاخلاق السنية واهله وصحبه اولى الفضل الشامخ والرتب العلية و تابعيهم و تبعهم من الانمة المجتهدين المشيدين لبنين القواعد الشرعية اما بعد فيايتها الناس وفقكم الله لما يجب و يرضى اعلموا ان مانفوه به الكاديانى الغوى من الجهالة والسفاهة مخالف لما هو ثابت عند اهل السنة والجماعة من الايات الالهية والاحاديث النبوية وهو اضل من شيطانه الذى لعب به بلا امتراء مادام متحرفاً عن الطريقة الحنيفية السبحة البيضاء كيف لا وهو ينكر وجود الملائكة على وجه اخبر به عن خير البرية و يقول ان المراد بختم النبوة هو ختم تشريع جديد لا ختم مطلق النبوة فلله درالمجيب المصيب حيث صرف همته العليا و بذل جهده بالنهج الاوفى جزاه الله تعالى خير جزاء وان ليس للانسان الا ماسعى۔

حرره العبد الضعيف المشتاق الى رحمة ربه القوى

محمد صديق ديوبندى عفى عنه هو الملمه للصدق والصواب
 ”حمد و صلوة کے بعد جان لو کہ قادیانی نے جو کچھ اس کی ہے وہ ان عقائد اہل سنت کے جو احادیث و احادیث سے ثابت ہیں، مخالف ہے۔ وہ اپنے اس شیطان سے بھی جو اس سے کھیل رہا ہے زیادہ تر گمراہ ہے۔“

کیوں نہ ہو جس حالت میں کہ وہ اس وجود ملائکہ سے۔ جس کی آنحضرت ﷺ نے خبر دی ہے منکر ہے۔ ختم مطلق نبوت کا قائل نہیں۔ صرف تشریحی نبوت کو ختم بتاتا ہے۔ جس مجیب و مصیب نے اس کے جواب میں ہمت عالی مصروف کی ہے۔ اس کا اجر خدا ہی پر ہے۔“

الا کاذیب التي نقلت فی السؤال لاشک انها خیالات باطلہ وظنون فاسدة کظنون اهل الجنون و قائلها الکادیانی قمین بان یقال له انه لمجنون. مقالاته الکاذبة دالة علی انها من قبیل هذیانات المبرسمین والمرسمین. وهو الفقدان البصیرة لا یقدر علی التمییز بین الغث والسمین. اقاوله الا باطیل تدل علی ان حین صدورها وقد سلبت عنه حواسه صین من غضب الواحد القهار من هو فی الاسلام عوامہ و خواصہ. هفواتہ مما لا یخفی مخالفتها لما اتی به الرسول الامین. من حضرة فاطر السموات والارضین علیہ و علی الہ الصلوٰۃ والتسلیمات من رب العالمین. فلا مرية انه خارج عن دائرة ملة الاسلام وانه فی ضلال مبین ولله دُرُّ من اجاب و افاد فانه قد اصاب واجاد. والله سبحانه اعلم و علمہ اتم واحکم. حرره العبد الخامل محمد عادل عاملہ الله تعالیٰ بفضلہ الشامل ”جو عقائد کادیانی کے سوال میں منقول ہیں۔ وہ بلا شک باطل خیالات ہیں۔ جیسے اہل جنون کے ظنون اس کے قائل۔ کادیانی کو مجنون کہنا مناسب ہے۔ اس کی جھوٹی باتیں بتا رہی ہیں کہ وہ از قسم ہذیان برسام اور سرسام والوں سے ہیں اور وہ بے بصیرت ہونے کے سبب دبلے اور مونے یعنی قوی و ضعیف میں تمیز نہیں کر سکتا۔ اس کے اقوال بتا رہے ہیں کہ وہ یہ باتیں کہتے وقت حواس باختہ ہو گیا تھا۔ خدا اپنے غضب سے خواص و عوام اہل اسلام کو (جو اس کے دام میں آ گئے ہیں) بچالے۔ اس کی بکواس اس دین کے برخلاف ہے جو رسول امین خدا کی طرف سے لائے ہیں۔ وہ بلا شک دائرہ اسلام سے خارج اور کھلی گمراہی میں ہے۔ جس نے اس کی نسبت یہ جواب لکھا ہے اس نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اور راہِ صواب بتایا۔ اس کی نیکی خدا ہی کے لیے ہے۔“

هو العلیم لا شک ان هفوات الکادیانی و لغویاتہ مخالفة لعقائد جمهور الاسلام و توهماته کانیاب الاغوال و اضغاث الاحلام هداه الله الکریم الی صراط المستقیم و حفظ المسلمین عن کیدہ و مکائد الشیاطین. ”اس میں شک نہیں کہ کادیانی کی بکواس اور لغویات عقائد جمہور اسلام کے مخالف ہیں اور اس کے توہمات ایسے ہیں جیسے غول بیابانی کے دانت ہیں اور پریشان خواب خدا اس کو راہِ مستقیم کی ہدایت کرے اور مسلمانوں کو اس کے اور دیگر شیاطین کے مکروں سے بچائے۔“

لاریب فی ان المعتقد بهذه الاعتقادات المنقول بتلک المقالات هارم لاساس الکتاب و مراغم للسنة التي هی فصل الخطاب و مصادم لاجماع المسلمین الذی هو حجة شرعية بلا ارتیاب کما فصله المجیب جزاه الله خیرا ولم یلحق به ضیرا و نسنل الله تعالیٰ العفو والعافیة فی الدنیا والاخرة امین ثم امین. کتبہ محمد اشرف علی

”اس میں شک نہیں کہ ان عقائد کا معتقد اور ان باتوں کا قائل کتاب اللہ کی بنیاد کو بزعم خود ڈھانے والا ہے اور سنت کو خاک میں ملانے والا۔ اجماع مسلمانوں کا مقابلہ کرنے والا۔ چنانچہ مجیب نے بہ تفصیل بیان کیا۔ خدا اس کو جزائے خیر دے اور ضرر سے بچائے۔“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله الذي بعث فينا نبياً
سيداً بشرياً من جنسنا، مستحيلاً بسوء كوارثنا، آمراً بما
نريد، ناهياً عما كنا نكره

فتاویٰ تکفیر منکر عروج جسمی

ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام

از

حضرت مولانا قاضی عبید اللہ

مدرسہ محمدی مدراس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

تعارف

یہ فتویٰ پہلی دفعہ ۱۳۱۱ھ میں طبع ہوا۔ اب ۱۳۲۶ھ ہے۔ ایک سو پندرہ سال بعد اسے تحقیق و تخریج کے ساتھ دوبارہ شائع کرنے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کرے کم ہے۔ فلحمد للہ اولاً و آخراً۔ (مرتب)

فتویٰ تکفیر منکر عروج جسمی و نزول عیسیٰ علیہ السلام

مولانا مولوی قاضی عبید اللہ صاحب دامت برکاتہم
و بندہ عاصی سید محمد محی الدین غفر اللہ ذنوبہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله محمد واله

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ کوئی شخص یہ اعتقاد کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہو کر زمین میں ان کا دفن ہو چکا اور اس جسم سے ان کا آسمان پر جانا لغو خیال ہے (ازالہ ادہام ص ۴۷ خزائن ج ۳ ص ۱۲۶) اور کہتا ہے کہ ”اب تک زندہ رہنا ان کا تسلیم کر لیں تو کچھ شک نہیں کہ اتنی مدت کے گزرنے پر پیر فرتوت ہو گئے ہوں گے اور ہرگز لائق نہیں ہوں گے کہ کوئی خدمت دینی ادا کر سکیں۔“ (ازالہ ادہام ص ۵۰ خزائن ج ۳ ص ۱۲۷)

۱۔ آسمان سے ان کے نزول کرنے کا انکار کرتا ہے اور احادیث صحیحہ میں مسیح علیہ السلام کے لیے جو نزول وارد ہوا ہے اس کے لیے دعویٰ کرتا ہے کہ ”وہ مسیح موعود میں ہی ہوں۔“ (ازالہ ص ۳۹ ج ۳ ص ۱۲۲) اور کہتا ہے کہ ”جنھوں نے عاجز کا مسیح موعود ہونا مان لیا ہے۔ وہ لوگ ہر ایک خطرے کی حالت سے محفوظ اور معصوم ہیں اور کئی طرح کے ثواب اور اجر اور قوت ایمانی کے وہ مستحق ٹھہر گئے ہیں۔“ (ازالہ ادہام ص ۴۹ خزائن ج ۳ ص ۱۸۶) اور نبوت و وحی کا دعویٰ کرتا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ ”مسیح موعود جو آنے والا ہے اس کی علامت یہ لکھی ہے کہ وہ نبی اللہ ہوگا یعنی خدا تعالیٰ سے وحی پانے والا لکھی اس جگہ نبوت تامہ کاملہ مراد نہیں کیونکہ نبوت تامہ کاملہ پر مہر لگ چکی ہے بلکہ وہ نبوت مراد ہے جو محدثیت کے مفہوم تک محدود ہے جو مشکوٰۃ نبوت محمدیہ سے نور حاصل کرتی ہے۔ سو یہ نعمت خاص طور پر اس عاجز کو دی گئی ہے۔“ (ازالہ ادہام ص ۴۰ خزائن ج ۳ ص ۴۷۸) اور لکھا ہے ”مطلق نبوت ختم نہیں ہوئی نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزئی طور وحی اور نبوت کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔“

اور لکھا ہے ”یہ عاجز محدث ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔“

(توضیح مرام ص ۱۸-۱۹ خزائن ج ۳ ص ۶۰)

اور کہتا ہے کہ ”میں نبی بھی ہوں امتی بھی۔“ (ازالہ ادہام ص ۵۳۳ خزائن ج ۳ ص ۳۸۶)

اور آیت و مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد میں اپنے طرف ہی اشارہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ (ازالہ ادہام ص ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۲۶۲) اور آیت هو الذی ارسل رسوله بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ درحقیقت اپنے ہی زمانہ سے متعلق ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ (ازالہ ادہام ص ۶۷۵ خزائن ج ۳ ص ۲۶۴) اور کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا بعد کہتا ہے کہ اس قسم کے کشفوں میں مولف خود صاحب تجربہ ہے۔

(ازالہ ادہام ص ۴۷ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۲۶)

اور کہتا ہے کہ اسلام کو غلطیوں اور الحاقات بیجا سے منزہ کر کے وہ تعلیم جو روح و راستی سے بھری ہوئی ہے خلق اللہ کے سامنے رکھنا خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے۔ (ازالہ ادہام ص ۵۹ خزائن ج ۳ ص ۱۳۲)

اور لکھا ہے کہ ”خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو آدم صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل قرار دیا اور پھر مثل نوح قرار دیا اور پھر مثل یوسف علیہ السلام قرار دیا اور پھر مثل حضرت داؤد بیان فرمایا اور پھر مثل موسیٰ کر کے بھی اس عاجز کو پکارا پھر اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو مثل ابراہیم بھی کہا اور پھر آخر میں محمد بھی ٹھہرانے کی یہاں تک نوبت پہنچی کہ بار بار یا احمد کے خطاب سے مخاطب کر کے ظلی طور پر وہی سید الانبیاء و امام الاصفیاء حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام قرار لیا گیا، لیکن دوسری جگہ کہتا ہے کہ ”حضرت مسیح اور آپ (یعنی شخص مذکور) کے ناطہ سے کہ کشفی طور پر مروی ہوئی ہے۔“ اس نے خدا کی محبت کو اپنے طرف کھینچ لیا ہے ان دونوں محبتوں کے ملنے سے تیسری چیز پیدا ہوئی جس کا نام روح القدس ہے اور اس کو بطور استعارہ کے ان دونوں محبتوں کا بیٹا کہنا چاہیے اور یہ پاک تثلیث ہے۔“

(توضیح مرام ص ۲۲ خزائن ج ۳ ص ۶۲)

اور کہتا ہے کہ ”مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔“ (یعنی ابن اللہ کہہ سکتے ہیں)

(توضیح مرام ص ۲۷ خزائن ج ۳ ص ۶۲)

اور قرآن شریف کے آیتوں کی تفسیر صحابہ و تابعین و جمہور مفسرین کے برخلاف اپنی رائے سے کرتا ہے اور صحابہ اور تابعین سے اس کی جو تفسیر وارد ہوئی ہے اس کو کہتا ہے یہ سراسر غلط تفسیر ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۱۲۹ خزائن ج ۳ ص ۱۶۷) اور کہتا ہے کہ جبریل امین جو انبیاء کو دکھائی دیتا ہے وہ بذات خود زمین پر نہیں اترتا اور اپنے ہیڈ کوارٹر (یعنی صدر مقام) نہایت روشن نیز سے جدا نہیں ہوتا ہے بلکہ صرف اس کی تاثیر نازل ہوتی ہے اور اس کی عکس سے تصویر ان کے دل میں (یعنی انبیاء کے دل میں) منقوش ہو جاتی ہے۔ (خص توضیح مرام ص ۶۸-۷۰-۸۵ خزائن ج ۳ ص ۸۶، ۹۵) اور کہتا ہے ”لیلۃ القدر سے رات مراد نہیں بلکہ وہ زمانہ مراد ہے جو بوجہ ظلمت رات کا مہرنگ ہے اور وہ نبی یا اس کے قائم مقام مجدد کے گزر جانے سے ایک ہزار مہینے کے بعد آتا ہے۔“ (فتح اسلام ص ۲۵۳ تخص خزائن ج ۳ ص ۲۲)

اور کہتا ہے کہ ”آخری زمانہ میں دجال کا آنا سراسر غلط ہے۔“ (ازالہ اوہام ص ۲۳۷ خزائن ج ۳ ص ۲۲۰) اور انبیاء کے معجزوں کا انکار کرتا ہے ان کو مسریزی طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۳۰۵ خزائن ج ۳ ص ۲۵۶) عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات جو قرآن شریف میں واقع ہیں یعنی مٹی سے پرندہ بنا کر اس میں دم پھونکنا اور اندھے اور کوڑی کو چمکا کر نامردہ انسان کو زندہ کرنا ان سب کا انکار کرتا ہے اور وہ سب مسریزم کے طریق پر ہونے کا قائل ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۳۰۵ خزائن ج ۳ ص ۲۵۶) لکھا ہے ”اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اتنی طاقت رکھتا تھا کہ ان انجوبہ نمایوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔“ (ازالہ ص ۳۰۹ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۸) اور پھر لکھتا ہے کہ یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انھیں سچ سچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ (ازالہ اوہام ص ۳۲۲ خزائن ج ۳ ص ۲۶۳ حاشیہ) اور عیسیٰ علیہ السلام کا باپ یوسف نجار ہونے کا قائل ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۳۰۳ خزائن ج ۳ ص ۲۵۳) اور عیسیٰ علیہ السلام کا خنزیر کو قتل کرنا جو احادیث صحیحہ میں وارد ہوا ہے اس کے حقیقی معنی خنزیر کا شکار کھینچے پھریں گے زعم کر کے اس پر تمسخر و استہزا کرتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۴۲ خزائن ج ۳ ص ۱۲۳) اور ازواج مطہرات میں کوئی بی بی کا پہلے انتقال ہوا جو آنحضرت علیہ السلام نے پیشگوئی فرمائی تھی اس کے بارہ میں کہتا ہے کہ اس پیشگوئی کی اصل حقیقت آنحضرت علیہ السلام کو بھی معلوم نہیں تھی۔ (ازالہ اوہام ص ۴۳۰ خزائن ص ۴۹۶) اور کہتا ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیشگوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نکل نہیں سکیں اور کہتا ہے کہ امور اخبار یہ کشفیہ میں اجتہادی غلطی انبیاء سے بھی ہو

جاتی ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۷ خزائن ج ۳ ص ۱۰۶) اور کہتا ہے جب کہ پیشگوئیوں کے سمجھنے کے بارے میں خود انبیاء سے امکان غلطی ہے تو پھر امت کا کورانہ اتفاق یا اجماع کیا چیز ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۱۴۱ خزائن ج ۳ ص ۱۷۲) اور شیطانی دخل انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جانے کا دعویٰ کر کے اس کی سند میں موجودہ توریت سے جھوٹا یہ قصہ لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کے وقت میں چار سونبی نے اس کی فتح کے بارہ میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور اس کی توجیہ اپنے طرف سے یہ بیان کرتا ہے کہ دراصل وہ الہام ایک ناپاک روح کی طرف سے تھا۔ نوری فرشتہ کی طرف سے نہیں تھا اور ان نبیوں نے دھوکا کھا کر ربانی سمجھ لیا تھا۔ (ازالہ اوہام ص ۲۲۹ خزائن ج ۳ ص ۲۳۹)

اور کہتا ہے کہ یہ بھی مدت سے الہام ہو چکا ہے کہ ”انا انزلناہ قریبا من القادیان وبالحق انزلناہ وبالحق نزل وکان وعد اللہ مفعولا“ اس کے بعد لکھا ہے کہ پھر اس کے بعد الہام کیا گیا کہ دوسرے علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ اس کے بعد لکھتا ہے کہ کشفی طور سے مروی ہوئی میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرے قریب بیٹھ کر بآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انھوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلناہ قریبا من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے۔ تب انھوں نے کہا یہ دیکھو لکھا ہوا۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۷ خزائن ج ۳ ص ۱۴۰)

الغرض اس کے ایسے اقوال بہت ہیں بخوف تطویل نہیں لکھے گئے پس ایسے شخص کا اور اس کے تابعداروں کا اور اس کے اقوال کی تصدیق کرنے والوں کا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔ السائل: حاجی سید محمد محی الدین

الجواب..... حامداً للہ وحدہ و مصلیاً و مسلماً علی رسولہ سیدنا محمد الذی لانبی بعده۔ ایسا اعتقادی شخص بشرط ثبوت عقل و عدم جنون، بیشک کافر و مرتد و زندق ہے اور جس نے اس کی تابعداری یا تصدیق کی وہ بھی مرتد ہے کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کا اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر جانا اور وہاں زندہ رہنا پھر اخیر زمانہ میں اتر آنا اور امام مہدی کے ساتھ نماز پڑھنا اور دجال نکل کے جو الوہیت کا دعویٰ کرے گا اس کو قتل کرنا، ان امور سے ہیں جن پر ایمان لانا ضروری ہیں اور اس میں شک کرنا کفر و ارتداد ہے اور یہی عقیدہ اہل سنت ہے اس میں کسی ایک اہل سنت کو خلاف نہیں پھر عیسیٰ علیہ السلام مر گئے اور ان کا جسم شریف زمین پر رہ گیا اور فقط ان کی روح آسمان پر گئی زعم کرنا نصاریٰ کا عقیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں جو بل دفعہ اللہ الیہ اور فرمایا و رافعک الی سو وہ نص قطعی ہے عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم کے آسمان پر جانے میں اور جو فرمایا وان من اهل الكتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ اور فرمایا وانه لعلم للساعة اس میں دلیل ظاہر ہے ان کے نزول پر۔ اور اس مضمون کے بہت سی احادیث صحیحہ بھی آئی ہیں جو حد تو اتر کو پہنچی ہیں۔ ہم بخوف تطویل چند احادیث لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جس کے نصیب میں ہدایت ہے اس کو کافی ہیں۔

امام الحدیث محمد بن اسماعیل البخاری نے اپنی صحیح کے باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام میں ابی ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیة و یفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تكون السجدة الواحدة خیرا من الدنیا وما فیہا ثم یقول ابوہریرۃ و اقرؤا ان شئتم وان من اهل الكتاب الا

لیؤمنن به قبل موته و یوم القيامة يكون عليهم شهيدا۔ (بخاری ج ۱ ص ۳۹۰ باب نزول عیسیٰ بن مریم) یعنی قسم ہے اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے البتہ عنقریب مریم کا بیٹا حاکم عادل ہو کے تم میں اترے گا سو صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور جزیہ اٹھا دے گا اور مال بہت ہوگا کہ کوئی اس کو قبول نہیں کرے گا یہاں تک کہ ایک سجدہ کرنا دینا اور جو کچھ اس میں ہے ملنے سے بہتر ہوگا بعد ابو ہریرہؓ نے کہا اگر تم چاہو تو اس آیت کو پڑھو ان من اهل الكتاب الا لیؤمنن به قبل موته و یوم القيامة يكون عليهم شهيدا اس حدیث کو مسلم نے بھی اپنی صحیح میں روایت کی ہے اور امام بغوی نے بھی شرح السنہ میں اس حدیث کو روایت کر کے کہا ہذا حدیث متفق علی صحته۔ حاصل اس حدیث کا یہ ہے کہ آیت مذکورہ میں قبل موتہ کے ضمیر کا مرجع عیسیٰ ہے یعنی اہل کتاب کا کوئی شخص نہیں مگر ایمان عیسیٰ پر لائے گا عیسیٰ کے مرنے کے پہلے یعنی عیسیٰ ﷺ اخیر زمانے میں جب آسمان پر سے اتریں گے تو اہل کتاب سے کوئی شخص باقی نہ رہے گا مگر عیسیٰ پر ایمان لائے گا اور ان من اهل الكتاب کا لفظ اگرچہ عموم پر دلالت کرتا ہے لیکن اس عموم سے وہی اہل کتاب مراد ہیں جو عیسیٰ ﷺ کو دیکھیں گے اور ان کے زمانے کو پائیں گے۔ اس آیت میں دوسری توجیہ بھی آئی ہے لیکن مفسرین کی ایک جماعت نے اسی کو جو ابو ہریرہؓ سے مروی ہوئی ہے اختیار کیا ہے اور امام ابو جعفر طبرانی نے اسی قول کو ترجیح دی اور یہی قول قتادہ اور حسن بصری اور عطاء وغیرہ کا بھی ہے۔ ابن عباسؓ سے بھی ایک روایت ہے جو اسی کو تائید کرتی ہے چنانچہ عنقریب مذکور ہوگی۔

بخاری اور مسلم ابی ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیف انتم اذا انزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم۔ (بخاری ج ۱ ص ۳۹۰ باب نزول عیسیٰ بن مریم)

یعنی تم کیسے ہو گے جبکہ مریم کا بیٹا تم میں اترے گا اور تمہارا امام تمہارے میں کا ہی ہوگا۔ اس حدیث کو امام احمد اور بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات میں روایت کیا ہے اور امام بغوی نے بھی شرح السنہ میں روایت کی ہے اور کہا ہذا حدیث متفق علی صحته علماء کہتے ہیں کہ اس حدیث میں جو آیا ہے و امامکم منکم یعنی تمہارا امام تمہارے میں کا ہی ہوگا سو اس سے مراد امام مہدی ہیں کہ عیسیٰ ﷺ آسمان سے اترے بعد صبح کی نماز کو ان کے پیچھے اقتدا کریں گے چنانچہ اس مضمون کی احادیث بھی آئی ہیں اور عیسیٰ ﷺ نبی ہو کے امام مہدی کی اقتدا کرنا بعید نہیں کیونکہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے بھی عبدالرحمن بن عوفؓ کے اور ابو بکر صدیقؓ کے پیچھے اقتداء فرمائی ہے۔

اور مسلم نے جابرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لا تنزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القيامة قال فینزل عیسیٰ بن مریم فیقول امیرہم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة اللہ هذه الامة۔ (مسلم ج ۱ ص ۸۷ باب نزول عیسیٰ) یعنی قیامت تک میری امت سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑائی کرتی غالب رہے گی پھر عیسیٰ بن مریم اتریں گے سومونوں کا امیر کہے گا آپ آئیے اور ہمارے ساتھ نماز پڑھیے۔ عیسیٰ ﷺ کہیں گے ایسا نہیں تمہارے میں کا بعض تمہارے بعض پر امیر ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اس امت کے لیے یہ مکرمت ہے۔

اور مسلم نے نواس بن سمعانؓ سے روایت کی ہے قال ذکر رسول اللہ ﷺ الدجال ذات غداة فخفض فیہ و رفع حتی ظنناہ فی طائفة النخل فلما رحنا الیہ عرف ذلک فینا فقال ماشانکم قلنا یارسول اللہ ذکرک الدجال غداة فخفضت فیہ و رفعت حتی ظنناہ فی طائفة النخل فقال غیر الدجال اخوفنی علیکم ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم و ان یخرج ولست فیکم فامرو

حجج نفسه واللہ خلیفتی علی کل مسلم انه شاب ققط عینہ طافیہ کانی اشبهه بعد العزی بن قطن فمن ادرکه منکم فلیقرأ علیہ فواتح سورة الکھف انه خارج خلۃ بین الشام و العراق فعات یمینا و عاث شمالا یاعباد اللہ فاثبتوا قلنا یارسول اللہ وما لبثہ فی الارض قال اربعون یوماً، یوم کسنة و یوم کثیر و یوم کجمعة و سائر ایامہ کایامکم قلنا یارسول اللہ فذلک الیوم الذی کسنة اتکفینا فیہ صلوة یوم قال لا اقدر واللہ قدرہ قلنا یارسول اللہ وما اسرعه فی الارض قال کالغیث استد برتہ الریح فیاتی علی القوم فیدعوہم فیومنون بہ و یتستجیبون لہ فیامر السماء فتمطر والارض فتنبت ففروح علیہم سارحتہم اطول ما کانت ذری واسغہ ضروعا و امده خواص ثم یاتی القوم فیدعوہم فیردون علیہ قوله فینصرف عنہم فیصبحون ممحلین لیس بایدہم شیء عن موالہم و یمر بالخربة فیقول لہا اخرجی کنوزک ففتبعہ کنوزہا کیعاسب النحل ثم یدعو رجلاً ممتلئاً شباباً فیضربہ بالسیف فیقطعہ جزلتین رمیۃ الغرض ثم یدعوہ فیقبل و یتھلل وجہہ و یضحک فبینما ہو کذلک اذ بعث اللہ المسیح ابن مریم فینزل عند المنارة البیضاء شرقی دمشق مہرورتین واضعاکفیہ علی اجنحة ملکین اذاطاً طاً راسہ قطر و اذا رفعہ تحدر منہ جمان کاللولؤ فلا یحل لکافر یجدریح نفسہ الامات و نفسہ ینتہی حیث ینتہی طرفہ فیطلبہ حتی یدرکہ بباب لد فیقتلہ ثم یاتی عیسیٰ علیہ السلام قوم قد عصمہم اللہ منہ فیمسح عن وجوہہم و یحدثہم بدرجاتہم فی الجنة فبینما ہو کذلک اذا وحی اللہ الی عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام انی قد اخرجت عباداً الی لا یدان لا حد بقتالہم فحرز عبادی الی الطور و یبعث اللہ یاجوج و ماجوج و ہم من کل حذب ینسلون فیمروا بیلہم علی بحیرۃ طبریۃ فیشربون مافیہا و یمروا بآخرہم فیقون لقد کان بہذہ مرۃ ماء و یحصر نبی اللہ عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام و اصحابہ حتی یکون راس الثور لاحدہم خیرا من مایۃ دینار لا حدکم الیوم فیرغب نبی اللہ عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام و اصحابہ فیرسل اللہ علیہم النغف فی رقابہم فیصبحون فرسی کموت نفس واحدة ثم یهبط نبی اللہ عیسیٰ و اصحابہ الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع شبر الاملاۃ زہمہم و ننتہم فیرغب نبی اللہ عیسیٰ و اصحابہ الی اللہ فیرسل اللہ علیہم طیرا کاعناق البخت فتحملہم فطرحہم حیث شاء اللہ ثم یرسل اللہ مطراً لا یکن منہ بیت مدر ولا و بر فیغسل الارض حتی یترکھا کالنزلقہ ثم یقال للارض انتی ثمرتک ورذی برکتک فیومئذ تاكل العصابة من الرمانة و یستظلون بقحفھا و یبارک فی الرسل حتی ان اللقحۃ من الابل لتکفی الفنام من الناس و اللقحۃ من البقر لتکفی القبیلۃ من الناس و اللقحۃ من الغنم لتکفی النسخ من الناس فبینما ہم کذلک اذ بعث اللہ ریحاً طیبیۃ فتاخذہم تحت آباطہم فتقبض روح کل مومن و کل مسلم و یقی شرار الناس یتھارجون فیہا تھارج الحمر فصیلہم تقوم الساعۃ.

(مسلم ج ۲ ص ۴۰۱ باب ذکر الدجال)

یعنی ایک دن صبح کو نبی ﷺ نے دجال کا حال ذکر کیا پھر اس میں اتارا اور چڑھایا یہاں تک ہم کان کیے کہ وہ خرے کے درختوں کے کسی بن میں ہے پھر ہم جب دوپہر کے بعد نبی ﷺ کے پاس گئے تو ہمارے میں اس کو پایا یعنی اس کا احوال سننے سے ہم پر جو خوف و دہشت ہوئی تھی اس کو سمجھ کے فرمایا تمہارا کیا حال ہے۔ ہم

کہے یا رسول اللہ ﷺ آپ نے صبح کو دجال کا ذکر فرمایا سو اس میں اتارا اور چڑھایا یہاں تک کہ وہ خرے کے درختوں کے کسی بن میں ہے کر کے ہم کو گمان ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے پر دجال کے غیر کا خوف مجھ کو زیادہ ہے اگر دجال نکلے اور میں تمہارے میں ہوں تو اس کا بیج میں ہوں۔ تم نہیں، یعنی دلیل کہنے والا اور اس کو جھٹلانے والا میں ہوں تم اس کو جھٹلانے کی احتیاج نہیں اگر وہ نکلے اور میں تمہارے میں نہ رہوں تو ہر شخص اپنے نفس کا آپ ﷺ ہے تم پر اور ہر مسلمان پر اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ ہے یعنی تمہارا نگہبان اللہ ہے، مقرر دجال جو ان ہے اس کے بال بہت اکڑے ہوئے ہیں اس کی آنکھ طافیہ ہے یعنی نکل آئی ہے اس کو میں عبدالعزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں یعنی دجال عبدالعزیٰ سے مشابہ ہے تمہارے سے جو کوئی اس کو پائے گا تو سورہ کہف کے شروع کی آیتیں پڑھے وہ شام و عراق کے درمیان میں کی راہ سے نکلے گا سو داہنے طرف اور بائیں طرف فساد کرے گا اے اللہ کے بندے تم ثابت رہو ہم کہے یا رسول اللہ وہ دجال زمین پر کتنے دن رہے گا حضرت نے فرمایا چالیس دن اس کا ایک دن ایک برس کے مانند ہے اور ایک دن ایک مہینے کے مانند اور ایک دن ایک جمعہ کے مانند یعنی ایک ہفتے کے ہے اور باقی کے دن تمہارے دنوں کے مانند ہیں، ہم کہے یا رسول اللہ وہ دن جو ایک برس کے اتنا ہوگا اس میں ایک دن کی نماز پڑھنا ہم کو کفایت کرے گا یا نہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کفایت نہ کرے گا اندازہ کرو نماز کے واسطے ایک دن کا اندازہ۔ ہم کہے یا رسول اللہ اس کی جلدی زمین پر کیسی ہے حضرت نے فرمایا غیٹ کے مانند ہے یعنی مہینہ کے مانند یا ابر کے مانند ہے کہ جس کے پیچھے ہوا ہے سو ایک قوم پاس آئے گا اور ان کو اپنی طرف دعوت کرے گا پھر وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی دعوت قبول کریں گے تو آسمان کو حکم کرے گا سو مینہ برسے گا اور زمین کو حکم کرے گا سو اگے کی پھر ان قوم کے جانور جو صبح کو چرنے گئے تھے سو شام کو آئیں گے سوان کے کوہان بہت بلند رہیں گے یعنی ان کے مویشی نہایت فربر رہیں گے اور ان کے کاس بہت بھرے ہوئے رہیں گے ان کے پٹھے بہت ہی دراز رہیں گے پھر دجال دوسری قوم کے پاس آئے گا ان کو دعوت کرے گا وہ اس کی دعوت کو رد کریں گے تو ان کے پاس سے چلا جائے گا صبح کو دیکھے تو یہ لوگ قحط زدہ ہوں گے ان کے ہاتھ میں ان کا کچھ مال باقی نہ رہے گا دجال ویرانے پر گزرے گا اور اس کو کہے گا تیرے خزانہ کو نکال تو اس ویرانے کے خزانے اس کے پیچھے چلیں گے جیسے شہد کی مکھیوں کی ٹکڑی ہے۔ بعد دجال ایک شخص کو جو بھری جوانی میں ہے بلائے گا اور اس کو تلواریں سے مار کے دو ٹکڑے کر کے تیر کے نشانے کے مقدار قاصلے سے ڈالے گا پھر اس جوان کو پکارے گا تو زندہ ہو کے آئے گا اس کا منہ چمکتا ہوا اور وہ ہنستا ہوا دجال اس ہی میں تھا کہ یکا یک اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو بھیجے گا سو سفید منارے پاس جو دمشق کے شرقی جانب میں ہے اتریں گے دو مہر دیے پہنے ہوئے اور اپنے ہاتھوں کے نیچے دو فرشتوں کے بازوؤں پر دھرے ہوئے اپنے سر کو جھکائے تو سر سے پینا نیچے لگے گا اور جب سر کو اٹھائے تو عرق کے قطرے موتی کے دانوں کے مانند سر پر سے اتریں گے پس ممکن نہیں کسی کافر کو کہ ان کی سانس کی بھانپ لگے مگر یہ کہ مر جائے گا ان کی نگاہ جہاں تک جاتی ہے ان کا دم اتنی دور جائے گا پھر عیسیٰ علیہ السلام دجال کو طلب کریں گے یہاں تک لہ کے دروازہ پاس اس کو پا کے اس کو قتل کریں گے بعد عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک قوم آئے گی کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال سے نگاہ رکھا تھا۔ سوان کے منہ پوچھیں گے اور ان کو ان کے مرتبوں سے جو بہشت میں ہیں خبر دیں گے، ایسے میں اللہ تعالیٰ عیسیٰ کی طرف وحی بھیجے گا کہ مقررین اپنے کئی بندوں کو نکال لاؤ کہ کسی کو ان سے جنگ

۱۔ مہر وہ وال حملہ اور ذال مجہد ہے۔ کپڑے کو کہتے ہیں۔ کہ جس کو درس کے رنگ میں بعد زعفران کے رنگ میں رنگتے ہیں۔

۲۔ لد لام کی ضم اور دال کی تشدید سے وہ شام میں ایک جگہ کا نام ہے۔

کرنے کی طاقت نہیں میرے بندوں کو یعنی مومنوں کو محافظت کرنے کے لیے کوہ طور پر جا پھر اللہ تعالیٰ یا جوج ماجوج کو نکالے گا پھر وہ ہر بلند و سخت زمین سے شباب آئیں گے اور ان میں پیش رواں طبریہ کے بحیرے پر یعنی تالاب پر گزریں گے سوا کا پانی سب پئیں گے ان میں سے پیچھے آنے والے اس پر جب گزریں گے کہیں گے اس بحیرے میں کسی وقت پانی تھا۔ نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی اصحاب محصور رہیں گے یہاں تک کہ آج تم میں سے کسی ایک کے پاس سودینار ہونے سے ان میں سے کسی ایک کے پاس تیل کا سر ہونا بہتر ہوگا۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب اللہ کے پاس یا جوج ماجوج ہلاک ہونے کے لیے دعا کریں گے تب اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں نفع یعنی کیڑوں کو بھیجے گا سب یکبارگی مر جائیں گے بعد نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب زمین پر اتریں گے سوزمین پر بالشت بھر کی جگہ نہ رہے گی مگر ان کی چربی اور بدبوئی سے بھر جائے گی۔ پھر نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب اللہ کے پاس التجا کریں گے تب اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردنوں کی مانند پرندوں کو بھیجے گا سوان کے لاشوں کو اٹھا کے اللہ تعالیٰ جہاں چاہا وہاں ڈالیں گے پھر اللہ تعالیٰ مینہ برسائے گا کہ جس مینہ کو مٹی کے گھر اور بال کے گھر مانع نہ ہوں گے اور ساری زمین کو ایسا دھوئے گا کہ آئینے کے مانند مصفا ہوگی پھر زمین کو کھا جائے گا اپنے پھلوں کو اگا اور اپنی برکت کو پھر لے آئے۔ تب ایک انار ایک عصابہ یعنی ایک جماعت کھائے گی اور اس کے جھلکوں سے سایہ بنائیں گے اور دودھ میں برکت ہوگی یہاں تک کہ اونٹ کے ایک قحطے کا دودھ ایک جماعت کو کفایت کرے گا اور گائے کے ایک قحطے کا دودھ ایک قبیلے کے لوگوں کو کافی ہوگا اور بکری کے ایک قحطے کا دودھ لوگوں کی ایک لجنڈ کے کفایت کرے گا لوگ اس ہی حال میں رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جب ان کے بظلوں کے نیچے لگے گی تو ہر مومن اور مسلم کی روح کو قیض کرے گی اور بدلوگ باقی رہیں گے گدھے جیسے غلط ہوتے ہیں ویسی اختلاط کریں گے انھیں پر قیامت قائم ہوگی۔ اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

اور مسلم نے اپنی صحیح میں حذیفہ بن اسید الثفاری سے روایت کی ہے قال اطلع النبی ﷺ علینا و نحن ننادوا فقال ماتذکرون قالوا نذکر الساعة قال انہا لن تقوم حتی تروا قبلہا عشر آیات فذکر الدخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها و نزول عیسیٰ بن مریم ویا جوج وما جوج (مسلم ج ۲ ص ۳۹۳ کتاب الفتن) یعنی نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم کچھ تذکرے کر رہے تھے پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم کیا تذکرہ کرتے ہو صحابہ نے عرض کیا ہم قیامت کا ذکر کرتے تھے فرمایا قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ تم اس کے آگے دس نشانیاں دیکھ لو پھر بیان فرمایا دخان اور دجال اور دابہ اور طلوع آفتاب کا اس کے مغرب سے اور نزول عیسیٰ بن مریم کا اور یا جوج اور ماجوج۔

ابن ماجہ نے اپنی سنن میں ابی الملتہ الباہلی سے روایت کی ہے۔ قال خطبنا رسول اللہ ﷺ فکان اکثر خطبة حدیثا حدثناہ عن الدجال وحذرناہ فکان من قوله ان قال انه لم تکن فتنة فی الارض منذ ذرء اللہ ذریة آدم اعظم من فتنة الدجال وان اللہ لم یبعث نبیا الا حذرناہ الدجال وانا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم وهو خارج فیکم لا محالة وان ینخرج وانا بین ظہر ابنکم فانا حجج لکل

۱۔ تم اس جانور کو کہتے ہیں کہ جن کے ٹھوڑے دن ہوئے ہوں۔

۲۔ فتح یعنی قرائتی لوگوں کی جماعت۔

۳۔ یعنی لوگ علانیہ جماع کریں گے جیسے گدھے کرتے ہیں ان کو کسی بات کا لحاظ نہ رہے گا۔

مسلم و ان یخرج من بعدی فکل حجیج نفسه و اللہ خلیفۃ علی کل مسلم و انه یخرج من خلۃ بین الشام و العراق فیعیث یمینا و یعیث شمالا یاعباد اللہ فنبئوا فانی ساصفه لکم صفة لم یصفها ایاہ نبی قبلی انه یبدا فیقول انا نبی و لا نبی بعدی ثم یثنی فیقول انا ربکم و لا ترون ربکم حتی تموتوا و انه اعور و ان ربکم لیس باعور و انه مکتوب بین عینیہ کافر یقرؤه کل مؤمن کاتب او غیر کاتب و ان من فتنۃ ان معہ جنة و نارًا فانارہ جنة و جنتہ نار فمن ابتلی بنارہ فلیستغث باللہ و لیقرا فواتح الکھف فتکون علیہ بر دا و سلاما کما کانت النار علی ابراهیم و ان من فتنۃ ان یقول لاعرابی ارایت ان بعثت لک اباک امک انشہد انی ربک فیقول نعم فیمثل لہ شیطان فی صورة ابیہ و امہ فیقولان یاحا اتبعہ فانہ ربک و ان من فتنۃ ان یسلط علی نفس و حدة فیقتلہا بنشرہا بالمنشار حتی یلقى شقتین ثم یقول انظروا الی عبدی هذا فانی ابعثہ الآن ثم یزعم ان لہ رباغیری فیبعثہ اللہ فیقول لہ الخبیث من ربک فیقول ربی اللہ و انت عدو اللہ انت الدجال و اللہ ما کنت اشد بصیرۃ بک منی الیوم..... و ان من فتنۃ ان یأمر السماء ان تمطر فتمطر و یأمر الارض ان تنبت فتنبت و ان من فتنۃ ان یمر بالحدی فیکذبونہ فلا تبقی لہم سائمة الاہلکت و ان من فتنۃ ان یمر بالحدی فیصد قونہ فیأمر السماء ان تمطر فتمطر و بالارض ان تنبت فتنبت حتی تروح مواشیہم من یومہم ذاک اسمن ما کانت و اعظمہ و امده خواصر و ادرہ ضروعا و ان لا یبقی شیء من الارض الا وطنہ و ظهر علیہ الامکۃ و المدینۃ لا یتبیہما من نقب من نقابیہما الا لقیۃ الملائکۃ بالسیوف صلتۃ حتی ینزل عند الظرب الاحمر عند منقطع السبخۃ و ترجف المدینۃ باهلہا ثلاث رجفات فلا یبقی منافق و لا منافقۃ الا اخرج الیہ فتنفی الخبث منها کما ینفی الکبیر خبث الحدید و یدعی ذلک الیوم یوم الخلاص فقالت ام شریک بنت ابی العکر یارسول اللہ فاین العرب یومئذ قال ہم یومئذ قليل و جلہم بیت المقدس امامہم رجل صالح فینما امامہم قد تقدم یصلی بہم الصبح اذ نزل علیہم عیسی بن مریم علیہ السلام للصبح فرجع ذلک الامام ینکص یمشی القھقرا لیتقدم عیسی علیہ السلام یصلی بالناس فیضع عیسی یدہ بین کتفہ ثم یقول لہ تقدم فصل فانہا لک اقیمت فیصلی بہم امامہم فاذا انصرفوا قال عیسی علیہ السلام افتحوا الباب فیفتح و وراء ہ الدجال معہ سبعون الف یھودی کلہم ذو سیف محلی و ساج فاذا نظر الیہ الدجال ذاب کما یدوب الملح فی الماء و ینطلق ہاربا فیقول عیسی علیہ السلام ان لی فیک ضربۃ لن تسبقنی بہا فیدرکہ عند باب اللد الشرقی فیقتلہ فیہزم اللہ الیھود و لا یبقی شیء مما خلق اللہ عز و جل یتوارى بہ یھودی الا انطق اللہ ذلک الشیء لا حجر ولا شجر ولا حایط ولا دابة الا الغرقدة فانہا من شجرہم لا تنطق الا قال یا عبد اللہ المسلم هذا یھودی فعال اقلۃ الحدیث (ابن ماجہ ۲۹۷، ۲۹۸ باب فتنۃ الدجال و خروج عیسی بن مریم) یعنی ایک بار رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا سو اس میں اکثر باتیں دجال کے متعلق فرمایا اور ہم کو اس سے ڈرایا از جملہ یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آدم کی اولاد کو جب سے پیدا کیا ہے تب سے دجال کے قتل سے کوئی فتنہ بڑا زمین پر نہیں ہوا اور اللہ تعالیٰ کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر اس نبی نے دجال سے ڈرایا۔ میں نبیوں کا آخر ہوں اور تم اخیر امت ہو۔ دجال ناگزیر تمھارے میں ہی نکلے گا پھر اگر وہ نکلے اور میں تمھارے میں موجود ہوں تو میں ہر مسلمان کی طرف حج ہوں یعنی دلیل گو ہوں اگر میرے بعد نکلا تو ہر آدمی اپنی دلیل آپ ہی کہے گا اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہوگا اور

وہ دجال ایک خلد سے یعنی راہ کے جو شام و عراق کے درمیان ہے نکلے گا پھر داہنے اور بائیں طرف فساد کرتا پھرے گا اے اللہ کے بندو تم ثابت قدم رہو دجال کی صفت میں تم کو ایسی بیان کرتا ہوں کہ کوئی نبی میرے آگے اس کو بیان نہیں کیا۔ ابتداء میں تو دجال کہے گا میں نبی ہوں حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، بعد کہے گا میں تمہارا رب ہوں حال تو یہ ہے تم اپنے پروردگار کو تم مرنے، تک نہیں دیکھیں گے اور وہ دجال کا نا ہے اور تمہارا پروردگار کا نا نہیں اور اس کے دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے جو مومن ہے اس کو پڑھے گا خواہ لکھنا پڑھنا جانے یا نہ جانے۔ اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ بہشت اور دوزخ رہیں گے اس کی دوزخ بہشت ہے اور بہشت دوزخ ہے اس کی دوزخ کی بلا میں کوئی تمہارے میں کا پڑا تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے اور سورہ کہف کے شروع کی آیتیں پڑھے تو وہ دوزخ اس پر ٹھنڈک اور سلامتی ہو جائے گی جیسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہوئی تھی۔ اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ اعرابی کو بولے گا تیرے ماں باپ کو اگر میں زندہ کروں تو آیا میں تیرا رب ہوں کر کے اقرار کرے گا وہ بولے گا بہتر پھر وہ شیطان اس کی ماں اور باپ کی صورتوں سے آئیں گے اور کہیں گے بیٹا تو اس کا تابعدار ہو جا کیونکہ وہ تیرا رب ہے۔ اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ ایک شخص پر مسلط ہو کے اس کو آڑے سے کاٹ کے دو پھانک کرے گا بعد لوگ کو کہے گا دیکھو میرے اس بندے کو اب میں جلاتا ہوں وہ زندہ ہو کے بولے گا میرا رب اللہ ہے اور تو اللہ کا دشمن دجال ہے۔ تیرے حال سے واللہ مجھ کو آگے سے زیادہ اب یقین حاصل ہوا اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ آسمان کو حکم کیا تو مینہ برسائے گا زمین کو حکم کیا تو آگے گی اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ کسی قبیلے پر گزرے گا اور وہ لوگ اس کی تکذیب کریں گے تو ان کے جانور جتنے ہیں اتنے سب مر جائیں گے اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ کسی قبیلے پر گزرا اور وہ لوگ اس پر ایمان لائے تو مینہ کو حکم کرے گا کہ ان پر برے تو مینہ برے گا زمین کو حکم کرے گا آگے تو آگے گی پھر اس ہی دن ان کے جانور نہایت فریہ اور پر شکم اور کاس دودھ سے بھرے ہوئے ہو جائیں گے اور تھوڑی سی زمین خالی نہ رہے گی جو اس کے پامال نہ ہو، مگر مکے اور مدینے میں نہ آئے گا ان کے راہوں پر فرشتے تلوار لیے ہوئے کھڑے ہوں گے اس کو دفع کریں گے پھر سرخ پہاڑ پاس جہاں چوڑی زمین منقطع ہوتی ہے آگے اترے گا مدینے کو تین بار زلزلہ ہوگا پھر کوئی منافق مرد یا عورت مدینے میں باقی نہ رہے گا مگر نکل کے دجال کے پاس چلا جائے گا۔ اس کے بعد اس کو نکال دے گا جیسا کہ یعنی مَسْ یا بھتا لوہے کے گوہ کو نکالتا ہے اس دن تمام یوم الخلاص ہے ام شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس دن عرب کہاں رہیں گے نبی ﷺ نے فرمایا وہ تھوڑے رہیں گے اور اکثر ان کے بیت المقدس میں رہیں گے ان کا امام ایک صالح مرد ہوگا سو ایک دن امام صبح کی نماز کے واسطے آگے بڑھا کہ اس میں عیسیٰ بن مریم اتریں گے وہ امام پچھلے پاؤں ہٹتا ہوا آئے گا تا عیسیٰ امامت کرے عیسیٰ اس کے دونوں شانوں میں اپنا ہاتھ رکھ کے کہیں گے اقامت تمہارے واسطے کہی گئی تم ہی امام ہو کے نماز پڑھو۔ پھر وہی صالح مرد امام ہو کے نماز پڑھے گا نماز سے جب فراغت پائے تو عیسیٰ کہیں گے دروازہ کھولو پھر دروازہ کھولے تو اس کے رو برو دجال رہے گا اور اس کے ساتھ ستر ہزار یہود رہیں گے ان کے پاس تلواریں آراستہ سونے کا کام کیے ہوئے رہیں گے اور ان پر سبز طیلسان رہیں گے دجال عیسیٰ کو دیکھتے ہی کھل جائے گا جیسا نمک پانی میں گھلتا ہے پھر وہاں سے بھاگے گا عیسیٰ کہیں گے میرے پاس تیرے واسطے ایک مار ہے تو اس سے نہ بچے گا پھر اس کا پیچھا لے کر لے کر آئے گا اس کے پاس جو شرقی جہت میں ہے قتل کریں گے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ یہودیوں کو شکست دے گا اللہ تعالیٰ جس چیز کو

پیدا کیا ہے اس کے پاس یہود جا کے پوشیدہ ہونا چاہیں گے پھر ہو یا درخت، جانور ہو یا دیوار اللہ تعالیٰ اس مخلوق کو زبان دے گا وہ پکار اٹھے گا اے اللہ کے مسلمان بندے یہ یہودی ہے تو آ کے اس کو قتل کر مگر غرقد نہ ہو لے گا کیا واسطے وہ یہود کا جھاڑ ہے الحدیث ابن ماجہ، نے اس حدیث کی آخر میں لکھا ہے سمعت ابا لاسن الطنافسی يقول سمعت عبدالرحمن المحاربی يقول ینبغی ان یدفع هذا الحدیث الی المودب حتی یعلمه الصبیان فی الكتاب (ابن ماجہ ص ۲۹۹) یعنی میں نے ابوالحسن طنافسی کو سنا وہ کہا میں نے عبدالرحمن المحاربی کو سنا کہتا تھا سزاوار ہے کہ اس حدیث کو مودب کو دینا تاکہ کتب خانہ میں بچوں کو سکھائے اور ابوداؤد نے اپنی سنن کے باب ذکر خروج الدجال میں ابی ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیس بینی و بینہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام نبی و انہ نازل فاذا رأیتموہ فاعرفوہ رجل مربوع الی الحمرة والبیاض بین مصرتین کان راسہ یقطروان لم یصبہ بلل فیقاتل الناس علی الاسلام فیدق الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیة و یهلك اللہ فی زمانہ الملل کلہا الا الاسلام و یهلك المسیح الدجال فیمکث فی الارض اربعین سنة ثم یتوفی فیصلی علیہ المسلمون۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۵ باب ذکر الدجال) یعنی میرے اور عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں اور مقرر وہ اتریں گے تم انھیں کو دیکھو تو پہچانو کہ وہ میانہ قد ہیں سرخ و سفید ان پر نوردو کپڑے رہیں گے یعنی تھوڑی زرری ملی ہوئی گویا ان کے سر کے بالوں سے پانی ٹپکتا ہے اگرچہ پانی کی تراوت نہ پہنچے اور لڑائی کریں گے لوگوں سے اسلام لانے پر، پھر صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو مار ڈالیں گے اور جزیہ کو اٹھائیں گے اور ان کے زمانے میں سوائے اسلام کے دوسرے سب ملتوں کو اللہ تعالیٰ نابود کرے گا اور مسیح دجال کو ہلاک کرے گا پھر عیسیٰ چالیس برس زمین پر ٹھہرے رہیں گے بعد میں گے پھر مسلمان ان پر نماز پڑھیں گے۔ امام احمد نے ابی ہریرہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا الانبیاء اخوة العلات امہاتہم شتی و دینہم واحدوانی اولی الناس بعیسی بن مریم لانہ لم یکن نبی بینی و بینہ و انہ نازل۔ فاذا ارایتموہ فاعرفوہ رجل مربوع الی الحمرة والبیاض علیہ ثوبان مصران کان راسہ یقطروان لم یصبہ بلل فیدق الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیة و یدعو الناس الی الاسلام و یهلك اللہ فی زمانہ الملل کلہا الا الاسلام و یهلك اللہ فی زمانہ المسیح الدجال ثم تقع الامانة علی الارض حتی ترفع الاسود مع الابل والنمار مع البقر والذئاب مع الغنم و یلعب الصبیان بالحيات لا تضرمہم فیمکث اربعین ثم یتوفی و یصلی علیہ المسلمون۔ (مسند احمد ج ۲ ص ۴۰۶)

یعنی انبیاء سوتیلے بھائی ہیں ان کے مائیں علیحدہ ہیں اور دین ان کا ایک ہی ہے اور لوگوں سے میں عیسیٰ بن مریم کے ساتھ اولی ہوں یعنی احق اور نزدیک تر ہوں کیا واسطے میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور مقرر وہ اتریں گے تم ان کو دیکھو تو پہچانو کہ وہ میانہ قد ہیں سرخ و سفید ان پر مصر دو کپڑے رہیں گے گویا ان کے سر کے بالوں سے پانی ٹپکتا ہے اگرچہ پانی کی تراوت نہ پہنچے پھر صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو مار ہی ڈالیں گے اور جزیہ کو اٹھا دیں گے اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلوائیں گے ان کے زمانے میں سوائے اسلام کے دوسرے سب ملتوں کو اللہ تعالیٰ نابود کرے گا اور اللہ تعالیٰ مسیح الدجال کو ان کے زمانے میں ہلاک کرے گا پھر زمین پر امن ہو جائے گا باگ بونٹ کے ساتھ اور چیتا گائے کے ساتھ اور بھیڑیا بکری کے ساتھ مل کے چریں گے اور آدمی کے بچے سب کے ساتھ مل کے کھیلیں گے تو سانپ ان کو ایذا نہ دیں گے عیسیٰ چالیس برس ٹھہرے رہیں گے بعد

میں گے مسلمان ان پر نماز پڑھیں گے اس حدیث کو حاکم نے بھی مستدرک میں روایت کی اس کا لفظ یہ ہے۔ ان روح اللہ عیسیٰ نازل فیکم فاذا رایتموہ فاعرفوہ الحدیث۔ امام احمد اور ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور اور بیہقی نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ لقیث لیلۃ اسرے بی ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام فتذاکر وا امر الساعۃ فردوا امرہم الی ابراہیم فقال لا علم لی بہا فردوا امرہم الی موسیٰ فقال لا علم لی بہا فردوا امرہم الی عیسیٰ فقال اما وجبتہا فلا یعلم بہا احد الا اللہ و فیما عہد الی ربی عزوجل ان الدجال خارج و معی قضیبان فاذا رانی ذاب کما یدوب الرصاص فیہلکہ اللہ اذا رانی حتی ان الحجر والشجر یقول یا مسلم ان تحتی کافرا فتعال فاقتلہ فیہلکہم اللہ۔ (مسند احمد ج ۱ ص ۳۷۵)

یعنی ملاقات کیا میں نے شب معراج میں ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سے پھر قیام قیامت کا مذاکرہ کیا کہ کب ہوگی سب اس سوال کو ابراہیم پر پیش کیے تو ابراہیم کہے مجھ کو اس کا علم نہیں پھر موسیٰ پر پیش کیے تو موسیٰ کہے مجھ کو اس کا علم نہیں پھر عیسیٰ پر پیش کیے تو کہے کہ قیامت کا عین وقت وقوع سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا لیکن میرا رب عزوجل نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ دجال نکلنے والا ہے۔ اور میرے ہاتھ میں دو چھتری رہیں گے پس جب دجال مجھ کو دیکھے گا تو پچھلے گا جیسا سیما پچھلتا ہے پھر اللہ تعالیٰ دجال کو ہلاک کرے گا جب مجھ کو دیکھے گا یہاں تک کہ پتھر اور جھاڑ کہیں گے اے مسلمان مقرر میرے نیچے کافر ہے تو آ کے اس کو قتل کر پھر اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک کرے گا اس حدیث کو ابن ماجہ نے اپنی سنن میں بھی روایت کی ہے اس میں ہے فذکر خروج الدجال قال فانزل فاقتلہ (سنن ابن ماجہ ص ۲۹۹) یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے دجال نکلنے کو ذکر کر کے فرمایا کہ میں اتر کے اس کو قتل کروں گا اور اس حدیث کو حاکم نے بھی اپنی مستدرک میں روایت کی ہے اس میں ہے فذکر من خروج الدجال فاحبط فاقتلہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے دجال کے نکلنے کو ذکر کر کے فرمایا کہ میں اتر کے اس کو قتل کروں گا حاکم نے کہا اس کی اسناد صحیح ہے اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دجال کو قتل کرنے وہی عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے جن پر انجیل نازل ہوئی اور اب آسمان پر موجود ہیں۔

اور سعید بن منصور اور نسائی اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ لما اراد اللہ ان یرفع عیسیٰ الی السماء خرج الی اصحابہ و فی البیت اثنا عشر رجلا من الحوارین یعنی فخرج علیہم من عین فی البیت و راسہ یقطر ماء فقال ان منکم من یکفر بی اثنی عشر مرة بعد ان امن بی ثم قال ایکم یلقى علیہ شبہی فیقتل مکانی فیکون معی فی درجتی فقام شاب من احدهم سنا فقال له اجلس ثم اعاد علیہم ثم قام الشاب فقال اجلس ثم اعاد علیہم فقام الشاب فقال انا فقال انت ذاک فالقی علیہ شبہ عیسیٰ و رفع عیسیٰ من روضة فی البیت الی السماء۔

(ابن کثیر ج ۱ ص ۵۷۴ زیر آیت بل رفعہ اللہ الیہ سنن کبریٰ للنسائی ج ۶ ص ۲۸۹ کتاب الغیر باب ۳۹۰) یعنی اللہ تعالیٰ جب عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالے جانے کا ارادہ کیا تو عیسیٰ اپنے اصحاب کے پاس آیا اور اس گھر میں عیسیٰ کے بارہ حواری تھے اس گھر میں ایک چشمہ تھا عیسیٰ اس میں سے نکل آئے ان کے سر کے بالوں سے پانی کے قطرے نکلنے لگے تھے سو عیسیٰ علیہ السلام نے ان کو فرمایا تمہارے میں ایک شخص میرے پر ایمان لایا سو بارہ دفعہ میرے سے کفر کرے گا بعد فرمایا تمہارے میں کون شخص چاہتا ہے کہ میرا شبیہ ہوئے اور میرے درعوض مارا جائے اور میرے ساتھ میرے درجہ میں رہے ان میں سے ایک کم عمر جوان تھا کھڑا ہوا اور بولا میں ہوتا ہوں

عیسیٰ علیہ السلام نے اس کو کہا بیٹھ اور اس کو دوبارہ فرمایا وہی جوان اٹھ کے کہا میں حاضر ہوں عیسیٰ علیہ السلام نے اس کو فرمایا بیٹھ اور پھر اس کلام کا اعادہ کیا پھر وہی جوان کھڑے ہو کے کہا میں ہوں، عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا وہ تو ہی ہے پھر وہ شخص عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بن گیا عیسیٰ علیہ السلام گھر کے ایک جھروکے میں سے نکل کے آسمان پر چلے گئے۔ اور نساکی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ان رھطا من اليهود سبوه وامه فدعا عليهم فمسخهم الله قرده و خنازير فاجتمعت اليهود على قتله فاخبره الله تعالى بانہ يرفعه الى السماء و يطهره من صحبة اليهود فقال لا صحابه ايكم يرضى ان يلقي الله شبهي فيقتل و يصلب و يدخل الجنة فقال رجل منهم انا فالقى الله عليه شبه فقتل و صلب۔ (تفسير السنن الجز الاول ص ۲۰۳)

یعنی ایک جماعت یہود نے عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی ماں کو گالیاں دی تب عیسیٰ علیہ السلام نے ان پر بددعا کی سو اللہ تعالیٰ اس جماعت کو مسخ کر کے بندر اور خنازیر بنا دیا پھر یہود عیسیٰ علیہ السلام کے قتل پر جمع ہوئے سو اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو خبر دیا کہ ان کو آسمان پر لے جاتا ہوں اور یہود کی صحبت سے پاک کرتا ہوں پھر عیسیٰ علیہ السلام اپنے اصحاب کو کہا تمہارے میں کون شخص راضی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو میرا شبیہ کرے سو قتل کیا جائے اور سولی دیا جائے اور جنت میں داخل ہو جائے پھر ان میں سے ایک شخص نے کہا میں راضی ہوں سو اللہ تعالیٰ اس کو عیسیٰ کا شبیہ کیا پھر وہ قتل کیے گیا اور سولی دیا گیا۔

ابن ابی حاتم نے حسن سے روایت کی قال رسول الله ﷺ لليهود ان عيسى لم يموت و انه راجع اليكم قبل يوم القيمة (تفسير ابن كثير ج ۳ ص ۳۶۶) یعنی رسول اللہ ﷺ نے یہود کو فرمایا مقرر عیسیٰ نہیں مرے اور وہ، روز قیامت کے آگے تمہاری طرف لوٹنے والے ہیں۔ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ربیع سے روایت کی قال ان النصارى اتوا النبی ﷺ فخاصموه فی عيسى بن مريم وقالوا له من ابوه وقالوا على الله الكذب والبهتان فقال لهم النبی ﷺ الستم تعلمون انه لا يكون ولد الا وهو يشبه اباه قالوا بلى قال الستم تعلمون ان ربنا حي لا يموت وان عيسى ياتي عليه الفنا۔ (ابن جریر ج ۳ ص ۱۶۳)

یعنی نبی ﷺ کے نزدیک نصاریٰ کی ایک جماعت آئی سو عیسیٰ بن مریم میں جھگڑنے لگی اور کہا ان کا باپ کون ہے اور اللہ تعالیٰ پر کذب و بہتان کہنے لگے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی لڑکا نہیں پیدا ہوتا مگر وہ اپنے باپ کا شبیہ ہوتا سو تم جانتے ہو یا نہیں کہا ہاں تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا رب زندہ ہے نہ مرے گا اور عیسیٰ پر فنا آئے گی تو تم جانتے ہو یا نہیں۔ دیکھو اس حدیث میں عیسیٰ پر موت آئے گی کر کے فرمایا اور عیسیٰ فنا ہو گئے کر کے نہیں فرمایا۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کنا فی المسجد نتذاکر فضل الانبياء عليهم السلام فذكرنا نوحا عليه السلام بطول عبادته و ابراهيم عليه السلام بخلة وموسى عليه السلام بتكليم الله تعالى اياه و عيسى عليه السلام برفعه الى السماء وقلنا رسول الله ﷺ افضل منهم بعث الى الناس كافة و غفر له ما تقدم من ذنبه وما تاخر وهو خاتم الانبياء عليهم السلام فدخل علينا فقال فيم انتم فذكرنا له۔ یعنی بائیکہ گریہ ہم صحابہ مسجد میں انبیاء علیہم السلام کے فضل کو بیان کر رہے تھے سو نوح علیہ السلام کا ذکر کیا، ان کی طول عبادت سے اور ابراہیم علیہ السلام کا ان کی خلت سے اور موسیٰ علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ سے بات کرنے میں اور عیسیٰ علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کو آسمان پر لے جانے میں اور ہم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سب انبیاء سے افضل ہیں کہ

آپ ﷺ کا نہ ناس یعنی سب انسانوں کی طرف مبعوث ہوئے ہیں اور آپ کے اگلے پچھلے گناہ مغفرت کیے گئے اور آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں پھر رسول اللہ ﷺ ہمارے نزدیک تشریف لائے سو فرمایا تم کیا ذکر کرتے تھے پس ہم نے عرض کیا۔

براز اور طبرانی نے سرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یٰٰنزل عیسیٰ بن مریم مصدقا لمحمد ﷺ و علیٰ ملة فیقتل الدجال ثم انما هو قیام الساعة (طبرانی کبیر ج ۷ ص ۲۲۱ حدیث نمبر ۶۹۱۹) یعنی اتریں گے عیسیٰ بن مریم، محمد ﷺ کی تصدیق کرتے ہوئے اور انھیں کی ملت پر، پھر قتل کریں گے دجال کو اس کے بعد کچھ نہیں پر یہ کہ قیامت قائم ہوگی۔ اور طبرانی معجم کبیر و اوسط میں اور بیہقی شعب الایمان میں عبد اللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یٰٰبلث الدجال فیکم ماشاء اللہ ثم یٰٰنزل عیسیٰ بن مریم مصدقا بمحمد ﷺ و علیٰ ملة مات اماما مہدیا و حکما عدلا فیقتل الدجال۔

(طبرانی اوسط ج ۳ ص ۲۷۷ حدیث ۳۵۸۰) یعنی تمہارے میں دجال جب تک خدا چاہے ٹھہرا رہے گا اس کے بعد عیسیٰ بن مریم اتریں گے، محمد ﷺ کی تصدیق کرتے ہوئے اور انھیں کی ملت پر امام ہدایت پایا ہوا اور حاکم عادل۔ پھر دجال کو قتل کریں گے۔ حافظ البیہقی نے کہا کہ اس کی سند جید ہے اور ابن عساکر نے ابی ہریرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا الا ان ابن مریم لیس بنی و بینہ نبی و لا رسول الا انہ خلیفۃ فی امتی من بعدی۔ (ابن عساکر ج ۲ ص ۱۳۴)

یعنی کچی بات ہے کہ ابن مریم کے اور میرے درمیان نہ کوئی نبی اور نہ کوئی رسول ہے سنیو میرے بعد میری امت پر مقرر وہ میرا خلیفہ ہے اور ابن عساکر نے ابی ہریرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیہبطن اللہ عیسیٰ بن مریم حکما عدلا و اماما مقسطا فلیسلکن فج الروحاء حاجا او معتمر او لیقفن علی قبری لیسلمن علی و الاردن علیہ (ایضاً) یعنی البتہ اتارے گا اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو حاکم عادل اور امام منصف کر کے پھر حج یا عمرہ کرتے ہوئے روعاء کی راہ میں چلیں گے اور البتہ میری قبر کے پاس کھڑے ہو کر مجھ کو سلام کریں گے اور البتہ میں ان کے سلام کا جواب دوں گا۔ اور ابوداؤد طیالسی نے ابی ہریرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یمکث عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فی الارض بعد ما یٰٰنزل اربعین سنة ثم یموت و یصلیٰ علیہ المسلمون و یدفونہ۔ (ابوداؤد ج ۳ ص ۲۷۳، ۲۷۴ حدیث نمبر ۲۶۶۳) یعنی عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اترنے کے بعد زمین پر چالیس سال رہیں گے اس کے بعد مریں گے اور مسلمانان ان پر نماز پڑھیں گے اور دفن کریں گے۔ حکیم ابو عبد اللہ الترمذی نے نوادر الاصول میں عبد الرحمن بن سمرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا والذی بعثنیٰ بالحق لیجدن ابن مریم فی امتی خلفا من حواریہ یعنی قسم ہے اس کی جس نے مجھ کو حق کے ساتھ بھیجا ابن مریم میری امت میں اپنے حواری کا بدل پائے گا یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر جانے کے قبل حواریان تھے سوان کے عوض میری امت کے چند لوگ جو حواری کے مثل ہوں گے عیسیٰ علیہ السلام کے نزدیک رہیں گے اور روایت کی ہے ابو یعلیٰ نے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیدرکن رجال من امتی عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام و لیشہدن قتال الدجال یعنی البتہ پائیں گے میری امت سے چند لوگ عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور البتہ حاضر ہو جائیں گے دجال کے قتال میں۔

المستدرک حاکم نے انسؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا من ادرك منكم عيسى بن مريم فليقرنه مني السلام۔ (در منثور ص ۳۳۵ ج ۲۔ مستدرک ج ۵ ص ۷۵۵ حدیث نمبر ۸۶۷۹)

یعنی جو شخص تمہارے سے عیسیٰ بن مریم کو پائے گا تو چاہیے اس کو میرا سلام کہے۔ حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کی ہے۔ یاد رکھیے کہ نبی ﷺ اپنی امت کو عیسیٰؑ کو سلام پہنچانے کے باب میں وصیت فرمائی ہے پھر جو شخص عیسیٰؑ کو پائے گا تو اس کو ضرور ہے کہ سلام پہنچائے اور یہ خیال رکھنا کہ کوئی زندیق آپ، عیسیٰ بن مریم ہو کر کے دعویٰ کیا تو اس کو سلام نہیں پہنچانا بلکہ وہ عیسیٰؑ جو آسمان سے تشریف لائیں گے ان کو پہنچانا ہے۔

ابن ابی شیبہ اور امام احمد نے عائشہؓ سے روایت کی کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں روتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کس لیے روتی ہو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ نے دجال کا ذکر کیا اس لیے میں روتی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ان یخرج الدجال وانا حی کفیتموہ وانا یخرج بعدی فان ربکم لیس باعورانه یخرج فی یهودیہ اصہبان حتی یأتی المدینۃ فینزل ناحیتھا ولھا یومئذ سبعۃ ابواب علی کل نقب منها ملک ان فیخرج الیہ شرارا ہلھا حتی یأتی الشام مدینۃ بفلسطین بباب لد فینزلہ عیسیٰ فیقتلہ ویمکت عیسیٰ فی الارض اربعین سنۃ اماما عدلا و حکما مقسطا۔

(مسند احمد ج ۶ ص ۷۵)

یعنی اگر دجال نکلے اور میں زندہ رہوں تو تم کو میں کافی ہوں اگر میرے بعد نکلا تو تم پہچانو کہ مقرر تمہارا پروردگار کا نام نہیں۔ بیشک دجال اصہبان کے یہودیہ سے نکلے گا یہاں تک کہ مدینے کو آئے اس کے ایک جانب میں اترے گا اس وقت مدینہ کو سات دروازے رہیں گے اس کے ہر راستے پر دو فرشتے رہیں گے مدینہ میں بد لوگ جو ہیں سب نکل کے دجال کے پاس جائیں گے بعد دجال فلسطین کے علاقہ میں شام کا شہر جو ہے وہاں جا کے لہ کے دروازہ کے پاس اترے گا پھر عیسیٰ بن مریم اترے گا اس کو قتل کریں گے اور عیسیٰ زمین پر چالیس برس تک امام عادل اور حکم مقسط ہو رہیں گے۔

ابن عساکر نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث روایت کی اس میں مذکور ہے۔ فینما ہم کذلک اذ سمعوا صوتا من السماء ان ابشروا فقد اتاکم الغوث فیقولون نزل عیسیٰ بن مريم فیستبشرون و یستبشربہم و یقولون صل یاروح اللہ فیقولہ ان اللہ اکرم ہذہ الامۃ فلا ینبغی لاحد ان یؤمہم الا منہم فیصل امیر المومنین بالناس و یصلی عیسیٰ خلفہ۔

(ابن عساکر ج ۲ ص ۱۵۰)

یعنی لوگ اسی حالت میں یعنی سختی و مشقت میں رہیں گے دفعۃً آسمان سے آواز سنیں گے کہ اے لوگو خوش ہو جاؤ تمہارا فریاد رس آیا سو لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے عیسیٰ بن مریم اترے ہیں پھر لوگ خوش ہوں گے اور عیسیٰؑ بھی لوگوں سے خوش ہوں گے اور لوگ عیسیٰؑ کو کہیں گے یا روح اللہ نماز پڑھائیے تو عیسیٰؑ فرمائیں گے مقرر اللہ تعالیٰ نے اس امت کو بزرگی دی ہے سو ان کے سوا دوسرے کسی کو ان کی امامت کرنا سزاوار نہیں پھر مومنوں کا امیر لوگوں کے ساتھ نماز پڑھے گا اور عیسیٰؑ اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ الحدیث۔

ابن ابی شیبہ نے عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت کی قال ينزل المسيح بن مريم فاذا راه الدجال ذاب كما تذوب الشحمة فيقتل الدجال و تفرق عنه اليهود فيقتلون حتى ان الحجر يقول يا عبد الله للمسلم هذا يهودي تعال فاقتله. (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۲۵۳، ۲۵۴ حدیث نمبر ۴۰ کتاب الفتن باب واذا رآه الدجال) یعنی مسیح بن مریم اتریں گے پھر ان کو دجال دیکھے گا تو پگھلے گا جیسا چر پی پگھلتی ہے پس عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے اور یہود متفرق ہو جائیں گے سولوگ قتل کریں گے یہاں تک کہ مسلمان کو پتھر کہے گا اے اللہ کے بندہ یہ یہودی ہے سو تو آ کے اس کو قتل کر۔

اور نعیم نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے ایک طویل حدیث روایت کی اس میں مذکور ہے حتیٰ ينزل عليهم عيسى بن مريم فيقاتلون معه الدجال يعني يهاون تكه مومنون پر عیسیٰ بن مریم اتریں گے سومومنین ان کے ہمراہ دجال سے قتال کریں گے۔

ترمذی نے اپنی سنن میں مجمع بن جاریۃ الانصاریؒ سے روایت کی میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا فرماتے تھے یقتل ابن مريم الدجال بباب لد. (ترمذی ج ۲ ص ۳۹ ابواب الفتن باب ماجاء فی قتل عیسیٰ ابن مریم الدجال) یعنی ابن مریم لد کے دروازہ کے پاس دجال کو قتل کریں گے۔ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور کہا اس باب میں عمران بن حصین اور نافع بن عتبہ اور ابو ہریرہ اور حذیفہ بن اسید اور ابو ہریرہ اور کیسان اور عثمان بن ابی العاص اور جابر اور ابو امامہ اور ابن مسعود اور عبد اللہ بن عمرو اور سمرہ بن جندب اور نواس بن سمعان اور عمرو بن عوف اور حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

ابن جریر نے حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اول الايات الدجال و نزول عيسى (ابن جریر ج ۱ ص ۸۷) یعنی قیامت کے اول نشانیوں سے ہے دجال اور نازل ہونا عیسیٰ کا۔

ابن ابی شیبہ نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ لا تقوم الساعة حتى ينزل عيسى بن مريم حكما مقسطا واماما عادلا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير و يضع الجزية و يفيض المال حتى لا يقبله احد. (ج ۸ ص ۲۵۳، ۲۵۴ کتاب الفتن باب ما ذكرني فيه الدجال)

یعنی قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ عیسیٰ بن مریم اتریں گے حکم مقسط اور امام عادل ہو کے پھر صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ اٹھائیں گے اور مال بہت ہوگا کہ کوئی اس کو قبول نہیں کرے گا۔

طبرانی اور حاکم اور ابن مردویہ نے واثلہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لا تقوم الساعة حتى يكون عشر آيات خسف بالمشرق و خسف بالمغرب و خسف في جزيرة العرب و الدجال و نزول عيسى و ياجوج و ماجوج (متدرک حاکم ج ۵ ص ۶۱۱ حدیث نمبر ۸۳۶۲ باب لا تقوم الساعة) یعنی قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دس نشانیاں ہوں۔ خسف مشرق میں اور خسف مغرب میں اور خسف جزیرہ عرب میں اور دجال اور اترنا عیسیٰ کا اور یاجوج و ماجوج۔

طبرانی نے اوس بن اوسؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ينزل عيسى بن مريم عند المنارة البيضاء شرقي دمشق. (طبرانی کبیر ج ۱ ص ۲۱۷ حدیث نمبر ۵۹۰)

یعنی اتریں گے عیسیٰ بن مریم سفید منارہ پاس جو دمشق کے شرقی جہت میں ہے۔

طبرانی نے نافع بن کیسان سے وہ اپنے والد کیسان سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یزید عیسیٰ بن مریم عند المنارة البيضاء فی دمشق شرقی۔ (طبرانی کبیر ج ۱۹ ص ۱۹۶ حدیث ۴۴۰) یعنی اتریں گے عیسیٰ بن مریم ﷺ دمشق کے مشرقی جہت میں۔

ابوداؤد و طیالسی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لم یسلط علی قتل الدجال الا عیسیٰ بن مریم۔ (ابوداؤد طیالسی ج ۳ ص ۲۴۱ حدیث نمبر ۲۶۲۶)

یعنی دجال پر کوئی مسلط نہ ہوگا مگر عیسیٰ بن مریم ﷺ۔

اور ابو حفص الیاشی نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ یزید عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فیتزوج ویولد له۔ (مشکوٰۃ ص ۴۸۰ باب نزول عیسیٰ ﷺ)

یعنی عیسیٰ ﷺ اتریں گے پھر نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی۔

اور طبرانی نے عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہے۔ قال یدفن عیسیٰ بن مریم مع رسول اللہ ﷺ و ابی بکر و عمر فیکون قبر اربعہ (جامع المسانید و السنن ج ۸ ص ۶۹-۷۰ حدیث نمبر ۵۶۶۹) یعنی رسول اللہ ﷺ اور ابی بکرؓ اور عمرؓ کے پاس عیسیٰ بن مریم ﷺ مدفون ہوں گے عیسیٰ کی قبر چوتھی قبر ہوگی۔ اس حدیث کو بخاری نے اپنی تاریخ میں اور یحییٰ نے عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہے اس کا لفظ یہ ہے۔ یدفن عیسیٰ بن مریم مع النبی ﷺ و صاحبہ و یكون قبره الرابع۔ (مجمع الروائد ج ۸ ص ۲۰۹ باب ذکر آج عیسیٰ بن مریم ﷺ) اور ترمذی نے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ قال مکتوب فی التوراة صفة محمد ﷺ و عیسیٰ بن مریم یدفن معہ۔ (ترمذی ج ۲ ص ۲۰۲ ابواب المناقب) یعنی توریت میں محمد ﷺ کی صفت لکھی ہوئی ہے اور عیسیٰ بن مریم حضرت کے پاس مدفون ہوں گے۔ ترمذی نے کہا ابو مودود کہتا ہے کہ وہاں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ ابن الجار نے کہا اہل سیر کہتے ہیں کہ وہاں ایک قبر کی جگہ ہے سوسعد بن المسیب سے منقول ہے کہ اسی میں عیسیٰ بن مریم ﷺ مدفون ہوں گے۔ امام احمد اپنی مسند میں اور حاکم مستدرک میں عثمان بن ابی العاصؓ سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں اس میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ وینزل عیسیٰ بن مریم علیہ السلام عند صلوٰۃ الفجر فیکول له امیرهم یاروح اللہ تقدم صل فیکول هذه الامة امراء بعضهم علی بعض فیکدم امیرهم فیصلی فاذا قضی صلوٰۃ اخذ عیسیٰ حربته فیذهب نحو الدجال فاذا راه الدجال ذاب کما یذوب الرصاص فیضع حربته بین ثنדותہ فیقتله و ینهزم اصحابہ فلیس یومئذ شی یواری منهم احدا حتی ان الشجرة تقول یا مؤمن هذا کافر فاقتله (مستدرک حاکم ج ۵ ص ۶۷۵ کتاب الفتن باب نزول عیسیٰ ﷺ) یعنی عیسیٰ بن مریم ﷺ صبح کی نماز کے وقت اتریں گے لوگوں کا امیر عیسیٰ کو کہے گا یاروح اللہ آپ پڑھائیے نماز۔ عیسیٰ کہیں گے یہ امت بعض ان کے بعض پر امیر ہیں پھر وہ امیر مقدم ہو کے نماز پڑھائے گا نماز سے فراغت ہوتے ہی عیسیٰ اپنا حربہ لے کے دجال کی طرف جائیں گے۔ دجال ان کو دیکھ کے گھٹے جیسا سیسا گھٹتا ہے عیسیٰ اپنا حربہ دجال کے ٹنڈوے پر یعنی پستان کے گوشت پر رکھ کے دجال کو قتل کریں گے اس کے ساتھ والے بھاگیں گے ان کو پناہ کے واسطے کچھ چیز نہ ملے گی یہاں تک کہ جھاڑ بولے گا اے مؤمن یہ کافر ہے یعنی یہاں کافر چھپا ہے تو اس کو قتل کر۔

ابو نعیم نے ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ یزید عیسیٰ بن مریم

علیہ السلام فیقول امیرہم المہدی تعال صل بنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء بکرامة اللہ
ہذہ الامۃ۔ (الحادی للسیوطی ج ۲ ص ۶۳، مسند احمد ج ۳ ص ۳۸۲)

یعنی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے لوگوں کا امیر مہدی کہے گا آؤ ہمارے ساتھ نماز پڑھو عیسیٰ علیہ السلام کہیں
گے ایسا نہیں (یعنی میں امام ہو کے نماز نہیں ادا کروں گا) تمہارے بعض بعض پر امیر ہیں اللہ تعالیٰ سے اس امت کو
بزرگی ہے۔

اسحق بن بشر اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے اس میں
مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ فعند ذلک ينزل اخي عيسى بن مريم من السماء (ابن عساکر ج ۲۰
ص ۱۳۸، ۱۳۹) یعنی پھر اس وقت یعنی جبکہ دجال مسلط ہوگا اور مومنان بیت المقدس میں جمع ہوں گے تو میرے بھائی
عیسیٰ بن مریم آسمان سے اتریں گے الحدیث اس حدیث میں تصریح ہو چکی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔
ابو عمر الدانی نے اپنی سنن میں حذیفہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ يلتفت المہدی
وقد نزل عيسى ابن مريم كأنما يقطر من شجرة الماء فيقول المہدی تقدم صل بالناس فيقول عيسى
انما اقيمت الصلوة لك فيصلي خلف رجل من ولدي۔ (الحادی للفتاویٰ ج ۲ ص ۸۱) یعنی مہدی پلٹ کے
دیکھے تو عیسیٰ بن مریم اترے ہیں گویا کہ ان کے بالوں سے پانی ٹپکتا ہے پھر مہدی کہیں گے آپ مقدم ہو اور
لوگوں کے ساتھ نماز پڑھو تو عیسیٰ کہیں گے تمہارے ہی لیے نماز کی اقامت ہوئی پھر میری اولاد سے ایک شخص کے
پیچھے عیسیٰ نماز پڑھیں گے۔

حاکم نے حرث بن غنشی سے روایت کی۔ ان علیا قتل صبيحة احدى و عشرين من رمضان
سمعت الحسن بن علي وهو يقول قتل ليلة انزل القرآن و ليلة اسرى بعيسى و ليلة قبض موسى
(در منثور ج ۲ ص ۳۶) یعنی علیؑ اکیسویں رمضان کی صبح کو شہید ہوئے سو میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو سنا فرماتے
تھے کہ قتل کیے گئے اس شب میں جو قرآن نازل ہوا اور اس شب میں جو عیسیٰ علیہ السلام اسرا کیے گئے یعنی اللہ تعالیٰ ان
کو لے گیا اور اس شب میں جو موسیٰ علیہ السلام وفات پائے۔

ابونعیم نے کعب الاحبار سے روایت کی قال يحاصر الدجال المؤمنین بیت المقدس فيصيبهم
جوع شديد حتى ياكلوا اوتار قسيهم من الجوع فينما هم على ذلك اذ سمعوا صوتا في الغلس
فيقولون ان هذا لصوت رجل شعبان فينظرون فاذا بعيسى بن مريم و يقام الصلوة فيرجع امام
المسلمين المہدی فيقول عيسى عليه السلام تقدم فلک اقيمت الصلوة فيصلي بهم تلك
الصلوة ثم يكون عيسى اما ما بعده یعنی دجال محاصرہ کرے گا مومنوں کو بیت المقدس میں پھر لوگوں کو سخت
فاقہ کشی ہوگی یہاں تک بھوک سے اپنے کان کی وتر یعنی چلا چوپی کا ہوتا ہے اس کو کھائیں گے اسی حالت میں
رہیں گے دفعتاً آخر شب کی اندھیری میں آواز سنیں گے لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے یہ پیٹ بھرے آدمی کی
آواز ہے پھر دیکھتے تو یکایک عیسیٰ بن مریم ہیں اور نماز کی اقامت کہی جائے گی پھر مہدی مسلمانوں کا امام پیچھے ہٹے
گا تو عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے تم مقدم ہو تمہارے ہی لیے نماز کی اقامت ہوئی پھر مہدی لوگوں کے ساتھ نماز پڑھیں
گے پھر اس کے بعد کے نمازوں میں عیسیٰ علیہ السلام امام ہوں گے۔

ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں ابن سیرین سے روایت کی ہے۔ قال المہدی من هذه الامۃ وهو

الذی یوم عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۶۷۹ حدیث ۱۹۵ کتاب المغن) یعنی مہدی اسی امت سے ہے اور وہی امامت کریں گے عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی۔

ابن جریر نے بعد صحیح کعب سے روایت کی ہے۔ قال لما رای عیسیٰ قلۃ من اتبعه و کثرة من کذبه شکى ذلک الی اللہ فاوحی اللہ الیہ انی متوفیک و رافعتک الی وانی سابعثک علی الاعور الدجال فتقله۔ (ابن جریر ج ۳ ص ۲۹۰ جز ثالث، الدر المنثور ج ۲ ص ۳۲)

یعنی جبکہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے تابعوں کی کمی اور جھٹلانے والے لوگوں کی کثرت دیکھی تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی شکایت کی اللہ تعالیٰ نے وحی کیا کہ میں تجھ کو لینے والا ہوں اور اٹھا لینے والا ہوں اپنی طرف اور میں قریب امور دجال کی طرف تجھ کو بھیجوں گا پھر تو اس کو قتل کرے گا۔

حاکم نے اپنی مستدرک ج ۳ ص ۳۳، ۳۲ حدیث نمبر ۳۲۶۰ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی وان من اهل الکتاب الا لیؤمن بہ قبل موته قال خروج عیسیٰ بن مریم صلوٰۃ اللہ علیہ یعنی قرآن شریف میں وان من اهل الکتاب الا لیؤمن بہ قبل موته جو ہے اس سے مراد عیسیٰ بن مریم کا خروج ہے حاکم کہایہ حدیث صحیح ہے بخاری اور مسلم کی شرط پر اور ابن کثیر نے حسن بصری سے روایت کی وان من اهل الکتاب الا لیؤمن بہ قبل موت عیسیٰ واللہ انہ لحدی الآن عند اللہ ولكن اذا نزل آمنوا بہ اجمعون۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۵۷۶) یعنی اہل کتاب کا کوئی شخص نہیں۔ مگر عیسیٰ کے موت کے آگے ان پر ایمان لانے کا اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی حقر عیسیٰ اس وقت زندہ ہیں اور لیکن جب اتریں گے تو سب ان پر ایمان لائیں گے۔

امام احمد اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور ابن مردودہ اور عبد بن حمید اور مسدد اور سعید بن منصور اور فریابی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ وانه لعلم للساعة قال خروج عیسیٰ بن مریم علیہ السلام قبل یوم القیامة (مسند احمد ج ۱ ص ۳۸) یعنی قرآن شریف میں وانه لعلم للساعة جو ہے اس سے مراد عیسیٰ بن مریم علیہ السلام قیامت کے قبل خروج کرنا ہے۔

اور عبد بن حمید نے ابی جریرؓ سے روایت کی وانه لعلم للساعة قال خروج عیسیٰ بمعک فی الارض اربعین سنة تكون تلک الاربعین اربع سنین یحیی و یعمر۔ (تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۲۰) یعنی وانه لعلم للساعة سے مراد عیسیٰ علیہ السلام کا نکلتا ہے وہ زمین پر چالیس سال رہیں گے وہ چالیس سال بمنزلہ چار سال کے ہوں گے حج اور عمرہ ادا کریں گے۔

اور عبد بن حمید اور ابن جریر نے حسن سے روایت کی ہے۔ وانه لعلم للساعة قال نزول عیسیٰ۔ (ابن جریر ج ۱ ص ۱۰ ج ۵ ص ۲۵، مستدرک ج ۳ ص ۳۱۱ نمبر ۳۷۲۷) یعنی وانه لعلم للساعة سے مراد عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا ہے۔

اور عبد الرزاق اور عبد بن حمید اور ابن جریر نے قتادہ سے روایت کی۔ وانه لعلم للساعة قال نزول عیسیٰ علم للساعة و ناس یقولون القرآن علم للساعة۔

(ابن جریر طبری ج ۱ ص ۱۹۰، الجز الخامس والآخر، تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۲۰)

ان سب احادیث و آثار صحیحہ سے ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر گئے اور اب آسمان پر زندہ ہیں اور اخیر زمانے میں آسمان سے نازل ہو کے دجال امور کو قتل کریں گے اور مراد دجال سے ایک معین شخص ہے جو اولاً نبوت کا دعویٰ کر کے اس کے بعد الوہیت کا دعویٰ کرے گا اور اقسام کے فتنے پھیلا دے گا

تب عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے سفید منارہ پاس جو دمشق کے شرقی جہت میں ہے اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے اس کے بعد یاجوج و ماجوج نکلیں گے سو اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ان کو ہلاک کرے گا۔ اس کے بعد کئی سال کے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگی اور رسول اللہ ﷺ کے روضہ منور میں مدفون ہوں گے۔ پھر جو کوئی آپ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور شہر دمشق سے مراد قادیان اور دجال سے مراد پادریوں کی جماعت اور یاجوج و ماجوج سے مراد روس و انگریز کر کے کہتا ہے اور زعم کرتا ہے کہ اپنے کو خواب پڑا ہے کہ میں ہی روضہ مبارک میں دفن ہوں گا۔ سو وہ جھوٹا اور زندیق ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے وقت جو امورات ہوں گے وہ بالتفصیل صراحۃً احادیث میں مذکور ہیں ان سے کوئی ایک امر اس زندیق میں نہیں پایا جاتا اس لیے احادیث صحیحہ کو حقیقی معنی سے پھیر کے اپنے زعم کے موافق غلط معنی کرتا ہے۔ امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے۔ قال القاضي هذه الاحادیث التي ذكرها مسلم وغيره في قصة الدجال حجة لمذهب اهل الحق في صحة وجوده وانه شخص بعينه ابتلى الله به عباده و اقدره على اشیاء من مقدورات الله تعالى من احياء الميت الذي يقتله ومن ظهور زهرة الدنيا والخصب معه وجنة وناره وهريه و اتباع كنوز الارض له وامره السماء ان تمطر فتمطر والارض ان تنبت فتنبت فيقع كل ذلك بقدره الله ومشيتته ثم يعجزه الله تعالى بعد ذلك فلا يقدر على قتل ذلك الرجل ولا غيره و يبطل امره و يقتله عيسى عليه السلام و يثبت الله الذي آمنوا هذا مذهب اهل السنة وجميع المحدثين و الفقهاء والنظار (نووی شرح مسلم ج ۲ ص ۳۹۹ باب ذکر الدجال) اور معلوم کریں کہ عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے سفید منارہ کے پاس اتریں گے کر کے جو احادیث صحیحہ میں آیا ہے سو اس پر کسی زندیق نے اعتراض کیا ہے کہ ان دنوں انگریزی اخبارات سے معلوم ہوا کہ شہر دمشق کی مسجد جل گئی پھر سفید منارہ باقی نہ رہا۔ یہ اعتراض جو احادیث صحیحہ پر کرتا ہے سو وہ قسوت قلبی سے ہے اب منارہ بیضا جل گیا اور موجود نہ رہا تو بھی اس سے کچھ خلل نہیں کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے قبل وہاں البتہ بنایا جاوے گا شیخ جلال الدین السيوطی نے مصباح الزجاجة علی سنن ابن ماجہ میں لکھا ہے۔ قال حافظ ابن كثير وقد جددت منارة في زماننا وفي سنة احدى واربعين و سبعمائة من حجارة بيض ولعل هذا يكون من دلائل النبوة الظاهرة حيث قبض الله بناء هذه المنارة لينزل عيسى ابن مريم قلت هو من دلائل النبوة بلا شك فانه ﷺ اوحى اليه بجميع ما يحدث بعده مما لم يكن في زمنه اس کے بعد کہا فان لم يكن في بيت المقدس الان منارة بيضا فلا بد ان تحدث قبل نزوله. (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۹۷ حاشیہ باب ذکر الدجال) اور ہم نے جو ذکر کیا اس ہی پر اہل سنت کا عقیدہ ہے۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ ثم انه رفعه اليه وانه باق حتى وانه سينزله قبل يوم القيامة كما دلت عليه الاحاديث المتواترة التي سنوردها ان شاء الله قريبا فيقتل المسيح الضلالة و يكسر الصليب و يقتل الخنزير و يضع الجزية يعني لا يقبلها من احد من اهل الاديان بل لا يقبل الا الاسلام او السيف. (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۴۰۲، ۴۰۳ طبع بیروت لبنان)

امام ابو حنیفہؒ نے فقہ اکبر میں لکھا ہے۔ و خروج الدجال و ياجوج و ماجوج و طلوع الشمس من مغربها و نزول عيسى عليه السلام من السماء و سائر علامات يوم القيمة على ماوردت به الاخبار الصحيحة حق كائن. (فقہ اکبر ص ۵۵، ۵۶)

اور شیخ شہاب الدین السمر وردی قدس سرہ نے ”اعلام الہدی و عقیدۃ ارباب الحق“ میں فرمایا ہے و

تعتقد ان عیسیٰ علیہ السلام ينزل وان الدجال يخرج والشمس تطلع من مغربها كل ذلك حق
لاشك فيه اور امام کمال الدین محمد بن البہام نے کتاب ”المسائرہ فی العقائد المنجیة فی الآخرة“ میں
لکھا ہے و اشراط الساعة من خروج الدجال و نزول عیسیٰ علیہ السلام و خروج یاجوج و ماجوج
و خروج الدابة و طلوع الشمس من مغربها حق۔

”اور توضیح شرح المسائرہ“ میں ہے۔ و اشراط الساعة من خروج الدجال و نزول عیسیٰ بن
مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام من السماء و خروج یاجوج و ماجوج و خروج الدابة كما فی سورة
النمل و فی جامع الترمذی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ تخرج الدابة ومعها خاتم
سليمان و عصی موسى فتجلو وجه المومن و تحطم انف الكافر الحديث و طلوع الشمس من
مغربها كل منها حق و ردت بها النصوص الصحيحة الصريحة۔

امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے۔ قال القاضي عياض رحمه الله تعالى نزول عیسیٰ
علیہ السلام و قتله الدجال حق و صحيح عند اهل السنة للاحاديث الصحيحة فی ذلك و ليس فی
العقل ولا فی الشرع ما يظله فوجب اثباته و انكر ذلك بعض المعتزلة و الجهمية و من وافقهم و
زعموا ان هذه الاحاديث مردودة بقوله تعالى و خاتم النبيين و بقوله ﷺ لانبي بعدی و باجماع
المسلمين انه لانبي بعد نبينا ﷺ و ان شريعته مؤبدة الى يوم القيامة لا تنسخ و هذا استدلال فاسد
لانه ليس المراد نزوله عیسیٰ علیہ السلام انه لا ينزل نبيا بشرع ينسخ شرعنا ولا فی هذه الاحاديث
ولا فی غيرها شی من هذا بل صحت هذه الاحاديث هنا و ما سبق فی كتاب الايمان و غيرها انه
ينزل حكما مقسطا يحكم شرعنا و يحيي من امور شرعنا ما هجره الناس۔

(نووی شرح مسلم ج ۲ ص ۴۰۳ باب ذکر الدجال)
اور امام عبداللہ النبی نے ”عمدة العقاید“ میں لکھا ہے۔ و ما اخبر به النبي عليه السلام من خروج
الدجال و دابة الارض و یاجوج و ماجوج و نزول عیسیٰ علیہ السلام و طلوع الشمس من مغربها
حق۔ اور علامہ تفتازانی نے شرح عقاید نفسی میں لکھا ہے۔ و ما اخبر به النبي ﷺ من اشراط الساعة ای من
علاماتها من خروج الدجال و دابة الارض و یاجوج و ماجوج و نزول عیسیٰ علیہ السلام من السماء
و طلوع الشمس من مغربها فهو حق لانها امور ممكنة اخبر بها الصادق۔ (شرح عقاید نفسی ص ۱۷۳)

اور شیخ الاسلام احمد النفر اوی المائلی نے ”الفواکه الدوائی علی رسالة ابی زید القيروانی“ میں لکھا
ہے للساعة اشراط و علامات يجب الايمان بها وهي على قسمين كبرى و صغرى فالكبرى عشرة
خمس متفق عليها خروج الدجال و نزول عیسیٰ بن مریم من السماء الثانية و خروج الدابة و
یاجوج و ماجوج و طلوع الشمس من مغربها۔

اور بھی کہا الفایدة الثالثة فی نزول عیسیٰ علیہ السلام الى الارض لان نزوله حق ثابت
بالكتاب و السنة و ذلك عند نزوله من السماء آخر الزمان و سئل الجلال السيوطی رحمه الله
تعالى عن حياة عیسیٰ علیہ السلام و مقره و طعامه و شرابه فقال فی السماء الثانية لا ياكل ولا
يشرب بل هو ملازم للتسبيح كالملائكة و سبب رفعه الى السماء ان اليهود كذبتہ و آذنتہ و همت

بقتله رفعه الله الى السماء و اجتمع بالمصطفى عليهما الصلوة والسلام ليلة الاسراء فى السماء الثانية و استمر فيها حتى ينزل آخر الزمان عند المنارة البيضاء شرقى دمشق و اضعايديه على اجنحة ملكين و يكون نزوله عند صلاة الصبح فيقول له امير الناس وهو المهدي تقدم ياروح الله فصل بنا فيقول انكم معشر هذه الامة امراء بعضكم على بعض فصل بنا فيصلي بهم المهدي فاذا انصرف ياخذ عيسى حربة و يتبع الدجال فيقتله عند باب لد الشرقى و يحكم بشريعنا.

يعنى عيسى عليه السلام کا زمین پر اترنا حق ہے کتاب و سنت سے ثابت ہے اور یہ حکم اخیر زمانہ میں ان کو آسمان سے اترتے وقت ہوگا کسی نے شیخ جلال الدین السيوطى کو عيسى عليه السلام کی حیات اور ان کی رہنے کی جائے اور کھانے پینے سے سوال کیا تو آپ نے کہا عيسى عليه السلام دوسرے آسمان پر ہیں کچھ کھاتے پیتے نہیں بلکہ ملائکہ کے مانند ہمیشہ تسبیح کرتے ہیں اور ان کا آسمان پر جانے کا سبب یہ ہے کہ یہود نے آپ کو جھٹلایا اور ستایا اور قتل کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر اٹھالیا اور نبی ﷺ سے معراج کی رات دوسرے آسمان پر ملاقات ہوئی اور عيسى عليه السلام اسی میں ہمیشہ رہیں گے یہاں تک کہ اخیر زمانہ میں سفید منارے پاس جو دمشق کے شرقی جانب میں اتریں گے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے پکھوتوں پر دھرے ہوئے اور نماز صبح کے وقت اتریں گے پھر لوگوں کا امیر جو وہ مہدی ہے کہے گا یاروح اللہ آپ مقدم ہو کے اس میں نماز پڑھائیے۔ عيسى عليه السلام کہیں گے تم اے گروہ اس امت کے بعض بعضوں کے امیر ہیں تم ہمارے ساتھ نماز پڑھو پھر مہدی لوگ کے ساتھ نماز پڑھیں گے جب نماز سے پھریں گے تو عيسى عليه السلام اپنا حربہ لیں گے اور دجال کا پیچھا کریں گے پھر اس کو لد کے دروازہ شرقی پاس قتل کریں گے اور عيسى عليه السلام ہماری شریعت کے موافق حکم فرمائیں گے۔“

اور شیخ جلال الدین السيوطى نے (اتمام الدرایہ شرح النقایہ) میں لکھا ہے۔ وان نزول عيسى بن مریم علیہ السلام قرب الساعة و قتله الدجال حق.

اور علامہ المولى محمد الافندى نے (الطریقة الاحمدیہ) میں لکھا ہے۔ وما اخبره النبی ﷺ من اشراط الساعة من خروج دجال و دابة الارض و یاجوج و ماجوج و نزول عيسى علیہ السلام من السماء و طلوع الشمس من مغربها نحو ذلك كله حق.

اور علامہ شیخ ضیاء الدین ابراہیم نے (شرح الارشاد والی الاعتقاد) میں لکھا ہے۔ نزول السيد المسيح عيسى بن مریم صلی اللہ علی نبینا و علیہ وسلم قرب الساعة بعد خروج المسيح الدجال وفى الصحيح ما من نبی الا انذر قومه المسيح الدجال وفى رواية الا عور الكذاب وانى انذركموه الحديث وفيه مامن بلد الاسيد خله الدجال غير مكة والمدينة فاذا شدت فتنته انزل الله المسيح بن مریم فنزوله و قتله الدجال ثابت فى الحديث الصحيح فذلك حق يجب الايمان به.

اور علامہ ابن الوردى نے (خريدة العجائب) میں لکھا ہے۔ المسلمون لا يختلفون فى نزول عيسى بن مریم آخر الزمان قد قيل فى قوله تعالى و انه لعلم للساعة فلا تمترون بها انه نزول عيسى عليه السلام.

اور الشیخ الاسلام ابو عبد اللہ القرطبی نے (کتاب التذکرہ فى کشف احوال الموتى و امور الآخرة) میں لکھا ہے۔ قال ابو الحسن محمد بن الحسين بن ابراهيم بن عاصم الاثرى السنجرى قد تواترت الاخبار

و استفاضت بکثرة رواياتھا عن محمد المصطفیٰ والنبی المرتضیٰ ﷺ یحیی المہدی وانه من اهل بیتہ وانه سیملک سبع سنین و انه یملأ الارض عدلاً و انه ینخرج مع عیسیٰ علیہ السلام فیساعدہ علی قتله الدجال بباب لد بارض فلسطین و انه یؤم لهذه الامة و عیسیٰ علیہ السلام یصلی خلفہ فی طول من قصۃ و امرہ۔

اور علامہ برزنجی نے (اشاعۃ فی اشراف الساعۃ) میں لکھا ہے۔ قد علمت ان احادیث وجود المہدی و خروجه آخر الزمان وانه من عترۃ رسول اللہ ﷺ من ولد فاطمۃ علیہا السلام بلغت حد التواتر فلا معنی لانکارھا ومن ثم ورد من کذب بالدجال فقد کفرو من کذب بالمہدی فقد کفر رواہ فی الاسکاف فی فواید الاخبار و ابو القاسم السہیلی فی شرح السیر لہ۔ (اشراف الساعۃ ص ۳۲۶) اور علامہ شیخ علی مرتضیٰ نے (برہان فی علامۃ مہدی آخر الزمان) میں لکھا ہے۔ اخرج ابو بکر الاسکاف فی فواید الاخبار عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ من کذب بالدجال فقد کفر من کذب بالمہدی فقد کفر قال الشیخ ابن حجر الہیثمی ای کفر حقیقۃ کما هو المتبادر عن اللفظ اذ کان تکذیبہ کتکذیبہ بالسنة او الاستہزاء بها او الرغبة عنہا فقد قال ائمتنا و غیرہم لو قال لا نسان قرص اظفارک فانه سنة فقا لا لا افعلہ وان کان سنة رغبۃ عنہا کفر فکذا یقال بمثلہ۔

اور شیخ جلال الدین السيوطی نے (اعلام بحکم علیہ السلام) میں لکھا ہے۔ فیلزمک احد امرین اما نفی نزول عیسیٰ علیہ السلام او نفی النبوة عنہ و کلاہما کفر۔ (الحادی للتناوی ج ۲ ص ۱۶۶)

اور امام عبد الوہاب الشرنبلالی نے (کتاب البواقی والجواب) میں لکھا ہے۔ فان قيل فما الدلیل علی نزول عیسیٰ علیہ السلام من القرآن فالجواب الدلیل علی نزوله قوله تعالى و ان من اهل الكتاب الا لیؤمنن به قبل موته ای حین ینزل و یجتمعون علیہ و انکرت المعتزلة والفلاسفة والیہود و النصارى عروجه بجسده الی السماء وقال تعالى فی عیسیٰ علیہ السلام و انه لعلم للساعة قرى لعلم بفتح اللام والعین والضمیر فی انه راجع الی عیسیٰ علیہ السلام لقوله تعالى و لما ضرب ابن مريم مثلاً و معناه ان نزوله علامة القيامة و فی الحديث فی صفة الدجال فیینما هم فی الصلوة اذ بعث اللہ المسیح بن مريم فنزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق بین یدیه مهر و ذتان واضعاً کفیه علی اجنحة ملکین و مهر و ذتان بالذال المعجمة والمهملۃ مما حلتان مضبوطان بالورس فقد ثبت نزوله علیہ السلام بالکتاب و السنة و زعمت النصارى ان ناسوته صلب و لا هوتہ رفع و الحق انه رفع بجسده الی السماء و الايمان بذلك واجب قال تعالى بل رفعہ اللہ الیہ قال ابو طاهر القزوينی و اعلم ان کیفیۃ رفعہ و نزوله و کیفیۃ مکثہ فی السماء الی ان ینزل من غیر طعام و لا شراب مما یتقام عن درکہ العقل و لا سبیل لنا الا ان نؤمن بذلك تسليماً لسعة قدرة اللہ تعالیٰ و اطال فی ذکر شبه الفلاسفة و غیرہم فی انکار الرفع فان قيل فما الجواب عن استغنائه عن الطعام و الشراب مدة رفعہ فان اللہ تعالیٰ قال و ما جعلناہم جسد الا یاکلون الطعام فالجواب ان الطعام انما جعل قوتاً لمن یعيش فی الارض لانه مسلط علیہ الهواء الحار و البارد فیخل بدنہ فاذا انحل عوضہ اللہ تعالیٰ

بالغذاء اجراء لعادته في هذه الخطة الغبراء واما من رفعه الله تعالى الى السماء فانه يلطفه بقدرته و يغنيه عن الطعام و الشراب كما اغنى الملائكة عنهما فيكون حينئذ طعام التسبيح و شرابه التهليل كما قال ﷺ اني ابيت عند ربي يطعمني و يسقيني و في الحديث مرفوعا ان بين يدي الدجال ثلاث سنين سنة تمسك السماء منها ثلث قطرها و الارض ثلث نباتها و في السنة الثانية تمسك السماء ثلثي قطرها و الارض ثلثي قطرها و الارض ثلثي نباتها و في السنة الثالثة تمسك السماء قطرها كلها و الارض نباتها كلها فطالت له اسماء بنت زيديا رسول الله انا لنعجن عجينا فما نجزه حتى نجوع فكيف بالمؤمنين حينئذ فقال يجزيهم ما جزى اهل السماء من التسبيح و التقديس قال الشيخ ابو طاهر وقد شاهدنا رجلا اسمه خليفة الخراط كان مقيما بابهر من بلاد المشرق مكث لا يطعم طعاما منذ ثالث و عشرين سنة و كان يعبد الله ليلا و نهارا من غير ضعف فاذا علمت بذلك فلا يبعد ان يكون قوت عيسى عليه السلام التسبيح و التهليل و الله اعلم بجميع ذلك.

(البواقيت والخواهر ج ٢ ص ١٣٦)

یعنی اگر کسی نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے پر قرآن شریف سے کیا دلیل ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے پر اللہ تعالیٰ کا قول دلیل ہے۔ و ان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته یعنی اور کوئی نہیں اہل کتاب سے مگر البتہ اس پر ایمان لائے گا اس کی موت کے آگے یعنی جبکہ عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اور لوگ ان پر جمع پڑھیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسد سے آسمان پر جانے کو معتزلہ اور فلاسفہ اور یہود و نصاریٰ انکار کیے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں فرماتا ہے۔ و انه لعلم للساعة بعضو کی قرأت لعلم ہے لام اور عین کی فتح سے اور انہ کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام طرف راجع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولما ضرب ابن مريم مثلا اور اس کا معنی اس طور پر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا قیامت کی علامت ہے اور حدیث شریف میں دجال کی صفت میں آیا ہے کہ جس حال میں کہ لوگ نماز میں رہیں گے یکا یک اللہ تعالیٰ صبح ابن مریم کو بھیجے گا پھر سفید منارہ پاس جو دمشق کے شرقی جانب ہے اتریں گے دو مہر و ذے پہننے ہوئے اور اپنے ہاتھوں کے پنجے دو فرشتوں کے پکھونوں پر دھرے ہوئے پس عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا کتاب سنت سے ثابت ہو چکا اور نصاریٰ زعم کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کا ناسوت یعنی جسم مصلوب ہوا اور ان کا لاہوت یعنی روح اٹھایا گیا اور حق بات وہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسد کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بل رفعه الله اليه شیخ ابوطاہر قزوینی نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھائے جانا اور نزول کرنا اور نزول کیے تک بغیر کھانے اور پینے کے آسمان میں ٹھہرے رہنا ان امور سے ہے جن کے دریافت سے عقل قاصر ہے اور ہم کو اس میں کچھ راہ نہیں ملتی مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت وسیعہ کو مان لے کے اس پر ہم ایمان لے لانا ہے۔ پھر شیخ ابوطاہر نے فلاسفہ وغیرہم جو عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کا انکار کرتے ہیں ان کے شبھوں میں بیان طویل کیا ہے اگر کوئی کہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ایام رفع میں کھانے اور پینے سے کیوں بے نیاز ہوئے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و ما جعلناهم جسدا لا ياكلون الطعام. (انبیاء ٨) تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو شخص زمین پر گزران کرتا ہے اس ہی کے لیے طعام قوت ہوا ہے کیونکہ ان پر گرم و سرد ہوا مسلط رہنے سے بدن لاغر ہوتا ہے۔ پھر جب بدن لاغر ہو گیا تو اللہ تعالیٰ بطور عادت کے یہاں خطہ زمین میں غذا کو اس کا عوض کیا ہے اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ آسمان کی طرف اٹھالیا ہے سو اس کو اپنی قدرت سے لطیف کرتا ہے اور

کھانے پینے سے بے پرواہ کرتا ہے جیسا کہ فرشتوں کو کھانے پینے سے مستغنی کیا پھر اس وقت عیسیٰ علیہ السلام کا کھانا تیج ہے اور پینا تہلیل جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انی ابیت عند ربی يطعمنی و یسقینی اور مرفوع حدیث میں آیا ہے کہ دجال نکلے کے آگے تین سال آئیں گے ایک سال آسمان سے ٹلٹ یعنی تہائی برسات اور زمین سے ٹلٹ سرسبزی کی کشش ہوگی اور دوسرے سال آسمان سے دو ٹلٹ برسات اور زمین سے دو ٹلٹ سرسبزی کی کشش ہوگی اور تیسرے سال آسمان سے کل برسات اور زمین سے کل نبات کا امساک ہوگا۔ پس اسما بنت زید نے عرض کی یا رسول اللہ ہم آنا گوندتے ہیں سو روٹی تیار ہونے کے آگے ہم بھوکے ہو جاتے ہیں پھر اس روز مؤمنوں کا کیا حال ہوگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کو تیج و تقدیس کافی ہوگی جو آسمان والوں کو کفایت کرتی ہے۔ شیخ ابو طاہر نے کہا کہ ہم نے مشاہدہ کیا ایک شخص کو جس کا نام خلیفۃ الخراط تھا اور ابہر میں مقیم تھا جو بلاد مشرق سے ہے۔ تیس برس تک کچھ نہ کھایا اور شب و روز بغیر ضعف کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا پس جب یہ معلوم ہوا تو کچھ بعید نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کا قوت تیج و تہلیل رہے واللہ اعلم بجمع ذلک۔

اور امام ابو اسحق احمد بن محمد العسلی نے کتاب (العرائس) میں لکھا ہے۔ ذکر نزول عیسیٰ علیہ السلام من السماء فی المرة الثانية فی آخر الزمان قال اللہ تعالیٰ وانه لعلم للساعة فلا تمترن بها الا وقیل للحسین بن الفضل هل تجد نزول عیسیٰ علیہ السلام فی القرآن قال نعم قوله و کھلا وهو لم یکن یکھل فی الدنيا و انما معناه و کھلا بعد نزوله من السماء۔

اور شیخ ابن حجر نے (شرح البزیه) میں لکھا ہے۔ انہم ای اليهود حسدوا عیسیٰ علیہ السلام حتی زعموا انہم قتلوه و صلبوه و ما دری الملاعن انہ شبہ لہم مثله فقتلوه و نجاه منهم ثم رفعہ الی السماء لینزل آخر الزمان حاکما بشریعة محمد ﷺ مصلیا وراء المہدی اول نزولہ لیعلم انہ نزول تابعاً لہذہ الامۃ عاملاً بشریعة۔

اور شیخ الاسلام ابو عبد اللہ فضل اللہ بن تاج الدین ابوسعید الحسن التورانی نے کتاب (المستند) میں لکھا ہے و بعد از ظہور دجال و فساد وی در زمین نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام از آسمان است و با حدیث درست از رسول اللہ ﷺ ثابت شدہ سبت کہ عیسیٰ علیہ السلام در وقت اقتراب ساعت، از آسمان فرود آید زندہ و دجال را بہ کشت و زمین از خبث و فساد و اتباع وی از اہل شرک خاصہ جہودان کہ دعویٰ کردہ اند کہ عیسیٰ علیہ السلام را بکشتیم و صلب کرویم پاک کند اور حافظ منادی نے (شرح جامع الصغیر) میں لکھا ہے۔ ینزل عیسیٰ بن مریم من السماء آخر الزمان وهو نبی رسول عند المنارة البيضاء۔ (سراج منیر ج ۴ ص ۴۴۱)

اور علامہ شیخ علی العزیزی نے (سراج المنیر شرح الجامع الصغیر) میں لکھا ہے۔ ینزل عیسیٰ ابن مریم من السماء آخر الزمان وهو نبی رسول عند المنارة البيضاء۔ (سراج منیر ج ۴ ص ۴۴۱)

اور مولانا شاہ ولی اللہ نے (فوز الکبیر) میں لکھا ہے۔ و نیز از ضلالت ایشان یعنی نصاریٰ یکی آن است کہ جزم می کنند کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مقتول شدہ است و فی الواقع در قصہ عیسیٰ اشتہای واقع شدہ بود رفع بر آسمان را قتل گمان کردند و کا بر اعرن کا بر جان غلط را روایت نمودند خدا تعالیٰ در قرآن شریف از آلہ شبہ فرمود کہ ما قتلوه و ما صلبوه ولكن شبہ لہم۔ (فوز الکبیر ص ۱۹)

اور میرے والد امام العلماء مولانا صبغۃ اللہ قاضی الملک بدرالدولہ مرحوم نے اپنے کسی فتوے میں لکھا

ہے۔ عروج جسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم رانیز واقع۔ چنانچہ نص اذ قال اللہ یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی الایۃ ونص وما قتلوه یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ (نساء ۱۵۵، ۱۵۸) بران وال است وانکاران کفر الصلاحت اتھی۔ اور معلوم کریں کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں جو فرماتا ہے۔ وما قتلوه یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ یعنی اور نہیں مارے اس کو یعنی عیسیٰ کو بیشک بلکہ اس کو اٹھایا اللہ نے اپنی طرف اور فرمایا یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی سوا اس رفع سے عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھانے کے جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھالینا مراد ہے رفع روحی مراد نہیں اور جو کہا یعنی اپنی طرف اٹھالیا وہ تعظیم کے لیے ہے اور اس سے مراد ایسی جگہ پر لے لیا جہاں اللہ تعالیٰ کے غیر کا حکم جاری نہیں۔ وہ آسمان ہے اس پر قاضی مفسرون کا اتفاق ہے ابن جریر اور ابن ابی حاتم حس بصری سے روایت کیے ہیں۔ فی الایۃ قال رفعہ اللہ فہو عندہ فی السماء۔

اور امام واحدی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔ بل رفعہ اللہ الیہ ای الموضع الذی لا یجری لاحد سوی اللہ فیہ حکم فکان رفعہ الی ذلک الموضع رفعاً الیہ لانہ رفع عن ان یجری علیہ حکم احد من العباد یوکد ہذا ان الحسن قال بل رفعہ اللہ الیہ ای الی السماء کما قال ومن یشخرج من بیتہ مہاجراً الی اللہ و كانت الحجرۃ الی المدینۃ اور بھی امام واحدی نے کہا۔ رافعک الی ای سمانی و محل کرامتی فجعل ذلک رفعاً الیہ للتعظیم والتعظیم اور امام ابو الیث نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔ قال مقاتل بل رفعہ اللہ الی السماء فی شہر رمضان اور امام عبداللہ بن احمد النسخی نے مدارک التنزیل میں لکھا ہے۔ و رافعک الی الی سمانی مقرر ملائکتی (ج ۱ ص ۱۲۳) اما متوفیک جو فرمایا اس سے کیا مراد ہے۔ سلف اس میں اختلاف کرتے ہیں کیونکہ عرب کے محاورہ میں توفی کا لفظ متعدد مضمون پر مستعمل ہوتا ہے سو یہاں کونسا معنی ہے اس میں چند اقوال ہیں پہلا قول توفی کا معنی استوفی کا ہے۔ وہ مشتق ہے توفی حقہ واستوفی سے یعنی پورا کرنا اس سے مراد مستوفی اجلک ہے یعنی تیری عمر پوری کروں گا، کافروں کے ہاتھ پر تجھ کو مرنے نہ دوں گا بلکہ تجھ کو آسمان پر بلواؤں گا عمر پوری ہونے کے بعد تیری موت آئے گی۔ تفسیر بیضاوی میں ہے۔ انی متوفیک ای مستوفی اجلک و مؤخرک الی اجلک المسمی عاصما واصحابک من قتلہم۔

(انوار التنزیل ج ۱ ص ۱۳۰)

اور تفسیر کبیر میں ہے ای انی متمم عمرک فحینئذا توفیک فلا اترکھم حتی یقتلوک بل انا رافعک الی سمانی و مقربک ملائکتی و اصونک عن ان یتمکنوا من قتلک (تفسیر کبیر ج ۳ ص ۷۱ الجزء الثامن) اور تفسیر مدار میں ہے ای مستہ فی اجلک و معناه انی عاصمک ان یقتلک الکفار و ممیتک حتف انفک لا نقلاً بایدیہم۔ (تفسیر نسفی ج ۱ ص ۱۲۳) دوسرا قول توفی کا معنی قبض کرنا ہے اس سے مراد متوفیک من الارض ہے۔ یعنی قابضک من الارض وہ مشتق ہے توفیت الشی سے یعنی اس چیز کو میں نے پورا لے لیا اس سے کچھ چھوڑا اب معنی آیت کے یہ ہوں گے میں تجھ کو پورا یعنی تیرے روح اور جسد کے ساتھ زمین سے لے لوں گا اور کافروں کے ہاتھ پر مرنے نہ دوں گا یہ معنی حسن بصری اور مطر الوراق اور ابن جریج اور ابن جریر سے منقول ہے شیخ جلال الدین السیوطی نے تفسیر درمنثور میں لکھا ہے۔ ماخرج عبدالرزاق وابن جریر وابن ابی حاتم عن الحسن قال متوفیک من الارض اور یہ بھی کہا و اخراج ابن جریر وابن ابی حاتم عن مطر الوراق فی الایۃ قال متوفیک من الدنیا و لیس نوم موت اور بھی کہا۔ و اخراج ابن ابی حاتم

عن ابن جریج فی الایة قال رفعه ایاه توفیة درمنثور ج ۲ ص ۳۶ اور تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہے۔ وکذا قال ابن جریر توفیہ ہو رفعہ اور امام محی السنہ البغوی نے معالم التزیل میں لکھا ہے۔ واختلفوا فی معنی التوفی منها قال الحسن والکلبی وابن جریج انی قابضک ورافعک من الدنیا الی من غیر موت بدنک یدل علیہ قوله تعالی فلما توفیتنی ای قبضتنی الی السماء وانا حی لان قومه انما تنصروا بعد رفعه لا بعد موته (معالم التزیل ج ۱ ص ۱۶۲) اور علامہ شمس الدین الرطبی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے او قابضک من الارض ورافعک الی من غیر موت من قولهم توفیت الشئ واستوفیتہ اذا اخذته و قبضته تاما للرد علی النصاری حیث زعموا ان الله رفع روحه دون جسده۔ تیسرا قول اس کا معنی میٹک ہے اور اس میں تقدیم و تاخیر ہے یعنی تجھ کو اٹھانے والا ہوں اور مارنے والا ہوں۔ یعنی اخیر زمانے میں۔ یہ قول ابن عباس اور قتادہ اور ضحاک کا ہے تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما میں ہے۔ یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک مقدم و موخر یقول انی رافعک الی و مطہرک منجیک من الذین کفروا بک و جاعل الذین اتبعوک اتباعوا دینک فوق الذین کفروا بالحجة والنصرة الی یوم القيامة ثم متوفیک قابضک بعد النزول تفسیر ابن عباس ص ۶۳ اور شیخ جلال الدین السیوطی نے تفسیر درمنثور میں لکھا ہے۔ اخرج اسحق بن بشروا بن عساکر من طریق جریر عن الضحاک عن ابن عباس فی قوله انی متوفیک و رافعک یعنی رافعک ثم متوفیک فی آخر الزمان (درمنثور ج ۲ ص ۳۶) اور بھی کہا اخرج ابن جریر و ابن منذر و ابن ابی حاتم من طریق علی عن ابن عباس فی قوله انی متوفیک یقول انی ممیتک۔ (ایضاً) اس اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بخاری نے بھی اپنی صحیح میں تعلیقاً روایت کیا ہے۔ اس سے مخالفین جو توہم کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے اور آسمان پر فقط ان کی روح گئی سو وہ جہل ہے کمالین حاشیہ جلالین میں ہے۔ وفی البخاری قال ابن عباس متوفیک ای ممیتک مضاه فی وقت موتک بعد النزول من السماء و رافعک الآن اور شیخ جلال الدین السیوطی نے درمنثور میں لکھا ہے۔ و اخرج ابن ابی حاتم عن قتادة انی متوفیک و رافعک الی قال هذا من المقدم والمؤخر ای رافعک الی و متوفیک۔ (درمنثور ج ۲ ص ۳۶) اور شیخ جلال الدین السیوطی نے اتفاق میں لکھا ہے الرابع والاربعون فی مقدم القرآن و مخرهما قسمان الاول ما اشکل معناه بحسب الظاهر فلما عرف انه من باب التقديم والتاخير اتضح وهو جديران یفرد بالتصنيف و قد تعرض السلف لذلك فی آیات فاخرج ابن ابی حاتم عن قتادة فی قوله فلما تعجبک موالهم ولا اولادهم انما یرید الله لیعذبهم بها فی الحیوة الدنیا قال هذا من تقادیم الکلام یقول لا تعجبک اموالهم ولا اولادهم فی الحیوة الدنیا انما یرید الله ان یعذبهم بها فی الآخرة و اخرج عنه ایضاً فی قوله ولولا کلمة سبقت من ربک لکان لزاماً واجل مسمى قال هذا من تقادیم الکلام یقول لولا کلمة واجل مسمى لکان لزاماً و اخرج عن مجاهد فی قوله انزل علی عبده الکتاب ولم یجعل له عوجاً قیما قال هذا من التقديم والتاخير انزل علی عبده الکتاب قیما ولم یجعل له عوجاً و اخرج عن قتادة فی قوله تعالی انی متوفیک و رافعک الی قال هذا من المقدم والمؤخر انی رافعک الی و متوفیک (الاتقان ج ۲ ص ۲۱) اور فقیہ ابواللیث السمرقندی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔ ففی الآیة تقدیم و تاخیر و معناه انی رافعک من الدنیا الی السماء و متوفیک بعد ان تنزل من

السماء علی عهد الدجال یہاں سے معلوم ہوا کہ جس نے اس تقدیم و تاخیر کو تحریف کہا سو وہ ابن عباس وغیرہ سلف پر طعن کیا چوتھا قول متوفیک کا معنی ممیتک ہے یعنی میں مارنے والا ہوں اور رافعک میں واو جو آیا ہے ترتیب کا فائدہ تو نہیں بخشتا آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ یہ کام کرے گا لیکن کب کرے گا کیا کرے گا آیت میں مذکور نہیں اس کا بیان دلیل پر موقوف ہے دلیل سے ثابت ہوا کہ عیسیٰ زندہ ہیں احادیث سے ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام زمین پر آئیں گے دجال کو قتل کریں گے بعد ان کی وفات ہوگی امام فخر الدین الرازی نے تفسیر کبیر میں کہا۔ الوجه الرابع فی تاویل الآیة ان الواو فی قوله متوفیک و رافعک لا یفید الترتیب فالآیة تدل علی انه تعالیٰ یفعل به هذه الافعال فاما کیف یفعل و متى یفعل فالامر فیہ موقوف علی الدلیل و قد ثبت بالدلیل انه حی ورد الخبر عن النبی ﷺ فانه سینزل و یقتل الدجال ثم انه تعالیٰ یتوفاه بعد ذلک (تفسیر کبیر ج ۳ ص ۷۱، ۷۲ ج ۸ ثمن) اور تفسیر مدارک میں ہے۔ او ممیتک فی وقتک بعد النزول من السماء و رافعک الآن اذا الواو لا یوجب الترتیب قال النبی ﷺ ینزل عیسیٰ خلیفۃ علی امتی بدق الصلیب و یقتل الخنازیر ویلبث اربعین سنة و یتزوج و یولد ثم یتوفی (تفسیر المنہی ج ۱ ص ۱۲۵) پانچواں قول موت سے مراد نیند ہے عیسیٰ علیہ السلام سوتے تھے اس ہی حالت میں ان کو آسمان پر لے گیا تاکہ ان کو کچھ خوف لاحق نہ ہو پھر آسمان پر گئے بعد بیدار ہوئے یہ قول ربیع بن انس کا ہے اور حسن بصری سے بھی ایک روایت ہے شیخ جلال الدین السیوطی نے درمنثور میں لکھا ہے۔ و اخرج ابن جریر وابن ابی حاتم من وجه آخر عن الحسن فی قوله انی متوفیک یعنی وفاة المنام رفعه الله فی منام۔

(درمنثور ج ۲ ص ۳۶)

اور امام فی السنۃ البغوی نے معالم التنزیل میں لکھا ہے۔ وقال الربیع بن انس المراد بالتوفی النوم وکان عیسیٰ قد نام فرفعه الله نائما الی السماء معناها انی ممیتک و رافعک الی کما قال الله تعالیٰ وهو الذی یتوفکم باللیل ای ممیتکم۔ (معالم التنزیل ج ۱ ص ۱۲۲) اور امام فخر الدین الرازی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے الثالث قال الربیع بن انس انه قال نومه حال مارفعه الی السماء قال تعالیٰ الله یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها۔ (تفسیر کبیر ج ۳ ص ۷۱ ج ۸ ثمن) اور تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ وقال الا کثرون المراد بالوفاة هنا النوم کما قال الله تعالیٰ وهو الذی یتوفکم باللیل الآیة وقال الله یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها الایة وکان رسول الله ﷺ یقول اذا قام من النوم الحمد لله الذی احيانا بعد ما ماتنا۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۳۹) اور علامہ شمس الدین الرملی نے کہا۔ متوفیک نایما ومنه قوله تعالیٰ الله یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها فجعل النوم وفاة وانما رفعه نائما التلا یلحقه خوف اور تفسیر مدارک میں ہے او متوفی نفسک بالنوم و رافعک وانت نایم حق لا یلحقک خوف و تستیقظ وانت فی السماء آمن مقرب انتہی۔ (تفسیر المنہی ج ۱ ص ۱۲۵)

یہاں سے معلوم ہوا کہ مخالفین جو زعم کرتے ہیں کہ ربیع بن انس بھی واقعہ موت حضرت مسیح کے قائل ہیں سو وہ باطل ہے۔ چھٹا قول اس کا معنی مرنے کا ہے یعنی میں تجھ کو مارتا ہوں اور تیرے دشمنوں کو تجھ پر مسلط نہیں کرتا پھر عیسیٰ علیہ السلام مر گئے بعد تین ساعت یا تین روز یا سات ساعت کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر گئے۔ یعنی روح و جسم کے ساتھ آسمان پر گئے علماء اس قول کو ضعیف کہتے ہیں بلکہ محمد بن اسحق وغیرہ اس کو نصاریٰ کا قول کہہ کر تصریح کیے

ہیں اور معالم میں وہب سے نقل کیا ہے۔ توفی اللہ عیسیٰ ثلاث ساعات من النہار ثم احیاء و رفعہ اللہ الیہ وقال محمد بن اسحق ان النصارى یزعمون ان اللہ توفاه سبع ساعات من النہار ثم احیاء و رفعہ الیہ۔ (معالم التریل ج ۱ ص ۱۶۲)

اور تفسیر ابن کثیر میں ہے قال ابن اسحق والنصارى یزعمون ان اللہ توفاه سبع ساعات ثم احیاء قال اسحق بن بشیر عن ادریس عن وہب اماتہ اللہ ثلاثہ ایام ثم بعثہ ثم رفعہ (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۳۹، انوار التریل ج ۱ ص ۳۰) اور تفسیر بیضاوی اور تفسیر ابی سعود میں ہے۔ وقیل اماتہ اللہ سبع ساعات ثم رفعہ الی السماء والیہ ذہبت النصارى (تفسیر ابوسعود ج ۱ ص ۴۳) یہاں سے معلوم ہوا کہ وہب سے یہی منقول ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے پھر زندہ ہو کے اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر گئے اور ابن اہلق اس کو نصاریٰ کا قول ہے کہ لکھا ہے پھر مخالفان نے عیسیٰ علیہ السلام مرنے کے فقط رفع روح ہونے کی نسبت وہب اور ابن اہلق کے طرف جو کیے ہیں وہ باطل ہے اور جانے کہ یہاں متوفیک کے معنی میں سلف کے اختلاف کرنے کی وجہ یہ ہے وہ باطل ہے اور جانے کہ یہاں متوفیک کے معنی میں سلف اختلاف کرنے کی وجہ یہ ہے کہ سب اہل سنت کا اتفاق ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر گئے اس میں کسی اہل سنت کو خلاف نہیں ہاں اختلاف اس میں کیے ہیں کہ بغیر مرے کے زندہ آسمان پر گئے یا مر کے چند ساعت کے بعد زندہ ہو کے اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر گئے۔ سو جمہور مفسرین پہلے قول کو اختیار کیے ہیں اور ثانی قول جو وہب سے منقول ہے وہ ضعیف ہے لکھے ہیں۔ علماء کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ رہنے سے ہمارے نبی کریم ﷺ پر ان کی فضیلت لازم نہیں آتی کیونکہ جب آپ ﷺ سے دین کی تکمیل ہو چکی تو آپ ﷺ کو یہاں رہنے سے وصال الہی ہونا بہتر ہے اور بھی عیسیٰ علیہ السلام محمد ﷺ کی اور آپ ﷺ کے امت کی صفت انجیل میں دیکھی تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اپنے کو زندہ رکھے تاکہ نبی کریم ﷺ کو دیکھے اور آپ کی امت میں رہنے کا شرف حاصل کرے سو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کیا اور اخیر زمانے میں شریعت مصطفویٰ کو ان سے تائید بخشے گا اس صورت میں نبی کریم ﷺ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اس کے سوائے نبی کریم ﷺ شب معراج میں اس سے زیادہ ترقی فرمائے۔ علامہ قسطلانی نے مواہب الدنیہ میں لکھا ہے۔ واماما اعطیہ عیسیٰ علیہ السلام ایضا من رفعہ الی السماء فقد اعطی نبینا ﷺ ذلک لیلۃ المعراج وزاد فی الترقی لما الدرجات و سماع المناجات والخلوة فی الحضرة المقدسة بالمشاهدة اور محمد ﷺ جس زمین پر مدفون ہوئے سو اس کا رتبہ عرش سے بھی بڑھ کے ہے اور مدینہ منورہ مہبط برکات و کمالات ہے جس سے امت کو انواع خیرات و منافع حاصل ہوتے ہیں۔ امام تقی الدین السبکی نے کہا قبر شریف پر کمالات اس قدر نازل ہوتے ہیں کہ ان کے ادراک سے عقول قاصر ہیں پھر وہ جانے کیونکر افضل نہ ہو۔ شیخ الامام احمد بن محمد العباسی تحفۃ السائل میں لکھا ہے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام یدوق الموت فی آخر الزمان لانه قرأ الانجیل و رای صفة محمد ﷺ فتمنی ان یراہ فدعا اللہ تعالیٰ ان یرزقہ الحیاء ان یرزقہ محمد ﷺ فاستجاب اللہ دعاءہ فراہ لیلۃ المعراج ولما رای فی الانجیل فضل أمة ﷺ تمنی ان یکون من أمة فدعا اللہ تعالیٰ فاستجاب دعاءہ و وعدہ ان یرزقہ فی هذه الامة فی آخر الزمان و فی هذا فضل محمد ﷺ اور ولی ملا کمال باشانے رسالہ ”فی فضلیۃ محمد ﷺ“ میں لکھا ہے واما احتجاج المخالف علی تفضیل عیسیٰ علیہ السلام علی نبینا علیہ السلام بانہ فی السماء و فی زمرة الاحیاء

فالجواب عنه ان كونه عليه السلام ميتا بعد تكميل النفس و اكماله الدين انفع من كونه حيًا اما في حق فظاھر فان تعلق النفس بالبدن لمصلحة التكميل فبعد فراغها عن تلك المصلحة حقها ان يقطع علاقة البدن و يرجع الحاصلها وما يليق بشانها من التجرد واما في حق الامة فلما فيه من الرحمة على ما افصح عنه عليه السلام بقوله اذا اراد الله رحمة امة من عباده قبض نبيها فجعل لها فرطا و سلفا بين يديها ثم ان في كونه عليه السلام مدفونا في الارض غير مرفوع الى السماء نفعا آخر للامة حيث صارت روضة المقدسة مهبطا للبركات و مصعدًا للدعوات و مؤظنا للاجتماعات على الطاعات المغير ذلك من انواع الخيرات ثم ان كون عيسى عليه السلام في زمرة الاحياء لمصلحة احياء دينه عليه السلام في آخر الزمان بدلالة انه ينزل من السماء و يكون خليفة له عليه السلام فالشرف من الوجه المذكور مرجع جله الى نبينا عليه الصلوة والسلام فما ذكر المخالف في معرض الاحتجاج لنا لا علينا، اور عيسى عليه السلام جب آسمان سے نازل ہوں گے تو ہمارے نبی کریم ﷺ کی شریعت پر حکم کریں گے اور نبی کریم ﷺ کی امت سے رہیں گے اس پر علماء کا اجماع ہے اور ان کو امت میں رہ کر نبی کریم ﷺ کی شریعت پر حکم کرنا ان کی نبوت و رسالت کو منافی نہیں بلکہ ان کی نبوت و رسالت علیٰ حالہ باقی ہے اور ان کی نبوت باقی رہنا نبی ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کو منافی نہیں کیونکہ وہ نبی ﷺ کے تابع اور امتی ہوں گے۔ حافظ ابن حجر کی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے۔ الذی نص علیہ العلماء بل اجمعوا علیہ انه یحکم بشریعة محمد ﷺ و علی ملة و فی روایة سندھا جید مصدقا بـمحمد و علی ملته اماما مہدیا و حکما عدلا اور بھی کہا و عیسیٰ نبی کریم باق علی نبوة و رسالة لا کما زعمہ من لا یعتد بہ انه واحد من هذه الامة لان کون واحدا منهم یحکم بشریعتهم لاینا بقاء ہ علی نبوة و رسالة (الفتاویٰ المدنیہ ص ۱۵۴، ۱۵۵ طبع مصطفیٰ البابی) اور امام خطابی نے معالم السنن میں حدیث ان عیسیٰ علیہ السلام یقتل الخنزیر کی شرح میں لکھا ہے۔ فیہ دلیل علی وجوب قتل الخنازیر و بیان ان اعیانہا نجسة و ذلك لان عیسیٰ علیہ الصلوة والسلام انما یقتل الخنزیر علی حکم شریعة نبینا ﷺ لان نزوله انما یكون آخر الزمان و شریعة الاسلام باقیہ اور امام بغوی نے شرح السنہ میں لکھا ہے۔ لان عیسیٰ علیہ السلام انما یقتلہا ای الخنازیر علی حکم شرع الاسلام (شرح السنہ ج ۷ ص ۳۵۵) اور الامام القرطبی نے کتاب التذکرہ میں لکھا ہے۔ لا یجوز ان یتوهم ان عیسیٰ علیہ السلام یزول نبیا بشریعة متجددة غیر شریعة نبینا محمد ﷺ بل اذا نزل یكون یومئذ من اتباع محمد ﷺ کما اخبر ﷺ حیث قال لعمر لو کان موسیٰ حیا ما وسعه الا اتباعی اور حافظ جلال الدین السیوطی نے کتاب الاعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام میں لکھا ہے انه یحکم بشرع نبینا لا بشرعہ کما نص علی ذلك العلماء ووردت بہ الاحادیث و اتفق علیہ الاجماع۔ (الحادی للفتاویٰ ج ۲ ص ۱۵۵) اور بھی کہا کہ امام سبکی وغیرہ ایک جماعت علماء کی کہا ہے۔ ان عیسیٰ علیہ السلام مع بقائه علی نبوة معدود من امة النبی ﷺ و هو حی مؤمن و مصدقا و کان اجتماعہ بہ مرات فی غیر لیلة الاسراء..... اور بھی کہا۔ قد رایت فی عبارة السبکی فی تصنیف له بما نصہ انما یحکم عیسیٰ بشریعة نبینا ﷺ بالقران والسنة وحينئذ فیترجح ان اخذ للسنة من النبی ﷺ بطریق المشافیه من غیر واسطة وقد عدہ بعض المحدثین فی جملة الصحابة هو والخضر والیاس قال الذہبی فی تخریجہ الصحابة

عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نبی و صحابی فانه رای النبی ﷺ فهو آخر الصحابة موتا (ایضاً ص ۱۶۱)
اور علامہ تفتازانی نے شرح القاصد میں لکھا ہے۔ فان قيل اليس عيسى عليه السلام حيا بعد نبينا رفع الى
السماء و سينزل الى الدنيا قلنا بلى ولكنه على شريعة نبينا لا يسعه الا اتباعه على ما قال عليه
السلام في حق موسى عليه السلام انه لو كان حيا لما وسعه الا اتباعي فيصيح انه خاتم الانبياء
عليهم السلام بمعنى انه لا يبعث بعد مني.

(شرح القاصد ج ۳ ص ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷ المبحث الخامس بعثة عليه السلام الى الناس كافة)
اور شیخ شہاب الدین الاسدی نے (الاقوال النافعة فی حل فریة الجامع) میں لکھا ہے۔ فلا نبی بعده یقیناً
للنص والاجماع فحینئذ فیمنی ﷺ الوارد فی الحدیث نزوله آخر الزمان بشرعنا المحمدی ای
لا بشرعه اور ملا جلال الدروانی نے اپنے عقیدہ میں لکھا ہے۔ واما نزول عیسیٰ علیہ السلام ومتابعته
بشريعة (ای شریعة محمد ﷺ) فهو ما یؤكد كونه خاتم النبیین اور شیخ عبدالحق دہلوی نے ترجمہ مشکوٰۃ
میں لکھا ہے۔ تحقیق ثابت شدہ است با حدیث صحیحہ آنکہ عیسیٰ علیہ السلام فردی آید از آسمان بر زمین و می باشد تابع دین
محمد ﷺ و حکم می کند بشریعت آنحضرت، اور مولانا عبدالرحمن جامی نے اپنے عقیدہ میں لکھا ہے۔

چون	در	آخر	زمان	بقول	رسول
کند	از	آسمان	مسبح	نزل	
پیر	و	شرع	دین	او	باشد
تابع	اصل	و	فرع	او	باشد
دین	ہمیں	شرع	و	دین	او
ہمہ	کس	را	دین	او	خواند

اور امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اپنے مکتوب ۲۰۹ جلد اول میں لکھا ہے چون حضرت عیسیٰ علی
نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نزول خواہد فرمود و متابعت شریعت خاتم الرسل علیہا الصلوٰۃ والسلام خواہد نمود از مقام خود عروج
فرمودہ بہ تبعیت بمقام حقیقت محمدی خواہد، رسید و تقویت دین او علیہا الصلوٰۃ والتحیات خواہد نمود۔

(مکتوب الام ربانی و مجدد الف ثانی ص ۳۳۲، ۳۳۳ مکتوب نمبر ۲۰۹ ج اول)
اور مکتوب ۲۴۹ میں لکھا ہے۔ وینغیران اولو العزم آرزوی متابعت او (یعنی محمد ﷺ) می نمایند ولوکان
موسی حیاتی زمنہ ما وسعه الا اتباعه وقصہ نزول روح اللہ و متابعت حبیب اللہ معلومہ مشہورہ (ایضاً ص ۴۰۸) اور بھی مکتوب
۶۲ جلد دوم میں لکھا ہے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات فرستادہای حق اند جلشانہ بسوی خلق تا ایشان را بحق دعوت کنند
تعالی و از ضلالت براہ برند ہر کہ دعوت ایشان را قبول کند اور ابہ بہشت بشارت دہند و ہر کہ انکار نماید بعد از دوزخ
تہدید کنند ہر چہ ایشان از حق تبلیغ نمودہ اند و اعلام فرمودہ اند ہمہ حق است و صدق کہ شائبہ تکلف ندارد و خاتم انبیاء
محمد رسول اللہ است ﷺ و دین او ناخ اودیان سابق است و کتاب او بہترین کتب، تقدّم است و شریعت او اناختی
نخواہد بود بلکہ تا قیام قیامت خواہد ماند و عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ نزول خواہد نمود عمل بشریعت او خواہد کرد و
بعنوان امت او خواہد بود۔ اور بھی کہا و علامات قیامت کہ مخبر صادق علیہ وآلہ الصلوٰۃ والتسلیمات از ان خبر داده است
حق است و احتمال تکلف ندارد و طلوع آفتاب از جانب مغرب برخلاف عادت و ظہور حضرت مہدی علیہ الرضوان و
نزول حضرت روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام و خروج دجال و ظہور یاجوج و ماجوج و خروج دابۃ الارض و دخانی

کہ از آسمان پیدا شود و تمام مردم را فرود گیرد و عذاب دردناک کند مردم از اضطراب گویند ای پروردگار من این عذاب را از ما دور کن کہ ما ایمان می آریم و آخر علامات آتش است کہ از عدن خیزد و جماعت از نادانی گمان کنند شخصی را کہ دعوی مہدییت نموده بود از اہل ہند مہدی موعود پودہ است پس بزم ایشان مہدی گذشتہ است و فوت شدہ و نشان می دہند کہ قبرش در فرہ است در احادیث صحاح کہ بحد شہرت بلکہ بحد توأتر معنی۔ رسیدہ اند تکذیب این طایفہ است چہ آن سرور علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام مہدی را علامات فرمودہ است کہ در حق آن شخص کہ معتقد ایشانست آن علامات مفقود اند در احادیث نبوی آمدہ است علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام کہ مہدی موعود پیردن آید و بر سر وی پارہ ابر بود دران ایر فرشتہ باشد کہ ندا کند کہ ایں شخص مہدی است اور امتا بعت کنید و فرمودہ علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام کہ تمام زمین را مالک شدند چارکس، دوکس از مومنان و دوکس از کافران ذوالقرنین و سلیمان از مومنان و عمرو و بخت نصر از کافران مالک خوابہ شدان زمین را شخص پنجم از اہل بیت من یعنی مہدی و فرمودہ علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام دنیا زرد تا آنکہ بحث کند خدا تعالی مردی را از اہل بیت من کہ نام او موافق نام من بود و نام پدر او موافق نام پدر من باشد پس پر ساز و زمین را بہ داد و عدل چنانچہ پر شدہ بود بجور و ظلم و در حدیث آمدہ است کہ اصحاب کہف احوان حضرت مہدی خوابند بود و حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام در زمان وی نزول خوابہ کرد و او موافقت خوابہ کرد با حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام در قتال و جال دور زمان ظہور سلطنت او در چار و ہم شہر رمضان کسوف شمس خوابہ شد و در اول آن ماہ خسوف قر بر خلاف عادت زمان بر خلاف حساب نجومان بنظر انصاف باید دید کہ ایں علامات در ان شخص میت بودہ است یا نہ، و علامات دیگر بسیار است کہ بخر صادق فرمودہ است علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام شیخ ابن حجر رسالہ نوشتہ است در علامات مہدی منتظر کہ بدرست علامات می کشد نہایت جہل است کہ باوجود وضوح امر مہدی موعود جمعی در ضلالت مانند ہداهم اللہ سبحانہ سواء الصراط۔

(مکتوب امام ربانی مجدد الف ثانی مکتوب نمبر ۶ ص ۱۸۳ و ۱۸۹ تا ۱۹۱ ج ۲)

اور مکتوب ۷ جلد ثالث میں لکھا ہے اول انبیاء حضرت آدم است علی نبینا و علیہ و علیہم الصلوٰۃ والتحیات و آخر ایشان و خاتم نبوت شان حضرت محمد رسول اللہ است علیہ و علیہم الصلوٰۃ والتعلیمات کجعب انبیاء ایمان باید آرد و علیہم الصلوٰۃ والتعلیمات و ہمہ را معصوم در است گویا بد و است عدم ایمان یکے ازین بزرگواران مسلمزم عدم ایمان است کجعب ایشان علیہم الصلوٰۃ والتعلیمات چہ کلمہ ایشان تحقق است و اصول دین شان واحد و حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کہ از آسمان نزول خوابہ فرمود متابعت شریعت خاتم الرسل خوابہ نمود علیہ و علیہم الصلوٰۃ والتعلیمات۔ (مکتوب ۷ ج ۲ حصہ ششم ص ۳۰۳ تا ۳۰۵) یہاں سے معلوم ہوا کہ کسی زندیق نے مصنوعی مسیح کے نبوت پر امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ پیشین گوئی فرمائی کر کہ کہا ہے سو وہ امام ربانی پر افترا ہے اور جو عبارت کہ امام ربانی کی طرف منسوب کی اس میں تحریف ہے امام ربانی قدس سرہ عقیدہ اہل سنت کے موافق وہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر سے اتر آنے کے قائل ہیں جن پر انجیل نازل ہوئی۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مخالفین، عیسیٰ علیہ السلام کے مرجانے اور رفع مع الجسد والروح کے انکار پر معراج کی حدیث سے جو دلیل لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر حضرت مسیح کا رفع مع الجسد والروح ہوتا تو کیوں حضرت مسیح فوت شدہ نبیوں کی جماعت میں معراج کی شب دیکھے جاتے اور ان کی زندگی فوت شدہ نبیوں کی زندگی کے ہم رنگ ہوتی۔ سو یہ استدلال باطل ہے کیونکہ علماء تصریح کر چکے ہیں کہ نبی کریم ﷺ معراج کی شب انبیاء کو جو دیکھے سو یا

ان کے ارواح شکل لے کے آئے یا اللہ تعالیٰ حضرت ﷺ کی تعظیم واسطے ان کے جسموں کو قبروں سے نکال آسمان پر لے گیا مگر عیسیٰ علیہ السلام کہ وہ اپنے جسم سے موجود تھے۔ علامہ زرقانی نے شرح مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے۔ وقد اختلف فی رؤیة نبینا ﷺ هولاء الانبیاء علیہم السلام فحملہ بعضهم علی رؤیة ارواحہم الا عیسیٰ لما ثبت انه رفع بجسده۔ (شرح مواہب اللدنیہ ج ۶ ص ۷۲) اور وہ شخص عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ رہنے کا انکار کرتا جو لکھتا ہے کہ اب تک زندہ رہنا ان کا تسلیم کر لیں تو کچھ شک نہیں کہ اتنی مدت کے گزرنے پر پیر فرتوت ہو گئے ہوں گے اور اس کام کے ہرگز لائق نہیں ہوں گے کہ کوئی خدمت دینی ادا کر سکیں۔ اس میں عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں ایسے استخفاف و حقارت کے الفاظ جو ذکر کیا وہ بھی بالاجماع کفر و ارتداد ہے یہ زندیق جانتا نہیں کہ خدا تعالیٰ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ایسی طاقت کے اور بشر کو وہ میسر نہیں اور ان میں جن کی عمر دراز کیا ان سے دینی کاموں میں کچھ فتور نہیں ہوا جیسا آدم و نوح علیہما الصلوٰۃ والسلام جن کی عمر ہزار سال کی ہوئی پھر جب عیسیٰ علیہ السلام کو بے غذائی وغیرہ صفت ملکی عنایت ہوئی تو ان پر ضعف و پیری کہ ان سے آتی، دیکھو فرشتوں کو کہ باوجود عمر دراز رہنے کے ضعف و فتور نہیں ہے۔ قاضی عیاض شفاء میں اور ملا علی القاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔ او استخف ای احتقر واستہزأ به او باحد من الانبیاء او ازاری ای عاب علیہم ای جمیعہم او بعضهم او اذاہم او قتل نبیا او حاربہ فهو کافر باجماع من علماء المسلمین (شرح الشفاء ج ۲ ص ۵۱۳ طبع بیروت) اور ابن حجر مکی نے (اعلام بتواطع الاسلام) میں منجملہ کفریات میں لکھا ہے۔ او قال استخفانا النبی طویل الاظفار خلق الشباب جامع البطن اور جو دعویٰ کرتا ہے کہ مسیح موعود میں ہی ہوں اور کہتا ہے (کہ جنہوں نے اس عاجز کا مسیح موعود ہونا مان لیا وہ لوگ ہر خطرہ کی حالت سے محفوظ اور معصوم ہیں) وہ بھی کفر ہے کیونکہ اس کا مسیح موعود ہونا مان لینے میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا انکار ہے وہ کفر ہے جیسا کہ اوپر گزرا اور اس جھوٹے مدعی کو نبی تصور کرتا ہے وہ بھی کفر ہے تمہید ابی شکور میں ہے۔ من انکر نبیا فانه یکفر ولو اقر لاحد بالنبوۃ وہم لم یکن نبیا فانه یکفر ایضا اور جو نبوت و وحی کا دعویٰ کرتا ہے وہ بھی کفر و ارتداد ہے تمہید ابی شکور میں لکھا ہے۔ ومن ادعی النبوة فی زماننا یصیر کافرا ومن طلب منه المعجزة فانه یصیر کافرا لانه شک فی النص فیجب للاعتقاد بانه ما کانت لاحد شركة فی النبوة مع محمد ﷺ اور ابن حجر مکی اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے۔ من اعتقد وحیا من بعد محمد ﷺ کان کافرا باجماع المسلمین۔ اور علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے۔ وقد اخبر اللہ تعالیٰ فی کتابہ و رسوله فی السنة المتواترة عنه انه لا نبی بعده لیعلموا ان کل من ادعی هذا المقام بعده فهو کذاب افاک دجال ضال مضل ولو تخرق و شبد واتی بانواع السحر والطلاسم والنیر نجیات فکلها محال و ضلالة عند اولی الالباب ولا یقدح فی هذا نزول عیسیٰ علیہ السلام لانه اذا نزل کان علی دین نبینا ﷺ ومنہاجہ مع ان المراد انه آخر من نبی قال ابن حبان من ذهب الی ان النبوة مکتسبة لا تنقطع او الی ان الولی افضل من النبی فهو زندیق یجب قتله واللہ تعالیٰ اعلم۔

(مواہب اللدنیہ ج ۶ ص ۷۲ تا ۱۸۸)

اور علامہ شمس الدین الساری نے (شرح عمدۃ العقاید) میں لکھا ہے۔ ثبت بالدلیل الختام الرسالة علیہ الصلوٰۃ والسلام و انسداد بابہا بعده فلوا دعی احد بعده انه نبی لا یطالب بالبرہان بل یردو دعواہ باول الرحلة الا اذا ارید بمطالبة البرہان اظہار عجزہ اذ من المعلوم انه لا یتممکن من اقامة

الدلیل فیتھک سترہ و یفتضح فی دعواه.

اور آیت و مبشرا بر رسول یأتی من بعدی اسمہ احمد کا اپنے طرف ہی اشارہ ہونے کا اور آپ اس کا مصداق ہونے کا جو دعویٰ کرتا ہے وہ بھی کفر و ارتداد ہے کیونکہ یہ آیت بالا جماع محمد ﷺ کی شان میں نازل ہے جو عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی کہ اپنے بعد ایک رسول آئیں گے ان کا نام احمد ﷺ اور سرور عالم ﷺ کے اسمائے مبارک میں احمد دوسرا نام ہے جو اہل سموات کے نزدیک اس ہی نام سے مشہور ہیں۔ امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اپنے مکتوب ۹۴ جلد ثالث میں لکھا ہے و احمد اسم دوم آل سرور است علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ در اہل سموات بآن اسم معروف است چنانچہ گفت اندانجا تو اند بود کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ از اہل سموات گشت است بشارۃ قدم آن سرور را باسم احمد داده است۔ (مکتوب امام ربانی حصہ ششم ج ۲ ص ۴۹۲) جب کسی زندیق نے اس کو اپنے طرف اشارہ ہے کر کے کہا، تو محمد ﷺ کی صفت کو جو بالا جماع ثابت ہے جھٹلایا، وہ کفر ہے۔ ابن حجر مکی نے (کتاب الزواجر میں) لکھا ہے ان کل صفاً اجمعوا علی ثبوتھا لہ ﷺ یكون انکارھا کفراً اور خود رسول ہونے کا دعویٰ ہوا وہ بھی کفر ہے جیسا کہ سابق گزرا۔ اور نص قرآن کو جو یہاں یقیناً ظاہر پر محمول ہے پھیرا۔ کفر ہے شرح عقیدہ یافعی میں ہے۔ وقد نص العلماء رضی اللہ عنہم علی تکفیر کل من دافع الكتاب العزيز او حدیثا مجمعا علی نقلہ مقطوعا بہ مجمعا علی حملہ علی ظاہرہ اور تمہید ابی شکور میں ہے۔ والاصل فی هذا ان من تکلم بکلمة او اعتقد بشئ یكون خلاف النص او ما يقوم مقام النص کالسنة الظاهرة الثابتة واجماع الامة فانه یوجب الکفر اور آیت هو الذی ارسل رسولہ بالهدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون (الف ۹) کو اپنے ہی زمانہ سے متعلق ہونے کا دعویٰ جو کرتا ہے وہ بھی کفر و ارتداد ہے کیونکہ یہ آیت بالا جماع ہمارے نبی کریم محمد ﷺ کے وصف میں نازل ہوئی اس کی معنی یہ ہے اسی نے بھیجا اپنا رسول ساتھ ہدایت کے اور دین حق کے تا اس کو غالب کرے ہر دین پر اور اگرچہ برا مانیں مشرک علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے۔ وهذه الایة مشتملة علی کل وصف جمیل لہ ہاں اختلاف اس میں کرتے ہیں کہ ظہور سے کیا مراد ہے سوا اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ ظہور سے مراد رسول اللہ ﷺ کو نصرت و غلبہ دینا اور بعضوں نے کہا ظہور سے مراد سوائے اسلام کے کوئی دین باقی نہ رہنا اور وہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ہوگا۔ تفسیر ابن عطیہ میں ہے۔ هو الذی ارسل رسولہ بالهدی الایة تعظیم لامرہ ﷺ واعلام بانہ یظہرہ علی جمیع الادیان وراى بعضهم ان لفظ یظہرہ یقتضی محو غیرہ بہ فقال هذا الخبر یظہر للوجود عند نزول عیسیٰ فانه لا یبقی فی وقۃ دین غیر الاسلام پھر جو بے دین کہ اس کو اپنے ہی زمانہ سے متعلق ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس سے ایک صورت ان دو سے نظر نہ آتی ہے یا نبی کریم ﷺ کی صفت کو جھٹلانا یا خود مسیح موعود ہونا وہ دونوں کفر ہیں۔ اما نبی کریم ﷺ کا معراج جسم مبارک کے ساتھ ہونے کا انکار کر کے جو کہتا ہے (کہ اعلیٰ درجہ کا کشف تھا اور اس قسم کے کشفوں میں خود صاحب تجربہ ہے) وہ بھی کفر ہے کیونکہ محمد ﷺ کا معراج جسم مبارک اور روح شریف کے ساتھ سموات کے اوپر الی ما شاء اللہ ہونا اور وہ نبی کریم ﷺ کی خصوصیت سے ہونا اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے، ان کا انکار کر کے وہ کشفی ہونا اور اپنے کو بھی تجربہ ہے یعنی خود اسے بھی ہوتا ہے بیان کر کے اظہار کرنا کفر و ارتداد ہے۔ علماء اگرچہ سادات پر تشریف لے جانے کے منکر کو مبتدع اور ضال و مضل کہتے ہیں اور اس کے کفر میں اختلاف کیے ہیں لیکن بیت المقدس تک

تشریف لے جانے کے منکر کی تکفیر میں اتفاق کیے ہیں۔ قاضی عیاض شفا میں اور ملا علی القاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔ والحق من هذا والصحيح ان شاء الله تعالى استثناء للتبرك بمنزلة والله تعالى اعلم انه اسراء بالجسد والروح في القصة كلها و عليه اى و على هذا تدل الاية و صحيح الاخبار اى مجموعهما على جميعها غاية ان دلالة الاية على الاسراء من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى نص قاطع يكون جاحده كافرا او منافقا و دلالة الاحاديث على اسراءه الى السماء و سدرة المنتهى و مقام قاب قوسين او ادنى ظنية منكره يكون مبتدعا فاسقا۔ (شرح شفاء ج ۱ ص ۴۱۱)

اور علامہ تفتازانى نے شرح عقاید نفسی میں لکھا ہے۔ والمعراج لرسول الله ﷺ فى اليقظة بشخصه الى السماء ثم الى ما شاء الله تعالى من العلى حق اى ثابت بالخبر المشهور حتى ان منكره يكون مبتدعا انتهى۔ (شرح عقائد نفسی ص ۱۴۳ مکتبہ خیر کثیر کراچی)

اور فتاویٰ حمادیہ میں لکھا ہے۔ وکل ماثبت بالخبر الواحد واتفق الفقهاء على صحة ذلك واجتمع على قبوله من غير تاويل فانه يكون من شرايط الايمان كعذاب القبر والصراط والميزان والشفاعة والمعراج الى السماء و مثل هذا بالخبر الواحد ولكن الفقهاء والصحابه رضى الله عنهم اتفقت على صحة ذلك وقبولها فحل محل الاجماع فانه يوجب الايمان به ثم من انكر ذلك هل يصير كافرا ام لا قال بعضهم يصير كافرا او قال بعضهم لا يصير كافرا اور علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے وبالجملة حديث الاسراء اجمع علماء المسلمون و اعرض عنه الزنادقة الملحدون يريدون ليطفوا نور الله بافواههم والله متم نوره ولو كره الكافرون۔ (مواہب اللدنیہ ج ۶ ص ۱۴) اور ابن حجر مکی نے منج المکیہ شرح البہزیہ میں لکھا ہے۔ وقصة الاسراء والمعراج من اشهر المعجزات و اظهر البراهين والبيانات ومن ثم قال بعض المفسرين انها افضل من ليلة القدر لكن بالنسبة له ﷺ لانه اوتى فيها ما لا يحيط به الحدو لذا كان الاسراء بالجسم فى اليقظة من خصائص نبينا محمد ﷺ انتهى۔ وہ جو عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ مافقد جسد رسول اللہ ﷺ سوعلاء کہتے ہیں کہ وہ حدیث ثابت نہیں بلکہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا مذہب موافق جمہور کے تھا کہ معراج روح اور جسم شریف کے ساتھ تھا۔ قاضی عیاض شفا میں اور ملا علی القاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔ وهو دليل قول عائشة اى مذهب المختار لها۔ (شرح شفاء ج ۱ ص ۴۱۰) اور بھی لکھتے ہیں۔ وايضا فليس حديث عائشة رضى الله عنها اى مافقدت جسده بالثابت اى عند ائمة الحديث لقادح فى سنده عنها (شرح شفاء ج ۱ ص ۴۲۱) در صورت ثبوت اس میں معراج روح مع الجسد کا انکار نہیں۔ تفتازانى نے شرح عقاید نفسی میں لکھا ہے۔ والمعنى مافقد جسده عن الروح بل كان مع روحه وكان المعراج للروح والجسد جميعا۔ (شرح عقائد نفسی ص ۱۴۳) اور یہ بھی معلوم کریں کہ ہمارے نبی کریم محمد ﷺ کا جسم مبارک اللہ تعالیٰ نے نور سے بنایا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو کثائف جسمانیہ سے پاک کر کے خالص نور کیا تھا اس لیے آپ جب دھوپ یا چاندنی میں گزرتے تو سایہ نہیں پڑتا تھا سوائے پاک منور مقدس جسم کو یہ زندیق نے کثیف کے لفظ سے تعبیر کیا ہے سو معاذ اللہ کیسی قسوت قلبی ہے۔ ابن حجر مکی نے شرح البہزیہ میں لکھا ہے۔ انه ﷺ كان اذا مشى فى الشمس والقمر لا يظهر له ظل لانه لا يظهر الا للكثيف وهو ﷺ قد خلصه الله من سائر الكثايف الجسمانية وصيره نورا

صرفاً لا یتظهر له ظل اصلاً خرقاً للعادة کما خرقَتْ له فی شق صدره و قلبه مراراً ولم یتالم بذلك.

اور وہ جو کہتا ہے (کہ اسلام کو غلطیوں اور الحاقات بجا سے منزه کر کے وہ تعلیم جو روح و راسی سے بھری ہوئی ہے خلق اللہ کے سامنے رکھنا خدائے تعالیٰ نے اپنے سپرد کیا ہے۔ یہ بھی کفر ہے کیونکہ آپ جو کفریات شریعتِ غرا کے مخالف کہتا ہے اس کو خدا تعالیٰ اپنے سپرد کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر افترا کرتا ہے۔ وہ کفر ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا (الانعام ۲۱) اور خطیب شربنی نے تفسیر سراج المنیر میں لکھا ہے۔ قال العلماء وقد دخل فی حکم هذه الآية کل من افترى على الله کذباً فی ذلک الزمان و بعده اور ابن حجر مکی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے کل حقیقة ردتها الشریعة زندقة اور زواج میں لکھا ہے۔ ولا ریب ان تعتمد الکذب على الله ورسوله فی تحلیل حرام او تحریم حلال کفر محض.

اور مرزا سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کا اور دوسرے انبیاء کا مثیل ہونے کا جو دعوے کرتا ہے وہ بھی کفر ہے کیونکہ جمیع وجوہ سے مساوی رہنے والے کو مثیل کہتے ہیں۔ تحفۃ المرید میں لکھا ہے۔ الشبه والشبه بمعنی کالحب والحبیب و ذلک المعنی هو المساوی فی اغلب الوجوه والنظر هو المساوی ولو فی بعض الوجوه والمثیل هو المساوی فی جمیع الوجوه پھر جب آپ مثیل ہو کر کے کہا تو کجمنع وجوہ سرور عالم ﷺ اور دوسرے انبیاء کا مساوی ہونے کا ادعا ہوا وہ کفر و روت ہے ”غایۃ تلخیص المراد من فتاویٰ ابن زیاد“ میں لکھا ہے۔ رجل قال فی حلقه و راس علی بن عمر الشاذلی الذی مامله الا النبی ﷺ اجريت علیه احکام الردۃ فیستقاب فان تاب والقتل بر دتہ لفعله هذا الشنیع من تشبیه سید الکونین صلوات اللہ وسلامہ علیہ بغیرہ کیف وقد قال فی الشفاء فی ابی نواس انه کفر او قارب بتشبهه محمد الامین بالنبی و هذا اعظم منه اور مخالفوں نے جو از مثیل پر حدیث علماء امتی کا بنیاء بنی اسرائیل سے جو استدلال کیا ہے سو وہ باطل ہے کیونکہ محدثین کہتے ہیں کہ اس حدیث کی اصل نہیں۔ ملا علی القاری نے رسالہ موضوعات میں لکھا ہے۔ قال الدمیوی والعسقلانی والزرکشی لا اصل له. (موضعات کبر ص ۳۸) بتقدیر ثبوت اس میں کاف تشبیہ لائے، علماء کی فضیلت بیان فرمائی اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کوئی شخص اپنے کو مثیل انبیاء قرار دے اور وہ جو کہتا ہے (کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور خود کے دل میں جو قومی محبت ہے اس نے خدا کی محبت کو اپنے طرف کھینچ لیا ہے ان دونوں محبتوں کے ملنے سے تیسری چیز پیدا ہوئی جس کا نام روح القدس ہے اس کو بطور استعارہ کے ان دونوں محبتوں کا بیٹا کہنا چاہیے اور یہ پاک تثلیث ہے) یہ بھی کفر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور ابطال تثلیث پر عقائد اسلام کی بنا ہے پھر یہ شخص اپنی اور خدا کی محبت ملنے سے روح القدس پیدا ہوا اس کو بطور استعارہ ان دونوں محبتوں کا بیٹا اور یہ پاک تثلیث ہے کہ کے تثلیث کا جو زعم کرتا ہے سو وہ کفر ہے۔

اور وہ جو کہتا ہے (کہ مسیح کا اور اپنا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں یعنی ابن اللہ کہہ سکتے ہیں) یہ بھی کفر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں نصاریٰ مسیح کو اور یہود عزیر کو ابن اللہ کہنے پر ان کی سخت مذمت کی اور ان پر لعنت کیا اور متعدد مقاموں میں ابیت سے اپنی ذات کو تنزیہ کیا پھر حقیقی طور پر ہو یا مجازاً و استعارۃ اس کی ذات سے ابیت کی نسبت لگانا شرعاً کفر ظہر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَقَالَتِ الْيَهُودُ عَزِيزُ ابْنِ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ذَلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا قَاتِلُهُمُ اللَّهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ. (توبہ ۳۰) یعنی اور کہا یہود نے عزیر بیٹا اللہ کا ہے اور کہا نصاریٰ نے مسیح

بیٹا اللہ کا ہے یہ باتیں کہتے ہیں اپنے منہ سے مشابہ ہوتے ہیں بات سے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے پہلے اس سے مارا ان کو اللہ، کہاں سے پھرے جاتے ہیں۔ اور بھی فرماتا ہے۔ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِذَا تَكَادُ السَّمُوتُ يَتَفَطَّرُونَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَذَا أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمَنِ وَلَدًا وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمَنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا۔ (مریم ۸۸-۸۹-۹۰) یعنی اور کہا انھوں نے پکڑی ہے اللہ نے اولاد البتہ تحقیق لائے تم ایک چیز بھاری یعنی بھاری گناہ نزدیک ہیں آسمان کہ پھٹ جائیں اس سے اور پھٹ جائے زمین اور گر پڑیں پہاڑ کانپ کر اس سے کہ دعویٰ کیا انھوں نے واسطے اللہ کے اولاد کا، اور نہیں لائق واسطے رحمن کے یہ کہ پکڑے اولاد اور بیضاوی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔ واعلم ان السبب في هذه الضلالة ان ارباب الشرايع المقدمة كانوا يطلقون الاب على الله تعالى باعتبار انه للسبب الاول حتى قالوا ان الاب هو الرب الاصغر والله سبحانه تعالى هو الرب الاكبر ثم ظنت الجهولة منهم ان المراد به معنى الولادة فاعتقدوا ذلك تقليدا ولذلك كفر قائله و منع منه مطلقا جسما لمادة الفساد اور علامہ عبدالکیم السیالکوٹی نے حاشیہ بیضاوی میں لکھا ہے۔ قوله و منع منه مطلقا ای سواء قصد معنى منه مجاز یا او معنى حقيقيا اور علامہ شیخ زادہ نے حاشیہ بیضاوی میں لکھا ہے۔ واذ ثبت هذا فتقول اذا لم يعجز حقيقة الولادة فلا يجوز التسمية بطريق المجاز لان الاطلاق على سبيله التجوز انما يصح اذا كان الاطلاق على سبيله الحقيقة متصورا لان الاطلاق المجازی هو التشبيه بحذف اداة التشبيه والتشبيه انما يتصور اذا كان المشبه به متصورا و اذا لم يتصور ان يكون له تعالى ولد حقيقة لا يجوز التسمية بطريق المجاز اور خطیب شرینی نے نزاج المنیر میں لکھا ہے۔ وما ينبغي للرحمن ان يتخذوا لدا ای ما يليق به اتخاذ الولدان ذالك محال اما الولادة المعروفة فلا مقالته في امتناعها واما التنبی فان الولد لا بدو ان يكون شبيها بالوالد ولا شبيه لله تعالى لان اتخاذ الولد انما يكون لاغراض اما من سرور او استعانة او ذكر جميل و كل ذلك لا يصح في حق الله تعالى۔

اور وہ جو قرآن شریف کی آیتوں کی تفسیر صحابہ و تابعین و جمہور مفسرین کے برخلاف اپنی رائے سے کرتا ہے اور صحابہ و تابعین سے اس کی جو تفسیر وارد ہوئی ہے اس کو سراسر غلط ہے کر کے کہتا ہے وہ بھی کفر ہے کیونکہ قرآن کی تفسیر نبی کریم ﷺ اور صحابہ و تابعین سے جو منقول ہے اس کو اختیار کرنا واجب ہے۔ شیخ جلال الدین السیوطی نے اتقان میں لکھا ہے۔ يجب ان يكون اعتماده على النقل من النبي ﷺ وعن اصحابه او من عاصره ثم يحررهم بغيره جب اس کو سراسر غلط ہے کر کے اپنی رائے سے تفسیر کی تو نص قرآن کا جو معنی ہے اس کو پھیرا اور وہ کفر ہے۔ غیاض شفا میں اور ملا علی القاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔ و كذلك وقع الاجماع على تكفير كل من دافع نص الكتاب القديم و حملہ على خلاف ماورد به معنى القويم۔ (شرح الشفاء للقاسمی عیاض ج ۲ ص ۵۱۶)

اور وہ جو کہتا ہے (کہ جبریل امین جو انبیاء کو دکھائی دیتا ہے وہ بذات خود زمین پر نہیں اترتا اور اپنے ہیڈ کوارٹر نہایت روشن تیر سے جدا نہیں ہوتا ہے بلکہ صرف اس کی تاثیر نازل ہوتی ہے اور اس کی عکس سے تصویر ان کے دل میں منقوش ہو جاتی ہے) یہ بھی کفر ہے امام عبداللہ النبی نے (عمدة العقائد) میں لکھا ہے۔ ولو جاز استبعاد صعود النبي لجاز استبعاد نزول الملك وهو يؤدى الى انكار النبوة اور علامہ شمس الدین

التساری نے اس کی شرح میں لکھا ہے۔ ”هذا اشارة الى فساد دليل من ذهب الى انه اى المعراج فى المنام تقريره ان محمدا ﷺ من جنس البشر لقوله تعالى قل انما انا بشر مثلکم ومن هو من جنس البشر یمتنع صعوده الى السماء لانا نعلم بالضرورة ان الجسم یمتنع صعوده الى الهواء العالی والجواب انه لو صح استبعاد صعود شخص من البشر الى الهواء العالی لصح استبعاد نزول الجسم الهوائى الى الارض لكن التالى باطل لانه یؤدى الى انکار نزول الملك وهو کفر لاتفاق الانبياء والرسول علیهم السلام علیه و بدهاء امتناع الصعود ممنوعة بل هو ممکن واللہ تعالی قادر علی جمیع الممكنات فكانت الشبهة زائلة“ اور علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے۔ رویۃ علی الصلوۃ والسلام الجبرئیل ہی اصل الايمان لا یتیم الايمان الا باعتقادها ومن انکرها کفر قطعاً۔

(مواہب اللدنیہ ج ۶ ص ۲۲۱) اور وہ جو کہتا ہے کہ لیلۃ القدر سے رات مراد نہیں بلکہ وہ زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ اور وہ نبی یا اس کے قائم مقام مجدد کے گزر جانے سے ایک ہزار مہینے کے بعد آتا ہے) یہ بھی کفر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے لیلۃ القدر خیر من الف شہر یعنی شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے سو اس سے مراد رات ہے کہ اس کے احادیث متواترہ اور اجماع سے ثابت ہو چکا پھر اس کا انکار کر کے نص قرآن کو اس کے ظاہر معنی سے بغیر دلیل قطعی کے پھیرا وہ کفر ہے۔ قاضی عیاض شفا میں لکھا ہے فانہ اذا جوز علی جمیع الامۃ الوهم والغلط فیما نقلوه من ذلك واجمعوا انه قول الرسول علیہ الصلوۃ والسلام وفعله و تفسیر مراد اللہ بہ ادخل الاسترابۃ فی جمیع الشریعۃ اذہم الناقلون لها وللقران وانحلت ہوی الدین کرة ومن قال هذا کافر اور علامہ تفتازانی نے شرح عقائد نسفی میں لکھا ہے۔ والنصوص من الکتاب والسنة تحمل علی ظواہرہا مالم یصرف عنها دلیل قطعی کما فی الایات الیٰ التی تشعر ظواہرہا بالجهۃ والجسمۃ ونحو ذلک والعدول عنها ای عن الظواہر الیٰ معان تدعیہا اهل الباطن وہم الملاحدة وسموا بالباطنیۃ لادعائہم ان النصوص لیست علی ظواہرہا بل لها معان باطنۃ لا یعرفہا الا الملعوم وقصدہم بذلک نفی الشریعۃ بالکلیۃ الحاد ای میل و عدول عن الاسلام واتصال والصاق بکفر بکونہ تکذیباً للنبی ﷺ فیما علم مجبہ بہ بالضرورة۔ (شرح عقائد نسفی مکتبہ خیر ص ۱۶۶)

اما انبیاء علیہم السلام کے معجزوں کا جو انکار کرتا ہے اور ان کو مسمریزمی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آنے کا دعویٰ کرتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو جو قرآن شریف میں واقع ہیں ان کا انکار کرتا ہے اور اس کو مشرک نہ خیال کہتا ہے اور ان کو مسمریزم کے طریق پر ہونے کا قائل ہے وہ بھی کفر ہے۔ علامہ شروانی نے حاشیہ تفسیر بیضاوی میں لکھا ہے۔ ان من کفر برسول واحد و بمعجزۃ واحدة فانہ لا یمکنہ الايمان باحد من الرسل۔

اور وہ جو کہتا ہے (کہ اگر میں اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو ان عجوبہ نمایوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا) یہ بھی کفر ہے کیونکہ یہ مرتد باوجود اس قساوت قلبی کے اس عمل مسمریزم کو آپ مکروہ جانتا ہے اور اس کو عیسیٰ علیہ السلام کی طرف نسبت کیا جو یقیناً کفر ہے۔ اس کے سوائے ان عجوبہ نمایوں میں عیسیٰ علیہ السلام سے کم نہ رہتا کہ اس کے جو کہتا ہے اس سے عیسیٰ علیہ السلام سے مصداقات یا تفوق ہونے کا دعویٰ ہوا وہ بھی کفر ہے اور باتفاق فقہاء کسی ولی کو بھی نبی کے رتبہ کو پہنچا کر کے اعتقاد کرنا کفر ہے چہ جائیکہ یہ زندیق آپ عیسیٰ علیہ السلام سے مساوی ہونے کا

یا فایق ہونے کا دعویٰ کرے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں لکھا ہے۔ فالنبی افضل من الولی وهو امر مقطوع به عقلا و نقلا والصابر الی خلافہ کافر لانہ امر معلوم من الشرع بالضرورة اور ابن حجر کی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے۔ ان من اعتقد ان الولی يبلغ مرتبة النبی علیہ الصلاة والسلام فقد کفر۔ امام عیسیٰ علیہ السلام کا باپ یوسف نجار ہونے کا جو زعم کرتا ہے وہ بھی کفر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ بغیر باپ کے عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا سو قرآن شریف میں فرماتا ہے پھر یہ شخص جب عیسیٰ علیہ السلام کا باپ یوسف نجار ہونے کا زعم کیا سو قرآن کی تکذیب کی وہ کفر و ردت ہے کامر۔

اور وہ جو عیسیٰ علیہ السلام خنزیر کو قتل کریں گے کر کے جو احادیث صحیحہ وارد ہوئے ہیں سو اس سے مراد قتل کرنے کا حکم کرنا ہے حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں لکھا ہے۔ ویقتل الخنزیر ای یامر باعدامہ مبالغۃ فی تحریم اکلہ وفیہ توبیخ عظیم للنصارى الذين يدعون انهم علی طريقة عیسی ثم يستحلون اکل الخنزیر ویبالغون فی نجسۃ پھر اس سے یہ زندیق ایک غلط معنی کر کے جو زعم کرتا ہے کہ آپ کہا سو معنی مراد نہ ہو تو اس کا حقیقی معنی شکار کھیلنے پھرنا ہوگا پھر اس پر استہزا کرتا ہے سو شریعت کا استہزا ہے وہ کفر ہے علامہ تفتازانی نے شرح عقائد نسفی میں لکھا ہے۔ والاستہزاء علی الشریعة کفر لان ذلک من امارات التکذیب۔

(شرح عقائد نسفی مبحث الاستحلال الکفر ص ۱۶۷)

امامہ جو کہتا ہے (کہ آنحضرت ﷺ ازواج مطہرات میں کوئی بی بی کا پہلے انتقال ہوگا سو جو پیشگوئی فرمائی تھی اس پیشگوئی کی اصل حقیقت آنحضرت ﷺ کو بھی معلوم نہ تھی) سو یہ بھی کفر ہے پہلے ہم عوام کی اطلاع کے لیے وہ حدیث دکھلا کے بعد اس کا حکم لکھتے ہیں۔ معلوم کریں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز نبی ﷺ ازواج مطہرات کو فرماتے تمہارے میں جس کے ہاتھ دراز ہیں وہ میرے سے اول ملے گی نبی ﷺ کی وفات ہوئی بعد سب بی بیان اپنے ہاتھ ماپ کر دیکھے تو بی بی سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سب سے دراز تھے جب زینب کی وفات ہوئی تو سمجھے ہاتھ دراز ہونے سے مراد سخاوت تھی کہ زینب بڑے ہاتھ کی بی بی تھی صدقہ بہت دیا کرتی تھی۔ اس حدیث سے نبی کریم ﷺ کو اس پیشگوئی کی اصل حقیقت معلوم نہ تھی کا مفہوم نہیں ہوتا بلکہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ ازواج مطہرات نے ہاتھ بزار ہنے سے اس کی ظاہری معنی مراد ہے کر کے ابتداء سمجھے پھر جب بی بی زینب رضی اللہ عنہا کی وفات اول ہوئی تب معلوم کیا کہ نبی کریم ﷺ ہاتھ بزار ہنے سے اس کے مجازی معنی ارادہ فرمائے۔ شیخ جلال الدین السیوطی نے زہرابی میں لکھا ہے۔ قال القرطبی معناه فہمنا ابتداء ظاہرہ فلما ماتت زینب علمنا انہ لم یردد بالید العضو وبالطول طولها بل اراد العطاء و کثرتها فالیدہنا استعارۃ للصدقة والطول ترشیح لها اور یہ اعتقاد رکھنا ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو علوم اولین و آخرین اور علم ماکان و مایکون کا عطا فرمایا تھا اور آئندہ جو جو واقعات ہونے والے ہیں ان سب کی وحی کر چکا تھا اور نبی کریم ﷺ جو کچھ فرماتے تھے سو وہ بے قصد کے بغیر جاننے کے آپ ﷺ کی زبان مبارک سے نہیں نکل جاتا تھا بلکہ جو کچھ کہہ فرماتے تھے سو وہ حقیقت الحق سے تھا شیخ جلال الدین السیوطی نے ”مصابح الزجاجہ حاشیہ سنن ابن ماجہ“ میں لکھا ہے۔ فانہ ﷺ اوحی الیہ بجمیع ما یحدث بعدہ مما لم یکن فی زمنہ۔ (سنن ابن ماجہ حاشیہ ۵ ص ۲۹۷) اور ابن حجر کی نے شرح البزیزہ میں لکھا ہے۔ وسع علمہ ﷺ علوم الاولین الانس والملائکۃ والجن لان اللہ تعالیٰ اطلعه علی العالم فعلم علم الاولین والآخرین ماکان ومایکون کما

مروحسبک فی ذلک القرآن الذی اوتیه ﷺ و مثله معه کما صح عنه وقد قال تعالیٰ مافرطنا فی کتاب من شیء و یلزم من احاطة ﷺ بالعلوم القرانیة ومثلها الذی اوتیه ایضا انه ﷺ احاط بعلوم الاولین والآخرین و ان علومهم مندرجة و منعمرة فی علومه ﷺ اور علامہ زرقانی نے شرح المواہب الدنیہ میں لکھا ہے۔ قال الامام الغزالی لا یظن ان تقدیر النبی ﷺ یجری علی لسانہ کیف اتفق بل لا ینطق الا بحقیقة الحق۔ پھر جو شخص کہ اس مذکور پیشگوئی کی اصل حقیقت آنحضرت ﷺ کو بھی معلوم نہ تھی کر کے نبی کریم ﷺ کی طرف بے علمی کی نسبت کرتا ہے وہ کافر ہے ابن حجر مکی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے۔ ولا شک ان من اعتقد ان ابن سریج او اجل منه علم علما حقا و جهله النبی ﷺ کان کافرا مهذرا الدم لانه مرتد عن الاسلام۔ اما وہ جو کہتا ہے (کہ جس قدر حضرت مسیح کے پیشگویان غلطیوں میں اس قدر صیح نکل نہیں سکیں اور امور اخباریہ کشفیہ میں اجتہادی غلطی انبیاء سے بھی ہو جاتی ہے) یہ بھی کفر ہے کیونکہ نبی کو غلطی کی طرف نسبت کرنا اور انبیاء سے پیشگوئی میں غلطی ہو جاتی ہے کر کے اعتقاد رکھنا کفر ہے۔ شرح عقیدہ یافعی میں ہے۔ و کذا یکفر من وان بالوحدانية وصحة النبوة و نبوة نبینا محمد ﷺ ولكن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا به ادعی فی ذلک المصلحة بزعمهم اولم یدعها اور امام علامہ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف السنوسی نے اپنے عقیدہ میں فرمایا۔ اما الرسل علیہم الصلوٰۃ والسلام فی حقہم الصدق والامانة وتبلیغ ما امروا ببلاغه للخلق و يستحيل فی حقہم الصلوٰۃ والسلام اضداد هذه الصفات وهی الکذب والخيانة بفعل شیء مما نهی عنه نهی تحريم او کراهة اور بھی کہا فلا یرتاب فی صدقہم علیہم الصلوٰۃ والسلام الا من طبع اللہ علی قلبه والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اما وہ جو کہتا ہے (کہ جبکہ پیشگوئیوں کے سمجھنے کے بارے میں خود انبیاء سے امکان غلطی ہے تو پھر امت کا کورا نہ اتفاق یا اجماع کیا چیز ہے) یہ بھی کفر ہے کیونکہ اس میں انبیاء سے پیشگوئیوں کے سمجھنے میں امکان غلطی ہے کر کے جو اعتقاد رکھا وہ کفر ہے اس کے سوائے امت کی تھلیل کی وہ بھی کفر ہے۔ شرح عقیدہ یافعی میں ہے۔ وكذلك نقطع بتکفیر کل قایل قال قولا یتوصل به الی تھلیل الامة اور ابن حجر مکی نے اعلام میں لکھا ہے۔ ان کل ما فیہ تھلیل الامة یکون کفر۔

اما انبیاء اور رسولوں کے وحی میں شیطانی دخل ہو جانے کا دعویٰ کر کے جو کہتا ہے (کہ چار سو نبی جھوٹے نکلے اور دراصل وہ ایک ناپاک روح کی طرف سے تھا نوری فرشتہ کی طرف سے نہیں تھا اور ان نبیوں نے دھوکا کھا کر ربانی سمجھ لیا تھا) یہ بھی کفر ہے کیونکہ شیطان فرشتہ کی صورت میں آ کے نبیوں کو دھوکا دینا صحیح نہیں پھر ویسا اعتقاد رکھا اس کے سوائے انبیاء کو جھوٹے نکلے کر کے اعتقاد کیا وہ کفر ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ اور علامہ قسطلانی نے مواہب اللہ نیہ میں لکھا ہے۔ وكذلك لا یصح ان یتصور له الشیطان فی صورة الملك و یلبس علیها لا فی اولی الرسالة ولا بعدها بل لا یشک النبی ان ما یتیه من اللہ هو الملك ورسوله حقیقة اما بعلم ضروری یخلقه اللہ او ببرهان یتظهر لدیه۔

اما وہ جو کہتا ہے (کہ یہ بھی مدت سے البہام ہو چکا ہے کہ انا انزلناہ قریبا من القادیان اور واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں ہے) یہ بھی کفر ہے کیونکہ قرآن شریف میں لفظ قادیان جو موجود نہیں ہے سواس کو ہے کر کے اعتقاد رکھا جو لفظ قرآن شریف میں بالاجماع نہیں ہے اس کو ہے کر کے اعتقاد رکھنا کفر ہے۔ قاضی

عیاض نے شفا میں لکھا ہے۔ قد اجمع المسلمون ان القرآن المتلوفی جميع اقطار الارض المكتوب فی المصحف بایدی المسلمین مما جمعه الدفتان من اول الحمد لله رب العالمین الى آخر قل اعوذ برب الناس انه كلام الله ووحیه المنزل علی نبیه محمد ﷺ وان جميع ما فيه حق وان من نقص منه خرفا قاصدا لذلك او بدله بحرف آخر مكانه او زاد فيه حرفا مما لم يشتمل عليه المصحف الذي وقع عليه الاجماع واجمع علی انه ليس من القرآن عامدا لكل هذا انه كافر۔
(الشفاء قاضی عیاض ص ۲۶۳ طبع مصطفی البابی)

اب ہم اہل اسلام کو معلوم کراتے ہیں کہ جو شخص کہ ایسے دعوے کرتا ہے سو وہ نہ نبی ہے کیونکہ نبوت ہمارے نبی کریم خاتم الانبیاء والمرسلین محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہو چکی اور نہ مسیح موعود ہے کیونکہ مسیح موعود و عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں جن پر انجیل نازل ہوئی تھی اور اب آسمان پر زندہ موجود ہیں اور قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہو کے شریعت مصطفوی ﷺ پر حکم فرمائیں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور نہ کوئی اولیاء اللہ سے ہے کیونکہ اولیاء اللہ اس قسم کے شیطانی دعوے نہیں کرتے جس سے شریعت مصطفوی ہدم ہو اگرچہ منصور حلاج وغیرہ بعض اولیاء اللہ سے مثل انا الحق وغیرہ کلمے صادر ہوئے سو اس پر انھوں کسی کو دعویٰ نہیں کیے بلکہ وہ بیخودی میں ہوتا تھا جو شہود حق تعالیٰ ان پر غالب ہو کے اپنے سے غائب ہو جاتے تھے اور بے ساختہ ان کی زبان سے نکل آتے تھے اور وہ اقوال قابل تاویل رہتے تھے اس لیے محققین ان کو معذور رکھے ہیں بلکہ یہ شخص جو کفریات کا زعم کرتا ہے سو اس کے اقوال کسی قسم سے تاویل پذیر نہیں پھر وہ متعدد وجہ سے شرح شریف کے رو سے مرتد و زندق و کافر ہے اور مصداق ہمارے نبی کریم محمد ﷺ کی پیشین گوئی کے کہ لا تقوم الساعة حتی تخرج ثلاثون کذابا وفی رواية دجالا کلهم یزعم انه رسول الله (فتح الباری ج ۶ ص ۲۵۴) ان دجالوں میں سے ایک دجال ہے پھر جس نے اس کی تابعداری کی وہ بھی کافر و مرتد ہے اور شرعاً مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور اس کی عورت حرام ہوتی ہے اور اپنی عورت کے ساتھ جو وطن کرے گا سو وہ زنا ہے اور ایسی حالت میں جو اولاد پیدا ہوگی وہ ولد الزنا ہوں گے قال فی التنویر والکنز وارتداد احدہما فسخ فی الحال اور بزازیہ میں ہے۔ ولو ارتدوا العیاذ باللہ تحرم امراتہ و یجدد النکاح بعد اسلامہ والمولود بینہما قبل تجدید النکاح بالوطی بعد التکلم بکلمة الکفر ولد زنا اور مفتاح السعادت میں ہے۔ ویكون وطیه مع امراتہ زنا والولد منہما فی هذه الحالة ولد الزنا وان اتی بکلمتی الشهادة بطریق العادة۔ اور مرتد بغیر توبہ کے مرگیا تو اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھنا اور اس کو مقابر اہل اسلام میں دفن نہیں کرنا بلکہ بغیر غسل و کفن کے کتے کے مانند گڑے میں ڈال دینا ہے۔ اشباہ والنظائر میں ہے۔ واذا مات او قتل علی ردتہ لم یدفن فی مقابر المسلمین ولا ھل ملة فانما یلقی فی حفرة کالکلب انتھی۔ اور بحر الرائق میں ہے۔ اما المرتد فلا یغسل ولا یکفن فانما یلقی فی حفرة کالکلب۔ (الاشباہ والنظائر ص ۱۰۱ کتاب السیر) چونکہ طالبان حق کی آگہی منظور ہے اس لیے بطور اجمال کے اتنے ہی پر اکتفا کر کے ختم کلام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جس کے نصیب میں توفیق لکھا اس کو کافی ہے۔ وما علینا الا البلاغ المبین و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین و صلی اللہ علی خاتم الانبیاء والمرسلین سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ وسلم۔

مرقوم ۳۰ شعبان ۱۳۱۱ ہجری

کتبہ عبید اللہ بن صبغة اللہ قاضی الملک بدر الدولہ کان اللہ لہما هذا الجواب صحیح

بلا ارباب جزى الله المجيب عنا خير الجزاء الى يوم الحساب..... احمد على عفا الله عنه

يهدى من يشاء و يضل من يشاء

باعث تحریر این مقال و موجب تفصیل این اجمال آنکه شخصی قادیانی از نواحی پنجاب خروج کرده عوام کالانعام را در دام ضلالت انداخته و خود را مثیل حضرت عیسیٰ بلکه مسیح موعود و موعود شده، دعوت نبوت و رسالت میدارد که مرسل خداوند تعالیٰ ام و اشاره آیت و مبشرا بر رسول یأتی من بعدی اسمہ احمد بطرف خود است و مصداق آیت هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ (القف ۹) خود را می پندارد و میگوید که بر خود الهام شده که انا انزلناہ قریبا من القادیان و بالحق انزلناہ و بالحق نزل حالانکہ و بالحق آہ آیت قرآن مجید است کہ مرجع آن بسوی قرآن است نہ در شان این خبیث، بلکه عبارت بالائی مہمل بآن منضم ساخته و چون آنحضرت ﷺ بنص قطعی خاتم النبیین بودند و لانی بعدہ در احادیث واقع شدہ و ہم نزول فرشتہ و اظہار معجزات و غیرہ امور از لوازم رسالت بوده است و نیز عیسیٰ علیہ السلام ابرص و اکمرہ را تندرست می ساخت و احیای مردگان می کرد کہ بنص صریح ثابت است و خدائی تعالیٰ اورا بالائی آسمان زندہ برود و در آخر زمان بر منارۃ بیت المقدس نزول خواہد کرد و خروج دجال و قتل او دجال را و امامت مہدی و اقتدای عیسیٰ علیہ السلام و غیر ذلک امور کہ با احادیث متواترہ بہ ثبوت پیوستہ و علمائے امت بران اتفاق کردہ اند این ہمہ امور قادیان نبوت او بودہ اند پس چارہ ندید بجز انکار این ہمہ امور صریحہ قاطعہ از آنکہ ختم نبوت بہ آنحضرت ﷺ شدہ و هیچک معجزہ مثل مسیح از و بظہور نہ پیوستہ و نہ طاقت آن میدارد نہ دجال خروج کردہ است کہ جنگ از و واقع شود نہ او از مسجد دمشق فرود شدہ و ہم احادیثیکہ اہل سنت بران استناد و حجت می آرند آنرا بمعانے غلط و دروغ برائی نمائش جہلا پرداختہ و آیاتہ را کہ در حق عیسیٰ علیہ السلام دارند و ان من اهل الكتاب الا لیؤمنن بہ قبل موته (نساء ۱۵۹) و ما قتلوه و ما صلبوه و لکن شبہ لہم (نساء ۱۵۸) و یا عیسیٰ انی متوہیک و رافعک الی (آل عمران ۵۴، ۵۵) و غیر ذلک بہ تفسیر و تعبیر دروغ و کذب می پردازد کہ مخالف اقوال سلف است کہ صحابہ و تابعین اند و میگوید روش پرواز گشتہ و جدش در زیر زمین مدفون گشتہ و این بعینہ اعتقاد یہود و فرقتہ الانصاری بودہ پس کیسہ آنخنین اعتقاد دارو پیش علمائی حقانی کافر و مرتد است و حکم ارتداد بروجاری میشود و آنکہ خود را مثیل مسیح میسر و بیشک او مثیل مسیح الدجال است کہ خبر صادق بآن خبر داده کما رواہ الشیخان عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ قال لا تقوم الساعة حتی تبعث دجالون کذابون قریبا من ثلاثین کلہم یزعم انه رسول الله.

(مسلم ج ۳ ص ۳۹۷ باب کتاب الفتن)

پس بر حکام اسلام و مسلمین و قضاة و مفتیین لازم است کہ بدفع این شریر پردازند و آیت فیض پیراہان الذین فتنوا المؤمنین و المؤمنات ثم لم یقولوا فلہم عذاب جہنم و لہم عذاب الحریق را نصب العین داشتہ فتنہ عظیم این کس را کہ در میان اہل اسلام انداختہ است دور سازند و ما علینا و اللہ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و المآب کتبہ محمد سعید مفتی مجلس عدالت عالیہ حیدرآباد دکن کان اللہ لہ۔

ما استدلل علیہ بالآیات الصریحۃ الجلیۃ و الاحادیث الشہیرۃ القویۃ و النقول المعتمدۃ السنیۃ احرى بالقبول و البق بالعمل فالازم علی الرجل المسئول عنہ و اتباعہ ان یتوبوا عن سوء اقوالہم و اعتقاداتہم و باللہ التوفیق.

کتبہ محمود بن صبغۃ اللہ کان اللہ لہما

الجواب صحیح:	ہذہ الفتویٰ صحیحۃ بلا ارتیاب کتبہ سید	الجواب صحیح:
کتبہ سید عظمت پیران قادری اللہ۔	شاہ محمد عفا اللہ عنہ۔	سید محمد علی قادری عفی عنہ۔
ہذا الجواب صحیح	در البیجیب المصیب اصاب من اجاب	ہذا الجواب صحیح
کتبہ محمد عبدالقادر عفی عنہ۔	میر حیدر علی۔	احمد محی الدین۔
الجواب صحیح	الجواب صحیح،	یہ جواب مطابق مذہب حق کے ہوا
بلا ارتیاب ابوالحسین شہاب الدین احمد۔	علی موئی رضا عفی عنہ۔	ہے۔ غلام محی الدین عفی عنہ۔
	الجواب،	صحیح الجواب
	نحن نفع علی ما قال علماؤنا جزى اللہ عنا	محمد سلیم قدرت الناصری نشان مہر۔
	البیجیب الغاضل والشیخ الکامل خیر	
	الجزء کتبہ محمد غوث کان اللہ لہ۔	



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
سورة الفاتحة سورة الحمد

درّہ زاهدیہ! بر فرقہ احمدیہ

از

حضرت مولانا قاضی زاہد الحسنیؒ

بسم الله الرحمن الرحيم

حقیقت حال!

مقصود ہے گذارش احوال واقعی
ہرگز کبھی کسی سے عداوت نہیں مجھے

عام مسلمانوں کو یہ بات پوری طرح معلوم ہے کہ اسلام کو جتنا نقصان پہنچانے کی کوشش قادیانی اور احمدی جماعت نے کی ہے اتنی شاید ہی کسی اور جماعت نے کی ہو اور یہ لوگ اپنے اس باطل ارادے میں کچھ حد تک کامیاب ہوئے۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ مسلمان اپنے مذہبی احکام سے پوری واقفیت نہیں رکھتے اور یہ ان کو دھوکہ دے کر اپنا مطلب پورا کر لیتے ہیں۔ مسلمان ان کی ظاہری شکل و صورت، اقوال و افعال پر اعتبار کر لیتے ہیں۔ جس سے ان کو نقصان عظیم اٹھانا پڑتا ہے۔ انہی دھوکہ بازیوں کی ایک چال یہ بھی ہے کہ یہ لوگ مسلمانوں کو اپنی لڑکیاں نکاح میں دینا کفر اور بہت بڑا جرم سمجھتے ہیں۔ مگر مسلمانوں کی لڑکیوں کو نکاح میں لانے کے لیے طرح طرح کے حیلے تلاش کرتے ہیں۔ جس سے غرض مسلمانوں کی بے عزتی اور اپنا جال پھیلانا ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ایک واقعہ دوالمیال ضلع جہلم میں بھی پیش آیا ہے۔ یہ جگہ اس تمام علاقہ میں احمدیوں کا مرکز ہے۔ یہاں پر ان کی تعداد بہ نسبت دیگر مقامات کے زیادہ ہے۔ اور ان کے تعلقات مسلمانوں سے بہت ہیں۔ یہ لوگ مسلمانوں کی لڑکیاں نکاح میں لانے کے لیے یہ طریقہ اختیار کرتے ہیں کہ ادھر مسلمانوں کو کہہ دیا کہ ہم مسلمان ہیں۔ ادھر احمدیوں کو اپنا عہد نامہ لکھ کر دے دیتے ہیں تاکہ جب تک برسر روزگار نہ ہوئے کام چلاتے رہیں۔ مسلمان ان کے اس ظاہری بیان سے مطمئن ہو جاتے ہیں (جیسا کہ ان کی شریعت کا حکم ہے) مگر بعد میں ان کو ذلت اٹھانی پڑتی ہے۔ ایسا ہی واقعہ ہوا کہ مسیحی مسعود احمد سکندہ موضع مذکور نے سنی لڑکی سے نکاح کیا اور احمدیوں کو عہد نامہ لکھ دیا۔ جس کی اصلی عبارت درج کی جاتی ہے۔

”میں جب ملازم ہو گیا تو احمدی ہو جاؤں گا اور مسرال کا رشتہ توڑ دوں گا۔ اور قادیان شریف سے شادی کر لوں گا اگر میں احمدی نہ ہوں۔ تو کافر کافر کا فر اسی وقت سے ہو جاؤں گا۔“ اس عہد نامے کی تحریر کا مقصد تو آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ ادھر مسلمان لڑکی جو اس کے نکاح میں ہے وہ بھی نہ جائے اور ادھر احمدیت کا بھی پورا پورا اعتبار باقی رہے۔ اتفاقاً یہ عہد نامہ اس کی بیوی کو مل گیا۔ اس نے جب یہ حالات معلوم کیے تو اپنے رشتہ داروں کے مشورہ کے موجب قانونی اور شرعی دونوں کاروائیاں اس خاوند کے خلاف کیں۔ سرکار انگریزی نے اس کو فتح نکاح کی ڈگری دے دی۔ اور اس طرح شریعت اسلامیہ نے اس کو فتح نکاح کا حکم دیا۔ ان دونوں فیصلوں کے بعد اس کی بیوی نے دوسرے مسلمان مرد سے نکاح کر لیا۔ اسی شہر دوالمیال میں مولانا حاجی حافظ سید لال شاہ صاحب خلیفہ حضرت غوث زمان میروی ہیں۔ آپ نے جو اسلامی خدمات انجام دیں وہ انکھن من الشمس ہیں۔ خصوصاً شیعہ

اور مرزائی فرقوں کے خلاف آپ نے نہایت ہی استقلال اور جوانمردی سے مقابلہ کیا۔ اور اسی جہاد فی سبیل اللہ کا نتیجہ ہے کہ باوجود کئی کوششوں اور تدابیر کے اس علاقہ میں قادیانیت ترقی نہ کر سکی اور دو الیال میں بھی مسلمانوں کی کافی تعداد بحمد اللہ موجود ہے۔ یہ صرف آپ کے وجود مسعود کا فیض ہے۔ احمدی ہمیشہ اس تاک میں رہتے تھے کہ کوئی ایسا معاملہ پیش آئے کہ نہ تو مقابل ہوں اور نہ مدعی ہوں اور جناب شاہ صاحب کو ذلت پہنچے مگر ۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

(۲)..... ادھر اس لڑکی کا حقیقی بھائی نور الہی جس نے بذات خود اس کے فسخ نکاح کی کوشش کی۔ مقدمات کی پیروی بھی اسی نے کی۔ اور دیوبند وغیرہ مقامات سے فتاویٰ طلب کرنے میں یہی انسان درپیش رہا۔ اس کی خواہش یہ تھی کہ میری بہن میری مرضی کے مطابق شادی کرے۔ مگر والدہ اور دوسرے بھائی اور لڑکی کی مرضی دوسری جگہ پر ہو گئی۔ جس پر اس کے بھائی نور الہی نے اس معاملہ کو خراب کرنا چاہا۔ ہمارے اس بیان کی شہادت موضع تترال کے دو معتبر گواہ ہیں جن کا یہ بیان حلفہ ہے۔ جو نور الہی نے ان سے بیان کیا تھا۔

(۳)..... جناب شاہ صاحب کے حقیقی بھانجے رفیع الدین شاہ صاحب ہیں جو آپ کے شاگرد بھی ہیں۔ وہ ذاتی عداوت کی وجہ سے شاہ صاحب کے خلاف موقعہ کی تلاش میں تھے۔ ان تینوں رقیبوں کو موقع مل گیا اور خوب دل کھول کر ان کی مخالفت میں ڈٹ گئے۔ علمائے کرام کے پاس دوڑے مگر کوئی مسلمان جس کو رسول کریم ﷺ سے محبت ہو۔ کب احمدی نوازی کر سکتا ہے۔ سب علمائے کرام نے ان کو منہ توڑ جواب دیا۔ مگر جو بندہ یا بندہ ہے۔ ان کو ایک مولوی صاحب مل گئے۔ جن کا نام نامی کرم الہی ہے۔ آپ منڈی بہاؤ الدین کے ہائی سکول میں ٹیچر ہیں۔ انھوں نے ایک دوسرے مولوی صاحب سے جو نکاح خوانوں کے گرد آدور ہیں۔ فتویٰ حاصل کیا کہ یہ عہد نامہ قسم ہے (اس کا اقرار ان کی طرف سے ایک عام مجمع میں انسپکٹر پولیس کے سامنے ہوا) مولوی صاحب نے تمام علمائے اسلام کی مخالفت کا بارِ عظیم بلا سوچ سمجھ کے سر پر اٹھایا یہ دعویٰ کیا کہ یہ نکاح از روئے شریعت فسخ نہیں ہوا۔ چونکہ ہمارے پاس دنیاۓ اسلام کے بزرگ ترین علمائے کرام کے فیصلے موجود تھے۔ اس لیے ہم کو تو کسی قسم کی تحقیق کی ضرورت نہ تھی لیکن مخالفوں نے یہ شور مچایا کہ ہم مولوی صاحب کو لائیں گے جو اس نکاح کو توڑ کر لڑکی ہمارے حوالہ کر دیں گے۔ اس لیے ہم نے مسلمانوں کے زیادہ اطمینان کے لیے جناب مولانا الحاج القاضی محمد زاہد اصفینی زید مجدہم کو جلسہ میں تشریف لانے کی دعوت دی۔ آپ نے اس کام کو فی سبیل اللہ سمجھ کر ہماری دعوت کو قبول فرمایا اور ۲۹ جون (۱۹۴۰ء) کو تشریف لائے۔

مختصر کیفیت مناظرہ

یکم جولائی (۱۹۴۰ء) تاریخ مناظرہ مقرر تھی۔ مخالفین کے مولوی صاحب کا انتظار رہا۔ آپ بمشکل تمام تقریباً گیارہ بجے دو الیال تشریف لائے چونکہ اس معاملہ کی اصلی کیفیت جناب آغا صاحب انسپکٹر پولیس کو معلوم تھی۔ اس لیے انھوں نے فریقین سے اپنے اپنے دلائل طلب کیے۔ ہماری طرف سے تمام دلائل اور فتاویٰ پیش کیے گئے۔ جن کو فریق مخالف کے رکن اعلیٰ شاہ رفیع الدین صاحب نے اپنے قلم سے لکھ کر دیوبند و دیگر مقامات سے منگوا لیا تھا۔ اور اس کا اقرار تمام مجمع کے سامنے انھوں نے کیا، مخالفین کے استفتاء کی عبارات بالکل بدلی ہوئی تھیں۔ ان کے پاس کوئی دلیل اور کارآمد فتویٰ موجود نہ تھا۔ انسپکٹر صاحب نے پوری حقیقت معلوم کر لی۔ آخر

مناظرہ چار بجے سے شروع کر دیا گیا۔ تمام مسلمان اس مسجد میں جمع ہوئے جس میں سوائے اہل اسلام کے اور کسی کا دخل نہ تھا۔ اس میں صرف اللہ کی عبادت اور اس کے سچے رسول کی اطاعت کی جاتی تھی۔ مگر مخالف پارٹی نے ”کنہم جنس باہم جنس پرواز“ پر عمل کیا اور اس مسجد میں جانپنچے کہ جہاں احمدیوں کا کافی قبضہ ہے اور وہ اسی مسجد میں خدا کے سچے رسول کے حکم کو ٹھکرا کر بناوٹی رسول کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔ ان کا خیال یہ تھا کہ شاید مسلمان اس مسجد میں نہ آئیں گے۔ مگر ہم اس حقیقت کو روشن کرنے کے لیے وہاں چلے گئے اور توحید خداوندی اور رسالت خاتم الانبیاء کے نعرے لگاتے ہوئے اسی مسجد میں جہاں قادیانی مولوی صاحب کو گھیرے ہوئے بیٹھے تھے۔ مناظرہ شروع کر دیا گیا۔ موضوع مناظرہ یہ تھا کہ عہد کنندہ اسی وقت سے خارج از اسلام ہوا یا نہ؟ ہمارے فاضل محترم نے اپنی خداداد قابلیت اور نور ایمان کو واضح و ثابت کر دیا کہ عہد کنندہ اسی وقت سے خارج از اسلام ہو گیا۔ فریق مخالف نے یہ دعویٰ کیا کہ الفاظ مذکورہ قسم ہیں۔ جن سے کفارہ ادا کر کے نہ طلاق ہوتی ہے اور نہ کفر لازم آتا ہے، مگر مولانا حسینی نے اس موضوع کو اس طرح صاف کر دیا کہ تمام مسلمانوں کے ذہن نشین ہوا اور حق باطل پر غالب آیا۔ فریق مخالف کے مولوی صاحب کی جو حالت میدان مناظرہ میں ہوئی۔ اس کو مختصر اُدرج کیا جاتا ہے۔

(۱)..... مولوی صاحب جب اثباتِ مدعی کے لیے کھڑے ہوئے تو اتنی ہیبت آئی کہ بسم اللہ نہ پڑھ سکی قاضی صاحب نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی کل افرذی بال لم یدم بسم اللہ فہو ابتر پڑھ کر بسم اللہ نہ پڑھنے کی وجہ طلب کی آخر لا جواب ہو کر غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے بہ آواز بلند بسم اللہ پڑھی یہ پہلی بار تھی۔

(۲)..... شرح وقایہ کے متعلق بتلایا کہ یہ مولوی عبدالحی صاحب کی تصنیف ہے۔

(۳)..... تسلیم کر لیا کہ ارادہ کفر سے کافر ہو جاتا ہے۔

(۴)..... مان لیا کہ احمدی کافر ہیں۔

(۵)..... فقہ حنفی کی مشہور کتاب جامع الفصولین کا نام جامع الفصول بتلایا۔

(۶)..... تعلیق الکفر بامر اور تعلیق الامر بکفر کا فرق نہ بتلا سکے۔

حقیقت میں مناظرہ ہی کیا تھا ایسے فاضل نوجوان محقق مفتی علامہ کے مقابلہ میں بچوں کا نیچر کیا تاب لا سکتا ہے۔ مخالفین کو سخت ندامت اور رسوائی ہوئی۔ اگرچہ یہ مسئلہ صاف تھا۔ مگر ہم نے اس خیال سے کہ تمام مسلمانوں کو ان کے فتنہ سے آگاہ کیا جائے تاکہ کوئی مسلمان اپنی لڑکی ان کو نکاح میں نہ دے۔ جناب قاضی صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ آپ اس عنوان پر جامع مانع ایک رسالہ تحریر فرمائیں۔ الحمد للہ! کہ آپ نے ہماری التجا کو قبول فرما کر اپنے علمی انداز میں رسالہ تحریر فرمایا۔ جو کچھ میں نے عرض کیا لفظ بہ لفظ درست ہے۔ واللہ علیٰ مَا نَقُولُ وَکَیْلُ فقط (عبدالحق شاہ)

مسئلہ ارتداد کی مختصر کیفیت

ایک مسلمان کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو مگر تاہم اس کو مسلمانی صفت سے موصوف سمجھا جاتا ہے۔ کوئی گناہ کرنے سے اس کا ایمان زائل نہیں ہوتا۔ مگر ارتداد ایک ایسا جرم ہے کہ جس کے کرنے سے وہ اسلام سے بالکل نکل جاتا ہے اور اس کی مغفرت ہرگز نہیں ہو سکتی۔ وہ کسی مسلمان کا دائرہ اسلام سے نکل جاتا ہے جس کو مرتد کہتے ہیں۔ یعنی جب کوئی مسلمان اسلام سے نکل جانے کا ارادہ کرتا ہے۔ وہ اسی وقت اسلام سے نکل جاتا ہے اور اس کا وجود اس حد تک نجس ہو جاتا ہے کہ اسلامی شریعت میں اس کی سزا قتل ہے۔

یعنی اگر مسلمان بادشاہ ہو تو ایسے انسان کو جو اپنے مقدس اور برتر مذہب کو چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کر لیا ہو۔ قتل کرنے کا حکم ہے اور اس کی عورت اس سے جدا ہو جائے گی۔ اس کے سب کام برباد اور ضائع ہوں گے اور وہ ایسا ہو گیا کہ اس نے کوئی نیکی کی ہی نہ تھی۔ قرآن کریم میں یہ احکام مفصل طریقہ پر موجود ہیں۔ مرتد کی بہت سی اقسام ہیں جس کی مشہور اقسام درج ذیل ہیں۔

(۱)..... زمانہ قریب یا بعید میں کفر کا ارادہ کرے۔ (۲)..... اپنے مذہب میں شک کرے۔ (۳)..... اپنے کافر ہونے کو کسی شرط پر دل میں خیال رکھے۔ (۴)..... زبان سے کافر ہونے کو کسی کام پر مشروط اور موقوف رکھے۔ (ارشاد العباد ص ۴) میں یہ مفصلاً موجود ہے (لاہوری اور قادیانی) یہ دو مشہور فرقے ہیں۔ لاہوری مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد مانتے ہیں۔ اور قادیانی اس کو نبی مانتے ہیں۔ قادیانی تو اس لیے کافر ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد مرزا کو نبی تسلیم کرتے ہیں اور لاہوری اس لیے کافر ہیں کہ وہ ایک کافر انسان کو مجدد مانتے ہیں، جس کو مسلمان ماننا بھی کفر ہے بہر حال تمام دنیا کے مسلمانوں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ مرزائی خواہ لاہوری ہوں یا قادیانی وہ اسی طرح کافر ہیں جس طرح یہودی، عیسائی، آریہ، مجوسی کافر ہیں۔ لہذا جو شخص اسلام کو چھوڑ کر احمدی ہوا۔ وہ اسی طرح مرتد ہے جیسا کہ اسلام کو ترک کر کے عیسائی ہوا۔ زیرا کہ کفر تمام ایک ہی ملت ہے۔ الکفر ملۃ واحده (شامی) خصوصاً احمدی تو مسلمانوں کو بہت ہی برا کہتے ہیں۔

مسلمانوں کے متعلق احمدیوں کا حکم

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کچھ حالات ان کے احکام کے درج کر دوں جو مرزائیوں، احمدیوں کی طرف سے مسلمانوں کے متعلق صادر ہوتے ہیں تاکہ یہ اندازہ لگانا درست ہو جائے کہ کسی احمدی کو لڑکی دینا سخت بے غیرتی، بے ایمانی بلکہ خلاف انسانیت کام ہے۔

(۱)..... ”کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کی بیعت میں داخل نہیں ہوئے خواہ انھوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا۔ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔“ (آئینہ صداقت ص ۳۵)

(۲)..... ”جو شخص غیر احمدیوں کو رشتہ دیتا ہے۔ وہ یقیناً مسیح موعود کو نہیں سمجھتا اور نہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے؟ کوئی غیر احمدی ایسا بے دین ہے جو کسی ہندو یا عیسائی کو اپنی لڑکی دے۔ ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو۔ مگر تم سے اچھے ہیں کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے۔ مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو دیتے ہو۔“ (ملائکہ اللہ ص ۴۶)

(۳)..... ”غیر احمدی تو حضرت مسیح ﷺ کے منکر ہوئے۔ اس لیے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے۔ وہ تو مسیح موعود کا منکر نہیں۔ ایسے سوال کرنے والے سے میں پوچھتا ہوں کہ اگر یہ درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا۔“

(انوار صداقت ص ۹۱)

ان بیانات سے ظاہر ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی امت کا مرتبہ اس ملعون قوم کے ہاں صرف کافر، عیسائی، ہندو جیسا ہے۔ اور ان کے نابالغ بچے بھی کافر ہیں۔ تو لعنت ہے اس انسان پر جو مسلمان کہلا کر احمدیوں سے نکاح کرے اور نکاح کو جائز سمجھے۔ وہ دراصل زنا کو حلال کہتا ہے۔

اصلی مقصد کی تفصیل

چونکہ ہمارا اصل مدعا تو یہ تھا کہ مسیح موعود احمد نے جب کفر کا ارادہ کر لیا وہ اسی وقت سے کافر ہو گیا۔

لہذا اب ہم ضروری تمہید بیان کرنے کے بعد اصل مسئلہ پر بحث کرتے ہیں۔

ارادہ کفر کا حکم چونکہ اسلام ایک نہایت ہی مقدس اور اعلیٰ مذہب ہے۔ اس لیے اگر ایک انسان کسی وجہ سے یا بلا وجہ اس کو چھوڑنے کا ارادہ کرے تو وہ اسی وقت سے کافر ہو جائے گا۔ زیرا کہ اس نے اسلام جیسی نعمت عظمیٰ کو ایک ہلکا سا کام سمجھا اور یہی کفر کی اصلی علت ہے۔ (شامی جلد ۳ ص ۳۹۳) میں ہے کہ کفر کی اصلی وجہ تو جھٹلانا یا ہلکا سمجھنا ہے۔ ان مناط التكفير هو التكذيب او الاستحفاف، لہذا وہ انسان اسی وقت سے کافر ہو جائے گا۔ یہ مسئلہ تمام کتب اسلامیہ میں موجود ہے۔ مثلاً حدیث پاک کی مشہور کتاب (مشکوٰۃ شریف کی مستند شرح مظاہر حق جلد سوم ص ۲۷۱) میں ہے۔ فقہ اسلامی کی مشہور کتاب (خلاصۃ الفتاویٰ جلد نمبر ۴ ص ۳۸۲) میں ہے۔ اذا عزم الکفر ولو بعد مائة سنة یکفر فی الحالہ (ترجمہ) جس نے کافر ہونے کا ارادہ کیا اگرچہ سو برس کے بعد وہ فی الحال کافر ہو گیا۔

میں بوجہ رسالہ کے مختصر ہونے کے ان کتابوں کے نام مع جلد و صفحہ کے نیچے درج کرتا ہوں۔ جس کا جی چاہے ان کو دیکھ لے۔ احقر کے پاس سب کتابیں موجود ہیں۔

(۱)..... فتاویٰ عالمگیری المعروف بہ فتاویٰ ہندیہ جلد دوم ص ۸۸۹۔

(۲)..... رد المحتار المعروف شامی جلد سوم ص ۶۵۔

(۳)..... غایۃ الاوطار شرح در مختار جلد دوم ص ۵۱۴۔

(۴)..... بحر الرائق شرح کنز الدقائق جلد پنجم ص ۱۲۳۔

(۵)..... طحاوی شرح در مختار جلد دوم ص ۴۷۷۔

(۶)..... سیر القلیہ ص ۱۴۴۔

(۷)..... جامع الفصولین جلد دوم ص ۳۱۴۔

(۸)..... دستور القضاۃ ص ۱۳۱۔

(۹)..... مالا بد مند فارسی ص ۱۷۴۔

(۱۰)..... عقائد الاسلام ص ۲۵۴۔

ان کتابوں کے سوا دیگر تمام اسلامی کتابوں میں یہ مسئلہ صاف طریقہ پر موجود ہے کہ جو شخص کافر ہونے کا ارادہ کرے وہ اسی وقت سے کافر ہو جاتا ہے اور اس کی عورت اس پر طلاق ہو جاتی ہے۔

کلمات کفر کہنے کا حکم چونکہ اسلام اور کفر بلکہ تمام امور طلاق، نکاح، بیع، شراء، اطاعت، نافرمانی وغیرہ امور کا تعلق صرف زبان ہی سے ہے۔ اس کی وجہ سے انسان مسلمان بھی ہوتا ہے اور اسی سے کافر بھی ہوتا ہے جس پر دلیل لانے کی ضرورت نہیں۔ لہذا اگر ایک انسان نے کفر کا کلمہ زبان سے بکا تو وہ کافر ہو جائے گا اور اس پر کفر کے تمام احکام نافذ کر دیے جائیں گے۔ (جامع الفصولین جلد دوم ص ۲۹۷) میں ہے۔

”ومن کفر بلسانہ طالعا و قلبه مطمئن بالايمان کفر ولا ینفعہ ما فی قلبه اذا الکافر انما یعرف بنطقه فلم ینطق بکفر کفر عندنا وعند اللہ تعالیٰ۔“

ترجمہ: ”اور جو بلا کسی خیر کے زبان سے کفر کہے اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو۔ تو کافر ہو جائے گا۔ اسے دل کی بات نفع نہ دے گی۔ زیرا کہ کافر تو زبان ہی سے پہچانا جاتا ہے۔ پس اگر کفر سے بولا تو ہمارے اور اللہ کے ہاں کافر ہے۔“

اعتراضات

اگرچہ اتنی مفصل اور مدلل بحث کے بعد کسی مسلمان کو اس امر میں شک نہیں ہو سکتا کہ کفر کا کلمہ کہنے سے اور ارادہ کفر کرنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ خواہ صرف زبان سے کلمہ کفر کہے یا مدت کے بعد کافر ہونے کا ارادہ کرے۔ مگر وہ انسان جو ضدی اور متعصب ہو وہ اس کے خلاف صدا بلند کرتا ہے۔ چونکہ ہم کو صرف تحقیق حق مقصود ہے۔ اس لیے ہم ان اعتراضات کو بھی تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ جو اس مسئلہ پر وارد ہو سکتے ہیں اور پھر ان کے دندان شکن جواب ذکر کرتے ہیں۔ تاکہ مسلمانوں کو زیادہ واقفیت ہو اور مخالفین کو اپنی ناقابلیت کا پتہ چل جائے۔ وہ اعتراضات یہ ہیں۔

- (۱)۔۔۔ یہ مشہور اور مسلمہ قاعدہ ہے کہ جب ایک انسان میں ایک کم سو کام ایسے ہوں جن سے کفر لازم آتا ہو اور صرف ایک کام اسلام کا ہو تو وہ مسلمان ہی رہے گا۔ اس کے کفر سے احتراز لازم ہے۔
 - (۲)۔۔۔ جو عبارات نقل کی گئی ہیں۔ یہ صرف ایک قول ہے۔ علماء کا فتویٰ اس پر نہیں ہے۔
 - (۳)۔۔۔ زبان سے اگر کفر کا کلمہ کہے۔ مگر جب دل میں اسلام ہے تو وہ مسلمان ہی رہے گا۔
 - (۴)۔۔۔ اگر واقعی انسان کفر یہ کلمات کہنے سے کافر ہو جاتا ہے تو اس کو تجدید اسلام کے بعد تجدید نکاح کافی ہے۔
 - (۵)۔۔۔ فسخ نکاح کے لیے قاضی اسلام کی قضاء شرط ہے۔
 - (۶)۔۔۔ عہد نامہ مذکورہ میں یہ الفاظ کہ ”اگر میں احمدی نہ ہوا تو کافر ہو جاؤں گا۔“
- یہ الفاظ قسم ہیں اور قسم میں کفارہ دے دینا کافی ہے۔ کفر لازم نہیں آتا۔
- یہ وہ مشہور اعتراضات ہیں جو کم علمی یا ضدی وجہ سے اس مسئلہ پر وارد ہو سکتے ہیں۔ ان کے جوابات بھی تفصیل وار ملاحظہ فرمائیں۔

جوابات

- (۱)۔۔۔ اس جواب کو سمجھنے کے لیے ایک تمہید کا سمجھنا ضروری ہے وہ یہ کہ علامات کفر اور کفریہ کام اور چیز ہے اور کلمات کفر کا کہنا یہ شے دیگر ہے۔ اس کی واضح مثال یہ ہے کہ ایک شخص شراب پیتا ہے۔ زنا کرتا ہے، جو اکیلے ہے، بے نماز ہے، زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، جھوٹ بولتا ہے وغیرہ کئی ایسے امور کرتا ہے۔ جو کفر کی علامات ہیں۔ مگر وہ اسلام کے خلاف زبان سے حرف تک نہیں نکالتا بلکہ اسلام کو سچا مذہب جانتا ہے۔ اور برے کام کو برا ہی سمجھتا ہے۔ تو ایسے شخص کو کافر نہ کہا جائے گا بلکہ مسلمان ہی رہے گا۔ اس کے برخلاف ایک دوسرا انسان ہے جو نماز پڑھتا ہے، زکوٰۃ دیتا ہے، ڈاڑھی رکھتا ہے، قرآن کریم پڑھتا ہے، مگر وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی اور انسان کو بھی نبی مانتا ہے۔ یا زنا یا شراب وغیرہما اور حرام کو حلال جانتا ہے۔ تو ان صورتوں میں وہ اسی وقت کافر ہو جائے گا اسی کو لزوم کفر اور التزام کفر کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ لزوم کفر کی صورت پہلی اور التزام کفر کی دوسری صورت ہے۔ بہر حال جب ایک انسان نے اپنی زبان سے کفر کا کلمہ کہا تو وہ کافر ہو جائے گا۔ اگرچہ اس کی نیت نہ ہو۔ الا اذا صرح بارادة موجب الكفر فلا ينفعه، التاويل هيئند (شامی جلد ۳ ص ۳۹۳) مگر جب اس نے کفر کو واجب کرنے والے ارادہ کو ظاہر کیا تو اب تاویل نفع نہ دے گی (ترجمہ) اسی طرح بحر الرائق شرح کنز الدقائق وفتاویٰ عالمگیری جلد دوم ص ۳۰۳ وغیرہما میں ہے۔

(۲)..... یہ مسئلہ تمام علمائے کرام کے ہاں متفق علیہا ہے۔ آج تک کسی عالم دین محقق نے اس میں اختلاف نہیں کیا بلکہ آج بھی تمام علماء اسلام اسی پر حکم دے رہے ہیں۔ من تکلم بکلمۃ الکفر ہازلاً اولاً عبا کفر عند الکمل (شامی جلد سوم ص ۳۹۳ اور خلاصۃ الفتاویٰ جلد چہارم ص ۲۸۳ اور کتاب مطالب السنیہ ص ۶۸) وغیرہا کتب اسلام میں یہ مسئلہ مصرحاً موجود ہے۔

(۳)..... صرف قول ہی پر سب کاموں کا دار و مدار ہے کفر، ایمان، نکاح، طلاق وغیرہ تمام امور موقوف ہیں۔ اعتقاد میں ان کا کوئی دخل نہیں جو انسان کفر کا کلمہ منہ سے نکالتا ہے۔ وہ اسی وقت کافر ہو جاتا ہے۔ اس سے نیت وغیرہا کا سوال نہ کیا جائے گا اگر وہ اپنے ارادے اور نیت کے متعلق یہ کہہ دے کہ میری نیت تو کافر ہونے کی نہ تھی۔ لیکن اس کا ہرگز اعتبار نہ ہوگا۔ قاضی اس بات کو نہ مانے گا اور اس پر حکم کفر دے دے گا۔ یہ مسئلہ بھی تمام کتابوں میں موجود ہے۔ علامہ (شامی جلد سوم ص ۳۹۳) میں فرماتے ہیں۔

والحاصل ان من تکلم بکلمۃ الکفر ہازلاً اولاً عبا کفر عند الکمل ولا اعتبار باعتقاده. (جامع الفصولین جلد دوم ص ۲۹۷) اذا اراد ان یتکلم بکلمۃ مباحۃ فجری علی لسانہ کلمۃ الکفر خطاء بلا قصد لا یصدقہ القاضی. (شامی ج ۳ ص ۳۹۹)

حاصل یہ کہ جو شخص ہازلاً یا لا عبا کلمہ کفر کہے وہ سب علماء کے نزدیک کافر ہو جاتا ہے اور اس کے اعتقاد کا اعتبار نہیں۔ اور (کتاب المطالب السنیہ ص ۶۸) وغیرہا میں ہے جب کسی نے ایک مباح بات کرنے کا ارادہ کیا تو اس کی زبان پر غلطی سے کفر کا کلمہ جاری ہو گیا۔ قاضی اس کو سچا نہ سمجھے گا۔

الغرض اسی زبان سے انسان کہاں جا پہنچتا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ اپنی زبان کو محفوظ رکھے۔ استاذ کامل علامہ دمیاطی نے بطور نصیحت کے ارشاد فرمایا ہے کہ وبالجملة فباب مکفورات واسع جداً فلیأمل الانسان فما یرید ان یقولہ قبل قولہ ولا یطلق لسانہ فی الکلام فانہ، من اکبر اعدائہ.

(نہایت الال ص ۳۷۲)

(۴)..... واقعی یہ درست ہے کہ اگر مرتد اسلام لائے تو وہ دوبارہ نکاح اس عورت سے کر سکتا ہے مگر اس میں ایک ضروری شرط ہے۔ وہ یہ کہ اگر اس عورت کی رضاء ہو تو دوبارہ نکاح کر سکتا ہے ورنہ اس عورت کی رضا مندی نہ ہونے پر اس سے دوبارہ نکاح جائز نہیں اور اس کو مجبور نہ کیا جائے بلکہ جہاں اس عورت کی مرضی ہو نکاح کر سکتی۔ (خلاصۃ الفتاویٰ جلد چہارم ص ۲۸۳) میں ہے۔

ولا تجبر المرأة علی ان ترجع الیہ حتی یتزوجھا (ترجمہ) اور عورت کو اس لیے مجبور نہ کیا جائے کہ اس کے ساتھ نکاح کرے۔

اسی طرح (جامع الفصولین جلد دوم ص ۳۷۷ اور شامی جلد نمبر ۳ ص ۴۱۳) و اشاہہ النظائر ص ۲۶۲) وغیرہا کتابوں میں مفصلاً موجود ہے۔

(۵)..... چونکہ اسلام کو ترک کر دینا ایک بہت ہی بڑا جرم ہے۔ لہذا اس کے بعد اس کی عورت اس پر فوراً حرام ہو جاتی ہے۔ اس میں قاضی کی قضاء کی ہرگز ضرورت نہیں۔ بلا قاضی کے بھی جدا ہو جائیں گے۔

منھا ان الردۃ احد الزوجین توجب البینونة بینھما فی الحال بدون قضاء القاضی خاند بیوی میں اس کے مرتد ہونے پر فی الحال جدائی واجب ہو جاتی ہے۔ اس میں قضاء قاضی کی ضرورت نہیں۔

(خلاصۃ الفتاویٰ جلد چہارم ص ۲۸۳ اور جامع الفصولین جلد دوم ص ۳۷۷)

(۶)..... یہ اعتراض مخالفین کے پاس سب سے بڑا ہتھیار تھا۔ ان کے مولوی صاحب نے اسی کو بار بار پیش کیا کہ یہ قسم ہے۔ اور قسم کا کفارہ دے دینا کافی ہے۔ لہذا میں اس کو ذرا تفصیل سے بیان کرتا ہوں۔

پہلا جواب..... اس جواب کو سمجھنے سے پہلے ایک تمہید کا جاننا ضروری ہے کہ یہاں تین باتیں ہیں۔ ایک تعلیق الامر بکفر دوسرا تعلیق الکفر بامیر تیسرا تعلیق الکفر بکفر پہلی کلام کا مطلب یہ کہ ایک آدمی اپنے کسی کام کو کفر پر معلق کر دے مثلاً اس نے کہا میں ضرور کوہاٹ جاؤں گا اگر نہ گیا تو کافر ہوں گا۔ اس میں اس نے اپنے کو ہاٹ جانے کو کفر پر معلق اور مشروط کر دیا ہے۔ ظاہر ہے ایسے کلام کرنے والا کا مدعا صرف اپنے بیان کی پختگی بیان کرنا ہوتا ہے کہ میں کوہاٹ ضرور جاؤں گا۔ دوسری کلام کا مطلب یہ کہ ایک آدمی اپنے کافر ہونے کو کسی کام پر معلق اور مشروط رکھے۔ مثلاً اس نے کہا اگر کل بارش ہوئی تو میں کافر ہو جاؤں گا۔ یا جیسا کہ مسعود احمد نے کہا جب میں ملازم ہوا تو احمدی ہو جاؤں گا ان کلاموں میں مقصود تو کافر ہونا ہے۔ مگر فی الحال نہیں۔ اس نے کافر ہونے کو ایک شرط پر موقوف کر دیا ہے۔ ایسی صورت میں وہ اسی وقت کافر ہو جائے گا۔ خواہ وہ کام ہو یا نہ ہو۔ لہذا مسکی مسعود کی یہ کلام اسی قسم سے ہے وہ اسی وقت کافر ہو گیا۔ ان کان کذا کفرت کھو فی تلک الساعة (ترجمہ) اگر یہ کام ہوا تو میں کافر ہو جاؤں گا اسی وقت کافر ہو جائے گا۔ کتاب (سیر التقیہ ص ۱۳۲ اور جامع المفصولین جلد دوم) وغیرہ میں موجود ہے۔

تیسری کلام کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے کافر ہونے کو کفر پر معلق کرے۔ مثلاً مسعود احمد نے کہا کہ میں اگر احمدی نہ ہوا تو کافر ہو جاؤں گا۔ اس کلام میں اس نے اپنے کافر ہونے کا ارادہ کیا۔ اس طرح اس کی تاکید اور اپنے ارادہ کو پختہ کر دیا کہ اگر وہ احمدی نہ ہوتا تو کافر ہو گا یعنی ضرور کافر ہو گا۔ ہرگز وہ احمدیت کو نہ چھوڑے گا۔ یہ اس عہد نامے کی دوسری جزو ہے جو مسکی مسعود احمد نے لکھا ہے پس اگر وہ احمدی ہوا تب بھی کافر اور اگر احمدی نہ ہوا تب کافر ہوا بالکل صاف مطلب ہے۔ یہ عہد نامہ درحقیقت اس کے کفر کی سند ہے۔ قسم وغیرہ ہرگز نہیں۔

دوسرا جواب..... اگر اس عہد نامہ کا پہلا حصہ دیکھا جائے تو معاملہ بالکل صاف ہے کہ اس نے عہد کیا ”جب میں ملازم ہوا تو احمدی ہو جاؤں گا۔“ اس میں صاف طور کفر کا ارادہ موجود ہے۔ یہ قسم وغیرہ نہیں۔ اسی وجہ سے مخالفین کے مولوی صاحب نے بھی اس کو ہاتھ نہیں لگایا حالانکہ تمام کلاموں کو جب تک اول سے آخر تک نہ دیکھا جائے گا۔ معنی معلوم نہ ہو سکے گا۔ مولوی صاحب نے آخری جزو کو لیا جو ہمارا عین مدعا تھا۔ بہر حال یہ کلام چونکہ ارادہ کفر پر دلالت کرتی ہے۔ لہذا اسی وقت کافر ہو گیا۔

تیسرا جواب..... یہ آخر جملہ قسم نہیں ہو سکتا۔ زیرا کہ قسم کے لیے پہلی شرط یہ ہے کہ قسم اٹھانے والا مسلمان ہو۔ اگر کافر نے قسم اٹھائی تو لغو اور باطل ہو جائے گی جب مسعود نے یہ کہا کہ میں جب ملازم ہوا کافر ہو جاؤں گا۔ اس کلام کے کہنے سے وہ اسی وقت کافر ہو گیا۔ اب اگر تھوڑی دیر کے لیے اس کی آخری کلام کو قسم مان بھی لیا جائے تو وہ لغو اور باطل ہو جائے گی۔ زیرا کہ وہ تو کافر ہو چکا ہے اور کافر کی قسم مقبول نہیں۔ قسم اٹھانے والے کے لیے مسلمان ہونا ضروری ہے۔ وشرطها الاسلام قسم کی شرط اسلام ہے۔ (در مختار ص ۲۵۶)

جب وہ قسم ہی نہیں ہوئی تو اب کفارہ وغیرہ کا کیا ذکر ہے۔ اسی طرح (شرح وقایہ ص ۱۵۱) میں ہے۔ لا کفارة فی حلف کافر (ترجمہ) کافر کی قسم میں کفارہ نہیں ہوتا۔ مطلب یہ نکالا کہ اسلام قسم کے لیے ابتداء اور بقاء دونوں حالتوں میں شرط ہے۔ فالاسلام شرط انعقادھا وبقائها (شامی جلد ۳ ص ۴۷) جب وہ مسعود مسلمان

ہی نہ رہا تو اب قسم وغیرہ باطل اور لغو ہوگئی اور وہ پہلی ہی کلام سے کافر ہو گیا۔ اس کی عورت اس پر طلاق ہوگئی۔
ضروری مسئلہ..... چونکہ ماں باپ کی نافرمانی اور ان کی بے عزتی کرنا اپنے استاذ کی مخالفت کرنا آج کل بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ یہاں اس کتاب میں ان کے متعلق ضروری احکام درج کیے جائیں۔ جیسا کہ ضرورت واقع ہے۔ قرآن کریم نے ماں باپ کی اطاعت کو تاکید فرمایا ہے۔ اسی طرح جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی ماں کی عزت اور اطاعت کو نہایت ہی شدت سے لازم دیا۔

(۱)..... ایک شخص نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ والدین کا اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا وہ تیرے لیے جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی۔ (۲)..... حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میرے نکاح میں ایک عورت تھی جسے میں بہت دوست رکھتا تھا اور میرے والد حضرت عمرؓ اس سے ناراض تھے انھوں نے مجھے اس کو طلاق دینے کے لیے کہا اور میں نے انکار کر دیا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر یہ واقعہ بیان کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے طلاق دے دو۔

(۳)..... ماں باپ کے فرمانبردار کے لیے جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور نافرمان کے لیے دو دروازے دوزخ کے کھل جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ اس پر ظلم کریں۔ کتب اسلام میں صاف موجود ہے۔ ماں باپ یا ان میں سے ایک کا نافرمان ہونا بہت بڑا گناہ ہے۔ اس کا کوئی عمل مقبول نہیں۔ اسی سے استاذ کے نافرمان کا حکم بھی معلوم ہو گیا۔ زیرا کہ استاذ کا مرتبہ تو والد کے مرتبہ سے زیادہ ہے (ذریعہ غرر) ایسے شخص کے متعلق شریعت اسلام کا حکم یہ ہے کہ وہ فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز پڑھنی مکروہ تحریمی ہے۔ جس کا پھر دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ یہ مسئلہ کتاب الزواجر اور شامی میں موجود ہے بلکہ بعض نے تو عاق کے متعلق یہ حکم دیا ہے کہ اس کا یہ گناہ اتنا بڑا ہے کہ توبہ سے بھی معاف نہیں ہوتا۔ جیسا کہ فتاویٰ برہنہ میں موجود ہے۔ لہذا مسلمانوں کو ایسے آدمیوں کے متعلق غور سے کام لینا چاہیے۔

الاستفتاء بحضرة العلماء

سوال..... کیا فرماتے ہیں علماء اسلام اور مفتیان دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مسیحی مسعود احمد نے اپنے ایک معاہدہ میں تحریر کیا ہے کہ اگر میں برسر روزگار ہو گیا تو میں قادیانی مذہب اختیار کر لوں گا اگر وہ مذہب اختیار نہ کروں تو میں کافر کافر کافر۔ اور اب مسعود برسر روزگار ہے۔ کیا اس صورت میں مسعود کی منکوحہ جو بوقت معاہدہ منکوحہ تھی۔ پر کچھ اثر پڑتا ہے یا نکاح بحالہ قائم ہے۔ بینوا نوجروا۔

الجواب..... قادیانی مذہب باجماع علماء امت کفر ہے اور کفر کے متعلق یہ کہنا کہ اگر فلاں کام ہو گیا تو میں کفر اختیار کر لوں گا۔ اس کلمہ سے کہنے والا اسی وقت کافر ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ کام ہو یا نہ۔ اور اس مذہب کو اختیار کرے یا نہ کرے۔ لما فی القینہ باب ما یکفر بہ الانسان من کتاب السیر ان کان کذا کفرت، کفر فی تلک الساعة ولو قال وعنی اصیر کافرا لوقال اعتدنی کافرا او انا کافر کفرت۔ (ص ۱۳۳)

اور جبکہ کہنے والا کافر ہو گیا۔ تو اس کا نکاح فسخ ہو گیا۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم

ضروری نوٹ..... یہ فتویٰ فریق مخالف نے منگوایا ہے جو تترال سے بھیجا گیا ہے۔ جس میں اس فریق کے معاون جماعت رہتی ہے۔ جناب شاہ رفیع الدین صاحب نے تمام مجمع میں اس امر کا اعتراف کیا کہ یہ فتویٰ میں

نے خود منگوا لیا ہے۔ اور مسعود احمد کے عہد نامہ کو میں نے خود دیکھا ہے جو بالکل اس استفتاء سے ملتا جلتا ہے۔
اے مسلمانو! اس سے زیادہ ہماری صداقت کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ مخالف خود اس نکاح کو توڑانے کے اصلی مباشر تھے اور اب ضد کی وجہ سے مقابلہ کرتے ہیں۔ خدا ان کو ہدایت بخشے۔

مولانا الحاج مفتی محمد شفیع صاحب مفتی مولانا الحاج الحافظ محمد کفایت اللہ مولانا محمد یوسف صاحب مدرسہ
دارالعلوم دیوبند صاحب مفتی اعظم دہلی امینہ دہلی
(علماء صوبہ سرحد)

مولانا السید مبارک شاہ صاحب مولانا السید عبداللہ شاہ صاحب مدیر مولانا عبدالعزیز صاحب۔ فاضل
گیلانی۔ فاضل دیوبند اخبار ”الفلاح“ دیوبند
مولانا السید محمد ایوب صاحب مولانا السید حبیب شاہ صاحب مدرس پشاور
بنوری۔ فاضل دیوبند
(علمائے ضلع جہلم)

مولانا الحاج الحافظ السید لال شاہ مولانا مولوی مفتی عطاء محمد صاحب مولانا احمد دین صاحب سکنہ جیال
صاحب دو الیال ساکن رتہ
مولانا ابوالفضل کرم الدین صاحب مولانا غلام ربانی صاحب مدرس اعلیٰ
بھین ڈالوال سابق مدرس میرہ شریف
(علمائے ضلع کیمبل پور)

مولانا الحاج قطب الدین صاحب مولانا الحاج نصیر الدین صاحب غور مولانا مولوی میاں شاہ صاحب غور
غور غشتی غشتی
مولانا الشیخ سعد الدین صاحب مولانا عبداللہ جان صاحب جلالیہ مولانا محمد یوسف صاحب جلالیہ
جلالیہ
مولانا خدا بخش صاحب سجادہ نشین مولانا محمد ایوب شاہ صاحب (فاضل) مولانا عبدالحق صاحب سابق صدر
حضرہ دیوبند مدرس بھیرہ

مولانا سید محبوب شاہ صاحب کالو مولانا الحاج محمد حضرت الدین مولانا محمد غوث صاحب دریا
صاحب مبلغ اسلام جنوبی افریقہ
مولانا حافظ محمد امین صاحب فاضل مولانا قاضی عبدالشکور صاحب سامان مولانا الشیخ القاضی محمد غلام ربانی
دیوبند صاحب شمس آباد

مولانا محمد عمر صاحب شمس آباد مولانا حافظ احمد حسن صاحب حمیلہ مولانا عبدالدیان صاحب دامان
مولانا عبدالرحمان صاحب دامان مولانا علم الدین صاحب (فاضل) مولانا نور محمد صاحب چھاؤنی کیمبل
پور دیوبند

مولانا حبیب الرحمان صاحب ویرہ مولانا عبدالعزیز صاحب (فاضل) مولانا محمد عمر صاحب کامل پور
(دیوبند)

مولانا نور محمد صاحب ویرہ مولانا غلام مصطفیٰ صاحب فاضل مولانا قاضی انوار الحق صاحب بی۔
اے منشی فاضل مفتی ریاست مانگرول دیوبند

سیدہ کار خلائق قاضی محمد زاہد الحسینی غفرلہ

یہ حکم مذکورہ دراصل تمام علمائے اسلام کا ہے صرف انہی علماء کرام کا نہیں جن کے اسماء گرامی ہم نے درج کیے ہیں۔ مگر جلدی کی وجہ سے صرف الہی علماء سے دستخط لیے گئے ہیں۔ علماء حقانی کی اتنی زیادہ تعداد کے بعد ہر ایک انسان کو یہ بات بخوبی معلوم ہو گئی کہ یہ مسئلہ بالکل درست ہے اور مسیٰ مسعود احمد اسی وقت سے خارج از اسلام ہو گیا۔ اس کی عورت اس سے جدا ہو گئی جہاں وہ چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ یہ قسم ہر گز نہیں جیسا کہ مخالف نے سمجھا کیونکہ یہ ایک ناممکن بات ہے کہ تمام علماء کرام ایک غلط مسئلہ بیان کریں اور ایک بچوں کا نیچر اس کو درست سمجھے۔ ضدی انسان کو اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی طاقت نہیں مناسکتی۔ من یصللہ فلا ہادی لہ۔

آخری عرض

اتنی تفصیل اور اس قدر علمائے اسلام کے حکم سے یہ بات بخوبی واضح ہو گئی کہ مسیٰ مسعود احمد اسلام سے خارج ہو گیا اور اس کی عورت اس سے جدا ہو گئی۔ اور جو دوسری جگہ نکاح کیا بالکل حلال ہے۔ اب اگر کوئی انسان اس مسئلہ کو نہ مانے اور اس کو کافر نہ سمجھے تو وہ خود کافر ہو جائے گا۔ مسلمانوں کو اس سے تمام تعلقات ہٹا لینے ضروری ہیں۔ نہ اس کے پیچھے نماز درست ہے۔ جب تک توبہ نہ کرے اور تجدید اسلام نہ کرے۔

”الاجماع علی کفر من لم یکفر احذا من الیہود والنصارى وکل من فارق دین المسلمین لو وقف فی تکفیرہم او شک وهذا نکفر من ران بغیر ملة المسلمین او وقف فیہم او مذہبہم وان اظہر مع ذالک الاسلام“ (ترجمہ) ”ایسے آدمی کے کافر ہونے پر سب کا اتفاق ہے جو یہود اور نصاریٰ کو یا ایسے شخص کو جو مسلمانوں کے دین سے الگ ہو جائے کافر نہ سمجھے یا ان کے کفر میں توقف اور شک کرے۔ اس لیے ہم ان لوگوں کو کافر کہتے ہیں۔ جو مسلمانوں کے دین کے سوا کسی اور طریقہ پر چلتے ہیں یا اس کو جو ایسے لوگوں کے بارے میں توقف کرے یا ان کے مذہب کو صحیح جانے اگرچہ وہ اسلام کا بھی مدعی ہو۔“

(شفاء شریف جلد دوم ص ۲۶۷ و ۲۷۱ و منہاج جلد دوم ص ۵۰۴ و قواطع الاسلام ص ۴۱)

میرے عزیز مسلمان بھائیو! تم کو لازم ہے کہ اپنے دین اسلام اور سچے رسول کی محبت کا ذرا تو خیال کرو۔ ایسے مرتدوں کا ہرگز ساتھ نہ دو۔ ورنہ دنیا اور آخرت میں ذلت اور رسوائی اٹھانی پڑے گی۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے اور میرے والدین و جملہ مسلمانوں کے گناہ بخش کر حب رسول علیہ السلام عطا فرمادے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔ و ما علینا الا البلاغ۔ عبدہ العاصی القاضی محمد زاہد الحسینی غفرلہ مدرسہ محمدیہ شمس آباد ضلع انک۔
(۲، جمادی الثانی ۱۳۶۰ھ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
سيرةً لغيره من الأنبياء والمرسلين

قہر یزدانی بر جان دجال قادیانی

یعنی

۱... فتاویٰ عظیمیہ من علماء الحنفیہ!

۲... عدم جواز نکاح مرزائی بامسلمہ سنیہ!

۳... عدم جواز صلوٰۃ جنازہ قادیانیہ!

شائع کردہ

واعظ اسلام حضرت پیر سید ظہور شاہ قادریؒ

جلال پور جٹاں ضلع گجرات

مضمون رسالہ اول:..... مرزا قادیانی کی طرف سے دعویٰ نبوت و توہمیت انبیاء علیہم السلام و مرزا قادیانی کے عقائد انہی کی تصنیفات سے بحوالہ صفحات کتاب صراحۃ لکھا گیا ہے۔
دوم:..... اگر کوئی مسلمان اپنی لڑکی کا نکاح کسی مرزائی سے کر دے اور بعد میں معلوم ہو کہ یہ شخص مرزائی ہے کیا یہ نکاح عند الشرع جائز ہے یا ناجائز اور پھر اس لڑکی کا نکاح ثانی بلا طلاق مرزائی دوسرا مسلمان کر سکتا ہے؟
سوم:..... جو شخص اس فتوے کے دیکھنے کے بعد کسی مرزائی کا جنازہ پڑھے یا پڑھائے اس کے واسطے شرعاً کیا حکم ہے۔ تجدید نکاح کرے یا نہ؟

فقیر حافظ سید پیر ظہور شاہ قادری واعظ الاسلام
جلالپور جٹاں ضلع گجرات پنجاب

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَضَعَ السَّيْفُ فِي أُمْتِي لَمْ يَزُفْ عَنْهُمَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمْتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى تَعْمَلَ قَبَائِلُ مِنْ أُمْتِي الْأَوْثَانَ وَأَنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمْتِي كَذِبُونَ فَلْيُثَوِّنْ كُلَّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمْتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ.
(ابوداؤد کتاب الفتن حدیث نمبر ۴۲۳۹ طبع المکتبۃ المکیۃ ج ۵ ص ۱۳ و ۱۴ و فی الترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی الهرج والعبادة فی ج ۳ ص ۲۲۹ حدیث نمبر ۲۲۰۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

”روایت ہے ثوبانؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس وقت رکھی جاتی تلوار میری امت میں نہیں اٹھائی جائے گی تلوار قبل اس سے قیامت تک اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ ملیں گے کتنے ایک قبیلہ میری امت سے ساتھ مشرکوں کے اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ پوچھیں گے کتنے ایک قبیلہ میری امت سے بتوں کو اور تحقیق شان یہ ہے کہ ہوں گے میری امت میں سے جھوٹے وہ تیس ہوں گے۔ سب گمان کریں گے وہ نبی خدا کے ہیں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ نہیں کوئی نبی پیچھے میرے اور ہمیشہ ایک جماعت امت میری سے ثابت رہے گی حق پر اور غالب نہیں ضرر پہنچا سکے گا ان کو وہ شخص کہ مخالفت کرے ان کی یہاں تک کہ آئے حکم خدا کا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَالصَّلَوةِ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى وَ عَلَى آلِهِ الْمُجْتَبَى وَأَصْحَابِهِ الْمُقْتَدِرِينَ. اٰمَنَّا!

احقر العباد خادم العلماء فقیر حافظ سید پیر ظہور شاہ قادری واعظ الاسلام جلاپور جٹاں ضلع گجرات پنجاب۔
برادران اسلام کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ لاہوری مرزائی جماعت کی طرف سے ایک دو ورقہ اشتہار شائع ہوا ہے جس میں ۲۲ اشخاص نے (جن کے نام آگے درج کیے جائیں گے) حلف اٹھا کر بیان کیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبی و رسول ہونے کا ہرگز نہ تھا مسلمان ہماری قسمیہ شہادت پر اعتبار کریں اور مرزا قادیانی کو مذہبی رسالت نہ سمجھیں اور نہ ان کو بہ سبب دعویٰ نبوت و رسالت کافر و خارج از اسلام سمجھیں۔ جن اشخاص نے ان کو سمجھا ہے غلو کیا ہے اور علمائے اسلام نے الزام لگا کر ان کی تکفیر کی ہے۔ غلط ہے حقیقت میں وہ نبوت و رسالت کے مدعی نہ تھے بلکہ محدثیت اور مجددیت کا دعویٰ کیا ہے۔ لہذا مسلمانوں کی اطلاع کے لیے مرزا قادیانی کی طرف سے دعویٰ نبوت و رسالت و توہیدیات انبیاء و عقائد و الہامات و تحریرات پیش کی جاتی ہیں جس سے صاف ثابت ہے کہ مرزا قادیانی رسالت و نبوت کے مدعی تھے خاتم الانبیاء ﷺ کو خاتم نبوت نہ جانتے تھے اس لیے مسلمان نہ تھے بلکہ جو ہم عقائد مرزا غلام احمد کے ہے کھلم کافر و خارج از دائرہ اسلام ہیں۔ اگر فقیر کے کہنے پر رنج پیدا ہو جائے تو علماء صاحبان سے بطور استفتاء تصفیہ کر کے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے مریدوں کی بابت

سوال..... کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور عیسیٰ ابن مریم سے بڑھ کر ہوں جو کوئی مجھ پر ایمان نہ لائے گا وہ کافر ہے۔ خدا میری نسبت کہتا ہے تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں تو میرے واسطے ایسا ہے جیسا کہ میری اولاد جس سے تو راضی اس سے میں راضی۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ خدا عرش پر تیری حمد کرتا ہے۔ خدا نے مجھے قادیان میں اپنا سچا رسول کر کے بھیجا ہے اور خدا نے مجھ کو کرشن بھی کہا ہے معجزہ کوئی شے نہیں محض مسمریزم اور شعبہ بازی ہے آیا اس قسم کے عقائد والے کو کافر کہا جائے یا نہ اس کی امامت و بیعت اور دوستی و سلام علیک اس سے اور اس کے مریدوں سے جائز ہے یا نہیں بینو بالتفصیل جزا کم اللہ الرب الجلیل۔

الجواب..... بسم الله الرحمن الرحيم. الحمد لله والصلوة والسلام على رسولہ الكريم. اٰمَنَّا!
پس مخفی نہ رہے کہ عقائد مذکورہ کے ماسوا ملحد قادیانی کے اور بہت سے عقائد کفریہ ہیں۔ جن میں بعض کا بطور مشتبہ نمونہ از خروارے مکہ فضل رحمانی سے ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہیں۔ ازالہ اوہام میں لکھا ہے عیسیٰ ﷺ یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ (ازالہ ص ۳۰۳ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۲)

حضرت یسوع مسیح کی نسبت لکھا ہے شریر مکار کے پیچھے چلنے والا جھوٹا۔

(ضمیر انجام آتھم ص ۵ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹)

اس میں لکھا ہے کہ ”آپ کی تین دادیاں نانیاں زنا کار تھیں۔ (ضمیر انجام آتھم ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱ حاشیہ) انبیاء علیہم السلام جھوٹے ہوتے ہیں۔ (ازالہ ص ۶۲۸ تا ۶۲۹) حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کی وحی بھی غلط نکلی تھی۔ (ازالہ ص ۶۸۸ تا ۶۸۹) حضرت جبرائیل علیہ السلام کسی نبی کے پاس زمین پر نہیں آئے۔ (توضیح مرام ص ۶۸ تا ۶۵) قرآن شریف میں جو معجزات ہیں وہ سب مسمریزم ہیں۔ (ازالہ ادبام ص ۷۸ تا ۷۵) دجال پادری ہیں۔ (ازالہ ادبام ص ۲۲ خزائن ج ۳ ص ۳۸۸) اور کوئی دجال نہیں آئے گا۔ (ازالہ ص ۳۹۵، ۳۹۶ خزائن ج ۳ ص ۳۶۵، ۳۶۶) دجال کا گدھ ماریل ہے اور کوئی گدھ نہیں۔ (ازالہ ادبام ص ۳۸۵ خزائن ص ۷۰) یاجوج ماجوج انگریز ہیں اور اس کے سوا اور کوئی نہیں۔ (ازالہ ص ۵۰۲، ۵۰۸) دخان کچھ نہیں غلط خیال ہے۔ (ازالہ ص ۵۱۳ خزائن ص ۳۷۵) آفتاب مغرب سے کوئی نہیں نکلے گا۔ (ازالہ ص ۵۱۵ خزائن ص ۳۷۶) ولایت الارض۔ علماء ہوں گے اور کچھ نہیں حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کو ابن مریم اور دجال اور اس کے گدھے اور یاجوج ماجوج اور ولایت الارض کی حقیقت معلوم نہ تھی۔ (ازالہ ص ۶۹۲ خزائن ج ۳ ص ۳۷۳)

مرزا کی طرف سے دعویٰ نبوت

- (۱)..... الہام قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ یعنی کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو بلفظ (براین احمد ص ۲۳۶ خزائن ج ۱ ص ۲۶۶) (۲)..... مرسل یزدانی و مامور رحمانی حضرت جناب مرزا غلام احمد قادیانی بلفظ ابتدا (ناشل بیچ) (ازالہ ادبام خزائن ج ۳ ص ۱۰۱) (۳)..... خدا نے مجھے آدم صلی اللہ علیہ وسلم اور مثل نوح کہا مثیل یوسف کہا مثیل داؤد کہا پھر مثیل موسیٰ کہا پھر مثیل ابراہیم پھر بار بار احمد کے خطاب سے مجھے پکارا بلفظ (ازالہ ص ۲۵۳ خزائن ج ۳ ص ۲۲۷) (۴)..... پس واضح ہو کہ وہ مسیح موعود جن کا انا انجیل اور احادیث صحیحہ کی رو سے ضروری طور پر قرار پا چکا تھا وہ تو اپنے وقت پر اپنی نشانیوں کے ساتھ آ گیا اور آج وہ وعدہ پورا ہو گیا جو خدا تعالیٰ کی مقدس پیشگوئیوں میں پہلے سے کیا گیا تھا۔ (ازالہ ص ۴۱۳، ۴۱۴ خزائن ج ۳ ص ۳۱۵) (۵)..... چونکہ مسیح میں مماثلت ہے اس لیے اس عاجز کا نام بھی آدم کہا اور مسیح بھی (ازالہ ص ۴۵۶ خزائن ج ۳ ص ۳۴۳) (۶)..... ”خدا تعالیٰ نے براین احمد یہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔“ (ازالہ ص ۵۳۳ خزائن ج ۳ ص ۳۸۶)
- فائدہ! اس سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کی مؤلفہ براین احمد یہ خدا کی کلام ہے۔ (۷)..... احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں اسی کی طرف یہ اشارہ ہے۔ مبشر! برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد (ازالہ ص ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۳۶۳) (۸)..... اور یہ آیت کہ ہوا الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ درحقیقت اسی مسیح بن مریم کے زمانہ سے متعلق ہے (ازالہ ص ۶۷۵ خزائن ج ۳ ص ۳۶۳)
- (۹)..... وہ آدم اور ابن مریم بھی عاجز ہے کیونکہ اول تو ایسا دعویٰ اس عاجز سے پہلے کبھی کسی نے نہیں کیا اور اس عاجز کا یہ دعویٰ دس برس سے شائع ہو رہا ہے۔ (ازالہ ص ۶۹۵ خزائن ج ۳ ص ۳۷۵)

(۱۰)..... حضرت اقدس امام مہدی و مسیح موعود مرزا غلام احمد رسالہ آریہ دھرم مؤلفہ مرزا ص ۶۵۔

(۱۱)..... ان کو کہو کہ تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میرے پیچھے ہوتا خدا بھی تم سے محبت کرے۔ (انجام آتھم ص ۵۲)

۵۶۲ خزائن ج ۱۱ ایضاً) (۱۲)..... اے احمد تمہارا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو۔ (انجام آتھم ص ۵۲)

خزائن ج ۱۱۱ (ایضاً) (۱۳)۔ تو ہمارے پانی میں سے ہے۔ (انجام آتھم ص ۵۳ ج ۱۱ ایضاً) (۱۴)۔ پاک ہے وہ جس نے اپنے بندے کو رات میں سیر کرائے۔ (انجام آتھم ص ۵۳ ج ۱۱ ایضاً) (۱۵)۔ نبیوں کا چاند مرزا قادیانی آئے گا۔ (انجام آتھم ص ۵۸ خزائن ج ۱۱ ایضاً) (۱۶)۔ ما ارسلناک الا رحمة للعالمین۔ تجھ کو تمام جہان کی رحمت کے واسطے بھیجا۔ (انجام آتھم ص ۷۸ خزائن ج ۱۱ ایضاً)

(۱۷)۔ انی مرسلک الی قوم المفسدین علی صراط مستقیم یعنی تجھ کو قوم مفسدین کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ (انجام آتھم ص ۷۹ ج ۱۱ ایضاً) (۱۸)۔ ینسین والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم ”یعنی اے سردار تو خدا کا مرسل ہے راہ راست پر۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۷ خزائن ج ۲ ص ۱۰۷) (۱۹)۔ قل انما انا بشر منکم یوحی الی انما الہکم الہ واحد یعنی اے نبی ان سے کہہ دے کہ میں تمہاری طرح انسان ہوں۔ میری طرف وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔

(دیکھو حقیقۃ الوحی ص ۱ خزائن ج ۲ ص ۸۴)

(۲۰)۔ قل یا ایہا الناس ان رسول اللہ الیکم جمیعاً یعنی اے مرزا تو تمام لوگوں کو کہہ دے کہ میں اللہ کا رسول ہو کر تمہاری طرف آیا ہوں۔ (اخبار الاخبار مصنفہ مرزا قادیانی ص ۳) یہی فرمان الہی ہیں جنہوں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو کامل رسول بنایا جب وہی الفاظ مرزا قادیانی کو خدا نے فرمائے تو وہ کیوں کامل نبی و رسول نہیں یا یوں کہو کہ مرزا قادیانی نے خدا پر افترا کیا ہے۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت و رسالت نہیں کیا کیا انہوں نے یہ کتابیں پر خرافات اپنی آنکھ سے نہیں دیکھیں یا جان بوجھ کر چشم پوشی کر کے مخلوق خدا کو چاہ ضلالت میں ڈبونا چاہتے ہیں اور فریب دہی واسطے چند ایک شعر مرزا قادیانی کے جو انہوں نے قبل از دعوے لکھے تھے۔ لکھ کر مسلمانوں کو مغالطہ دیتے ہیں خصوصاً لاہوری مرزائی جماعت نے بھی یہی شعر پیش کر کے حلف اٹھائی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبی و رسول ہونے کا ہرگز نہ تھا۔

ما مسلمائیم از فضل خدا مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
آں رسولے کش محمد ہست نام دامن یا کش دست مامام
ہست او خیر الرسل خیر الانام ہر نبوت رابرو شد اختتام

مشہرین کے نام یہ ہیں۔ محمد علی ایم اے پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور۔ ابو یوسف مبارک علی سیالکوٹ۔ جمال الدین بی اے اسپیکر سکول جموں۔ سید عبدالجبار شاہ سابق بادشاہ سوات۔ شیخ نیاز احمد میونسپل کمشنر وزیر آباد۔ شیخ نور احمد بی اے پلڈر رابٹ آباد۔ محمد یحییٰ دیب گراں ضلع ہزارہ۔ محمد یحییٰ داتہ ضلع ہزارہ۔ یعقوب بیگ ایل ایم فزیشن اینڈ سرجن لاہور۔ سید محمد احسن امروہی۔ کمال الدین بی اے ایل ایل بی مسلم شنری۔ خان صاحب غلام رسول ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس فیروز پور۔ محمد جان مرچنٹ وزیر آباد۔ شیر محمد بی اے پرنسپل اسٹنٹ ریونیو ممبر جموں۔ شیخ مولابخش پروپرائٹر فلور ملز لائلپور۔ محمد عجب خاں تحصیلدار نوشہرہ۔ بشارت احمد ایل ایم ایس کرنال۔ عبدالرحمن ای اے سی گوجرانوالہ۔ صاحبزادہ سیف الرحمن پشاور۔ عزیز بخش سپرنٹنڈنٹ ضلع ڈیرہ غازی خاں۔

چونکہ یہ ایک عظیم الشان مغالطہ ہے جو قسم کھا کر ان اصحاب نے لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ سچے مسلمان تھے اور ان تمام عقائد پر قائم تھے جو اہلسنت والجماعت کے عقائد ہیں۔ (۱)۔ آپ

آنحضرت ﷺ کو آخری نبی یقین کرتے تھے اور آپ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والے کو کاذب و کافر یقین کرتے تھے۔ (۲)..... آپ نے نبوت و رسالت کا ہرگز دعویٰ نہیں کیا محدثیت اور مجددیت کا دعویٰ کیا ہے۔ ناظرین آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ کس قدر دروغ بے فروغ ہے جو ان اصحاب نے قسم اٹھا کر لوگوں کو دیا ہے۔ نبوت و رسالت کے متعلق ان کی کتابوں سے بہت کچھ ثبوت دیا گیا اب معلوم کرنا چاہیے کہ مرزا قادیانی نبی و رسول تو ایک طرف مسلمان بھی ہیں کہ نہیں۔ جواب! مرزا قادیانی ہرگز مسلمان نہ تھے وہ خود لکھتے ہیں۔ پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدائے تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ الخ۔ (تتمہ ہدیۃ الوحی ص ۸۵ خزائن ج ۲۲ ص ۵۲۱)

اور سیالکوٹ والے لیکچر میں فرماتے ہیں کہ حقیقت روحانی کی رو سے میں کرشن ہوں جو ہندو مذہب کے بڑے اوتاروں سے ایک اوتار تھا الخ جب مرزا قادیانی کا اپنا اقرار ہے کہ میں آریہ ہوں بلکہ آریوں کا بادشاہ ہوں تو پھر مسلمان ہرگز نہ رہے کیونکہ آریہ لوگ تناخ کے قائل اور قیامت کے منکر ہیں اور کرشن جی مہاراج کا بھی یہی مذہب تھا چنانچہ وہ گیتا میں لکھتے ہیں۔

بقید	تناخ	کند	داد	رث
بانواع	قالب	دروں	آرڈش	
تہائے	معبود	در	میردند	
بجسم	سگ و خوک	در	میردند	

جس کا مطلب یہ کہ اعمال سزا و جزا اسی دنیا میں بذریعہ اواگون (تناخ) ملتی ہے۔ یوم الآخرت کوئی نہیں۔ (دیکھو گیتا مترجمہ فیضی ص ۱۳۶) پھر کرشن جی ارجن کو فرماتے ہیں ہم سب گذشتہ جنموں میں بھی پیدا ہوئے تھے اور اگلے جنموں میں بھی پیدا ہوں گے جس طرح انسانی زندگی میں لڑکپن جوانی بڑھاپا ہوا کرتا ہے اسی طرح انسان بھی مختلف قالب قبول کرتا ہے اور پھر اس قالب کو چھوڑ دیتا ہے۔ (دیکھو گیتا شلوک ۱۲ و ۱۳ ادہائے ۲ مترجمہ دوار کا پرشاد افق) پھر کرشن جی فرماتے ہیں جس طرح انسان پوشاک بدلتا ہے اسی طرح آتما بھی ایک قالب سے دوسرے قالب کو قبول کرتی ہے۔ (شلوک ۲۲ ادہائے ۲) ناظرین یا تو مرزا قادیانی کا کرشن ہونا غلط ہے یا مسلمان ہونا غلط ہے کیونکہ کوئی شخص مسلمان اور آریہ دونوں مذاہب کا تابع نہیں ہو سکتا کیا کسی مجدد اور مسلمان اہلسنت والجماعت کے ایسے عقائد ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں اس طرح تو کفر و اسلام میں کچھ فرق نہ رہا اگر مرزا قادیانی رسول خدا ﷺ کو سچے خاتم النبیین جانتے تو مذکورہ بالا الہامات سے دست بردار ہوتے۔

سوال..... مرزا قادیانی پر الزام لگائے جاتے ہیں کہ انھوں نے یہ دعویٰ کیا کہ میں خدا ہوں مجھے کن فیکون کا اختیار دیا گیا۔ میں خدا کا رسول ہوں صاحب شریعت بھی ہوں وغیرہ وغیرہ یہ محض آپ پر افترا ہے۔ الخ۔

جواب..... مرزا قادیانی کے الہامات سے ان کا دعویٰ نبوت و رسالت ثابت ہے اگر ان کی تحریریں نہ دکھائی تو ہم جھوٹے اور اگر آپ نے قسمیں کھا کر مسلمانوں کو دھوکا دینا چاہا ہے تو آپ سے خدا سمجھے۔ آپ کہتے ہیں کہ وہ رسول نہ تھے حالانکہ وہ افضل الرسل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ فرمائیے یہ ان کا شعر ہے کہ نہیں۔

آنچه دادست ہر نبی را جام
داد آں جام را مرابہ تمام

یعنی جو نعمت نبوت و رسالت کا جام ہر ایک نبی کو دیا گیا ہے وہ تمام جام مجھ اکیلے کو دیا گیا ہے حضرت آدم سے حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ تک جس قدر نبی ہوئے ان سب کی نعمت کا جام جب مرزا قادیانی کو دیا گیا تو وہ سب سے افضل ہوئے یا نہیں۔ مرزا قادیانی کا مندرجہ ذیل شعر ملاحظہ ہو جس میں وہ آنحضرت ﷺ پر خصوصیت سے اپنی فضیلت کا فخر کرتے ہیں۔

لہ خسف القمر المنیر و ان لی
غسا القمران المشرقان انتکر

یعنی محمد ﷺ کے واسطے تو صرف چاند کو گہن لگا تھا اور میرے واسطے چاند اور سورج دونوں کو گہن ہوا اب تو کیا انکار کرے گا۔ (انجاز احمدی ص ۱۷ خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۳) مرزا قادیانی کا یہ شعر پڑھو اور نور عقل سے دیکھو کہ کس قدر دروغ گو ہے اور دھوکا دہندہ وہ شخص ہے جو مسلمانوں کو فریب میں لانے کے لیے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ ما مسلمانیم از لطف خدا مصطفیٰ مارا امام و پیشوا۔ (سراج منیر ص ۹۳ خزائن ج ۱۲ ص ۹۳) کیا امام اور پیشوا کی بھی عزت ہوا کرتی ہے جو مرزا قادیانی نے کی کہ محمد کے واسطے ایک نشان ظاہر ہوا تو میرے واسطے دو نشان ظاہر ہوئے! مگر مسلمان بجز کچھ افسوس نہیں کیونکہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب البریہ پر لکھا ہے کہ میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی اللہ تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور علم اور مخی و شیرنی اور حرکت و سکون سب اسی کا ہو گیا اور اسی حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب و تفریق نہ تھی پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا اِنَّا رَٰزِیْنَا السَّمٰوٰتِیْنَ بِمَصْصٰبِیْخٍ پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ (کتاب البریہ ص ۱۰۳ خزائن ص ۱۰۳) مرزائی صاحبان فرمائیے! کہ جب مرزا قادیانی خالق زمین و آسمان اور خالق انسان ہیں تو بیشک محمد الرسول اللہ ﷺ سے بڑھ گئے کیونکہ محمد الرسول اللہ ﷺ نے باوجود افضل الرسل اور خاتم النبیین ہونے کے کہیں اپنا کشف نہیں لکھا اور نہ خالق زمین و آسمان بنے وہ تو وحید ہی بتلاتے رہے۔ اشہد ان محمد عبدہ و رسولہ فرماتے رہے مرزائی صاحبان آپ نے ناحق جھوٹی قسم کھائی ہے کہ مرزا قادیانی پر کن فیکون کے اختیارات کا جھوٹا الزام ہے۔ (دیکھو الہام مرزا قادیانی ھجۃ الوحی ص ۱۰۵ خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۸) انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول له کن فیکون۔ اے مرزا اب تیرا مرتبہ یہ ہے کہ جس چیز کا تو ارادہ کرے تو صرف کہہ دے کہ ہو جاوہ چیز ہو جائے گی۔

(اخبار بدر ۲۳ فروری ۱۹۰۵ء)

مرزائی صاحبان فرمائیے کہ یہ مرزا قادیانی کا الہام ہے کہ نہیں اگر الہام ہے تو آپ کا کہنا غلط ہے وگرنہ مرزا قادیانی کے احتلام پر عمل بے سود ہے۔ نیز اسی طرح مرزا قادیانی کا بابو الہی بخش کی نسبت یہ الہام ہے۔ یویدون ان یروطمشک یعنی بابو الہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ اپنے انعامات و کملائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے الخ (ترجمہ ھجۃ الوحی ص ۱۳۳ خزائن ج ۲۲ ص ۵۸۱) مسلمانو! الہام کی یہ تشریح مرزا قادیانی کی اپنی ہی لکھی

ہوتی ہے۔ اس سے یہ امور ثابت ہوتے ہیں۔ (۱)..... خدا تعالیٰ جلتانہ سچے جنتا ہے۔ (۲)..... مرزا قادیانی کے حیض سے اطفال اللہ پیدا ہوتے ہیں۔ (۳)..... مرزا قادیانی خدا کی بیوی ہے جس کے حیض سے طفل اللہ پیدا ہوتے ہیں۔ اب ہر ایک مسلمان خود فیصلہ کر سکتا ہے کہ جس مذہب میں ایسے ایسے لغو مسائل ہوں وہ مذہب ذریعہ نجات ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ لہذا لاہوری مرزائی جماعت کے اراکین نے جو لکھا ہے کہ مرزا قادیانی پر یہ جھوٹے الزام ہیں اہل اسلام کو بتائے کہ یہ کتابیں مرزا قادیانی کی تصنیف ہیں یا نہیں اگر مرزا قادیانی کی کتابوں میں یہ ذخیرہ خرافات ہے۔ تو پھر مسلمان سچے اور اگر مرزا قادیانی کی کتابوں میں ایسا نہ ہو تو آسان طریقہ یہ ہے کہ وہ ہم پر نالش کر کے بذریعہ عدالت جھوٹ سچ ثابت کر لیں اگر مرزا قادیانی کو اپنے دعوے میں آپ سچا یقین کرتے ہیں اور آپ کا ایمان ہے کہ مرزا قادیانی خدا کے فرمان کے مطابق الہام پاتے تھے اور مرسل من اللہ تھے تو گویا اللہ تعالیٰ کے حکم سے انھوں نے وہ وہ باطل مسائل اسلام میں داخل کیے جن کی قرآن شریف اور حدیث نبوی تردید کرتی ہے۔ مثلاً ابن اللہ کا مسئلہ عیسائیوں کا۔ مسیح کا صلیب پر چڑھایا جانا جو گناہ عیسائیوں کی بنیاد ہے الوہیت مسیح کا مسئلہ، آریوں اور ہندوؤں کے اوتار کا مسئلہ، حلول ذات باری کا مسئلہ جیسا کشف میں لکھا کہ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا جسم خدا کا مسئلہ، الغرض ہر قسم باطل مسائل داخل اسلام کر کے خود کرشن جی کا روپ دھارا اور آریوں کے بادشاہ بنے باوجود اسلام میں ایسی خرابیاں ڈالنے کے مجدد دین محمدی کا دعویٰ۔ بریں عقل و دانش بباہر گریست۔ ہاں اگر لاہوری جماعت کو معلوم ہو گیا ہے کہ مرزا قادیانی نبوت و رسالت کے دعویٰ میں سچے نہ تھے اور آیات قرآنی کو اپنے پر دو بارہ نازل شدہ سمجھنے میں حق پر نہ تھے تو بسم اللہ اعلان کیجئے کہ ہم مرزا قادیانی کے خلاف قرآن و حدیث کثوف و الہامات کو منجانب اللہ نہیں سمجھتے اور مسلمانوں کی طرح محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد مدعی نبوت کو کافر سمجھتے ہیں جیسا کہ ابن حجر مکی کا فتویٰ ہے۔ من اعتقد و حیا من بعد محمد کان کافرا باجماع المسلمین یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد جو شخص دعویٰ کرے کہ مجھ کو وحی ہوتی ہے وہ تمام مسلمانوں کے نزدیک کافر ہے اور مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء ص ۱۱ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱) اور ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں۔ دعویٰ النبوت بعد نبینا ﷺ کفر باجماع (شرح فقہ اکبر مطبوعہ گلزار محمدی لاہور ص ۱۹۱) یعنی ہمارے نبی (محمد ﷺ) کے بعد نبوت کا دعویٰ بالاجماع کفر ہے۔ نظیر میں موجود ہیں مسیلمہ کذاب اور اسود عسی وغیرہ کے حالات و دیکھ لو اور یہ کفر کا فتویٰ حضرت محمد ﷺ کے حکم سے باتفاق صحابہ کرام صادر ہوا تھا اور تیرہ سو برس تک اسی پر عمل چلا آیا ہے کہ جب کسی امتی محمد رسول اللہ ﷺ نے نبوت کا دعویٰ کیا (چاہے اپنی نبوت کا نام ظلی بروزی اشتراکی مختاری متبع نبی استعاری وغیرہ وغیرہ ہی رکھا ہو) کافر اور خارج از اسلام سمجھا گیا گو نمازیں پڑھتا ہو، روزے رکھتا ہو اور خود کو مسلمان کلمہ گو بھی کہتا ہو مرزا قادیانی اور مرزائی لاہوری جماعت کی یہ دلیل بالکل غلط ہے کہ علماء اسلام نے جو مرزا قادیانی پر کفر کے فتویٰ لگائے لہذا وہ خود کافر ہو گئے۔ اہی جناب جب نظیر موجود ہے کہ مدعی نبوت اور اس کے تابعداروں کو آنحضرت ﷺ اور صحابہ کبار نے کافر کہا تو پھر مسلمان مرزا قادیانی اور ان کے مقبوعین کو کافر کہتے ہیں۔ بالکل حق بجانب ہیں اگر مسیلمہ کذاب بھی مرزا قادیانی والی دلیل پیش کرتا کہ میں کلمہ گو ہوں۔ لہذا جو مجھ کو کافر کہتا ہے وہ خود کافر ہے تو کیا یہ دلیل درست ہوتی؟ ہرگز نہیں تو پھر مرزا اور مرزائیوں کا یہ کہنا کہ ان جیسے کلمہ گو کافر کہنے والا خود کافر ہوتا ہے غلط ہے کیونکہ کلمہ گو تب تک ہی کلمہ گو ہے جب تک خود مدعی نبوت نہ ہو جب خود مدعی نبوت ہوا تو بمعہ مقبوعین خارج از اسلام ہوا۔ آپ

مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیں۔ (۱)..... مرزا قادیانی آپ کے اعتقاد میں سچے صاحب وحی تھے یعنی ان کی وحی توریت و انجیل و فرقان کی مانند تھی جن کا منکر جہنمی ہو۔ (۲)..... جو جو الہام مرزا قادیانی کو ہوئے آپ انھیں خدا تعالیٰ کی طرف سے یقین کرتے ہیں۔ (۳)..... مرزا قادیانی کے الہاموں کو دسواں شیطانی سے پاک یقین کرتے ہو۔ (۴)..... مرزا قادیانی کے کشف منجانب اللہ اور سچے تھے۔ (۵)..... شیطانی الہامات اور شیطانی کشف کی کیا علامات ہیں۔ (۶)..... مرزا قادیانی نے جو (ہفتہ الوہی ص ۲۱۱ خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۰) پر لکھا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا قرآن شریف پر اٹخ۔ کیا آپ کا بھی یہی ایمان ہے۔ (۷)..... اگر مرزا قادیانی کے عقائد علماء اہل سنت والجماعت والے تھے اور آپ کے بھی ہیں تو پھر مسلمانوں کے ساتھ مل کر نمازیں کیوں نہیں پڑھتے۔ جواب کتاب و سنت نبوی سے دیا جائے کیونکہ آپ نے دعویٰ کیا ہے کہ مرزا قادیانی اہلسنت و الجماعت تھے توجہ طلب نہایت ضروری برادران اسلام کو اطلاع ہو کہ وہ اس ٹھوک سے بچیں اور لاہور کی مرزائی جماعت کی گندم نمائی و جو فروشی سے پرہیز کریں۔ اشاعت اسلام کا صرف بہانہ ہے جب ان کو مرزا قادیانی کا حکم ہے کہ جس ملک میں جاؤ پہلے میری تبلیغ کرو اگر وہ لوگ میری تصدیق کریں تو ان کے ساتھ نمازیں پڑھو ورنہ اپنی نماز الگ پڑھو۔ (دیکھو فتاویٰ احمدیہ نچ المصلیٰ ص ۲۸۴)

سوال ہوا کہ اگر کسی جگہ کا امام حضور (مرزا قادیانی) کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں مرزا قادیانی نے جواب میں فرمایا پہلے تمہارا فرض ہے کہ اسے واقف کرو پھر اگر تصدیق کرے تو بہتر و ورنہ اس کے پیچھے نماز ضائع نہ کرو اور اگر خاموش رہے نہ تصدیق کرے نہ تکذیب تو بھی منافق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ جب مرزائیوں کو اپنے مرشد کا حکم ہے اور فرض ہے کہ وہ مرزائی عقائد کی تبلیغ کریں تو پھر مسلمانوں کی کس قدر حماقت ہوگی کہ وہ خود چندہ دے کر مرزائیت کی تبلیغ کرائیں اور اسلام کی جڑ کھوکھلی کریں کیونکہ اگر عیسائی مرزائی ہوگا تو اس کو مرزا قادیانی کے الہام انت منی بمنزلہ ولدی پر ایمان لانا فرض ہوگا تو اس صورت میں وہ بجائے ایک ابن اللہ (مسح) دو ابن اللہ (مسح و مرزا) کا قائل ہوگا یعنی ایک ابن اللہ حضرت عیسیٰ اور دوسرا مرزا قادیانی پس کوئی مسلمان مرزائی کو تبلیغ اسلام کے لیے ہرگز چندہ نہ دے جب تک اس بات کا فیصلہ نہ ہو لے کہ کس اسلام کی تبلیغ مرزائی کریں گے؟ کیا لاہوری مرزائی جماعت تحریری اقرار دیتی ہے کہ وہ مرزائیت کی تبلیغ نہ کرے گی جب تک وہ تحریری اقرار اور ہمارے اس ٹریکٹ کا تشفی بخش جواب نہ دیں ہرگز مسلمان ان کو چندہ نہ دیں۔ ورنہ غضب الہی کے مورد ہوں گے۔ والسلام..... اصغر علی روجی (پروفیسر اسلامیہ کالج و پریذیڈنٹ انجمن تائید اسلام لاہور..... سید احمد علی شاہ پروفیسر اسلامیہ کالج و امام مسجد شاہی لاہور..... محمد یار امام مسجد سنہری لاہور..... قاضی فضل میراں بی اے بی ٹی اسلامیہ کالج لاہور..... محمد الدین بی اے فیلو پنجاب یونیورسٹی..... صدر الدین ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور..... نور بخش ایم اے ناظم التعليم انجمن نعمانیہ لاہور..... نجم الدین پروفیسر عربی اور نیٹل کالج لاہور..... احمد علی شیر انوالہ دروازہ لاہور..... حاجی شمس الدین لاہور..... مفتی عبدالقادر مدرس مدرسہ غوثیہ نکیہ سادھواں لاہور..... عبدالواحد امام مسجد چنیا نوالی لاہور..... فضل الدین مصحح مطبع دین محمدی نسیم پریس لاہور..... ابو محمد احمد امام مسجد صوفی لاہور..... محمد حسین (شمس العلماء) پروفیسر مشن کالج لاہور..... محمد باقر پروفیسر مشن کالج لاہور..... حبیب اللہ منشی فاضل کشمیری بازار لاہور..... ایم اے ضیاء الدین پروفیسر ٹریننگ کالج لاہور..... ایم اے فضل حق پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور..... مولوی کرم بخش میونسپل کمشنر لاہور..... یہ چند ایک سطور میں انہی

المکرم حامی دین قاطع البدعت پیر بخش صاحب پنشنر پوٹا سٹرا انریری سیکری انجمن تائید اسلام لاہور..... کے رسالہ سے نقل کی ہیں۔ توہینیات انبیاء (۱)..... میں سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے جو شخص میرے ہاتھ سے جام پینے کا گھرگز نہ مرے گا۔ (ازالہ اوہام ص ۲ خزائن ج ۳ ص ۱۰۴) (۲)..... جس قدر حضرت مسیح کی پیشگوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نہیں نکلیں۔ (ازالہ اوہام ص ۷ خزائن ج ۲ ص ۱۰۶) (۳)..... حضرت موسیٰ کی پیشگوئیاں اسی صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں امیدیں باندھی تھیں، غایتی مانی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیشگوئیاں زیادہ غلط نکلیں۔ (ازالہ ص ۸ خزائن ج ۳ ص ۱۰۶) (۴)..... سیر معراج (حضرت ﷺ) اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ (بر حاشیہ ازالہ ص ۴۷ خزائن ج ۳ ص ۱۲۶) (۵)..... یہ حضرت مسیح کا معجزہ (پرندہ) بنا کر اس میں پھونک مار کر اڑانا، حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح عقلی تھا تاریخ سے ثابت ہے ان دنوں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیال جھکے ہوتے تھے کہ جو شعبہ بازی کی قسم میں سے ہیں۔ دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔ (ازالہ ص ۳۰۲ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴) چڑیاں کا معجزہ حضرت مسیح کا اور ان کا بولنا اور ہلنا اور دم ہلانا یہ عقلی معجزہ اپنے دادے سلیمان کی طرح ہے۔ (ملخصاً ازالہ ص ۳۰۴) (۶)..... حضرت مسیح بن مریم باذن وحکم الہی السبع نبی کی طرح اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتا ہے۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کی فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ عجبہ نمایوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ (ازالہ ص ۳۰۷ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۶) (۷)..... یہ جو میں نے مسمریزم کی طریق کا نام عمل الترب رکھا ہے جس میں حضرت مسیح ہی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے یہ الہامی نام ہے۔ (ازالہ ص ۳۱۲ خزائن ج ۳ ص ۲۵۹، ۲۵۸) (۸)..... چار نبیوں کی غلط پیشگوئی نکلی۔ (ازالہ ص ۶۲۹ خزائن ج ۳ ص ۴۳۹) (۹)..... جو پہلے اماموں کو معلوم نہیں ہوا تھا وہ ہم نے معلوم کر لیا۔ (ازالہ ص ۶۸۳) (۱۰)..... حضرت رسول خدا کے الہام و وحی غلط نکلیں تھیں۔ (ازالہ ص ۶۸۹، ۶۸۸ خزائن ج ۳ ص ۴۷۱) (۱۱)..... اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبہ مشکف نہ ہوئی ہو ان۔ (ازالہ ص ۶۹۱ خزائن ج ۳ ص ۴۷۳) (۱۲)..... سورہ بقرہ میں ایک قتل کا ذکر کرائے کا علم مسمریزم تھا۔ (ازالہ ص ۷۴۹، ۷۴۸ خزائن ج ۳ ص ۵۰۳) (۱۳)..... حضرت ابراہیم کا چار پرندوں کے معجزہ کا ذکر جو قرآن میں ہے وہ بھی ان کا مسمریزم کا عمل تھا۔ (ازالہ ص ۷۵۲، ۷۵۱ خزائن ج ۳ ص ۵۰۶) (۱۴)..... مریم کا بیٹا کشلیا (کشلیا ربہ رام چندر کی ماں کا نام تھا) کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا۔

(۲) انجام آختم ص ۴۱ خزائن ج ۱۱ ص ۴۱

عقائد مرزا قادیانی (۱)..... ہمارا خدا حاجی (ہاجی کا دانت) ہے۔ (براہین احمدیہ ص ۵۵۶) (۲)..... حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک اٹخ (ازالہ ص ۳۰۲ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴) (۳)..... نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو ثابت کر رہا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک بھی پہنچے پس اس جسم کا کرہ ماہتاب و آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔ (ازالہ ص ۴۷ خزائن ج ۳ ص ۱۲۶ حاشیہ) (۴)..... سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔ (ازالہ ص ۴۷ ایضاً) (۵)..... قرآن شریف جس بلند آواز سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے ایک غایت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی ہے مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گال ہے لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے۔ (ازالہ ص ۲۶، ۲۵ خزائن ج ۳ ص ۱۱۵) (۶)..... قرآن شریف نے ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ

الجواب..... بلاشبہ مرزا قادیانی بوجہ کثیرہ قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اس کے اقوال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے خود کافر مرتد ہے از انجملہ کفر اول اپنے (رسالہ ازالۃ الادہام ص ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۲۳) پر لکھا ہے میں احمد ہوں۔ جو آیت مبشر برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں مراد ہے آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سید تاج زماں عیسیٰ ابن مریم روح اللہ علیہا الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے تو رات کی تصدیق اور اس رسول کی خوشخبری سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لانے والا ہے جن کا نام پاک احمد ہے۔ ازالہ کے قول مذکور ملعون میں صراحۃً ادعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ

افروزی کا مژدہ حضرت مسیح لائے معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے کفر دوم! دافع البلاء ص ۲۰ خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰ پر لکھا ہے۔ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ کفر سوم! اعجاز احمدی کے ص ۱۳ پر صاف لکھ دیا ہے کہ یہودی عیسیٰ کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب دینے سے حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی رہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلیلیں قائم ہیں۔ یہاں عیسیٰ کے ساتھ قرآن عظیم پر ہی تہمت جز دی کہ وہ ایسی باطل بات بتا رہا ہے جس کے ابطال پر متعدد دلائل قائم ہیں۔ کفر چہارم! دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند ص ۱۱ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱ پر لکھا ہے سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا سچا رسول بھیجا۔ کفر پنجم! (ازالہ ص ۳۱۰ حاشیہ خزائن ص ۲۵۸، ۲۵۷) پر اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجہ پر بلکہ قریب ناکام رہے۔ لعنة الله على اعداء انبياء الله وصل الله تعالى عليه وبارك و سلم ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے چہ جائیکہ بنی مرسل کی تحقیر کہ مسریم کے سبب نور باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجہ پر بلکہ قریب ناکام رہے۔ لعنة الله على الكاذبين الكافرين اور اس قسم کے صد ہا کفر اس کے رسائل میں بھرے ہیں۔ بالکلہ مرزا قادیانی کا فر مرتد ہے اس کے اور اس کے قبیحین کے پیچھے نماز محض باطل و مردود ہے جیسے کسی یہودی کی امامت اور ان کے ساتھ مواکلت مشاربت اور مجالست سب ناجائز و حرام ہے۔ حدیث شریف لا توا کلہم ولا تشاربہم ولا تجالسوہم نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ پانی پیو نہ ان کے پاس بیٹھو اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولا ترون الی الذین ظلمو فتمسکم النار۔ (ہود آیت ۱۱۳) ظالموں کی طرف نہ جھکو ایسا نہ ہو کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد عبدالرحمن البہاری عفی عنہ۔ الجواب صحیح: محمد عبدالجبار سنبلی عفی عنہ جواب صحیح ہے کریم بخش عفی عنہ سنبلی۔

صحیح الجواب عبدہ المذنب احمد رضا صحیح الجواب عبدہ المذنب ظفر الدین جواب درست ہے عبدالوحید مدرس عفی عنہ بریلوی۔ عفی عنہ بریلوی۔ اول نعمانیہ امرتسر۔

صحیح الجواب بندہ فتح الدین از عبدالمصطفیٰ ظفر الدین احمد ابو الفیض غلام محمد سنی حنفی قادری ہوشیار پور سنی حنفی قادری رضوی، بریلوی محمدی سنی حنفی بہاری، بریلوی نواب مرزا عبدالبنی جواب ٹھیک ہے۔ الجواب صحیح خادم ہذا الجواب صحیح سید علی عفی عنہ القادری الجواب صحیح احقر الزمن محمد حسن مدرس العلماء بندہ امام الدین کپور تھلوی الجالبندھری نعمانیہ امرتسر

قولنا ہذا الحکم ثابت فقیر سعد اللہ جوابات مذکورہ بالا مطابق اہل سنت ہذا الجواب صحیح لاشک فی محمد رشید شاہ ولائی ساکن سوات بنیر ملک واجتماع ہیں۔ احقر الزمن خاکسار الرحمن عفی عنہ

ماتحت اخون صاحب سوات۔ سید حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ نعمانیہ

لاہور

ہذا الجواب صحیح محمد اشرف مدرس الجواب صحیح لاشک فیہ مسکین علم

الدین لاہور

مدرسہ نعمانیہ لاہور

لقد اصاب من اجاب حرره الفقیر المفتی ولی محمد جالبندھری۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے اعتقادات مذکورہ اور اعتقادات کفریہ نقل کر کے علمائے ہندوستان پنجاب کی خدمت

میں پیش کیے گئے۔ سب نے بالاتفاق اس کو دائرہ اسلام سے خارج کیا اس کے ساتھ اسلامی معاملات مثل ملاقات و سلام و کلام کرنے سے منع کر دیا ہے اور قریب قریب ان ہر سہ رسائل میں دو سو علماء کی مہریں و دستخط ثبت ہیں۔

نمذہ ابو سعید محمد حسین بٹالوی حنفی ان عقائد کا معتقد کافر ہے حررہ محمد الجواب صحیح ابو اعماد محمد شبلی جیراچپوری
اہلحدیث واحد نور رامپوری مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔
پیشک مرزا قادیانی کے عقائد و اقوال جو شخص خدا کے متعلق اس قسم کے مرزا قادیانی اصول اسلامی کا منکر
حد کفر تک پہنچ گئے ہیں اس لیے اس عقائد رکھے جو سوال میں درج ہیں یا ہے اور طحہ اس کی امامت بیعت اور
کے کفر میں کوئی شک نہیں محمد کفایت مدعی رسالت ہو اگر وہ مجنون نہیں تو محبت بالکل ناجائز ہے۔ رقمیہ احقر
اللہ غنی عنہ مدرسہ آمینہ دہلی۔ کافر ہے حررہ ابو الفضل محمد حفیظ اللہ العباد اللہ الصمد مرید احمد میانوالی
دارالعلوم لکھنؤ۔

الجواب صحیح سید علی زینی عفی عنہ مدرس الجواب صحیح محمد قاسم عفی عنہ مدرس ایسا شخص پیشک دائرہ اسلام سے
مدرسۃ العلوم دارالندوۃ لکھنؤ۔ مدرسہ آمینہ دہلی خارج ہے حبیب احمد مدرس مدرسہ
فتح پوری دہلی۔

جواب صحیح ہے محمد عبدالغنی عفی عنہ الجواب صحیح سید انظار حسین عفی عنہ الجواب صحیح محمد کرامت اللہ دہلی۔
مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی۔ مدرس مدرسہ آمینہ دہلی۔

جواب صحیح ہے ابو محمد عبدالحق دہلوی۔ جواب صحیح ہے محمد آمین مدرس مدرسہ الجواب صحیح محمد لطیف اللہ از علی گڑھ۔
آمینہ دہلی۔

قادیانی نص قطعی کا منکر ہے اور جو مرزا قادیانی اور اس کے پیرو یہ سب مرزا قادیانی اور اس کے معتقد اور
نصوص قطعیہ سے منکر ہوتا ہے وہ کافر کے سب کافر ہیں نصیر الدین خاں۔ مرید اور دوست مثل بوسلیم کے کافر
ہے پس قادیانی دعاوی مذکورہ کا مدعی غلام مصطفیٰ، ابراہیم، محمد سلطان احمد ہیں حررہ عین الہدی عفی عنہ قادری از
ہے تو وہ پیشک کافر ہے حررہ امانت خان، محمد رضا خان۔ کلکتہ۔
اللہ علی گڑھ۔

جواب درست ہے عبداللہ خان الجواب صحیح احمد جی علاقہ چمچھ موضع الجواب صحیح سید حافظ محمد حسین واعظ
مدرس مدرسہ اسلامیہ شہر میرٹھ پاٹنک ساڈھورہ ضلع انبالہ

پیشک جو آدمی امور قطعیہ کا منکر ہے قادیانی خنزیر مسیلہ کذاب قادیان ایسا دعویٰ کرنے والا کافر ہے اور اس
وہ کافر ہے قرآن شریف مجرہ کا میں رہتا ہے مفتری زندیق مردود کے مرید اور معتقد جو ایسے مدعی

ثبت ہے اس کا انکار کفر ہے اور کافر نائب ابلیس لعنت اللہ علیہ مفتری کو اس کے تعاویذ کافر ہے اور
ایسے آدمی کی بیعت بھی کفر ہے اور زندیق کی توبہ قبول نہیں۔ شریعت دعاوی باطلہ میں سچا جانتے ہیں اور

مسلمان جاننا درست نہیں حررہ احمد محمدیہ میں واجب القتل ہے جمال راضی ہیں وہ بھی کافر ہیں اس لیے
علی عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ اندر الدین از ریاست کشمیری ضلع شہر کہ الرضاء بالکفر کفر حررہ محمد

کوٹ میرٹھ مظفر آباد عبدالغفار خان رامپوری

الجواب صحیح فضل احمد ضلع پشاور علاقہ خاکسار مولوی محمد کفایت اللہ مرزا غلام احمد دائرہ اسلام سے خارج مردان تحصیل صوابی۔ صاحب کے جواب سے اتفاق کرتا ہے محمد اسحاق لدھیانوی ہے کتبہ مشتاق احمد مدرس گورنمنٹ سکول دہلی

بیشک الفاظ مذکورہ مسطورہ فتویٰ کفر کے ہیں اور قائل ان کا کافر ہے اگر مرزا مذکور سے یہ الفاظ تقریر یا تحریر یا ثابت ہیں تو بس کافر ہے رافضی فقیر امانت علی ازکودریہ۔

قد صحیح الجواب محمد امانت اللہ الجواب صحیح محمد ضیاء اللہ خان صبح الجواب محمد کفایت اللہ سہارنپوری۔

الحجیب مصیب حافظ محمد شہاب الدین الجواب صحیح فضل احمد رائے پور۔

اصاب من اجاب محمد ابراہیم وکیل ریتہ فوجہ صحیحاً نبی بخش حکیم رسول گگری۔

الجواب صحیح محمد بخش عفی عنہ سہارے۔ الجواب صحیح صدیق احمد انبوٹھوی۔

صحیح الجواب عبدہ محمد مدرس مدرسہ اسلامیہ دیوبند۔

اصاب الحجیب محمد حسن عفی عنہ مدرس الجواب صحیح بندہ محمود مدرس اول مدرسہ عالیہ دیوبند۔

الجواب صحیح بندہ عبد المجید۔ الجواب صحیح علی اکبر۔

الجواب صحیح نور اللہ خان الجواب صحیح محمد فتح علی شاہ۔

الجواب صحیح احمد علی شاہ جمیری ہذا ہوا الحق جمال الدین کوٹھالوی۔

جواب درست ہے سلطان احمد گنجوی جواب درست ہے احمد علی عفی عنہ۔

سہارنپوری۔

جواب صحیح ہے فقیر غلام اللہ قصوری۔ جواب صحیح ہے محمد اشرف علی عفی عنہ۔

ما اجاب بہ الحجیب فہو فیہ مصیب غلام احمد امرتسری۔

بھون ہندوستان۔

ایڈیٹر اہل فقہ من قال سوا ست نبی کفر ہے اور دعویٰ نبوت کفر ذالک کذا لک فقیر فتح محمد غنی
ذالک قد قال محالاً حرۃ ابو البہائم ہے نبی سے اپنے آپ کو افضل سمجھنے
محبوب عالم غنی عنہ تو کلی سیدوی ضلع والا کافر ہے ابو بکر علی احمد محمود اللہ شاہ
بدایونی غنی عنہ گجرات۔

الجواب صحیح شیر محمد غنی عنہ لاریب فی ما کتب رجیم بخش الجواب صحیح ابو عبد الجبار محمد جمال
جالندھری۔ امرتسری۔

جواب صحیح ہے عبدالکریم مجددی الجواب صحیح فقیر محمد باقر نقشبندی الجواب صحیح لاریب فیہ محمد رجیم اللہ
ساکن تنڈہ محمد خاں ضلع حیدر آباد مدرس مشن کالج لاہور۔ دہلی۔

سندھ۔

الجواب صحیح محمد وصیت علی مدرس ہذا هو الحق خادم حسن مدرس مدرسہ الجواب صحیح عزیز احمد مدرس مدرسہ
مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب مرحوم مولوی عبدالرب صاحب دہلی۔ حسین بخش دہلی۔

الجبیب مصیب محمد احکم مدرس مدرسہ الجواب صحیح عبدالرحمن مدرس مدرسہ الجواب صحیح بندہ ضیاء الحق غنی عنہ
بارہ ہندو راؤ دہلی۔ مولوی عبدالرب صاحب دہلی۔

الجواب صحیح محمد پردل دہلی الجواب صحیح ولی محمد کرناولی الجواب درست ہے عبدالصمد مدرس
مدرسہ دیوبند

الاجوبیت صحیح مقبول حسن غنی عنہ جواب صحیح ہے محمد اسحاق غنی عنہ لقا جاب من اصاب مشتاق احمد
مدرس سیوم مدرسہ جامع العلوم کانپور مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور۔ اول مدرس فیض عام کانپور

جو کلمات سوال میں مذکور ہیں ہر ایک مرزا غلام احمد کے خیالات اور عقائد بیشک یہ شخص اسی طرح کا کافر ہے
کلمہ کا مرتکب اشد کافر ہے العاجز اکثر ایسے ہیں جن سے فتویٰ کفر جیسا کہ مولوی محمد عثمان صاحب دام
عبدالننان وزیر آبادی۔ عائد ہوتا ہے یوسف علی عفا اللہ عنہ ظہم نے تحریر فرمایا ہے فقط

ابو الرقت محمد سخاوت اللہ خاں مدرس میرٹھی خیر نگری۔

سیوم مدرسہ عین العلوم شاہجہانپور

تمام علماء نے اس کے کافر ہونے پر میری نظر سے مرزا کی کتابیں گزریں مرزا قادیانی کی کتابوں میں بہت
اتفاق کر لیا ہے کوئی گنجائش تاویل کی ان میں صراحتہ عقائد کفریہ مرقوم سے کفریات موجود ہیں جو نصوص
نہیں لہذا اس کی بیعت اور اس کی ہیں۔ لہذا میں باعتبار ان کتابوں کے قاطعہ کے خلاف ہیں۔ لہذا وہ دائرہ
بیرو سے مجالست و مواصلت قطعی حرام مرزا قادیانی کو کافر سمجھتا ہوں غلام اسلام سے خارج ہے عبدالکریم غنی
ناجائز ہے ابو العظم سید محمد اعظم محی الدین امام جامع مسجد عنہ از ہندوستان محمد حسین غنی عنہ۔

شاہجہانپوری۔

جواب صحیح ہے محمد عبداللہ ناظم دینیات الجواب صحیح محمد فیض اللہ غنی عنہ ملتان۔ الجواب صحیح محمود غنی عنہ ملتان
مدرسہ العلوم علی گڑھ

بیشک ایسے شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم فقط

محمد عبدالخالق عفی عنہ مدرس مدرسہ عین العلوم شاہجہانپور

جو شخص توہین کسی بنی کی انبیاء علیہم السلام سے کرے وہ مردود اور کافر ہے یعنی ایسا کافر ہے کہ اس کی توبہ

العیاذ باللہ فقط

میں اختلاف ہے تو اس کا کفر اور کفار کے کفر سے زائد ہے۔

محمد عثمان عفی عنہ مدرس اول مدرسہ عین العلوم شاہجہانپور

و جدت صحیحاً ملینا مسکین عبداللہ شاہ مولوی پلٹن نمبر ۶۹ سیالکوٹی ثم گجراتی مہر دار الافتاء مدرسہ اہل سنت و

جماعت معروف بنام نامی منظر الاسلام بریلوی

مرزا غلام احمد قادیانی یقیناً کافر ہے اس کی تکفیر میں ذرا بھی شک نہیں ہے احقر کو اس کی کتب تمامیہ

دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا ہے اس سے اور اس کی تبعین سے اسلامی طریقہ سے ملنا جلنا ناجائز ہے واللہ اعلم بالصواب

محمد اعزاز علی بریلوی۔

مرزا قادیانی جو عیسیٰ مسیح ہونے کا مدعی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کلمات شنیعہ لکھنے والا وغیرہ سراسر

کاذب اور مفتری انتہا درجہ کا ہے دین ہے مرتد ملحد خبیث انفس اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کی اتباع

کرنے والا بھی اسلام سے خارج ہرگز امامت کے لائق نہیں۔

عبدالجبار عمر پوری دہلی کشن گنج

مرزا قادیانی ان عقائد باطلہ کے رو سے بلا ریب کافر ظاہر ہے قرآنی اور اجماعی امر ہے کہ دنیا میں پہلا

کافر ابلیس لعین ہے اور اس کا کفر نص کی بنا پر ہے اور وجوہ بھی تکفیر مرزائیں کے آیات و احادیث سے بکثرت ملتی

ہیں۔ مرزائیوں سے ارتباط اسلامی نصوص آیات و احادیث سے ممنوع ہے جملہ تکالیف شرعیہ و ارشادات اسلامیہ ان

سے کیا معنی رکھتے ہیں بلکہ جو شخص ان کی تکفیر میں تامل کرے اس پر بھی مخالفت کفر ہے اور یہ پہلا زینہ دخول فی

المرزائیت ہے۔

حررہ محمد عبدالحق الملتانی عفی عنہ۔

کچھ شک نہیں کہ مرزا قادیانی ایک دہریہ معلوم ہوتا ہے مفتری علی اللہ ہے اس کے الہامات سے معلوم

ہوا کہ اسے خدا پر ایمان نہیں کیونکہ خدا پر ایمان رکھنے والا اس قسم کے افتراء نہیں کیا کرتا اس لیے میرا یقین ہے کہ

مرزا قادیانی جو کچھ کرتا ہے سب دنیا سازی کے لیے کرتا ہے پس اس کی امامت جائز نہیں ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری

چونکہ شخص مذکور اپنے کو سچا رسول کہتا ہے اور رسالت کا ختم ہو جانا آنحضرت ﷺ پر نصوص قطعیہ یقینہ سے ثابت ہے

جو حد تو اتر میں داخل ہے اس لیے وہ شخص بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج ہے پس امامت یا بیعت و دوستی سلام کلام

اس سے اور اس کے مریدوں سے جائز نہ ہوگا واللہ اعلم

احقر محمد رشید مدرس دوم مدرسہ جامع العلوم کانپور

شخصیکہ رسالت باشد منکر نص قطعی است ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین و درنفر منکر قطعیات

اختلاف نیست درہ چنین کساں بیعت و محبت چہ معنی دارد الرقم

بمقتضائے کوائف مندرجہ بیان سائل ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح و درست ہے اور ہر ایک جواب کی

تائید کے اولہ قطعیہ مؤید ہیں اور کتب شرعیہ مملوکتہ

حق تعالیٰ شانہ نے رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہے۔ ولکن رسول اللہ و

خاتم النبیین اور نیز باجماع امت ثابت ہے کہ انبیاء و رسل افضل المخلوق ہیں۔ لہذا جو شخص اپنے لیے رسالت کا

مدعی ہے اور عیسیٰ علی نبیاء و علیہ الصلوٰۃ سے اپنے آپ کو افضل جانتا ہے وہ کتاب اللہ کا مذبذب ہے۔ دائرہ اسلام

سے خارج ہے اس کی اور اس کے اتباع کی امامت اور بیعت و محبت ناجائز اور حرام ہے ایسے شخص سے اور اس کے اذنب سے سلام کلام ترک کرنا چاہیے۔
حررہ خلیل احمد سہارنپوری

شخص مدعی حال نبوت و رسالت کا ہے اور یہ کفر ہے اس کے دعویٰ کا ہر ایک کلمہ کئی کئی کفریات پر مشتمل ہے۔ پس شریعت غرام میں قائل ان کلمات اور دعاوی کا مثل فرعون و جال میلہ کذاب کے ہے اسی کے ساتھ بیعت وغیرہ سلام و کلام شرع میں کفر ہے۔
کتبہ محمد محی الدین صدیقی لکھی عفی عنہ مدرس نصرۃ الحق حنفیہ امرتسر

مرزا قادیانی کے عقائد اس حد تک یقیناً پہنچ گئے ہیں کہ دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا حکم عائد ہو جائے دعویٰ نبوت اس کے اور اس کے مریدوں کی تصنیفات میں بصراحتہ موجود ہے انبیاء علیہم السلام پر اپنی فضیلت اور انبیاء علیہم السلام کی شان میں ہتک اور استخفاف سے ان کی کتابیں و اشتہار و رسالے مملو ہیں معجزات و خوارق عادت کی دور از کار تاویلیں نصوص قطعیہ کی تحریف معنوی ان کا ادنیٰ کرشمہ ہے لہذا اس کے کافر ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں اور ان کی بیعت حرام ہے اور امامت ہرگز جائز نہیں۔
واللہ اعلم بالصواب

کتبہ الراجی الی اللہ محمد کفایت اللہ شاہجہانپوری
بلاریب و شک مرزائی لوگ مرتد اور کافرین ہیں ایسے ظالموں سے احتراز کرنا قرآن شریف اور حدیث نبوی سے ثابت ہے جیسا کہ ارشاد خوش بنیاد جناب باری تعالیٰ کا ہے۔ فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین۔
حررہ فقیر حافظ سید پیر ظہور شاہ قادری قریشی الہاشمی جلاپوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتویٰ نمبر دوم

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

اس شخص کی نسبت جو مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید نہ ہونے کے باوجود اس کو مسلمان جانتا ہے۔

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس شخص کے بارے میں جو کہتا ہے کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید تو نہیں ہوں اور نہ اس کے اعتقاد یہ مسائل میں شامل ہوں لیکن اس کو مسلمان جانتا ہوں کیا ایسے شخص کی بیعت اور امامت درست ہے اور شرعاً اس کو کیا کہنا چاہیے بیوا بالتفصیل جزاکم اللہ الرب جلیل۔

الجواب جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کفریہ کے معلوم ہونے کے باوجود اس کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے ایسے شخص اکثر وہی دیکھے گئے ہیں جو منافق اور کافر ہیں یعنی دراصل مرزائی ہوتے ہیں لیکن ظاہر داری کے طور پر کہتے ہیں کہ ہم مرزا کو مسلمان جانتے ہیں یا اس پر ہم کفر کا فتویٰ نہیں دیتے یا ہم اس کو اچھا تو نہیں جانتے لیکن کافر بھی نہیں کہتے دراصل یہ سب کارروائی منافقانہ ہے۔ کوئی مصلحت مد نظر رکھ کر ظاہر نہیں ہوتے فی الحقیقت پکے مرزائی ہوتے ہیں۔ یاد رکھو مسلمان کی شان سے بہت بعید ہے کہ ایسے کافر کی تکفیر میں توقف یا تردد کرے۔ الحاصل مرزا اور اس کے سب مرید اور باوجود مرزا کی کفریات کے معلوم ہونے کے اس کے کفر میں توقف نہ کرنے والے سب کے سب کافر ہیں۔ تو ہیں انبیاء علیہم السلام ادعائے نبوت رد نصوص ایسا کفر ہے جس میں اہل سنت میں سے کسی کا بھی اختلاف نہیں، اس واسطے دلائل لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں۔
فظہ اللہ اعلم

حررہ العاجز یوسف علی عنہ از بگھیلہ والہ

الجواب جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال پر مطلع ہو کر اس کو کافر نہ جانے وہ خود کافر مرتد ہے بلکہ

جو شخص اس کے کافر ہونے میں شک و تردد کرے وہ بھی کافر مستحق عذاب عظیم ہے۔ شفا شریف میں ہے۔ یکفر من لم یکفر من وان بغیر ملة المسلمین من الملل او وقف فیهم او شک۔ (شفا ج ۲ ص ۲۳۳) یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے اس کی تکفیر میں توقف یا شک و تردد رکھی و غرر و مجمع الانحاء و در مختار و فتاویٰ خیرہ و بزازہ وغیرہ میں ہے۔ من شک فی کفره و عذابه فقد کفر یعنی جو شخص اس کے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے واللہ تعالیٰ علم کتبہ محمد عبدالرحمن البھاری عفی عنہ۔

صحیح الجواب احمد رضا عفی عنہ۔ الجواب صحیح محمد عبدالحجید سنبلی عفی الجواب عبدہ ظفر الدین بریلوی حنفی
عنه۔ صحیح قادری رضوی

عبدالان المصطفیٰ ظفر الدین احمد الجواب صحیح والحبیب مصیب احقر زمن جواب صحیح ہے سید حسن عفی عنہ مدرس
بریلوی سردار الافاء مدرسہ اہل سنت محمد حسن مدرس مدرسہ نعمانیہ امرتسر۔ مدرسہ نعمانیہ لاہور۔
و جماعت بریلوی نظر الاسلام۔

جواب صحیح ہے کریم بخش سنبلی عفی الجواب صحیح عبدالوحید مدرس اول ہذا الجواب صحیح محمد اشرف مدرس
عنه۔ مدرسہ نعمانیہ امرتسر۔ نعمانیہ لاہور۔

قولنا ہذا الحکم ثابت فقیر سعد اللہ ہذا الجواب صحیح محمد لطف اللہ علی گڑھ۔ جواب صحیح ہے بندہ امام الدین
شاہ ساکن سوات کپورتھلوی۔

ہذا الجواب صحیح سید علی جالندھری لقد اصاب من اجاب حررہ الفقیر الجواب صحیح بندہ فتح الدین ہوشیار
المفتی دلی محمد جالندھری۔ پوری

ہذا الجواب صحیح لاشک فی محمد رشید الجواب صحیح لاشک فیہ علم الدین الجواب صحیح سید علی زینی مدرس
الرحمن۔ لاہوری۔ دارالعلوم ندوۃ لکھنؤ۔

الجواب صحیح والحبیب مصیب ابو الہمداء بہتر ہی ہے کہ ایسے شخص کے پیچھے نبیر و جدۃ صحیحاً ملجیا مسکین عبداللہ شاہ
محمد شبلی عفی عنہ حیراچوری مدرس نماز نہ پڑھیں۔ حررہ محمد امانت اللہ مولوی پلٹن نمبر ۹۹ سیالکوٹی ثم
دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ علی گڑھ۔ سبھرائی۔

ہذا لا جوبت صحیح ابوسعید محمد عبدالحق اصاب من اجاب محمد عبدالعزیز صحیح الجواب عبدالحق لکھنوی۔
لکھنوی۔

الجواب صحیح دلی محمد کرنا لوی صحیح الجواب محمد قاسم عبدالقیوم اصاب من اجاب محمد برکت اللہ
الانصاری لکھنوی۔ لکھنوی۔

الجواب صحیح محمد عبدالمہادی الانصاری صحیح الجواب محمد عبید اللہ لکھنوی۔ ایسا شخص فاسق ہے محمد عبدالغنی مدرس
لکھنوی۔ مدرسہ فتح پوری دہلی۔

الجواب صحیح بندہ محمد قاسم مدرس مدرسہ الجواب صحیح محمد کرامت اللہ دہلوی۔ الجواب صحیح والحبیب فتح بندہ محمد آمین
آمینہ دہلی مدرس مدرسہ آمینہ دہلی۔

الجواب صحیح محمد ذاکر بگوی عفی عنہ من اصاب فقہ اجابہ غلام رسول الجواب صحیح ابو محمد احمد عفی عنہ چکوال
لاہوری۔ ملتان۔ لاہوری۔

جو شخص غلام احمد قادیانی کو باوجود دعائی کے اہل اسلام جانے یا اپنے دعوے میں صادق سمجھے وہ اسلام اور دین محمدی سے خارج ہے الرافضی
جو شخص مرزا کے عقائد معلوم کر کے اس کو کافر و خارج دائرہ اسلام نہ جانے وہ بھی اسی کا پیرو ہے ابو محمد سعید محمد حسین بنالوی
اگر غلام احمد کے عقائد کو یہ عقائد کفریہ جانتا ہے اور پھر ان سے راضی و خوش ہے تو یہ بھی کافر ہے لان الرضا بالکفر کفر محمد کفایت اللہ شاہ جہانپوری مدرس مدرسہ آمینہ دہلی
عبدالجبار امرتسری۔

الجواب صحیح نور احمد امرتسری اصاب من اجاب سید حسین مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور
الجواب صحیح عبد العزیز ساکن قلعہ صہبا ایسا شخص منافق ہے ایسے شخص کے خلف اقتدا درست نہیں سلام دین سنگھ
الجواب صحیح محمد عبدالحق دہلوی مدرسہ نعمانیہ لاہور
الجواب صحیح عبدالحق دہلوی مدرسہ نعمانیہ لاہور
امرتسری۔

الجواب صحیح سید شاہ حیدر آبادی جو شخص اس کو حق جانتا ہے وہ بھی قادیانی ایسا شخص کافر اور مرتد ہے ابو صراط مستقیم دین تویم سے منحرف ہے مرید احمد

الجواب صحیح محمد اسحاق لودھیانوی اس کے عقیدے میں فرق ہے اس کی امامت اور بیعت جائز نہیں۔

الجواب صحیح ثابت علی سہارنپوری۔ الرافضی عبد السلام پانی پتی
الجواب صحیح والقول فتح غلام محمد سہارنپوری۔

الجواب صحیح حافظ محمد شہاب الدین لودھیانوی
الجواب صحیح محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور
رینہ فوجہ صحیحانی بخش حکیم رسول گمری

اصاب من اجاب فضل احمد رائے لودھیانوی
الجواب صحیح محمد رکن الدین نقشبندی اجاب بہ الحبیب دہو مصیب غلام احمد ساکن الورا
پور گجرات۔

الجواب صحیح ہے خادم شریعت ابو الہاشم محبوب عالم سیدے ضلع گجرات۔

الجواب صحیح فقیر غلام رسول مدرسہ حمیدیہ لاہور۔

الجواب صحیح احمد علی شاہ اجیری ہذا احوال حق جمال الدین کٹیا لوی
الجواب صحیح سلطان احمد گنجوی ضلع سگجرات

الجواب صحیح محمد عظیم متوطن لکھنؤ الحبیب مصیب احمد علی بنالوی۔

جواب درست ہے احمد علی غنی عنہ الحبیب مصیب علی سہارنپوری۔

مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ۔

- الجواب صحیح احقر گل محمد خاں مدرس الجواب صحیح سید محمد مدرس مدرسہ عربیہ الجواب صحیح غلام اسعد مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔
 الجواب صحیح عزیز الرحمن مفتی حنفی اصاب الحبیب محمد حسن مدرسہ دیوبند۔ الجواب صحیح بندہ محمود غفری عنہ اول مدرسہ عالیہ دیوبند۔
 الجواب صحیح قادر بخش مہتمم جامع مسجد الجواب صحیح بندہ عبدالمجید غفری عنہ۔ الجواب صحیح علی اکبر غفری عنہ سہارنپور۔
 الجواب صحیح ابو عبد الجبار محمد جلال الحبیب صادق عبدالحاق۔ الجواب صحیح رحیم بخش جالندھری الدین امرتسری۔
 الجواب صحیح بندہ عبد الصمد غفری عنہ الجواب صحیح عبد الکریم ساکن شذہ محمد جواب صحیح ہے محمد یعقوب دیوبند۔ مدرسہ دیوبند۔
 الجواب صحیح والحبیب مصیب حبیب الجواب صحیح محمد وصیت علی مدرس ہذا هو الحق خادم حسین غفری عنہ مدرس المرسلین مدرس اول مدرسہ حسین بخش مدرسہ مولوی عبد الرب دہلی۔ مدرسہ مولوی عبد الرب دہلی۔
 الجواب صحیح محمد ناظر حسن صدر مدرس الجواب صحیح محمد عزیز احمد غفری عنہ مدرس الحبیب مصیب محمد احکم غفری عنہ مدرس عربیہ فتح پوری دہلی۔ مدرسہ حسین بخش دہلی۔ مدرسہ بارہ ہندورائے دہلی۔
 الجواب صحیح بندہ ضیاء الحق غفری عنہ الجواب صحیح حبیب احمد مدرس مدرسہ الجواب صحیح ولی محمد کرناٹوی فتح پوری۔ دہلی۔
 ایسے صریح منکر کو مسلمان سمجھنا تو گویا جو شخص مرزا کے عقائد سے ناواقف جو ایسے مدعی کو اس کے اقوال کا ذہب خود مسلمانی سے خارج ہوتا ہے۔ ہو کر مسلمان لکھتا ہے تو وہ بھی اسلام اور دعاوی باطلہ میں سچا جانتا ہے اور ابوالعظم سید محمد اعظم مفتی حنفی شاہ سے خارج ہے۔ ہرگز امامت کے راضی ہے وہ بھی کافر ہے اس لیے لائق نہیں۔ عبد الجبار عمر پوری دہلی کہ الرضاء بالکفر کفر محمد عبد الغفار جہانپوری کشن شرج خان رامپوری۔
 الجواب صحیح محمد سلامت الہدیٰ جواب صحیح ہے احمد سعید رامپوری۔ الجواب صحیح محمد ضیاء اللہ خاں رامپوری رامپوری۔
 ذالک الكتاب لا ریب فیہ محمد الجواب صحیح عبد اللہ خاں مدرس مدرسہ جواب صحیح ہے محمد عبد اللہ علی گڑھ۔ معز اللہ خاں رامپوری۔
 مرزا اور اس کے اتباع کی مثل میرے جو ایسے اعتقاد والے کو مسلمان ایسے آدمی کی بیعت ہی کفر ہے اور نزدیک اسلامی فریق میں ایسا کافر کوئی جانے وہ شخص بھی کافر ہے جمال مسلمان جانتا درست نہیں احمد علی غفری نہیں الحاجز عبد المنان وزیر آبادی الدین ریاست کشمیر۔
 الجواب صحیح سید محمد حسین واعظ الجواب صحیح احمد جی علاقہ جھج۔ الجواب صحیح محمود غفری عنہ ملتان۔
 ساڈھورہ الجواب صحیح محمد فیض اللہ ملتان غفری عنہ

مرزا کو یہ شخص اگر بنا بر جہالت کے مسلمان سمجھتا ہے تو معذور سمجھا جائے گا۔ اگر باوجود اس کے ایسی دعا دے کفریہ اور عقائد باطلہ کے اس کو محض کلمہ گوئی کے مسلمان جانتا ہے تو خود اس کے اسلام پر خطرہ ہے۔ اس کو پہلے تعلیم کافی دی جائے اگر نہ سمجھے پھر اس کی امامت اور بیعت کو بالکل چھوڑ دیا جائے۔ حررہ عبدالحق المصلانی جو شخص مرزا قادیانی کے حق میں باوجود الہیات کے کہ وہ اپنے آپ کو عیسیٰ بن مریم علیہم السلام پر تفصیل دیتا ہے اور دعویٰ رسالت کرتا ہے حسن ظن رکھتا ہو اور اس کو مسلمان کہتا ہو تو وہ شخص خود دائرہ اسلام سے خارج ہے ایسے شخص کی امامت اور بیعت شرعاً ہرگز جائز نہیں ہے اور اہل اسلام کو اس سے اجتناب لازم ہے۔

حررہ محمد خدا بخش غنی عنہ پشاور
جو شخص مرزا غلام احمد کے عقائد مخالف کو اچھا جانے اس کے پیچھے نماز درست نہیں اور نہ اس سے کسی کو بیعت کرنا جائز ہے۔
ابو یوسف علی میرٹھی

بمقتضائے کوائف مندرجہ بیان سائل ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح و درست ہے اور ہر ایک جواب کی تائید کے اولہ قطعیہ موید ہیں۔ اور کتب شرعیہ اسی مملوکہ۔ کتبہ احقر عبد اللہ الصمد ابو الوفا غلام محمد ہوشیار پوری شخص مذکور اگر مرزا کے کفریہ معتقدات پر اطلاع حاصل کرنے کے بعد اس کی تکفیر کرے تو فیہا درنہ وہ بھی قادیانی کے ساتھ کفر میں ہم رشتہ ہے اس کی بیعت اور امامت جائز نہ ہوگی۔ حررہ غلیل احمد ایسا شخص ساطر حق ہے اور باطن میں معتقد قادیانی کا ہے ایسے امام کی بیعت وغیرہ سے کنارہ کشی واجب ہے۔
الراقم محمد محی الدین الصدیقی لکھنؤ امرتسری

کیسکے قائل جواز اقتدا خلف مرزا و اتباع او باشد خصلے و ناواقف از اصول دین است زیرا کہ صحت نماز بدول ایمان صورت نے بند و بطلان نماز امام موجب بطلان نماز مقتدی است کما لا ینخفی علی من له مسکہ بالمدین و بیعت چنین ناواقف برین قیاس باید کرد۔ غلام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ مرزا اور اس کے ہم عقیدہ لوگوں کو اچھا جاننے والا جماعت اسلام سے جدا ہے ایسے شخص سے بیعت کرنا حرام اور اس کو امام بنانا ناجائز ہے۔ مشتاق احمد خفنی مدرس گورنمنٹ سکول دہلی

ایسا شخص جاہل ہے کفر اور اسلام میں تمیز نہیں رکھتا اس کی امامت اور بیعت قبول نہیں ہے یا واقف متعصب ہے اس کو توبہ کرنی چاہیے ورنہ یہ تعصب بے محل مغل امامت و ارشاد ہوگا۔ حررہ ابو الحامد محمد عبد الحمید غنی عنہ حنفی القادری الانصاری النظامی لکھنؤ جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان جانے کو اس کے طریقے پر نہ ہو یا مرید نہ ہو مگر وہ ایسا ہے جیسا کہ شر اور ابن زیاد اور یزید اور ابن محکم کو مسلمان جانتا ہے اور جاننے والا ہے منافق اور خارجی ہے۔

حررہ عین الہدیٰ شاہ قادری از کلکتہ
ایسا شخص جاہل ہے اس کو سمجھنا چاہیے اور اگر وہ اپنی غلطی پر مصر ہو اور ہٹ دھرمی کرے تو اس کی امامت سے بچنا چاہیے اور بیعت ایسے شخص سے نہ کی جائے یہ شخص بدعتی ہے۔ حررہ واحد نور رامپوری جو ایسے شخص کو مسلمان سمجھتا ہے وہ یا جاہل ہے یا بدعتیہ بیعت اور امامت ایسے شخص کو درست نہیں۔

کتبہ ابوالفضل محمد حفیظ اللہ مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
مَنْ سَبَّ الشَّيْخَيْنِ أَوْ طَعَنَ فِيهِمَا فَقَدْ كَفَرَ لَا تُقْبَلُ تَوْبَتُهُ بَلْ يُقْتَلُ (در مختار ج ۳ ص ۳۲۱) چہ جائیکہ محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات پر طعن کرنے والا اور دعویٰ نبوت کرنے والا اشد کافر ہے جیسا کہ خداوند کریم

اپنی وحدانیت میں لاشریک ہے ویسا ہی محمد رسول اللہ ﷺ اس کے بندوں میں کیلتا اور بے نظیر ہیں۔

تراب اقام المل اللہ فقیر ابو میر محمد امیر اللہ قریشی الہاشمی جلاپور جٹاں بقلم خود
بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

سوال..... کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ مرزائی لوگ جو مرزا غلام احمد قادیانی کے سب عقائد کو تسلیم کرتے ہیں اور اس کی رسالت کے قائل ہیں اور اس کو مسیح موعود مانتے ہیں۔ اس واسطے علمائے عرب و عجم نے مرزائیوں پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے اگر کوئی مسلمان اپنی دختر کا نکاح کسی مرزائی سے کر دے بعد میں اس کو معلوم ہو کہ یہ شخص مرزائی ہے آیا یہ نکاح عندا لشرع جائز ہوگا یا ناجائز اور یہ شخص اپنی لڑکی کا نکاح ثانی بلائے طلاق مرزائی زوج کے کسی مسلمان سے کر سکتا ہے یا نہیں۔ بینوا بالتفصیل جزاکم اللہ الرب العلیل۔

الجواب..... مرزائی مرد سے سنیہ عورت کا نکاح نہیں ہوتا بلا طلاق سنیہ کا باپ اس کا نکاح کسی سنی سے کر سکتا ہے بلکہ فرض ہے کہ اس لڑکی کو اس مرزائی سے فوراً جدا کرے کہ اس کی صحبت اس کے ساتھ خاص زنا ہے بالکل وہی حکم ہے جو کوئی شخص اپنی دختر کی ہندو کے گھر بلا نکاح بھیج دے بلکہ اس سے سخت تر کہ وہاں حرام کو حرام کی ہی مد میں رکھا اور یہاں نکاح پڑھا کر معاذ اللہ اسی حلال کے پیرایہ میں لایا گیا اس سے فوراً علیحدہ کر لینا فرض ہے پھر جس سنی سے چاہے نکاح ممکن ہے۔ رد المحتار میں ہے۔ قوله حُرْمَ نِكَاحِ الْوَثَنِیَّتِ وَفِي شَرْحِ الْوَجِيزِ وَكُلُّ مَذْهَبٍ يَكْفُرُو بِهِ مُعْتَقِدَهُ (رد المحتار ص ۳۱۳، ۳۱۴) رد مختار میں ہے وَبَيَّطِلُ مِنْهُ اتِّفَاقًا مَا يَعْتَمِدُ الْمِلَّةُ وَهِيَ خَمْسُ النِّكَاحِ وَالْمَذْهَبُ الْخ (رد مختار ج ۲ ص ۳۱۳، ۳۱۴) یہاں تک اصل حکم شرعی کا بیان تھا شرعاً یہ صورت جائز ہے اور ازدواج مکرر سے پاک کہ پہلا نکاح ہی نہ تھا۔ مگر قانون رائج میں جو امر جرم ہے شرعاً اپنی جان و مال اور آبرو کی حفاظت کے لیے اس سے بھی بچنے کا حکم ہے قانون کا حال وکلا جانتے ہیں اگر از زوئے قانون بھی یہ صورت داخل جرم نہ ہو یا قانون حکم فتویٰ کو تسلیم کر کے اس کا جرم نہ ہونا قبول کر لے تو حرج نہیں ورنہ ان سے دور رہا جائے۔ ہاں دختر کو جسے جائز طریقہ سے ممکن ہو جدا کرنا سخت فرض اہم ہے اگرچہ دوسری جگہ نکاح نہ ہو سکے۔

واللہ اعلم و علمہ اتم کتبہ عبداللہی صحیح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم فقیر احمد الجواب صحیح بلا قیل وقال والحیج
نواب مرزا عفی عنہ سنی حنفی بریلوی۔ رضا خاں عفی عنہ بریلوی۔ مصیب بعون اللہ المتعال الفقیر محمد

ضیاء الدین

الجواب صحیح والرائے نصح حررہ محمد صحیح الجواب والحیج مصیب و ماثبات الجواب صحیح محمد شجاعت علی (صاب
عبدالمتنذر القادری البید ابونی عفی محمد عبدالماجد عفی عنہ مہتمم مدرسہ شمس من اجاب نمقہ محمد علی رضا عفی عنہ
عنہ خادم المدرستہ القادریہ۔ بدایوں۔ رام پوری

احقر العباد سید شہاب الدین الجواب صحیح محمد شرافت اللہ رام الاحکم کذلک محمد معز اللہ خاں مدرس
جانندھری بقلم خود۔ پوری۔ مدرسہ عالیہ رام پور

الجواب صحیح والقول قوی حررہ المسکین من اجاب اصاب محمد غلاب خان رام الجواب صحیح خواجہ امام الدین صدیقی
احقر العباد فدوی علی بخش گنہ پنڈ۔ پوری مدرسہ پشادری عفی عنہ۔

الجواب صحیح والحبیب صحیح پیر حافظ سید الجواب صحیح وصواب الحبیب مصیب و پشاورى صدور الحبیب اصاب فیما
ظہور شاہ قریشی البہاشی جلاپوری عفی عنہ مثاب محمد یونس عفی عنہ اجاب الراجی الی غفران الحق نور الحق
عفی عنہ پشاور مانہوی مولدا

ہذا الجواب ہوا صواب و موافق کما فی الحبیب مصیب حررہ الاشیم مفتی الجواب صحیح حقیق بالقہول محمد میر عالم
الکتاب محمد عبد الحکیم صورتی پشاورى عبد الرحیم خلف الوحید المفتی عبد الحمید پشاورى ہزاروی اول مدرس عربی
عفی عنہ سند یافتہ مدرسہ عالیہ المرقوم غفرلہ القیوم الساکن فی بلدہ انجمن حمایت اسلام۔
ریاست رام پور۔ پشاور۔

الجواب صواب و مثاب عبد الوہاب الجواب صحیح نور الحسن مہتمم مدرسہ جامع جواب درست احمد علی مدرس مدرسہ
عفی عنہ پشاورى العلوم کانپور۔ عربیہ میرٹھ اندر کوٹ۔
الجواب صحیح محمد قمر الدین عفی عنہ ذلک کذا لک سردار احمد مجددی الحبیب مصیب حررہ احمد علی عفی عنہ
رامپوری رامپوری لاہوری۔

الجواب صحیح محمد نور الحسن عفی عنہ مدرس الجواب صحیح خان زمان عفی عنہ مدرس الحبیب ہوا المصیب محمد یار لاہوری
مدرسہ جامع العلوم کانپور۔ سیوم جامع العلوم کانپور۔
الحبیب ہوا المصیب ابوالحسن حقانی خلف اصاب من اجاب احقر دوست محمد ہذا الجواب مطابق للحق غلام محمد عفی
الرشید مولانا وادنا مولوی ابو محمد جالندھری بقلم خود۔ عنہ مدحوری نمبر دار چک نمبر ۱۲۵۵
عبد الحق دہلوی ضلع لاہور۔

الجواب صحیح محمد عبدالسلام ٹوہانوی اگر مذکورہ بالا مرزائی مرزا کورسول بیشک مرزائی حکم مرتد میں ہیں اور ان
حصار ذلک کذلک فقیر سید عبدالرسول ماننا ہو تو یقیناً کافر ہے اور کافر سے سے مسلمہ عورت کا نکاح ناجائز ہے
عفی عنہ جالندھری مسلمان عورت کا نکاح ناجائز ہے فقط رشید الرحمان رامپوری حال وارد
راقم فیض الحسن نعمانیہ لاہور۔ جالندھر۔

اصاب الحبیب العلام بندہ اصغر حسین الجواب صحیح محمد سہول عفی عنہ مدرس الجواب صحیح بشیر احمد عفی عنہ دیوبند۔
عفی عنہ دیوبند۔

الجواب صحیح خاکسار سردار احمد عفی عنہ الجواب صحیح محمد ریحان حسین عفی عنہ الجواب صحیح احقر الزمن گل محمد خان
دیوبند مدرسہ عالیہ دیوبند

جواب صحیح ہے حبیب الرحمن منجن آباد۔

بسملة و حمد لہ و صلاة و سلاماً الامر کذا لک۔

خادم الشعراء والاطما والعلماء محمد ہادی رضا خان رئیس لکھنوی

خلف حکیم مولوی محمد حسین رضا خاں صاحب مرحوم

الجواب صحیح علمائے کرام نے بیشک مرزا پر کفر کا فتویٰ دیا ہے اور کافر ہونے کی حالت میں جو امور جواب
میں تحریر فرمائے ہیں صحیح اور درست ہیں۔ واللہ اعلم احمد علی مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور
بیشک مرزائی سے سنیہ عورت کا نکاح نہیں ہو سکتا اگر کوئی کر دے تو بلا طلاق مرزائی زوج کے نکاح ثانی

کے مسلمان سے کر سکتا ہے کیونکہ پہلا نکاح نکاح ہی نہ تھا۔ حکیم مولوی عبدالرزاق راہوں بقلم محمد اسحاق راہوں جو لوگ مرزا کے نبی ہونے کے قائل ہیں وہ بیشک نص صریح قرآنی اور حدیث رسالت پناہی کے منکر ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ و تبارک فی القرآن المجید و فی قال المجید المشتمل بالوصی والوعد والوعید ما کان ابا احد من رجا لکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین وقال ﷺ لا نبی بعدی (رواہ الترمذی ج ۲ ص ۲۰۹)

نحمد و نصلى على رسوله الكريم چونکہ مرزائی فرقہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو خاتم النبیین نہیں مانتا بلکہ ان کا ایمان ہے کہ مرزا قادیانی ہی آخر الزمان نبی ہے اور ایسا ہی اس کو مسیح موعود اور کرشن وغیرہ مانتے ہیں اور نیز جمہور کے خلاف انھوں نے قرآن مجید کے معنی کیے ہیں اس واسطے یہ لوگ مسلمان نہیں تصور کیے جاتے چونکہ وہ خود ہمیں کافر جانتے ہیں اس واسطے ایسے اشخاص سے مسلمان لڑکی کا نکاح ناجائز ہے۔

نیاز مند نبی بخش حکیم رسول نگری الجواب اس میں شک نہیں کہ مرزا کے عقائد کفر تک پہنچے ہوئے ہیں پس اس کا پیرو جس کے عقائد مثل مرزا کے کفریہ ہیں اور تاویل ممکن نہیں مسلمہ سیدہ عورت کو اس سے نکاح نہ کرنا چاہیے اور اگر کیا تو وہ نکاح نہیں ہوا واللہ تعالیٰ اعلم ہے۔

الجواب چونکہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں ان کے بعد جو مدعی نبوت ہوگا کافر ہے تقدیر صحت دعویٰ نبوت مرزا کے ان کے ساتھ معاملہ کفار رکھنا چاہیے لہذا نکاح عورت مسلمان کا کافر اور مرزائی سے حرام ہوگا۔

فقط راقم محمد عبدالعزیز عفی عنہ مدرسہ نعمانیہ لاہور الجواب صحیح و صواب والحبیب مصیب و مثاب و یؤیدہ ما حَقَّقَهُ الفاضل البریلوی فی رسالته المسماة بازالة العاز فی حجر الکرم عن کلاب النار و کذا ما فی رد الرفضة ونزهة الارواح فی احکام النکاح فی بحث الکفر و فی زاد المعاد فی ہدی خیر العباد وللعلامة ابن القيم فی بحث الکفو لان نکاح المسلمة بالكافر و الکافرة بالمسلم لا یعتقد اصلا و المسلمة بالمبتدع موقوفا و للاولیاء حق الاعتراض فان ترکها فيها و الا فالفتح للقاضی او الحکم کما فی بهجة المشتاق فی احکام الطولاق فی بحث الفتح واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم حورہ فقیر محمد یونس عفی عنہ قادری حنفی کشمیری مولدا پشاور ذی زیلا بقلمہ۔ ترجمہ جواب صحیح اور درست ہے جیسا کہ تائید کرتا ہے اس کی وہ جو تحقیق کیا ہے فاضل بریلوی نے رسالہ مسی ازالۃ العار فی حجر الکرم عن کلاب النار میں اور جیسے کہ رد الرفضة اور نزهة الارواح میں ہے نکاح کے حکموں میں بحث کفو میں اور زاد المعاد فی ہدی خیر العباد للعلامة ابن قیم میں ہے بحث کفو میں کیونکہ نکاح مسلمان عورت کافر مرد کے ساتھ اور کافر عورت کا مسلمان مرد کے ساتھ ہرگز منعقد نہیں ہوتا اور مسلمان عورت کا نکاح بدعتی مرد کے ساتھ موقوف ہوتا ہے۔ اگر وہ بدعت سے توبہ نہ کرے تو عورت کے دیوں کو اعتراض کرنے کا حق حاصل ہے۔ پس اگر وہ بدعتی خاوند دیوں کے اعتراض پر اس کو چھوڑ دے تو بہتر و نہ قاضی کے حکم سے ٹوٹ جائے گا جیسا کہ بچتہ المشتاق احکام بحث فتح میں ہے۔ واللہ اعلم الخ

الجواب مرزا کے پیرو جو کہ اس کی نبوت کے قائل ہیں اور اس کے عقائد کے معتقد وہ بیشک کافر ہیں دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مسلمہ عورت کا نکاح مرزائی سے منعقد نہیں ہوتا بعد علم اس امر کے کہ زوج مرزائی ہے

زوجہ کا والد اپنی دختر کا نکاح بلا طلاق دوسری جگہ کر سکتا ہے چونکہ پہلا نکاح کوئی چیز نہ تھا قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَ وَلَا مَتَّهَ مُؤْمِنَةً خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَلَا أَعْبَجَتْكُمْ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَلَا أَعْبَجَتْكُمْ أُولَٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهُ يَدْعُوا إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِأَذْنِهِ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (بقرہ آیت ۲۱) فتح القدیر میں ہے۔ وَيَذْخُلُ فِي عَبْدَةِ الْاَوْثَانِ عَبْدَةُ الشَّسِ وَالنَّجُومِ وَفِي شَرْحِ الْوَجِيزِ وَ كُلِّ مَذْهَبٍ يَكْفُرُ بِهِ مُعْتَقِدُهُ لِأَنَّ اسْمَ الْمُشْرِكِ يَتَنَا وَلَهُمْ جَمِيعًا. (فتح القدیر ج ۳ ص ۱۳۷) مرزائی بقول صریح حکم فقہ مرتد ہیں اور مرتد کا نکاح باطل ہوتا ہے بعد گزرنے عدت کے وہ عورت جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ کما ہو مصرح فی کتب الفقہ رقیہ۔

العبد الشیم محمد ابراہیم انصاری القادری عفی عنہ المدرس بالدرستہ الشمیہ بجامع بلدہ دایوں

جو کچھ کہ حضرت قبلہ محدث ارشد فقیہ اودھ صاحب تصانیف کثیرہ جناب مولانا مولوی وحی احمد صاحب قبیلہ مشہور محدث سورتی دام فیضہ القوی وعم و مدظلہ الی یوم الابدی الابدی نے تحریر فرمایا ہے وہ بالکل صحیح ہے اور حضرت مجیب مدظلہ الاقدس اپنے جواب میں لکھتے ہیں۔ فقط حررہ عبدالاحد مدرس مدرستہ الحدیث پبلی بھیت

الجواب وهو ملهم الصدق والصواب بیشک بلا تردد کر سکتا ہے کہ مرزائی سے نکاح باطل محض زنا کی خالص ہے کہ وہ مرتد ہے اور مرتد کا نکاح کسی قسم کی عورت کے ساتھ نہیں ہو سکتا طلاق کی حاجت نکاح میں ہوتی ہے نہ کہ زنا میں فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔ وَلَا يَجُوزُ لِلْمُرْتَدِّ أَنْ يَتَزَوَّجَ مُرْتَدَّةً وَلَا مُسْلِمَةً وَلَا كَافِرَةً أَضْلَىٰ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۸۲) واللہ اعلم و علما اتم واحکم۔

فقط حررہ الفقیر القادری وحی احمد خفی فی مدرستہ الحدیث الدایرة فی پبلی بھیت

ای عزیز باتمیز آگاہ اور ہوشیار ہو جو شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات کے ساتھ دعویٰ ہمسری کا کرے وہ بیشک مرتد اور کافر ہے اس کے ساتھ کھانا اور پینا اور سلام علیک کرنا ناجائز اور ممنوع ہے خیال کرنے کی جا ہے طریقہ المسلمین میں ہے۔ فَجَعَلَهُ عَبْدًا كَامِلًا بِحَيْثُ لَا شَرِيكَ لَهُ فِي الْعِبَادِيَّةِ وَ كَمَا لَهَا كَمَا أَنَّهُ لَا شَرِيكَ لِلرَّبِّ فِي الرُّبُوبِيَّةِ وَ خَوَاصُّهَا خَلَاصَةُ كَلَامٍ أَوْ مُطْلَبٍ مَرَادٍ بِهِ هِيَ حَسْرَةُ طَرَحِ اللَّهِ تَعَالَى جَلْشَانَهُ كَا شَرِيكَ الْوَبِيَّةِ أَوْ رُبُوبِيَّةِ فِي نَفْسِهِ هِيَ أَيْ طَرَحِ جَنَابِ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَا نَظِيرِ أَوْ سَبِيهِ عِبَادِيَّةِ فِي نَفْسِهِ هِيَ جَيْسَا كَا شَاعِرِ نَظِيرِ لَهَا فِي نَفْسِهِ هِيَ۔

محمد سا اگر کوئی بشر ہو تو میں جانوں
جہاں میں گر نظیر انکار گر ہو تو میں جانوں
خاکپائے اہل اللہ فقیر میر محمد امیر اللہ عفی عنہ مولانا قریشی الہاشمی جلاپور جٹاں بقلم خود
بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سوال..... کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ایسے شخص کے حق میں ایک مسجد کا امام ہو اور مدعی علم ہو ایک مرزائی مرگیا پہلے اس کا جنازہ مرزائیوں نے کیا اور دوبارہ امام مذکور جو اہل سنت والجماعت ہے اس نے جنازہ کیا۔ تکفیر مرزا اور اس کے پیروان کا وہ عالم ہے کہ کل علمائے عرب و عجم تکفیر مرزا پر مواہیر ثبت کر چکے ہیں۔ امام مصلیٰ جنازہ اس فتویٰ کو دیکھ چکا ہے دیدہ و دانستہ جو ایسا کام کرے اس کا شرعاً کیا حکم ہے بینوا توجروا۔

الجواب..... مرزا غلام احمد قادیانی علانیہ نزول وحی، نبوت اور رسالت کے مدعی ہیں اور ان کے مرید اور مقلد ان کے ان سب دعاوی کو تسلیم کرتے ہیں اس لحاظ سے ان کا اور ان کے مریدوں کا خارج از دائرہ اسلام ہونا مسلم الثبوت مسئلہ ہے۔ امام ابو الفضل قاضی عیاض (کتاب الشفاء ج ۲ ص ۲۳۶، ۲۳۷ باب مقالات کفر) تعریف حقوق المصطفیٰ میں فرماتے ہیں۔ وكذلك من ادعى نبوة احد مع نبينا عليه الصلوة والسلام كاصحاب مسيلمة والاسود العنسي وبعده كالعيسوية من اليهود القائلين تخصيص رسالته الى العرب والجزمية القائلين بتواتر الرسل وكاكثر الرقا فضة القائلين بمشاركة على في الرسالة للنبي ﷺ وبعده وكذلك كل امام عند هؤلاء يقوم مقامه في النبوة والحجة والبيانية منهم القائلين بنبوة بزيغ وبيان او من ادعى النبوة لنفسه او جوز اكتسابها والبلوغ بصفا القلب الى مرتبتها كالفلاسفة وغلاة المتصوفة وكذلك من ادعى منهم انه يوحى اليه وان لم يدع النبوة وانه يصعد الى السماء ويدخل الجنة وياكل من ثمرتها ويعانق الحور العين فهؤلاء كلهم كفار مكذبون للنبي ﷺ لانه اخبر انه خاتم النبيين لانبي بعده واخبر عن الله تعالى انه خاتم النبيين وانه ارسل الى كافة الناس واجمعت الامة على حمل هذا الكلام على ظاهره وان مفهوم المراد به دون تاويل ولا تخصيص فلا شك في كفر هؤلاء الطوائف كلها قطعاً اجماعاً وسماعاً. (ج ۲ ص ۵۱۹)

ترجمہ: اور ایسا ہی جو شخص کہ دعویٰ کرے کسی ایک کی نبوت کا ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ یعنی ان کی موجودگی میں جیسا کہ مسئلہ کذاب کے پیرو اور اسود عنسی کے تھے اور ایسے ہی جو دعویٰ کرے پیچھے ان کے مانند عیسویہ کے یہودیوں سے جو کہ محمد ﷺ کی نبوت کو عرب کے ساتھ خاص کرتے ہیں اور مانند جزمیہ کے جو تواتر رسل کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول ہمیشہ آتے رہیں گے اور مانند بعضوں کے جو کہتے ہیں کہ علی کرم اللہ وجہہ محمد ﷺ کے ساتھ نبوت میں شریک تھے اور ان کے پیچھے بھی نبی تھے اور ایسے ہی ان کا ہر امام ان کے نزدیک نبوت اور حجت میں محمد ﷺ کا قائم مقام ہے اور مانند بزیغیہ اور بیانیہ کے جو ان سے بزیغ اور بیان کی نبوت کے قائل ہیں یا وہ شخص جو اپنی ذات کے واسطے نبوت کا دعویٰ کرے یا نبوت کے حاصل کرنے اور صفائی قلب کے ساتھ نبوت کے مرتبہ پر پہنچنے کو جائز کہتا ہو مانند فلسفیوں اور گمراہ صوفیوں کی اور ایسا ہی وہ شخص جو دعویٰ کرے کہ اس کی طرف وحی کی جاتی ہے اور اگرچہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے اور دعویٰ کرے کہ وہ آسمان پر چڑھتا ہے اور جنت میں داخل ہوتا ہے اور جنت کے میوے کھاتا ہے اور حوروں سے بغل گیر ہوتا ہے پس یہ سب کافر ہیں۔ نبی ﷺ کے جھٹلانے والے اس لیے کہ انھوں نے خبر دی ہے کہ وہ نبیوں کے سلسلہ کے ختم کرنے والے ہیں ان کے پیچھے کوئی نبی نہیں ہوگا اور خبر دی انھوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور تحقیق وہ تمام خلقت کی طرف بھیجے گئے ہیں اور اجماع کیا امت نے اس بات پر کہ اس کلام کے ظاہری معنی ہی مراد ہیں بغیر کسی تاویل اور تخصیص کے پس ان ایسے مدعیوں کے کفر میں قطعاً اور اجماع اور سمع کے طور پر کوئی شک نہیں ہے۔ ان حالات میں مرزا غلام احمد کے مریدوں کو پیش امام بنانا ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا ہرگز درست نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره انهم کفروا باللہ ورسوله وماتوا وهم فاسقون۔ ترجمہ: اور نہ نماز پڑھ کسی ایک پر ان میں سے جو مرے کبھی بھی اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو کے دعا کرے تحقیق انھوں نے کفر کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ اور وہ کفر کی حالت میں مر گئے پس جس شخص نے دیدہ و دانستہ مرزائی کے جنازہ کی نماز پڑھی ہے اس شخص کو علانیہ تو بہ کرنی چاہیے اور مناسب ہے کہ

وہ اپنے تجدید نکاح کرے اور حسب طاقت آدمیوں کو کھانا کھلائے اور اگر وہ شخص علانیہ توبہ نہ کرے تو اہل سنت والجماعت کو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہیے ایسے منافق کے پیچھے نماز درست نہیں ہوتی ہذا اللہ اعلم بالصواب کتبہ عبدالمذنب محمد عبداللہ ٹوٹی از لاہور غنی عنہ۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروں و نصوص قطعیہ کے منکر ہیں پس جو شخص نص قطعی کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ کافر کے واسطے بخشش مانگنی گناہ ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ذَالِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ۔ ترجمہ: (اے پیغمبر) تم ان کے حق میں مغفرت کی دعا کرو یا ان کے حق میں مغفرت کی دعا نہ کرو (ان کے لیے یکساں ہے) اگر تم ستر دفعہ بھی مغفرت کی دعا کرو گے تو خدا ہرگز ان کی مغفرت نہیں کرے گا یہ ان کے اس فعل کی سزا ہے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور اللہ (ایسے) سرکش لوگوں کو (توفیق) ہدایت نہیں دیا کرتا۔ حررہ فقیر حافظ سید پیر ظہور شاہ قادری جلاپوری۔

سوال مرزائی کا جنازہ پڑھنا کیا ہے۔

الجواب کفر ہے کافر کو مثل مسلمان کہنا جیسا کہ مسلمان کو کافر کہنا جنازہ کی دعائیں یہ لفظ آتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ یعنی ہم میں سے جس کو زندہ رکھتا ہے اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو مارنا ہے اس کو ایمان پر مار اس نے میت کو اپنے زمرہ اسلام میں شامل کیا اور آپ میت کے ساتھ شامل ہوا یہ اقرار عدم امتیاز کا ہے درمیان کافر اور مسلمان کے اور جو کافر اور مسلمان کو برابر سمجھے وہ بے ایمان ہے حدیث کا فتویٰ ہے کہ جو کسی قوم سے مل کر کھائے اور مل بیٹھے اور اس کا دل ویسا ہی ہو جاتا ہے اور وہ ملعون ہو جاتا ہے۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي فَهَتَّهُمْ غُلَمَاءُ هُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَجَافَسُوا فِي مَجَالِسِهِمْ وَآكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ۔

(مسند احمد مشعیر موت حدیث نمبر ۳۷۱۳ ج ۶ ص ۲۵۱، ۲۵۰)

یعنی جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑے تو ان کے علمائے ان کو معصیہ کیا باز نہ آئے۔ وہی علماء ان کے ساتھ مل بیٹھے اور مل کے کھایا یا تو اللہ تعالیٰ نے سب کے دل یکساں سیاہ کر دیے اور داؤد اور عیسیٰ علی نبینا وعلیہما السلام کی زبان پر ان کو ملعون بنایا۔

قدح الجواب المحیب المصیب احقر الجواب صحیح بندہ عبدالسلام غنی عنہ ہذا الجواب صحیح والمحیب محمد یار غنی عنہ محمد باقر غنی عنہ نقشبندی مجددی ٹوہاٹوی مولد دیوبندی۔ لاہور امام مسجد سنہری۔

لاہوری۔

الجواب صحیح والمحیب حج محمد حسن غنی المحیب مصیب محمد عمر خان غنی اللہ عنہ الجواب صحیح محمد عالم دوم مدرس مدرسہ حمیدیہ لاہور۔ لاہور۔ حمیدیہ لاہور۔

ذکر کذا المحیب محمد حسین غنی عنہ الجواب صحیح غلام رسول مدرس مدرسہ الجواب صحیح ابوسعید محمد حسین بنالوی۔ لاہوری۔ حمیدیہ لاہور۔

الجواب صحیح محمد یونس غنی عنہ کشمیری الجواب صحیح حررہ الراجی بارگاہ حق نور المحیب مصیب محمد سخاوت اللہ مدرس مولد افشاری الخ۔ الحق مانہرا۔ مدرسہ عین العلوم۔

الجواب صحیح بالقول محمد میر عالم غفری عنہ
ہزاروی حال انجمن حمایت اسلام
ہذا الجواب اصح والحق الصریح
عبدالحکیم صواتی مولد پشاور سند
یافتہ مدرسہ عالیہ رام پور ریاست۔
پشاور۔

الجواب صحیح محمد نور الحسن مدرس مدرسہ
جامع العلوم کانپور
الجواب صحیح ابو الحسن حقانی ابن مولوی
ابو محمد عبدالحق دہلوی
جامع العلوم کانپور
مدرسہ جامع العلوم کانپور۔
الجواب صحیح بندہ سلطان حسن غفرلہ
مدرس مدرسہ عین العلوم شاہجہانپور۔

الجواب صحیح و صواب والحبیب مصیب و
مٹاب لیس المٹاب الاھذا الجواب
واللہ اعلم بالصواب عبدالوہاب
پشاور۔
چاہیے ابو محمد عبدالحق دہلوی،
حوالموفق صحت نماز جنازہ کی شرائط میں سے ایک شرط اسلام میت بھی ہے کما صرح بہ الفقہاء الکرام اگر
کوئی شخص قطعاً اسلام سے خارج ہو جائے وہ جس گروہ کا ہودیدہ و دانستہ اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا ناجائز اور ایسی
ناجائز نماز پڑھنے والا گناہگار ہوگا ورنہ نہ۔
واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب حرہ محمد عبدالحمد

الجواب مصاب امام مذکور اگر معتقد کفر غلام احمد قادیانی کا نہیں تو بلا سبب ادا کرے صلوٰۃ جنازہ پیروان
اس کے کافر ہو گیا اس لیے کہ غلام احمد مذکور قطعاً کافر ہے اس نے کلام اللہ کو محرف کر دیا ہے اور تحریف کتاب اللہ کا
کفر ہے اور ایضاً اللہ جل شانہ قرآن میں فرماتا ہے۔ وَلَا تَصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّا تَأْتِيكَ بِهِ وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ
إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَا تَوْأَمَّتْ لَهُمْ فَاسِقُونَ۔ العبد الاثم مفتی عبدالرحیم خلف الوحید مفتی عبدالحمید پشاور
صورت مذکورہ میں امام مذکور سخت بدعت و کفر اور جرم عظیم کا مرتکب ہے اور اس لیے فاسق ہے تو یہ کرنا لازم
ہے اگر توبہ نہ کرے تو زجر مسلمان اس سے اسلامی تعلقات ترک کر دیں۔ محمد کفایت اللہ غفری عنہ مولانا مدرس امینیہ دہلی
الجواب یہ نیک نماز جنازہ میں دعائے مغفرت للمیت ہوتی ہے اور یہ مسئلہ ہے کہ دعائے مغفرت للکافر ہے
علمائے کرام فتویٰ کفر مرزا اور اس کے تبعین پردے چکے ہیں بتا بریں مصلیٰ صلوٰۃ جنازہ لمرزائی بغیر توبہ جدید مسلمان
عبدالرؤف مدرس مدرسہ اسلامیہ عین العلم شاہجہان پوری غفری عنہ
نہ ہوگا۔

الجواب جبکہ اس امام نے بعد علم اس بات کے کہ وہ میت ہم عقیدہ ہم مذہب مرزا غلام احمد قادیانی کا
ہے اس میت کے عقائد حد کفر قطعی تک پہنچے ہوئے تھے اور میت کا تاب ہونا اس کو نہ معلوم ہوا اس کی نماز جنازہ
پڑھادی تو اس کی متعلق دعائے مغفرت کا کفر کا حکم عائد ہوگا۔ بعض علماء نے دعائے مغفرت کا کفر پر حکم کفر دیا ہے اور
بعض نے احتیاط کی ہے بہر حال یہ فعل اجمالاً حرام ہے اگر اس کو حلال سمجھے گا تو سب کے نزدیک حکم کفر عائد ہوگا۔
در مختار میں ہے۔ وَالْحَقُّ حُرْمَةُ الدُّعَاءِ بِالْمَغْفِرَةِ لِلْكَافِرِ رَدُّ الْخَطَرِ فِيهِ۔ وَذُ عَلَى الْإِمَامِ الْوَأْفَى وَمَنْ تَبِعَهُ
حَيْثُ قَالَ إِنَّا الدُّعَاءُ بِالْمَغْفِرَةِ لِلْكَافِرِ كُفْرٌ الْخ (در مختار ج ۲ ص ۳۱۳، ۳۱۴) علماء محققین فرماتے ہیں کہ جس مسئلہ
میں علماء آپس میں کفر اور عدم کفر میں مختلف ہوں تو احتیاط عدم تکفیر میں ہے ہاں ایسے شخص کو توبہ اور تجدید ایمان
و نکاح کا حکم دیا گیا ہے اور وہ جب تک توبہ نہ کرے مسلمانوں کو اس سے اجتناب اور اس کی اقتداء سے پرہیز
فقیر حافظ محمد بخش غفری عنہ قادری مدرس مدرسہ محمدیہ بدایوں
کرنا چاہیے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَنْ آمَنَ بِمَا نَزَّلْنَا مِنْ كِتَابٍ مُبِينٍ
أَجْرُهُ كَأَجْرِ الْعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ
الَّذِي نَزَّلْنَا فِيهِ الْإِنْجِيلَ

القول الصحيح في مكائد المسيح!

حضرت مولانا محمد سهول ديوبند

بسم الله الرحمن الرحيم!

مرزا غلام احمد ساکن قادیان ضلع گورداسپور جو اپنے کو عیسیٰ موعود اور مہدی آخر الزمان کہتا تھا اور جملہ احادیث بابت نزول عیسیٰ علیہ السلام اور ظہور مہدی اور قتل دجال وغیرہا کی تحریف و تاویل و انکار کرتا تھا اس کے متعلق امور مذکورہ ذیل دریافت طلب ہیں۔ موافق مذہب سنی حنفی جواب سے مطلع فرمایا جائے۔

(۱)..... مرزا غلام احمد قادیانی مذکور اور اس کے معتقدین اہل سنت والجماعت میں داخل ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں تو کافر ہیں یا مسلمان۔

(۲)..... ان لوگوں کے ساتھ اسلامی معاملہ درست ہے یا نہیں۔

(۳)..... ان لوگوں کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

(۴)..... ان لوگوں کو نماز پڑھنے اور دیگر احکام مذہبی ادا کرنے کے لئے اہل سنت والجماعت اپنی مسجدوں میں آنے دیں یا نہیں۔

(۵)..... ان لوگوں کو قادیانی کہنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب (۱)..... مرزا غلام احمد ساکن پنجاب ضلع گورداسپور قصبہ قادیان اور اس کے جملہ معتقدین زمرہ اہل سنت والجماعت اور احاطہ اسلام سے یقیناً خارج ہیں۔ مرزا غلام احمد کے اقوال و عقائد ایسے ہیں کہ ان سے واقف ہو کر کوئی مسلمان ان لوگوں کے احاطہ اسلام سے خارج ہونے میں تردد نہ کرے۔ چند اقوال مرزا قادیانی مذکور کی تصانیف سے نقل کرتا ہوں۔ ”فاخرجنی الله من حجرتي وعرفني في الناس وانكاره من شهرتي وجعلني خليفة آخر الزمان وامام هذا الاوان وكلمني بكلمات نذكر شيئا منها في هذا المقام ونومن بها كما نومن بكتب الله خالق الانام“ (الاستفتاء ص ۷۹ خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۵) کے تحت میں بزعیم خود اپنے خدا کے کلام کو نقل کرتا ہے۔ اس میں سے چند عبارت درج ذیل ہیں:

انما امرك اذا ارادت شيئا ان تقول له كن فيكون“ (الاستفتاء ص ۸۶ خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۴)..... ”انا نبشرك بغلام مظهر الحق والعلی كان الله نزل من السماء“ (الاستفتاء ص ۸۵ خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۲)..... ”انت منی بمنزلة توحیدی وتفریدی“..... انت منی بمنزلة ولدی“ (الاستفتاء ص ۸۲ خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۹)..... ”قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الھکم الہ واحد“ (الاستفتاء ص ۸۲ خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۸)..... ”وما ارسلناک الا رحمة للعالمین“ (الاستفتاء ص ۸۲ خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۸)..... ”قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله“ (الاستفتاء ایضاً)..... ”لاتخف انی لا یخاف لدی المرسلون“ (الاستفتاء ص ۸۳ خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۰)..... ”انا فتحنا لک فتحاً مبیناً لیغفرک الله ماتقدم من ذنبک

وماتاخر۔“ (الاستفتاء ص ۸۵ خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۱)..... ”لولاك لما خلقت الافلاك۔“ (الاستفتاء ص ۸۵ خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۲)..... ”اراد الله ان يبعثك مقاماً محموداً۔“ (الاستفتاء ص ۸۶ خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۳)..... ”انك لمن المرسلين على صراط مستقيم۔“ (الاستفتاء ص ۸۷ خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۵).....

ترجمہ: بس تیرا فرمان جب تو ارادہ کرے کسی چیز کا یہی ہے کہ اس کو فرما دے ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔ ہم تجھ کو بشارت دیتے ہیں کہ ایک لڑکے کی جو حق اور علا کا مظہر ہوگا اور ایسا ہوگا گویا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے اتر آیا تو میرے لئے بمنزلہ توحید و تفرید کے ہے تو بمنزلہ میری اولاد کے ہے۔ کہہ دے میں بھی تم جیسا ایک بشر ہی ہوں میری جانب وحی آتی ہے کہ تمہارا مبعود و یکتا ہے اور ہم نے تجھ کو دنیا جہاں کے لوگوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ کہہ دے اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ سے تو میری راہ چلو کہ اللہ تم سے محبت کرے۔ ڈرمت۔ ڈرانہیں کرتے میرے حضور میں پیغمبر۔ بے شک ہم نے تجھ کو فتح دی کھلم کھلی فتح تاکہ اللہ تجھ کو معاف کر دے جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو نہ پیدا کرتا۔ اللہ نے ارادہ کیا ہے کہ تجھ کو کھڑا کرے گا مقام محمود میں۔ بے شک تو پیغمبروں میں ہے سیدھے راستہ پر۔

(مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ فتوات ہیں جن کو وہ اپنی زندگی بھر الہامات اور وحی سے تعبیر کرتا رہا۔ اور دجالی فتنہ سے بے خبر لوگ اس پر ایمان لاتے رہے۔)

دافع البلاء میں ہے کہ: ”خدا تعالیٰ بہر حال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تحت گاہ ہے۔“ (دافع البلاء ص ۱۰ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۰)..... ”سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔“ (دافع البلاء ص ۱۱ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱)..... ”خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنے تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔“ (دافع البلاء ص ۱۳ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)..... ”ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو..... اس سے بہتر غلام احمد ہے۔“ (دافع البلاء ص ۲۰ خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)..... ”اینک منم کہ حسب بشارات آدم..... عیسیٰ کجاست تا بنهد پابنمرم“ (ازالہ اوہام ص ۱۵۸ روحانی خزائن ج ۳ ص ۱۸۰)

”مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اس وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حضور رکھا۔ مگر مسیح کا یہ نام نہیں رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔“ (دافع البلاء ص ۲ خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۰)

”ریویج اول نمبر ص ۲۵۷ میں مذکور ہے کہ: ”خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنے تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔“ پھر ریویج ص ۷۸ میں لکھا ہے کہ: ”مجھے قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے ہاتھ میں

میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں ہو کر نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ پر ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز نہ دکھلا سکتا۔“ (حقیقت الوحی ص ۱۳۸، روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲)

”اوائل میں میرا بھی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے اور خدائے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فیصلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔“ (حقیقت الوحی ص ۱۳۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳)

”اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ فطرتی طاقتیں نہیں دی گئیں جو مجھے دی گئیں۔ کیونکہ وہ ایک خاص قوم کے لئے آئے تھے اور اگر وہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی۔“ و هذا تحديث نعمة الله ولا فخر!

(حقیقت الوحی ص ۱۵۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۷)

پھر جب کہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخر زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔“

(حقیقت الوحی ص ۱۵۵، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۹)

”صرف دعویٰ یہ ہے کہ ایک پہلو سے میں امتی ہوں اور ایک پہلو سے آنحضرت ﷺ کے فیض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں اور نبی سے مراد صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالیٰ سے بکثرت شرف مکالمہ مخاطبہ پاتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ جیسا مجدد صاحب سر ہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ و مخاطبہ الہی سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے۔ لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کیا جائے وہ نبی کہلاتا ہے۔“ (حقیقت الوحی ص ۳۹۰، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶)

چند سطروں کے بعد لکھتا ہے کہ: ”اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعت عطا نہیں کی گئی۔ اگر کوئی منکر ہو تو بارشوت اس کی گردن پر ہے۔ غرض اس حصہ کثیر وحی الہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب (آج تک جس قدر اولیاء ابدال اور اقطاب جس میں حضرت غوث اعظم وغیرہ تمام اکابر بلکہ صحابہ بھی داخل ہیں..... اعزاز علی) اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔“ (حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶)

”صرف میں یہی جواب نہیں دوں گا کہ میں معجزہ دکھلا سکتا ہوں۔ بلکہ خدا کے فضل و کرم سے میرا جواب یہ ہے

۔ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی آئے ہیں جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں۔“ (تہذیب حقیقت الوحی ص ۱۳۶ خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۴)

”میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں۔ اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔“ (حقیقت الوحی ص ۲۱۱ خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۰)

”اس میں شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے۔ گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں۔ مگر تاہم جزئی طور پر ایک نبی ہی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے اور مغز شریعت اس پر کھولا جاتا ہے اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں با آواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں۔“

(توضیح المرام ص ۱۸ خزائن ج ۳ ص ۶۰)

حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کی بابت مرزا قادیانی حسب ذیل اپنا خیال ظاہر کرتا ہے کہ: ”کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور پر ایسے طریق پر اطلاع دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسا پرندہ پرواز کرتا ہے۔ یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو۔ کیونکہ حضرت مسیح ابن مریمؑ نے باپ یوسف کے ساتھ ۲۲ برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے۔“ (ازالہ ابہام بقیہ حاشیہ ص ۳۰۳ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

”کچھ تعجب نہیں کہ کرنا چاہئے کہ حضرت مسیحؑ نے اپنے دادا سلیمان کی طرح اس وقت کے مخالفین کو یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو اور ایسا معجزہ دکھانا عقل سے بعید بھی نہیں۔ کیونکہ حال کے زمانہ میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ اکثر صنائع ایسی ایسی چیزیاں بناتے ہیں کہ وہ بولتی ہیں اور ہلکتی بھی ہیں اور دم بھی ہلاتی ہیں اور میں نے سنا ہے کہ کل کے ذریعہ بعض چیزیاں پرواز بھی کرتی ہیں۔“ (ازالہ ابہام حصہ اول ص ۳۰۴ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۵)

”ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزمی طریق سے بطور لبو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں۔ کیونکہ عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈال کر ان چیزوں کو زندہ کی موافق کر دکھاتے ہیں۔ انسان کی روح میں کچھ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی کی گرمی ایک جماد پر جو بالکل بے جان ہیں ڈال

سکتے ہیں۔ تب جماد سے بعض حرکات صادر ہوتی ہیں جو زندوں سے صادر ہوا کرتی ہیں۔“

(ازالہ اوہام حصہ اول ص ۳۰۵ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۵ تا ۲۵۶)

”اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن حکم الہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے۔ گوا الیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے۔ کیونکہ الیسع کی لاش نے بھی وہ معجزہ دکھایا کہ اس کی ہڈیوں کے لگنے سے ایک مردہ زندہ ہو گیا۔ مگر چوروں کی لاشیں مسیح کے جسم کے ساتھ لگنے سے ہرگز زندہ نہ ہو سکیں۔ یعنی وہ دو چور جو مسیح کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے بہر حال مسیح کی یہ تربی کا ردائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا عوام الناس خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان انجوبہ نمایوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔“

(ازالہ اوہام حصہ اول ص ۳۰۹ خزائن ج ۳ ص ۲۵۷)

”واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت برا خاصہ یہ ہے جو شخص اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے اور جسمانی مرضوں کے رفع دفع کرنے کے لئے اپنی دلی اور دماغی طاقتوں کو خرچ کرتا رہے۔ وہ اپنی ان روحانی تاثیروں میں جو روح پر اثر ڈال کر روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے اور امر تنویر باطن اور تزکیہ نفوس کا جو اصل مقصد ہے اس کے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے۔ مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارہ میں ان کی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔“

(ازالہ اوہام حصہ اول ص ۳۱۰ خزائن ج ۳ ص ۲۵۸)

مرزا قادیانی احادیث نبویہ کے متعلق اپنا خیال یوں ظاہر کرتا ہے کہ:

”ہم اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں۔ بلکہ قرآن اور وہ وحی جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کی معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔“

(انجاز احمدی ص ۳۰ خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۰)

مرزا قادیانی اپنے کو یہی حکم کہتا ہے جو حدیث بخاری شریف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بابت حکماً وعد لا وارد ہے اور حکم کی بابت مرزا قادیانی یہ عقیدہ ظاہر کرتا ہے کہ:

”ہم بادب عرض کرتے ہیں کہ پھر وہ حکم کا لفظ جو مسیح موعود کی نسبت صحیح بخاری میں آیا ہے اس کے ذرا معنی تو کریں۔ ہم تو اب تک یہی سمجھتے ہیں کہ حکم اس کو کہتے ہیں کہ اختلاف رفع کرنے کے لئے اس کا حکم قبول کیا جائے اور اس کا فیصلہ گو وہ ہزار حدیث کو بھی موضوع قرار دے ناظر سمجھا جائے۔“

(انجاز احمدی ص ۲۹ خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۹)

”خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ یہ تمام حدیثیں جو پیش کرتے ہیں تحریف معنوی یا لفظی میں آلودہ ہیں اور یا سرے سے موضوع ہیں اور جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے

علم پا کر قبول کرے اور جس ہر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کرے۔“
(ضمیمہ تحفہ گوڑویہ حاشیہ ص ۱۰ خزائن ج ۷ ص ۵۱)
نیز احادیث کے متعلق مرزا قادیانی کے حسب ذیل اقوال ہیں:

هل النقل شئى بعد احياء ربنا!..... اور خدا کی وحی کے بعد نقل کی کیا حقیقت ہے۔
فائى حديث بعده نتخير!..... پس ہم خدا تعالیٰ کی وحی کے بعد کس حدیث کو مان لیں۔
وقد مزق الاخبار كل ممزق!..... اور حدیثیں تو ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں۔
فكل بما هو عنده يستبشر!..... اور ہر ایک گروہ اپنی حدیثوں سے خوش ہو رہا ہے۔
اخذنا من الحى الذى ليس مثله!..... ہم نے اس سے لیا کہ وہ حقیقیوم اور وحدہ لا شریک ہے۔
وانتم عن الموتى رويتم ففكروا!..... اور تم لوگ مردوں سے روایت کرتے ہو۔
رأينا وانتم تذكرون رواكم!..... ہم نے دیکھ لیا اور تم اپنے راویوں کا ذکر کرتے ہو۔
وهل من نقول عندعين تبصر!..... اور کیا تمہیں دیکھنے کے مقابل پر کچھ چیز ہیں۔

(اعجاز احمدی ص ۵۶، ۵۷ خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۱)

تنبیہ: یہ ترجمہ مرزا قادیانی علیہ ماعلیہ کا خود کیا ہوا ہے۔ (محمد اعجاز علی)
صحابہ کرامؓ اور اہل بیتؑ کی بابت لکھا ہے کہ:

وقالوا على الحسين فضل نفسه!..... اور انہوں نے کہا کہ اس شخص نے امام حسنؑ اور حسینؑ سے
اپنے تئیں اچھا سمجھا۔ اقول نعم والله ربى سيظهر!..... میں کہتا ہوں کہ ہاں میرا خدا غفور یمین ظاہر کرے گا۔

(اعجاز احمدی ص ۵۳، ۵۴ خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۴)

وشتان ما بينى وبين حسينكم!..... اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے۔
فانى اؤيد كل آن وانصر!..... کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔
واما حسين فاذكروا دشت كربلا!..... مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کر لو۔
الى هذه الايام تبكون فانظروا!..... اب تک تم روتے ہو۔ پس سوچ لو۔

(اعجاز احمدی ص ۶۹، ۷۰ خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۱)

والله ليست فيه منى زيادة!..... اور بخدا اسے مجھ سے کچھ زیادت نہیں۔
وعندى شهادات من الله فانظروا!..... اور میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں۔ پس تم دیکھ لو۔
وانى قتيل الحب لكن حسينكم!..... اور میں خدا کا کشتہ ہوں۔ لیکن تمہارے حسین۔
قتيل العدى فالفرق اجلى واطهر!..... دشمنوں کا کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔

(اعجاز احمدی ص ۸۱، ۸۲ خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳)

”جیسا کہ ابو ہریرہؓ جو نبی تھا اور روایت اچھا نہیں رکھتا تھا۔“
(اعجاز احمدی ص ۱۸، ۱۹ خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۷)

حضرت ابو ہریرہؓ جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں جن کو ہر مسلمان جانتا ہے۔ مرزا قادیانی کے الفاظ ان کی نسبت قابل غور ہیں۔ غالباً اب تو مرزا قادیانی کو بھی معلوم ہو گیا ہوگا۔ (محمد اعجاز علی)

”حق بات یہ ہے کہ ابن مسعود ایک معمولی انسان تھا۔“ (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۵۹۶ خزائن ج ۳ ص ۴۲۲)

رسول اللہ ﷺ کی معراج شریف کے متعلق مرزا قادیانی حسب ذیل اپنا اعتقاد ظاہر کرتا ہے کہ: ”سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔ جس کو درحقیقت بیداری کہنا چاہئے۔“ چند سطروں کے بعد کہتا ہے کہ: ”اس قسم کے کشفوں میں خود مولف صاحب کا تجربہ ہے۔“ (ازالہ اوہام حصہ اول ص ۴۷ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۲۶) (آنحضرت ﷺ کی معراج مرزا قادیانی کی معراج کے برابر ہے؟)

مرزا قادیانی رسول اللہ ﷺ کی بابت حسب ذیل گستاخانہ کلمہ لکھتا ہے کہ: ”اگر آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبہ منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کی ستر باغ کے گدھے کی کیفیت کھولی ہوئی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عقیقہ تک وحی الہی نے اطلاع دی ہو اور نہ ادب الارض کی ماہیت کماہی سی ظاہر فرمائی گئی اور صرف امثلہ قریبہ اور صور متشابہ اور امور متشاکلہ کے طرز بیان میں جہاں تک غیب محض کی تفہیم بذریعہ انسانی قوی کے ممکن ہے اجمالی طور پر سمجھا گیا ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں ہے۔“ (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۶۹۱ خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

مرزا قادیانی اپنے نہ ماننے والوں کی بابت حسب ذیل حکم دیتا ہے: ”ہاں میں یہ کہتا ہوں کہ چونکہ میں مسیح موعود ہوں اور خدا نے عام طور پر میرے لئے آسمان سے نشان ظاہر کئے۔ پس جس شخص پر میرے مسیح موعود ہونے کے بارہ میں خدا کے نزدیک اتمام حجت ہو چکا ہے اور میرے دعویٰ پر وہ اطلاع پا چکا ہے وہ قابل مواخذہ ہوگا۔ کیونکہ خدا کے فرستادوں سے دانستہ منہ پھیرنا ایسا امر نہیں ہے کہ اس پر کوئی گرفت نہ ہو۔ اس گناہ کا دادخواہ میں نہیں ہوں۔ بلکہ ایک ہی ہے جس کی تائید کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔ یعنی حضرت ﷺ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ میرا نہیں۔ بلکہ اس کا نافرمان ہے جس نے میرے آنے کی پیشین گوئی کی۔ ایسا ہی عقیدہ میرا آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے کے بارہ میں بھی یہی ہے کہ جس شخص کو آنحضرت ﷺ کی دعوت پہنچ گئی ہے اور وہ آپ کی بعثت سے مطلع ہو چکا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک آنحضرت ﷺ کی رسالت کے بارہ میں اس پر اتمام حجت ہو چکا ہے۔ وہ اگر کفر پر مر گیا تو ہمیشہ کی جہنم کا سزاوار ہوگا۔ کفر و قسم پر ہے۔ ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام ہی سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ وہ مثلاً مسیح موعود کو نہیں مانتا۔“

چند سطروں کے بعد لکھتا ہے کہ: ”اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔“

(حقیقت الوحی ص ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰ خزائن ج ۲۲ ص ۱۸۵، ۱۸۶)

”اور جس پر خدا کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا اور وہ کذب اور منکر ہے تو گو شریعت نے جس کی بناء ظاہر پر ہے۔ اس کا نام بھی کافر رکھا ہے اور ہم بھی باتباع شریعت کافر کے نام ہی سے پکارتے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ خدا کے نزدیک بموجب آیت: ”لَا يَكْفِلُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وَسْعَهَا“ قابل مواخذہ نہ ہوگا۔ ہاں ہم اس بات کے مجاز نہیں ہیں کہ ہم

اس کی نسبت نجات کا قسم دیں۔ اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ ہمیں اس میں دخل نہیں۔“

(حقیقت الوبی ص ۱۸۰ خزائن ج ۲۲ ص ۱۸۶)

مرزا قادیانی اپنے ایک مرید کے سوال کے جواب میں لکھتا ہے۔ سوال معہ جواب نقل کرتا ہوں:

”سوال: حضور عالی نے ہزاروں جگہ تحریر فرمایا ہے کہ کلمہ گوار اہل قبلہ کو کافر کہنا کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ علاوہ ان دوسروں کے جو آپ کی تکفیر کر کے کافر بن جائیں۔ صرف آپ کے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہو سکتا۔ لیکن عبدالحکیم خان کو آپ لکھتے ہیں کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔ اس بیان اور پہلی کتابوں کے بیان میں تناقض ہے۔ یعنی پہلے آپ تریاق القلوب وغیرہ میں لکھ چکے ہیں کہ میرے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ اور اب آپ لکھتے ہیں کہ میرے انکار سے کافر ہو جاتا ہے۔ الجواب: یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والوں کو دو قسم کا انسان ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے۔“

(حقیقت الوبی ص ۱۶۳ خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۷)

”پس یاد رکھو کہ جیسا مجھے خدا نے اطلاع دی ہے کہ تمہارے پر حرام ہے اور طعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور کذب یا مرتد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ: ”امامکم منکم“، یعنی جب متعین نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں بھکی ترک کرنا پڑے گا۔ اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو اور تمہارے عمل جبط ہو جائیں اور تمہیں کچھ خبر نہ ہو۔ جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا ہے اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں۔ کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا۔ اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں۔“

”سب سے پہلے میں وہ عبارت درج کرتا ہوں جو حضرت صاحب نے الہام کی بنا پر لکھی ہے اور جس کا کوئی قادیانی انکار نہیں کر سکتا۔ یہ اس خط میں درج ہے جو آپ نے عبدالحکیم کے جواب میں لکھا ہے۔ وہو ہذا۔ اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ ہزار ہا آدمی جو میری جماعت میں شامل نہیں کیا راست بازوں سے خالی ہیں تو ایسا ہی آپ کو یہ خیال کر لینا چاہئے کہ وہ ہزار ہا یہود و نصاریٰ جو اسلام نہیں لائے وہ راست بازوں سے خالی نہیں۔ بہر حال جب کہ خدا نے مجھے ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔“

چند سطروں کے بعد عبارت مذکورہ بالا کی شرح مرزا محمود مذکور الصدر یوں کرتا ہے کہ:

”اب اس عبارت سے مفصلہ ذیل باتیں نکلتی ہیں۔ اول تو یہ ہے کہ حضرت صاحب کو اس بات کا الہام ہوا ہے کہ جس کو آپ کی دعوت پہنچی اور اس نے آپ کو قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔ دوسرے یہ کہ اس الزام کے نیچے وہی

لوگ نہیں ہیں کہ جنہوں نے تکفیر میں جدوجہد کی ہے۔ بلکہ ہر ایک شخص جس نے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔ اور تیسرے یہ کہ وہ خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے اور سزا کے مستحق ہے۔ رسالہ تشیخ الاذہان نمبر ۴ ج ۶ ص ۱۳۵ بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء میں یہ عبارت موجود ہے۔ میں ایک اور حوالہ درج کرتا ہوں جس میں آپ نے اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ آپ ضمیمہ براہین احمدیہ میں صفحہ ۱۸ میں اس سوال کے جواب میں کہ چونکہ حضرت کی اب تک کوئی ایسی تاثیر روشن طور پر ظہور میں نہیں آئی ہے اور وہ تین لاکھ آدمی کا حضرت کے سلسلہ میں داخل ہونا گویا دریا میں ایک قطرہ ہے۔ پس اگر تاثیر بین کے ظہور تک کوئی بغیر انکار کے داخل سلسلہ ہونے میں توقف اور تاخیر کرے تو یہ جائز ہوگا یا نہیں۔ فرماتے ہیں کہ توقف اور تاخیر بھی ایک قسم انکار کی ہے۔ اب ہر ایک دانا اور عقلمند انسان دیکھ سکتا ہے کہ سائل نے اپنے سوال میں کس قدر شرائط لگائی ہیں کہ ایک شخص آپ کو جھوٹا بھی نہیں مانتا اور آپ کا انکار بھی نہیں کرتا اور محض اطمینان کے لئے بیعت میں توقف کرتا ہے تو اس کی نسبت کیا فتویٰ ہے۔ جس کے جواب میں آپ فرماتے ہیں کہ اس کا بھی وہی حال ہے جو منکر کا حال ہے اور منکر کا حال اوپر کے فتوے میں جو حقیقت الوہی سے نقل کیا گیا ہے درج ہے۔ یعنی اسے کافر قرار دیا گیا ہے اور وہی درجہ دیا گیا ہے جو اس شخص کو دیا گیا جو آپ کو کافر کہتا ہے۔ پس نہ صرف اس کو جو آپ کو کافر تو نہیں کہتا مگر آپ کے دعوے کو نہیں مانتا۔ کافر قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ وہ بھی جو آپ کو دل میں سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا۔ لیکن ابھی بیعت میں اسے توقف ہے۔ کافر قرار دیا گیا۔ پس سوچنے کا مقام ہے کہ حضرت صاحب نے اس معاملہ میں کس قدر تشدد سے کام لیا ہے اور عقل بھی چاہتی ہے۔ کیونکہ اگر ایک ہندو رسول اللہ ﷺ کو سچا مانے اور دل میں اقرار بھی کرے اور ظاہر طور سے انکار بھی نہ کرے۔ ہاں بعض واقعات کی وجہ سے ابھی کھلم کھلا اسلام لانے سے پرہیز کرے تو ہم اسے بھی مسلمان کہہ سکتے ہیں۔ لیکن بعض اور شریعت اسلام کہہ سکتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ رشتے کو جائز نہیں رکھتی۔ یعنی اس کے ساتھ کسی مسلمان عورت کو بیاہ دینے کی اجازت نہیں دیتی۔ پس اسی طرح غیر قادیانی کا حال ہے۔ جو حضرت کادل میں سچا بھی جانتا ہے۔ لیکن ابھی بیعت کرنے میں تردد ہے۔“

اسی تشیخ الاذہان ص ۱۲۲ میں ہے: ”جب تب تب اور سویز رلینڈ کے باشندے رسول اللہ ﷺ کے نہ ماننے پر کافر ہیں تو ہندوستان کے باشندے مسیح موعود کے نہ ماننے سے کیونکر مومن ٹھہر سکتے ہیں۔“

(تشیخ الاذہان نمبر ۴ ج ۶ ص ۱۳۲ بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء)

”جب حضرت کی مخالفت کے باوجود انسان مسلمان کا مسلمان رہتا ہے تو پھر آپ کی بعثت کا فائدہ ہی کیا ہو۔“ (ایضاً) واضح ہو کہ رسالہ تشیخ الاذہان مذکورہ حکیم نور الدین خلیفہ مرزا غلام احمد قادیانی مذکور کی اجازت سے چھپا ہے۔ اس کا ذکر اسی رسالہ میں موجود ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے۔

اقوال مذکورہ بالا سے مفصلہ ذیل دعوے بخوبی ظاہر ہیں:

دعویٰ الوہیت، دعویٰ نبوت و رسالت۔ اپنی ذات کو موجب تخلیق عالم کہنا۔ رحمۃ للعالمین کا وصف اپنے لئے

ثابت کرنا۔ دعویٰ معصومیت۔ مقام محمود کا اپنے کو مستحق جاننا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم نبی سے اپنے کو تمام شان میں افضل کہنا۔ دشنام دی نبی۔ تذلیل و تحقیر نبی۔ انکار معجزہ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انظہار معجزہ میں نجار اور مسریز م داں قرار دینا۔ اکثر انبیاء علیہم السلام سے اپنے معجزات کو زیادہ سمجھنا۔ اپنے الہام اور برعم خود اپنے جی کو قرآن مجید کی مثل قطعی اور یقینی سمجھنا۔ تحقیر احادیث نبویہ۔ احادیث کے رد و قبول میں خود مختار ہونا۔ اپنی ادعائی وحی کے مقابلہ میں احادیث نبویہ ﷺ کو معاذ اللہ ردی کی طرح پھینک دینا۔ سب صحابہ، حضرت ابو بکر صدیقؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ و حضرت فاطمہؓ و حضرت امام حسنؓ و حضرت امام حسینؓ و دیگر جمیع اصحاب و ازواج و اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و جمیع آئمہ مجتہدین، امام ابو حنیفہؒ و امام مالکؒ و امام شافعیؒ و امام احمدؒ و امام بخاریؒ و غیر ہم و جمیع فقہاء و محدثین و مفسرین امت محمدیہ ﷺ و جمیع آئمہ طریقت غوث الاعظم حضرت جیلانیؒ و حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ و حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندیؒ و حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ و غیر ہم و جمیع ابدال و اقطاب و اولیاء اللہ و اخیار امت محمدیہ ﷺ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے اپنے کو افضل سمجھنا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے باپ ثابت کرنا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مصلوب کہنا۔ اپنے غیر معتقد کو کافر کہنا۔ خواہ مکلف ہو یا مکذب، متردد ہو یا خاموش اور خالی الذہن بلکہ جو شخص دل میں معتقد ہو اور زبان سے انکار بھی نہ کرنا ہو صرف بیعت میں کسی مصلحت سے تاخیر کرتا ہے اس کو بھی دائرہ اسلام سے خارج سمجھنا۔ سوائے کل اہل اسلام سے بلکی قطعی تعلق صریح و شدید حکم دینا۔ اپنے غیر معتقدین کے پیچھے نماز پڑھنے کو حرام قطعی کہنا وغیرہ وغیرہ اس قسم کے اقوال مرزا قادیانی کی تمام تصانیف میں بکثرت موجود ہیں۔

جن شخص کے ایسے عقائد و اقوال ہوں:

۱..... اس کے خارج احاطہ اہل سنت والجماعت اور احاطہ اسلام سے ہونے میں کسی مسلمان کو خواہ جاہل ہو یا عالم تردد نہیں ہو سکتا۔ لہذا مرزا قادیانی اور کے جملہ معتقدین درجہ بدرجہ مرتد، زندیق، کافر اور فرقہ ضالہ میں یقیناً داخل ہیں۔

۲..... معتقدین مرزا قادیانی مذکور کے ساتھ کوئی اسلامی معاملہ شرعاً ہرگز درست نہیں ہے۔ مسلمانوں کو ضروری اور لازم ہے کہ مرزائیوں کو نہ اسلامی سلام کریں اور نہ ان سے رشتہ قرابت رکھیں۔ نہ ان کا ذبیحہ کھائیں۔ نہ ان سے محبت اور نہ الفت رکھیں اور نہ ان کو اپنے اسلامی مجموعوں میں شریک ہونے دیں اور نہ ان کی مجلسوں میں اہل اسلام شریک ہوں۔ جس طرح سے یہود نصاریٰ ہندو سے اہل اسلام مذہباً علیحدہ رہتے ہیں۔ اس سے زیادہ مرزائیوں سے الگ رہیں۔ جس طرح سے بول و براز سانپ اور بچھو سے پرہیز کیا جاتا ہے اس سے زیادہ مرزائیوں سے پرہیز کرنا شرعاً ضروری اور لازمی ہے۔

۳..... کسی مرزائی کے پیچھے نماز ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنا ایسا ہے جیسا یہود و نصاریٰ اور ہندوؤں کے پیچھے۔

۴..... مرزائیوں کو نماز پڑھنے یا دیگر مذہبی احکام ادا کرنے کے لئے اہل سنت والجماعت اور اہل اسلام اپنی مسجدوں میں ہرگز نہ آنے دیں۔ مرزائیوں کو مسلمانوں کی مسجد میں اپنی عبادت کرنے کی اجازت دینی ایسا ہی ہے جیسے

ہندوؤں کو مسجد میں پوجا کرنے اور یہود و نصاریٰ کو فرائض مذہبی ادا کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔

مذکورہ بالا اقوال کفریہ کے ملاحظہ کے بعد کائنات میں نصف النہار ظاہر ہو گیا کہ مرزائیوں کی تکفیر میں اب نہ کسی قسم کی تاویل کی گنجائش ہے نہ کوئی صورت ان سے اسلامی اور مذہبی تعلقات باقی رکھنے کی اور بھی وجہ ہے کہ ان کو مسجد میں نہ آنے دینے کا شرعاً حکم ہے۔ ”ومن اظلم من منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ“ سے شاید کسی کو یہ شبہ ہو کہ مرزائیوں کو مسجدوں میں نہ آنے دینے کا حکم اس کے مخالف معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اول تو تفسیر کی کتابوں پر نظر ڈالی جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس بحث خاص سے اس کو زیادہ تعلق نہیں۔ تفسیر مدارک ج ۱ ص ۵۵ تحت قولہ: ”ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ“ میں مذکور ہے: ”والسبب فیہ طرح النصاری فی بیت المقدس الاذی ومنعہم الناس ان یصلوا فیہ او منع المشرکین رسول اللہ ﷺ ان یدخل المسجد الحرام عام الحدیبہ“۔ یعنی اس آیت کی شان نزول میں دو سبب بیان کئے جاتے ہیں۔ یا تو یہ کہ عیسائی دوسرے لوگوں کو بیت المقدس میں نماز پڑھنے سے روکتے تھے۔ یا یہ کہ عام حدیبیہ میں سرور کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسجد حرام سے روکا گیا تھا۔ تو چونکہ مسلمان مساجد سے روکے جاتے تھے اس آیت نے اس کو منع فرمایا اور یہاں اس کا بالکل عکس ہے۔ یعنی ان لوگوں کو مساجد میں عبادت کرنے سے روکتے ہیں جو کہ کافر ہیں۔ علاوہ اس کے یہ بھی قابل غور ہے کہ اس آیت کو اپنے عموم کامل پر رکھنا بھی صحیح ہے یا نہیں۔ کیونکہ ایک طرف تو منع عام ہے جس میں یہود و نصاریٰ آتش پرست، بت پرست، پاک اور ناپاک سب ہی داخل ہی۔ نہ کسی مذہب کی تخصیص نہ کسی شخص کی خصوصیت۔ اس کے بعد: ”ان یذکر فیہا اسمہ“ موجود ہے جس میں ذکر مطلق ہے تو اگر سیاق سے قطع نظر کر کے اس آیت کا عموم علی حالہ رکھا بھی جائے تو معنی یہ ہوئے جاتے ہیں کہ کوئی شخص ہندو ہو یا آریہ عیسائی ہو یا یہودی جب ہو یا طاہر مسجد میں ذکر خدا سے نہ روکا جائے۔ خواہ وہ سنگھ بجا کر رام رام کرے یا گھنٹہ بجا کر سری کرشن جی کی مورتی رکھ کر پوجا کرے یا سیتا جی کی۔ خدا کو عیسائی کا باپ کہہ کر یا عزیر کا۔ سرسری نظر میں بھی یہ معنی ایسے ہیں کہ ان کا بطلان محتاج دلیل نہیں۔ اس لئے یہ معنی بھی گیا کہ اس آیت کے معنی ایسے عام نہیں ہو سکتے۔ جس میں کفار بھی داخل ہو جائیں۔ ورنہ پھر وجہ تخصیص کی کیا ہو سکتی ہے اور کیونکر کہا جاسکتا ہے کہ عیسائی اور یہود تو ہماری مسجدوں میں اپنے طور سے عبادت نہ کرنے پائیں۔ مگر مرزائی جو یقیناً مرتد ہیں (والمتردد اشد من الکافر) مستحق ہیں کہ ہماری مسجدوں میں عبادت کر سکیں۔ علاوہ ازیں دوسری آیت پر بھی غور کرنا چاہئے۔

ایک جگہ فرمایا جاتا ہے کہ: ”ماکان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ شاہدین علی انفسہم بالکفر“۔ توبہ ۱۸ (صاحب معالم التذلیل ج ۲ ص ۷۰) اس کے تحت فرماتے ہیں کہ: ”فمن کان کافراً باللہ فلیس من شانہ ان یعمرها“۔ یعنی جو شخص کافر ہو اس کو مسجدوں میں عبادت کا حق ہرگز حاصل نہیں۔ شاہدین علی انفسہم بالکفر! تو ایسی کھلی ہوئی دلالت کر رہا ہے کہ جس میں کوئی صورت ہی گنجائش کی نہیں۔ دوسری اور آیت صراحۃً حکم دیتی ہے کہ مسجد میں غیر مسلم لوگوں کو عبادت کا حق ہرگز حاصل نہیں ہے۔ وہو ہذہ: ”انما یعمروا مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الآخر“۔ مساجد کو بجز مومنین کے اور کوئی شخص آباد نہیں کر سکتا۔ اب کوناشبہ باقی رہ

سکتا ہے کہ غیر مسلم مسجد کے بالکل مستحق نہیں۔ احادیث میں مستقل طور سے اس شبہ کا ازالہ موجود ہے۔

طبرانی نے اوسط میں حضرت انسؓ سے روایت کی ہے: ”قد سمعت رسول اللہ ﷺ ان عمار بیوت اللہ ہم اهل اللہ عزوجل۔“ طبرانی اوسط ج ۲ ص ۵۸ حدیث نمبر ۲۵۰۲ باب من اسمہ ابراہیم۔“ مسجد کے آباد کرنے والے صرف مسلمان ہی ہو سکتے ہیں اس سے جس طرح مساجد میں عبادت کرنے والوں کی فضیلت معلوم ہوتی ہیں۔ اسی طرح یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مساجد میں عبادت کرنے کا حق صرف مسلمانوں ہی کو حاصل ہے اور یہ بات محتاج اعادہ نہیں کہ مرزائی کسی صورت سے مسلمان کہلائے جانے کے مستحق نہیں۔ روایات حدیث کا اگر تخلص کیا جائے تو اس مضمون کی احادیث بکثرت ملیں گی جن سے اس حدیث سے زیادہ تصریح کے ساتھ ثابت ہوگا کہ غیر مسلم لوگوں کو مسجد میں عبادت کرنے کا حق بالکل حاصل نہیں۔ لیکن غور کیا جائے تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ یہ کلیہ بھی قابل تسلیم نہیں ہے کہ مساجد سے کسی مسلمان کو روکنا منع ہے۔ اس واسطے کہ فقہ کی روایات احادیث کتب میں اس کلیہ کا خلاف صریح موجود ہے۔

مثلاً ایک حدیث کا مضمون ہے کہ: ”من اكل هذه الشجرة یعنی الثوم فلا یقرین مسجدنا۔“ بخاری ج ۱ ص ۱۱۸ باب ما جاء فی الثوم ”یعنی بس کھا کر مسجد میں نہ آنا چاہئے۔ دوسری روایت میں بایں الفاظ مروی ہے: ”عن عمر بن الخطاب لقد رایت رسول اللہ ﷺ اذا وجد ريحهما (البصل والثوم) من الرجل فی المسجد امر به فاخرج الى البقيع۔“ مسلم ص ۲۱۰ ج ۱ باب نہی من اكل الثوما او بصلاً۔ نسائی ص ۷۳ ج ۱ باب من یمنع من المسجد ابن ماجہ ص ۷۱ باب من اكل الثوم فلا یقرین المسجد۔“

خلاصہ اس روایت کا یہ ہے کہ جب آپ ﷺ کسی ایسے شخص کو موجود دیکھتے ہیں جو بس یا پیاز کھا کر آیا ہو تو اس کو مسجد سے نکلوا دیتے تھے۔ جب خود سرور کو نین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امر سے بعض صحابہ ان باتوں پر بھی نکال دیئے جاتے تھے تو اس بنا پر جو لوگ نہ تابعین نہ تابعین نہ مسلمان بلکہ یقیناً مرتد ہیں وہ کس طرح نہ نکال دیئے جائیں۔ فقہ کی روایات دیکھی جائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے مسلمان بھی مسجد سے نکال دیئے جاسکتے ہیں۔ شامی میں ہے:

”قال الامام العینی فی شرحه علی صحیح البخاری قلت علة النهی اذی الملائكة واذی المسلمین ولا یختص بمسجده علیہ الصلوٰۃ والسلام بل الكل سواء لروایة مساجد نابالجمع ویلحق بما نص علیہ فی الحدیث كل ماله رائحة كريهة ماکولاً او غیره وانما خص الثوم هنا بالذكر وغیره ایضاً بالبصل والكراث لكثرۃ اكلهم لها وكذلك الحق بعضهم بذلك من بقية بحر او به جرح له رائحة وكذا القصاب والسماك والمجدوم والابرص اولی بالاحاق باب احكام المسجد ص ۴۴“ اسی کے دوسرے صفحہ پر ہے: ”قال فی القنیة وكذا اهل المحلة ان یمنعوا من لیس منهم عن الصلوٰۃ فیہ اذا ضاق بهم المسجد۔“

احادیث مذکورہ اور روایات مسطورہ سے بخوبی واضح ہو گیا کہ بعض امور کی بنا پر مسلمان متقی کو بھی مسجد سے روک سکتے ہیں۔ چہ جائیکہ کافر۔ جب یہ کلیہ ہر مسلمان کو مسجد میں نماز پڑھنے کا حق حاصل ہے غلط ہوا تو یہ کہنا کہ ہر شخص کو مسجد میں عبادت کا حق حاصل ہے کس قدر صریح غلطی ہے۔

۵..... مرزا غلام احمد قادیانی چونکہ قصبہ قادیان ضلع گورداسپور احاطہ پنجاب کا باشندہ تھا۔ اس لئے اس کے معتقدین کو قادیانی کہا جاتا ہے۔ وہ لوگ اپنی جماعت کو احمدیہ جماعت کہتے ہیں۔ مگر اہل اسلام مرزائی اور قادیانی کہتے ہیں۔ اگر اہل سنت والجماعت فرقہ غلامیہ کہیں تو مناسب ہے اور اگر ان لوگوں کو جماعت شیطانیہ اہلبیہ کہا جائے تو شرعاً درست ہے۔ محمد المدعو بالسہول غفرلہ مدرس دارالعلوم دیوبند ۱۲ صفر ۱۳۳۱ھ روزہ شنبہ

(کل جوابات صحیح ہیں) مرزا علیہ ماستحقہ کے عقائد و اقوال کا امور کفریہ ہونا ایسا بدیہی مضمون ہے کہ جس کا انکار کوئی منصف فہیم نہیں کر سکتا۔ جن کی تفصیل جواب میں موجود ہے۔ بندہ محمود عفی عنہ دیوبند صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند واقعی مرزا اور اس کے پیروں کے کفر والی دین میں کچھ تردد و شک نہیں۔ ان کی تکفیر علما و حقانی پر ضروری ہے۔ تاکہ عوام ان کے مکائد سے محفوظ رہیں۔ تمام اہل اسلام پر یہ بات ضروری ہے کہ ان سے بالکل مجتنب رہیں۔ نہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں اور نہ ان کو اپنی مساجد میں داخل ہونے دیں اور نہ ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں اور نہ ان کو مقابر میں دفن کریں۔ غرض تمام امور میں ان سے علیحدہ رہیں۔ بندہ محمد حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ عربی اسلامی دیوبند!

(الاجوبہ کلہا صحیحہ)..... شیر احمد عفا اللہ عنہ۔ دارالعلوم دیوبند

بے شک مرزا قادیانی علیہ ماعلیہ نے اپنی جانب سے دین متین کے ہدم کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی اور علانیہ ضروریات و قطعیات شریعت محمدیہ کا جو داور انکار کیا ہے۔ ایسے شخص کے کفر میں اگر تردد کیا جائے تو کفر اور اسلام میں امتیاز باقی نہ رہے۔ واللہ متم نورہ ولوکہ الکافرون! محمد انور شاہ کشمیری عفا اللہ عنہ مدرس دارالعلوم دیوبند!

(الاجوبہ کلہا صحیحہ) مرزا کی تحریرات سے ادعائے نبوت ظاہر ہے۔ مسلمہ وغیرہ نے یہ دعوے بھونڈے طور سے کیا تھا۔ مرزا نے ایچ پیچ سے وہی فتنہ ہے۔ لیکن یہاں ذرا سانچے میں ڈھلتا ہے۔ دین فروشی کی بہت سی صورتیں ہیں۔ کوئی کسی کا تابع ہو کر دین سے پھرا۔ مرزا نے ایک نیا طریق نکالا اور خود نبی بنے۔ ارتداد کیا مگر پردہ سے مگر بالآخر چھپ نہ سکا۔ ہندوستان میں اور بھی مدعی نبوت ہوئے مگر مرزا نے سب کو مات کیا۔ علیہ ماعلیہ۔ خاکسار سراج احمد رشیدی عفی عنہ خادم دارالعلوم دیوبند!

جوابات بالکل حق ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے جملہ معتقدین قطعی کافر و مرتد ہیں۔ اہل اسلام کو ان سے جملہ مراسم اسلامی کو ترک کرنا چاہئے۔ اس پر مرتدین کے جملہ احکام جاری ہونے چاہئیں۔ بندہ مرتضیٰ حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند ضلع سہارنپور!

الاجوبہ کلہا صحیحہ!..... احقر الزماں گل محمد خان مدرس مدرسہ عالیہ عربیہ دیوبند!

ہذہ الجواب صحیح!..... نور حسن شاہ انکی

ذالك حق صريح فماذا لك بعد الحق الا الضلال! احقر محمد احسان اللہ خان غفرلہ عنہ دارالعلوم دیوبند
نجیب آباد مسکن۔

الجواب حق صحیح۔..... عبدالرحمن پورینوی

الجواب صحیح۔..... نصیر الدین کوہاٹی غفرلہ عنہ

الجواب صحیح من شك فيه فقد خطاء!..... محمد ادریس غفرلہ سکروڈی ضلع سہارنپور

جواب درست ہے..... عبدالسمیع مدرس مدرسہ دیوبند

الجواب صحیح۔..... احمد امین غفرلہ عنہ

جوابات کل حق صحیح ہیں۔..... احقر محمد علی اظہر غفرلہ عنہ بلیاوی

جوابات حق صحیح ہیں۔..... بندہ عزیز الرحمن غفرلہ عنہ مفتی مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند ۱۲ صفر ۱۳۳۱ھ

جوابات حق صحیح ہیں۔..... محمد ابراہیم غفرلہ عنہ بلیاوی مدرس دارالعلوم دیوبند

الاجوبة كلها صحيحة!..... باز محمد متوطن ڈیرہ اسماعیل خان

من قال سوا ذلك قد قال محالاً!..... محمد ادریس کمر لائی

الجواب صحیح۔..... بندہ عزیز الرحمن نظام پورے

الجوابات صحيحة فماذا بعد الحق الا الضلال!..... محمد شفیق پنجابی

الجواب صحیح۔..... احقر محمد رئیس الحق بہاری غفرلہ عنہ عظیم آبادی

الجواب صواب۔..... بندہ نسیم الدین مبین سنگی

جوابات حق صحیح ہیں۔ ایسے شخص کے کفر و الحاد میں کیا تامل ہو سکتا ہے جس کو خدا کا فر کہے۔ اس کا کفر کیونکر نہ

تسلیم کیا جائے اور مسلمان اس سے پھر کیونکر تعلق و مراسم اسلامی باقی رکھنے جائز تسلیم کریں گے۔ خدا ایسے شخص کے اثر بد

سے ہر مسلمان کو محفوظ مامون رکھے کہ جو نہ خود ہی خراب ہو بلکہ سینکڑوں بنی نوع انسان کو اپنے ساتھ لے کر ڈوبا ہو۔

مسلمانوں کو اس کے معتقدین و ہوا خواہوں سے پرہیز کرنا سخت ضروری اور لازمی ہے۔ جب ان کے ساتھ مراسم قائم

کرنے ایسے ہیں جیسے اور ہندوؤں کے ساتھ تو بالکل ان کو اس کا مصداق سمجھنا چاہئے: ”ان الذین کفروا لوان لهم

مافی الارض جميعا ومثله معه ليفتدوبه من عذاب يوم القيامة ماتقبل منهم ولهم عذاب اليم .

يريدون ان يخرجوا من النار وما هم بخارجين منها ولهم عذاب مقيم . المائدہ ۳۷“.....

احقر الزمن بندہ سید حسن غفرلہ عنہ حسینی چاند پوری مدرس دارالعلوم دیوبند!

الاجوبة كلها صحيحة بلا مرتبه - في الواقع مرزا اور ان کے معتقدین ایسے ہی ہیں۔ ان سے پرہیز

کرنا ضروری امر ہے۔..... احقر الزمن نبیہ حسن!

بے شک مرزا غلام احمد کافر اور مرتد ہے۔ مسلمانوں کو اس سے اور اس کے تمام معتقدین سے ہر طرح پرہیز کرنا

چاہئے۔ وہ اور اس کے معتقد گمراہ اور دوزخی ہیں۔ مرزا وہ شخص ہے جس نے مسلمانوں میں اختلاف کی ایسی زبردست دیوار قائم کر دی کہ مسلمانوں کی ترقی نہ ہو سکے اور ان کا شیرازہ منتشر ہو گیا۔ مرزا مرتد ہے اور اس کے معتقدین بھی مرتد ہیں اور مرتد اور مرتدہ کا نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی سب ایسے ہیں جن کا نکاح صحیح نہیں ہوا۔.....

..... مکتبہ احمد حسن غفرلہ ذوالمنن متوطن کیرانہ مدرس دارالعلوم دیوبند

لاریب مرزا غلام احمد کافر ہے۔ اس کے سارے تبعین گمراہ اور جہنمی ہیں۔ ان سے کسی قسم کا اسلامی برتاؤ کرنا جائز نہیں۔ اس کی چکنی چپڑی باتوں یا لچھے دار تحریروں میں جو لوگ گرفتار ہو گئے ان کے حال سے سمجھداروں کو عبرت حاصل کرنی زیبا ہے۔ بعض ان لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو لکھے پڑھے کہلائے جاتے ہیں۔ ان کی حالت دیکھ کر قلب الانسان بین اصعبی الرحمن! کی پوری تصدیق کرنا پڑتی ہے۔ ایسے دلائل قاطعہ کے ہوتے ہوئے جب لوگوں نے مرزا مذکور کو نبی کہنے میں تامل نہ کیا تو اس میں کیا شبہ ہو سکتا ہے کہ دجال کو خدا کہنے میں بھی ایسے ہی لوگ سبقت کریں گے۔ لہذا یہی نہیں کہ مرزا مذکور کے جمیع تبعین سے اسلامی طریقہ کی شرعاً حرمت ثابت ہے۔ بلکہ ان کی حالت کو دیکھ کر خداوند عالم سے التجا کرنی ضروری ہے کہ وہ سارے مسلمانوں کا انجام بخیر کرے اور ایسے قصر ضلالت میں گرنے سے بچائے۔ آمین۔.....

..... خادم الطلب محمد اعزاز علی بریلوی غفرلہ مدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ دیوبند

مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر اور ارتداد میں ذرا شک و شبہ نہیں۔ تمام مسلمانوں کو اس کے معتقدین اور خلفاء اور اس کی تمام تصانیف اور تحریرات سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ ورنہ سخت مضرت پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اس سے مسلمانوں کو سخت مضرت پہنچی ہے۔..... فقط! محمد شفیع بڑھانوی

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے تمام تبعین بے شک مرتد کہے جانے کے قابل ہیں۔ پس جو احکام مرتد کے ہیں وہ بلاشبہ ان پر جاری کئے جائیں گے۔ یعنی حاکم اسلام جبر کرے گا اگر اپنے اقوال و عقائد سے وہ تائب ہو گئے تو فہما۔ ورنہ بادشاہ اسلام پر ضروری ہے کہ انہیں سخت سزا دے اور ان کے ذبیحہ یا شکار کا کھانا یا معاملات مناکحت و قرابت بھی جائز نہیں اور علیٰ ہذا کسی معاملہ میں ان کی شہادت بھی لینی جائز نہیں اور اگر وہ مرجائے یا دوسری صورت پیش آئے تو مسلمان وارث اس کے اسلام کے زمانہ کا وارث ہو سکتا ہے اور ارتداد کے زمانہ کا نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!..... مکتبہ محمد عبدالماجد منگوے

اصاب الجیب۔..... قاضی محمد غلام یحییٰ عفی عنہ متوطن عیسیٰ خیل ضلع میاں والی۔ (پنجاب)

هذه الاجوبة المذكورة صحيحة لاشك فيها!..... عبدالوہاب ضلع کوہاٹ۔

الامر هكذا!..... علی صغیر غفرلہ اعظم گڑھی۔

كل واحد من الاجوبة صحيح حق صريح لاريب فيه!..... بندہ محمد اسماعیل عفا اللہ عنہ بارہ بنکی۔

لاشك في كفرهم وارتدادهم ورمقوا من الدين كما يمرق السهم من الرمية لادعائهم

خلاف المنصوص القاطعة التي هي قطعية الثبوت والدلالة!..... العبد محمد جان الغزالی الروي۔

الجواب حق۔.....محمد منیر چانگامی

الجواب هو الصحيحة!.....بندہ یحییٰ در بھگوی

اقوال المرزء القادیان ومن تبعه کافر بالا قوال المذكورة!.....محمد قربان بخاری

الجواب صحیح۔.....محمد رضا غفرلہ منی پورے

الجواب صحیح۔.....بندہ اسماعیل نواکھالی ثم الدولت پوری

المجیب مصیب۔.....طفیل احمد شیر کوٹی

الجواب صحیح۔.....محمد ابراہیم غفی عنہ بردوانے

الجواب صحیح۔.....محمد عبید اللہ سیالکوٹی مولوی فاضل

الجواب صحیح المجیب نجیح۔.....بندہ غلام رسول ملتانی غفی عنہ

الجواب صحیح۔.....بندہ عبد الحکیم نواکھالی

الجواب صحیح۔.....محمد ابراہیم ضلع میاں والی خاص چکڑالہ

الجواب حق صریح۔.....بندہ عزیز اللہ غفی عنہ نواکھالوی

الجواب صحیح۔.....نذیر حسین امرہ پوری

الجواب صحیح۔.....محمد رمضان ضلع شاہ پور

فرقہ قادیانی میں ادعای نبوت و مسیحیت علانیہ طور سے کیا گیا ہے جو صریح نصوص کے مخالف ہے۔ صریح نص جیسے آیت ختم النبین اور حدیث صحیح انا خاتم النبیین لانی بعدی موجود ہے اور نزول عیسیٰ علیہ السلام بھی صریح حدیث مسلم شریف وغیرہ سے ثابت ہے۔ ان نصوص میں تاویل کرنے والا ضال و مضل ہے اور جو شخص صریح نصوص کا منکر ہو وہ کافر ہے۔.....منصور علی غفی عنہ (مصنف فتح المبین)

الجوابات حق لافیهما شك!.....سید شریف ہزاروی

الجواب حق۔.....سعادت علی غفی عنہ گکینوی

الجواب هو الصحيح۔.....محمد عبد اللہ غفی عنہ بنوی

الجواب الصواب۔.....محمد بہرام ہزاروی

الاجوبة صحيحة۔.....محمد خالد البصری العربی

قد اصاب من اجاب۔.....احقر العلماء سلطان محمود ساکن کوٹھیالہ شیخان ضلع گجرات

المجیب مصیب لاریب فیہ۔.....غلام مصطفیٰ راو پلنڈی

الجواب صحیح۔.....عمیسیٰ خان پشاور

الاجوبة كلها صحيحة۔.....احقر محمد صدیق غفی عنہ شاہ پوری

الامر هكذا..... محمد احمد اعظم گڑھی

الجواب صحیح۔ محمد عبد الحفیظ درہنگوی

الجواب صحیح۔ حامد اللہ ملتانی

الجواب صحیح۔ محمد عبد المجید بریالی

لقد اصاب من احاب-..... ابو الفضل محمد عبد الرحمن غفر له ولوالديه در بھنگوی

الاحوية كلها صحيحة..... محمد عتيق الله غفر له مظفر يوری

الجواب صحيح لا شك فيه۔ محمد عبدالحی میمن سنگی عفی عنہ

الجواب صحیح۔ بندہ نور محمد میانوالی (پنجاب)

من ادعى بهذه الدعاوى الباطلة فقد اسحق الكفر بلاريب والجوابات المندرجة كلها

صحیحہ عندی۔ عبد الحمید پشاورى بقلم خود

المصیب مصیب - مرزوق اللہ کی تکفیر میں جہاں تک سختی کی جائے کم ہے۔ اس نے شریعت غراء کے

قطعی الثبوت عقائد کو بدل ڈالا۔ انبیاء و صحابہ کی توہین و تحقیر کی۔ وکفی بذلك کفرًا وارتداداً۔

.....شائق احمد عثمانی غفرلہ مدرس مدرس دیوبند

لا شك في كفر هذا الدجال ومن تبعه۔..... محمد امتياز احمد غفرلہ مدرس اول مدرسہ سعیدہ شاہجہان پور

الجواب حق البتة۔.....امید علی غفرلہ مدرس دوم مدرسہ سعیدیہ جامع مسجد شاہجہان پور

هذه الاحوية صحيحة- عبد المجيد شاہجہان یوری

..... الاحوبة كلها صحيحة - فقير محمد عبد الحميد يهانوى

صح الجواب۔ عبدالحق عفی عنہ مدرس مدرسہ عین العلم شاہجہان پوری

واقعی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے جملہ متبعین دائرہ اسلام سے یقیناً خارج ہیں۔ جناب رسالت

مَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ نَبِيٍّ خَلَقَ مِنْ نَسْلِهِ خَيْرٌ مِنْ نَسْلِ نَارِ الْكَلْبِ

کے تشریف فرما ہونے کا وقت بنو نہیں آتا۔ قطع نظر دیگر ملفوظات کفرہ کے اسے شخص اور اس کے متبعین کو خارج عن

الاسلام ہونے کے لئے صرف یہی دودعوے کافی ہیں۔ جو صراحۃً نصوص شرعہ کے خلاف ہیں۔ فقط۔

.....کتبہ عبدالرؤف عفی اللہ عنہ مدرس اول مدرسہ عین العلم شاہجہان پوری!

ملاشہ مرزا غلام احمد قادمانی اور اس کے متبعین کے عقائد اہل سنت والجماعت کے عقائد سے خارج ہیں اور منجر

بکفر اور ان کے ساتھ خلط ملط ملا ضرورت شرعہ نہ جانے اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھنی جائے۔ فقط۔

.....محمدرماست علی عقی عنہ شاہجہان پوری

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی مشہور کے بعد اس کے اور نیز اس کے معتقدین کے کفر و ارتداد میں کسی مسلمان کو تردد نہ کرنا چاہئے۔ دجالان ماضیہ کا وہ سرغنہ اور پیش رو ہے۔ عاملہ اللہ بما يستحقہ۔
کتبہ عبدالحکیم الامر تری (مولوی فاضل منشی فاضل)

مرزا قادیانی کے عقائد مستحذہ باطلہ جو اس کی تحریرات و تالیفات میں میری نظر سے گزرے وہ خلاف اصول شریعہ نقلیہ ہیں۔ واقعی مورد حدیث سیاسی من امتی دجالون کذابون الحدیث کما رواہ السنن ہے۔ پس ایسے عقائد باطلہ کے پیروں و معتقدین سے اجتناب ضروری ہے۔ ان کے پیچھے نماز ہرگز نہ پڑھنی چاہئے۔ کیونکہ وہ اہم ضروریات اسلام سے منکر ہیں۔ حررہ محمد آفاق لدھیانوی بیدہ

الجواب صحیح۔ ولی اللہ لدھیانوی

الجواب صحیح۔ عبد الواحد بقلم خود

الجواب صحیح۔ بندہ عبدالرشید غنی عنہ لدھیانوی حنفی

الجواب صحیح و صواب۔ بندہ محمد موسیٰ مدرس مدرسہ اسلامیہ لدھیانہ

الجواب صحیح۔ مسکین نظام الدین لدھیانوی

المجیب مصیب۔ مرزا قادیانی کے کفر اور الحاد میں کوئی شک اور شبہ نہیں ہے۔ اس کا قرآن شریف شاہد ہے۔ فقط! بقلم نظام اللہ غنی عنہ

جب مرزا قادیانی کسی زمانہ میں لدھیانہ جناب شہزادہ والا گوہر صاحب کے مکان میں بطور کرایہ کے قیام کرتے تھے میں نے خود مرزا قادیانی سے پوچھا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بموجب حدیث شریف قرب قیامت میں دوبارہ دنیا پر تشریف لائیں گے یا نہیں۔ مرزا قادیانی نے میرے اور چند صاحبان اہل مجلس کے روبرو تین دفعہ انکار کیا۔ میں نے روبرو اسی وقت اپنی زبان سے کہہ دیا کہ آپ کو میں ضرور کفر پر جانتا ہوں۔ جملہ علماء کے دوبارہ کفر کے فتوے کی تصدیق کرتا ہوں۔ پھر ہم اتنا کہہ کر ان کے مکان سے چلے آئے۔ العبد میاں جی رحمت اللہ امام مسجد جٹان محلہ ڈھیواں بقلم خود۔

الجواب صحیح۔ حبیب الرحمن لدھیانوی

اجاب و اصاب۔ عبدالغفار غنی عنہ رام پوری

هذا هو الجواب لانه ادعى النبوة بعد ختم النبیین ومن ادعاهو دجال كذاب كما ورد فى الحديث فثبت كفره بلا تردد فلا يجوز معهم المناكحة والمشاركة فى الصلوة وغيرها من امور الدين والله اعلم بالصواب! حررہ محمد یوسف غنی عنہ مہتمم و مدرس مدرسہ انوار العلوم ریاست رام پور
مرزا قادیانی علیہ ما علیہ کے عقائد و اقوال اور اس کے تبعین کے احوال سے بخوبی ظاہر ہے کہ انہوں نے ملت بیضاء و شریعت غراء کی تحریف میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ بلکہ عقائد قطعیہ و مسائل مجمع علیہا سے صراحتاً انکار کیا اور جو شخص ضروریات دین کا منکر اور اس کے خلاف کا مدعی ہو بلاریب کافر ہے۔ علمائے کرام نے اس کی تکفیر کی تصریح فرمائی۔ کما

ہو مصرح فی الکتب المعتمرة جملہ اہل اسلام کو چاہئے کہ مرزا قادیانی کو مع اتباع اس کے اسلام سے خارج سمجھیں اور ان کے ساتھ مناکحت اور موالات کو حرام اور خلاف شریعت جانیں۔ هذا الجواب والموافق للسنة والكتاب فقط..... حررہ سید دیانت حسین غفرلہ مدرس مدرسہ انوار العلوم رام پور۔

بے شک مرزا قادیانی کے بہت سے عاوی اور بکثرت ایسے اقوال موجود ہیں جو حد کفر تک پہنچتے ہیں۔ جیسا کہ ان کی کتابوں پر نظر رکھنے والوں سے پوشیدہ نہیں۔ واللہ اعلم!..... محمد کفایت اللہ عفا عنہ مولانا مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔

محمد قاسم..... مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

ضیاء الحق..... مدرس مدرسہ امینیہ دہلی مہر مدرسہ امینیہ دہلی

انتظار حسین..... مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

محمد امین..... مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

محمد عبدالغفور..... دارالافتاء مدرس مدرسہ امینیہ اسلامیہ دہلی

الحبيب مصيب..... محمد عبدالمنان مدرس مدرسہ فتح پوری

الجواب صحیح..... سیف الرحمن عفی عنہ مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی

الحبيب مصيب..... محمد عالم مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی

الحبيب مصيب..... قطب الدین مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی

أصاب من اجاب هو المصوب..... محمد پر دل صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ نعمانیہ دہلی

سوال خمسہ کے جواب میں عجیب مصیب نے جس قدر عبارتیں کتب مرزا قادیانی سے نقل کی ہیں وہ قطعاً سراسر بذیانت ہیں۔ ان کو دیکھ کر یہ یقین ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی منجملہ ان کذابین کے ہے جو دجال موعود سے پہلے دعاۃ دجال بن کر نکلیں گے۔ اس پر شہادت یہ ہے کہ خود مسیح موعود بن بیٹھا۔ لیکن یہ نہ سوچا کہ کجا مسیح دجال کجا مسیح رسول ذو الجلال۔ هل يستوى الظلمات والنور!

اس کو مسیح بن کر مسلمانوں کو یہ دھوکہ دینا تھا کہ واقعات مسیح علیہ علی نبینا الصلوٰۃ والسلام اور دجال کو بھول جائیں اور اس کا یہ شیطانی کید اور ولہانے مکر چل جائے جو کچھ بارگاہ صمدیت میں کفریات کہے ہیں اور حضرت مسیح علیہ السلام و حضرت امام حسین و صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کے متعلق دریدہ ذہنی اور سفاکی کی ہے۔ اس کو دیکھتے عجیب مصیب کے حق میں نہایت خلوص قلب سے یہ جملہ دعائیہ بے اختیار زبان قلم سے نکلتا ہے کہ جزاہ عنی وعن جميع المفتين!..... کتبہ ابو الفضل محمد حفیظ اللہ عفی عنہ مدرس اعلیٰ مدرسہ ڈھاکہ۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد و اقوال حسب نقل عجیب صاحب کچھ ایسے واقع ہوئے ہیں کہ ان کو دیکھتے چپ رہا نہیں جاتا ہے۔ عجیب پر از حیت نے تنق قلم سے جو کچھ کام لیا ہے محض بہ تقاضائے حیت اسلام ہے۔ واللہ ینصر الدین ومن ینصر الدین!..... حررہ محمد مصاصم الدین مدرس فی مدرسہ ڈھاکہ۔

بسملة وحمدلة الحمد لاهله والصلوة لاهلها جواب المجيب مثاب ويقال جاء الحق وزحق الباطل وويل للقادياني الغلmani بالقول القائل الا انهم هم الكفرة الفجرة ولكن لا يشعرون بالعقائد الفاسدة الفاسقة بئسما اختر عوا واهتلكوا به انفسهم ان يكفرو بما انزل الله وبما اخبر به رسول الله ﷺ الا انهم هم المصداق لقول رسول الله ﷺ يكون في آخر الزمان دجالون كذابون ياتونكم من الاحاديث بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤكم فايحكم واياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم رواه مسلم ص ۴ باب النهي عن الرواية عن الصنعاء والا حيتاط في تحملها مروجه كتاب ص ۱۰ مقدمه مسلم ج ۱ وعن عبدالله بن عمرو ابن العاص قال ان في البحر شياطين مسجونة اوثقها سليمان بن داود يوشك ان تخرج فتقرأ على الناس قرآناً (وما هو بقرآن بل تغربه عوام الانسان) رواه مسلم حرره العاصي ابو محمود محمد الرحمن السندي مولداً اومسكناً الديوبندي تلميذاً المدرس الاعلى في المدرسة الحمادية الدهاكة!

مجيب نے مرزا غلام احمد قاديانی کے جو عقائد و اقوال نقل کئے ہیں اگر حقیقت میں اس کے عقائد ایسے ہی تھے تو اس کے احاطہ سنت والجماعت و اسلام سے خارج ہونے میں کسی کو کچھ شک و تردد نہیں ہو سکتا اور مسلمانوں کو اس کے معتقدین اور تحریرات سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ واللہ اعلم!..... کتبہ محمد عبدالرحمن عفی عنہ مدرس مدرسہ ڈھاکہ۔

نعم الاجوبه صحيحة والقادياني المذكور استحق الكفر ودعاويه باطله بلاريب! حرره ابو جعفر اختر الدين المدرس في مدرسة دهاكة۔

مرزا غلام احمد قاديانی کے عقائد و اقوال کے بارہ میں مجیب صاحب نے جو عبارتیں تحریر کی ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ قادیانی مذکور بلاریب دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ مسلمانوں کو اس کے تمام متبعین اور تصانیف سے ہر طرح پرہیز کرنا لازم ہے۔..... حررہ محمد عبدالغنی عفی عنہ مدرس مدرسہ ڈھاکہ۔

الجواب صحیح۔..... عبدالجبار قاضی کوٹلوٹہ کلکتہ۔

جوابات صحیح ہیں۔ اس لئے کہ اہل سنت میں داخل ہونے سے تو خود مرزا قادیانی کو انکار ہے۔ سنت کی بابت تو ان کا یہ خیال ہے کہ: هل النقل شئى بعد احياء ربنا۔ فتاى حديث بعده تخير! جماعت سے ان کا یہ خطاب: اخذنا من الحى الذى ليس مثله۔ وانتم عن الموتى رويتم ففكروا۔ اعجاز احمدی ص ۶۵ خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۹! اب رہا ان کا مسلمان ہونا یا نہ ہونا۔ البتہ مسلمان ہونے کا وہ دعوے کرتے ہیں اور مسلمان ہی ہونے کا نہیں۔ بلکہ نبی ہونے کا اور نبی سے بڑھ کر دعوے ہے مگر اس دعوے میں وہ متردد ہیں کبھی اپنے کو مجدد کبھی خلیفہ کبھی امام کبھی کرشن کبھی نبی اور کبھی مثیل نبی کہتے ہیں اور جو اپنی نبوت کے دعوے میں متردد ہو وہ کاذب ہے اور نبی کاذب یقینی کافر ہے۔ واللہ اعلم!..... ابوالبرکات عبدالرؤف عفی عنہ دانا پوری۔

مرزا غلام احمد متوفی کے بعض حواریین نے ایک اشتہاری برائی اتمام حجتہ ہم مدرسین مدرسہ عالیہ کلکتہ کے نام بھی

کچھ پہلے بھیجا تھا۔ جس میں مرزا قادیانی کے دعوے مسیحیت و نبوت و رسالت کی تصریح تھی اور چونکہ ان دعاوی کا ماننا مجملہ ضروریات اسلام و ایمان ظاہر کیا گیا تھا جس سے صاف ظاہر تھا کہ نبوت و رسالت مستقلہ کا مرزا قادیانی مدعی تھا۔ لہذا اس کا اور اس کے جمیع امت کا امت محمدی سے خارج ہونا یقینی معلوم ہو گیا تھا اور فاضل مجیب کے پرزور اور مدلل تحریر نے تو بالکل اس حتمی مردہ اور اس کے موئین کی بے ایمانی کو اظہار من الشمس کر دیا ہے۔ فجزاکم اللہ خیر الخیراء!.....
الراقم محمد یحییٰ سہرامی مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ۔

الاجوبة صحيحة . العقائد التي قد صرح بها المرزا في كتبه غير عقائد
الاسلامية لا شك فيها انها من الكفریات فلا ريب في كفر معتقديها . والله
اعلم!..... خادم القوم المدعو بعبدا لحد عفا عنه (در بھگتوی)
والله در المجيب المصيب فقد اتى بجوابات صحيحة بلاريب وشك!.....
محمد عمر مدرس اول انجمن حمايت اسلام مونگیر۔

الجواب صحیح۔ محمد یعسوب ندوی
الجواب صحیح۔ محمد عبدالشکور عفی عنہ گورکھپوری ساکن مونگیر
جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا!..... ابوالرضوان محمد عبدالرحمن بیڈمولوی ضلع
اسکول مونگیر۔

المجيب مصيب۔ ابوالعالی بندہ محمد محبوب علی عفی عنہ مدرس دوم ضلع اسکول مونگیر۔
۷۸۶ مرزا قادیانی کے اقوال مذکورہ رسالہ بعضے بدعت قیمہ شنیعہ اور بعضے کفر ہیں جو سب کا یا کفریات کا معتقد ہو
اس پر حکم کفر کا کیا جائے گا جو بدعیات کا معتقد ہو وہ مبتدع ضال ہے اور دونوں حالتوں میں اہل حق کو ان سے تجب لازم
ہے۔ جیسا کہ رسالہ میں تفصیل مرقوم ہے۔ اشرف علی تھانوی ۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۹ھ!
الجواب صحیح۔ بندہ محمد ضرغام الدین عفی عنہ مدرس مدرسہ احمدیہ فیض آباد۔

رسالہ ہذا کے صفحہ اول میں جو استفتاء مرقوم ہے اس کا جواب مجیب مصیب نے جس قدر بھی ارقام فرمایا ہے
بلاشبہ وہ کل صحیح ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ما علیہ نے جس قدر کفر و زندق ارتداد و الحاد کا جال روئے زمین پر پھیلایا
اس کی نظیر گزشتہ صدیوں میں کم ملے گی۔ عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ قال لا تقوم الساعة حتی
تقتتل فئتان فتكون بينهما مقتلة عظيمة دعوهما واحدة ولا تقوم الساعة حتی یبعث
دجالون کذابون قریبا من ثلاثین کلهم یزعم انه رسول الله . رواه البخاری ج ۳ ص ۱۱۱۳
فی باب علامات النبوة فی الاسلام حدیث نمبر ۳۶۰۹ نسخہ مروجہ ج ۱ ص ۵۰۹ وفی غیرہ
بطریق کثیرہ ومثله فی صحیح المسلم ج ۲ ص ۳۹۰ کتاب الفتن وشرائط الساعة وروی الدار
قطنی عن ابن مسعود قال قال رسول الله ﷺ ان الله عزوجل اختار لی اصحابا فجعلهم

اصحابی واصهارى وانصارى وسيجى من بعدهم قوم ينقصوهم ويسبوهم فان ادرکتموهم فلاتناکحوهم ولا تواکلوهم ولا تشاربوهم ولا تصلوا معهم ولا تصلوا عليهم . انتھى! پس مرزا قادیانی محرابے تمام معتقدین کے یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے اور ان سب کے کفر و ارتداد میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہے۔ لہذا جملہ اہل اسلام پر فرض ہے کہ ان سب کے ساتھ وہی برتاؤ و معاملہ اعتقاداً و عملاً کریں اور رکھیں جو کافر اور مرتد کے متعلق منصوص و مذکور ہیں۔ فقیر ابوالطاهر ظہور احمد پنجوی کان اللہ تعالیٰ لہ مدرس جماعت سنسیر مدرسہ عالیہ ہوگی۔

الاجوبۃ کلھا صحیحۃ والعبارات المنقولۃ من کتبہم علی کفر القادیانی وارتداد اتبایا عہ وجنودہ صریحۃ واللہ تعالیٰ سبحانہ اعلم . حررہ الراجی عفوریہ الکریم المدعو بمحمد سلیم عفی اللہ عنہ صدر المدرسین فی المدرسۃ الهاشمیۃ الواقعۃ فی مسجد زکریا بمبئی! ایسے عقائد کے معتقد اور اس کے اتباع کے کفر و ارتداد میں کچھ شک و شبہ نہیں۔ مسلمانوں کو ان سے احتراز کرنا لازم ہے۔ فقط! کتبہ: دین محمد عفی عنہ خادم مدرسہ ہاشمیہ واقع مسجد زکریا بمبئی۔

وللہ درالمجیب اللیب علی ماثبت من العقائد الباطلۃ لتابعی المسیح الفنجابی! وانا المسکین مہر الدین الخطیب الکورچوی مدرس المدرسۃ النظامیۃ عفا اللہ عنہ بمبئی! لاشک ان المرزائین منحرفون عن الطریق المستقیم! احقر العبید عبدالحمید بھوپالی سند یافتہ مدرسہ عالیہ دیوبند صدر المدرسین للمدرسۃ النظامیہ حفظھا اللہ!

باسمہ سبحانہ تعالیٰ شانہ . حمداً لمن جعل لنا شعائر دیننا الحنیف ذرائع قویۃ الی سبیل الحق والہدی ونصلی ونسلم علی ہادی البرو الاحسان . افضل الاساتذۃ الروحانیۃ واکمل المعجزات الباہرۃ فی الوری وعلی آلہ وصحبہ الاخیار ذوی البرکات والمعانم الرشید کما یتمنی اما بعد مااثبتہ العلماء الکرام من عبارات الضال المضل عن الصراط المستقیم مرزا غلام احمد قادیانی فھو دال علی انحرافہ عن الملة البیضاء الی اللہ سبحانہ و تعالیٰ فی شأنہا ان الدین عند اللہ الاسلام وبتقدیر صحتہ ہذہ العبارات بانہا من معتقدات المسیح الفنجابی فلا شک فی ارتدادہ عن الطریق الحق واللہ سبحانہ و تعالیٰ یحفظنا وجميع المسلمين من مکائد ہذہ الفرقة الطاغیۃ بحرمة سید البریۃ علیہ افضل الصلوٰۃ و اتم التحیۃ وانا العبد الراجی عفوری ذی العرش المتین محمد سیف الدین عفا اللہ عنہ رب العالمین خادم المدرسۃ النظامیۃ الواقعۃ فی البمبائی!

ماکتب المجیب اللیب فھو فیہ ماثب ومصیب! کتبہ: القاضی غلام احمد التھائی

المدرس فی المسجد الجامع فی بلدة بمبئی!

الجواب صحیح کتبہ العبد محمد عبد المنعم واعظ وخطیب المسجد الجامعہ بمبئی!

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین سب کے سب بے ایمان اور بد دین ہیں۔ کیونکہ اس کے اقوال مستلزم

کفر ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!..... محمد ریاست حسین عفی عنہ رائے بریلی مہتمم مدرسہ رحمانیہ آلہ آباد۔

بے شک اقوال مرزا کے کفر والحاد کو پہنچتے ہیں۔ کسی سمجھدار کو ان پر کفر والحاد کے کسی لزوم میں تامل نہیں ہو سکتا۔

واللہ اعلم بالصواب!..... محمد دین احمد جعفری آلہ آبادی کان اللہ له!

جوابات صحیح ہیں۔..... ولی محمد آلہ آبادی مدرسہ سبحانیہ آلہ آباد۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال کفر والحاد کے ہیں۔ لہذا اس کے ارتداد میں کوئی شبہ نہیں ہے۔.....

..... ابو سعید سید محمد عبد الحمید مدرس مدرسہ سبحانیہ شہر آلہ آباد۔

للہ درالمجیب لاریب ان القادیانی واتباعه اخوان الشیاطین لاشک فی تکفیرهم

اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون۔ لاتجوز الصلوۃ خلفہم بل یجب علی المسلمین اخراجہم

عن المساجد کتبہ ابوالمکارم محمد عبدالرحمن المتخلص بقیس المدرس فی المدرستہ

السبحانیہ آلہ آباد!

لقد اصاب من اجاب!..... سید محمد اعظم دہلوی کوٹہیاوی مدرسہ اسلامیہ۔

صح الجواب بلا اړتیاں واللہ اعلم بالصواب!..... محمد حسین منڈاوری آلہ آبادی مدرسہ اسلامیہ۔

جوابات صحیح ہیں۔..... عبدالمعبود مدرس مدرسہ اسلامیہ آلہ آباد۔

لقد درینا بما ترشح بقلم المجیب معتمداً واثقاً علی ما اخذ المصیب نمقہ السید نذیرا

حمد وفق له الخیر مدرسہ اسلامیہ الہ آباد۔

الجواب صحیح۔..... برکت اللہ آلہ آبادی مدرسہ اسلامیہ۔

لاریب فی تکفیر القادیانی والحادہم وهم من الخاسرین والضالین لعنة اللہ علیہم

اجمعین۔ حررہ محمد متین اعظم گڈھی کولیاوی تلمیذ مولانا حکیم سید نذیر احمد صاحب

سکندر پوری بلیاوی مدرس اعلیٰ مدرسہ اسلامیہ الہ آباد!

صح الجواب والیہ المرجع والمآب!..... محمد عبد المجید خان آلہ آبادی مدرسہ اسلامیہ۔

لاشک فی کفر القادیانی واتباعہ من شک فی کفرہم وعذابہم فقد کفرولہم عذاب الیم!

محمدرضا خان آلہ آبادی مدرسہ اسلامیہ!

لا شك ان القادياني واتباعه كفرة! حرره المفتقر الى الصمد مسيح الدين
عفانعه يحيى يورى اله آباد!

مرزا غلام احمد قادیانی کا کلام سراسر کفر اور الحاد سے بھرا ہوا ہے۔ جابجا دعوے نبوت اور انبیائے سابقین کی تحقیر اور ختم نبوت کا انکار، نصوص قطعیہ کی تحریف و تبدیل وغیرہ ذالک من الکفریات سے مملو ہے۔ جس سے اس کا کفر و ارتداد کا شمس فی رابعۃ النہار ظاہر ہے۔ وہ اور اس کے تمام ہم خیال کافر اور مرتد ملعون ہیں۔ ان سے ترک معاملات لازم اور واجب ہے۔ ان کو مسلمان سمجھنا اپنے کفر کا اقرار کرنا ہے۔ فقط انحرال دین احمد غفرلہ مدرس دوم مدرسہ شاہی مسجد مراد آباد۔

مرزا قادیانی مذکور اور اس کے تمام مرید ہم خیال اور ہم عقیدہ کافر و مرتد ہیں۔ مرزا قادیانی کی تحریر سے توہین حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام و علیٰ نبینا ظاہر ہوتی ہے اور توہین ادنیٰ نبی بھی کفر ہے۔ چہ جائیکہ اولوالعزم رسول کی توہین۔ عیاذ باللہ! علاوہ بریں دیگر عقائد باطلہ مثلاً زعم نبوت اس کے اور اس کے جملہ اتباع کے کفر کی بین دلیل ہیں۔ ان کے کفر میں کچھ شک نہیں۔ بندہ ولایت احمد غنی عنہ سنبھلی مدرسہ مدرسہ شاہی مسجد مراد آباد۔

بے شک مرزا غلام احمد قادیانی علیہ کے اقوال سے اس کی صاف ردت ظاہر ہوتی ہے۔ اس کے جس قدر اقوال مذکورہ ہیں نصوص قطعیہ قرآنی و احادیث کے بالکل مخالف ہیں۔ ان اقوال کا معتقد منکر قرآن و احادیث کا ہے اور ان ہر دو کا یا ایک کا منکر قطعی کا فر ہے اور چونکہ عقائد قادیانی و عقائد ایمانی کا اجتماع مثل آب و آتش کے علیٰ ہذا اہل اسلام و قادیانین کا۔ لہذا نہایت ضروری ہے کہ ان میں باہم بالکل انقطاع ہونا چاہئے۔ خصوصاً مزاجت اور صلوة کہ ان ہر دو میں بالکل کوشش کر کے مفارقت قطع تعلق کرنا چاہئے۔ اہل اسلام کو ہرگز ہرگز اپنی دختر نہ دینا چاہئے۔ و نیز اہل اسلام کو اپنی مساجد میں ان کو ہرگز داخلہ کی اجازت نہ دینا چاہئے اور جن اصحاب کو مساجد میں داخلہ کی اجازت ہو ان اصحاب کو ممانعت کر کے ان کے مرض متعدی سے اپنی مطہر مساجد کو صاف کرنا چاہئے۔ و نیز اہل اسلام ان اصحاب سے بوجہ اپنی لاعلمی کے اس وقت تک موانست کرتے رہے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ مفارقت اختیار کر کے بمقتضائے للصیۃ تاثر جو کچھ اس مرض متعدی کا اثر پیدا ہوا ہو اس کا استغفار کے ساتھ علاج کرنا چاہئے۔ فقط:.....

.....وماعلینا الا البلاغ! رضوان علی غنی عنہ مدرس مدرسۃ الغرباء واقع مسجد شاہی مراد آباد۔

فی الواقع اس مہمل عقیدہ والا شخص قطعاً کافر ہے۔.....خادم العلماء والاطباء کبیر الدین غنی عنہ مراد آباد۔

جوابات صحیح ہیں۔.....احقر علی نظر غفرلہ۔

لاریب مدعی نبوت خصوصاً اہل اسلام سے بوجہ صریح تخالف و تحریف نصوص قطعیہ واحادیث نبویہ ﷺ کے کافر و مرتد ہے اور علیٰ ہذا اسی حکم میں اس کے امتی بھی ہیں۔ ان سے اجتناب و ترک تعلقات اہم و ضروری ہے۔.....
راقم بندہ ابوالمظفر عبدالرشید غفرلہ بلند شہری۔

الجوابات صحیح۔.....احمد حسن غفرلہ مدرس دینیات مدرسہ ہیوٹ مسلم ہائی سکول مراد آباد۔

الجوابات صحیح۔.....ابو حامد محمد نصر اللہ غنی عنہ مراد آباد۔

جو عقائد فاسدہ کہ اس رسالہ میں درج ہیں۔ اس کے قائل اور معتقد سے بیزار ہوں اور دونوں کو دائرہ اسلام سے خارج جانتا ہوں اور ایسا شخص پورا اس حدیث کا مصداق ہے کہ جس کی پیشین گوئی مخرصادق ﷺ نے فرمائی تھی: ”عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بمالم تسمعون انتم ولا آیاؤکم فایاکم وایاہم لایضلونکم ولا یفتنونکم“ مسلم ص ۱۰ ج ۱ مقدمہ “روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے ہوں گے آخر زمانہ میں فریب دینے والے جھوٹے لائیں گے تمہارے پاس حدیثیں کہ نہیں سنیں تم نے اور نہ تمہارے باپوں نے۔ پس بچو تم ان سے اور بچاؤ ان کو آپ سے۔ نہ گمراہ کریں وہ تم کو اور نہ فتنہ میں ڈالیں تم کو۔ پس مسلمانوں کو لازم ہے کہ ایسے بد دینوں کی صحبت اور خلط ملط سے بچیں اور ان سے ہم کلام نہ ہوں اور نہ ان کی کتابیں دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کید قادیانی اور اس کے تبعین سے بچائیں۔ بجاہ النبی وآلہ واصحابہ ﷺ!.....فرخ بیک غنی عنہ مراد آبادی۔

کسی شخص کے کفر کا فتویٰ دینا کچھ آسان امر نہیں مگر جو شخص نصوص متواترہ قطعی الدلالہ کا منکر ہو اس کے کفر کو مسلمانوں پر ظاہر کرنا حاملان شرع اسلام کا فرض قطعی ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو خدا کے نزدیک ان سے بڑھ کر شاید ہی کوئی ملعون ثابت ہو۔ اسی مجبوری کی وجہ سے مرزا غلام احمد ساکن قادیان ضلع گورداسپور پنجاب کے کفر کا فتوے دیا جاتا ہے۔ میں نے خود اس سے سنا ہے کہ وہ بار بار تاکید سے کہتا تھا کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ مجھ پر نزول وحی اسی طرح ہوتا ہے جیسے دیگر انبیاء پر۔ اس کے بعد مجھے اس کے کفر میں کوئی تاثر نہ رہا۔ واللہ اعلم!.....
میر عبد الکریم قرشی العلوی ساکن ضلع ہزارہ فقیہ اول ندوہ لکھنؤ سابق صدر مدرس مدرسہ محبوبیہ حیدر آباد دکن۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَدَنی شہر، ۱۰/۱۲/۱۴۲۸ھ
۱۰/۱۲/۱۴۲۸ھ

فتویٰ تکفیر قادیان

شائع کردہ!

کتب خانہ اعزازیہ دیوبند

نوٹ: بعد میں اس رسالہ کو حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری
نے ”فتح نکاح مرزائیاں“ کے نام سے بھی شائع کیا تھا۔

بسم الله الرحمن الرحيم!

ناظرین آپ کو معلوم ہے کہ پنجاب میں مرزائی جماعت نے ایک نئی نبوت کی بنیاد ڈال کر اہل اسلام میں نہ صرف اختلاف پیدا کر دیا ہے۔ بلکہ لئین دین، عقائد، اصول اور عبادت و معاملات میں بھی زمین آسمان کا فرق پڑ گیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آغاز مسیحیت میں کئی رنگ بدلے۔ سب سے پہلے اپنے کو صوفی منش ظاہر کیا، پھر مجدد بنے، پھر حکم، پھر نذیر۔ اس کے بعد مسیح ہونے کے مدعی ہوئے، پھر کرشن اور اتار اور سب سے آخر میں نبوت کا دعویٰ شائع کیا اور بہت جلد دنیا سے رخصت ہوئے۔ مرزا قادیانی ابتداء دعویٰ میں نرمی سے کام لیتے رہے۔ جب جماعت کثیر ہو گئی تو غیر احمدیوں کو کافر قرار دیا اور ان سے عبادات و معاملات میں الگ رہنے کا حکم دیا۔ بہر حال مرزا قادیانی نے دنیا کے تمام کمالات کا مظہر اپنی ذات کو قرار دیا۔

مرزا قادیانی کے گدڑی کے جانشین

جب مرزا قادیانی مرے تو حکیم نور الدین نے حضرت ابو بکرؓ کا منصب سنبھالا۔ پھر جب وہ مرے تو حضرت عمرؓ کا زمانہ مرزا محمود دکھارہے ہیں۔ مرزا محمود نے ہر چند اپنے ذاتی اسلام کی اشاعت میں کوشش کی مگر بجائے یگانگت کے مرزائی جماعت میں بیگانگت پیدا ہو گئی۔ مسٹر محمد علی نے لاہور میں بیعت (عیری، مریدی) کا سلسلہ شروع کر دیا۔ مولوی احمد حسن امروہی قادیان سے الگ ہو کر لاہوری جماعت میں شامل ہو گئے۔ گوجرانوالہ میں ظہیر الدین اردوپی نے الگ جماعت قائم کر لی اور عبد اللہ تہا پوری الگ بیعت لے رہا ہے۔ یہ چار مذاہب شاید اسلامی چار مذاہب کا نقشہ ہوں۔ مگر حضرات! اسلامی چار مذاہب تو ایک دوسرے کو حق پر سمجھتے ہیں۔ مرزائیوں میں تو باہمی کفر و اسلام کا فرق ہے۔ لاہوری جماعت قادیانی جماعت کو شرک بتاتی ہے۔ کیونکہ اس نے مرزا قادیانی کے شرکاذنہ الہام کو صحیح تسلیم کیا اور قادیانی لاہوریوں کو مرتد یقین کرتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے مرزا قادیانی کے طریق مشرب سے انحراف کیا ہے کہ مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ: ”میرے بعد یوسف آئے گا۔ بس اس سے یوں ہی سمجھ لو کہ وہ خدا ہی اترا ہے۔“ ظہیر اردوپی کو مرزا قادیانی کی صحیح جانشینی کا دعویٰ ہے اور مرزا محمود کو غاصب اور ظالم قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ قادیان کی طرف منہ کر کے عبادت کرنا افضل ہے۔ کیونکہ وہ مکہ ہے جہاں ایک رسول نے جنم لیا تھا۔ عبد تہا پوری کا دعویٰ ہے کہ اسے وہ انکشاف ہوا ہے کہ مرزا قادیانی کو کبھی نصیب نہیں ہوا۔ اس کو اپنے بازو سے الہام ہوتا ہے اور اپنی کتاب تفسیر آسمانی میں حضرت آدم علیہ السلام کو حضرت حوا سے خلافت فطرت انسانی ملوث ہونے کا الزام لگاتا ہے۔ وزیر آباد کے پاس ہی سمبڑیال ایک گاؤں ہے۔ وہاں کے ایک مرزائی محمد سعید نامی کو یہ خط سوجھا ہے کہ مرزا قادیانی نے تجدید اسلام کا شروع کیا تھا۔ مگر اخیر تک نہ پہنچا سکے۔

خدا تعالیٰ نے مجھے ”قمر الانبیاء“ بنا کر مبعوث کیا ہے۔ اس کے یہ عقائد ہیں کہ:

”شراب جائز ہے۔ اپنی رشتہ داری میں نکاح ناجائز ہے۔ حضرت مسیح یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ ختنہ ناجائز ہے۔ وغیرہ وغیرہ!“ بہر حال ان مرزائی چار جماعتوں کا اس پر اتفاق ہے کہ مسیح موعود مرزا قادیانی ہی تھے اور ان کا کلام وحی من اللہ ہے۔ اس کے مقابل اہل اسلام ان دونوں امور کے منکر ہیں۔ صرف منکر ہی نہیں۔ بلکہ مرزا قادیانی کو شروع سے آخر تک کافر و مرتد قرار دیتے ہیں اور لئین و دین معاملات اور عبادات میں ان سے الگ ہیں۔ اب مرزائی اور غیر مرزائی میں کفر و اسلام کا فرق ہے۔ نہ ان کی ان کے ہاں شادی ہو سکتی ہے۔ نہ ان کی ان کے ہاں کفن، دفن، نماز، زکوٰۃ، جنازہ بھی

الگ الگ ہے۔ بالجلد ایک استفتاء جس کے متعدد (بلکہ اس سے بھی زیادہ) جوابات مختلف حضرات علمائے اسلام کی جانب سے دیئے گئے ہیں۔ ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم میں اور مرزائیوں میں اصولی فرق ہے فروعی اختلاف نہیں اور ایسے بعد اختلافات کے ہوتے ہوئے ہم انہیں اسلام میں داخل نہیں سمجھ سکتے۔ کوئی عقلمند اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتا اور امید ہے کہ مرزائی بھی ہمیں یقین دلائیں گے کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے مرزائی اعتقادات کا نام و نشان کہاں تھا۔ انہوں نے اسلام کی پرانی چار دیواری کو مسمار کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ ناظرین خود فیصلہ کر لیں گے کہ مرزائیوں نے اسلامی عمارت کو کس طرح مسمار کر دیا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم!

سوال (استفتاء)

بخدمت شریف جناب علمائے اسلام سلاممکم اللہ الیٰ یوم القیام! کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین و مفتیان شرع متین اس امر میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال مندرجہ ذیل ہیں:

- ۱..... آیت: ”مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد“ کا مصداق میں ہوں۔
(ازالہ اوہام طبع اول ص ۳۶ خزائن ج ۳ ص ۶۲۳)
- ۲..... مسیح موعود (جن کے آنے کی خبر احادیث میں آئی ہے) میں ہوں۔ (ازالہ اوہام طبع اول ص ۶۶۵ خزائن ج ۳ ص ۳۵۹)
- ۳..... میں مہدی مسعود اور بعض نبیوں سے افضل ہوں۔ (معیار الاخیار ص ۱۱ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۸)
- ۴..... ان قدمی ہذہ علی منارۃ ختم علیہ کل رفعة میرا قدم اس منارہ پر ہے جہاں کل بلندیاں ختم ہو چکی ہیں۔ (خطبہ الہامیہ ص ۷۰ خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)
- ۵..... لا تقیسونی باحد ولا احدابی میرے مقابل کسی کو پیش نہ کرو۔ (خطبہ الہامیہ ص ۵۲ خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)
- ۶..... میں مسلمانوں کے لئے مسیح مہدی اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہوں۔ (لیکچر یا لکھنؤ ص ۳۳ خزائن ج ۲۰ ص ۲۲۸)
- ۷..... میں امام حسین (علیہ السلام) سے افضل ہوں۔ (دافع البلاء ص ۱۳ خزائن ج ۱۸ ص ۳۳۲)

- ۸..... وانی قتیل الحب لکن حسینکم..... قتیل العداء فالفرق اجلی و اظہر
(میں عشق کا مقتول ہوں مگر تمہارا حسین دشمن کا مقتول ہے فرق بالکل ظاہر ہے۔) (انجاز احمدی ص ۸۱ خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳)
- ۹..... یسوع مسیح کی تین دادیاں اور تین نانیاں زنا کار تھیں۔ معاذ اللہ! (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷ خزائن ج ۱۱ حاشیہ ص ۳۹۱)
- ۱۰..... یسوع مسیح کو جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ (معاذ اللہ) (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵ خزائن ج ۱۱ حاشیہ ص ۲۸۹)
- ۱۱..... یسوع مسیح کے معجزات مسمریزم تھے۔ اس کے پاس بجز دھوکہ کے اور کچھ نہ تھا۔ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷ خزائن ج ۱۱ حاشیہ ص ۲۹۱)

- ۱۲..... میں نبی ہوں اس امت میں۔ نبی کا نام میرے لئے مخصوص ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۳۹۱ خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۶/۲۰۷)
- ۱۳..... مجھے الہام ہوا ہے۔ (یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً) (لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں) (حقیقت الوحی ص ۳۹۱ خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۷ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۰)
- ۱۴..... میرا شکر کا فر ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۱۶۳ خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۷)

- ۱۵..... میرے منکروں بلکہ مآملوں کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں۔ (فتاویٰ احمدیہ جلد اول ص ۱۸)
- ۱۶..... مجھے خدا نے کہا ہے۔ (اسمع ولدی) (اے میرے بیٹے سن!) (البشری ص ۳۹ حصہ اول)
- ۱۷..... لولاک لما خلقت الافلاک (اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان پیدا نہ کرتا) (حقیقت الوحی ص ۹۹ خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۲)
- ۱۸..... میرا البہام ہے وما ینتطق عن لہوای یعنی میں بلا وحی نہیں بولتا۔ (اربعین نمبر ص ۳۶ خزائن ج ۷ ص ۳۲۶)
- ۱۹..... مجھے خدا نے کہا ہے وما ارسلناک الا رحمة للعالمین یعنی خدا نے تجھے رحمت بنا کر بھیجا۔ (حقیقت الوحی ص ۸۲ خزائن ج ۲۲ ص ۸۵)
- ۲۰..... مجھے خدا نے کہا انک لمن المرسلین (خدا کہتا ہے کہ تو بلا شک رسول ہے۔) (حقیقت الوحی ص ۷۰ خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)
- ۲۱..... اتانی مالک یعط احد من العالمین۔ خدا نے مجھے وہ عزت دی جو کسی کو نہیں دی گئی۔ (حقیقت الوحی ص ۷۰ خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)
- ۲۲..... اللہ معک یقوم اینما قمت (خدا تیرے ساتھ ہوگا جہاں کہیں تو رہے۔) (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷۰ خزائن ج ۱۱ حاشیہ ص ۳۰)
- ۲۳..... انا اعطیناک الکوثر خدا نے مجھے کوثر عطا کر دیا ہے۔ (انجام آتھم ص ۸۸ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)
- ۲۴..... (رایت) فی المنام عین اللہ تیقنت انی ہو فخلقت السموات والارض (میں نے اپنے آپ کو بعینہ خدا دیکھا اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ میں وہی ہوں اور میں نے زمین آسمان بنائے۔)
- (آئینہ کمالات ص ۵۶۳ ۵۶۵ ۵۶۷ خزائن ج ۵ ص ایضاً)
- ۲۵..... میرے مرید کسی غیر مرید سے لڑکی نہ بیاہا کریں۔ (فتاویٰ احمدیہ جلد دوم ص ۷)
- جو شخص مرزا قادیانی کا ان اقوال میں مصدق ہو اس کے ساتھ کسی مسلمان کا رشتہ زوجیت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور تصدیق بعد نکاح موجب افتراق ہے یا نہیں؟۔
- الجواب: (۱) سنی، از ریاست بھوپال**
- مندرجہ سوال ہذا میں متعدد ایسے اقوال ہیں جن کے کلمہ کفر ہونے میں تاویل بھی نہیں ہو سکتی۔ لہذا جس شخص کے عقائد ایسے ہوں وہ بوجہ مخالفت اسلام کے جماعت اسلام سے جدا ہے اور مسلمان مرد و عورت کا نکاح ایسے خارج عن الاسلام سے درست نہیں۔ مہر دستخط محمد یحییٰ عفا اللہ عنہ مفتی بھوپال ۳ رجب ۱۳۳۶ھ
- (۲) از ریاست رامپور**
- جو شخص مرزائے قادیانی کے اقوال مذکور میں تصدیق کرے وہ اعلیٰ درجہ کا ملحد اور کافر ہے۔ ایسے شخص کے یہاں نکاح کرنا مطلقاً حرام ہے۔ اور اگر کوئی شخص بعد نکاح اقوال مذکورہ میں مرزائے قادیانی کی تصدیق کرے گا تو اس سے افتراق لازم ہوگا۔ دستخط ظہور الحسن محلہ پہلوار۔ ”ذالک کذالک“۔ مظفر علی خان مقبرہ عالیہ..... ”الامر کما حصرہ مولانا السید ظہور الحسن“ انصار حسین عفی عنہ..... ”فان القول ما قالت خدام“۔ ”ذوالفقار حسین عفی عنہ“۔ ”الامر کذالک“۔ فقیر سید تاثیر حسین عفی عنہ۔

(۳) از ریاست حیدر آباد

یہاں کے جوابات کی بجائے کتاب افادۃ الافہام بجواب از اللہ الا وہام مصنفہ جناب مولانا مولوی محمد انوار اللہ خاں مرحوم ناظم امور مذہبیہ کا مطالعہ کر لینا کافی ہوگا۔

(۴) از دارالعلوم دیوبند ضلع سہارنپور (سنی)

اقوال مذکورہ کا کفر و ارتداد ہونا ظاہر ہے۔ پس وہ شخص جو ایسا کہتا اور عقیدہ رکھتا ہے اور جو اس کی پیروی اور تصدیق کرنے والے ہیں۔ وہ کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اہل اسلام کو ان سے مناکحت درست نہیں اور ان کے ساتھ نکاح منعقد نہ ہوگا۔ اگر کوئی مسلمان نکاح کے بعد مصدق قادیانی کا ہو جائے تو وہ فوراً مرتد ہو جائے گا اور نکاح اس کا فسخ ہو جائے گا اور تفریق لازم ہوگی۔ (مہر و دستخط عزیز الرحمن غنی عنہ مفتی مدرسہ دیوبند ۱۲۳۶ھ)

الجواب صحیح، گل محمد خاں مدرسہ عربیہ دیوبند..... الجواب صحیح، غلام رسول غنی عنہ..... الجواب صحیح، الحسن غنی عنہ..... الجواب صحیح، محمد رسول خان غنی عنہ..... الجواب صحیح، فقیر اصغر حسین غنی عنہ..... اصحاب الحبیب، محمد اعجاز علی غنی عنہ..... الجواب صحیح، محمد ادریس غنی عنہ..... الجواب صحیح، احمد امین غنی عنہ..... الجواب صواب، محمد تفضل حسین غنی عنہ..... الجواب صواب، عبد الوحید غنی عنہ۔

(۵) از تھانہ بھون ضلع سہارنپور (سنی)

جو مسلمان ایسے عقائد اختیار کرے جن میں بعض یقینی کفر ہیں۔ بحکم مرتد ہے اور مرتد کا نکاح مسلمان عورت سے اور اسی طرح مرتدہ کا نکاح مسلمان مرد سے صحیح نہیں۔ اور نکاح ہو جانے کے بعد اگر عقائد کفریہ اختیار کر لے تو نکاح فسخ ہو جائے گا۔ (دستخط اشرف علی غنی عنہ، حکیم الامتہ مصنف تصانیف کثیرہ ۱۲۳۶ھ)

(۶) مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم سہارنپور (سنی)

سوال مذکور الصدر میں اکثر ایسے امور ذکر کئے گئے ہیں جو مسلمانوں کے نزدیک متفق علیہ ناجائز اور موجب کفر و ارتداد قائل ہیں۔ پس جو شخص ایسا عقیدہ رکھتا ہو اور ان اقوال کا مصدق ہو تو اس کے کفر میں کچھ کلام نہیں۔ وہ شرعاً مرتد ہوگا جس کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جو پہلے سے اہل اسلام تھا بعد نکاح کے قادیانی عقائد کا ہو گیا۔ اس کا نکاح فوراً شرعاً باطل ہو جائے گا۔ قضاء قاضی اور حکم حاکم کی بھی شرعاً اس میں ضرورت نہیں۔ ”ارتداد احدہما (الزوجین) فسخ عاجل بلا قضاء، (شامی جلد ۲ ص ۴۲۵) لا یجوز لہ ان تزوج مسلمة الخ و یحرم ذبیحتہ وصیدہ بالکلب والبیاضی والرمی“۔ حررہ عنایت الہی مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم ۱۹ اپریل ۱۹۱۸ء (عائلیہ ص ۸۷۷)

الجواب صحیح، خلیل احمد..... الجواب صحیح، ثابت علی..... الجواب صحیح، عبد الرحمن..... الجواب صحیح، عبد اللطیف..... الجواب صحیح بلا ارباب، عبد الوحید سنبھلی..... قد اصحاب من اجاب، ممتاز میرٹھی..... الجواب صحیح، منظور احمد..... هذا هو الحق، محمد ادریس..... الجواب صحیح، عبد القوی..... الجواب الحق، محمد فاضل..... الجواب صحیح، بدر عالم میرٹھی

..... جواب المجیب صحیح، علم الدین حصارى..... المجیب مصیب، غلام مصیب پشاورى..... هذا الجواب حق، عبدالمکریم نوگانوى..... هذا جواب صحيح، فصیح الدین سہارنپورى..... جواب المجیب صحیح، محمد روشن الدین محمد پورى..... الجواب صحیح، نور محمد..... الجواب صحیح، دلیل الرحمن..... الجواب صحیح، محمد بلوچستانی..... الجواب حق، ظریف احمد مظفرنگری.....
للہ در المجیب، محمد حبیب اللہ (عفی عنہم)

(۷) رائے پور ضلع سہارنپور (سنی)

جو شخص مسلمان ہو کر ان اقوال عقائد کا معتقد ہو وہ بلا تردید مرتد ہے۔ اس سے کوئی اسلامی معاملہ کرنا اور رشتہ ناٹھ کرنا جائز نہیں اور جو ان کے عقائد تسلیم کر کے مرتد ہو جائے تو اس کی بیوی اس پر حرام ہے۔ حررہ نور محمد لدھیانوی مقیم رائے پور!..... الجواب صحیح، عبدالقادر شاہ پوری..... الجواب صحیح، مقبول سبحانی کشمیری..... مصدق، عبدالرحیم رائے پوری..... مصدق، خدا بخش فیروزی، مجھے اتفاق ہے، محمد سراج الحق..... جواب درست ہے، محمد صادق شاہ پوری..... هذا الجواب صحیح، احمد شاہ امام مسجد بھٹ..... الجواب صحیح، اللہ بخش بہاول نگر۔

(۸) از شہر کلکتہ (سنی)

ان باتوں کا ماننے والا اقسام کفر و شرک کا محض مرکب ہے۔ پس ایسی حالت میں ان سے عقد مناکحت و مواخاة بالکل جائز نہیں اور یہ سب عقائد باعث ارتداد و موجب تفریق نکاح ماسبق ہیں۔ واللہ اعلم! کتبہ عبدالنور مدرس اولی مدرسہ دار الہدی کلکتہ۔

..... الجواب صحیح، افاض الدین..... الجواب صحیح، ابوالحسن محمد عباس..... مہر، عبدالنور..... الجواب صحیح، محمد سیمان مدرس مدرسہ دارالکتب و السنۃ..... الجواب صحیح، شمس العلماء مفتی محمد عبداللہ صدر مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ..... الجواب صحیح، احمد سعید انصاری سہارنپوری حال وارڈ کلکتہ..... الجواب موافق الكتاب والسنة، عبدالرحیم..... الجواب صحیح، محمد یحییٰ..... الجواب صحیح، محمد اکرم خان سیکرنری انجمن علماء بنگالہ ایڈیٹر اخبار محمدی کلکتہ..... الجواب صحیح، محمد یحییٰ مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ..... لاریب فی صحة الجواب، محمد مظہر علی..... لاریب فی الجواب، عبدالصمد اسلام آبادی مدرس..... لاریب فی الجواب، صفی اللہ شمس العلماء مدرس..... الجواب صحیح، عبدالواحد مدرس دوم مدرسہ دار الہدی..... الجواب صحیح، محمد زبیر..... الجواب صحیح، خیا، الرحمن از کلکتہ کوٹوالہ نمبر ۶ مسجد اہل حدیث ۲۳ رجب ۱۴۰۶ھ

(۹) از شہر بنارس (سنی)

مرزا قادیانی مسائل اعتقادیہ منصوصہ کا منکر ہے۔ لہذا اس عقیدہ رکھنے والے کے ساتھ عقد مناکحت واستقرار نکاح ہرگز نہیں ہو سکتا اور تصدیق (مرزا قادیانی) بعد نکاح موجب افتراق و فسخ نکاح ہوگا۔ کتبہ محمد ابوالقاسم البناری مدرسہ عربیہ محلہ سعید نگر بنارس ۱۰ جمادی الاخری ۱۳۶۱ھ میں بھی اس تحریر کے موافق ہوں، محمد شیر خان مدرس کان اللہ لہ..... مکتب صحیح، حکیم محمد حسین خان..... الجواب صحیح، محمد عبداللہ مدرس کانپوری..... الجواب صحیح، محمد حیات احمد..... جواب صحیح ہے، حکیم عبدالحمید عفی عنہ۔

(۱۰) شہر آ رہ (سنی)

اقوال مندرجہ سوال مرزا قادیانی کا حد کفر تک پہنچنا ظاہر ہے۔ بلکہ اس کے بعض اقوال سے شرک ثابت ہوتا ہے اور شرکین کے حق میں وارد ہے: "ولا تنكحوا المشركين حتى يؤمنوا" الایہ "اور مرزا کے منکر رسالت ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ بلکہ وہ خود مدعی نبوت والوہیت ہے۔ (اعاذنا اللہ منہ) پس جو لوگ ان اقوال کے قائل و مصدق و معتقد ہیں۔ ہرگز وہ مومن نہیں ہیں۔ ان کے ساتھ مخالطہ و مجالست و مناکحت جائز نہیں: "قال تعالیٰ ولا تركزوا الى الذين ظلموا فتمسکم النار ای لا تمیلوا الیہم بمودة و مخالطة و مجالسة و مناکحة و مداہنة و رضی باعمالکم فتصیبکم النار کما صرح به المفسرون المحققون من المتقدمین منهم و المحتأخرین رضوان اللہ علیہم اجمعین"۔ بالجملة قادیانیوں کے ساتھ کسی مسلمہ کا نکاح ہرگز جائز نہیں اور اگر نکاح ہو گیا تو تفریق کر ادینی چاہیے اور اگر کوئی مسلمان قادیانی ہو گیا تو اس کا نکاح بلا طلاق فسخ ہو گیا۔ اس کی عورت کسی مسلمان صالح سے نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب کتبہ ابو طاہر البہاری عفا عنہ البہاری المدرس الاول فی المدرستہ الاحمدیۃ (تدصح الجواب) محمد طاہر ابن حضرت مولانا ابوطاہر دام فیضہ... قد اصاب من اجاب محمد یحییٰ الرحمن دہ بھنگوی۔

(۱۱) بدایوں (سنی)

مرزائیوں سے رشتہ زوجیت قائم کرنا حرام ہے۔ اگر لاعلمی سے ایسا ہو گیا تو شرعاً نکاح ہی نہ ہوا۔ کیونکہ مسلمان عورت کا نکاح کافر کے ساتھ قطعاً حرام ہے۔ (ہذا فی کتب الفقہ) اگر بعد نکاح کوئی مسلمان باغوائے شیطان عقائد کفریہ مرزائیہ کا معتقد ہو گیا تو اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل جائے گی اور اگر عورت معتقد ہو گئی تو اس کا نکاح قائم نہ رہے گا۔ مثل مرتدین کے ہو جائے گا۔

مہر محمد ابراہیم قادری بدایونی..... مہر محمد قدیر الحسن خنی قادری..... الجواب صحیح، محمد حافظ الحسن مدرس مدرسہ محمدیہ..... الجواب صواب احمد الدین مدرس مدرسہ شمس العلوم..... ذالک کذلک، شمس الدین قادری فرید پوری..... مہر محمد عبدالحمید..... الجواب صحیح، حسین احمد واحد حسین مدرس مدرسہ اسلامیہ، عبدالرحیم قادری، محمد عبدالمجید منظور حق مہتمم مدرسہ شمس العلوم، فضل الرحال ولائی، عبدالستار عفی عنہ۔

(۱۲) شہر الورد سنجل (سنی)

مرزا کافر مرتد ملعون خارج از اسلام ہے اور ایک ہے ان تیس میں جن کی خبر آنحضرت ﷺ نے دی ہے کہ میرے بعد تیس دجال کذاب پیدا ہوں گے جو اپنے نبوت باطلہ کا دعویٰ کریں گے۔ حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور جو شخص نلام احمد قادیانی کا ہم عقیدہ ہے وہ بھی کافر ہے۔ مسلمان عورت اور مردوں کا نکاح ان مرتدین کے رجال و نساء سے

ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ اگر نکاح پہلے ہو چکا تھا پھر زوجین میں سے کسی ایک نے ان کفریات کا ارتکاب کیا تو فوراً ہی نکاح ٹوٹ گیا۔ زن و شوہر کا تعلق ورثہ تھا وہ منقطع ہو گیا۔ اب اگر صحبت ہوگی تو زنا ہوگا اور اولاد حرامی! حرہ العبد المسکین محمد عماد الدین سنہلی السنی الحنفی القادری!

بے شک ایسے کفری قول کرنے والا اور ایسا عقیدہ رکھنے والا اسلام سے خارج ہے اور مرتد اور اس کا مسلمانوں سے نکاح جائز نہیں۔ محمد ابوالبرکات سید احمد الوری سلمہ اللہ القوی!

(۱۳) از آگرہ (اکبر آباد) و بلند شہر (سنی)

الف..... جو ان اقوال کفریہ کا مصدق ہے وہ کافر ہے۔ اس کے ساتھ مسلم غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت جائز نہیں۔ اور زوجین میں سے کسی ایک کا بعد نکاح ان اقوال کی تصدیق کرنا موجب افتراق ہے۔ فقط محمد محام امام مسجد جامع آگرہ۔

ب..... ان اقوال کے قائل اور معتقد کے ساتھ نکاح مطلق جائز نہیں اور ایسا نکاح موجب افتراق ہے۔ سید عبداللطیف مدرس عالیہ جامع آگرہ۔

ج..... قادیانی مرتد ہے اور قادیانیوں کے ساتھ نکاح مطلقاً جائز نہیں اور اگر کوئی مسلمان مرد یا عورت مرتد ہو جائے اس کا نکاح فسخ ہوگا۔ (انتہی مختصر فقط) حرہ العبد الراجی رحمۃ ربہ القوی ابو محمد دیدار علی الرضوی الحنفی المفتی فی جامعہ اکبر آباد۔

د..... عقائد مندرجہ سوال رکھنے والا قطعاً کافر ہے۔ عورت اس کے نکاح سے باہر ہے۔ اہل اسلام کو چاہئے کہ احکام و معاملات میں ان سے احتراز رکھیں۔ ہکذا فی کتب الاسلام! خادم الطلاب محمد مبارک حسین محمودی صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم ضلع بلند شہر۔

(۱۴) از مراد آباد (سنی)

غلام احمد قادیانی کے کفریات بدیہی ہیں کہ جن پر استدلال کی بھی ضرورت نہیں۔ اس لئے اس کے تابعین سے رشتہ اخوت سلسلہ مناکحت، تعلق محبت، ربط مضبوط، شرعاً قطعی حرام ہے۔ ہرگز ہرگز ان اسلامی روپ کے کافروں سے مومنین کو کوئی دینی تعلق نہ رکھنا چاہئے۔ ان سے نکاح زنا ہوگا جو دین و دنیا میں وبال و نکال ہے۔ خادم العلماء والفقراء غلام احمد حنفی

قادری مراد آبادی ۱۸ رجب ۱۳۶ھ

(۱۵) شہر لکھنؤ (از حضرات شیعہ)

(نوٹ) حضرات شیعہ کے فتوے اس لئے معدومے چند ہیں کہ ان میں سوائے مجتہد کے کوئی دوسرا فتویٰ نہیں دے سکتا اور مجتہد کا فتویٰ تمام افراد شیعہ کو ماننا پڑتا ہے:

الف..... الجواب ومن اللہ التوفیق عقد مسلم یا مسلمہ قادیانی یا قادیانیہ سے جائز نہیں۔ اور اگر کوئی

مسلم یا مسلمہ خدا نخواستہ قادیانی مذہب اختیار کرے تو نکاح اس کا باطل ہو جائے گا۔ واللہ العاصم! ناصر علی غنی عنہ بقلمہ۔
ب..... باسمہ سبحانہ، جو شخص ان اقوال کا قائل اور ان معتقدات کا معتقد ہو۔ اس کا عقد ان مسلمین
ومسلات سے اور علی الخصوص مؤمنین وشیعیان اثنا عشرہ سے جو کہ ان معتقدات باطلہ کے قائل و معتقد نہیں ہیں۔ حرام
وباطل ہے اور تصدیق ان عقائد کے بعد عقد بھی موجب افتراق و بطلان عقد ہے۔ حررہ السید آقا حسن!

ج..... باسمہ سبحانہ جو شخص ان تمام امور مندرجہ استفتاء کا معتقد ہو۔ وہ کافر ہے۔ اس کے ساتھ
زن مسلمہ کا عقد ناجائز و باطل ہے۔ اور جس زن مسلمہ کا شوہر بعد الاسلام ان عقائد کا معتقد ہو جائے۔ اس کا نکاح فسخ
ہو جائے گا۔ بلکہ جمیع احکام کفر و ارتداد ایسے اعتقاد و الے جاری ہو جائیں گے۔ واللہ یعلم! سید نجم الحسن غنی عنہ بقلمہ!
(۱۶) شہر لکھنؤ ندوۃ العلماء (سنی)

جو شخص ان اقوال مندرجہ استفتاء کا مصدق ہو۔ اس کے ساتھ مسلمہ غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا ہرگز جائز
نہیں اور جو شخص کہ نکاح کے بعد ان اقوال کا مصدق ہو اس کی یہ تصدیق ضرور موجب افتراق ہے۔ قال تعالیٰ: ”فان
علمتموهن مؤمنات فلا ترجعوهن الی الکفار لاهن حل لہم ولا ہم یحلون لہن“۔ خدا تعالیٰ کا
حکم ہے کہ اگر تم یقیناً معلوم کر لو کہ عورتیں مسلمان ہیں تو کبھی کفار کو واپس نہ دو۔ نہ یہ (عورتیں) ان کیلئے حلال ہیں اور نہ وہ
(کافر) ان کے لئے حلال ہیں۔ واللہ اعلم! مکتبہ محمد عبداللہ اجمادی الاخریٰ ۱۳۶ھ
جوان اقوال کا معتقد اور مصدق ہے وہ ہرگز مسلمان نہیں ہے اور نکاح وغیرہ ایسے لوگوں سے ناجائز ہے۔
حررہ الراجی رحمۃ ربہ القوی ابو الحامد محمد شبلی المدرس فی دارالعلوم لندوۃ العلماء
غنی عنہ!

مذکورہ بالا جوابات بالکل صحیح ہیں، عبدالودود غنی عنہ مدرس دارالعلوم۔
ان اقوال مذکورہ استفتاء کا جو شخص قائل ہو وہ کافر ہے اور اسلام سے خارج ہے۔ مناکحت وغیرہ اس سے جائز
نہیں۔ امیر علی عفا اللہ عنہ مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء۔

معتقد ان اعتقادات کا مسلمان نہیں ہے۔ لہذا کسی مسلمہ کا نکاح ان سے جائز نہیں اور اگر نکاح کیا گیا ہو وہ عدم
محض سمجھا جائے گا اور تفریق واجب ہوگی۔ حیدر شاہ فقیہ دوم دارالعلوم ندوۃ العلماء۔

واقعی بعض از معتقدات مذکورہ کفر است و معتقد را سرحد کفر رساند و کفر کہ بعد ایمان ارتداد است و بامر تد
و مرتدہ نکاح ایمان دار درست نیست۔ (واللہ اعلم بالصواب! حررہ الراجی رحمۃ ربہ
الباری محمد عبدالہادی الانصاری حفید العلامة ملا مبین شارح السلم والمسلم
اسکنہ اللہ فی اعلیٰ علیین)

میں نے ایک عرصہ تک مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات و دعاوی کی تحقیق کی۔ دوران تحقیق میں اس امر کا
خاص لحاظ رکھا کہ ذرہ بھر نفسانیت کا دخل نہ ہو۔ لیکن خدا اس کا بہتر شاہد ہے کہ جس قدر میں تحقیق کرتا گیا۔ اسی قدر میرا یہ

اعتقاد پختہ ہوتا گیا کہ جو لوگ مرزا قادیانی کی تکفیر کرتے ہیں۔ یقیناً وہ حق پر ہیں۔ پس ایسی صورت میں مرزائیوں سے مناکحت وغیرہ ہرگز جائز نہیں۔ اگر نکاح ہو چکا ہے تو تفریق ضروری ہے۔ حررہ ابو الہدیٰ فتح اللہ الہ آباد کان اللہ لہ حال مدرس اول انجمن اصلاح المسلمین لکھنؤ!

(۱۷) از شہر دہلی (سنی)

الف..... فرقہ قادیانی قطعاً منکر آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت کا ہے۔ اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ان سے مناکحت یقیناً ناجائز اور باطل ہے۔ حکیم ابراہیم مفتی دہلوی مدرسہ حسینیہ۔

ب..... مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ اقوال مندرجہ سوال اکثر میرے دیکھے ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی اقوال ایسے ہیں جو ایک مسلمان کو مرتد بنا دینے کیلئے کافی ہیں۔ پس مرزا قادیانی اور جو شخص ان کا ان کلمات کفریہ کا مصدق ہو سب کافر ہیں۔ تعجب ہے کہ مرزائی تو غیر احمدی کا جنازہ بھی حرام بتائیں اور غیر احمدی ان کے ساتھ رشتے ناٹے کریں۔ آخر غیرت بھی کوئی چیز ہے۔ حررہ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی!

ج..... جو شخص مرزائے قادیان کا ان اقوال مذکورہ میں مصدق ہو اس کے ساتھ مسلم غیر مصدق کا رشتہ مناکحت کرنا ہرگز جائز نہیں اور تصدیق کے بعد موجب افتراق ہے۔ حررہ السید ابو الحسن عفی عنہ۔
الجواب صحیح • احمد سلمہ الصمد مدرس مدرسہ مسجد حاجی علی جان مرحوم دہلی • ما آجاب المجیب فهو حق جری ان یعمل بہ حررہ ابو محمد عبید اللہ مدرس مدرسہ دار الہدیٰ کشنگنج دہلی •

مرزائی بوجہ اپنے کفر کے اس قابل نہیں ہیں کہ ان سے مسلمان رشتہ داری، مناکحت و مجالست کریں اور نہ ایسے لوگوں میں مسلمان عورت کا نکاح ہو سکتا ہے۔ حرہ الراجی رحمۃ اللہ علیہ عبدالرحمن مدرسہ دار الہدیٰ!

د..... مرزا غلام احمد قادیانی کافر ہے اور جتنے اس کے (اقوال مندرجہ سوال میں) معتقد ہیں سب کافر و مرتد ہیں۔ ان کے نکاح میں مسلمہ عورتیں دینا جائز نہیں۔ مسلمانو! بچو اور اپنے بھائیوں کو ان سے بچاؤ۔ حررہ احمد اللہ مدرس مسجد حاجی علی جان دہلی، الجواب صحیح، عبدالستار کلانوری نزیل دہلی مفتی مدرسہ دار الکتب والسنتۃ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۶۷ھ۔ عبدالعزیز عفی عنہ، عبدالرحمن عفی عنہ، عبدالسلام خلف مولوی عبدالرحمن، ابوتراب عبدالوہاب عفی عنہ، اللہ در المجیب ابو زبیر محمد یونس پرتاپ گڈھی مدرسہ علی جان!

(۱۸) ہوشیار پور (سنی)

مرزائے قادیانی کے دعاوی کا ذبہ کی جو تصدیق کرتا ہے۔ اس کا رشتہ و نکاح کسی مسلمان سے ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ اور جو شخص اس کے عقائد باطلہ کی تصدیق بعد عقد زوجیت کرے تو اس کی یہ تصدیق موجب تفریق اور باعث فسخ نکاح ہے۔ خادم اراکین انتظامیہ ندوۃ العلماء غلام محمد ہوشیار پوری۔ هذا هو الجواب الحق! کتبہ مولوی احمد علی عفی عنہ نور محلے!

(۱۹) لودھیانہ (سنی)

الف ایسے عقائد مذکور کا شخص کافر بلکہ اکفر۔ ان سے رشتہ لینا دینا درست نہیں ہے۔ کتبہ العبدہ العاجز علی

محمد عفا عنہ مدرس مدرس حسینہ لدھیانہ

ب چونکہ یہ شخص نصوص قطعیہ کا منکر ہے اور یہ کفر وارثہ ہے۔ اس لئے ایسے کافر و مرتد سے نکاح منعقد نہیں ہوتا اور اگر قبل از ارتد نکاح ہوا تو ارتد اسے فسخ ہو جاتا ہے۔ حررہ رحمت علی مدرس مدرسہ غزنویہ محلہ دھولیاوال! الجواب صحیح محمد عبداللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ غزنویہ نور محمد از شہر لودھیانہ عاجز حافظ محمد الدین مہتمم مدرسہ بستان الاسلام لدھیانہ محلہ صوفیاں

(۲۰) لاہور (سنی و شیعہ صاحبان)

الف چونکہ مرزا قادیانی اور اس کے پیروؤں کا کفر منجاب علمائے ہندو پنجاب قطعی ہے۔ لہذا ان کے ساتھ کسی مسلمہ عورت کا نکاح جائز نہیں اور بروقت ظہور مرزائیت نکاح فسخ ہو جائے گا۔ نور بخش (ایم اے) ناظم انجمن نعمانیہ لاہور!

ب صورت مرقومہ میں جس قدر عقائد بیان کئے گئے ہیں از روئے قرآن و حدیث کے وہ سب باطل اور کفر ہیں۔ بلکہ بعض تو جد شرک تک پہنچے ہوئے ہیں۔ ایسی صورت میں ان عقائد کا مدعی جس طرح دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کے مرید اور معتقد بھی چونکہ لازماً اس حکم میں داخل ہیں۔ لہذا ان سے بہر طور معاشرت کرنا اور ان کو معابد و مساجد میں آنے دینا، ان پر نماز جنازہ پڑھنا، ان سے رشتہ و ناطہ کرنا شرعاً سب ناجائز اور فعل حرام اور معصیت عظیم ہے۔ خاص کر ان کو لڑکی کا رشتہ دینے کی ممانعت تو نہایت ہی مؤکد اور اہم ہے (لان المرأة تباحذ من دین بعلمها) کیونکہ عورت اپنے خاوند سے دین حاصل کرتی ہے۔ اس لئے کہ عورت ضعیف العقل ہونے سے سب شوہر کے دین کو اختیار کر لیتی ہے۔ اعازنا اللہ وجميع المؤمنين من النفس الامارة بالسوء، والضلالة بعد الهدی (وہو

العالم) من مبارك حویلی (لاہور) رقمہ خادم الشریعۃ المطہرہ علی الحائری بقلمہ

(۲۱) شہر پشاور معہ مضافات (سنی)

عقائد مرقومہ کا معتقد اور مصدق یقیناً اسلام سے خارج ہے اور کسی مسلمان عورت کا نکاح ایسے شخص سے جائز نہیں اور تصدیق بعد از نکاح موجب افتراق ہے۔ تمام کتب فقہ میں ہے (وارتد اداحد ہما فسخ فی الحال) کہ بیوی میاں سے کسی کا مرتد ہونا نکاح فوراً فسخ کرتا ہے۔ حررہ محمد عبدالرحمن ہزاروی، الجواب صحیح، بندہ محمود شہر پشاور۔ عبدالواحد از پشاور عبدالرحمن بقلم خود مفتی عبدالرحیم پشاور، محمد خان پوری، محمد رمضان پشاور، مولوی عبدالکریم پشاور، حافظ عبداللہ نقشبندی۔

(۲۲) راو لپنڈی معہ مضافات (سنی)

جو الفاظ مرزا غلام احمد کے استفتاء میں ذکر ہوئے یہ تمام کفریہ ہیں۔ پس عورت مسلمان کا نکاح مرزائی کے ساتھ ہرگز جائز نہیں اور اگر پہلے وہ مسلمان تھا اور پیچھے وہ مرزائی ہو گیا اور عورت مسلمان ہے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ کتبہ عبداللہ خانپوری از راو لپنڈی۔

الجواب صحیح، عبداللہ عفا عنہ از مدرسہ سنیہ راو لپنڈی، سید اکبر علی شاہ متصل جامع مسجد محمد کبچ کمرانی مقیم شہر راو لپنڈی، محمد مجید امام راو لپنڈی، محمد عصام الدین مدرس مدرسہ احیاء العلوم راو لپنڈی، عبدالرحمن بن مولوی بدایت اللہ صاحب مرحوم امام مسجد اہل حدیث صدر زبیر فقیر شاہ از راو لپنڈی۔

(۲۳) شہر ملتان معہ مضافات (سنی)

بلا ارباب یہ تمام اعتقادات صریح کفر والحاد ہیں۔ قائل و معتقدان کا خود بھی کافر ہے اور جو شخص اس کو باوجود ان اعتقادات کے مسلم یا مجہود یا نبی یا رسول مانے وہ بھی کافر اور مرتد ہے اور حکم آیت: ”لاھن حل، لھم ولاھم یحلون لھن“، مناکحت مسلمہ، مرزائی و بالعکس نہ ابتداء صحیح ہے نہ بقاء، یعنی رشتہ مناکحت ہو سکتا ہے اور نہ قائم رہ سکتا۔ اسی طرح حقوق ارث سے بھی حرمان ہو جاتا ہے۔ حررہ ابو محمد عبدالحق ملتان۔

الجواب صحیح، احقر العباد ابو عبید خدا بخش ملتان عنی، خا کسار محمد عنی عنہ از ملتان

(۲۴) ضلع جہلم (سنی)

مرزائے قادیانی کے یہ دعاوی اور اسی قسم کے دوسرے دعاوی کفر و شرک تک پہنچ چکے ہیں۔ اس کا الہام ہے کہ: (الارض والسماء معک کما هو معی، تذکرہ ص ۶۵ طبع سنوم) زمین آسمان جیسے خدا کے ماتحت ہیں ایسے مرزا کے بھی ماتحت ہیں۔ ایک اور الہام ہے کہ: (یتیم اسمک ولا یتیم اسمی، تذکرہ ص ۵۱ طبع سنوم) خدا کہتا ہے کہ میرا نام تو ناقص رہے گا۔ مگر تیرا نام ضرور کامل ہو جائے گا۔ پہلے دعوے میں شرک جلی اور دوسرے میں وہ غرور دکھایا ہے کہ کسی فرعون نے بھی نہیں دکھایا۔ اس لئے جو ان اقوال کا مصدق ہو وہ بلاشبہ کافر و مشرک ہے اور کسی مسلم کو جائز نہیں کہ کسی مشرک سے تعلق زوجیت قائم رکھے اور رشتہ زوجیت قائم ہونے کے بعد ایسے عقائد کا مصدق ہونا موجب انزاق ہے۔ علاوہ ازیں مرزا (محمود) نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جو اس کی نبوت کا کلمہ نہیں پڑھتا۔ خواہ وہ مرزا کا مکلف نہ بھی ہو وہ کافر ہے اور اہل اسلام کو کافر کہنے والا خود کافر ہوتا ہے۔ پھر مرزا نے تو بین انبیاء میں کچھ کمی نہیں چھوڑی: (لو لاک لما خلقت الافلاك، حقیقت الوحی ص ۹۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۲) کے دعوے میں آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکت پر سخت حملہ کیا ہے اور اپنے آپ کو علت تکوین عالم بتاتے ہوئے آنحضرت ﷺ کو بھی متشی نہیں کیا۔ (پھر طرفہ یہ کہ دعویٰ غلامی ہے۔) اتنی مختصر احررہ محمد کرم الدین از بھین ضلع جہلم تحصیل چکوال، نور حسین از بادشہانی، محمد فیض الحسن مولوی فاضل بھین ضلع جہلم۔

(۲۵) ضلع سیالکوٹ (سنی)

الف مرزا قادیانی کے عقائد کفر ہیں اور جو ایسے مذہب کا مصدق ہے۔ اس کے ساتھ رشتہ زوجیت کرنا ہرگز جائز نہیں۔ بلکہ تصدیق بعد از نکاح موجب افتراق ہے: (من بلفظ کفر یکفر وانا کل من ضحك عليه او اسحسنه او یرضی به یکفر (قواطع الاسلام) من حسن کلام اهل الهوال وقال معنوی او کلام له معنی صحیح ان کان ذالک کفر من القائل کفر الحسن (البحر الرائق) ایما رجل سب رسول الله ﷺ ادکذبه ادعابه او تنقصه فقد کفر بالله و بانته منه امرته (کتاب الخراج للامام ابی یوسف) ابو یوسف محمد شریف عفی عنہ کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ۔

ب مرزا کے عقائد کفریہ کا جو مصدق ہو وہ بھی کافر ہے۔ لقولہ تعالیٰ: ”ومن یتولهم منکم فانه منہم۔“ امام اعظم ابو حنیفہؒ کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور مقام استدلال پر علامت نبوت کیلئے کچھ مہلت مانگی تھی تو آپ نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جو شخص اس سے نبوت کی علامت طلب کرے گا۔ وہ کافر ہوگا۔ کیونکہ وہ آنحضرت ﷺ کے اس فرمان کا مذبقر ادا کیا جائے گا کہ: (لانیسی بعدی) میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (الخیرات الحسان لابن حجر المکی) پس مرزا کے مصدق سے رشتہ زوجیت جائز نہیں کوئی کرے بھی تو کالعدم ہوگا۔ حررہ ابو الیاس محمد ام الدین قادری کوٹلی لوہاراں مغربی۔

ج ایسا شخص کافر ہے اور کافر سے نکاح درست نہیں جامع الفصولین و فتاویٰ ہندیہ میں ہے: ”قال انا رسول الله او قال بالفارسیة من پیغمبرم یرید به من پیغامبرم یکفر“ علامہ یوسف اردوبیلی شافعی کتاب الانوار میں لکھتے ہیں کہ: ”من ادعی النبوة فی زماننا او صدق مدعیها او اعتقد نبیافی زمانہ او قبلہ من لم یکن نبیا کفر۔“ جو شخص ہمارے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کرے یا مدعی نبوت کی تصدیق کرے یا یہ اعتقاد رکھے کہ آپ کے زمانہ میں یا آپ سے پہلے وہ شخص نبی تھا کہ جس کی نبوت کا ثبوت نہیں وہ کافر ہوگا۔ رقمہ ابو عبد القادر محمد عبد اللہ امام مسجد جامع کوٹلی مذکور، سید میر حسن از کوٹلی لوہاراں الفقیر السید فتح علی شاہ خفی قادری از کھر و سیداں ضلع سیالکوٹ۔

(۲۶) ضلع ہوشیار پور (سنی)

جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی کا ذہب کی تصدیق کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اہل اسلام کے ساتھ ایسے شخص کا تعلق زوجیت جائز نہیں اور ازدواج کے بعد اس کے دعاوی کی تصدیق موجب فرقت ہے۔ حررہ نور الحسن جمللی مدرس مدرسہ خالقیہ کوٹ عبدالحق الجواب صحیح، اللہ بخش پٹیا لوی مدرس عربی مدرسہ خالقیہ، محمد فاضل گجراتی مدرس مدرسہ خالقیہ، عبد الحمید جمری از کوٹ عبدالحق۔

(۲۷) ضلع گورداسپور (سنی)

عورت اگر مرزائی عقیدہ کی ہو تو نکاح نہیں ہوگا۔ چہ جائیکہ مرد اس عقیدہ کا ہو۔ اگر بعد انعقاد نکاح یہ اعتقاد احد

الزوجین کا ہو جائے تو نکاح باطل ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب! بندہ عبدالحق دنیاگری مورخہ ۲۰ جمادی الثانیہ ۱۳۶ھ۔
(۲۸) ضلع گجرات پنجاب (سنی)

مرزا قادیانی کے مصدق سے اہل اسلام کا باہمی رابطہ ازدواج ہرگز درست نہیں۔ فقہاء نے بعض بدعات بھی مکفہ فرمائی ہیں۔ بھلا یہ تو صاف کفریات ہیں۔ واللہ الہادی! حررہ العبد الاواہ الشیخ عبداللہ عفی عنہ از ملکہ الجواب صحیح، بندہ عبید اللہ از ملکہ۔

(۲۹) ضلع گوجرانوالہ (سنی)

الف..... جو لوگ اعتقادات مذکورہ میں مرزا قادیانی کے معتقد و مصدق ہیں۔ ان سے علاقہ زوجیت ہرگز نہ کرنا چاہئے۔ حررہ حافظ محمد الدین مدرس مسجد حافظ عبدالمنان مرحوم۔

ب..... بے شک جن لوگوں کا ایسا عقیدہ ہے ان کے ساتھ مخالطت اور مناکحت جائز نہیں۔ حررہ عبداللہ المعروف بہ غلام نبی از سوہدرہ الجواب صحیح محی الدین نظام آبادی عفی عنہ، عمر الدین معلم وزیر آباد مسجد برنے والی۔ خاکسار عبدالغنی!

ج..... بے شک مرزا کے کفر میں کوئی شبہ نہیں۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو خدا کا شریک ثابت کرتا ہے۔ اس لئے مرزائیوں سے مناکحت ناجائز ہے۔ حررہ احمد علی بن مولوی غلام حسن از چک بھٹی۔
(۳۰) شہر امرتسر (سنی)

(۱)..... مدعیان نبوت و رسالت کے ارتداد و کفر میں کوئی اہل ایمان و علم متردد نہیں ہو سکتا۔ اس قسم کے لوگوں سے رشتہ و ناٹہ کرنا بالکل حرام ہے اور اگر بیوی یا میاں اب مرزائی ہو جائے تو نکاح واجب الفسخ ہے اور مقننین اہل اسلام کا فرض ہے کہ گورنمنٹ سے ایسے قانون کے نفاذ کی اپیل کریں تاکہ ہمارے مذہب اور ضمیر کے خلاف کوئی ایسا فیصلہ نہ ہو سکے کہ جس سے ہمارے حقوق تلف ہوں۔ کیونکہ مرزائی بجائے خود ہے جو مرزائیوں کو مسلمان تصور کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ ختم رسالت وغیرہ بدیہیات دین کو غیر ضروری خیال کرتے ہیں۔ بلکہ دراصل منکر ہیں۔ حررہ ابو الحسن غلام المصطفیٰ الحنفی القاسمی الامر تسری عفا اللہ عنہ!

(۲)..... مرزا غلام احمد قادیانی کی تالیفات اس کے کفر پر معتبر گواہ (شاہد عدل) ہیں جن کے سامنے اس کا ایمان بالکل ثابت نہیں ہو سکتا۔ بالخصوص کشتی نوح ضمیمہ انجام آتھم اور دافع البلاء کو دیکھنے والا اس کے کفر میں کبھی شک نہیں کر سکتا۔ پس جو لوگ اسے نبی مانتے ہیں ان سے محبت، دوستی، رابطہ رشتہ پیدا کرنا یا قائم رکھنا جائز نہیں: ”لقولہ تعالیٰ لا تتخذوا الکفرین اولیاء من دون المؤمنین ولقولہ تعالیٰ لا یتخذ المؤمنون الکفرین اولیاء من دون المؤمنین ومن یفعل ذالک فلیس من اللہ فی شئی“ امام ومتولی مسجد کوچہ سخی امرتسر۔

(۳)..... مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر

ہے۔ (دیکھو شرح فقہ اکبر ملا علی قاری) لہذا جماعت مرزائیہ خارج از اسلام ہے۔ سب مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے اور شرعاً مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور اس کی عورت اس پر حرام ہے اور اپنی عورت کے ساتھ جو صحبت کرے گا وہ زنا ہے اور ایسی حالت میں جو اولاد کہ پیدا ہوتی ہے ولد الزنا ہوگی اور مرتد جب بغیر توبہ کے مرجائے تو اس پر جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام ہے۔ بلکہ مانند کتے کے بغیر غسل و کفن کے گڑھے میں ڈالا جائے۔ (ملاحظہ ہو کتاب الاشباہ والنظائر): ”اللھم توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین ولا تجعلنا من المرزائیین“۔ حررہ عبدالغفور الغزنوی عفا اللہ عنہ! الجواب صحیح محمد حسین۔

(۴) مرزا قادیانی کا فقہ اسلام میں آفات کبریٰ سے ہے۔ اس کا کفر علماء عربانین نے قدیمًا و حدیثًا ثابت کیا ہوا ہے۔ اہل اسلام کے اس باب میں کئی کتب و رسائل و اشتہارات موجود ہیں اور وہ اسی عقیدہ کفریہ پر مر گیا ہے۔ اب بھی جو کوئی اس کو نبی جانے اور اسی طرح کا عقیدہ رکھے وہ بھی باریب بموجب شریعت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰت والتحبہ کافر ہے اور مومنہ سنیہ سے اس کا نکاح فسخ ہے اور مومنہ سنیہ کا نکاح مرزائی سے باندھنا حرام ہے اور یہ نکاح باطل ہے: ”قال اللہ عز وجل: لاھن حل لھم ولاھم یحلون لھن“۔ ”الایۃ ہذا فقط واللہ اعلم! ابو اسحاق نیک محمد عفی عنہ مدرس مدرسہ غزنویہ تقویۃ والا سلام امرت سرب۔ (۵) بندہ کومضامین بالا مذکورہ میں اتفاق ہے۔ واقعی مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد باطلہ دائرہ اسلام سے اس کو خارج کرتے ہیں۔ فقط محمد تاج الدین مدرس بی این ہائی سکول امرتسری۔

(۶) مرزا غلام احمد قادیانی نے علی الاعلان دعویٰ نبوت کیا اور دیگر انبیاء کی توہین کی۔ بعض کو گالیاں دیں اور مذکورۃ الصدر سارے دعوے بھی کئے۔ جن کی بنا پر وہ خود کافر ہو کر مرزا اس کے ماننے والے بھی کافر۔ ان سے ہر قسم کا قطع تعلق کر لیا جائے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔

(۷) اقوال مذکورہ اکثر کفریہ ہیں جن کی تاویل سے بھی مخلص کی صورت پیدا نہیں ہوتی۔ لہذا ان اقوال کا ماننے والا اور مصدق اس قابل ہرگز نہیں کہ اس کے ساتھ رشتہ زوجیت پیدا کیا جائے اور اگر نکاح پہلے ہو چکا ہے تو افتراق ضروری ہے۔ مسکین سلطان محمد بقلم خود! جواب صحیح ہے سلام الدین عفا اللہ عنہ۔

(۸) الجواب! جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال مذکورہ بالا کا مصدق ہے اور ان کو صحیح مانتا ہے وہ شرعاً کافر و مرتد ہے۔ اور کافر و مرتد کا نکاح عورت مسلمہ سے ہرگز جائز نہیں اور اگر بعد از نکاح ناکح مرزائی ہو گیا تو فوراً نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ لہذا اعلان کرنا چاہئے کہ کوئی شخص مسلمان مرزائیوں سے زوجیت کا تعلق پیدا نہ کرے۔ حکیم ابوتراب محمد عبدالحق! الجواب صحیح! ابو الفقیر محمد شمس الحق امرتسری۔

(۹) جو شخص مرزا قادیانی کا ان اقوال میں مصدق ہو۔ اس کے ساتھ مسلم غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا جائز نہیں۔ محمد داؤد غزنوی امرتسری۔

(۱۰) الجواب! قادیانی مدعی نبوت نے جو کچھ خارج از اسلام عقائد پھیلانے میں وہ صاف صاف اس

کے کافر ہونے پر بین ثبوت ہیں اور جس قدر اس نے اہل اسلام سے اظہار نفرت کیا ہے۔ اسی قدر ہم بھی اس کے ہم عقیدہ اور مریدوں سے نفرت کریں تو ہمارے مذہبی احساس کا نتیجہ ہوگا۔ اس لئے جملہ اہل اسلام کو ضروری ہے کہ ان سے قطع تعلق کریں اور بالخصوص مناکحت اور کفن و دفن سے ضرور اجتناب کریں۔ نور احمد عفی عنہ پسروری ثم امرت سری ۲۵ شوال ۱۳۳۸ھ 'الجواب صحیح' غلام محمد مولوی فاضل منشی فاضل اول مدرس دینیات اسلامیہ ہائی سکول امرتسر، الجواب صحیح، محمد نور عالم مولوی فاضل منشی فاضل مدرس عربی اسلامیہ ہائی سکول امرتسر۔

(۱۱)..... میری مدتوں کی تحقیق میں اچھی طرح سے ثابت ہو چکا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا فطر قطعی اور کذاب یقینی ہے اور جو لوگ دیدہ و دانستہ اس کے تابعدار اور اس کے مذہب کے پابند ہیں۔ ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ پس مسلمہ عورت کے ساتھ مرزائی مرد کا نکاح منہج ہے: (لا ھن حل لھم ولا ھم یحلون لھن) بلا طلاق اور جگہ نکاح جائز ہے اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں بھی دفن نہ ہونے دیں۔ ایسے کافر ہیں کہ پہلے زمانوں میں ان کی نظیر نہیں ملتی۔ والاعلم عند اللہ! محمد علی عفا اللہ عنہ واعظ ۲۷ شوال ۱۳۳۸ھ

(۱۲)..... بحکم حدیث شریف: ”زوجوا من ترضون دینہ“ مرزائی سے محمدی خاتون کا نکاح نہ ہونا چاہئے اور اگر ہو جائے تو فسخ کر لینا چاہئے۔ ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری۔

(۳۱) فسخ گرٹھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (سنی)

اما بعد! (۱)..... فنقول ان المرزادعوى وفات المسيح (۲)..... القول بحیوة المسيح
شرك (۳)..... الجنة والنار لا حقیقت لهما (۴)..... الله جسم غیر متناه (۵)..... النصوص لیست
على ظواهرها (۶)..... فوقیة نفسه على رسولنا صلى الله عليه وسلم علما (۷)..... النبوة
لنفسه (۸)..... دوامها بعد ختم الرسالة (۹)..... تحصيل النبوة بالاكتساب (۱۰)..... التمثل
بعيسى بل بجميع الانبياء (۱۱)..... فضيلة نفسه على المسيح (۱۲)..... الاجراء، الوحي
(۱۳)..... ضرورة الايمان به (۱۴)..... المجالسة بالله (۱۵)..... المجانسة به (۱۶)..... كونه
زوجة لله (۱۷)..... ولد الله (۱۸)..... كونه قيم الله فى كائناته (۱۹)..... واتحاد ذاته بذات الله
(۲۰)..... شركه فى صفته الخلق وقدرته ۱۰ فهذه عشرون امرا كله كفر يخالف الاسلام بل
وتصديق المرزافیه من الكفر انكفى منها الرجل فى كفره واحد فكيف اذا اجتمعت جميعها
فى قائلها الاقوال ذلك وحدى بل صرح بكفره من الائمة المتقدمين القاضى عياض فى
الشافاوملا على القارى فى شرح الفقه الاكبر وابن حجر واخرون فى مصنفاتهم
(ملخصاً) عبدالحی بن مولانا عثمان عفا اللہ عنہ ۲۷ یقعدہ ۱۳۳۸ھ ولا يجوز لاهل الاسلام ان يعاملوا
المرزائية فى امر دينيا كان او غير دين 'انا العاجز محمد فاضل بن المولوى محمد اعظم مرحوم فتح گڑھی۔

مرزائیوں سے نکاح ہی درست نہیں۔ چہ جائیکہ افتراق کی حاجت ہو۔ محمد عبد اللہ فتح گڑھی

تمت هذه الفتاوى فالمرجو من المسلمين ان يعملوا بها!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَنْ آمَنَ بِمَا نَزَّلْنَا مِنْ كِتَابٍ مُخْتَلَفٍ لِقَاءِ رَبِّهِ
فَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّبِعْنَا فَاتَّبَعَ وَأَخَذَ الْأَمْرَ عَلَى
نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ

استنکاف المسلمین عن مخالطة المرزائیین!

یعنی

مرزائیوں سے ترک موالات

شائع کردہ!

انجمن حفظ المسلمین امرتسر

بسم الله الرحمن الرحيم

عن ابی سعید و مالک بن انس مرفوعاً (یخرج) قوم یحسنون القیل و یسئون الفعل یقرء
وان القرآن ولا یجاوز تراقیهم یمرقون من الدین مروق السهم من الرمیة. (رواه البذاوذ صحیحہ)

حضرت ابوسعید اور مالک بن انسؓ سے مرفوع حدیث مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ
نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو بہت اچھی باتیں کرے گی مگر کام
بہت برے کرے گی۔ قرآن پڑھے گی مگر اس کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ اسلام اور
(اسلامی ہمدردی) سے اس طرح باہر نکل جاوے گی جیسا شکار (کے جسم) سے تیر نکل جاتا ہے۔

استنکاف المسلمین

عن

مخالطة المرزائیین

یعنی مرزائیوں سے ترکِ موالات

جس میں قرار پایا ہے کہ حسب فتاویٰ علمائے کرام (سنی و شیعہ) مرزائیوں سے
میل جول اور شادی غمی میں شریک ہونا منع ہے اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مرزائی جماعت
کے عقائد اہل اسلام کے خلاف ہیں۔ وفاتِ مسیح کا مسئلہ ثابت نہیں کر سکتے۔ حضرت مسیح کی
قبر کشمیر میں نہیں اور یہ کہ مرزائی اور ایران کے بابی مذہب کے پیرو ہمارے نزدیک یکساں
ہیں اور یہ کہ جو شخص مرزا غلام احمد کی نسبت حسن ظن رکھے یا اس کے کفر کا اظہار نہ کرے وہ
بھی مرزائی فرقہ میں داخل ہے نہ اس کی امامت جائز ہے اور نہ جنازہ۔

چار ضروری سوال و جواب

(ماخوذ از رسالہ تائید الاسلام لاہور ۲۰ جولائی ۱۹۲۰ء)

سوال کیا مرزائیوں کا یہ کہنا درست ہے کہ حضرت مسیح کی قبر محلہ خانپار سرینگر کشمیر میں موجود ہے؟

جواب مرزا قادیانی پہلے کہتے تھے کہ مسیح کی قبر گلیل یا شام میں ہے اب کہتے ہیں کہ ایک نئی انجیل کی رو سے مسیح کی قبر کشمیر میں قرار پائی ہے کچھ عرصہ کے بعد کچھ مجب نہیں کہ مسیح کی قبر قادیاں میں قرار پا جائے بہر حال مرزائیوں کا یہ خیال چند وجوہ سے غلط ہے۔ اول یہ کہ محلہ خانپار میں جو قبر ہے وہ کسی مسلمان بزرگ کی ہے کیونکہ وہ قبلہ رخ ہے ورنہ اس کا رخ بیت المقدس کو ہوتا۔ دوم یہ کہ حضرت مسیح کا کشمیر میں بقول مرزا قادیانی ۸۷ سال تک رہنا اور کسی ایک کا بھی عیسائی مذہب قبول نہ کرنا ناممکن ہے۔ سوم یہ کہ کسی دلیل سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ کٹمن راستے سے کشمیر میں آئے جس قدر ایسے حوالے دیے جاتے ہیں وہ یا تو جھوٹی انجیلوں کے ہیں کہ جنہیں خود اہل انجیل عیسائی بھی تسلیم نہیں کرتے اور یا شہید مہارتوں سے امکانی طور پر ثابت کیا جاتا ہے۔ چہارم یہ کہ کسی جغرافیہ دان یا کسی عیسائی سلطنت نے اس کی تصدیق نہیں کی یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان کو اپنے نبی کی قبر کی خبر نہ ہو۔ پنجم یہ کہ خود کشمیری روسائے عظام طوائف کرام کی تحریریں اس خیال کی سخت تردید کر رہی ہیں۔ جناب مفتی حسام الدین صاحب مفتی اعظم کشمیر لکھتے ہیں کہ اسلام سے پہلے ہندو مذہب کے سوا کشمیر میں یہودی اور عیسائی مذہب کا نام و نشان تک نہیں ملتا اور نہ کوئی ملکی تاریخ ثبوت دیتی ہے اور نہ ہی کسی فرد بشر کی زبانی معلوم ہوتا ہے کہ کشمیر میں عیسائیت بھی تھی اور محلہ خانپار میں ایک مسلمان بزرگ کی قبر ہے اور جن کا یہ خیال ہے کہ یہ حضرت مسیح کی قبر ہے محض جھوٹ بالکل لغو اور بے بنیاد ہے۔ ہاں بعض تواریخ میں لکھا ہے کہ اس بزرگ کا نام یوز آصف تھا شاید مرزائیوں نے اسے بگاڑ کر یسوع سمجھ لیا ہو اور یہ غلط ہے کیونکہ تاریخ اعظم کشمیر و کتاب یوز آصف دیلوہر حکیم اور کتاب اکمال الدین مرینی ص ۳۸۸ میں صاف لکھا ہے کہ یہ یوز آصف راجہ جیسیر کا زاہد تبارک الدین لڑکا تھا حکیم دیلوہر لڑکا سے اسے مذہبی تعلیم دینے آتا تھا پچھلے تعلیم کے بعد ایک دفعہ وہ نصف شب کو فیرو ملک کو چلا گیا اور یاد الہی میں مصروف رہا پھر اپنے وطن مالوف (سلاہت) کو واپس آیا۔ اور چند ایام وہاں ٹھہرا پھر ہمیشہ کے لیے اہل وطن کو خیر باد کہہ کر کشمیر آ گیا اور وہیں مرا۔ اس امر کی تصدیق کئی بعض معتبر اشخاص نے بھی کی ہے جیسے مولوی صدر الدین صاحب، قاضی محمد سعد الدین صاحب، مولوی عماد الدین صاحب، قاضی محمد شریف صاحب سید حسن شاہ صاحب از کشمیر وغیرہ۔

سوال کیا مرزائی کا جنازہ پڑھنا جائز ہے؟

جواب نہیں کیونکہ مرزائی ہمارے نزدیک کافر ہیں اور جنازہ مسلمان کا ہوتا ہے۔

(مولوی غلام قادر مرحوم بمیروی)

سوال جو اہلسنت مرزائی کا جنازہ پڑھے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب..... اس سے علانیہ توبہ لینی چاہیے کیونکہ قرآن شریف میں ہے۔ لا تقصل علی احد منهم مات ابدأ (توبہ ۸۴)
(کتبہ مفتی محمد عبداللہ ٹوکی لاہور حال وار دہلکتہ)

سوال..... جو مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان جانے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب..... مرزا انبیاء کی توہین کرتا ہے نصوص قطعیہ کا منکر ہے۔ مدعی نبوت ہے اس لیے اس کے کفر میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا اب جو شخص شک کرے گا وہ دیا تو در پردہ مرزائی ہوگا یا منافق۔

استنکاف جمیع المسلمین

عن المخالطة

بالمزائفة المسيحين

الحمد لاهله والصلوة علی اہله

ناظرین! آپ کو معلوم ہے کہ پنجاب میں مرزائی جماعت نے ایک نئی نبوت کی بنیاد ڈال کر اہل اسلام کو بظاہر دو مختلف فرقوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے نہ صرف سنی شیعہ کے ساتھ ان کا اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے بلکہ لین دین، عقائد، اصول اور عبادات و معاملات میں بھی زمین و آسمان کا فرق پڑ گیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آغاز مسیحیت میں کئی رنگ بدلے۔ سب سے پہلے اپنے آپ کو صوفی منشی ظاہر کیا۔ پھر مجدد بنے۔ پھر حکم، پھر نذیر، اس کے بعد مسیح ہونے کے مدعی ہوئے۔ پھر کرشن اوتار اور سب کے اخیر نبوت کا دعویٰ شائع کیا اور بہت جلد دنیا سے رخصت ہوئے۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی نے اہل اسلام کے سامنے صرف مسیح موعود ہونے کا دعویٰ پیش کیا تھا جسے باخبر اور دقیقہ شناس اہل اسلام نے بڑے زور و شور سے رد کیا۔ مگر درحقیقت ان کا صرف ایک ہی دعویٰ نہ تھا۔ بلکہ ان کی کتاب ”آئینہ کمالات“ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حسب عقیدہ فلاسفہ یونان آپ کے متعدد دعوے تھے اور آپ اس امر کے معتقد تھے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جناب رسالت مآب حضرت خاتم المرسلین علیہ السلام کے بابرکت عہد تک سلسلہ نبوت کا ایک دور ختم ہوا جس میں تمام انبیاء و رسل صلوات اللہ علیہم اجمعین اپنی جسمانی حالت میں دنیا میں آ کر اپنے اپنے مقررہ وقت پر تبلیغ رسالت کرتے رہے آنحضرت ﷺ کے بعد دوسرا دور شروع ہوا جس میں پھر وہی انبیاء اور رسول روحانی طور پر وقتاً فوقتاً فرداً فرداً تشریف لا کر امت محمدیہ کو مذہبی غلطیوں سے بچا کر راہ راست پر لاتے رہے۔ یہی بروز انبیاء کا معنی ہے جو ظہور مہدویت کے مترادف ثابت ہوتا ہے۔ گویا ہر ایک صدی کا مجدد کسی نہ کسی نبی یا رسول کا مظہر رہا۔ اب چونکہ پنجاب میں نئی روشنی نے اسلام میں بہت سی رخنہ اندازیاں ڈال دیں۔ اور مجموعی طور پر تھا۔ اسلامی دنیا میں وہ نقص پیدا ہو گئے تھے کہ جو گذشتہ انبیاء کے اپنے اپنے زمانہ میں ایک ایک ہو کر پیدا ہوئے تھے۔ اور انبیاء فرداً فرداً مبعوث ہو کر ان نقائص کو رفع کرتے رہے اس لیے چودھویں صدی کے آغاز میں یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ آنحضرت ﷺ کے ماتحت خدمت گزار ہونے کی حیثیت میں وہ تمام پاک روہیں مرزا غلام احمد قادیانی میں ظاہر ہو کر مسیح موعود کی صورت اختیار کریں۔ اب ثابت ہوا کہ مسیح موعود وہ مسیح نہیں ہے کہ جس کی نسبت سنی شیعہ کا متفقہ اعتقاد ہے کہ وہ مجتہد العصری آسمان پر زندہ اٹھایا گیا اور پھر آسمان سے اترے گا بلکہ یہ مسیح محمدی ہے جو اس مسیح ناصری سے (معاذ اللہ) بہتر ہے اور یہ مسیح درحقیقت تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ہے۔ پھر مرزا قادیانی اپنی کتاب

زول المسیح میں لکھتے ہیں کہ اسی بنا پر خدا تعالیٰ نے مجھے ان تمام نبیوں کے نام سے پکارا جو حضرت آدم علیہ السلام سے تا اندیم مبعوث ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو کمالات مسیح محمدی میں ظہور پذیر ہوئے ہیں آج تک کسی میں نہ ظاہر ہوئے اور نہ ظاہر ہونے کی امید ہو سکتی ہے۔ مرزا قادیانی نے اسی اصول پر اپنے عقیدت مندوں میں تمام وہ اپنے شیطانی درست اور مطابق واقع کر دکھلائے جو اہل سنت اور شیعہ کے نزدیک کفریات کی حد سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ دنیا کے موجودہ مذاہب پر نظر ڈالنے والے اس نکتہ خیال تک بخوبی پہنچ سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے جو کچھ بھی کیا ہے زیادہ تر مرزا محمد علی باب کی تعلیم سے حاصل کیا ہے اگرچہ مہدی جو پوری یا سرسید کی تقلید بھی کی ہے (اس نے ہی اپنی کتابوں میں روح اور روحانی کا لفظ کثرت سے استعمال کیا تھا اور بتایا کہ نبی مظہر الہی ہوا کرتا ہے جو وہ بولتا یا کہتا ہے وہ خدا کا فعل یا قول ہوتا ہے۔ نہ فرشتہ کی ضرورت اور نہ وحی کا تحقق اور نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ قیامت تک کھلا رہے گا۔ ختم رسالت کا بھی منکر تھا اور زمانہ حال کے مطابق نئی شریعت کا مدعی تھا۔ چنانچہ قرآن مجید کو منسوخ قرار دے کر اپنی طرف سے ایک الہامی کتاب (ایقان) کا دعویدار ہوا۔ شروع شروع میں مغلوب رہا۔ پھر زور پکڑا۔ سلطنت نے کچھ توجہ نہ کی۔ اس کی جانباز معتقد قرة العین عورت نے اس کا ہاتھ بنایا اور جب اس کے قریبی رشتہ دار اور اساتذہ مزاحم ہوئے تو اپنے ہمرازوں کے ہاتھ انھیں قتل کر دیا۔ پھر قرة العین کا فتنہ ایران میں یہاں تک بڑھتا گیا کہ جہاں وہ تبلیغ کے لیے جاتی اپنے مخالفین پر تلوار چلانے کا حکم دیتی۔ آخر الامر سلطنت نے تنگ آ کر اسے اور اس کے پیرو محمد علی کو قتل کر دیا۔ مگر مرتے مرتے اپنی جماعت میں یہ عقیدہ مستحکم کر گیا کہ جو بانی مذہب میں داخل نہیں وہ کافر ہے۔ بعینہ یہی چال مرزا قادیانی بھی چلے۔ آغاز دعاوی میں نرمی سے کام لیتے رہے۔ جب جماعت کثیر التعداد ہو گئی تو غیر احمدیوں کو (خوابی تھے یا شیعہ) کا فر قرار دیا اور ان سے عبادات اور معاملات میں الگ رہنے کا حکم دیا اس سے بڑھ کر مرزا محمد علی کے ساتھ اور کیا مشابہت ہو سکتی ہے کہ جیسے اس نے حدیث (انا مدینۃ العلم الاعلیٰ بابہا) (مجمع الزوائد طبع ۱۰۱۰ ج ۹ ص ۷۱۱ باب فی علم) میں تصرف کر کے خود ہی علی اور خود ہی باب العلم بن بیٹھا۔ اسی طرح مرزا قادیانی نے آیہ (باتی من بغیدی اسْمُهُ اَحْمَدُ) (الف ۶) کے ماتحت خواہ مخواہ داخل ہونے کے بعد غلام کا لفظ اڑا کر مجسم احمد بن کر دکھلایا۔ اسی طرح دونوں کی تعلیم پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں ایک ہی اصول کے پابند تھے بلکہ یوں کہا جاسکتا ہے کہ جس قدر آج تک مدعی مہدویت گزرے ہیں سب کا نصب العین ایک ہی رہا ہے اور بستان مذاہب اور کتاب العلل والنحل جن کی نظروں سے گزری ہیں ان سے پوشیدہ نہیں کہ آج سے پہلے کئی مہدی گزر چکے ہیں جن میں سے سلطان جلال الدین اکبر کا نام خصوصیت سے لیا جاسکتا ہے کہ جس نے دین الہی کی بنیاد رکھی تھی لیکن دعویٰ مسیحیت میں مرزا محمد علی بابی اور مرزا غلام احمد قادیانی اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ ایرانی مسیح اور پنجابی مسیح کا گو دعویٰ متحد ہے مگر فرق اتنا ہے کہ ایرانی مسیح شیعہ مذہب میں پیدا ہوا اور پنجابی مسیح اہلسنت کا ایک فرد تھا۔ پھر وہ ایرانی مسیح ایک سید مہدی کا قاتل ہوا جو اس سے پہلے دس سال مدعی مہدویت بن کر مر گیا اور پنجابی مسیح کل دعاوی کا خود ذمہ دار بنا۔ ایرانی مسیح کا مرنا ہی تھا کہ پنجابی مسیح اس سے بڑھ کر چار قدم آگے بڑھا اور روایات مذہبی کو توڑ توڑ کر ایسا سیدھا کیا جو ایرانی مسیح کے خواب و خیال تک بھی نہیں آتا تھا۔ بہر حال مرزا قادیانی نے دنیا کے تمام کمالات کا مظہر اپنی ذات کو قرار دیا اور جب خود سب کچھ بن بیٹھے تو جن جن پیغمبروں اور بزرگوں کے الگ الگ مشہور اور متبرک مقامات تھے یہ ضرور تھا کہ مرزا قادیانی کا مسکن اور مولد بھی ان سے موسوم ہوتا اس لیے مرزا قادیانی نے قادیان کی نسبت حسب ذیل دعاوی شائع کیے۔

اول یہ کہ..... قادیاں کادیاں نہیں کیونکہ قدمہ جو ظہور مہدی کا مسکن ہے قادیاں سے ملتا جلتا ہے۔ بڑی کوشش اور زر کثیر خرچ کرنے سے سرکاری کاغذات میں کاف کو قاف سے تبدیل کرایا۔ حالانکہ یہ ایک ادبی غلطی تھی کیونکہ کادی کیڑے کو کہتے ہیں یہاں کیڑہ فروش اراپیوں کی آبادی ہوگی جیسے بنالہ میں کادی قوم کے افراد موجود ہیں۔ مرزا قادیانی نے یہ بھی لکھا ہے کہ قادیاں قاضیان تھا۔ ان کے باپ دادا قاضی تھے۔ مگر یہ تحقیق دو طرح سے مخدوش ہے اول یہ کہ مسیحیت پیدا کرنے میں اسے کچھ دخل نہیں۔ دوم یہ کہ اس وقت اس قصبہ کا نام قاضیان والا چاہے تھا نہ قاضیان مگر مرزا قادیانی کے اس خیال سے ممکن ہو سکتا ہے کہ کادی (کیڑہ فروش) کی جمع کادیاں ہوگی نہ کہ قاضی کی۔

دوم یہ کہ..... قادیاں دارالامان ہے کیونکہ جب لولاک لما خلقت الافلاک کا مصداق (معاذ اللہ) مرزا وہاں موجود ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کو دارالامان یعنی مکہ نہ کہا جائے۔ مرزا قادیانی نے اس دعویٰ میں جناب خاتم المرسلین کا مظہر ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے اور مَنْ دَخَلَهُ كَانِ اِمْنًا کے تحت میں قادیاں کو داخل کیا۔ سوم یہ کہ..... وہ مدینہ النبی ہے کیوں؟ جب (معاذ اللہ) مرزا قادیانی نبی ہیں تو قادیاں کو مدینہ النبی کہنے میں کیا مضائقہ ہے۔ قادیاں ہی مکہ ہے اور قادیاں ہی مدینہ منورہ۔ آپ نے اس سے بھی ختم رسالت کا مظہر بن کر دکھایا ہے۔

چہارم یہ کہ..... قادیاں میں جنت البقیع ہے کیونکہ جب اس کو مدینہ منورہ کا خطاب دیا گیا تو جس جگہ ایسے نبی کا مقبرہ ہوگا۔ کس لیے وہ جنت البقیع نہیں ہو سکتا۔

پنجم یہ کہ..... مسجد حرام قادیاں میں ہے درحقیقت یہ وہ مسجد ہے جو بیت اللہ شریف کے ارد گرد موجود ہے لیکن جب قادیاں بروزی طور پر مکہ بن گیا تو اس کی مسجد کو مسجد حرام بننے میں کیا دقت ہے؟ ششم یہ کہ..... مسجد اقصیٰ بھی یہاں موجود ہے۔ جب قادیاں میں مسیح پیدا ہوا اور مسیح کا معبد مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) تھا۔ اس لیے قادیاں کی دوسری مسجد مسجد اقصیٰ ہوئی۔

ہفتم یہ کہ..... قادیاں ہی منارہ بیضاء شرقی دمشق ہے کیونکہ منارہ نور کی جگہ ہوتی ہے اور یہاں نبوت کا نور ظاہر ہوا اور دمشق ایک معزز خاندان ہو سکتا ہے۔ مرزائی خاندان ایشیائی اقوام میں بزرگ ترین قوم ہے اس لیے دمشق سے مراد خاص شہر نہیں۔ مرزا قادیانی یہاں بھی ادبی غلطی کر گئے ہیں آج کل منارہ لائٹ ہاؤس کو کہتے ہیں اور آپ نے وہاں منارۃ المسیح قائم کرتے ہوئے لائٹ کا کوئی انتظام نہیں کیا۔ اور اہل اسلام میں سب سے بڑھ کر قوم سادات تسلیم کی گئی ہے۔ مرزائی اور مغلوں کو ان کے مقابلہ میں کچھ وقعت نہیں دی جاتی۔

ہشتم یہ کہ..... وہ مہدی آباد ہے کیونکہ یہاں مہدی پیدا ہوا تھا۔ جو کچھ دنوں بعد خود بخود بے اختیار مسیح بنا اور پھر کرشن ادتار کا پیرا ہن بدل کر اس جہان سے رخصت ہوا۔ لیکن ناظرین! پنجاب کے دوسرے علاقوں میں بھی بعض دیہات کا نام مہدی آباد پایا جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہاں بھی ایسے مہدی پیدا ہو کر مرچکے ہوں۔

نہم یہ کہ..... وہ باب لد ہے۔ لدھیانہ اسی سمت میں واقع ہے۔ اور یہ لدھیانہ کا دروازہ ہے جہاں حضرت مسیح کا نزول ہوگا۔ یہ تاویل ایسی گھڑی ہے کہ جیسے کسی نے کہا تھا کہ ”صوم و صلوٰۃ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں دو

معزز آدمی تھے حضور ﷺ نے ان کے سامنے توفیر کے ساتھ پیش آنے کا حکم دیا ہوا تھا۔ مگر بعد میں لوگوں نے نماز روزہ گھڑ لیا۔“ غرضیکہ اس قسم کی بے سرو پا تاویلیں کی ہیں کہ جن کا کچھ ٹھکانہ نہیں۔

مذکورۃ الصدر وجوہات سے وہاں کے باشندے کچھ مشرکین میں داخل ہوئے اور کچھ مہاجرین و انصار میں۔ مرزا قادیانی مرے تو حکیم نور الدین نے حضرت ابوبکر کا منصب سنبھالا۔ پھر جب وہ مرے تو آج کل حضرت عمر کا زمانہ مرزا محمود قادیانی دکھا رہے ہیں۔ اور مرسل یزدانی کا خطاب حاصل کر رہے ہیں کچھ عرصہ کے بعد آپ بھی مدعی نبوت ہونے کو ہیں۔ مرزا محمود قادیانی نے ہر چند اپنی ذاتی اسلام کی اشاعت میں کوشش کی مگر بجائے یگانگت کے مرزائی جماعت میں بیگانگت پیدا ہو گئی۔ مسٹر محمد علی نے لاہور میں بیعت (پیری مریدی) کا سلسلہ شروع کر دیا۔ مولوی احسن امر وہی قادیاں سے الگ ہو کر لاہوری جماعت میں شامل ہو گئے۔ گوجرانوالہ میں ظہیر الدین اروپائی نے الگ جماعت قائم کر لی اور عبداللہ تھاپوری الگ بیعت لے رہا ہے۔ یہ چار مذاہب شائد اسلامی چار مذاہب کا نقشہ ہوں۔ مگر حضرات! اسلامی چار مذاہب ایک دوسرے کو حق پر سمجھتے ہیں مگر مرزائیوں ہونے میں تو باہمی کفر و اسلام کا فرق ہے۔ لاہوری جماعت قادیانی جماعت کو مشرک بتاتی ہے کیونکہ اس نے مرزا قادیانی کے مشرکانہ الہام کو صحیح تسلیم کیا ہے اور قادیانی لاہوریوں کو مرتد یقین کرتے ہیں کیونکہ انھوں نے مرزا قادیانی کے طریق مشرب سے انحراف کیا ہے اور ان کو نبی تسلیم نہیں کیا۔ ظہیر الدین اروپائی مظہر کا مدعی ہے اس کا دعویٰ ہے کہ مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ ”میرے بعد یوسف آئے گا بس اسے یوں ہی سمجھ لو کہ وہ خدا ہی اترتا ہے۔ اسے مرزا قادیانی کی صحیح جانشینی کا دعویٰ ہے اور مرزا محمود کو غاصب اور ظالم قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ قادیاں کی طرف منہ کر کے عبادت کرنا افضل ہے کیونکہ وہ مکہ ہے جہاں ایک رسول نے جنم لیا تھا۔ عبداللہ تھاپوری کا دعویٰ ہے کہ اسے وہ انکشاف ہوا ہے کہ مرزا قادیانی کو بھی نصیب نہیں ہوا۔ اس کو اپنے بازو سے الہام ہوتا ہے اور اپنی کتاب تفسیر آسمانی میں حضرت آدم علیہ السلام کو حضرت حوا سے خلاف فطرت انسانی سے ملوث ہونے کا الزام لگاتا ہے۔ وزیر آباد کے پاس ہی سمبڑیال ایک گاؤں ہے وہاں کے ایک (محمد سعید نامی) مرزائی کو یہ خط سوجھا ہے کہ مرزا نے تجدید اسلام کو شروع کیا تھا۔ مگر اخیر تک نہ پہنچا سکے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے قمر الانبیاء بنا کر مبعوث کیا ہے اس کے یہ عقائد ہیں۔ شراب جائز ہے، اپنی رشتہ داری میں نکاح ناجائز ہے، حضرت مسیح یوسف نجار کے بیٹے تھے، ختنہ ناجائز ہے وغیرہ وغیرہ۔

بہر حال ان مرزائی چار جماعتوں کا اس پر اتفاق ہے کہ مسیح موعود مرزا قادیانی ہی تھے اور ان کا کلام وحی من اللہ ہے اس کے مقابل اہل اسلام کی جماعتیں ان دونوں امور کی منکر ہیں۔ صرف منکر ہی نہیں بلکہ مرزا قادیانی کو شروع سے اخیر تک کافر اور مرتد قرار دیتی ہیں اور لین دین معاملات اور عبادات میں ان سے الگ رہی ہیں۔ اور آج کل مرزا محمود کے زمانہ میں وہ بھی اہل اسلام سے الگ ہو گئے ہیں۔ سنی شیعہ، تمام مرزائی جماعتوں کو مرتد خارج از اسلام یقین کرتے ہیں اور مرزائی جماعتیں سنی شیعہ کو کافر یہود و نصاریٰ اہل کتاب کے مساوی جانتے ہیں۔ اب مرزائی اور غیر مرزائی میں کفر و اسلام کا فرق ہے۔ نہ ان کی ان کے ہاں شادی ہو سکتی ہے اور نہ ان کی ان کے ہاں کفن و دفن، نماز، زکوٰۃ، جنازہ بھی الگ الگ ہے اور یہ امر بالکل روز روشن کی طرح ظاہر ہے اس میں کسی قسم کا خفا نہیں۔ مگر باوجودیکہ اہل سنت شروع سے ہی الگ رہے ہیں آج کل ایسے واقعات پیش آتے ہیں کہ اہلسنت کی لڑکیاں جبراً مرزائی جماعت کے عقد نکاح میں دی جاتی ہیں۔ یہ صاف ان کی حق تلفی ہے۔ اہلسنت اور

شیعہ اسلام میں قدیمی دوفرتے چلے آئے ہیں اور مرزائی جماعت آج ہم سے الگ ہوتی ہے اور اپنے لیے الگ نبی مانتی ہے مگر یہ ظلم ہے کہ گورنمنٹ کے نزدیک وہ تو اسلام میں داخل شمار کیے جاتے ہیں اور ہم (سنی و شیعہ) اہل کتاب یہود اور نصاریٰ تصور ہونے لگے ہیں۔ ہم ان کی لڑکی سے سرکاری طور پر نکاح نہیں کر سکتے اور وہ اہلسنت کی لڑکی سے باقاعدہ نکاح کر سکتے ہیں۔ جب گورنمنٹ مذہبی معاملات میں اپنے قواعد کی رو سے دخل اندازی نہیں کرتی تو کیا وجہ ہے کہ مردم شماری کے قانون سے مرزائی جماعت کو ہم میں شامل کیا جاتا ہے۔ جب ایک ہندو یا سکھ اپنے مذہبی عقائد چھوڑنے سے قانوناً اپنی قوم اور مذہب سے الگ کر دیا جاتا ہے سخت حیرت ہے کہ اہل اسلام میں جب ایک جماعت ایک نئے نبی کی پیروی بن جاتی ہے تو کیوں اس کو قدیمی اسلام سے خارج تصور نہیں کیا جاتا؟ بلکہ کجرو جماعت کو اصل قرار دے کر قدیم الاصول مسلمانوں کو خارج از اسلام قرار دیا جاتا ہے اس لیے ہم گورنمنٹ کی خدمت میں استدعا کرتے ہیں کہ اولاً جب وہ ہم سے متغیر ہیں اور ہم ان سے متغیر ہیں تو کس لیے ان کے ساتھ باہمی نکاح و طلاق کا سلسلہ قائم رکھا جاتا ہے؟ اور ثانیاً جب اہلسنت قدیمی مسلمان ہیں اور مرزائی جماعت کل پیدا ہوئی ہے تو ہمارے حقوق کی پاسداری کیوں نہیں کی جاتی؟ کیونکہ وہ ہم سے خارج ہوئے ہیں نہ کہ ہم ان سے اور انھوں نے نیا نبی تسلیم کیا ہے نہ کہ ہم نے۔

شائد یہ خیال ہوگا کہ مرزائی اور غیر مرزائی میں فروعی اختلاف ہے اس لیے درحقیقت دونو فریق ایک دوسرے کے نزدیک اسلام میں داخل ہیں۔ یا کم از کم گورنمنٹ کے نزدیک ان میں کچھ فرق نہیں۔ اس لیے یہ بتا دینا ضروری ہے کہ فریقین میں اصولی اختلاف ہے نہ فردی اور ایک دوسرے کو خارج از مذہب ہی نہیں سمجھتے بلکہ خارج از اسلام یقین کرتے ہیں۔ ذیل میں چند امور پیش کیے جاتے ہیں۔ جن سے یہ امر بالکل صاف اور مدلل ہو جاتا ہے کہ مرزائی اور غیر مرزائی (فریقین) ہیں اعتقادی اور اصولی اختلاف ہے جس کا انجام کفر و اسلام کا فرق قرار پاتا ہے۔

اول..... (وفات مسیح) اس کے متعلق سنی شیعہ دونو متفق الاعتقاد ہیں کہ وفات مسیح کی کوئی اصلیت نہیں تیرہ سو سال سے تمام فرق اسلامیہ میں یہ مسئلہ تسلیم ہو چکا ہے روایات میں صاف بیان ہے کہ ان عیسیٰ لم یمت انه راجع الیکم۔ (تفسیر طبری ج ۳ ص ۳۸۹ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۶۶۲ زیر آیت عیسیٰ انی متوفیک رفقک الی)

والذی نفس ابی القاسم (محمد) بیدہ لینزل عیسیٰ بن مریم۔

(مجمع الزوائد ج ۸ ص ۲۱۳ باب ذکر الانبیاء علیہم السلام)

عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت عدم موت کا ذکر ہے موت کا ثبوت مذکور نہیں۔ مرزا قادیانی کے نزدیک حضرت مسیح مر گئے۔ یہودیوں نے صلیب پر چڑھایا تھا۔ مگر وہاں سے بچ کر کشمیر سری نگر میں آ کر مرے۔ قرآن شریف میں توفی کا لفظ مذکور ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ عقیدہ آیات قرآنیہ کے خلاف ہے اور صرف وہمیات پر مبنی ہے۔ صاف لکھا ہے کہ مَا قُتِلُوا وَمَا صَلَبُوا مَرِئًا مَرِئًا اَلَّذِیْ قُتِلَ مِنْهُمْ فَوَسْوَسَ اِلَیْهِمْ اَنَّهُمْ اَمْوَاتٌ ۚ وَهُمْ لَا یَعْلَمُونَ (سورہ بقرہ ۱۹۴) یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ ایک نبی کی قوم برسرِ ترقی ہو اور ابھی تک اپنے نبی کی قبر سے بھی ناواقف رہی ہو۔ باقی رہا توفی کا لفظ سو وہ موت کا مرادف نہیں۔ اسی طرح کے اور بھی مرزا قادیانی نے استدلال پیش کیے ہیں کہ جن میں حضرت مسیح کی نسبت سرح موت کا لفظ پیش نہیں کر سکے اور نہ آئندہ مرزائی جماعت پیش کر سکے گی۔ ادھر ادھر کے وہی استدلال پیش کیے ہیں کہ جن کی اسلام میں کچھ وقعت نہیں۔

وفات مسیح پر مرزائیوں نے تقریباً تیس آیتیں پیش کی ہیں کہ جن میں سے کچھ تو ایسی ہیں کہ جن سے عام انسانی فطرت کے متعلق کوئی حکم ثابت کیا جاتا ہے خصوصیت کا کوئی ذکر نہیں۔ جیسے کھانا پینا۔ نطفہ سے پیدا ہونا۔ زمین پر مرنا جینا وغیرہ سو جیسے حضرت مسیح اپنی ولادت میں ایک نشان قدرت بن کر دنیا میں آئے اور عام قانون قدرت سے مستثنیٰ ہیں اسی طرح کچھ بعید نہیں کہ اس جہان سے رخصت ہوتے ہوئے بھی کسی انوکھی صورت سے اٹھالیے گئے ہوں۔ جیسے وَمَكْرُؤًا وَّمَكْرَ اللَّهُ (سباء ۵۴) سے ثابت ہوتا ہے ورنہ صلیب سے زندہ اتارا جانا اور کشمیر میں جا کر مرنا اور پھر کسی مخالف کو خربک نہ ہونا، ایک تو شان نبوت اور منصب تبلیغ کے خلاف ہے۔ پھر اس میں نشان قدرت اور مقابلہ کی کارگزاری نہیں پائی جاتی کہ جس کا مدعی خود قرآن ہے۔ ان کے ہاں بعض دلائل ایسے ہیں کہ جن سے ضمنی طور پر وفات مسیح ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جیسے آیۃ التخاب، آیت الوفاۃ آج کل آیت تخاب پر بڑا زور دیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کا جواب نہیں ہو سکتا۔ دراصل یہ دلیل ایسی کر در ثابت ہوئی ہے کہ آج تک اس کے پاؤں ایک سطح پر قائم ہی نہیں رہے۔ شروع شروع میں جب عیسائیوں نے اسلام پر یہ اعتراض کیا تھا کہ انجیل حضرت مسیح کو مصلوب قرار دیتی ہے اور قرآن غیر مصلوب بتاتا ہے اب یہ انجیل کا مصداق کیسے ہوا؟ تو محمد احسن امروہی قادیانی نے جواب شائع کیا تھا کہ ہمارے مفسر آج تک غلطی پر قائم رہے ہیں۔ قرآن حضرت مسیح کو غیر مصلوب اس مفہوم سے قرار دیتا ہے کہ ان کی صلب کی ہڈی توڑ کر ان کو مردہ نہیں کیا گیا بلکہ انجیل کے مطابق قرآن بھی یہ تسلیم کرتا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر کھینچے گئے ہیں۔ چند سطور کے بعد آپ لکھتے ہیں کہ لما توفیتنی اور متوفیک دونوں لفظ وفات پر صراحۃً دلالت کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے یہی دونوں دلائل اپنی کتابوں میں پیش کر دیے مگر جب اہل اسلام کی طرف سے یہ جواب دیا گیا کہ متوفی میں ماضی کا زمانہ کہاں ہے؟ واو میں ترتیب کیسے؟ توفیت میں زمان ماضی کا مذکور کہاں؟ یہ تو قیامت کو سوال ہوگا۔ اور حضرت مسیح جواب دیں گے اور اس سے پہلے حضرت مسیح کی وفات ہو چکی ہوگی تو مرزا قادیانی نے خود یا احسن قادیانی کے ایماء سے اس دلیل کا اور رخ تبدیل کیا۔ وہ یہ کہ کنت انت الرقیب علیہم (المائدہ ۱۱۷) میں نفی علم کرتے ہیں دوبارہ آئیں گے تو نفی علم کیسے کر سکیں گے؟ مگر اس کا جواب یوں دیا گیا کہ نفی رقابت اور شے ہے اور نفی علم اور شے۔ یہ ضروری نہیں کہ جو کسی چیز کا ذمہ دار نہ ہو وہ اس چیز کو جانتا بھی نہیں۔ پھر جب رقابت اور علم کو لازم ملزوم قرار دے۔ کر دلیل پیش کی گئی تو یوں جواب دیا گیا کہ ان میں مساوات کا تلازم نہیں بلکہ عام خاص ہیں۔ غرضیکہ اس دلیل کا یہ پہلو بھی بودا نکلا۔ پھر کنت علیہم شہیدا (المائدہ ۱۱۷) کا جزو فشاء استدلال قائم کیا گیا کہ یہاں علم کا صاف انکار ہے۔ اگر اتریں گے تو وجود تثلیث سے اپنی لاعلمی کیوں ظاہر کریں گے لیکن اس کا جواب دو طرح سے دیا گیا ہے ایک الزامی دوسرا تحقیقی۔ الزامی پہلو یہ تھا کہ اس سے پہلے ایک لاعلمی کی آیت ہے کہ جس میں صاف مذکور ہے کہ (یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجتمع قالوا لا علم لنا) (المائدہ ۱۱۱) ”خدا تعالیٰ انبیاء سے سوال کرے گا کہ تمہاری قبولیت کیسے ہوئی؟ تو وہ کہیں گے کہ ہمیں معلوم نہیں۔“ اب جس جگہ صراحۃً تمام انبیاء اپنی خاص ڈیوٹی سے لاعلمی ظاہر کرتے ہیں تو حضرت مسیح اگر ضمناً لاعلمی ظاہر کریں گے تو کون سی بڑی بات ہوگی۔ اور تحقیقی پہلو یہ تھا کہ شہید اور عالم یا معائن آپس میں مرادف نہیں۔ ورنہ امت محمدیہ کو شہداء علی الناس کا خطاب کیسے عطا ہو سکتا ہے۔ مان لیا کہ امت محمدیہ کو علم بطریق مشاہدہ نہ سہی بطریق اخبار یا انبیاء عن اللہ تعالیٰ ہوگا۔ مگر حضرت مسیح بھی اسی طریق سے مخبر من اللہ ہو کر عالم اشاعت عقیدہ تثلیث ہوں گے نہ ذاتی مشاہدہ سے ان کو علم ہوگا اور اپنے

چشم دید حالات سے انھیں کچھ خبر ہوگی۔ خود مرزا قادیانی کا بیان ہے کہ ستاسی سال تک کشمیر میں رہے۔ اب بتاؤ کنت علیہم شہید کیسے صادق آتا ہے؟ اصل حقیقت یہ ہے کہ شہادت و خواہ کسی معنی میں مراد ہو وہ آپ کی تمام عمر کے ایام کو محیط نہیں ہوتی۔ یہ جواب دیکھ کر اس دلیل کے اور بھی پاؤں اکھڑے۔ پھر سارے لفظ چھوڑ کر مادمت فیہم استدلال میں پیش کیا گیا۔ جس میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ حضرت مسیح اپنا علم مشاہدہ اپنی مدت العمر میں منحصر کرتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مادمت فیہم کے علاوہ کنت علیہم شہید کا وجود نہیں۔ اس کا جواب صاف ظاہر ہے کہ مادام المسیح فی المسلمین کا زمانہ بیشک اس میں مذکور نہیں اور ہم بھی یہی کہتے۔

مادمت فیہم میں مادام المسیح فی بنی اسرائیل مراد ہے۔ مگر غور سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زمانہ کے ذکر کرنے سے دوسرے زمانہ کی نفی نہیں ہو سکتی جب تک ذکر میں حرف حصر بیان نہ کیا جائے اور حرف حصر میں بھی یہ شرط ہے کہ نفی عن الغیر پر مشتمل ہو۔ ورنہ معمولی ذکر یا سرسری حصر مفید مطلب نہیں ہو سکتا۔ وہ کون عقل کا دشمن ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ حضور ﷺ کے سوا معاذ اللہ کوئی اور نبی نہیں ہوا۔ اب جب سارے استدلال کے پہلو ٹکے ثابت ہوئے ہیں تو پھر وہی توفی کا سہارا لیتے ہوئے یہ دلیل یوں پیش کی جاتی ہے کہ عقیدہ تثلیث آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی موجود تھا ظاہر ہے کہ توفی سے پہلے نہ تھا بلکہ بعد میں پیدا ہوا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ توفی اور عقیدہ تثلیث میں تقدم و تاخر زمانی ہے۔ اب اس زمانہ میں بلکہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی وجود عقیدہ تثلیث تسلیم کیا گیا ہے تو توفی کے ماننے سے کیوں انکار کیا جاتا ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ ہم بھی یوں ہی کہتے ہیں کہ توفی پہلے ہوئی اور وجود عقیدہ تثلیث بعد میں ہوا۔ مگر توفی کے معنی میں ذرا سا اشتباہ ہے۔ کیا توفی بمعنی موت ہے؟ کیا جس طرح مرزائی توفی بمعنی موت اس آیت میں لیتے ہیں اسی طرز پر کسی امام یا مجتہد یا کسی مستند عالم باعمل نے لیے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ وفات مسیح کا قول یہود و نصاریٰ اور معتزلہ نے کیا ہے۔ اہلسنت میں سے کوئی بھی اس کا قائل نہیں مگر قابل توضیح یہ امر ہے کہ کیا وفات مسیح اب بھی ہے؟ اس وقت بھی حضرت مسیح مردہ ہیں؟ یا تھوڑی دیر مر کر حسب روایت انجیل زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ گئے ہیں؟ یہ سب احتمال ہیں۔ پہلے دونوں احتمال اہل اسلام میں سے کسی نے معتبر نہیں سمجھے۔ ہاں تیسرے احتمال کے بعض لوگ قائل ہیں مگر وہ پہلے دو احتمالوں کے قائل نہیں۔ مرزا قادیانی نے توفی پر خود یا کسی کے مشورہ سے ایک حاشیہ لگایا ہے کہ اس کا قائل اللہ اور مفعول انسان ہو تو موت کے معنی میں صریح ہے۔ ورنہ وہ وصولیت یا قبض مطلق کے معنی میں بھی آتا ہے۔ اس حاشیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک بھی توفی کا لفظ نص علی الموت نہیں۔ ورنہ شرائط لگانا بے فائدہ تھا۔ شرائط کا وجود صاف ظاہر کرتا ہے کہ مرزا قادیانی توفی کے لفظ کو مشتبه المعانی سمجھتے ہیں کہ جس کے بعض جگہ کچھ معنی ہیں اور کسی جگہ کچھ۔ ورنہ ایذا دی شرائط کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ مگر باایں ہمہ جب آیت النوم (یتوفی الانفس) (زمر ۴۲) پیش کی جاتی ہے تو قبض روح ناقص کی تاویل کر لیتے ہیں۔ یہ تاویل بھی توفی کے مشتبه الدلالہ پر خود کافی دلیل ہے۔ مگر جب ہم توفی میں قبض بالاستیعاب وغیرہ یا واد بغیر ترتیب پیش کرتے ہیں تو صاف کہا جاتا ہے کہ یہ ”قرآن و حدیث کے مخالف ہے اور لغت بھی اس کی تائید نہیں کرتی۔“ مگر حیرت ہے کہ مرزا قادیانی کا توفی کو قیود سے مفید کرنا اور آیت النوم میں اپنے شرائط کی موجودگی میں انعامی رویہ دینے سے گریز کرنا صاف زبردستی اور تحکم نہیں تو اور کیا ہے؟ وہ کونسی لغت ہے کہ جس میں مرزائی قیود مذکور ہیں؟ وہ کونسی کتاب ہے کہ جس میں توفی کا لفظ باوجود اتنی قیود کے صریح الدلالہ علی الموت لکھا ہے؟

خلاصہ یہ ہے کہ ان کی بھاری دلیل آیت تخطط تھی کہ جس کا خاکہ آپ کے سامنے کھینچا جا چکا ہے۔ اب رہا احادیث سے استدلال سو اس کی نسبت مرزائیوں کا عام خیال ہے کہ سوائے چند احادیث کے کہ جن کی تصدیق مرزا قادیانی نے کی ہے باقی تمام غیر معتبر ہیں۔ چھ قصہ کہانیاں ہیں اور کچھ بناوٹی باتیں۔ بہر حال دونوں قسم کی احادیث معتبر نہیں۔ ہاں الزامی طور پر احادیث سے بھی استدلال کیا کرتے ہیں چنانچہ ان کی طرف سے پہلی حدیث یوں بیان کی جاتی ہے کہ البواقیت والجواہر میں یوں ہے کہ (لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین) (البواقیت والجواہر ج ۲ ص ۲۲۱) ”اگر موسیٰ و عیسیٰ زندہ ہوتے۔“ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اب زندہ نہیں ہیں۔ جواباً پیش کیا جاتا ہے کہ غیر مستند حدیث کیوں پیش کی جاتی ہے؟ اس کا راوی کون ہے؟ احادیث مستندہ صحیحہ کے خلاف ایک منکر حدیث کو پیش کرنا کونسا اسلام ہے؟ البواقیت والجواہر نے فتوحات کا حوالہ دیا ہے اور فتوحات میں صرف لوکان موسیٰ حیا مذکور ہے تصحیح نقل کون کرے گا؟ اس حدیث پر اس قدر سوال پیش کیے گئے ہیں کہ کوئی انتہا نہیں مگر مرزائیوں کی طرف سے ایک بھی جواب نہیں۔ دوسری حدیث کا مضمون یوں ہے کہ ”عیسیٰ علیہ السلام“ ایک سو بیس سال کی عمر یا کر مر چکے ہیں اور یہ کہ نبی اپنے بھائی متقدم الرسالہ نبی کی نصف عمر پاتا ہے۔ جیسے کہ حضور ﷺ نے تقریباً ساٹھ سال عمر پائی ہے۔ مگر یہ حدیث بھی موضوع ہے۔ کسی مستند کتاب میں صحیح روایت سے نقل نہیں ہوئی۔ اگر صحیح مانا جائے تو مرزا قادیانی کی عمر تیس سال کی ماننی پڑتی ہے کیونکہ انھوں نے بھی نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ یا ان کی نبوت مشکوک ہے۔ علاوہ بریں جب دوسرے انبیاء کی عمروں پر یہ حدیث منطبق کی جاتی ہے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کی اصلیت کچھ نہیں۔ تیسری حدیث ذکر الوفا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی وفات میں جب تک شک پیدا ہوا تھا۔ تو قد خلت من قبلہ الرسل (ال عمران ۱۴۳) سے وفات محمدیہ پر استدلال کیا گیا تھا سو اس کا جواب بھی یوں ہی دیا جاتا ہے کہ اولاً اس حدیث میں صاف مات محمد کا لفظ موجود ہے ثانیاً خلت من قبلہ الرسل خلو عہد رسالت انبیاء ثابت ہوتا ہے کہ جس سے موت انبیاء کی طرف بطریق کفایۃ ذہن منتقل ہو سکتا ہے اس میں موت کی صراحت نہیں۔ ورنہ قد خلت سنة الاولین میں ماتت سنة الاولین کہنا پڑے گا۔ جو صریح عقل و نقل کے خلاف ہے ثالثاً الرسل میں جملہ رسل بحیثیت مجبوری مراد ہیں۔ افرادی جماعت مراد نہیں۔ ورنہ اس کے بعد کلہم اجمعین کا لفظ بھی شامل ہوتا۔ اب بحالت مشتبہ تمام انبیاء کی موت ثابت کرنا بہت مشکل ہے۔ ہمیں خوف ہے کہ ایسے عموم سے احکام یا اخبار کے ثبوت کہیں یہ نہ کہہ دیں کہ انسان از قسم نباتات ہے جاندار نہیں کیونکہ انبتکم من الارض نباتا (نوح ۱۷) قرآن میں موجود ہے۔ اور یہ بھی نہ کہہ دیں کہ تمام انسان دوزخی ہیں کیونکہ قرآن شریف میں صاف صراحت مذکور ہے۔ لا ملئن جہنم من الجنة والناس اجمعین (سجده ۱۳) خدا تعالیٰ ایسے مجتہدین سے پناہ بخشے کہ جن کا مبلغ علم صرف خطابات مرزا ہوں یا توہمات نفسانیہ یا حدیث النفس۔ چوتھی حدیث میں بیان کیا جاتا ہے کہ جب حضور ﷺ قیامت کے روز اصیحابی اصیحابی پکاریں گے تو جواب ملے گا کہ جو کچھ انھوں نے آپ کے بعد میں کیا آپ نہیں جانتے۔ پھر حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں بھی وہی عذر پیش کروں گا جو حضرت مسیح پیش کریں گے کہ کنت علیہم شہیدا الایۃ طریق استدلال یوں بیان کیا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی توفی کو مسیحی توفی سے تشبیہ دی ہے مگر جب محمدی توفی بمعنی موت ہے تو مسیحی توفی بھی بمعنی موت ہوگی اور ہماری طرف سے یوں کہا جا سکتا ہے کہ حرف تشبیہ کہاں؟ وجہ شبہ کیا چیز ہے؟ کما کا لفظ قول کے درمیان مذکور ہے توفی کے درمیان کیسے مذکور ہوا ہے؟ علاوہ بریں جبکہ توفی بمعنی رفع جسمانی بھی مراد لے کر معز

صحیح ہو سکتے ہیں تو خواہ مخواہ کیا ضرورت ہے کہ توفی سے وفات مسیح مراد لیں؟ پانچویں حدیث میں حضرت امام حسن کا خطبہ پیش کیا جاتا ہے کہ ”حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ۲۷ رمضان کو شہید ہوئے۔ یہ وہ رات ہے کہ جس میں حضرت مسیح کی روح قبض ہوئی۔“ اب اس پر چند سوالات پیدا ہوتے ہیں جب تک ان کا جواب نہ دیا جائے یہ قابل استدلال نہیں ہو سکتی۔ کیا تاریخی عبارتیں احادیث صحیحہ کا مقابلہ کر سکتی ہیں؟ کیا اس عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح اب بھی مردہ ہیں؟ کیا یہ ممکن نہیں کہ شائد راوی کا مذہب اناجیل کے مطابق حضرت مسیح کے چند گھنٹے تک موت کا ہو۔ کیا کوئی صحیح روایت واقعہ صلیب کے خلاف نہیں کہ جس میں موت کی نفی ہو؟ کیا واقعہ صلیب رات کو ہوا تھا؟ اسم موصول سے بیان کرنا مخاطب کے علم کا ثبوت دیتا ہے۔ مگر تعجب ہے کہ حضرت مسیح کی وفات ۲۷ رمضان شریف کی رات کو نہ کسی اسلامی تاریخ نے بیان کی ہے اور نہ عیسائی تاریخیں اس کی تائید کرتی ہیں۔ کیا ہر ایک روایت کو صحیح تسلیم کرنا خصوصاً روایات صحیحہ کے مقابلہ میں خارج از مَدین نہیں؟

دوم..... (مسیح کی نوعیت) اسلام میں مسیح شخص واحد کا نام ہے مگر مرزا قادیانی کے نزدیک مسیح دو ہیں ایک مسیح ناصری جو یسوع کے نام سے مشہور ہے۔ دوم مسیح محمدی جس کے خود دعویدار ہیں۔ دلیل یوں ہے کہ روایات میں مسیح کے دو حلیے بیان ہوئے ہیں مگر ہم کہتے ہیں کہ مختلف اوقات میں مشتبہ وضع قطع دو مختلف اور جزوی فرق سے بیان ہو سکتی ہے ورنہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی دو ہوں گے۔

سوم..... (مسیح کی عصمت) اہل اسلام میں آپ کی عصمت میں اتفاق ہے۔ مگر مرزائی جماعت آپ پر مسمریزم اور جھوٹ وغیرہ کا الزام لگاتی ہے۔ پھر طرفہ یہ کہ یہ الزام خدا کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ (شرم) چہارم..... ہمارے نزدیک مسیح بن مریم الگ ہیں اور امام مہدی کا ظہور الگ۔ مگر مرزائیوں نے دونوں کو ایک تسلیم کیا ہے دلیل یہ ہے کہ لامہدی الایسی مگر ہم کہتے ہیں کہ بعد تسلیم صحت حدیث کے بموجب قرب زمانہ مراد ہے کیونکہ دوسری روایات میں تصریح ہے کہ مہدی کا زمانہ دس سال پہلے ہوگا۔

پنجم..... (بروز مسیح) مرزا قادیانی کا عقیدہ ہے کہ مسیح میں دوسرے نبیوں کی رو میں ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ مگر اسلام میں یہ عقیدہ مردود ہے کیونکہ بروز اور تناخ آپس میں تقریباً مترادف ہیں بلکہ یہ ہندوؤں کا عقیدہ ہے اس لیے قابل تسلیم نہیں ہو سکتا۔

ششم..... مرزا قادیانی کے نزدیک تمام انبیاء کے نام ایک قسم کی ڈگریاں تصور کی گئی ہیں اور جب ظاہری علوم میں ایک شخص واحد مختلف اور بیشمار ڈگریاں حاصل کر سکتا ہے تو نبوت کے میدان میں ایک غلام احمد ترقی پا کر مختلف ڈگریاں کیوں نہ حاصل کر سکے گا۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی کا پہلا قدم تصوف پر ہے اور آخری قدم کرشن اوتار پر۔ درمیان میں کبھی مہدی، مریم، ابراہیم، داؤد، سلیمان بننے ہیں اور کبھی غلام اہل بیٹی اور خادم سلسلہ نبوت۔ پھر کبھی رنگ بدلتی ہیں تو پکاراٹھتے ہیں کہ۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص ۲۰ خزائن ج ۱ ص ۲۴۰)

لیکن اہل اسلام کے نزدیک یہ سب کچھ خرافات میں داخل ہے۔ اس کی تائید نہ قرآن سے ملتی ہے اور

نہ حدیث سے بلکہ یہ تو ہم صرف غیر متشرع صوفیاء کی شطیحات سے ملتا جلتا ہے جس سے خود صوفی بھی دست بردار ہوئے ہیں۔

ہفتم..... (ختم رسالت) مرزا قادیانی کے نزدیک ختم رسالت کے صرف یہی معنی ہیں کہ جیسے ایک افسر کے پاس مہر ہوتی ہے اسی طرح یہ بھی ہے جس قدر نبی آئیں گے ان کی منظوری اور ماتحتی سے آئیں گے جب تک مہر محمدی (وہ بھی خیالی) ان پر نہ ہوگی۔ وہ امتی نبی نہیں بن سکیں گے۔ اہل اسلام کے نزدیک یہ عقیدہ بالکل خلاف عقل و نقل ہے۔ ختم کے لفظ میں جو تصرف کیا ہے وہ صرف پنجابی محاورات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کیا ہے۔ پنجاب میں عام طور پر کہا جاتا ہے کہ فلاں کے پاس ذیلداری یا نمبرداری کی مہر ہے یعنی وہ افسر ہے اور اہل موضع اس کے ماتحت ہیں۔ مگر یہ پنجابی محاورہ عرب کے الفاظ میں داخل کرنا محض لاعلمی اور جہالت ہے عرب کے محاورے میں خاتم کل شئی اخوہ (بحر الحیط ج ۷ ص ۳۱۳ مطبع بیروت) کے لکھے ہیں یعنی آخری جزو کو کہتے ہیں اور یہی منہبوم چودہ سو سال سے تسلیم کیا گیا ہے نئے نئے تخیلات کے معانی قابل وثوق نہیں۔

ہشتم..... (امکان نبوت) مرزا قادیانی کے نزدیک آنحضرت ﷺ کے بعد دوسرے نبیوں کا آنا ممکن بلکہ ضروری ہے استدلال میں لفظ و اخوین منہم پیش کیا جاتا ہے اور کبھی یہ حدیث پیش کرتے ہیں۔ لو کان ابراہیم حیا لکان نبیا (روح المعانی ج ۸ ص ۳۱) مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے اور اگر تسلیم کر لی جائے تو چونکہ جملہ شرطیہ ہے اس لیے اس کے اطراف (شرط و جزا) سے کوئی حکم پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور آیت پیش کردہ میں منہم کا قرینہ مرزا قادیانی کے خلاف ثابت ہے علاوہ ازیں اہلسنت میں یہ قاعدہ مسلم ہے کہ جو حکم صریح نصوص قطعیہ کے برخلاف استنباط کیا جائے وہ مردود ہوتا ہے۔ جب خاتم النبیین اور لانی بعدی۔ لو کان بعدی نبی لکان عمر (ترمذی ج ۲ ص ۲۰۹) وغیرہ جیسے الفاظ صریح موجود ہیں تو مرزا قادیانی کی دماغ سوزی کب اور کہاں تک تسلیم ہو سکتی ہے۔ لفظ بعد میں بعد یہ متصل لینا مرزائیوں کو کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ کیونکہ بعدیت متفصلہ کے معنی بھی تیرہ سو سال کہیں سے ثابت نہیں ہوئے جس پر وہ اتنا اترتے پھرتے ہیں۔

نہم..... (بروز) ہمارے نزدیک بروز عقائد اسلام میں کہیں تسلیم نہیں کیا گیا۔ ہم اس کو تناخ کے مساوی سمجھتے ہیں۔ جیسے تناخ کا مسئلہ اہل اسلام میں مردہ ہے ایسے بروز کی آڑ بھی دام تزویر سے کہیں دور نہیں۔ ممکن ہے کہ مرزا قادیانی نے کرشن اور بار بننے کے لیے یہ مسئلہ ہندوؤں سے حاصل کیا ہو۔ مگر افسوس کہ ہندو ایک بھی معتقد نہ ہوا۔

دہم..... (منصب نبوت) اہل اسلام کے نزدیک منصب نبوت صرف خدا داد نعمت ہے کسی کے ادب اور اخلاق کو اس میں دخل نہیں۔ اگرچہ حکمت الہی ہمیشہ سے منصب نبوت عطا کرنے میں بظاہر اعمال و افعال کو علت تامہ ظاہر کرتی رہی ہے مگر درحقیقت یہ علت تامہ نہیں۔ فلاسفہ یونان کے نزدیک (کہ مرزا قادیانی جن کے دلدادہ ہیں) تنحلی عن الرزائل وتغلی بالفہائل تحصیل منصب نبوت کے لیے علت تامہ ہے۔ اسی بنا پر فلاسفہ یونان کسی نبی کے ماتحت نہیں رہے۔ مرزا قادیانی کے نزدیک یہ امر مسلم ہے کہ انسان آہستہ آہستہ ترقی کے مرتبہ رسالت تک پہنچ سکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اهدنا الصراط المستقیم میں منصب نبوت مراد ہے اور ھقیقۃ الوحی میں صراحت بیان کیا ہے کہ اسلام نے ہمارے سامنے ایک ایسا پاکیزہ کورس پیش کیا ہے کہ جس پر کاربند رہنے سے ہر ایک انسان منصب نبوت تک پہنچ سکتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک منصب نبوت کسی ہے اور اسلام

میں وہی اور محض فضل ربی ہے۔ دلائل کے لیے ہزاروں آیات پیش کی جاسکتی ہیں۔

یازدہم..... (وجود مجدد) اہل اسلام میں مجدد کے یہ معنی ہیں کہ اہل اسلام میں مرور زمان اور دواعی ضلالت کے بروقت موجود ہونے سے جو جو اصول اسلام میں یا فروعات میں اگر کچھ شدت وضعف یا ازلیہ و اولیہ اور کمیتہ و کیفیتہ کا فرق آ گیا ہو تو مجدد آ کر رفع کرے۔ جس کی نسبت ہر صدی کے اخیر پر آنے کی خبر دی گئی ہے۔ اب اس میں اختلاف ہے کہ ہر ایک صدی کے اخیر پر یا شروع پر کون کون کون مجدد ہو گزرے ہیں۔ اہلسنت والجماعت کا یہ فیصلہ ہے کہ مجدد سے مراد جماعت علماء ہے جو ہر ایک صدی میں لوگوں کو راہ راست کی طرف بلاتی رہتی ہے۔ مجدد کی شخصیت غیر متقین ہے یہی وجہ ہے کہ اہل اسلام کے ہر ایک مذہب نے اپنے اپنے مجدد الگ شمار کیے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ مجدد خود مدعی بھی ہو کر اشاعت کرے۔ مگر مرزا قادیانی کے نزدیک مجدد کے افراد شخصیت گزرے ہیں۔ افراد کلیہ نہیں اسی واسطے عام طور پر ہم پر سوال کیا کرتے ہیں کہ اگر مرزا قادیانی مجدد نہیں تو اس صدی کا امام اور مجدد کون ہے؟ اگرچہ ہم اس کے جواب میں کہہ سکتے ہیں (کہ زمانہ حال میں بہت سے ایسے علماء نامور موجود ہیں کہ جن کے عقیدت مندان کو مجدد کہتے ہیں اور تھوڑی دیر ہی گزری ہے کہ مولانا محمد قاسم مرحوم اور مولانا رحمت اللہ مرحوم مہاجر کی اپنے وقت کے مجدد کہے جاسکتے ہیں۔ جن کے خوشہ چیں مناظرین اہل اسلام عموماً اور مرزا قادیانی خصوصاً ثابت ہوئے ہیں مگر تاہم یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ زمانہ حال میں علماء نامور تجدید دین میں کوشاں ہیں۔ شاید مرزا قادیانی کے نزدیک شاید تجدید کے یہ معنی ہوں کہ اہل اسلام کے متفقہ قدیمی اور مسلمہ اصول کی تیغ و بن نکال کر ان کی بجائے نئے تخیلات اور نئے عقائد اور اصول قائم کیے جائیں اور ان کا نام اصلی اسلام رکھا جائے۔ سو اگر یہی معنی ہیں تو ہمیں مجبوراً تسلیم کرنا پڑے گا کہ بیشک مرزا قادیانی سے پہلے مرزا محمد علی ایرانی مجدد ہو گزرے ہیں اور پھر خود مرزا قادیانی ان کے جانشین اور نعم البدل ثابت ہوئے ہیں۔

دوازدہم..... (وجود امام وقت) مرزا قادیانی کے نزدیک امام سے مراد خود ان کی ذات ہے یا وہ شخص مراد ہو سکتا ہے جو مدعی مہدویت یا مسیحیت ہو یا کم از کم اس کا قائم مقام ہو۔ مگر اہل اسلام کے نزدیک سلطان وقت مراد ہے انتظامی امور میں جو اس کی اطاعت نہ کرے گا وہ باغی تصور ہوگا اور حرام موت مے گا۔

سیز دہم..... (آیات قرآنی) ہمارے نزدیک سب سے بڑھ کر آیات قرآنی ہیں۔ مرزائیوں اور خود مرزا قادیانی کے نزدیک الہامات مرزا آیات قرآنی سے بڑھ کر ہیں۔ آیات متشابہات اور آیات حکمت کے الفاظ ہمارے نزدیک غیر قرآن میں اطلاق نہیں ہو سکتے مگر مرزا قادیانی اپنے الہامات میں بھی یہ دونوں لفظ اطلاق کر لیتے ہیں۔

چہار دہم..... اہل اسلام میں آیات قرآنی کا اصل مطلب وہی معتبر ہے جو صحابہ اور ائمہ کے اقوال اور آنحضرت ﷺ کی احادیث سے تائید پائے ہوئے ہو۔ اپنے من گھڑت خیالات کے مسائل کی اسلام میں کوئی وقعت نہیں۔ مگر مرزائی صاحبان سب سے بڑھ کر وہ مطلب معتبر سمجھتے ہیں جو مرزا قادیانی نے اختراع کیا ہے یا جو ان کے عتیقات مندوں نے بعد میں دماغ سوزی کی ہے۔ پھر وہ طریق معتبر ہے کہ جس کی تائید کسی عیسائی مورخ یا انجیل اور تورات سے ہو چنانچہ ان کی تمام تفاسیر کے ورق جا بجا احادیث کی بجائے انجیل و تورات وغیرہ کی

پانزدہم..... یہ کہ ان کے ہاں اہل اسلام کے مسلمہ قصص (معراج جسمانی، اصحاب کہف، جنت آدم، قصہ بقر، ناقہ صالح، ذبح عظیم، شق قمر وغیرہ) تمام جھوٹے ہیں کیونکہ عیسائیوں نے ایسے امور سچے تسلیم نہیں کیے۔

بالجملہ یہ مختصر پندرہ امور پیش کیے گئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم میں اور مرزائیوں میں اصولی فرق ہے صرف فروغی نہیں اور ایسے دور دراز کے اختلافات کے ہوتے ہوئے ہم انھیں اسلام میں داخل نہیں سمجھتے کیونکہ ان کی کوئی بات اہل اسلام کے ائمہ اور صحابہ میں سے کسی ایک کے موافق نہیں جو مسائل انھوں نے اپنے دستور العمل بنائے ہیں، ان میں سے کچھ فلسفہ قدیم پر مبنی ہیں اور کچھ تخیلات جدید کا مجموعہ ہے۔ ہر ایک عقلمند اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتا اور امید ہے کہ خود مرزائی بھی ہمیں یقین دلائیں گے کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے مرزائی اعتقادات کا نام و نشان تک نہ تھا۔ انھوں نے اسلام کی پرانی چار دیواری کو مسمار کر کے ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد بنانی تجویز کی ہے۔ ان کی اس نئی بنیاد پر شروع سے ہی اہل اسلام کی طرف سے رد و قدح ہوتا رہا۔ مگر اس قوم نے ہمت نہ ہاری۔ مرزا قادیانی پر مختلف عنوانات سے اہل اسلام کی طرف سے تکفیر جاری ہوتی رہی (کبھی نبوت کے دعویدار ہونے سے اور کبھی مسیح موعود بننے سے اور کبھی نصوص قطعیہ کے انکار کرنے سے) اور اہل اسلام کو جو جو ضرورتیں اور مجبوریات پیش آتی رہیں ان کے رفع کرنے کے واسطے مختلف کوششیں اور فتاویٰ عمل میں آئے۔ لیکن اس وقت چونکہ اہل اسلام کو حکام کی طرف سے یہ دقت پیش آئی کہ اہلسنت والجماعت کی لڑکی جبراً مرزائی جماعت کے سپرد کر دی جاتی ہے اور ہمیں غیر مسلم اور ان کو مسلم قرار دیا جاتا ہے اور خواہ مخواہ ہماری حق تلفی کی جاتی ہے اس لیے اب مرزائی جماعت کی نسبت اس قسم کے فتاویٰ علمائے سنی شیعہ سے حاصل کیے گئے ہیں کہ جن میں مرزا قادیانی کی تکفیر کے ضمن میں مذکورہ بالا مسئلہ کا پورا تصفیہ ہو گیا ہے۔

پیشتر اس کے کہ ہم ان فتوؤں کی مختصر نقلیں درج کریں ہم یہ ظاہر کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ اس حق تلفی کے لیے صدائے احتجاج بلند کرنے میں ہم دونوں فریق (سنی شیعہ) متفق ہیں اور ذرہ بھر بھی اختلاف نہیں۔ نیز یہ کہ جس قدر اسلامی ریاستیں یا اسلامی انجمنیں یا مدارس مذہبی امور اسلام میں اپنا دخل دینا فرض منصبی سمجھتی ہیں۔ اس پر ان سب نے بھی اتفاق کر لیا ہے۔ چنانچہ وہ فتاویٰ ملکی تقسیم کے لحاظ سے پنجاب و ہندوستان کے چیدہ چیدہ اور معتبر مقامات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ترتیب وار درج کیے جاتے ہیں۔ ناظرین دیکھ کر خود فیصلہ کر لیں کہ مرزائیوں نے اسلامی عمارت کو کس طرح مسمار کر دیا ہے۔ انجمن حفظ المسلمین کی طرف سے اس مسئلہ میں جو سوال چھپوا کر اہل علم کی خدمت میں روانہ کیا گیا تھا۔ وہ ذیل میں درج ہے جس کے نیچے سب کے جوابات علی حسب المذاہب درج کیے جاتے ہیں۔

استفتاء

سوال..... کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین و مفتیان شرع مبین اس امر میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال مندرجہ ذیل ہیں۔

اول..... آیۃ مبشرا برسول یاتنی من بعدی اسمہ احمد کا مصداق میں ہوں۔

(ازالہ اوہام طبع اول ص ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۲۶۳)

دوم..... مسیح موعود (جن کے آنے کی خبر احادیث میں آئی ہے) میں ہوں۔

(ازالہ اوہام طبع اول ص ۶۶۵ خزائن ج ۳ ص ۲۵۹)

سوم۔۔۔ میں مہدی مسعود اور بعض نبیوں سے افضل ہوں۔ (معیار الاختیار ص ۱۱ ملفوظات ج ۳ ص ۲۷۸)
چہارم۔۔۔ ان قدمی علی منارۃ ختم علیا کل رفعة (میرا قدم اس بنیاد پر ہے جہاں کل بلندی ختم ہو چکی ہیں) (خطبہ البامیہ ص ۷۰ خزائن ج ۱۶ ص ۷۰)

پنجم۔۔۔ لا تقسیرنی باحد ولا احداہی۔ میرے مقابل کسی کو پیش نہ کرو۔
(خطبہ البامیہ ص ۵۲ خزائن ج ۱۶ ص ۵۲)
ششم۔۔۔ میں مسلمانوں کے لیے مسیح مہدی اور ہندوؤں کے لیے کرشن ہوں۔
(لیکچر سیالکوٹ ص ۳۳ خزائن ج ۲۰ ص ۲۲۸)

ہفتم۔۔۔ میں امام حسین سے افضل ہوں۔ (دافع البلاء ص ۱۳ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)
ہشتم۔۔۔ وانی قلیل الحب لکن حسینکم۔ قلیل ابعدی فالفرق اجلی واطھر۔ ”میں عشق کا مقتول ہوں مگر تمہارا حسین دشمن کا مقتول ہے فرق بالکل ظاہر ہے۔“ (اغاز احمدی ص ۸۱ خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳)
نہم۔۔۔ ”یسوع مسیح کی تین دادیاں اور تین نانیاں زنا کار تھیں۔ (معاذ اللہ)

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)
دہم۔۔۔ یسوع مسیح کو جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ (معاذ اللہ) (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹)
یازدہم۔۔۔ یسوع مسیح کے معجزات مسکریزم تھے اس کے پاس بجز دھوکہ کے اور کچھ نہ تھا۔
(ازالہ ص ۳۰۳، ۳۲۲ خزائن ج ۳ ص ۲۵۳، ۲۶۳ ضمیمہ انجام ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)
دوآز دہم۔۔۔ میں نبی ہوں۔ اس امت میں نبی کا نام میرے لیے مخصوص ہے۔

(ہقیقہ الوحی ص ۳۹۱ خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۶)
سیزدہم۔۔۔ مجھے الہام ہوا ہے۔ قل یاایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ (لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔
(تذکرہ ص ۳۵۲)
چہار دہم۔۔۔ میرا منکر کافر ہے۔ (ہقیقہ الوحی ص ۱۶۳ خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۷)

پانزدہم۔۔۔ میرے منکروں بلکہ متانوں کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں۔ (فتاویٰ احمدیہ ج ۱ ص ۲۷۶)
(۱۶) مجھے خدا نے کہا ہے اسمع ولدی (اے میرے بیٹے!) (البشری ج ۱ ص ۳۹۰)
(۱۷) لولاک لما خلقت الافلاک (اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان پیدا نہ کرتا۔

(ہقیقہ الوحی ص ۹۹ خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۳)
(۱۸) میرا الہام ہے۔ وما یطق عن الہوی یعنی میں بلا وحی نہیں بولتا۔ (ربعین نمبر ۳ ص ۳۶ خزائن ج ۱۷ ص ۳۲۶)
(۱۹) مجھے خدا نے کہا ہے۔ وما ارسلناک الا رحمة للعالمین (یعنی خدا نے تجھے رحمت بنا کر بھیجا)
(ہقیقہ الوحی ص ۸ خزائن ج ۲۲ ص ۸۵)

(۲۰) مجھے خدا نے کہا۔ انک لمن المرسلین (خدا کہتا ہے کہ تو بلا شک رسول ہے)
(ہقیقہ الوحی ص ۱۰۷ خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)
(۲۱) اتانی مالہم یؤتی احد من العالمین (خدا نے مجھے وہ عزت دی جو کسی کو نہیں دی گئی)
(ہقیقہ الوحی ص ۱۰۷ خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

(۲۲) ان اللہ معک ان اللہ یقوم انیما قمت (خدا تیرے ساتھ ہوگا جہاں کہیں تو رہے)
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۱ حاشیہ)

(۲۳)..... انا اعطیناک الکوثر (خدا نے مجھے حوض کوثر دیا ہے) (انجام آتھم ص ۵۸ خزائن ج ۱۱ ص ۵۸)
(۲۴)..... رایتہ فی المنام عین اللہ و تیقنت اننی ہو فخلقت السموت والارض. میں نے اپنے آپ کو
بعینہ خدا دیکھا اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ میں وہی ہوں اور میں نے زمین آسمان بنائے۔

(آئینہ کمالات ص ۵۶۳، ۵۶۵ خزائن ج ۵ ص ایضاً)
(۲۵)..... میرے مرید کسی غیر مرید سے لڑکی نہ بیاہا کریں۔ (نیچ المصلی فتاویٰ احمدیہ ج ۲ ص ۷)
جو شخص مرزا قادیانی کا ان اقوال میں صدق ہو۔ اس کے ساتھ مسلم غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا
جائز ہے یا نہیں؟ اور تصدیق بعد نکاح موجب افتراق ہے یا نہیں؟ بینوا تو جو را۔
الجواب

(۱) سنی از ریاست بھوپال

مندرجہ سوال ہذا میں متعدد ایسے اقوال ہیں جن کے کلمہ کفر ہونے میں تاویل بھی نہیں ہو سکتی لہذا جس
شخص کے عقائد ایسے ہوں وہ بوجہ مخالفت اسلام کے جماعت اسلام سے جدا ہے اور مسلمان مرد و عورت کا نکاح
ایسے خارج عن الاسلام سے درست نہیں۔ ۳ رجب ۱۳۳۶ھ۔ مہر و دستخط: محمد یحییٰ عفا اللہ عنہ مفتی بھوپال

(۲) از ریاست رام پور (خلد اللہ ملکہا)

جو شخص کہ مرزائے قادیانی کے اقوال مذکورہ میں تصدیق کرے وہ اعلیٰ درجہ کا ملحد اور کافر ہے۔ ایسے شخص
کے یہاں نکاح کرنا مطلقاً حرام ہے۔ اور اگر کوئی شخص بعد نکاح اقوال مذکورہ میں مرزائے قادیانی کی تصدیق کرے
گا تو اس سے افتراق لازم ہوگا۔ دستخط: ظہور الحسن محلہ پہلووار

ذلک کذا لک. مظفر علی خاں مقبرہ عالیہ۔ الامور کما حرره مولانا السید ظہور الحسن.
انصار حسین غفی عنہ۔ فان القول ماقالت حذام. ذوالفقار حسین غفی عنہ۔ الامر کذا لک۔ فقیر سید تاثیر حسین

(۳) از ریاست حیدر آباد (خلد اللہ ملکہا)

(یہاں کے جوابات کی بجائے کتاب افادۃ الافہام بجواب ازالۃ الادہام مصنفہ جناب مولانا مولوی محمد
انوار اللہ خان صاحب مرحوم ناظم امور مذہبیہ کا مطالعہ کر لینا کافی ہوگا۔

(۴) از مدرسہ عالیہ دیوبند ضلع سہارنپور (سنی)

اقوال مذکورہ کا کفر و ارتداد ہونا ظاہر ہے۔ پس وہ شخص جو ایسا کہتا اور عقیدہ رکھتا ہے اور جو اس کی پیروی
اور تصدیق کرنے والے ہیں وہ کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اہل اسلام کو ان سے مناکحت درست
نہیں اور ان کے ساتھ نکاح منعقد نہ ہوگا۔ اگر کوئی مسلمان نکاح کے بعد مصدق قادیانی کا ہو جائے تو وہ فوراً مرتد
ہو جائے گا اور نکاح اس کا فسخ ہو جائے گا اور تفریق لازم ہوگی۔

مہر و دستخط: عزیز الرحمن غفی عنہ مفتی مدرسہ دیوبند ۱۲ رجب ۱۳۳۶ھ
الجواب صحیح گل محمد خان مدرس مدرسہ الجواب صحیح غلام رسول غفی عنہ۔ الجواب صواب الحسن غفی عنہ۔
عربیہ دیوبند۔ الجواب صواب عبدالوحید غفی عنہ۔ الجواب صحیح محمد رسول خان غفی عنہ۔
الجواب صحیح فقیر اصغر حسین غفی عنہ۔ الجواب صحیح محمد اعجاز علی غفی عنہ۔

اصاب الجبیب محمد ادریس غنی عنہ۔ الجواب صحیح احمد امین غنی عنہ۔ الجواب صواب محمد تفضل حسین غنی عنہ۔
(۵) از تھانہ بھون ضلع سہارنپور (سنی)

جو مسلمان ایسے عقائد اختیار کر لے جن میں بعض یقینی کفر ہیں بحکم مرتد ہے اور مرتد کا نکاح مسلمان عورت سے اور اسی طرح مرتدہ کا نکاح مسلمان مرد سے صحیح نہیں اور نکاح ہو جانے کے بعد اگر عقائد کفریہ اختیار کر لے تو نکاح فسخ ہو جائے گا۔ دستخط اشرف علی غنی عنہ (حکیم الامت مصنف تصانیف کثیرہ) ۱۳۳۶ھ

(۶) مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم سہارنپور (سنی)

سوال مذکور الصدر میں اکثر ایسے امور ذکر کیے گئے ہیں جو مسلمانوں کے نزدیک متفق علیہ ناجائز اور موجب کفر و ارتداد قائل ہیں۔ پس جو شخص ایسا عقیدہ رکھتا ہو اور ان اقوال کا مصدق ہو تو اس کے کفر میں کچھ کلام نہیں۔ وہ شرعاً مرتد ہوگا۔ جس کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جو پہلے سے اہل اسلام تھا۔ بعد نکاح کے قادیانی عقائد کا ہو گیا۔ اس کا نکاح فوراً شرعاً باطل ہو جائے گا۔ قضاء قاضی اور حکم حاکم کی بھی شرعاً اس میں ضرورت نہیں ارتداد احدھما (الزوجین) فسخ عاجل بلا قضاء (شای جلد ثانی ص ۴۲۵) لا يجوز له ان يتزوج مسلمة الخ و يحرم ذبیحة و صیدہ بالکلب و البازی و الرمی۔ (عالمگیریہ ج ۲ ص ۲۵۵)

حررہ عنایت الہی مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم ۹ اپریل ۱۸ء

الجواب صحیح غلیل احمد۔ الجواب صحیح ثابت علی۔ الجواب صحیح عبدالرحمان۔
الجواب صحیح عبداللطیف۔ الجواب صحیح بلا ارتیاب عبدالوہید سنہلی۔ قد اصاب من اجاب ممتاز میرٹھی۔
الجواب صحیح منظور احمد۔ هذا هو الحق محمد ادریس۔ الجواب صحیح عبدالقوی۔
الجواب حق محمد فاضل۔ الجواب صحیح بدر عالم میرٹھی۔ جواب الجبیب صحیح علم الدین حصاری۔
الجواب مصیب غلام حبیب پشاور۔ هذا الجواب حق عبدالکریم نوکانوی۔ هذا الجواب صحیح فصیح الدین سہارنپوری۔
جواب الجبیب اصح محمد روشن الدین۔ الجواب صحیح نور محمد۔ الجواب صحیح دلیل الرحمان۔
محمد پوری۔

الجواب صحیح محمد بلوچستانی۔ الجواب حق ظریف احمد مظفر نگری۔ للہ در الجبیب محمد حبیب اللہ غنی عنہم

(۷) رائے پور ضلع سہارنپور (سنی)

جو شخص مسلمان ہو کر ان اقوال اور عقائد کا معتقد ہو وہ بلا تردد مرتد ہے۔ اس سے کوئی اسلامی معاملہ کرنا اور رشتہ ناطہ کرنا جائز نہیں اور جو ان کے عقائد تسلیم کر کے مرتد ہو جائے تو اس کی بیوی اس پر حرام ہے۔
حررہ نور محمد لدھیانوی مقیم رائے پور

الجواب صحیح عبدالقادر شاہ رائے پوری۔ الجواب صحیح مقبول سبحانی کشمیری۔ مصدق عبدالرحیم رائے پوری۔
مصدق خدا بخش فیروز پوری۔ مجھے اتفاق ہے محمد سراج الحق۔ جواب درست ہے محمد صادق شاہ پوری۔
هذا الجواب صحیح احمد شاہ امام جامع۔ الجواب صحیح آلہ بخش از بہاول نگر۔
مسجد بھت۔

(۸) از شہر کلکتہ (سنی)

ان باتوں کا ماننے والا اقسام کفر و شرک کا معجون مرکب ہے۔ پس ایسی حالت میں ان سے عقد مناکحت و مواخاۃ بالکل جائز نہیں اور یہ سب عقائد باعث ارتداد و موجب تفریق نکاح بنتی ہیں۔ واللہ اعلم

کتبہ عبدالنور مدرس اول مدرسہ دارالہدیٰ کلکتہ

الجواب صحیح افاض الدین۔ الجواب صحیح ابوالحسن محمد عباس۔ مہر عبدالنور۔

الجواب صحیح محمد سلیمان مدرس مدرسہ الجواب صحیح شمس العلماء مفتی محمد الجواب صحیح احمد سعید انصاری

دارالکتاب والسنة۔ عبد اللہ صدر مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ۔ سہارنپوری حالوارڈ کلکتہ۔

الجواب موافق الکتاب والسنة الجواب صحیح محمد یحییٰ۔ الجواب صحیح محمد اکرم خاں سیکرنری

عبدالرحیم۔ انجمن علمائے بنگالہ۔

اڈیشہ اخبار محمدی کلکتہ۔ الجواب صحیح محمد یحییٰ مدرس مدرسہ عالیہ لاریب فی صیۃ الجواب محمد مظہر علی۔

کلکتہ۔

لاریب فی الجواب عبدالصمد اسلام آبادی الجواب صحیح عبدالواحد مدرس دوم الجواب صحیح محمد زبیر۔

مدرس صفی اللہ شمس العلماء مدرس۔ مدرسہ دارالہدیٰ۔

الجواب صحیح ضیاء الرحمن از کلکتہ کوٹوالہ نمبر ۲ مسجد الہمدیث ۲۳ رجب ۱۳۶ھ۔

(۹) از شہر بنارس (سنی)

مرزا مسائل اعتقادیہ منصوصہ کا منکر ہے لہذا اس عقیدہ رکھنے والے کے ساتھ عقد مناکحت و استقرار نکاح ہرگز نہیں ہو سکتا اور تصدیق (مرزا) بعد نکاح موجب افتراق و فسخ نکاح ہوگا۔

کتبہ محمد ابوالقاسم البناری مدرسہ عربیہ محلہ سعید نگر بنارس ۱۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۶ھ

میں بھی اس تحریر کے موافق ہوں محمد مکتب صحیح حکیم محمد حسین خاں۔ الجواب صحیح محمد عبداللہ مدرس

شیر خاں مدرس کان اللہ۔ کانپوری۔

الجواب صحیح محمد حیات احمد۔ جواب صحیح ہے حکیم عبدالمجید غفی عنہ

(۱۰) شہر آ رہ (سنی)

اقوال مندرجہ سوال مرزا قادیانی کا حد کفر تک پہنچنا ظاہر ہے۔ بلکہ اس کے بعض اقوال سے شرک ثابت ہوتا ہے اور مشرکین میں وارد ہے۔ ولا تنکحو المشرکین حتی یؤمنوا بالایۃ اور مرزا کے منکر رسالت ہونے میں کوئی کلام نہیں بلکہ وہ خود مدعی نبوت والوہیت ہے۔ (اعاذنا اللہ منہ) پس جو لوگ ان اقوال کے قائل و مصدق و معتقد ہیں ہرگز وہ مومن نہیں ہیں۔ ان کے ساتھ مخالطت و مجالست و مناکحت قطعاً جائز نہیں۔ قال تعالیٰ ولا ترکوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ای لا تمیلوا الیہم بمودة و مخالطة و جالسة و مناکحة و مداهنة و رمی باعمالکم فتصیکم النار کما صرح بہ المفسرون المحققون من المتقدمین منهم والمتاخرین رضوان اللہ علیہم اجمعین بالجملہ قادیانیوں کے ساتھ کسی مسلمہ کا نکاح ہرگز جائز نہیں اور اگر نکاح ہو گیا تو تفریق کرنا دینی چاہیے اور اگر کوئی مسلمان قادیانی ہو گیا تو اس کا نکاح بلا طلاق فسخ ہو گیا اس کی عورت کسی مسلمان صالح سے نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ ابو طاہر البہاری عفا عنہ عفا عنہ الباری المدرس الاول فی المدرستہ الاحمدیہ
قد صرح الجواب محمد طاہر ابن حضرت مولانا ابو طاہر دام فیضکم۔
قد اصاب من اجاب محمد مجیب الرحمان درہنگوی۔

(۱۱) بدایون (سنی)

مرزائیوں سے رشتہ زوجیت قائم کرنا حرام ہے۔ اگر لاعلمی سے ایسا ہو گیا تو شرعاً نکاح ہی نہ ہوا کیونکہ مسلمان عورت کا نکاح کافر کے ساتھ قطعاً حرام ہے۔ (ہکذا فی کتب الفقہ) اور اگر بعد نکاح کوئی مسلمان باغوائے شیطان عقائد کفریہ مرزائیہ کا معتقد ہو گیا تو اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل جائے گی اور اگر عورت معتقد ہو گئی تو اس کا نکاح قائم نہ رہے گا۔ حکم مثل مرتدین کے ہو جائے گا۔

مہر محمد ابراہیم قادری بدایونی۔ مہر محمد قدیر الحسن خفی قادری۔ الجواب صحیح محمد حافظ الحسن مدرس

مدرسہ محمدیہ۔

الجواب صواب احمد الدین مدرس شمس ذلک کذا لک شمس الدین قادری مہر محمد عبد الحمید۔ حسین احمد۔ واحد العلوم۔ فرید پوری۔ حسین مدرس مدرسہ اسلامیہ فضل الرحمان دلائی۔

عبد الرحیم قادری عبدالستار عفی عنہ۔ محمد عبد الماجد منظور حق مہتمم مدرسہ شمس العلوم۔

(۱۲) شہر الور، و سنجل (سنی)

مرزا کافر مرتد ملعون خارج از اسلام ہے اور ایک ہے ان تیس میں کا جن کی خبر آنحضرت ﷺ نے دی ہے کہ میرے بعد تیس دجال کذاب پیدا ہوں گے جو اپنی نبوت باطلہ کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور جو شخص غلام احمد قادیانی کا ہم عقیدہ ہے۔ وہ بھی کافر ہے۔ مسلمان عورت اور مردوں کا نکاح ان مرتدین کے رجال و نسا سے گزر ہرگز جائز نہیں۔ اگر نکاح پہلے ہو چکا تھا۔ پھر زوجین میں سے کسی ایک نے ان کفریات کا ارتکاب کیا تو فوراً ہی نکاح ٹوٹ گیا۔ زن و شوہر کا جو تعلق و رشتہ تھا وہ منقطع ہو گیا۔ اب اگر محبت ہوگی تو زنا ہوگا اور اولاد حرامی۔

حورہ العبد المسکین محمد عماد الدین السنہلی السنی الحنفی القادری بے شک ایسے کفری قول کرنے والا اور ایسا عقیدہ رکھنے والا اسلام سے خارج ہے اور مرتد اور اس کا نکاح مسلمانوں سے جائز نہیں۔ محمد ابوالبرکات سید احمد الوری سلمہ اللہ القوی

(۱۳) از آگرہ (اکبر آباد) و بلند شہر (سنی)

(الف)..... جوان اقوال کفریہ کا مصدق ہے وہ کافر ہے۔ اس کے ساتھ مسلم غیر مصدق کا رشتہ زوجیت جائز نہیں اور زوجین میں سے کسی ایک کا بعد نکاح ان اقوال کی تصدیق کرنا۔ موجب افتراق ہے۔

فقط محمد محام امام مسجد جامع آگرہ

(ب)..... ان اقوال کے قائل اور معتقد کے ساتھ نکاح مطلق جائز نہیں ہے اور ایسا نکاح موجب افتراق ہے۔

سید عبداللطیف مدرس مدرسہ حالیہ جامع مسجد آگرہ

(ج)..... قادیانی مرتد ہے اور قادیانیوں کے ساتھ نکاح مطلقاً جائز نہیں۔ اور اگر کوئی مسلمان مرد یا عورت مرتد ہو

جائے تو ان کا نکاح فسخ ہوگا۔ انہی مختصر فقط

حررہ العبد الراجی رحمۃ ربہ القوی ابو محمد محمد دیدار علی الرضوی الحنفی المفتی فی جامع اکبر آباد۔

(د)..... عقائد مندرجہ سوال رکھنے والا قطعاً کافر ہے۔ عورت اس کے نکاح سے باہر ہے۔ اہل اسلام کو چاہیے کہ احکام و معاملات میں ان سے احتراز رکھیں۔ حکذا فی کتب الاسلام

خادم الطلاب محمد مبارک حسین محمودی صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم ضلع بلند شہر

(۱۴) از مراد آباد (سنی)

غلام احمد قادیانی کے کفریات بدیہی ہیں کہ جن پر استدلال کی بھی ضرورت نہیں۔ اس لیے اس کے تابعین سے رشتہ اخوت، سلسلہ مناکحت، تعلق محبت، ربط، ضبط، شرعاً قطعی حرام ہے۔ ہرگز ہرگز ان اسلامی روپ کے کافروں سے مومنین کو کوئی دینی تعلق نہ رکھنا چاہیے۔ ان سے نکاح زنا ہوگا۔ جو دین و دنیا میں وبال و نکال ہے۔ خادم العلماء والفقراء غلام احمد خفی قادری مراد آبادی ۱۸ رجب ۱۳۶ھ۔

(۱۵) شہر لکھنؤ (از حضرات شیعہ)

(نوٹ)..... حضرات شیعہ کے فتوے اس لیے معدودے چند ہیں کہ انھیں سوائے مجتہد کے کوئی دوسرا فتویٰ نہیں دے سکتا۔ اور مجتہد کا فتویٰ تمام افراد شیعہ کو ماننا پڑتا ہے۔

(الف)..... الجواب من اللہ التوفیق۔ عقد مسلم یا مسلمہ قادیانی یا قادیانیہ سے جائز نہیں اور اگر کوئی مسلم یا مسلمہ خدا خواستہ قادیانی مذہب اختیار کرے تو نکاح اس کا باطل ہو جائے گا۔ واللہ العاصم۔ ناصر علی

(ب)..... باسمہ سبحانہ۔ جو شخص ان اقوال کا قائل اور ان معتقدات کا معتقد ہو اس کا عقد ان مسلمین و مسلمان سے اور علی الخصوص مومنین و شیعیان اثنا عشر سے جو کہ ان معتقدات باطلہ کے قائل و معتقد نہیں ہیں حرام و باطل ہے اور تصدیق ان عقائد کے بعد عقد بھی موجب افتراق و بطلان عقد ہے۔

(ج)..... باسمہ سبحانہ۔ جو شخص ان تمام امور مندرجہ استفتاء کا معتقد ہو۔ وہ کافر ہے۔ اس کے ساتھ زن مسلمہ کا عقد ناجائز و باطل ہے اور جس زن مسلمہ کا شوہر بعد الاسلام ان عقائد کا معتقد ہو جائے۔ اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا بلکہ جمیع احکام کفر و ارتداد ایسے اعتقاد والے پر جاری ہو جائیں گے۔ واللہ اعلم۔ سید نجم الحسن عفی عنہ بقلم

(۱۶) شہر لکھنؤ۔ ندوۃ العلماء (سنی)

جو شخص ان اقوال مندرجہ استفتاء کا مصدق ہو۔ اس کے ساتھ مسلمہ غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا ہرگز جائز نہیں اور جو شخص کہ نکاح کے بعد ان اقوال کا مصدق اس کی یہ تصدیق ضرور موجب افتراق ہے۔ قال تعالیٰ فان علمتموهن مونات فلا ترجعوهن الی الکفار لا هن حل لہم ولا هم یحلون لہن خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ اگر تم یقیناً معلوم کر لو کہ عورتیں مسلمان ہیں تو کبھی کفار کو واپس نہ دو۔ نہ یہ (عورتیں) ان کے لیے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان کے لیے حلال ہیں۔ واللہ اعلم

جو ان اقوال کا معتقد اور مصدق ہے وہ ہرگز مسلمان نہیں ہے اور نکاح وغیرہ ایسے لوگوں سے ناجائز ہے۔

حررہ الراجی رحمۃ ربہ القوی ابو العیاد محمد شبلی المدرس فی دار العلوم الندوۃ العلماء عفی عنہ
مذکورہ بالا جوابات بالکل صحیح ہیں۔
عبد الودود عفی عنہ مدرس دارالعلوم

ان اقوال مذکورہ استفتاء کا جو شخص قائل ہو وہ کافر ہے اور اسلام سے خارج ہے مناکحت وغیرہ اس سے جائز نہیں۔
امیر علی عفا اللہ عنہ مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء صدر مدرس
معتقد ان اعتقادات کا مسلمان نہیں ہے۔ لہذا کسی مسلمہ کا نکاح ان سے جائز نہیں اور اگر نکاح کیا گیا ہو وہ عدم محض سمجھا جائے گا اور تفریق واجب ہوئی۔
حیدر شاہ، فقیہ دوم دارالعلوم، ندوۃ العلماء
واقعی بعض از معتقدات مذکورہ کفر است و معتقد را بسر حد کفر رساند و کفر کہ بعد ایمان ارتداد است و بامر مد و مرتدہ نکاح ایماندار درست نیست واللہ اعلم بالصواب۔

حرره الراجی الی رحمۃ ربہ الباری محمد عبدالہادی الانصاری

حفید العلامة ملاعبین شارح السلم والمسلم اسکنہ اللہ فی اعلیٰ علیین۔

میں نے ایک عرصہ تک مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات و دعادی کی تحقیق کی۔ دوران تحقیق میں اس امر کا خاص لحاظ رکھا کہ ذرہ بھر نفسانیت کا دخل نہ ہو لیکن خدا اس کا بہتر شاہد ہے کہ جس قدر میں تحقیق کرتا گیا۔ اسی قدر میرا یہ اعتقاد پختہ ہوتا گیا کہ جو لوگ مرزا قادیانی کی تکفیر کرتے ہیں۔ یقیناً وہ حق پر ہیں۔ پس ایسی صورت میں مرزائیوں سے مناکحت وغیرہ ہرگز جائز نہیں۔ اگر نکاح ہو چکا ہے تو تفریق ضروری ہے۔

حرره ابو الہدی فتح اللہ الہ آباد کان اللہ لہ حال مدرس اول انجمن اصلاح المسلمین لکھنؤ

(۱۷) از شہر دہلی (دار الخلافہ پنجاب) (سنی)

(الف)..... فرقہ قادیانی قطعاً منکر آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت کا ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے ان سے مناکحت یقیناً ناجائز اور باطل ہے۔
حکیم ابراہیم مفتی دہلوی مدرسہ حسینیہ

(ب)..... مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ اقوال مندرجہ سوال اکثر میرے دیکھے ہوئے ہیں ان کے علاوہ اور بھی اقوال ایسے ہیں جو ایک مسلمان کو مرتد بنا دینے کے لیے کافی ہیں۔ پس مرزا قادیانی اور جو شخص ان کا ان کلمات کفریہ کا مصدق ہو سب کافر ہیں۔ تعجب ہے کہ مرزائی تو غیر احمدی کا جنازہ بھی حرام بتائیں اور غیر احمدی ان کے ساتھ رشتے ناٹے کریں۔ آخر غیرت بھی کوئی چیز ہے۔
حرره محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرس مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

(ج)..... جو شخص مرزائے قادیان کا ان اقوال مذکورہ میں مصدق ہو اس کے ساتھ مسلم غیر مصدق کا رشتہ مناکحت کرنا ہرگز جائز نہیں اور تصدیق کے بعد موجب افتراق ہے۔ حرره السید ابو الحسن عفی عنہ۔ الجواب صحیح۔ احمد سلمہ الصمد مدرس مدرسہ مسجد حاجی علی جان مرحوم دہلی ما اجاب المجیب فہو حق حری ان یعمل بہ۔ حرره ابو محمد عبید اللہ مدرس مدرسہ دار الہدی کشف گنج دہلی

مرزائی بوجہ اپنے کفر کے اس قابل نہیں ہیں کہ ان سے مسلمان رشتہ داری، مناکحت و مواصلت و مجالست کریں اور نہ ایسے لوگوں میں مسلمان عورت کا نکاح ہو سکتا ہے۔
حرره الراجی عبدالرحمن مدرسہ دار الہدی
(د)..... مرزا غلام احمد قادیانی کافر ہے اور جتنے اس کے (اقوال مندرجہ سوال ہیں) معتقد ہیں۔ سب کافر و مرتد ہیں۔ ان کے نکاح میں مسلمہ عورتیں دینا جائز نہیں۔ مسلمانو! بچو اور اپنے بھائیوں کو ان سے بچاؤ۔

حرره احمد اللہ مدرس مسجد حاجی علی جان دہلی

الجواب صحیح۔ عبدالستار کلانوری نزیل دہلی مفتی مدرسہ دارالکتب والسنتہ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۶۰ء۔

عبدالعزیز عفی عنہ۔ عبدالرحمان عفی عنہ۔ عبدالسلام خلف مولوی عبدالرحمان۔

ابو تراب عبد الوہاب عفی عنہ۔

لہذا دار الحجب۔

مدرسہ علی جان مرحوم

(۱۸) ہوشیار پور (سنی)

مرزائے قادیانی کے دعویٰ کا ذیہ کی جو تصدیق کرتا ہے اس کا رشتہ و نکاح کسی مسلمان سے ہرگز ہرگز جائز نہیں اور جو شخص اس کے عقائد باطلہ کی تصدیق بعد عقد زوجیت کرے تو اس کی یہ تصدیق موجب تفریق اور باعث فسخ نکاح ہے۔ خادم اراکین انتظامیہ ندوۃ العلماء غلام محمد ہوشیار پوری۔ ہذا هو الجواب الحق۔
کتبہ مولوی احمد علی عفی عنہ نور محلی۔

(۱۹) لودھیانہ (سنی)

(الف)..... ایسے عقائد مذکور کا شخص کافر ہے بلکہ اکفر۔ ان سے رشتہ لینا دینا درست نہیں ہے۔ کتبہ العبد العاجز علی محمد عفا عنہ مدرس مدرسہ حسینیہ لدھیانہ۔
(ب)..... چونکہ یہ شخص نصوص قطعیہ کا منکر ہے اور یہ کفر و ارتداد ہے۔ اس لیے ایسے کافر و مرتد سے نکاح منعقد نہیں ہوتا اور اگر قبل از ارتداد نکاح ہوا تو ارتداد سے فسخ ہو جاتا ہے۔

حزبہ رحمت العلی مدرس مدرسہ غزنویہ محلہ دھولیوال
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ غزنویہ۔ نور محمد از شہر لودھیانہ
عاجز حافظ محمد الدین مہتمم مدرسہ بستان الاسلام لدھیانہ محلہ صوفیاں

(۲۰) لاہور (سنی و شیعہ صاحبان)

(الف)..... چونکہ مرزائے قادیانی اور اس کے پیروؤں کا کفر منجانب علمائے ہندو پنجاب قطعی ہے۔ لہذا ان کے ساتھ کسی مسلمہ عورت کا نکاح جائز نہیں اور بروقت ظہور مرزائیت نکاح فسخ ہو جائے گا۔

العبد نور بخش (ایم اے) ناظم انجمن نعمانیہ لاہور

(ب)..... صورت مرقومہ میں جس قدر عقائد بیان کیے گئے ہیں از روئے قرآن و حدیث کے وہ سب باطل اور کفر ہیں۔ بلکہ بعض تو حد شرک تک پہنچے ہوئے ہیں۔ ایسی صورت میں ان عقائد کا مدعی جس طرح دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کے مرید اور معتقد بھی چونکہ لازماً اس حکم میں داخل ہیں۔ لہذا ان سے با رطوبت معاشرت کرنا اور ان کو معابد و مساجد میں آنے دینا، ان پر نماز جنازہ پڑھنا، ان سے رشتہ و ناطہ کرنا شرعاً سب ناجائز اور فعل حرام۔ معصیت عظیم ہے۔ خاص کر ان کو لڑکی کا رشتہ دینے کی ممانعت تو نہایت ہی موکدہ اور اہم ہے۔ (لان المرءة تاخذ من دین بعلها) کیونکہ عورت اپنے خاوند سے دین حاصل کرتی ہے اس لیے کہ عورت ضعیف العقل ہونے کے سبب شوہر کے دین کو اختیار کر لیتی ہے۔ اعاذنا اللہ و جمیع المؤمنین من النفس الامارة بالسوء والضلالة بعد الہدی (وہو العالم) من مبارک حویلی (لاہور) خادم الشریعة المطہرہ علی الحائری بقلمہ۔

(۲۱) شہر پشاور معہ مضافات (سنی)

عقائد مرقومہ کا معتقد اور مصدق یقیناً اسلام سے خارج ہے اور کسی مسلمان عورت کا نکاح ایسے شخص سے جائز نہیں اور تصدیق بعد از نکاح موجب افتراق ہے تمام کتب فقہ میں ہے (وارتداد احدهما ففسخ فی

الحال) کہ بیوی میاں میں سے کسی کا مرتد ہونا نکاح فوراً فسخ کرتا ہے۔
 الجواب صحیح بندہ محمود شہر پشاور۔
 عبد الواحد از پشاور۔
 مفتی عبد الرحیم پشاوری۔
 مولوی عبدالکریم پشاوری۔
 حررہ محمد عبدالرحمن ہزاروی۔
 عبد الرحمان اقلہم خود۔
 محمد رمضان پشاوری۔
 حافظ عبداللہ نقشبندی۔

(۲۲) راولپنڈی معہ مضافات (سنی)

جو الفاظ مرزا غلام احمد قادیانی کے استفتاء میں ذکر ہوئے یہ تمام کفر بہ ہیں۔ پس عورت مسلمان کا نکاح مرزائی کے ساتھ ہرگز جائز نہیں اور اگر پہلے وہ مسلمان تھا اور پیچھے وہ مرزائی ہو گیا اور عورت مسلمان ہے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔

محمد مجید امام الجمعہ راولپنڈی۔ سید اکبر علی شاہ متصل جامع مسجد۔ محمد کیچ مکرانی مقیم شہر راولپنڈی۔
 الجواب صحیح عبد اللہ عفا عنہ از مدرسہ محمد عصام الدین مدرس مدرسہ احیاء عبد الرحمان بن مولوی ہدایت اللہ صاحب مرحوم امام مسجد الحمدیث سنیہ راولپنڈی۔
 العلوم راولپنڈی۔ صدر پیر فقیر شاہ از راولپنڈی۔

(۲۳) شہر ملتان معہ مضافات (سنی)

بلا اترتاب یہ تمام اعتقادات صریح کفر والحاد ہیں۔ قائل و معتقد ان کا خود بھی کافر ہے اور جو شخص اس کو باوجود ان اعتقادات کے مسلم یا مجدد یا نبی یا رسول مانے وہ بھی کافر اور مرتد ہے۔ اور بحکم آیت لاہن حل لہم ولاہم یحلون لہن مناکحت مسلمہ بمرزائی و بالعکس نہ ابتداء صحیح ہے نہ بقاء یعنی نہ رشتہ مناکحت ہو سکتا ہے اور نہ قائم رہ سکتا ہے اسی طرح حقوق ارث سے بھی حرمان ہو جاتا ہے۔
 حررہ ابو محمد عبدالحق ملتانى
 الجواب صحیح احقر العباد ابو عبیدہ خدا بخش ملتانى عفی عنہ۔ خاکسار محمد عفی عنہ از ملتان۔

(۲۴) ضلع جہلم (سنی)

باسمہ سبحانہ۔ مرزائے قادیانی کے یہ دعاوی اور اسی قسم کے دوسرے دعاوی کفر و شرک تک پہنچ چکے ہیں۔ اس کا الہام ہے کہ (الارض والسماء معک کما هو معی) زمین آسمان جیسے خدا کے ماتحت ہیں ایسے مرزا کے بھی ماتحت ہیں ایک اور الہام ہے کہ (یتیم اسمک ولا یتیم اسمی) خدا کہتا ہے کہ میرا نام تو ناقص رہے گا مگر تیرا نام ضرور کامل ہو جائے گا۔ پہلے دعویٰ میں شرک جلی ہے اور دوسرے میں وہ غرور دکھایا ہے کہ کسی فرعون نے بھی نہیں دکھایا۔ اس لیے جو ان اقوال کا مصدق ہو وہ بلاشبہ کافر و مشرک ہے اور کسی مسلم کو جائز نہیں کہ کسی مشرک سے تعلق زوجیت قائم رکھے اور رشتہ زوجیت قائم ہونے کے بعد ایسے عقائد کا مصدق ہونا موجب افتراق ہے۔ علاوہ ازیں مرزا نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جو اس کی نبوت کا کلمہ نہیں پڑھتا خواہ وہ مرزا کا سکفر نہ بھی ہو وہ کافر ہے اور اہل اسلام کو کافر کہنے والا خود کافر ہوتا ہے۔ پھر مرزا نے توہین انبیاء میں کچھ کی نہیں چھوڑی لولا کہ لما خلقت الافلاک کے دعویٰ میں آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات پر سخت حملہ کیا ہے اور اپنے آپ کو بابت تکوین عالم بتاتے ہوئے آنحضرت ﷺ کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا (پھر طرفہ یہ کہ دعویٰ غلامی ہے) انتہی مختصراً۔

حررہ محمد کرم الدین از بہمن ضلع جہلم تحصیل چکوال

محمد فیض الحسن مولوی فاضل بھیں ضلع بہار

الجواب صحیح۔ نور حسین از بادشہانی۔

(۲۵) ضلع سیالکوٹ (سنی)

(الف)..... مرزا کے عقائد کفر ہیں اور جو ایسے مذہب کا مصدق ہے اس کے ساتھ رشتہ زوجیت کرنا ہرگز جائز نہیں بلکہ تصدیق بعد از نکاح موجب افتراق ہے۔ من تلفظ بلفظ کفر کفر کانا کل من ضحک علیہ او استحسنہ او یرضی بہ یکفر (قواطع الاسلام) من حسن کلام اہل الہول وقال معنوی او کلام لہ معنی صحیح ان کان ذلک کفرا من القائل کفر المحسن (البحر الرائق) ایما رجل سب رسول اللہ ﷺ او کذبہ او عابہ او تنقصہ فقد کفر باللہ و بانث منه امرء تہ (کتاب الخراج للإمام ابی یوسف)

ابو یوسف محمد شریف عفی عنہ کوئی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ (ب)..... مرزا کے عقائد کفریہ کا جو مصدق ہو وہ بھی کافر ہے لقولہ تعالیٰ ومن یتولہم منکم فانہ منہم۔ امام اعظم ابو حنیفہؒ کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور مقام استدلال پر علامت نبوت کے لیے کچھ مہلت مانگی تھی تو آپ نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جو شخص اس سے نبوت کی علامت کرے گا۔ وہ کافر ہوگا کیونکہ وہ آنحضرت ﷺ کے اس فرمان کا کذب قرار دیا جائے گا کہ (لانیسی بعدی) میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (الخیرات الحسان لابن حجر المکی) پس مرزا کے مصدق سے رشتہ زوجیت جائز نہیں۔ کوئی کرے بھی تو کالعدم ہوگا۔

حررہ ابو الیاس محمد امام الدین قادری کوئی لوہاراں مغربی (ج)..... ایسا شخص کافر ہے اور کافر سے نکاح درست نہیں۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے۔ قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغامبرم یکفر علامہ یوسف اردبیلی شافعی کتاب الانوار میں لکھتے ہیں کہ من ادعی النبوة فی زماننا او صدق مدعیہا لہا او اعتقد نبیا فی زمانہ ﷺ او قبلہ من لم یکن نبیا کفرا جو شخص ہمارے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کرے یا مدعی نبوت کی تصدیق کرے یا یہ اعتقاد رکھے کہ آپ کے زمانہ میں یا آپ سے پہلے وہ شخص نبی تھا کہ جس کی نبوت کا ثبوت نہیں وہ کافر ہوگا۔ فقہ ابو عبد القادر محمد عبد اللہ امام مسجد جامع کوئی مذکور۔ الجواب صحیح سید میر حسن عفی عنہ کوئی لوہاراں۔ الفقیر السید فتح علی شاہ حنفی قادری از کھر وہ سیدان ضلع سیالکوٹ۔

(۲۶) ضلع ہوشیار پور (سنی)

جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی کا ذیہ کی تصدیق کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اہل اسلام کے ساتھ ایسے شخص کا تعلق زوجیت جائز نہیں اور ازدواج کے بعد اس کے دعاوی کی تصدیق موجب فرقت ہے۔ حررہ نور الحسن جہلمی مدرس مدرسہ خلیفہ کوٹ عبدالحق۔ الجواب صحیح اللہ بخش پٹیلوی مدرس عربی مدرسہ خلیفہ محمد فاضل گجراتی مدرس مدرسہ خلیفہ۔ عبد الحمید جبری از کوٹ عبدالحق۔

(۲۷) ضلع گورداسپور (سنی)

عورت اگر مرزائی عقیدہ کی ہو تو نکاح نہیں ہوگا۔ چہ جائیکہ مرد اس عقیدہ کا ہو۔ اگر بعد انعقاد نکاح یہ اعتقاد احد الزوجین کا ہو جائے تو نکاح باطل ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ بندہ عبدالحق دیناگری

مورخہ ۲۰ جمادی الثانیہ ۱۳۶ھ

(۲۸) ضلع گجرات پنجاب (سنی)

مرزا کے مصدق سے اہل اسلام کا باہمی رابطہ ازواج ہرگز درست نہیں۔ فقہاء نے بعض بدعات بھی مکفرہ فرمائی ہیں۔ بھلا یہ تو صاف کفریات ہیں۔

واللہ العبادہ

حررہ العبد الاواہ الشیخ عبداللہ عفی عنہ از ملکہ

الجواب صحیح بندہ عبید اللہ از ملکہ

(۲۹) ضلع گوجرانوالہ (سنی)

(الف)..... جو لوگ اعتقادات مذکورہ میں مرزا کے معتقد و مصدق ہیں ان سے علاقہ زوجیت ہرگز نہ کرنا چاہیے۔

حررہ حافظ محمد الدین مدرس مسجد حافظ عبدالمنان مرحوم

(ب)..... بیشک جن لوگوں کا ایسا عقیدہ ہے ان کے ساتھ مخالطت اور مناکحت جائز نہیں۔

حررہ عبداللہ المعروف غلام نبی از سوہدرہ

الجواب صحیح محی الدین نظام آبادی عفی عنہ۔ عمر الدین معلم از وزیر آباد مسجد برنے والی۔ خاکسار عبدالغنی۔

(ج)..... بیشک مرزا کے کفر میں کوئی شبہ نہیں کیونکہ وہ اپنے آپ کو خدا کا شریک ثابت کرتا ہے۔ اس لیے مرزائیوں سے مناکحت ناجائز ہے۔

حررہ احمد علی بن مولوی غلام حسن از چک بھٹی

(۳۰) شہر امرتسر (سنی)

(۱)..... مدعیان نبوت و رسالت کے ارتداد و کفر میں کوئی اہل ایمان و علم متردد نہیں ہو سکتا۔ اس قسم کے لوگوں سے رشتہ و ناظر کرنا بالکل حرام ہے اور اگر بیوی یا میاں اب مرزائی ہو جائے تو نکاح واجب الفسخ ہے اور مقتنین اہل اسلام کا فرض ہے کہ گورنمنٹ سے ایسے قانون کے نفاذ کی اپیل کریں تاکہ ہمارے مذہب اور ضمیر کے خلاف کوئی ایسا فیصلہ نہ ہو سکے کہ جس سے ہمارے حقوق تلف ہوں کیونکہ مرزائی بجائے خود رہے جو مرزائیوں کو مسلمان تصور کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ ختم رسالت وغیرہ بدہیات دین کو غیر ضروری خیال کرتے ہیں بلکہ دراصل منکر ہیں۔

(۲)..... مرزا غلام احمد قادیانی کی تالیفات اس کے کفر پر معتبر گواہ (شاہد عدل) ہیں جن کے سامنے اس کا ایمان بالکل ثابت نہیں ہو سکتا۔ بالخصوص کشتی نوح ضمیمہ انجام آتھم اور دافع البلاء کو دیکھنے والا اس کے کفر میں کبھی شک نہیں کر سکتا۔ پس جو لوگ اسے نبی مانتے ہیں ان سے محبت، دوستی، رابطہ رشتہ پیدا کرنا یا قائم رکھنا جائز نہیں۔ لقولہ تعالیٰ لا تتخذوا الکفرین اولیاء من دون المؤمنین۔ و لقولہ تعالیٰ لا يتخذ المؤمنون الکفرین اولیاء

من دون المؤمنین ومن یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شیء۔ حررہ محمد جمال امام و متولی مسجد کوچہ سخی امرتسر

(۳)..... مرزا نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔ (دیکھو

شرح فقہ اکبر ملا علی قاریؒ) لہذا جماعت مرزائیہ مرتد خارج از اسلام ہے۔ سب مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے اور شرعاً مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور اس کی عورت اس پر حرام ہے اور اپنی عورت کے ساتھ جو صحبت کرے گا وہ زنا ہے اور ایسی حالت میں جو اولاد کہ پیدا ہوتی ہے ولد الزنا ہوگی اور مرتد جب بغیر توبہ کے مر جائے تو اس پر جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام ہے۔ بلکہ مانند کتے کے بغیر غسل و کفن کے گڑھے میں ڈالا جائے۔ (ملاحظہ ہو کتاب اشباہ والنظائر) اللهم تو فطنا مسلمین والحقنا بالصالحین ولا تجعلنا من المرزائیین۔

حرره عبدالغفور الغزنوی عفا الله عنه۔ الجواب صحیح محمد حسین مدرس مدرسه سلفیہ غزنویہ۔

(۴)..... مرزا قادیانی کا فتنہ اسلام میں آفات کبریٰ سے ہے۔ اس کا کفر علماء ربانین نے قدیم و جدیداً ثابت کیا ہوا ہے۔ اہل اسلام کے اس باب میں کئی کتب و رسائل و اشتہارات موجود ہیں اور وہ اسی عقیدہ کفریہ پر مر گیا ہے۔ اب بھی جو کوئی اس کو نبی جانے اور اسی طرح کا عقیدہ رکھے وہ بھی بلاریب بموجب شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہما افضل الصلوٰت کا کافر ہے اور مومنہ سنیہ سے اس کا نکاح فسخ ہے اور مومنہ سنیہ کا نکاح مرزائی سے باندھنا حرام ہے اور یہ نکاح باطل ہے۔ قال اللہ عزوجل لاھن حل لھم ولاھم یحلون لھن الا یہ هذا فقط واللہ اعلم (ابو اسحاق نیک محمد غنی عنہ مدرس مدرسه غزنویہ تقویۃ الاسلام امرت سر۔)

(۵)..... بندہ کو مضامین بالا مذکورہ میں اتفاق ہے۔ واقعی مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد باطلہ دائرہ اسلام سے اس کو خارج کرتے ہیں۔ فقط محمد تاج الدین مدرس بی این ہائی سکول امرت سر۔

(۶)..... مرزا غلام احمد قادیانی نے علی الاعلان دعویٰ نبوت کیا۔ اور دیگر انبیاء کی توہین کی بعض کو گالیاں دیں اور مذکورۃ الصدر سارے دعویٰ بھی کیے جن کی بنا پر وہ خود کافر ہو کر مرا۔ اس کے ماننے والے بھی کافر۔ ان سے ہر قسم کا قطع تعلق کر لیا جائے۔ (سید عطاء اللہ بخاری)

(۷)..... اقوال مذکورہ میں اکثر کفریہ ہیں جن کی تاویل سے بھی مخلصی کی صورت پیدا نہیں ہوتی۔ لہذا ان اقوال کا ماننے والا اور مصدق اس قابل ہرگز نہیں کہ اس کے ساتھ رشتہ زوجیت پیدا کیا جائے اور اگر نکاح پہلے ہو چکا ہے تو افتراق ضروری ہے۔ مسکین سلطان محمد بقلم خود جواب صحیح ہے۔ سلام الدین عفا اللہ عنہ

(۸)..... الجواب۔ جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال مذکورہ بالا کا مصدق ہے اور ان کو صحیح مانتا ہے وہ شرعاً کافر و مرتد ہے اور کافر و مرتد کا نکاح عورت مسلمہ سے ہرگز جائز نہیں اور اگر بعد از نکاح ناک مرزائی ہو گیا تو فوراً نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ لہذا اعلان کرنا چاہیے کہ کوئی شخص مسلمان، مرزائیوں سے زوجیت کا تعلق پیدا نہ کرے۔ حکیم البو تراب محمد عبدالحق۔ الجواب صحیح ابو الفکر محمد شمس الحق

(۹)..... جو شخص مرزا قادیانی کا ان اقوال میں مصدق ہو۔ اس کے ساتھ مسلم غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا جائز نہیں۔ (محمد داؤد غزنوی)

(۱۰)..... الجواب قادیانی مدعی نبوت نے جو کچھ خارج از اسلام عقائد پھیلائے ہیں وہ صاف صاف اس کے کافر ہونے پر بین ثبوت ہیں اور جس قدر اس نے اہل اسلام سے اظہار نفرت کیا ہے۔ اسی قدر ہم بھی اس کے ہم عقیدہ اور مریدوں سے نفرت کریں تو ہمارے مذہبی احساس کا نتیجہ ہوگا۔ اس لیے جملہ اہل اسلام کو ضروری ہے کہ ان سے قطع تعلق کریں اور بالخصوص مناکحت اور کفن و فن سے ضرور اجتناب کریں۔

نور احمد غنی عنہ پسروری ثم امرت سری۔ ۲۵ شوال ۱۳۳۸ھ۔

الجواب صحیح غلام محمد مولوی فاضل منشی فاضل اول مدرس دینیات اسلامیہ ہائی سکول امرت سر۔

الجواب صحیح محمد نور عالم۔ مولوی فاضل منشی فاضل مدرس عربی اسلامیہ ہائی سکول امرت سر۔

(۱۱)..... میری مدتوں کی تحقیق میں اچھی طرح سے ثابت ہو چکا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کافر قطعی اور کذاب یقینی ہے اور جو لوگ دیدہ دانستہ اس کے تابعدار اور اس کے مذہب کے پابند ہیں ان کے کفر میں بھی کوئی شبہ نہیں ہے پس مسلمہ عورت کے ساتھ مرزائی مرد کا نکاح فسخ ہے۔ (لاھن حل لھم ولاھم یحلون لھن) بلا طلاق اور جگہ نکاح جائز ہے اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں بھی دفن نہ ہونے دیں ایسے کافر ہیں کہ پہلے زمانوں میں ان

کی نظیر نہیں ملتی۔

(۱۲)..... بحکم حدیث شریف زوجوا من ترضون دینہ مرزائی سے محمدی خاتون کا نکاح نہ ہوتا چاہیے اور اگر ہر جائے توفیح کرا لیتا چاہیے۔
(ابو الوفاء ثناء اللہ)

(۳۱) فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (سنی)

قال المرزا ما تعريه و تلخيصه كنت اعتقدان المسيح في قول الوحى بانه قدماء فثبت به ان القول بحيوته من الشرك والكشف على ان الجنة والنار لذات والام روحانية وان ربنا اج (ناب الفيل) وهو قيوم و وجودله من الايدى والاقدام والجوارح والقوى مالا يدركه مدرک و كك له من الاعصاب والعروق مالا يحيط به محيط بهاتم ارادته في العالم هذه الاعضاء والعروق هي المسماة بالعالم. وان الاخبار بنزول المسيح واشراط الساعة ليست على ظواهرها ولما معان كانت معزونة لم يطلع عليها احدالى يومنا هذا بل ولم ينكشف محمد ﷺ الامور الخمسة الدجال دوابته ودابة الارض واين مريم وياجوج ماجوج فنزل الوحى بان دابة الارض علماء هذا الزمان وياجوج ماجوج اقوام ادروبا الدجال علماء البرطانية ودابتها مركب الدخان واين مريم النافى تحصيل صفاته الذاتية ولما جرت سنة الله بيفته الانبياء اذ غلبت داعية الشر لم يكن يدمن نبى في هذه الايام وقد كان الله وعدانه بيعث في امته محمد نبيا كابراهيم اذا متفرق على فرق كثيرة فلن ينجو الا من تبعه. فسمانى الله اسماء الانبياء من آدم الى محمد ﷺ ومن قل كنت احسب ان المسيح نبى عين انا منه في مرتبته وكنت اذ ظهر لى فضل ما احسبه انها فضيلة جزوية ولكن لما اخذت تنزل على من الوحى الامطار الموصلة الدر فلم يدعى الله عليه فاعطيت منه النبوة وانما اعطيتها اذ فنسيت فانى في اتباع محمد ﷺ فنسبوتى لانتافى ختم الرسالة. والذى نفسى بيده انه هو سمانى مسيحا موعود اوجعلنى نبيا صدقنى بالآيات فانا آخر الخلفاء على قدم عيسى وما كان لمومن ان يكفر بى فانه كفر بكتاب الله ولا يفلح الكافر حيث اتى. ولم يختص احد باسم النبوة سواحنى في هذا الزمان فما اوحى الى فهو منزوع عن الخطاء والنسيان فما اياها المسلمون ما اعلمكم فهو ملاك النجاة من النار. اعلموا انه ما يخالفنى من الاحاديث وميته كمر جاة من البضاعة فلما آمنت بما اوحى الى كما آمنت بالقرآن اعتقدته قطعيا فكيف يرى ان آمن باحاديث ظنية او موضوعة تخالفه و فضلنى الله على المسيح الناصرى والله لو كان المسيح اليوم لما ظهر له من الآيات ما ظهرت لى بل ولم يظهرها الله لنبى قبلى مثل ما اظهرها لى ما خلا محمدا ﷺ بل انما ظهرت له ثلث آلاف و ظهرت لى لثلاثماية آلاف ولم يخل منها شهر فلما ثبت عند الله وعند جميع المرسلين ان المسيح الموعود فى هذا. الزمان افضل من المسيح الناصرى فلم يشق على الناس افضل كنفسى عليه اذ كان المسيح ليتاد الكذب ويشرب الخمر و من جداته بغايا و يحيى افضل منه اذ لم يكن يشرب الخمر ولولم استكتف عن عمل الترب لما زادنى المسيح فى المعجزات وقد غلط اربعمائة نبى فى اخبارهم بالغيب لكن لم يغلط احد منهم ما غلط المسيح فيه. وقال لى الله لولاك لما خلقت الافلاك وكم من سرير قد تسفل و سريرك فوق

السرد كلها وانت من مائنا وهم من فشل وانت منى بمنزلة اولادى وانت منى وانامك وفضلنى الله بغسو القمرين وفضل محمد ﷺ بخسف القمر و مرة جعلنى الله امرة اظهر عليها قوة الرجولية فيريدون ان يرو مرة جالست الله و كتبت انا بيدي من الوقاعات والحوادث كيف اريدها وقبله الله و كتب التصديق بقلمه و قتاير رشحات بقلمه على خادى ولما غلب على الالهية خلقت السماء والارض و خلقت آدم. انتهى ما قال وله مثله هفوات لا تحصى وما ذكرنا فيه كفاية لما نريد ان نقول.

ف تقول ان المرزا ادعى فيما ذكرنا وفات المسيح، القول بحياة المسيح شرك، الجنة والنار لاحقيقته لهما، الله جسم غير متناه، النصوص ليست على ظواهرها، فوقية نفسه على رسولنا ﷺ علماً، النبوة لنفسه، دوامها بعد ختم الرسالة، تحصيل النبوة بالاكتساب، التمثل بعيسى بل بجميع الانبياء، فضيلة نفسه على المسيح، الازراء، الوحي، ضرورة الايمان به، المجالسة بالله، المجانسته به، كونه زوجة الله، ولدا الله، كونه قيم الله في كائناته، واتحاد ذاته بذات الله، شركته في صفة الخلق و قدرته فهذه عشرون امرا كله كفر يخالف الاسلام بل و تصديق المرزافيه من الكفر وكفى منها الرجل في كفره واحد فكيف اذا اجتمعت جميعا في فائلها لا اقول ذلك وحدى بل صرح بكفره من الانمة المتقدمين القاضى عياض فى الشفاء والملا على القارى فى شرح الفقه الاكبر وابن حجر وآخرون فى مصنفاتهم، و نحن تذكر نبذة مما قالوا قال على القارى، دعوى النبوة بعد نبينا كفر بالاجماع قال ابن حجر فى فتاوى من اعتقد وحيا بعد محمد رسول الله ﷺ كان كافرا باجماع المسلمين. قال الشيخ الاكبر فى الفتوحات اسم النبى زال بعد محمد ﷺ قال القاضى عياض من ادعى نبوة احد مع نبينا ﷺ او بعده كالعيسوية من اليهود القائلين بتخصيص رسالة الى العرب وكالخرمية القائلين بتواتر الرسل وكالبرغبة والبيانية منهم القائلين بنبوة بزيغ وبيان واشباه هولاء وامن ادعى النبوة لنفسه او جوز اكتسابها والبلوغ بصفاء القلب الى مرتبتها كالفلاسفة وغلاة المتصوفة وكذلك من ادعى منهم انه يوحى اليه وان لم يدع النبوة وانه يصعد الى السماء او يدخل الجنة و ياكل من ثمارها و يعانق الحور العين فهو لا وكلهم مكذبون للنبي ﷺ لانه اخبر انه ﷺ خاتم النبيين وانه لانبى بعده و اخبر عن الله انه خاتم النبيين و انه ارسل كافة للناس و اجتمعت الامة على حمل هذا الكلام على الظاهر وان مهور المراد به دون تاويل و تخصيص فلاشك فى كفر هولاء الطوائف كلها قطعاً اجماعاً سمعاً ومن اعتقدان الله جسم او المسيح او بعض من يلقاه فى الطريق فليس يعارف به فهو كافر وكذلك من ادعى مجالسة الله والعروج اليه ومكالمة وحلوله فى الاشخاص او استخف بمحمد ﷺ او باحد من الانبياء او اذا هم او قتل نبيا او حار به او زرى بالانبياء فهو كافر باجماع المسلمين و كك من جوز على الانبياء الكذب فيما اتوا به وادعى فى ذلك المصلحة ولم يدعها فهو كافر بالاجماع وكذلك من قال ان المراد بالجنة والنار والحشر والنشر والثواب والعقاب معانى غير ظاهرة وانها لذات روحانية ومعانى باطنة وكك تقطع بتكفير كل قائل قولاً يتوصل به الى تضليل الامة او

تکفیر جمیع الصحابة وقال محمد من تناء يستاب اسر ذلك او اعلنه وهو كالمترد قاله سخون وغيره.
فان قيل ان لكلام المرزا تاويلات كالصوفية قلنا من قال بكلمة الكفر من الصوفية كفر و
استيب اور جمع مما قال علا ان للتاويل مجالا لمن آمن بنبوته ومن لا يخسن الظن به فيكفره قطعاً
وان قيل ان المرزائية من اهل القبلة قلنا انهم انكروا نصوصاً قطعيته عند جمیع المسلمين و اولوها
لم يول به احد من الائمة فلا ريب في كفرهم وان كانوا من اهل القبلة ونحن لم نكفرهم مالم ياتوا
الصريح الكفر ولم يخالفوا القطعيات الا ترى الى قوله عليه السلام لا يقبل الله لصاحب بدعة صوما
ولا صلوة ولا حجا ولا عمرة ولا جهاداً او لا صرفاً ولا عدلاً يخرج من الاسلام كما تخرج الشعرة
من العجين. يخرج في آخر الزمان قوم يقولون من خير قول الناس يقرؤون القرآن لا يجاوز تراقيهم
يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية وعن ابى سعيد ومالك بن انس مرفوعاً قوم
يحسنون القيل و يسؤون الفعل فقلت ان المرزائية وان كانوا من اهل القبلة كفار لانهم انكروا،
بديهيات الاسلام و مسلماته قال على القارى في شرح الفقه الاكبر ثم اعلم لان المراد باهل القبلة
الذين اتفقوا على ما هو من ضروريات الدين كحدوث العالم فمن واظب طول عمره على الطاعات
مع اعتقاد قدم العالم او نسي الحشر لا يكون من اهل القبلة.

فلما ثبت كفر المرزائية و شركهم لم يكونوا كفو للمسلمين فلا يجوز التناكح بهم
لقوله تعالى و لا تنكحوا المشركات حتى يؤمن و لامته مومنته خير من مسركة ولو اعجبكم و لا
تنكحوا المشركين حتى يؤمنوا و لعبد مومن خير من مشرك ولو اعجبكم اولئك يدعون الى
التار والله يدعوا الى لجنة والمغفرة باذنه فان علمتموهن مومنات فلا ترجعوهن الى الكفار لاهن
حل لهم ولا هم يحلون لهن ولا تمسكو ابعض الكوافر.

رقمه عبدالحى عفا الله عنه ۴ ذيقعدة ۱۳۳۸ هـ ولا يجوز لاهل الاسلام ان يعاملو
المرزائية في امر ديناً كان او غير دين انا العاجز محمد فاضل بن المولوى محمد اعظم مرحوم فتح
گڑھی۔ مرزائیوں سے نکاح ہی درست نہیں ہے چاہے کہ افتراق محمد عبداللہ فتح گڑھی۔

تمت هذه الفتاوى فالمرجو عن المسلمين ان يعملوا بها

اوائل ذى الحجة ۱۳۳۸ هجرية مقدسة



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله الذي جعل في القرآن الكريم
سورة البقرة آية ٢٥٥

مرزائی کا جنازہ اور مسلمان ایک لمحہ فکریہ

از

حضرت مولانا احمد سعید گوجرانوالہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله وكفى و سلام على عباده الذين اصطفى خصوصاً على خاتم الانبياء سيدنا و شفيعنا محمد واله و اصحابه اجمعين۔

برادران اسلام! تمام مسلمان خواہ وہ کسی کتب فکر اور کسی بھی نظریہ سیاست سے تعلق رکھتے ہوں اس بات کو بخوبی جانتے اور اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ کائنات کا خالق و مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے اور انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لیے سچا یقینی مذہب اور دین صرف اسلام ہی ہے۔ اِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ اس کے سوا تمام مذاہب اور ادیان باطل غلط اور بے بنیاد ہیں۔ اس دین اسلام کی شمع روشن کرنے والے اور جن و انس کو راہ راست بتانے والے ہادی حضرت نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول نبی برحق رحمت اللعالمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لیے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور خاتم النبیین ﷺ کے مبارک زمانہ تک مختلف اوقات میں انبیاء و رسول مبعوث فرمائے سب سے آخری حضور نبی کریم ﷺ کو ختم نبوت کا مبارک تاج عطا فرما کر نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم و بند کر دیا اس پر سب مسلمانوں کا ایمان ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی دور و زمانہ میں کسی قسم کا کوئی نبی و رسول نہیں ہو سکتا۔ نہ حقیقی نبی اور نہ ہی عکسی ظنی و بروزی وغیرہ جیسا کہ متعدد آیات قرآنی میں اس کا ذکر ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابًا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (احزاب ۴۰) ”حضرت محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں (یعنی تمام نبیوں سے آخر میں آنے والے ہیں)“

یہ بات فیصلہ کن ہے کہ حضور ﷺ کی نبوت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تمام ممالک اور اقوام عالم جن و انس کے لیے ہے۔

إِنَّمَا أَنْتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (زمرہ ۷) ”بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے والے ہیں اور ہر ایک قوم کی رہنمائی کرنے والے ہیں۔“

اسی طرح اللہ تعالیٰ سورہ اعراف میں آپ کی نبوت عام کا اعلان فرماتے ہیں۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا۔ (اعراف ۱۵۸) ”اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔“

اور احادیث صحیحہ میں نبی کریم ﷺ کے صاف ارشادات موجود ہیں جو قرآن کریم کی تفسیر ہیں۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔

”خَتَمَ بِي النَّبِيُّونَ“ میرے اوپر اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ ہی ختم کر دیا۔

”أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔“ میں نبیوں کے آخر میں آنے والا ہوں میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہوگا۔“ اور نہ ہی کسی قسم کی نبوت کسی کو مل سکتی ہے بلکہ آپ کی نبوت ابدی ہمیشہ کے لیے قائم و دائم ہر زمانہ

ایکساں مساوی ہے۔ تمام دنیا کے مسلمانوں کا یہ اجتماعی و اتفاقی فیصلہ کن عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد اس کسی زمانہ میں کسی قسم کی نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرے تو وہ از روئے قرآن و سنت اور اجماع امت نیکافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ حضور ﷺ کی مبارک زندگی میں جب مسیلہ کذاب اور اسود غسی بد بختوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تو صحابہ کرامؓ نے ان پر اتر د اور کفر کا قطعی حکم لگایا اور ان کی سرکوبی کی۔ اس کے بعد وقت بوقت ایسے خبیث بد باطن قسم کے انسان نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتے رہے اور ساتھ ساتھ ان کی سرکوبی ہوتی رہی۔ پھر جب برصغیر پاک و ہند میں مرزائے قادیانی نے انگریز کے زیر سایہ اور اس کے حکم (خود کاشت پودا ہونے) سے دعویٰ نبوت کیا تو علماء امت نے ابتداءً دہلی میں جون ۱۸۹۱ء کے اجتماع عظیم میں اور پھر تمام دنیا کے مسلمانوں نے بالاتفاق اس کے مرتد اور کافر ہونے کا فتویٰ دیا۔ اور مرزا کو کسی قسم کا پیشوا ماننے والے کو بھی اسی طرح مرتد و کافر کہا اور مسلمانوں کو ہمیشہ لگاتار اس کی گمراہی سے بچانے کے لیے پوری جدوجہد اور کوشش کی۔ اس ملک کے باشندے اس جدوجہد سے بخوبی واقف ہیں ۵۳ء کی ”تحریک ختم نبوت“ اور لاہور کا مارشل لاء جنرل اعظم خان کا فدا بیان ختم نبوت پر فائرنگ اور مسلمانوں کا بخوشی جام شہادت نوش کرنا پھر منیر انکوائری رپورٹ اس کا ایک بین ثبوت اور سرکاری شہادت ہے تمام دنیا کے مسلمانوں کا یہ اتفاقی عقیدہ ہے کہ مرزائے قادیان کو کسی قسم کا پیشوا ماننے والے مرزائی قطعاً مسلمان نہیں اور نہ ہی مسلمانوں کے کسی گروہ و فرقہ میں شمار ہو سکتے ہیں۔ ان کا مذہب ان کا فرقہ اسلام اور مسلمانوں سے بالکل جدا ہے۔ ان کا نکاح، جنازہ، مرگ و خوشی مسلمانوں سے الگ ہیں۔ کوئی مرزائی اپنی لڑکی کسی مسلمان کے نکاح میں نہیں دیتا اور نہ کسی مسلمان کو کسی مرزائی سے نکاح جائز ہے۔ اگر خاوند بیوی میں سے کوئی العیاذ باللہ مرزائی ہو جائے تو اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی مرزائی کا جنازہ پڑھے یا اس کے لیے دعا مغفرت کرے اور اس کی قبر پر جائے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا صاف ارشاد موجود ہے کہ کافر مشرک اور منافق کے لیے استغفار کرنا اور اس پر نماز جنازہ پڑھنا قطعاً حرام ہے۔

وَلَا تَصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّا تَابَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ ۚ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ وَمَأْوَاؤُهُمُ فَاسِقُونَ ۝ (توبہ ۸۴) ”اے نبی ﷺ اور نماز جنازہ نہ پڑھیں ان میں سے کسی پر جو مر جائے کبھی بھی اور نہ کھڑے ہوں اس کی قبر پر وہ منکر (کفر کرنے والے) ہوئے اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے اور وہ مر گئے نافرمان۔“

اللہ تعالیٰ مزید دوبارہ حضور نبی کریم ﷺ اور تمام ایمان والوں کو خطاب فرما کر منع کر رہے ہیں۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ. (توبہ ۱۱۳) ”لائیق نہیں نبی ﷺ کو اور مسلمانوں کو کہ بخشش چاہیں (اللہ سے) مشرکوں کے لیے اور اگرچہ وہ ہوں قربت والے جبکہ صاف ظاہر ہو چکا ان پر کہ وہ ہیں دوزخ والے۔“

اور مرزائی تو کافر مرتد ہیں۔ مرتد کا درجہ مشرک اور منافق سے زیادہ بدتر ہے۔ ان پر نماز جنازہ پڑھنا اور دعا مغفرت کرنا اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم ﷺ کی صریح نافرمانی اور بغاوت ہے۔

مرزائی مسلمانوں سے بالکل الگ ہیں یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے حق میں ان سے زیادہ خطرناک گروہ کوئی نہیں۔ ان کی سازشوں کا جال بیرون ملک تک پھیلا ہوا ہے۔ صرف ایک تازہ واقعہ کی طرف آپ کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ مرزائیوں نے تمام ممالک اسلامیہ کے دشمن اسرائیل (یہودی) جیسے

مکار خبیث ملک میں اپنی تبلیغی مشنری وہاں کے عرب مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لیے قائم کر رکھی ہے، جبکہ حکومت پاکستان اور اکثر اسلامی ممالک کے اسرائیل سے سفارتی تعلقات بھی نہیں ہیں۔
 ”گوجرانوالہ کی میونسپل کمیٹی کے ذمہ دار مسلمان افسران سے“

جس طرح مسلمانوں کو مرزائیوں کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں اسی طرح مرزائیوں کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا بھی از روئے شریعت جائز نہیں ان کا قبرستان بھی عیسائیوں، یہودیوں کی طرح بالکل الگ ہونا چاہیے۔ مسلمانان گوجرانوالہ کے لیے یہ بات کس قدر شرمناک ہے کہ ان کے قدیم قبرستان میں ان کے اموات کے ساتھ ساتھ مرزائی بھی دفن کیے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں میونسپل کمیٹی کے مسلمان ممبران ارباب بست و کشاد افسران اور ذمہ دار حضرات کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کے جذبات احساسات اور مذہبی عقیدہ کا لحاظ کرتے ہوئے مسلمانوں کے قبرستان سے الگ اور جدا مرزائیوں کے لیے قبرستان متعین اور مقرر کریں۔ مرزائیوں کو مسلم قبرستان میں دفن ہونے کی ہرگز اجازت نہ دیں اور قانوناً ان کو روک دیں کیونکہ اس سے دین و مذہب کی روح مجروح ہوتی ہے اور عقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھنے والے مسلمانوں کے دل زخمی ہوتے ہیں۔ افسران با اختیار کی اس چشم پوشی کی وجہ سے مرزائی بعض سادہ لوح مسلمانوں کو یہ دھوکہ دے دیتے ہیں کہ جب ہمارا قبرستان ایک ہے تو ہم سب مسلمان ہیں تو وہ مسلمان ان کے جنازہ میں بھی شریک ہو جاتے ہیں اس کی تمام ذمہ داری میونسپل کمیٹی کے با اختیار حضرات پر ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ میونسپل کمیٹی کے افسران اور ذمہ دار حضرات اپنے اسلامی جذبات کے پیش نظر قریبی اجلاس میں اس مسئلہ پر غور و فکر فرما کر ہماری اس گزارش کو منظور کر کے اسلام اور مسلمانوں پر احسانِ عظیم اور ایک بہترین مثال قائم کریں گے۔

قادیانیوں کے نزدیک تمام دنیا کے مسلمان کافر ہیں

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ مرزائی مسلمانوں کو اپنے عقیدہ کے مطابق مسلمان نہیں سمجھتے بلکہ ہر وہ انسان جو مرزا آقہ بانی کی نبوت کا قائل نہ ہو اس کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج یقین کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل حوالجات بطور نمونہ ملاحظہ کریں۔

۱..... ”مجھے خدا کا الہام ہے جو شخص تیری پیروی نہ کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول (مرزا غلام احمد قادیانی) کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔“ (اشتہار معیار الاخبار مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۵)

۲..... ”اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین، اور خدا کی طرف سے آیا ہے، جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔“

(انجام آتھم ص ۶۲ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)
 ۳..... ”خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔“ (مکتوب بنام ڈاکٹر عبدالکیم تذکرہ ص ۶۰۷)

۴..... ”ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے۔ مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔“ (کلمۃ الفصل ص ۱۱۰)

۵..... ”ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی (مرزائے قادیاں) کے منکر ہیں، یہ دین کا معاملہ ہے اور اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔“ (انوار خلافت ص ۹۰)

۶..... ”کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوتے خواہ انھوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ میرے عقائد ہیں۔ (آئینہ صداقت ص ۳۵) ۷..... ”پس یاد رکھو جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تمہارے اوپر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا امام وہی ہو جو تم میں سے ہو۔“

(اربعین ص ۲۸ حاشیہ نمبر ۳ خزائن ج ۱ ص ۴۱۷)

”قادیانی مذہب میں مسلمان کو مرحوم کہنا اور معصوم بچے تک کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں“

۸..... ”سوال:- کیا کسی شخص کی وفات پر جو سلسلہ احمدیہ میں شامل نہ ہو یہ کہنا جائز ہے کہ خدا مرحوم کو جنت نصیب کرے اور مغفرت کرے۔“

جواب:- غیر احمدیوں (مسلمانوں) کا کفر بینات سے ثابت ہے اور کفار کے لیے دعائے مغفرت کرنا جائز نہیں۔“ (اخبار الفضل قادیان ۷ فروری ۱۹۲۱ء جلد ۸ نمبر ۵۹)

۹..... ”ایک صاحب نے عرض کیا کہ غیر مباح (لاہوری پارٹی کے مرزائی) کہتے ہیں کہ غیر احمدی کے بچے کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے وہ تو معصوم ہوتا ہے اور کیا یہ ممکن نہیں کہ وہ بچہ جوان ہو کر احمدی ہوتا۔ اس کے متعلق (میاں بشیر الدین محمود احمد خلیفہ قادیان) نے فرمایا جس طرح عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جاسکتا اگرچہ وہ معصوم ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک غیر احمدی کے بچے کا بھی جنازہ نہیں پڑھا جاسکتا۔“

(ڈائری مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۲ء ج ۱۰ نمبر ۳۲ ص ۶)

۱۰..... ”غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے اس لیے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے وہ تو مسیح موعود کا مکفر نہیں۔ میں سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندو اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا اور کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں۔“ (انوار خلافت ص ۹۳)

مرزائی مذہب میں مسلمانوں کو لڑکیاں دینا حرام ہیں

۱۱..... ”حضرت مسیح موعود کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے اس کی تعمیل کرنا بھی ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔“ (برکات خلافت ص ۷۵ از مرزا محمود قادیانی)

۱۲..... ”غیر احمدیوں کو لڑکی دینے سے بڑا نقصان پہنچتا ہے اور علاوہ اس کے وہ نکاح جائز ہی نہیں۔“

(برکات خلافت ص ۷۳ از مرزا محمود قادیانی)

۱۳..... ”جو شخص غیر احمدی کو رشتہ دیتا ہے وہ یقیناً حضرت مسیح موعود کو نہیں سمجھتا اور نہ یہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے؟ کیا کوئی غیر احمدیوں میں سے ایسا بے دین ہے جو کسی ہندو یا کسی عیسائی کو اپنی لڑکی دے دے۔ ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو، مگر وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو دیتے ہو۔“ (ملائکۃ اللہ ص ۴۶ از مرزا محمود قادیانی)

۱۳..... ”غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا ہے..... جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک دینی، دوسرے دنیوی، دینی تعلقات کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا ہماری ذریعہ رشتہ و رابطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لیے حرام قرار دیے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے۔ تو میں کہتا ہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔“ (مکملہ الفصل ص ۱۱۶۹ مرزا بشیر احمد پرمرا آنجمانی)

مقام عبرت

مذکورہ بالا حوالہ جات کو بار بار پڑھیں اور غور و فکر کریں کہ مسلمانوں کی نسبت جب مرزا آنجمانی اور اس کے تمام ماننے والوں کے یہ بد عقائد اور نظریات ہیں تو اب مرزائی ایک مستقل اور مسلمانوں سے الگ امت (فرقہ) نہیں تو اور کیا ہیں۔ بنا بریں ان کو مسلمان سمجھنا ان سے تعلقات بحال رکھنا میل جول مسلمانوں کی طرح برت کرنا ان کی غمی و خوشی میں شریک ہونا ان کے مردوں کا جنازہ پڑھنا انتہائی بے غیرتی اور گمراہی ہے جس مسلمان کو اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ سے صحیح محبت و عقیدت ہے اس کی غیرت ایمانی مرزائیوں سے کسی قسم کے تعلق کو قطعاً نہیں برداشت کر سکتی۔ مسلمانوں کے لیے یہ مقام عبرت اور لمحہ فکریہ ہے ایمان و محبت رسول ﷺ کا امتحان ہے۔ کل قیامت کے دن تم سے ضرور پرش ہوگی جواب کے لیے تیار رہو وہاں کسی کی رشتہ داری برادری اور دوستی کام نہیں آئے گی بلکہ صحیح ایمان بھی محبت ختم نبوت کا صحیح عقیدہ اور درست اسلام کے مطابق اعمال صالحہ کام آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو صراطِ مستقیم اور اسلام کے سچے عقیدہ پر ثابت قدم رکھے۔

قائد اعظم کا جنازہ اور سر ظفر اللہ قادیانی

پاکستان کے بانی اور گورنر جنرل قائد اعظم محمد علی جناح کا جب انتقال ہوا تو تمام ملک غم و سوگ میں ماتم کدہ بنا ہوا تھا اور دور دور سے مسلمان جوق در جوق اپنے محبوب رہنما کے جنازہ کے لیے کراچی پہنچ رہے تھے جب نماز جنازہ شروع ہوا تو سر ظفر اللہ قادیانی جو اس وقت پاکستان کا وزیر خارجہ اور ملازم تھا۔ صفوں سے الگ ہو کر عیسائیوں میں بیٹھ گیا اور جنازہ کی نماز نہ پڑھی اور نہ ہی جنازہ میں شریک ہوا۔ اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی۔ کچھ عرصہ بعد حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب ہزاروی ڈسٹرکٹ خطیب ہزارہ، ایبٹ آباد نے جب ظفر اللہ سے سوال کیا کہ تم نے قائد اعظم کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا تو ظفر اللہ قادیانی نے صاف جواب دیا کہ مولانا آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان ملازم یا مسلمان حکومت کا کافر ملازم سمجھیں۔

یہ واقعہ اور بیان مسلمانوں کی غیرت اسلامیہ کے لیے ایک کھلا چیلنج اور دعوتِ فکر ہے کہ مرزائی تو مسلمانوں کے ایک معصوم بچے کا جنازہ نہ پڑھیں اور معصوم بچے کا جنازہ پڑھنا حرام سمجھیں اور ان کا بڑے سے بڑا مشہور آدمی کسی مشہور مسلمان اور خاص کر پاکستان کے بانی گورنر جنرل کا جنازہ بھی نہ پڑھے اور عیسائیوں کی طرح جنازہ کی صفوں سے الگ ہو کر بیٹھ جائے اور جب اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تم نے جنازہ کیوں نہیں پڑھا تو صاف جواب دے کہ کافر اور مسلمان ایک دوسرے کا جنازہ نہیں پڑھتے۔ مگر یہاں مسلمان ہیں کہ محض برادری اور دوستانہ کی وجہ سے مرزائی کا جنازہ پڑھتے ہیں اور ان کو شرم نہیں آتی، مگر یہ شرم اور صد افسوس کا مقام ہے۔

گوجرانوالہ میں ایک ناخوشگوار واقعہ

گوجرانوالہ کے محلہ باغیانپور میں ایک مشہور مرزائی میت کے جنازہ میں بد قسمتی سے کئی مسلمان بھی محض برادری سسٹم کے لحاظ و ملاحظہ کی وجہ سے شریک ہو گئے اور سب سے زیادہ غم انگیز قابل صد افسوس بات یہ ہوئی کہ ایک مولوی صاحب نے مرزائیوں کی اجازت سے مسلمانوں کو الگ نماز جنازہ پڑھایا جب کہ مرزائی پہلے خود جنازہ پڑھ چکے تھے جب اس کا چہ چاشہر میں ہوا تو عوام اور خواص میں سخت ہيجان پیدا ہوا۔ چنانچہ مختلف مکاتب فکر کے علماء سے فتویٰ دریافت کیا گیا تو ہر ایک عالم نے الگ الگ فتویٰ لکھا۔ ان تمام جوابات کا قدر مشترک درج ذیل ہے۔

از روئے شریعت مرزائی مرتد، کافر، دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہیں۔ اور ان کو مسلمان سمجھنا کفر ہے، ان کا جنازہ جائز سمجھ کر پڑھنے پڑھانے والے عدا یہ جانتے ہوئے کہ یہ میت مرزائی ہے تو وہ سب لوگ میت کی طرح کافر مرتد ہو گئے ان کو تجبید اسلام اور تجبید نکاح کرنا چاہیے توبہ استغفار کریں اور آئندہ کے لیے عہد کریں کہ کبھی ایسی حرکت نہ کریں گے۔ البتہ وہ لوگ جو اتفاقاً شریک ہوئے اور بالکل بے خبر تھے ان کو میت کے حال کا علم نہیں تھا وہ صرف توبہ استغفار کریں اور آئندہ کے لیے محتاط رہیں۔ چنانچہ اس مختصر سے پمفلٹ میں ان تمام علماء کے فتاویٰ درج کر دیے ہیں تاکہ مسلمانوں کو اس سے پوری آگاہی ہو اور آئندہ اس قسم کی غلطی کے ارتکاب سے محتاط رہیں۔

فتویٰ الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین کہ (۱)..... ایک مولوی صاحب باوجود علم و یقین کے ہوتے ہوئے کہ یہ میت مرزائی کی ہے عدا نماز جنازہ پڑھائے اور اس کے لیے دعا مغفرت کرے۔ (۲)..... اس امام کے پیچھے مسلمان مقتدی باوجود میت کو مرزائی یقین کرتے ہوئے نماز جنازہ پڑھیں اور دعا مغفرت کریں ان کا کیا حکم ہے کیا یہ مسلمان رہے یا نہ اور ان کا پہلا نکاح باقی رہا یا نکاح ٹوٹ گیا، نکاح ثانی ہوتا چاہیے۔ بیٹو! توجروا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جوابات

.....تحقق العصر حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر کا جواب

الحمد لله و كفى و سلام على عباده الذين اصطفى خصوصاً على سيد الرسل والانبياء
الذى لا رسول بعده ولا نبى ومن ادعى فقد شقى وهوى.

اما بعد! دینی طور سے دنیا میں بڑے بڑے فتنے رونما ہوئے ہیں جن کے قلع قمع کرنے کے لیے علماء امت اور صلحاء ملت نے اپنی استطاعت کے مطابق کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی اور باطل پرستوں کے شکوک و شبہات کو دلائل و براہین کے بے خطا ہتھیاروں سے چکنا چور کر کے رکھ دیا اور فضائے آسمانی میں ان کی دھجیاں بکھیر دیں اور ان کے نیچے ایسے اُدھیرے کہ دنیا بھر کے رنر گر بھی ان کو مانہ سکے، ان فتنوں میں سے اس دور کا ایک عظیم فتنہ قادیانیت ہے جس کے بانی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی تھے جن کے کفر پر تمام علماء اسلام متفق اور یک زبان ہیں۔

مرزا آنجہانی کی تکفیر کے تین اصول ہیں

(۱)..... حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کا انکار اور ختم نبوت کے مسلم معنی میں بے جا تاویل اور اپنی مصنوعی اور خود ساختہ نبوت کے لیے چور دروازہ کی گنجائش۔

(۲)..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کے نزول کا انکار اور اس کی دوراز کار اور لایعنی تاویلات۔

(۳)..... حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین۔

یہ تین اصول ہیں جن کی وجہ سے علماء ملت نے مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے پیروکاروں کی تکفیر کی ہے اور اس میں وہ سو فیصدی حق بجانب ہیں اور اس میں ایک رتی بھر شک و شبہ کی مطلقاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اصل اوّل..... مرزا قادیانی نے کھلے لفظوں میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے، چند حوالے ملاحظہ ہوں۔

۱..... ”حق یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے اوپر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صد ہا دفعہ۔“ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۲ خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۶)

۲..... ”مگر میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا کی قرآن شریف اور دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے اوپر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔“ (روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۲۲۰، حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱)

۳..... الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔ (روحانی خزائن ج ۱۱ ص ۱۱۵ ایضاً انجام آتھم ص ۶۲)

۴..... اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور میرا نام نبی رکھا ہے اور اس نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے

نشانات ظاہر کیے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔ (روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳، تہذیب الاخلاق کے ساتھ بھجوا۔)

۵..... خدا وہی خدا ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت دین حق اور تہذیب الاخلاق کے ساتھ بھجوا۔

(روحانی خزائن ج ۱۷ ص ۱۷۱، اربعین نمبر ۳ ص ۳۶)

۶..... اور اگر کہو کہ صاحب شریعت افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ کہ ہر مفتری تو اذل تو یہ دعویٰ بلا دلیل ہے خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ چند امر نہی بیان کیے اور اپنی امت کے لیے قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا پس اس تعریف کی وجہ سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی مثلاً یہ الہام قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔ (روحانی خزائن ج ۱۷ ص ۱۷۱، اربعین نمبر ۴ ص ۶)

اس عبارت سے صاف طور پر یہ بات ثابت ہو گئی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ تشریحی نبوت کا بھی تھا اس لیے ان کے اتباع و اذتاب کی یہ تاویل کہ وہ غیر تشریحی نبی تھے سراسر باطل ہے اور اسی طرح ظلی اور بروزی کا دعویٰ بھی قطعاً مردود ہے کیونکہ سایہ ذی سایہ کے تابع ہوتا ہے اگر اصل اور ذی سایہ مثلاً تین دفعہ اٹھتا بیٹھتا اور حرکت کرتا ہے تو سایہ بھی اتنی دفعہ اٹھے بیٹھے گا اور حرکت کرے گا یہ نہیں کہ ذی سایہ تو تین دفعہ حرکت کرے اور سایہ دس دفعہ۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے تحفہ کوثر دیہ ص ۴۰ خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۳ میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے معجزات کی تین تین ہزار لکھی ہے اور اپنے معجزات اور نشانات کی تعداد دس لاکھ بتلائی ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۱ خزائن ج ۲۱ ص ۷۲) گویا سایہ ذی سایہ اور اصل سے بڑھ گیا۔ نعوذ باللہ من هذه الخرافات۔

ان صریح حوالوں سے یہ ثابت ہو گیا کہ مرزا غلام احمد تشریحی اور غیر تشریحی دونوں نبوتوں کا اپنے لیے مدعی تھا حالانکہ قرآن کریم کی نصوص قطعیہ کے علاوہ احادیث متواترہ اور اجماع قطعی اس امر پر دال ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد جو شخص نبوت و رسالت کا دعویٰ کرے اس کا دعویٰ یقیناً مردود ہے۔ قرآن کریم کے اس مضمون کو ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان بھی اجمالاً یا تفصیلاً جانتا ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (احزاب ۴۰) ”حضرت محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اور لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو بخوبی جانتا ہے۔“ اور حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدى ولا نبي وقال هذا حديث صحيح غريب. (ترمذی ج ۲ ص ۵۳ باب الردی) ”آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ رسالت (تشریحی نبوت) اور نبوت (غیر تشریحی نبوت) دونوں بند ہو چکی ہیں سو میرے بعد نہ تو کوئی شرعی نبی آ سکتا ہے اور نہ غیر شرعی۔“

اور ایک روایت میں یہ الفاظ وارد ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ

لا نه لاني بعدى ولا رسول. (متدرک ج ۵ ص ۵۵۷ باب لا يبقی من النبوة الا الرويا الصالحة)

”کہ میرے بعد نہ تو غیر شرعی نبی آ سکتا ہے اور نہ شرعی۔“

حضرت ملا علی القاریؒ فرماتے ہیں کہ

ودعوى النبوة بعد نبينا ﷺ كفر بالاجماع. (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲ طبع چبھائی)

”آحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔“

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص آحضرت ﷺ کے بعد نبوت ملنے کا مدعی ہو تو وہ کافر ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آپ سے پہلے نبوت مل چکی ہے اس لیے ان کے تشریف لانے سے ختم نبوت پر کوئی زدن نہیں پڑتی چنانچہ علامہ الشہاب الخفاجیؒ لکھتے ہیں کہ

لانیی بعدی ای لانیاء احد بعد نبوتی. (خفاجی شرح شفا ج ۴ ص ۳۹۳) یعنی لانیی بعدی کا مطلب یہ ہے کہ میری نبوت کے بعد کسی کو نبوت مل نہیں سکتی۔

سراج الامت حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کا فتویٰ

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ایک شخص (ابہلونیؒ) نے کہا کہ میں جا کر اس سے کوئی نشانی اور معجزہ طلب کرتا ہوں تاکہ اس کا صدق و کذب عیاں ہو اس پر حضرت امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ

من طلب منه علامة فقد كفر لقول النبي ﷺ لانیی بعدی.

(مناقب صدر الائمہ الحنفی ج ۱ ص ۱۶۱ طبع دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن)

”جو شخص اس سے علامت طلب کرے گا تو وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ آحضرت ﷺ نے صاف فرمادیا ہے کہ میرے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔“

غرضیکہ ختم نبوت کا مسئلہ اس قدر واضح ایسا روشن اور اتنا بے غبار ہے کہ اس میں تاہل کرنا بھی خالص کفر ہے۔

جۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہ کا عقیدہ

چنانچہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند قدس سرہ لکھتے ہیں کہ اپنا دین و ایمان ہے بعد رسول اللہ ﷺ کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تاہل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں۔ (مناظرہ عجیبہ ص ۱۰۳ مطبوعہ سہارن پور)

اصل دوئم..... مرزا آنجنابی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا دعویٰ اور ان کے زمین پر نزول کا صاف الفاظ میں انکار کیا ہے جو بجائے خود کفر ہے، چند عبارات ملاحظہ ہوں۔

۱..... ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کو رفع جسمانی ٹھہرانا سراسر ہٹ دھرمی اور حماقت ہے۔“ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۴۳ خزائن ج ۲۱ ص ۵۵)

۲..... ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وفات پانا کوئی مشتبہ امر نہ تھا۔“ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۲۴ خزائن ج ۲۲ ص ۳۵۶)

۳..... فمن سوء الادب ان يقال ان عيسى ﷺ مامات وان هو الاشرک عظیم. (الاستفتاء ص ۳۹ خزائن ج ۲۲ ص ۶۱۰) ”یہ بے ادبی کی بات ہے کہ یوں کہا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات نہیں ہوئی اور ان کی وفات کا اقرار نہ کرنا بہت برا شرک ہے۔“

۴..... ”اور ایک بڑا بھاری معجزہ میرا یہ ہے کہ میں نے خسی طور پر اور بدیہی ثبوتوں کے ذریعہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو ثابت کر دیا ہے اور ان کی جائے وفات اور قبر کا پتہ دے دیا ہے۔“ (تزیان القلوب ص ۹ خزائن ج ۱۵ ص ۱۳۵)

۵..... اما صعود عیسیٰ علیہ السلام ونزول فهو امر يكذبه العقل وكتاب الله القرآن. (الاستثناء ص ۲ خزائن ج ۲۲ ص ۶۲۲) ”بہر حال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع اور نزول کا معاملہ تو عقل اور اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم اس کی تکذیب کرتی ہے۔“

۶..... واللہ قد كنت اعلم من ايام مدیدة اننى جعلت المسيح بن مريم وانى نازل فى منزله ولكنى اخفية نظراً الى تاويله. (آئینہ کلمات اسلام ص ۵۵۱ خزائن ج ۵ ص ایضاً) ”بخدا میں کافی عرصہ سے جانتا تھا کہ بلاشبہ میں مسیح بن مریم بنا دیا گیا ہوں لیکن میں اسے چھپاتا رہا اس کی تاویل کی طرف نظر کرتے ہوئے۔“

۷..... خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو جو کام میں کر سکتا ہوں وہ وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہوئے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔“

(ہقیقۃ الہی ص ۱۲۸ خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲)

۸..... ”پھر جب کہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہو تو پھر یہ شیطانی دوسرہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔“ (ہقیقۃ الہی ص ۱۵۵ خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۹)

ان تمام عبارات سے یہ امر واضح ہو گیا کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ان کے رفع الی السماء اور پھر نزول کا صاف انکار کیا ہے اور خود مسیح علیہ السلام بنے بلکہ ان سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا ہے معاذ اللہ۔ حالانکہ نصوص قطعیہ صریحہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع ان کی حیات اور پھر نزول ثابت ہے۔ قرآن کریم کا یہ حکم کس مسلمان سے مخفی ہے۔

بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ. (النساء ۱۵۸) ”بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھالیا ہے۔“ حضرت امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ

رفع عیسیٰ علیہ السلام الی السماء ثابت بهذه الایة. (تفسیر کبیر ج ۱۱ ص ۱۰۳ زیر آیت بل رفعہ اللہ الیہ) ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع الی السماء اس آیت کریمہ سے ثابت ہے۔“ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ

لما اراد الله ان يرفع عیسیٰ الی السماء خرج الی اصحابه وقال ابن کثیر وهذا اسناد (صحیح ج ۲ ص ۳۹۸ زیر آیت بل رفعہ اللہ الیہ) ”جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھانے کا ارادہ فرمایا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے صحابہ کی طرف نکلے۔ اس حدیث کی سند بالکل صحیح ہے۔ اور امام اہل السنۃ ابوالحسن الاشعریؒ فرماتے ہیں کہ

واجمعت الامة على ان الله عز وجل رفع عیسیٰ الی السماء.

(کتاب الدیالۃ عن اصول الدیالۃ ص ۵۳ ذکر الاستواء علی العرش)

”تمام امت اس بات پر متفق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھالیا ہے۔“ علامہ ابوحیان اندلسیؒ لکھتے ہیں۔

واجمعت الامة على ان عیسیٰ علیہ السلام حی فی السماء وینزل الی الارض. (تفسیر نہر المادج ص ۲)

”تمام امت کا اس امر پر اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور زمین پر نازل ہوں گے۔“

علامہ ابن عطیہؒ فرماتے ہیں کہ

واجمعت الامة على ما تضمنه الحديث المتواتر من ان عيسى عليه السلام حي في السماء وانه ينزل في آخر الزمان. (بحر محیط ج ۲ ص ۵۶۷ زیر آیت کروا وکمر اللہ) ”حدیث متواتر کے پیش نظر تمام امت اس بات پر متفق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں نازل ہوں گے۔“

علامہ سفاریؒ فرماتے ہیں کہ

فقد اجمعت الامة على نزوله ولم يخالف فيه احد من اهل الشريعة. (شرح عقيدة السفارینی ج ۲ ص ۹۰) ”یشک ساری امت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر متفق ہے اور اہل اسلام میں سے کوئی شخص اس کا مخالف نہیں ہے۔“

علامہ ابن حزمؒ المتوفی ۴۵۶ھ لکھتے ہیں کہ

واما من قال ان الله عزوجل هو فلان لانسان بعينه الان الله تعالى يحل في جسم من اجسام خلقه او ان بعد محمد صلى الله عليه وسلم نبيا غير عيسى بن مريم فانه لا يختلف اثنان في تكفيره لصحة قيام الحجة بكل هذا على كل احد. (الفصل واخل ج ۲ ص ۲۶۹) ”جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص کے روپ میں ہے یا یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کسی مخلوق کے جسم میں حلول کرتا ہے یا یہ کہے کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد بجز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی اور نبی آ سکتا ہے تو (اہل اسلام میں) دو آدمی بھی اس کے کفر میں مختلف نہیں کیونکہ ان میں سے ہر ایک کی صحت ہر ایک پر قائم ہو چکی ہے۔ اور دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔“

الا ان عيسى بن مريم عليه السلام سينزل (مخلى ج ۱ ص ۹۴ توحید) ”ہاں مگر عیسیٰ علیہ السلام ضرور نازل ہوں گے۔“ اور خود مرزا قادیانی نے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا تو صاف لکھا ہے کہ ”یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح بن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اوّل درجے کی پیشگوئی ہے جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے..... تو اتر کا درجہ اس کو حاصل ہے۔“ (ازالہ اوہام ص ۵۵۷ خزائن ج ۳ ص ۴۰۰)

گویا مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آمد کو تسلیم کر کے اپنے سابق فتویٰ کے زو سے ہٹ دھرم، احمق، بے ادب اور بڑا مشرک بھی رہے۔ نہ معلوم وہی احمق اور بڑا مشرک مسیح موعود کیسے بن گیا؟ اور اس کو نبوت کیونکر مل گئی؟ کیا مشرک کو بھی نبوت مل سکتی ہے؟ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ نزول آسمان سے ہوگا۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ سے صحیح سند کے ساتھ یہ روایت مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیف انتم اذا نزل من السماء فيكم وامامكم منكم. (کتاب الاسماء والصفات للبیہقی ص ۴۴۳ باب انی متوفک ورفعت الی) ”تم کیسی اچھی حالت میں ہو گے جب کہ تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے اور تمہارا امام (مہدی علی الثغیر) تم میں سے ہوگا۔ اور ان کی ایک روایت میں یوں آتا ہے کہ

ثم ينزل عيسى بن مريم عليهم السلام من السماء فيوم الناس (الحديث) (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۵۲ باب ماجاء في الدجال) ”پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آسمان سے نازل ہوں گے سو لوگوں کو امامت کرائیں گے۔“

اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ فعند ذلك ينزل اخي عيسى

ابن مریم من السماء (الحديث) (کنز العمال ج ۱۴ ص ۶۱۹ حدیث ۳۹۷۲۶ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام) ”تو اس وقت میرے بھائی حضرت عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے۔“

اور حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت میں اس طرح آتا ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یمکث عیسیٰ علیہ السلام فی الارض بعد ما ينزل اربعین سنة ثم يموت و یصلی علیہ المسلمون و یدفنونہ (مسند طبری ج ۴ ص ۲۷۴-۲۷۳) ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہونے کے بعد چالیس سال قیام فرمائیں گے اس کے بعد ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھائیں گے اور ان کو دفن کریں گے۔“ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے روضہ اقدس کے اندر دفن کیے جائیں گے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی روایت میں یہ جملہ بھی مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم یموت فیدفن معی فی قبری (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۸۰ باب قصہ الصیاد) ”پھر ان کی وفات ہوگی اور میرے مقبرہ اور روضہ میں میری قبر مبارک کے ساتھ ہی وہ دفن کیے جائیں گے۔“ اور خود مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

الا يعلمون ان المسيح ينزل من السماء بجميع علومه و لا يأخذ شيئاً من الارض ما لهم لا يشعرون. (آئینہ کالات اسلام ص ۴۰۹ خزائن ج ۵ ص ایضاً) ”کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اپنے تمام علوم کے ساتھ نازل ہوں گے اور زمین سے کوئی شے (علم) حاصل نہ کریں گے یہ لوگ کیوں نہیں سمجھتے؟“ اور دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ بیچ الکرامۃ ص ۴۱۸ میں ابن واطیل وغیرہ سے روایت لکھی ہے کہ حضرت مسیح عصر کے وقت (صحیح روایت میں فجر کا وقت ہے) (متدرک ج ۴ ص ۴۷۸ صفحہ ۴) آسمان پر سے نازل ہوگا۔ (تحفہ گلرود ص ۱۸۴ خزائن ج ۷ ص ۱۷)

اور ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔ (ازالہ اوہام ص ۸۱ خزائن ج ۳ ص ۱۴۲) ہمارے پاس مسلم شریف کے جو نسخے ہیں ان میں آسمان کا لفظ موجود نہیں ہے لیکن مرزا قادیانی کے نسخہ میں آسمان کا لفظ ضرور موجود ہوگا، اور آسمان پر اٹھائے جانے کا مرزا قادیانی کو بھی اقرار ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:

”اس لیے وہ ایک خوش اعتقاد اور نیک آدمی کی حمایت سے بچ گیا اور بقیہ ایام زندگی بسر کر کے آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔“ (فتح الاسلام حاشیہ ص ۲۵ خزائن ج ۳ ص ۱۵)

غرضیکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ان کا رفع الی السماء اور پھر ان کا آسمان سے نزول قرآن و حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے اور اس کا انکار اور تاویل سراسر کفر ہے۔

اصل سوم..... حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم تو قیر اور ان کا ادب و احترام ایمان کی بنیادی شرط ہے اور ان کی توہین و تحقیر اور بے ادبی خالص کفر ہے جس میں ادنیٰ برابر شک نہیں ہے قرآن و حدیث اور اجماع امت کے واضح دلائل اس پر موجود ہیں اور یہ ایک ایسی واضح اور روشن حقیقت ہے کہ اس کے اثبات کے لیے دلائل اور براہین کا ذکر کرنا غیر ضروری ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کا ارتکاب کر کے اپنے کفر پر مہر تصدیق ثبت کی اور آتش دوزخ مول خریدی ہے، صرف بطور نمونہ چند عبارات ملاحظہ کریں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

- ۱..... ”عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔“
(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)
- ۲..... ”آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار، کسی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔“
(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)
- ۳..... ”آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک کنجری (کسی) کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اسکے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔“
(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)
- ۴..... ”ہائے کس کے سامنے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کرے۔“
(اعجاز احمدی ص ۱۳ خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱)
- ۵..... یہ تو وہی بات ہوئی کہ جیسا کہ ایک شریر مکار نے جس میں سر اسر یسوع کی روح تھی..... آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی..... آپ کو گالیاں دینی اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔“
(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۵ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹)

حضرت یوسف علیہ السلام کی توہین

- ۱..... ”پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (غلام احمد قادیانی) اسرائیلی یوسف علیہ السلام سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب علیہا السلام قید میں ڈالا گیا۔“
(براہین حصہ پنجم ص ۶ خزائن ج ۲۱ ص ۹۹)

آنحضرت ﷺ کی توہین

- ۱..... ”چنانچہ ہمارے نبی ﷺ کی تمام استغفار اسی بناء پر ہے کہ آپ بہت ڈرتے تھے کہ جو خدمت مجھے سپرد کی گئی ہے یعنی تبلیغ کی خدمت اور خدا کی راہ میں جانفشانی کی خدمت اس کو جیسا کہ اس کا حق تھا میں ادا نہیں کر سکا۔“
(حاشیہ ضمیمہ براہین حصہ پنجم ص ۱۰۶ خزائن ج ۲۰ ص ۲۶۹)
- ۲..... اس وقت ہمارے قلم رسول اللہ ﷺ کی تلواروں کے برابر ہیں۔ (ملفوظات احمدیہ ج ۱ ص ۳۴۶ طبع لاہوری)
اور مرزا آنجمانی کے یہ اشعار تو زبان زد خلاق ہیں۔

ابن مریم کے ذر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص ۲۰ خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد احمد کہ مجتبیٰ باشد

(نزول مسیح ص ۶ خزائن ج ۱۵ ص ۱۳۳)

الحاصل کہاں تک ان خرافات کو نقل کیا جائے، مرزا آنجمانی کی بیشتر کتابیں ایسی خرافات سے بھری پڑی

ہیں اندریں حالات ان کو یا ان کے اتباع کو مسلمان سمجھنا قرآن و حدیث اور امت مسلمہ کے اجماع کا قطعاً انکار ہے اور ان کے ساتھ مذہبی امور میں مسلمانوں کا سا سلوک اور برتاؤ کرنا اور ان میں سے کسی کا یہ جانتے ہوئے کہ وہ قادیانی ہے (جنازہ پڑھنا پڑھانا حرام ہے اور بجز اس کے اس کی اور کیا صورت ہو سکتی ہے کہ ان کو مسلمان سمجھا گیا ہے اور ان کو مسلمان سمجھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور ایسے شخص کو جو قادیانیوں کو مسلمان سمجھتے تجدید ایمان اور تجدید نکاح کرنا شرعاً ضروری ہے اور ایمانی غیرت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ قادیانیوں کے جنازہ میں مسلمانوں کو ہرگز شرکت نہیں کرنی چاہیے۔ مرزا آنجنابی کے ذیل کے حوالوں کی موجودگی میں بھلا کسی مسلمان کا ضمیر کس طرح اس کو گوارا کر سکتا ہے کہ ان کا جنازہ پڑھے۔ مرزا آنجنابی کا فتویٰ ملاحظہ ہو۔

..... ”پس یاد رکھو کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تمہارے اوپر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور کذاب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔“

(اربعین نمبر ۴ ص ۲۸ حاشیہ خزائن ج ۱ ص ۱۷۷)

۲..... سوال ہوا کہ اگر کسی جگہ امام نماز حضور کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں؟ فرمایا پہلے تمہارا فرض ہے کہ اسے واقف کرو پھر اگر تصدیق کرے تو بہتر ورنہ اس کے پیچھے اپنی نماز ضائع نہ کرو اور اگر کوئی خاموش رہے نہ تصدیق کرے اور نہ تکذیب تو وہ بھی منافق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔

(نسخ الملعنی مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ج ۱ ص ۸۴)

مسلمانوں کو اپنے ایمان پر مضبوط رہنا چاہیے اور ایمانی غیرت کو ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے علماء گوجرانوالہ نے بروقت حق اور صحیح فتویٰ دیا ہے اللہ تعالیٰ اہل حق کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔ واللہ اعلم بالصواب و علمہ اتم و احکم۔

احقر الناس ابو الزہد محمد سرفراز،

خطیب جامع گلگھر و مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ

۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ - ۳ جولائی ۱۹۶۶ء

حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان صاحب سواتی

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

علماء امت اور جملہ مسلمانان عالم اور تمام طبقات امت کے نزدیک مرزائے قادیانی کو نبی یا مجدد ماننے والے مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ لہذا کسی مرتد کا جنازہ پڑھنا یا اس کے لیے دعا و استغفار کرنا قرآن و سنت اور اجماع امت سے حرام ہے اور دیدہ و دانستہ ایسا کرنے والا شخص خود کافر دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ لہذا تجدید اسلام اور نکاح ضروری ہے۔

علماء نے جو فتاویٰ صادر کیے ہیں۔ صحیح اور درست ہیں۔ واللہ اعلم

احقر عبدالحمید سواتی

خطیب جامع مسجد نور و مہتمم مدرسہ نصرت العلوم نزد گھنہ گھر گوجرانوالہ

استاذ العلماء حضرت مولانا قاضی شمس الدین کا جواب

الجواب..... قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ ولا تصل علی احد منہم مات ابدًا ولا تقم علی قبرہ۔ لہذا یہ جنازہ پڑھانے والے سب اس نبی صریح کے خلاف مرتکب ہوئے اور انھوں نے حدود شرعیہ سے تجاوز کیا جو امام ہے ات امامت سے علیحدہ کر دیا جائے اور جو عوام ہیں، ان سے ترک موالات کر دی جائے اب رہا تجدید نکاح کا معاملہ اس کے متعلق فیصلہ شرعی یہ ہے کہ اگر انھوں نے یہ جنازہ جائز اور حلال سمجھ کر پڑھایا ہے اور کسی اشتباہ میں مبتلا نہیں ہوئے تو پھر ان کے نکاح ٹوٹ گئے اور توبہ کے بعد تجدید نکاح ضروری ہے۔ ورنہ حرام کاری میں مبتلا رہیں گے اور اگر کوئی اشتباہ تھا جس کی بنا پر انھوں نے پڑھا تو پھر بھی تجدید نکاح بہتر ہے اور جب توبہ کر لیں تو پھر ان سے برتاؤ بھی کر سکتے ہیں اور وہ امامت بھی کر سکتے ہیں کہ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ وَمَنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ۔

العبد شمس الدین عفی عنہ

ناظم جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ ۶۶/۶/۳

حضرت مولانا محمد چراغ مہتمم مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ کا جواب

”جواب درست ہے۔“ محمد چراغ مہتمم مدرسہ عربیہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل جامع مسجد المجدیٹ گوجرانوالہ

مرزا غلام احمد اور اس کے متعلق علماء امت نے صراحتاً تکفیر فرمائی ہے خود قادیانی بھی دوسرے مسلمانوں کو کافر سمجھتے اور ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے پھر ایک مسلمان امام نے معلوم نہیں یہ جرأت کیوں کی اندریں حالات امام مذکور امامت کے قابل نہیں اگر اسے اپنے فعل پر اصرار ہو تو یقیناً ارتداد ہے اسے توبہ کر کے ایمان کی تجدید کرنا چاہیے۔ علامۃ المسلمین کو اسی طرح فعل توبہ اور استغفار کرنا چاہیے۔ (محمد اسماعیل کان اللہ مسجد المجدیٹ گوجرانوالہ ۶۶/۴/۶)

حضرت مولانا عبدالقیوم مدرسہ نصرۃ العلوم

الحمد لله وحده والصلوة على من لا نبي بعده. سارے دین اسلام کا دار و مدار کلمہ کے دو جزوں پر ہے پہلی جز ہے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دوسری جز محمد رسول اللہ پہلی جز میں توحید خالص ہے کہ جو کام بھی کرنا ہے وہ صرف خداوند قدوس کے لیے ہوگا اور دوسری جز میں حضور اکرم ﷺ کی رسالت کا اقرار ہے کہ ہر کام کی شکل و صورت وہی ہوگی جو آنحضرت ﷺ نے بتائی ہے خداوند تعالیٰ کی ذات و صفات اگر کوئی شخص مانتا ہے مگر اس طریقہ سے نہیں مانتا جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے بتایا ہے تو ایسا خدا کا ماننا بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں معتبر نہیں معلوم ہوا کہ تمام دین کا مدار کلمہ کے دوسرے جز محمد رسول اللہ پر ہے اگر محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات بدل جائے تو تمام دین بدل جائے گا۔

مرزا غلام احمد قادیانی ایک غلطی کے ازالہ میں لکھتا ہے کہ محمد رسول اللہ والذین معہ اشد الخ ”اس وحی الہی میں میرا نام محمد بھی رکھا گیا اور رسول اللہ بھی اب جو لوگ مرزا کو مانیں گے تو ضرور اس کو محمد رسول اللہ تسلیم کریں گے۔“ (معاذ اللہ) کیونکہ وہ کہتا ہے کہ مجھے خدا نے محمد رسول اللہ کہا ہے۔ اس کے بعد بھی مرزائیوں کے کلمہ کے بدلنے میں کوئی شک و شبہ باقی رہ جاتا ہے۔ اب مرزائی احکام اسلام قرآن کی تلاوت اس لیے کریں گے کہ ان کو مرزا رسول قادیانی نے کہا ہے اور مسلمان اعمال صالحہ اس لیے کریں گے کہ ان کو حضرت محمد رسول

اللہ ﷻ کی مدنی ہاشمی نے ارشاد فرمایا ہے۔ اس کے بعد مرزائیوں اور مسلمانوں کے درمیان ایک مکمل حد فاصل علیحدگی اور جدائی خود بخود قائم ہو جاتی ہے اور دو امتوں کے دو مذہب الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ مرزائیوں کا دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہونا انظر من الشمس ہے۔ پھر بھی کوئی امام کسی مرزائی کا قادیانی ہو یا لاہوری نماز جنازہ عدا پڑھائے اور مسلمان مقتدی جنازہ عدا پڑھیں تو اس امام اور ان مقتدیوں کے کفر میں کیا شک رہ جاتا ہے ان تمام جنازہ پڑھنے پڑھانے والوں کو نئے سرے سے مسلمان ہونا چاہیے اور نکاح میں بھی تجدید کرانی چاہیے۔ (احقر العباد عبدالقیوم صدر مجلس احرار اسلام گوجرانوالہ)

حضرت مولانا عزیز الرحمن نائب مفتی جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

الجواب مبسلاً و محملاً و مصلیاً و مسلماً۔ اس مولوی صاحب اور مسلمانوں نے اگر اس مرزائی کو کافر سمجھ کر جنازہ پڑھا ہے تو انھوں نے ایک امر حرام کا ارتکاب کیا ہے جو کفر ہے کیونکہ کافر کا جنازہ پڑھنا اور اس کے حق میں دعاء مغفرت کرنا حرام ہے گناہ ہے۔ عیسیٰ بخاری ج ۴ ص ۲۱۵ ولا تصل علی احد منہم مات ابدأ الخ و ذکر عن الصبری انه یجب ترک الصلوۃ علی معلن الکفر و مسره بهذا قال۔ ثم فرض علی جمیع الامۃ ان لا یدعو المشرک ولا یتستغفر له اذا ماتوا علی شرکهم الخ تا وقت توبہ نہ کرے امام بنانا مکروہ تحریمی ہے۔

چونکہ مرزائی عقائد نصوص شرعیہ قطعیہ کے خلاف ہیں اس لیے ان عقائد والا قطعاً کافر ہے۔ ان عقائد والے کو کافر نہ سمجھنا بلکہ مسلمان سمجھنا گویا کہ ان عقائد کو صحیح اور اسلام کے موافق سمجھنا ہے۔ لہذا اگر انھوں نے اس مرزائی میت کو مسلمان سمجھ کر جنازہ پڑھا ہے تو یہ سب کے سب کافر ہو گئے۔ اسلام سے خارج ہو گئے۔ نہ ان کا نکاح باقی رہا اور نہ ان کو امام بنانا صحیح ہے۔ واللہ اعلم

نائب مفتی جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور ۲۳ ربیع الاول ۸۶ھ

حضرت مولانا محمد سعید مسجد لانگریاں گوجرانوالہ

مرزا قادیانی اور اس کے تبعین از روئے شرع مرتد اور کافر ہیں اور میں کہتا ہوں کہ مرزائی کا جنازہ پڑھنے پڑھانے والے بھی کافر اور مرتد ہیں۔ لہذا ان کو توبہ اور تجدید ایمان اور نکاح دوبارہ کرنا فرض ہے۔ (محمد سعید خطیب جامع مسجد گلی لانگریاں گوجرانوالہ)

حضرت مولانا قاضی عبدالسلام مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ

الجواب..... چونکہ کافر کا نماز جنازہ نصوص قطعی الثبوت والمعنی سے ممنوع ہے اور قادیانی عقیدہ والے باجماع الامت از روئے کتاب اللہ والسنۃ کافر ہیں۔ لہذا قادیانی مذہب والے کا جنازہ پڑھنا ممنوع حرام و کفر ہے اور محرمات قطعیہ جو قبیح بعینہ ہوں اس کا حلال سمجھنا ارتداد و کفر ہے اور خروج ہے دائرہ اسلام سے اور کافر نہ قابل امامت ہے اور نہ نکاح سابق بحال رہ سکتا ہے اور غیر امام (مقتدیوں) کا بھی یہی حال ہے جو محرمات مذکورہ کو حلال سمجھے۔ لہذا تجدید نکاح و ایمان عند التوبہ ضروری ہے۔

قاضی عبدالسلام

مدرسہ انوار العلوم جامع مسجد گوجرانوالہ

حضرت مولانا مفتی محمد خلیل مدرسہ اشرف العلوم گوجرانوالہ

الجواب..... نحمدہ و نصلى على رسولہ الكريم و على اله و اصحابہ اجمعين. جن لوگوں نے مرزائی میت کا جنازہ پڑھایا ہے۔ انھوں نے سخت ترین جرم کا ارتکاب کیا ہے جو کفر ہے ان کا بایکاث کرنا چاہیے تا آنکہ توبہ کریں اور تجدید ایمان کریں اور نکاح کی بھی تجدید کریں اور عام لوگوں کے سامنے معافی مانگیں اور ناک سے لکیریں نکالیں، منہ کالا کر کے گدھے پر چڑھا کر پھرایا جائے۔ واللہ اعلم

(محمد خلیل مدرسہ اشرف العلوم باغبانپورہ گوجرانوالہ۔ ۱۵ ربیع الثانی ۱۴۸۶ھ)

مولانا مفتی بشیر حسین جامع مسجد محلہ قبرستان گوجرانوالہ

الجواب..... وهو الموفق للصواب. صورت مسئلہ میں تمام مکاتب فکر علماء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ تمام مرزائی جو کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ماننے والے ہیں دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور مرتد ہیں ایسے آدمیوں کے لیے نہ نماز جنازہ ہے اور نہ دعا مغفرت ہے۔ جب قرآن مجید کی نصوص قطعیات میں منافقین اور مشرکین کے لیے دعائے مغفرت نہیں ہے۔ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَئِي قُرْبَى الْخِ مَنْافِقِينَ کے لیے اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے، اے نبی اگر تو ان کے لیے ستر مرتبہ بھی دعائے مغفرت کرے گا اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہیں بخشے گا۔ مرتد کا درجہ مشرک اور منافق سے زیادہ ہے ان پر نماز جنازہ پڑھنا اور دعائے مغفرت کرنا اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کی صریح نافرمانی ہے۔ بلکہ بغاوت ہے جن مسلمانوں نے اور امام صاحب نے عمداً نماز جنازہ پڑھی ہے وہ اپنے ایمان کی فکر کریں تجدید ایمان کی کریں اور اپنے نکاح بھی از سر نو پڑھائیں۔ ایسا امام امت کے فرائض کا اہل نہیں ہے۔ اس کو معزول کیا جائے تاکہ آئندہ کوئی امام ایسے کام کی جسارت نہ کرے۔ هذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب. مفتی بشیر حسین فاضل دیوبند

خطیب جامع مسجد محلہ قبرستان گوجرانوالہ ۳/۶/۶۶

مولانا محمد صادق زینۃ المساجد محلہ روڈا گوجرانوالہ

الجواب..... مرزائی چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار اور اس کو نبی و مجدد مان کر اس کی طرح ختم نبوت کے منکر اور توہین شان رسالت کے مرتکب ہیں۔ اس لیے علماء عرب و عجم کے فتویٰ کی رو سے کافر و دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور جو شخص انھیں ختم نبوت کا منکر و مرزائی جاننے کے باوجود انھیں مسلمان سمجھے اور ان کے لیے دعائے مغفرت کرے وہ بھی ان کی طرح کافر و دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ لہذا بصورت مسئلہ جس مولوی نے مرزائی کو مسلمان ہو کر اس کا جنازہ پڑھایا اور اس کے لیے دعائے مغفرت کی ہے مسلمانوں کے لیے اس کو امام بنانا اور اپنی مسجد میں رکھنا ہرگز جائز نہیں۔ اس کے پیچھے نماز محض باطل ہے۔

(۲)..... جس امام اور اس کے مقتدی نے مرزائی کو مسلمان سمجھ کر اس کا جنازہ پڑھا اور اس کے لیے دعائے مغفرت کی ان کا نہ اسلام رہا نہ نکاح۔ ان پر فرض ہے کہ نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوں۔ صدق دل سے توبہ کریں اور ان کا نکاح دوبارہ پڑھیں۔ ورنہ مسلمان ان سے قطع تعلق کریں۔ واللہ و رسولہ اعلم

ابوداؤد محمد صادق غفرلہ

زینۃ المساجد گوجرانوالہ

مولانا احسان الحق مسجد حاجی مہتاب دین گوجرانوالہ

غلام احمد قادیانی اور اس کو نبی یا مجدد ماننے والے سب کے سب دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور مرتدین ہیں۔ انھیں مسلمان جاننا یا مرنے کے بعد دعا مغفرت کرنا نماز جنازہ پڑھنا یا پڑھانا کفر و ارتداد ہے ایسوں پر تجدید اسلام و تجدید نکاح لازم و ضروری ہے۔ ورنہ اہل اسلام پر فرض ہے کہ ان سے قطع تعلق کریں۔

حضرت مجیب مسئول کا جواب بالکل درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ و رسولہ اعلم

ابو شعیب محمد احسان الحق قادری رضوی غفرلہ

جامعہ رضویہ منظر الاسلام مسجد حاجی مہتاب دین گوجرانوالہ

غلطی کا اقرار اور توبہ

علماء کرام کے فتویٰ کے بعد جنازہ پڑھنے والے مسلمانوں نے اپنے جرم کا احساس کیا اور بعض نے مسجدوں اور عام مجمع میں اپنی غلطی کا اقرار اور توبہ کی کلمہ شہادت پڑھ کر نئے سرے سے اسلام و ایمان کی تجدید کی اور اپنے نکاح بھی دوبارہ پڑھوائے چنانچہ مولوی گل حسن شاہ صاحب بریلوی امام و خطیب مسجد حنیفہ باغبان پورہ نے اپنی غلطی کا اقرار کرتے ہوئے بعد از نماز مسجد کے عام مجمع میں سب لوگوں کے سامنے توبہ کی کلمہ پڑھ کر تجدید ایمان کیا اور اسی مجمع عام میں اپنا نکاح بھی دوبارہ پڑھوایا اور اسی مجلس میں ایک توبہ نامہ (بدست حاجی صوفی عبدالعزیز صاحب) پیش کیا۔ جس پر پڑھ کر مولوی صاحب مذکور نے دستخط کیے جو درج ذیل ہے۔

مولوی صاحب کا توبہ نامہ

میں مولوی گل حسن شاہ امام و خطیب جامع مسجد باغبان پورہ گوجرانوالہ اقرار کرتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی تمام امت مسلمہ کے نزدیک کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے اور جو اس کو نبی یا کسی قسم کا پیشوا تسلیم کرے وہ بھی کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے چونکہ میں نے ایک مرزائی میت کا نماز جنازہ پڑھا پڑھایا جو صریح غلطی کی ہے جس سے میرا اسلام و ایمان جاتا رہا۔ اب اس عام مجمع میں رو برو ان مسلمانوں کے توبہ و تجدید ایمان کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں، ان کے بعد کسی قسم کی نبوت نہیں ہو سکتی جو اقرار کرے گا کافر ہوگا اور رو برو گواہان کے اپنے نکاح کی بھی تجدید کرتے ہوئے پوری توبہ کر رہا ہوں تاکہ احکام اسلام کی پوری پابندی نصیب ہو جائے۔ خداوند کریم مجھے استقامت نصیب فرمائے اور دین اسلام پر قائم رکھے۔ آمین

دستخط: گل حسن شاہ بقلم خود

گواہ (۱) صوفی عبدالعزیز (۲) چودھری غلام محمد کشمیری وغیرہ

اسلامیان پاکستان سے اپیل

حضرات! ملک کے حالات آپ کے سامنے ہیں۔ آئین اسلام اور دین قیم کے ساتھ جو برتاؤ ہو رہا ہے وہ کسی باشعور سے مخفی و پوشیدہ نہیں۔ الحاد و بے دینی فق و فجور کا دور دورہ ہے فحاشی بے حیائی عام ہے۔ اسلام اور آئین اسلام کی برسرعام توہین کی جا رہی ہے، ملک میں اسلامی کلچر ثقافت کے نام پر رقص و سرود ننگے ناچ اور ڈانس کیے جاتے ہیں، خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین جیسے صریح خلاف اسلام قوانین قرآن و سنت کے

مقابلہ میں مسلمانوں پر جبراً مسلط کیے گئے ہیں۔ ایک طرف حج پر پابندی ہے تو دوسری طرف اور اوقاف کے نام سے مساجد پر قبضہ علماء کرام پر ناجائز پابندیاں زبان بندی اور ان کو برطرف کیا جا رہا ہے ادھر زکوٰۃ کی مقرر کردہ اسلامی شرح میں تبدیلی کی جا رہی ہے اور زکوٰۃ کو حکومتی ٹیکس کا نام دیا جا رہا ہے اور یہ سب کچھ مظلوم اسلام کے نام پر ہو رہا ہے۔ عہد حاضر کے گمراہ زکوٰۃ، حج، نماز اور روزے کی شرعی حیثیت اور اہمیت کو نگاہوں سے اوجھل کرنے میں مصروف ہیں الغرض ترمیم و تفتیح کا ملک گیر سلسلہ شروع ہے۔

دینی اقدار کو مسخ کرنے اور مٹانے کی کوششیں پورے زور سے ہو رہی ہیں اور آپ میں سے اکثر حضرات یہ سب کچھ دیکھتے اور سمجھتے ہوئے بھی اس کے مقابلہ کے لیے میدان عمل میں آنے سے تامل کر رہے ہیں، آپ کی حیثیت دینی سے توقع رکھتے ہوئے اپیل کرتا ہوں کہ آپ دین اور صرف دین اسلام کی سربلندی آئین اسلام کے نفاذ، توحید باری تعالیٰ اور عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے تمام دین پسند جماعتوں اور علماء حق کا ساتھ دیں اور خصوصیت سے علماء حق کی جماعت ”جمعیت علماء اسلام پاکستان“ سے پورہ تعاون کریں جو پاکستان میں دینی اقدار کی بحالی اور اسلامی آئین کے نفاذ کے لیے کوشش کر رہی ہے اور یہی اس کا مقصد وحید ہے۔ ہمارے اسلاف کرام جس طرح مساجد مدرسوں اور خانقاہوں کے منتظم خدمت گزار تھے اسی طرح وہ میدان جہاد کے شہسوار بھی تھے۔ اگر وہ دارالعلوم دیوبند کے منتظم اور مدرس ہیں تو شمالی کے میدان جہاد میں بذات خود مسلمان فوج کے جرنیل و سپہ سالار بھی ہیں، اگر ایک طرف وہ دارالعلوم دیوبند اور مسجد نبوی کے شیخ الحدیث ہیں تو ساتھ ہی وہ جزیرہ مالٹا (کالے پانی) میں قید فرنگ اور ہندوستان کی جنگ آزادی کے قائد بھی ہیں۔ خداوند قدوس ہم کو دین کی حفاظت کرنے والے بزرگان اسلاف کرام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

اس مختصر رسالہ میں انتہائی اختصار کے ساتھ چند معروضات پیش کر دی ہیں اور یہ ناچیز کوشش آپ حضرات کے سامنے ہے کہاں تک اس میں کامیابی ہوئی اس کا اندازہ آپ ہی لگا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین کی خدمت اور رضاء کے لیے قبول فرمائے، آمین فقط و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین، و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ رسول خیر خلقہ محمد والہ و اصحابہ اجمعین۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الحمد لله رب العالمین
والصلاة والسلام على من لا نبي بعده
وبعد

مرزائی کا جنازہ اور اس کے نہ پڑھنے کا فتویٰ

ناشر!

حافظ عبدالحق سیال کوٹ

بسم الله الرحمن الرحيم!

استفتاء

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله محمد وآله واصحابه اجمعين . اما بعد !
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و ہادیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی جس کے دعویٰ نبوت اور جھوٹے الہامات و خرافات سے علمائے دین بخوبی واقف ہیں۔ اس کا ایک مخلص مرید جو شرک فی الرسائل کے علاوہ انبیاء علیہم السلام اور خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ مریم صدیقہ کی شان میں اور ان کے علاوہ علمائے اسلام کی شان میں گستاخیاں کر کے ان سب کی توہین اور بے ادبی کیا کرتا تھا۔ لیکن جب وہ بغیر توبہ کے فوت ہو گیا تو مسلمانوں اور خصوصاً آئمہ مساجد میں سے ایک مسجد کے امام نے مرزا مذکور کے اس مرید کو خود غسل و کفن دے کر اس کا نماز جنازہ پڑھ دیا ہے۔ کیا اب خفی اور اہل حدیث مسلمان اس امام مذکور کی اقتداء میں نماز باجماعت ادا کر سکتے ہیں اور اس کو اپنا امام و مقتداء تسلیم کر کے اس کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کر سکتے ہیں یا نہیں؟۔ اور اگر نفی میں جواب ہے تو جو مسلمان اس امام مذکور کی اقتداء میں نماز ادا کرے گا اور اس کے ساتھ تعاون کرے گا۔ اس مسلمان کے ساتھ باقی مسلمانوں کو کیا سلوک کرنا چاہئے؟۔ بینوا توجروا!!

۱..... عبدالحق امام مسجد یتیم شاہ محلہ اتاری سیالکوٹ بقلم خود۔ ۲..... مستری ولی محمد جنرل سیکرٹری مجلس احرار محلہ میانہ پورہ سیالکوٹ بقلم خود۔ ۳..... جعفر علی جنرل سیکرٹری مجلس احرار سیالکوٹ بقلم خود۔ ۴..... عبد الرحیم گاہندی پریذیڈنٹ انجمن فدایان اسلام و نائب صدر مجلس احرار اسلام سیالکوٹ بقلم خود۔ ۵..... حکیم محمد عبداللطیف انجمن اصلاح المسلمین نائب صدر مجلس احرار سیالکوٹ۔ ۶..... محمد الدین ولد پیر وحجام محلہ اتاری سیالکوٹ۔ ۷..... محمد الدین ولد فضل دین شیخ محلہ کھیرکاں شہر سیالکوٹ بقلم خود۔ ۸..... محمد حسین محلہ شاہ کا کادلی رنگ پورہ سیالکوٹ بقلم خود۔ ۹..... مہر پیر ولد فدا راہیں محلہ اتاری سیالکوٹ۔ ۱۰..... مہر بڑھا ولد فضل الدین راہیں محلہ اتاری سیالکوٹ۔ ۱۱..... سائیں گھد و تکیہ یتیم شاہ محلہ اتاری سیالکوٹ۔ ۱۲..... مہر علم الدین ولد کریم بخش آرائیں محلہ اتاری سیالکوٹ۔ ۱۳..... مستری امام الدین ولد بلند محلہ اتاری سیالکوٹ۔ ۱۴..... مہر چراغ الدین ولد فضل الدین آرائیں محلہ اتاری سیالکوٹ

الجواب ! حامداً و مصلياً! مرنے والا چونکہ حالت کفر میں مرا ہے۔ اس لئے اس پر نماز و عاشرعاً ناجائز و حرام ہے۔ ماکان للنبی والذین آمنوا ان يستغفروا للمشركين ! سے صریح عمانت ہے۔ عملاً ایسا کرنے والا سخت گنہگار ہے۔ جب تک تائب نہ ہو اس کی اقتداء میں مسلمانوں کو نماز پڑھنے سے احتراز لازم ہے۔ یہ قوم فروشی اور ایمان ریزی کی بین دلیل ہے۔ ایسے قوم فروش انسانوں سے تعاون بھی نہ کرنا چاہئے۔ فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین . انعام ۶۸! اور: ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان . مائدہ ۲! میں ایسے ہی مجرموں کی سزا ہے۔ واللہ اعلم و علم اتم واحکم!..... محمد علی کاندھلوی مدرس مدرسہ فلاح دین و دنیا سیالکوٹ ۱۸ فروری ۱۹۳۵ء

الجواب صحیح!..... حافظ سید نور شاہ بمہر خود۔ جواب صحیح!..... محمد ابراہیم میر بقلم خود۔

الجواب صحیح!..... محمد عبد الحنان بقلم خود عفی عنہ۔

الجواب وباللہ التوفیق! مرزا قادیانی کا دعویٰ باطل اور باطل کی مریدی کرنے والا بھی باطل ہے۔ اس کا ایمان بھی باطل، باطل کا غسل کفن و تجہیز تکفین کرنے والا اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالتا ہے اور تمام اہل سنت کا مذہب اس حدیث کے مطابق ہے کہ: ”لانیسی بعدی“ نبی علیہ السلام کے بعد کوئی ماں ایسا بیٹا نہ بنے گی جو حضور علیہ السلام کے بعد نبی ہو سکے۔ مرزا قادیانی نے اس حدیث کے خلاف اپنے آپ کو دعویٰ اربوبت کا ثابت کیا۔ پس ایسے آدمی کے مرید کو ایک سنی مسلمان ہرگز غسل نہیں دے سکتا اور ایسا کرنے والا ایک مومنین کی جماعت میں اگر توبہ نہ کرے تو اس کی اقتداء اہل سنت ہرگز نہیں کر سکتے۔ فقط!..... محمد الدین امام مسجد شیخاں محلہ کھٹیر کاں سیالکوٹ۔

باسمہ سبحانہ! مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے نص قرآنی: خاتم النبیین! کا برملا انکار کرتے ہوئے جمہور کے نزدیک صریح کفر کا ارتکاب کیا ہے اور اس نے متعدد ایسی احادیث صحیحہ کی تکذیب کی ہے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باب نبوت کو مفتاح خاتمی سے تالفغ صور اسرافیلی مقفل کر دیا ہے اور قصر نبوت و رسالت میں خشت آخریں ثبت فرما کر تعمیر کو تاقیامت اکمل کر دیا ہے۔ پس اگر متوفی مقرب نبوت مرزا قادیانی تھا تو بے شبہ وہ بھی مرتد اور کافر ہوا۔ ایسے مرتد کا غاسل طائفہ مومنین میں توبہ نہ کرے۔ ورنہ اس کی اقتداء سے مسلمان بالضرور مجتنب رہیں۔..... حکیم محمد صادق صادق المرقوم ۷ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ

الجواب صحیح!..... عبدہ غلام مصطفیٰ عفی عنہ خطیب مسجد گھمراں محلہ دھارواں سیالکوٹ

الجواب صحیح!..... محمد علی خطیب امام مسجد پٹھانان عفی عنہ موری دروازہ سیالکوٹ

الجواب صحیح!..... محمد یوسف خطیب محلہ خراپاں سیالکوٹ

الجواب صحیح!..... امام الدین رائے پوری خطیب جامع مسجد صدر بازار سیالکوٹ

باسمہ سبحانہ! واقعی مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے باقائے علما نے اہل سنت والجماعت بوجہ دعویٰ نبوت و توہین انبیاء علیہم السلام دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ جو شخص ان کی نماز جنازہ پڑھے وہ بھی ملحد ہے دین گمراہ ہے۔ جب تک توبہ نہ کرے مسلمانوں کو اس کے ساتھ کسی قسم کا برتاؤ وغیرہ نہیں چاہئے!..... ابو محمود محمد مسعود الہر ضلع سیالکوٹ

جواب صحیح ہے!..... المسکین اللہ فتح علی شاہ انجمنی ازکھر وٹہ سیداں

واقعی مرزائیوں کے دفن کفن اور جنازہ میں شامل ہونا اپنے آپ کو ایمان سے خارج کرنا ہے۔ کیونکہ وہ صریح قرآن و حدیث کے مخالف ہیں۔ مرزا قادیانی نے اپنی شان میں وہ تمام آستیں پیش کیں ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی شان میں ہیں اور قرآن کریم کا فیصلہ ہے کہ: ”فمن اظلم ممن افترئ علی اللہ الکذب و هو یدعی الی الاسلام واللہ لایہدی القوم الظالمین“۔ الصف ۷، ”پس مرزا قادیانی کو اللہ تعالیٰ نے خود ظالم و اظلم کا فتویٰ دیا ہوا ہے اور ظالموں کی نسبت صاف فرمایا کہ: ”ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار“۔ ہود ۱۱۳، ”یعنی ظالموں سے میل

جول نہ کرو۔ ورنہ تم بھی جہنمی ہو جاؤ گے۔ لہذا جو شخص مسلمان ہو کر مرزائی کے کفن و فن اور جنازہ میں شریک ہوتا ہے وہ بھی انہی میں سے ایک ہے۔ اس کی امامت اور اس کے ساتھ میل جول کرنا اور مسلمانوں کا برتاؤ کرنا قطعاً ناجائز ہے۔ فقط: واللہ اعلم!..... حررہ بندہ ذوالحسن ابویوسف نورالحسن عفا اللہ عنہ خطیب جامع مسجد کلاں تحصیل بازار سیالکوٹ۔

الجواب هو الموفق للصواب! مرزا غلام احمد قادیانی اصل دین منصوص علیہ متفق علیہ ختم نبوت کا جاحد و منکر ہے اور نیز وہ متعدد دعاوی کفریہ کا مرتکب ہے۔ اس لئے وہ اور اس کے تمام پیروکار جمیع کفار سے اشنع و اقبح اکفر ہیں۔ تمام اہل علم و اہل اسلام اور جملہ مذاہب اسلام نے ان کو اور جو ان کو کافر نہ سمجھے کافر قرار دیا ہے۔ ایسوں کا تجہیز و تکفین کرنے والا دو حالت سے خالی نہ ہوگا۔ یا حلال سمجھ کر کرے گا۔ یا حرام سمجھ کر کرے گا۔ صورت اولیٰ میں کافر ہے اور اس کے اعمال سابقہ سب ضبط ہو گئے اور اس کا نکاح فسخ ہو گیا ہے۔ تو بہ صریحہ ظاہرہ اور تجبید اسلام و نکاح لازم۔ ورنہ سب اولاد حرام کی ہوگی۔ دائماً ابداً جہنمی ہوگا۔ صورت ثانیہ میں پرلے درجے کا فاسق ہے۔ اشیاء و النظائر کا فتویٰ ہے کہ فاسق کو امام بنانا ناجائز ہے اور نماز واجب الاعداد ہے۔ اللہ واحد لا شریک فرماتا ہے کہ: ”من يتوَلَّم منكم فسانه منهم المائتہ ۵۱“ تم میں سے جو ان سے دوستی و موالات کرے گا وہ انہیں کا ہی ہوگا۔ اور فرماتا ہے کہ: ”ولا تصل علی احد منهم مات ابدآ ولا تقم علی قبره ۵۲“ ان میں سے جو مر جائے۔ اس کا نماز جنازہ مت پڑھے اور اس کی قبر پر مت کھڑے ہو۔ اس مضمون کی آیات و احادیث بکثرت ہیں۔ بخوف طوالت ان پر ہی اکتفاء کی جاتی ہے!..... کتبہ محمد عبدالغنی عفا عنہ مہتمم جامعہ حنفیہ واقعہ کالج روڈ سیالکوٹ ۱۹/اپریل ۱۹۳۵ء

ہم نے جہاں تک اقوال مرزا قادیانی کے دیکھے اور سنے ان اقوال کی رو سے قادیانی احاطہ اسلام سے خارج ہے جو مسلمان ہو اور مولوی کہلائے اور ان کا جنازہ پڑھائے وہ بھی احاطہ اسلام سے خارج ہے!..... خاکسار سید محمد نور اللہ خطیب جامع مسجد قصاباں محلہ کشمیری سیالکوٹ

توبہ نامہ! بسم اللہ الرحمن الرحیم! منکے قاضی حبیب اللہ ولد قاضی عطاء اللہ صاحب امام مسجد موچیاں محلہ بوچڑ خانہ شہر سیالکوٹ کا ہوں۔ مظہر نے پچھلے دنوں مسی محمد الدین مرزائی فوت شدہ کو غسل دیا اور اس کا جنازہ پڑھا۔ یہ مظہر کا فعل عام مسلمانان کے نزدیک ایک بڑا شرعی جرم تھا۔ جس کے ارتکاب کے سبب عام مسلمانوں نے مجھ سے عدم تعاون کر لیا۔ لہذا مظہر اپنے اس برے فعل سے پشیمان ہو کر مجلس عام مسلمانان میں تائب ہوتا ہوا تجبید اسلام کرتا ہے اور آئندہ اقرار کرتا ہوں کہ ایسے برے فعل کا کبھی مرتکب نہ ہوں گا اور جو کچھ میرے اس قصور کے متعلق تعزیر شرعی برائے شرع محمدی ہوگی اس کی ادائیگی میں مجھے کسی قسم کا کوئی عذر نہ ہوگا اور میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے تبعین کو جیسا کہ مسلمان کافر سمجھتے ہیں کافر سمجھتا رہوں گا!..... العبد بقلم خود حبیب اللہ احقر العباد اللہ راجی الی اللہ المدعو حبیب اللہ!

گواہان حاضرین مجلس: ۱۔ غلام یاسین ولد غلام حسین قوم قریشی سنہ سیالکوٹ محلہ اناری ۲۔ عبدالغفور ولد عبدالصمد بٹ محلہ اناری سیالکوٹ۔ ۳۔ محمد الدین ولد کرم الہی ارائیں محلہ اناری سیالکوٹ۔ ۴۔ میاں عبدالحق امام مسجد یتیم شاہ سیالکوٹ۔ ۵۔ میاں محمد علی امام مسجد پٹھاناں سیالکوٹ۔ ۶۔ اللہ داد ولد مولاداد باندہ محلہ اناری سیالکوٹ۔ ۷۔ عمر خاں بقلم خود۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
سید الشہداء علیہ السلام
سید الشہداء علیہ السلام

عرب و عجم کے دیوبندی بریلوی اہل حدیث
اور شیعہ علمائے کرام کا متفقہ فتویٰ

اہلیان علاقہ مانسہرہ ضلع مانسہرہ

بسم الله الرحمن الرحيم!

سوال نمبر ۱..... کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ضلع ہزارہ تحصیل مانسہرہ میں ایک گاؤں کے رہنے والے ایک صاحب اثر شخص نے اپنی لڑکی ایک قادیانی مرزائی کو یہ کہہ کر نکاح کر کے دے دی کہ یہ لڑکا مرزائیت سے توبہ کر کے مسلمان ہو چکا ہے۔ چنانچہ ساری برادری کو اس کی توبہ کا ذکر کر کے بوقت شادی بٹھالیا اور دعوت ولیمہ میں بھی شریک کر لیا۔ اس ہنگامی صورت حال کے بعد خود اس لڑکے سے پوچھا گیا اور اسے مسلمان ہونے کی مبارک باد دی گئی تو اس نے غصہ میں آ کر کہا کہ بیوی کی خاطر اپنا مذہب چھوڑنا (گالی دے کر کہا کہ) بڑے ایسے ویسوں کا کام ہے۔ میں نے اپنا مذہب ہرگز نہیں چھوڑا۔ آیا از روئے شریعت مطہرہ یہ نکاح ہوا یا نہیں۔ بیٹنوا توجروا!

سوال نمبر ۲..... انہی با اثر صاحب نے پھر اپنے ایک لڑکے کی معنی بھی مذکورہ لڑکے کے بڑے بھائی مرزائی عقیدے والے کی لڑکی سے اعلانیہ کی ہے۔ کچھ دنوں تک شادی ہونے والی ہے۔ اس کے متعلق واضح فرمائیں کہ اس شادی میں برادری کے اہل سنت والجماعت عقیدہ رکھنے والے مسلمان از روئے شریعت پاک شریک ہو سکتے ہیں یا کہ نہیں۔ بیٹنوا توجروا!

سوال نمبر ۳..... انہی با اثر صاحب کے زیر اثر اس گاؤں کی جامع مسجد کے سابق امام و خطیب کا تعلق بھی مرزائیوں سے ہے۔ اس نے صاف کہا ہے کہ میں مرزائیوں کو کافر نہیں کہتا۔ کسی کی مرضی ہو میرے پیچھے نماز پڑھے۔ نہ ہو۔ نہ پڑھے۔ کسی کے ڈر سے اپنے تعلقات ان سے قطع کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ چنانچہ اپنے اس عقیدے کا مظاہرہ عملی طور پر اس نے اس طرح سے کیا ہے کہ شہر داتہ میں رہنے والے ایک قادیانی مبلغ کے خالص قادیانی عقیدے والے لڑکے کی شادی میں یہ امام صاحب مذکور اپنے کنبے کے سارے افراد سمیت شریک ہوئے اور اس شادی میں ضرورت سے زیادہ خوشی کا مظاہرہ بھی کیا۔ نیز اپنے حقیقی بھائی کو اس مذکور قادیانی لڑکے کا شادی والا دوست بھی! بنادیا۔ اسی پر بس نہیں۔ بلکہ سنا ہے کہ یہی امام صاحب اپنی حقیقی بھانجی کا رشتہ اس قادیانی لڑکے کے بڑے بھائی قادیانی مرزائی کو اور اس کی حقیقی بھانجی جو مرزائی کی لڑکی ہے کا رشتہ اپنے حقیقی بھانجے کے لئے کرنے کا مصمم ارادہ کر چکے ہیں۔ بات چیت تقریباً ہو چکی ہے۔ شاید معمولی سی کسر رہ گئی ہو۔ رضائے الہی کے لئے اس مسئلہ کو وضاحت سے بیان فرمائیں کہ آیا یہ شخص مسلمانوں کی نماز، حج گناہ کا امام۔ نیز مسلمانوں کی نماز جنازہ کا امام بن سکتا ہے یا نہیں۔ نیز خطبہ جمعہ و نکاح کے لئے بھی کسی اور شخص کا مستقل طور پر انتظام کرنا چاہئے کہ نہیں۔ بیٹنوا توجروا!

اچنانچہ اسی مسجد میں مدرسہ تجوید القرآن کے اساتذہ کرام کو خطیب صاحب کی اس مرزائیت نوازی پر اعتراض کرنے کی بناء پر اس صاحب اثر شخص نے پہلے ان کو ذلت آمیز الفاظ میں سخت ست کہا۔ پھر انہیں مدرسہ سے جواب دے کر تعلیم قرآن کے ہرے بھرے باغ کو اجاڑنا اس لئے پسند کر لیا کہ خطیب صاحب کی دل شکنی کیوں کی گئی۔ وہ اساتذہ کرام آج بھی بہت دور نہیں بلکہ مانسہرہ لوہار بانڈہ میں قیام پذیر ہیں۔ (مزید لطف کہانی صرف انہی کی زبانی)

سوال نمبر ۴..... نیز انہی با اثر صاحب اور خطیب صاحب کو اس خطرناک مرزائیت نواز بلکہ مرزائیت ساز پالیسی کی وجہ سے شہر کے اکثر عوام مردوزن کو مرزائیوں کے کافر یا مسلمان ہونے کا کوئی علم ہی نہیں رہا۔ بلکہ ان دونوں نے مرزائیوں سے رشتوں کے لین دین والے اپنے خطرناک طرز عمل سے مرزائی اور مسلمانوں کے امتیاز کو اس حد تک ختم کر دیا ہے کہ اس گاؤں کے عوام مردوزن مرزائیوں کے کفر و ارتداد سے بالکل بے خبر ہوتے جا رہے ہیں۔ بلکہ ان ہی دونوں کے نقش قدم پر چل کر دوسرے مسلمانوں نے بھی مرزائیوں سے رشتے کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ چنانچہ ابھی چند روز ہوئے کہ ایک واقعہ ہو چکا ہے۔ اسی طرح مرزائی میت کی نماز جنازہ اور دعا میں شریک ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اس لئے راہ اللہ یہ مسئلہ روشن فرمائیں کہ آیا مرزائی قادیانی ہوں یا لاہوری۔ دائرہ اسلام سے خارج ہیں یا کہ نہیں۔ ان سے نکاح اور ان کی نماز جنازہ اور دعا میں شریک ہونا از روئے دین حق و شریعت مطہرہ درست ہے یا نہیں۔ نیز قادیانی یا لاہوری مرزائی کا ذبح کردہ جانور حلال ہے یا حرام۔ بیٹنواو توجروا!

سوال نمبر ۵..... ہماری آخری درمندانہ گزارش ہے کہ یہ دونوں مذکورہ بالا شخص نمبر ۱..... با اثر صاحب جو وقتاً فوقتاً علمائے کرام کو برا بھلا کہتے ہوئے کہ یہ مولوی مرزائیوں کو کافر کہہ کر پھوٹ ڈالتے ہیں اور اپنے موجودہ طرز عمل کی تعریف و تحسین کرتے اور اپنے طرز عمل پر فخر کرتے ہوئے اسے محبوب و مرغوب سمجھتے ہیں۔ نمبر ۲..... امام و خطیب صاحب نے اللہ کے گھر جامع مسجد مذکور میں مرزائیوں کو کافر نہ کہنے کا اقرار اور ان سے تعلق جاری رکھنے کا اصرار کیا ہے اور اس پر قائم ہیں۔ چنانچہ مرزائیوں کی شادی میں اپنے طرز عمل کو واضح بھی کر دیا ہے۔ یہ دو شخص جن کی خطرناک مرزائیت نواز و مرزائیت ساز پالیسی کی وجہ سے اس وقت سارے کا سارا گاؤں کفر و ارتداد کی لپیٹ میں ہے۔ از روئے شرع متین و دین مبین اور قرآن و حدیث و مذہب حنفیہ کی معتبر کتابوں سے ان دونوں کا حکم بھی بیان فرمائیں کہ جب تک یہ اعلانیہ تو بہ نہ کریں۔ عوام مسلمانوں کو ان سے کیا تعلق رکھنا چاہئے۔ بیٹنواو توجروا!

ان سوالات کا جواب از روئے قرآن و حدیث و کتب معتبرہ و حنفیہ و ضاحت سے بیان فرما کر عند اللہ ماجور ہوں اور اس گاؤں کے بے بس مسلمانوں کے ایمان کو ارتداد والی خطرناک لعنت سے بچانے میں امداد فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا و آخرت میں اجر عظیم عطا فرمائیں اور علمائے کرام کے وجود کو تاقیامت سلامت با کرامت رکھے اور کفر و ارتداد کے لئے بتا ہی کا باعث بنائے۔ آمین! و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین وآلہ واصحابہ اجمعین!

الجواب:

مرزا غلام احمد قادیانی کا کافر ہونا اور مرتد ہونا اور ان کے اقوال و کلمات غیر محصورہ کا غیر متحمل للتاویل ہونا اظہر من الشمس ہو چکا ہے۔ اس لئے جمہور علمائے امت کے نزدیک وہ کافر و مرتد ہے اور اس طرح وہ لوگ جو اس کو باوجود ان اقوال و عقائد کے معلوم ہونے کے مسلمان سمجھیں خواہ نبی کہیں یا مسیح یا جو کچھ بھی کہیں کافر و مرتد ہیں۔ اگر اس کی مفصل

و مدلل تحقیق کرنا ہو تو مستقل رسائل مثل (۱) اشد العذاب - (۲) القول الصحيح فی مکائد المسیح (۳) مطبوعہ فتاویٰ علمائے ہندو بارہ نکفر قادیانی۔ جس میں ہر ضلع اور صوبے کے علماء کے سینکڑوں دستخط ہیں ملاحظہ فرما۔ جائیں۔ اس لئے قادیانیوں و مرزائیوں سے عام مسلمانوں کا اختلاط اور ان کی باتیں سننا، جلسوں میں ان کو شریک کرنا یا خود ان کے جلسوں میں شریک ہونا یا شادی وغنی اور کھانے پینے میں ان کو شریک کرنا یا ان کے شریک ہونا یا نماز جنازہ میں ان کے شریک ہونا یا شریک کرنا سخت گناہ ہے اور مناکحت قطعاً حرام ہے اور جو نکاح پڑھ بھی دیا جائے تو نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ بلکہ اگر بعد انعقاد نکاح مرزائی یا قادیانی ہو جائے تو نکاح فوراً فسخ ہو جاتا ہے۔

۱..... نکاح منعقد ہی نہیں ہوا۔ اگر ہوا بھی تھا تو اس لڑکے کے اس کہنے سے کہ میں نے اپنا مذہب ہرگز نہیں چھوڑا۔ فوراً فسخ ہو گیا۔

۲..... اس شادی میں برادری اور اہل سنت والجماعت عقیدہ رکھنے والے مسلمانوں کو ہرگز شریک ہونا جائز نہیں۔ اگر شریک ہوئے تو سخت گنہگار ہوں گے۔

۳..... صورت مذکورہ میں جامع مسجد کا امام و خطیب بھی خارج از اسلام ہے۔ لہذا وہ مسلمانوں کی نماز بیجا گناہ جمعہ، عیدین اور نماز جنازہ کا امام نہیں ہو سکتا۔ اس کے پیچھے مسلمانوں کا نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اگر پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی۔ اعادہ نماز کا واجب ہوگا۔ خطبہ جمعہ اور نکاح اس سے نہ پڑھوایا جائے۔ امام اور نکاح خواں کسی دوسرے شخص کو مقرر کیا جائے۔

۴..... مرزائیوں کے دونوں فرقے قادیانی اور لاہوری اتنی بات پر متفق ہیں کہ وہ (مرزا قادیانی) اعلیٰ درجے کا مسلمان بلکہ مجدد و محدث اور مسیح موعود تھا۔ اور ظاہر ہے کہ کسی کافر و مرتد کے متعلق بعد اس کے عقائد معلوم ہو جانے کے ایسا عقیدہ رکھنا خود کفر و ارتداد ہے۔ اس لئے بلاشبہ دونوں فرقے کافر و مرتد ہیں۔ اور اب تو لاہوری تحریف قرآن اور ضروریات دین کا خاص طور سے بیزار اٹھانے سے اپنے کفر و ارتداد میں مرزا قادیانی کے تابع ہو جانے سے مستغنی ہو کر خود بالذات ارتداد کے علمبردار ہیں۔ ان سے نکاح یا ان کے نماز جنازہ میں شریک ہونا جائز نہیں۔ سخت گناہ ہے۔

۵..... عام مسلمانوں کو ان سے بالکل تعلقات منقطع کر لینے چاہئیں۔ فقط: واللہ اعلم !

احقر العباد محمد صابر نائب مفتی دارالعلوم کراچی نمبر ۱، تانک واڑہ ۱۳۸۳ھ/۹/۱

الجواب صحیح..... بندہ محمد شفیع عفی اللہ عنہ ۱۳۸۳ھ/۹/۱

جواب صحیح اور درست ہے..... بندہ محمد حیات ۱۳۸۳ھ/۱۲/۱ فاتح قادیان!

الحیج مصیب..... عبدالحق عفی عنہ مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور

جواب صحیح اور درست ہے..... سید گل بادشاہ غفرلہ مردان امیر جمعیت علمائے اسلام سرحد

حضرت مولانا لال حسین اختر "صدر المبلغین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" علمائے پاک و ہند کے علاوہ پاکستان کے

فاضل حج صاحبان بھی ان پر مہر تصدیق ثبت کر چکے ہیں۔ کیمبل پور اور راولپنڈی کا فیصلہ ملاحظہ فرمایا جائے۔ احقر منظور احمد عفا اللہ عنہ صدر مدرس جامعہ عربیہ چنیوٹ ۱۱/۶/۱۹۶۳

مجھے داتا کے ایک امام نے خط لکھا کہ میں اور پیر صاحب مسلمان ہیں۔ لوگ جھوٹا پروپیگنڈہ ہمارے متعلق کرتے ہیں۔ جس پر میں نے خوشی ظاہر کی اور کہا بلکہ جواب لکھا کہ لوگوں کے کہنے سے آپ مرزائی نہیں ہو سکتے۔ لیکن جو واقعات اس استفتاء میں بتائے گئے ہیں وہ خطرناک ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان کہنے والا کافر ہے۔ جو شخص اس کو مسلمان کہے یا قادیانی یا لاہوری مرزائیوں سے رشتے کرے وہ کیسے مسلمان ہو سکتا ہے؟۔ ایسے آدمی کو امام بنانا حرام ہے۔ اس کے پیچھے نماز پڑھنی ناجائز ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی کا فتویٰ بالکل صحیح ہے۔..... فقط غلام غوث ساکن بٹہ ہزارہ حال لاہور بقلم خود۔

المجیب هو المصیب..... ناچیز عبداللطیف غفرلہ خطیب و مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی ہلم ۲۲ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ/۱۱۲ اگست ۱۹۶۳ء
مفتی اعظم مصر کا فتویٰ

”ولذا افتینا بکفر طائفة القادیانیة اتباع المفتون غلام احمد القادیانی الزاعم هو اتباعه انه نبی یوحى الیه وانه لاتجوز مناکحتهم ولاد فنههم فی مقابر المسلمین“ ﴿اسی لئے ہم (علمائے حق) نے مرزا غلام احمد قادیانی کی متبع تمام جماعت کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ نبی ہے اور اس کی طرف وحی کی جاتی ہے اور ہم یہ بھی فتویٰ دیتے ہیں کہ نہ ان سے رشتہ ناط کیا جائے اور نہ انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ صفوة البیان لبیان القرآن نمبر ۱۸۶﴾
علمائے مصر کے اس فتویٰ کے بعد حکومت شام اور مصر نے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کی املاک ضبط کر لیں۔

الجواب صحیح والمجیب مصیب..... محمد عرفان عفی عنہ از ڈہانگری

المجیب المصیب..... محمد عبداللہ خالد عفی عنہ خطیب جامع مسجد مانسہرہ

المجیب مصیب..... عبدالحی بقلم خود امام مسجد محلہ ناڑی مانسہرہ

الجواب:

- ۱..... مرزائی قادیانی ہو یا لاہوری دونوں اسلام سے خارج ہیں اور مرتد ہیں۔
- ۲..... جو شخص ہر دو فرقہ کو مسلمان تصور کرے۔ وہ بھی اسلام سے خارج ہے۔
- ۳..... جو شخص ہر دو فرقہ کو رشتہ دیوے یا لیوے۔ (بشرط کہ وہ مرزا قادیانی کے کفر کا اقرار کرے اور

مرزائیت سے توبہ کرے تو ایسا شخص باعث عزت و فخر ہے اور اس کو ثواب ملے گا۔) اس نے بسبب رشتہ کے ارتداد سے نکال کر اسلام میں داخل کیا۔

۴..... اگر بالاثبات ہونے کے ہر دو فرقہ کو رشتہ دیوے یا کر لے وہ بھی ہر دو فرقہ سے ہوگا۔

۵..... اگر امام مسجد کا تعلق مرزائیوں سے اس حیثیت سے ہے کہ وہ ان کو مسلمان تصور کرتا ہے تو وہ امام بھی

مسلمان نہیں رہتا۔ واللہ اعلم بالصواب..... محمد اسحق عفی عنہ خطیب جامع مسجد اہلبیت آباد

جواب بالا بالکل صحیح ہے

۱..... ہر مسلمان کو اسلام اور کفر میں امتیاز کرنا ضروری ہے۔ کسی کافر کے لئے دعا نماز جنازہ گناہ ہے۔ ان

سے کسی مسلمان کا نکاح مرد ہو یا عورت حرام کاری ہے۔ وہ نکاح نہیں ہو سکتا۔

۲..... ایسے کافروں کو مسلمان سمجھنا اسلام کی توہین ہے۔ کیونکہ ان کی کفریہ باتوں کو اسلام قرار دینا ہے۔

۳..... لوگوں کی یہ مصلحت اندیشی کہ مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہونا چاہئے۔ اس لئے ہم ان کو اسلام

سے خارج نہیں قرار دینا چاہتے سخت دھوکہ ہے۔ یہ مسلمان کی تعداد میں اضافہ نہیں۔ غیر مسلمان کو اسلام کی تعداد میں داخل

کرنا ہے اور مسلمانوں کو ان کے میل جول سے غیر مسلم بنانے کی سبیل کرنا ہے۔ جو خود مسلمانوں کی تعداد میں روز بروز کمی

پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔

۴..... یہ عذر رنگ بھی غلط ہے کہ مسلمانوں میں تفریق پیدا ہوتی ہے۔ یہ ایسا عذر ہے جیسے حضور ﷺ اور

تمام انبیاء کی تشریف آوری کے وقت کفار نے پیش کیا تھا کہ تفریق پیدا ہو جائے گی کہ کچھ مسلمان ہوں گے کچھ نہیں۔ تو

جس طرح وہاں حق کے اتباع کے لئے ان سے الگ ہونا ضروری تھا یہاں بھی حق کے اتباع کے لئے اپنے رسول اور دین

کی توہین سے بچنے کے لئے اپنے کو ان سے الگ اور ان کو اپنے سے الگ کرنا ضروری ہے۔ اگر ایسا نہ کیا تو آپ نے

خود تمام اسلام کی جڑوں پر کلہاڑی چلا دی اور اس غلط طریقہ کو اسلام قرار دے کر اسلام کو تباہ کر دیا ہے۔ یہ امر ایک اسلام

دشمنی ہے۔ گوشیطان نے بہکا کر اسلام دوستی کا عنوان رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو مسلمان نام کے غیر مسلموں

بلکہ دشمنان اسلام سے محفوظ رکھیں۔ واللہ ولی التوفیق!..... جمیل احمد قانوی مفتی جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور ۱۶ صفر ۱۳۸۳ھ

الجواب وهو الموفق للصواب!

۱..... صورت مسئلہ میں جبکہ اس قادیانی لڑکے سے دریافت کیا گیا اور اسے مسلمان ہونے کی مبارک

بادی گئی تو اس نے صاف لفظوں میں انکار کر دیا کہ میں نے اپنا مذہب نہیں چھوڑا تو اس صورت میں یہ نکاح نہیں ہوا۔

کیونکہ قادیانی مرزائی مرتد ہے اور مرتد کا نکاح تو کسی مرتدہ عورت سے ہو سکتا ہے اور نہ ہی کسی مسلمان عورت سے۔ شریعت

اسلامیہ نے مرتد کا کوئی دین تسلیم نہیں کیا۔ (رد المحتار ج ۳ ص ۳۳۲ کتاب المرتدین) اور جو لوگ نکاح میں شریک ہوئے۔

اگر انہوں نے پیر صاحب کے کہنے پر سمجھ لیا کہ اس لڑکے نے توبہ کر لی ہے اور اپنا مذہب چھوڑ دیا ہے۔ اس صورت میں تو وہ گنہگار نہیں اور وہ جانتے تھے کہ اس نے اپنے مذہب سے توبہ نہیں کی اور وہ مرزائی ہے۔ یہ بات سمجھتے ہوئے پھر اس کو مسلمان تصور کیا۔ اس صورت میں یہ لوگ کافر ہو گئے۔ ان پر لازم ہے کہ تجدید اسلام و نکاح کریں اور توبہ کریں اور اگر اس کو کافر مرزائی ہی سمجھتے ہوئے نکاح میں شرکت کی اور دنیاوی رور و رعایت کو مد نظر رکھا۔ اس صورت میں وہ لوگ سخت گنہگار ہیں۔ ان پر لازم و واجب ہے کہ توبہ و استغفار کریں اور با اثر صاحب کے لئے بھی یہی حکم ہے جس کی تینوں صورتیں بیان کر دی گئی ہیں اور ان کے احکام بھی بیان کر دیئے گئے ہیں۔

۲..... اگر با اثر صاحب نے اپنے لڑکے کی منگنی مرزائیوں کے ہاں کی ہے اور وہ انہیں مسلمان سمجھتا ہے۔ اس صورت میں وہ کافر ہو گیا۔ اس پر تجدید اسلام و نکاح لازم ہے۔ کیونکہ کافر کو مسلمان ماننا کفر ہے۔ (درالختار) اور اگر دنیاوی لالچ میں پھنس کر کر رہا ہے تو سخت گنہگار و مستحق عذاب نار ہے۔ اس کو توبہ و استغفار کرنا چاہئے اور اپنے لڑکے کی شادی مرزائیوں کے ہاں کرنے سے باز آنا چاہئے اور اس شادی میں برادری کے اہل سنت والجماعت کے لوگوں کو ہرگز شریک نہیں ہونا چاہئے اور پھر اگر یہ لوگ شریک ہوں تو اگر مرزائیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں تو اس صورت میں وہ کافر ہو گئے۔ ان پر تجدید اسلام و نکاح لازم ہے اور اگر انہیں کافر ہی سمجھتے ہیں۔ پھر لالچ اور رور و رعایت کی وجہ سے شامل ہوں گے تو سخت عذاب اخروی کے مستحق ہوں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: ”وَلَا تَرْكُنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا“ ۱۱۳۔ “جن لوگوں نے گناہ کئے ہیں ان سے میل جول مت رکھو۔“ لہذا ایسے شخص اگر پہلی صورت میں تجدید اسلام و نکاح اور دوسری صورت میں توبہ و استغفار نہ کریں تو مرزائیوں کو مسلمان سمجھنے کی صورت میں ان سے سلام کلام رشتہ ناطہ بالکل قطع کر دینا چاہئے اور اگر اعلانیہ توبہ کئے بغیر مرجائیں تو ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور نہ ہی ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے اور جو لوگ مرزائیوں کو مسلمان تو نہیں سمجھتے تھے۔ پھر وہ شادی میں شرکت کریں اور اس کے بعد وہ توبہ و استغفار نہ کریں۔ ان سے بھی سلام و کلام اور رشتہ ناطہ بند کئے جائیں۔ حتیٰ کہ توبہ و استغفار کریں۔

۳..... سابق امام مسجد کا یہ کہنا کہ مرزائیوں کو میں کافر نہیں کہتا۔ اس کا یہ قول بھی کفر ہے۔ مکہ و مدینہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً کے علمائے کرام کا متفقہ فتویٰ کتاب حسام الحرمین میں ہے کہ جو شخص مرزا قادیانی کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ یعنی اس کے کفر پر مطلع ہونے کے بعد من غاٹ فی کفرہ و عذابہ فقد کفر! اور اس مبلغ قادیانی کے لڑکے کی شادی میں مولوی سابق امام مسجد کا اپنے سارے خاندان کو شامل کرایا کافروں سے موالات (دوستی) کرنے کی زبردست دلیل ہے۔ اور نیز اپنی حقیقی بھانجی کا رشتہ قادیانی مرزائی سے اور قادیانی مرزائی کی سگی بھانجی کا رشتہ اپنے حقیقی بھائی سے کرنا چاہتا ہے۔ اس کا یہ ارادہ بالکل شریعت مطہرہ کے خلاف ہے۔ لہذا یہ مولوی سابق امام صاحب مسلمانوں کی نماز بچکانہ اور نماز جنازہ کا امام نہیں بن سکتا۔ کیونکہ کافر و فاسق ہے اور اس کو مسلمانوں کی نکاح خوانی کے لئے بھی نہ بلایا جائے۔ مسلمان اس کا بایکٹ کریں۔

۴..... مرزائی قادیانی ہو یا لاہوری ہر دو کافر ہیں۔ کیونکہ قادیانی تو اس (مرزا قادیانی) کو نبی مانتے ہیں اور لاہوری مرزائی اس کو چجد اور مسلمان مانتے ہیں۔ حالانکہ وہ اپنے دعویٰ نبوت اور دیگر عقائد کفریہ کی وجہ سے کافر و مرتد ہے اور جو شخص اس کے عقائد پر مطلع ہو کراس کو نبی یا مجد اور مسلمان مانے وہ شخص بھی کافر ہے۔ لہذا لاہوری مرزائی بھی کافر ہیں۔ لہذا ان سے بیاہ شادی کرنا اور ان کی نماز جنازہ اور دعا میں شریک ہونا از روئے شریعت مطہرہ ہرگز جائز نہیں۔ نبی علیہ السلام نے بدعقیدہ لوگوں کے حق میں فرمایا: ”وَلَا تَصْلُوا عَلَيْهِمْ وَلَا تَصْلُوا مَعَهُمْ“ ﴿ان پر نماز جنازہ مت پڑھو اور ان کے ساتھ مل کر نماز مت پڑھو﴾ اور مرزائی کی میت مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کی جائے اور جو لوگ شریعت مطہرہ کی خلاف ورزی کر کے ان کے نکاح اور جنازہ میں اگر ان کو مسلمان سمجھ کر شریک ہوں تو اس صورت میں شرکت کرنے والے کافر ہو گئے اور ان کے نکاح ٹوٹ گئے۔ ان کو تجدید اسلام و نکاح کرنا چاہئے اور اگر ان کو کافر ہی جانتے ہوئے ان معاملات میں ان کی شرکت کریں۔ اس صورت میں وہ سخت گنہگار ہیں۔ ان سے بھی سلام و کلام بند کیا جائے۔ مرزائی خواہ قادیانی ہو یا لاہوری ان کا بیچہ بھی حرام ہے۔ کیونکہ مرتد کا ذبح کردہ جانور مردار ہے۔..... احقر العباد مولوی محمد رمضان نائب مفتی و فاضل دارالعلوم حزب الاحناف لاہور مورخہ ۲۳ جون ۱۹۶۳ء

ذالك كذا لك وانى مصدق لذلک!..... فقیر قادری ابوالبرکات سید احمد غفرلہ ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور

الجواب هو الجواب!..... فقیر قادری محمد اعجاز الرضوی عفی عنہ مہتمم مرکزی دارالعلوم جامعہ گنج بخش لاہور الجواب وهو الموفق للصواب! مرزائی لوگ چونکہ قطعاً مرتد اور خارج از اسلام ہیں۔ اس لئے ان سے نکاح وغیرہ کرنا ان سے میل جول، سلام و کلام، رشتہ داری کے تعلقات رکھنا حرام قلعی ہے۔ جو شخص دانستہ ان سے یہ تعلقات نکاح وغیرہ قائم کرے گا وہ بھی اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ بندہ کو جواب مذکورہ سے لفظ بہ لفظ اتفاق ہے۔ واللہ اعلم!..... حررہ العبد الضعیف محمد سعید احمد عفی عنہ مفتی جامعہ نعمانیہ ٹکسالی گیٹ لاہور پاکستان ۹ جولائی ۱۹۶۳ء

بسم الله الرحمن الرحيم! علمائے کرام کے جوابات بالکل صحیح اور درست ہیں۔ مرزائیوں کو کافر نہ سمجھنا بھی کفر ہے!..... حافظ عبدالقادر روپڑی جامع مسجد قدس لاہور۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۳ء

مرزائی قادیانی ہوں یا لاہوری۔ ان کو مسلمان سمجھنے والے سب کافر ہیں۔ ان سے رشتہ ناطہ کرنے والے سب انہی کے حکم میں ہیں۔ قرآن میں ہے انکم اذا مثلتم!..... عبد اللہ امرتسری روپڑی!

مذہب شیعہ اثنا عشری کی رو سے نکاح طرفین میں اسلام شرط ہے۔ ختم نبوت کا منکر مسلمان نہیں۔ غیر مشروع عقد کا مدد و موجود عادل نہیں رہ سکتا اور امام جماعت میں مذہب شیعہ اثنا عشری کی رو سے عدالت شرط ہے۔ غیر مسلم سے میل جول جس سے مسلمانوں کے اسلام میں ضعف واقع ہو شرعاً جائز قرار نہیں دیا جاسکتا!..... اختر عباس اللہ مدرس جامع منتظر لاہور محمد علی رضوان مدرس مدرسہ امامیہ دارالتجدید پاکستان!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

علمائے اسلام کا متفقہ فیصلہ

قادیانیوں کی طرح لاہوری مرزائی بھی کافر ہیں

اراکین مسجد و وکنگ انگلینڈ

بسم الله الرحمن الرحيم!

مسجد وکنگ کی مختصر تاریخ

یہ مسجد تقریباً ۱۸۸۶ء میں بیگم شاہ جہاں والئی بھوپال ریاست کے زیرِ کثیر عطیے سے ایک انگریز ڈاکٹر لائٹن ریٹائرڈ پرنسپل اور ٹیل کالج لاہور نے بنوائی تھی اور اس کے ساتھ رہائشی مکانات بھی تعمیر کرا دیے گئے تھے۔ مگر بد قسمتی سے ۱۹۱۲ء میں مرزا اکمال الدین لاہوری مرزائی نے چند دوسرے مرزائیوں کی ہمراہی میں اس مسجد پر غاصبانہ قبضہ کر لیا اور جو امام اہل سنت والجماعت کا یہاں تعینات تھا اس کو زبردستی نکال باہر کیا۔ پولیس وغیرہ آئی مگر دادرسی نہ ہو سکی۔ کیونکہ انگریز کے ہی تو یہ پروردہ تھے۔ ہندو پاک کی آزادی کے بعد مسجد ہذا کا انتظام وانصرام سفارت خانہ پاکستان کے تحت چلا گیا۔ مگر عملی طور پر مرزائی اس پر قابض رہے اور اپنے باطل فرقے کی نشر و اشاعت اور تبلیغ کرتے رہے اور ان کی طرف سے ہی یہاں امام متعین رہا۔ اور طرہ یہ کہ ایک اچھی خاصی رقم پاکستان سے زرمبادلہ کی شکل میں حاصل کر کے اس کے مصرف میں لائی جاتی رہی۔

۱۹۶۳ء میں جب مسلمانوں کی تعداد اس شہر میں بڑھتی شروع ہوئی تو اس وقت کے مرزائی امام محمد طفیل نے عجیب و غریب ہتھکنڈے مسلمانوں کو اس شہر سے بھگانے کے لئے استعمال کئے۔ سرکاری دفاتر میں رپورٹیں کیں کہ یہ گندے رہتے ہیں۔ ایک مکان میں زیادہ تعداد میں رہائش پذیر ہیں۔ اس طرح محکمہ حفظانِ صحت کے چھاپے پڑے۔ مگر یہ ملعون کامیاب نہ ہو سکا۔ اسکے بعد دوسرا امام بشیر احمد مصری کو مرزائیوں نے اس منصب پر مامور کیا۔ ادھر علمائے حق مثلاً حضرت مولانا لال حسین اختر صاحب مرحوم اور علامہ خالد محمود صاحب جیسے علماء حق اہل السنۃ والجماعت بھی میدانِ عمل میں اترے اور اس فرقہ باطلہ کی خوب خبر لی اور مسلمانوں میں مسئلہ ختم نبوت کی تڑپ پیدا کی اور توجہ دلائی کہ یہ مسجد درحقیقت صحیح العقیدہ مسلمانوں کی میراث ہے اور مرزائیوں نے اس پر اپنی جھلسازی اور سازشوں کی وجہ سے قبضہ کر رکھا ہے۔ یہ تحریک آخر ایک دن رنگ لائی اور مسجد ہذا مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئی۔ مگر کرنا یہ ہوا کہ امام کو مسلمانوں نے امامت کے فرائض پر مامور کیا۔ لیکن پھر مسجد سفارت خانہ پاکستان کی مداخلت سے عجیب و غریب کیفیات کا شکار ہو گئی اور سفارت خانہ کی طرف سے ایک کلرک بنام خواجہ قمر الدین صاحب جس کا تعلق حیدر آباد دکن (انڈیا) سے ہے بطور امام مقرر کیا گیا اور کہا گیا یہ عارضی امام ہے۔ بعد میں ایک مستند عالم دین کی تقرری عمل میں لائی جائے گی جو کہ آج تک شرمندہ تعبیر نہ ہو سکی۔ یہ امام انتہائی درجہ کا نااہل فرقہ باز اور مسجد کی لائبریری کو اس نے جماعت اسلامی یعنی مودودی جماعت کی نشر و اشاعت کا اڈہ بنا رکھا۔ مسجد کا دیگر انتظام وانصرام

انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔ شرک اپنی زبوں حالی کا رونا رو رہی ہے۔ بچوں کی دینی تعلیم و تدریس کا انتظام نہ ہونے کے برابر ہے۔ نیز اس امام کا میل جول لاہوری مرزائیوں کے ساتھ ہے اور اس نے چند دن ہوئے ایک نئی مذموم حرکت کا ارتکاب کیا ہے جو انتہائی دلخراش اور مسلمانوں کے لئے یقیناً ناقابل برداشت ہے۔

اس کے متعلق حضرات علمائے کرام و مفتیان شرع متین کی طرف رجوع کیا گیا اور ان کی خدمت میں ایک استفتاء پیش کرتے ہوئے شرعی فتویٰ کی استدعا کی گئی۔ ہم جانتے ہیں کہ اس واقعہ کو سن کر مسلمانان عالم اضطراب محسوس فرمائیں گے۔ اور شاید یہ واقعہ ان کے دلوں پر نمک پاشی کا کام کرے۔ لیکن چونکہ ہم ممبران و اراکین مسجد و ونگ اپنے مسلمان بھائیوں کو صحیح صورت حال سے آگاہ کرنا اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں۔ لہذا ان چند سطور کو مع فتاویٰ شائع کرنے پر مجبور ہیں۔ تاکہ مسلمان کم از کم اپنی نمازیں تو نہ خراب کریں۔ و ماعلیٰنا الا البلاغ۔

وماتو فیقی الا باللہ! اراکین مسجد و ونگ انگلینڈ ۸/۹/۷۳

استفتاء.....!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین سچ اس مسئلہ کے کہ کل مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۷۳ء بوقت ساڑھے چار بجے دن سابق امام و ونگ مسجد محمد طفیل متعلقہ مرزائی فرقہ لاہوری کی ساس کا جنازہ مسجد ہذا میں لایا گیا اور یہاں کے سرکاری امام نے محمد طفیل کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی۔ جبکہ چند معززین نے اس حرکت کا محاسبہ کیا تو خواجہ قمر الدین سرکاری امام و ونگ مسجد نے یہ دلیل پیش کی کہ میں نے اس لئے جنازہ میں شرکت کی ہے۔ کیونکہ مرزا محمد طفیل بسا اوقات میرے پیچھے نماز پڑھ لیا کرتے ہیں اور دوسری دلیل یہ پیش کی کہ میں لاہوری مرزائیوں کو کا فر نہیں سمجھتا۔ کیونکہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو صرف مسجد تسلیم کرتے ہیں اور ہم کو کا فر نہیں کہتے۔ لہذا آپ مہربانی فرما کر قرآن و حدیث کی روشنی میں ایسے شخص کے متعلق شرعی فتویٰ سے کما حقہ مطلع فرمائیں۔

یعنی شاہدوں کے دستخط مندرجہ ذیل ہیں:

دستخط: صابر حسین..... محمد شریف..... عبدالرحمن..... ملک احمد خان.....

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین فاضل دیوبند امیر خدام اہل السنّت والجماعت

خلیفہ مجاز حضرت سید حسین احمد مدنی صاحبؒ کا جواب

کتاب اللہ احادیث رسول اللہ ﷺ اور تعامل خلفائے راشدین حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمان ذوالنورینؓ اور حضرت علی المرتضیٰؓ اور اصحاب رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں امت محمدیہ کے تمام علمائے کرام کا یہ اجتماعی فیصلہ ہے کہ نبی کریم رحمت للعالمین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں۔ یعنی حضور

اگر ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا اور اگر اس آخری امت میں سے کوئی شخص نبوت و رسالت کا دعویٰ کرے تو وہ کافر مرتد و جال اور کذاب ہے۔ اسی بناء پر ملت اسلامیہ کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی بوجہ دعویٰ نبوت کے خارج از اسلام اور کافر ہے اور اس کو نبی یا مجدد ماننے والے بھی قطعی کافر ہیں اور مسئلہ ختم نبوت اسلام کا ایسا بنیادی عقیدہ ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نئے آئین میں بھی اس کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ چنانچہ صدر اور وزیر اعظم پاکستان کے حلف نامہ کی عبارت حسب ذیل ہے:

”میں قسم کھاتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور خدا پر میرا یقین کامل ہے اور اس کی کتاب قرآن پاک پر جو کہ آخری کتاب ہے آخری نبی محمد ﷺ پر (جن پر خدا کی رحمت ہو) جن کے بعد کوئی رسول نہیں آئے گا۔ قیامت کے دن پر۔ رسول کی سنت و حدیث پر۔ قرآن کے احکام پر۔“ (آئین پاکستان، تیسری شیڈول حلف صدر دفعہ ۴۲)

سوال نامہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دو کنگ مسجد کا امام خواجہ قمر الدین لاہوری مرزائیوں کو اس وجہ سے کافر نہیں کہتا کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتے بلکہ مجدد مانتے ہیں اور اسی بناء پر ہی اس نے ایک لاہوری مرزائی محمد طفیل کی اقتداء میں ایک مرزائی عورت کا جنازہ بھی پڑھ لیا ہے۔ لیکن خواجہ قمر الدین مذکور کی یہ تاویل صحیح نہیں۔ کیونکہ جب شریعت کی رو سے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی قطعی کافر ہے تو جس شخص کو شرعاً کافر ماننا ضروری ہے۔ اس کو نبی اور مجدد ماننے کا کیا جواز ہو سکتا ہے؟ کیا کوئی کافر بھی مجدد ہو سکتا ہے؟ علاوہ ازیں یہ بھی ملحوظ رہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں لاہوری پارٹی کا بانی مولوی محمد علی لاہوری، مرزا قادیانی کو نبی ہی مانتا رہا ہے اور اس کی تحریرات سے یہی ثابت ہے۔ مثلاً محمد علی لاہوری نے لکھا ہے کہ:

”ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ آخری زمانے میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا تھا وہ خدا کی طرف سے تھا اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کر دکھایا۔“ (ریویو آف ریلیجنس ج ۳ نمبر ۱۱ ص ۴۱۱)

دراصل قادیانی مرزائیوں کی طرح لاہوری مرزائی بھی مرزا غلام احمد قادیانی کے مشن کو ہی پھیلانے میں مصروف ہیں۔ دونوں کی دعوت مرزا قادیانی کی شخصیت کی طرف ہے۔ ان دونوں پارٹیوں کا مقصد یہی ہے کہ العیاذ باللہ تا وقت مسلمان مرزا قادیانی کے پیروکار بن جائیں۔ خواجہ قمر الدین نے لاہوری مرزائی محمد طفیل کی اقتداء میں نماز جنازہ پڑھ کے حضور خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ غداری کی ہے۔ اب وہ مسلمانوں کی امامت کا مستحق نہیں رہا۔ اس کے پیچھے مسلمانان اہل السنۃ والجماعت کی نماز صحیح نہیں۔ اس کو امام نماز بنانا حرام ہے۔ ایسے شخص کو فوراً معزول کر کے کسی صحیح العقیدہ سنی عالم کو امام بنانا چاہئے۔ لاہوری مرزائی کے پیچھے نماز جنازہ پڑھنے کے بعد جن مسلمانوں نے غلط فہمی سے اس کی

اقتداء میں نمازیں پڑھی ہیں۔ ان پر ان نمازوں کی قضا لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل السنّت والجماعت کو ہر فتنہ سے محفوظ رکھیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ! خادم اہل السنّت الاحقر مظہر حسین غفرلہ خطیب مدنی جامع مسجد چکوال امیر تحریک خدام اہل السنّت والجماعت صوبہ پنجاب (پاکستان) ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۳ء

شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ محمد سرفراز خان صفدر کا جواب

الجواب هو المصوب! لاہوری مرزائی بھی اسی طرح کافر ہیں جس طرح قادیانی کافر ہیں اور ان کے کافر ہونے کے کئی وجوہ ہیں۔

۱..... کہنے کو تو یہ گروہ مرزا قادیانی کو مجید کہتا اور مانتا ہے۔ مگر محمد علی لاہوری نے مرزا قادیانی کو نبی بھی کہا اور تسلیم کیا ہے۔ اس کے چند حوالے ملاحظہ ہوں:

الف..... ”ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایک اتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا تھا وہ خدا کی طرف سے تھا اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کر دکھایا۔“ (ریویو آف ریلیجنز ج ۳ ص ۱۱۱)

ب..... ”اس آخری زمانہ کے لئے تجدید دین کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ عظیم الشان ضلالت کے وقت میں جو اخیر زمانہ میں ظہور میں آنے والی ہے۔ اپنے ایک نبی کو دنیا کی اصلاح کے لئے مامور کرے گا اور اس کا نام مسیح موعود ہوگا۔ سو ایسا ہی ہوا۔“ (ریویو آف ریلیجنز ج ۵ نمبر ۶ ص ۲۱۳)

ج..... ”ہر ایک نبی نے جو خدا کی طرف سے آیا ہے دو باتوں پر زور دیا ہے۔ اول یہ کہ لوگ خدا پر ایمان لائیں اور دوسرا یہ کہ اس کی نبوت کو اور اس کے من جانب اللہ ہونے کو تسلیم کریں۔ بعینہ اس قدیم سنت الہی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو بھی مبعوث فرمایا۔“ (ریویو آف ریلیجنز ج ۴ نمبر ۱۲ ص ۳۶۵)

ان صاف اور صریح عبارات سے معلوم ہوا کہ لاہوری پارٹی کا سربراہ اور سر اسر گراہ محمد علی بھی قادیانی کو (معاذ اللہ تعالیٰ) نبی تسلیم کرتا ہے اور ختم نبوت کے ایک بنیادی عقیدہ کی خلاف ورزی کی وجہ سے وہ کافر ہے اور اس پر امت کا اجماع اور اتفاق ہے۔ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے سامنے یہ صاف اور صریح حوالے پیش کر دینے چاہئیں۔ اگر سمجھنے کے بعد وہ لاہوری مرزائیوں کو کافر نہ کہیں تو وہ بھی کافر ہیں۔ لا شک فیہ ولا ارتیاب!

۲..... ”محمد علی لاہوری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا قائل ہے۔“ (تفسیر بیان القرآن ج ۱)

ص ۲۲۵ محمد علی لاہوری)

اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات کا انکار بالا جماع کفر ہے۔

۳..... حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا نصوص قطعیہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ مگر محمد علی لاہوری لکھتا ہے کہ حضرت مسیح کی بن باپ پیدائش اسلامی عقائد میں نہیں۔ عیسائیت کا اصول ہے۔ (تفسیر بیان القرآن ج ۱ ص ۲۱۳) اور اسی صفحہ پر تصریح کرتا ہے کہ: ”حضرت مریم علیہ السلام کے ساتھ یوسف (نجارا) کا تعلق زوجیت کا تھا۔“ اور یہ اس کے کافر ہونے کی ایک مستقل وجہ ہے۔

۴..... ”محمد علی لاہوری دوزخ کے دوام کا قائل نہیں۔“ (ملاحظہ ہو تفسیر بیان القرآن ج ۱ ص ۶۶۸) حالانکہ قرآن کریم کی نصوص قطعیہ اور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے دوزخ کا خلود اور دوام ثابت ہے اور اس کا انکار کرنا کفر ہے۔

۵..... محمد علی لاہوری حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اسی طرح دوسرے تمام پیغمبروں کے معجزات کی جو قرآن کریم میں صراحت سے مذکور ہیں تاویل کرتا ہے جو خالص تحریف ہے اور نصوص قطعیہ کی یہ تاویل بجائے خود کفر ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی وجوہ ہیں والعاقل تکفیه الاشارہ! جب لاہوری مرزائیوں کے یہ نظریات ہیں تو امت میں کون بد بخت ان کو مسلمان سمجھے گا؟۔ مودودیوں کے سامنے یہ حوالے پیش کر دیئے جائیں۔ اگر وہ ان کو سمجھ اور جان کر بھی لاہوری مرزائیوں کی تکفیر نہیں کرتے تو یقیناً وہ بھی کافر ہیں۔

جب لاہوری مرزائی کافر ہیں تو ان کا جنازہ کیونکر درست ہو سکتا ہے اور ان کے ایسے عقائد پر اطلاع پانے کے بعد بھی ان کو مسلمان سمجھنے والا اور ان کے جنازے میں شرکت کرنے والا یقیناً کافر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب! احقر ابوالزہد محمد سرفراز خطیب جامع مسجد گھوڑہ صدر مدرس مدرسہ نھرۃ العلوم گوجرانوالہ ۲۶ شعبان ۱۳۹۳ھ ۲۵ ستمبر ۱۹۷۳ء

حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانویؒ کا جواب

مبطل محمد لاومصلیٰ وعلیہ السلام! تمام اہل حق علمائے پاک و ہند کا متفقہ فتویٰ ہے کہ مدعی نبوت اور اس کو سچا سمجھنے والے خواہ نبی نہ کہیں سچا قرار دیں۔ بزرگ، نیک یا مجید وغیرہ مانیں۔ سب کافر ہیں، مرتد ہیں اور ظاہر ہے کہ نیک بزرگ سمجھنا سچا کہنا ہے اور مدعی نبوت اور تمام انبیاء کی تحقیر کرنے والے کو سچا قرار دینا خود نبوت و توہین انبیاء کو سچا قرار دینا کفر ہے۔ اب ان لوگوں کے عقیدے اور نظریات ایسے نہیں رہے کہ کسی سے چھپے ہوئے ہوں۔ یا کسی کو شبہ بھی ہو سکے۔ ان سے مسلمانوں کا سا کوئی معاملہ درست نہیں۔ ان سے میل جول بھی کفر پھیلانے کی مدد ہو کر گناہ ہے۔

اسلام کے بعد مرتد ہونے والا کفر عظیم کے ساتھ توہین اسلام کا بھی علی الاعلان مرتکب ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا درجہ دوسرے کافروں سے بھی بدتر ہے۔ نہ ان کا ذبح کیا ہوا حلال نہ ان کے کسی مرد و عورت کا نکاح ان سے درست نہ

کسی مسلمان سے میراث کا حق نہ جنازہ میں شرکت جائز۔ مناق لوگ بھی مسلمانوں کی سی باتیں کیا کرتے تھے۔ مگر اللہ نے ان کو کافر ہی قرار دیا ہے۔ اس لئے تاویل میں کرنے والے خود غلطی پر ہیں۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تنقم علی قبرہ ۰ انہم کفروا باللہ ورسولہ ومانوا وھم فاسقون! اور مت نماز پڑھو تم ان میں کسی پر جو مر جائے کبھی بھی اور نہ کھڑے رہو اس کی قبر پر بے شک ان لوگوں نے اللہ ورسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور اطاعت خدا سے نکلے ہوئے مرے ہیں۔ توبہ ۸۴

ایسے صاف حکم کے بعد یہ تاویل کہ وہ میرے پیچھے نماز پڑھ لیتا تھا بالکل غلط ہے۔ منافقین بھی حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ لیتے تھے اور دھوکہ دینے کے لئے بہت سی اسلامی باتیں بگھار لیتے تھے۔ تو کیا وہ مسلمان شمار ہو سکتے ہیں..... الخ۔ جمیل احمد تھانوی مفتی جامعہ اشرفیہ مسلم ناؤن لاہور ۲۶ شعبان ۱۳۹۳ھ

حضرت مولانا حافظ محمد الیاس جامع مسجد ٹولیاں کا جواب

بلاشبک وشبہ دعی نبوت کو مجھ دیا مسلمان سمجھنے والا کافر و مرتد ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا سلوک روا رکھنا کسی صورت جائز نہیں ہے جو امام مسجد لاہوری مرزا یوں کو کافر نہیں سمجھتا اس کے پیچھے ہرگز نماز درست نہیں ہے۔ اس کو منصب امامت سے الگ کرنا ضروری ہے۔ هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب! احقر خادم اہل سنت محمد الیاس غفرلہ مدرسہ رشیدیہ چوک لوہاری منڈی لاہور ۵ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ

حضرت مولانا محمد حسین نعیمی دارالعلوم نعیمیہ لاہور کا جواب

الجواب هو الموفق للصواب! مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا جو اس کی ۱۹۰۱ء سے لے کر ۱۹۰۸ء تک کی تصانیف سے ظاہر ہے۔ اس کے علاوہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں توہین آمیز کلمات کہے۔ اپنے آپ کو کئی انبیاء سے افضل قرار دیا۔ قرآن کریم کی تحریف معنوی کی۔ یہ تمام امور کھلے کھلے کفر ہیں۔ ایسے شخص کو مسلمان ماننا بھی کفر ہے۔ چہ جائیکہ اس کو مجھ دیا محدث مانا جائے۔ اس لئے تمام اہل اسلام کے نزدیک مرزا قادیانی کے تمام تبیین کافر ہیں۔ خواہ لاہوری ہوں یا غیر لاہوری اور مرزا قادیانی کے تبیین کی تکفیر نہ کرنا بھی کفر ہے۔ اس لئے صورت مسئلہ میں امام مذکور کو جب تک مرزا قادیانی اور اس کے تمام تبیین کا کفر تسلیم نہ کرے اس وقت تک وہ خود کفر سے باہر نہیں ہے۔ نہ اس کا ایمان صحیح رہا نہ نکاح نہ اس کی اقتداء میں نمازیں صحیح ہوں گی۔ تاوقتیکہ وہ اس عقیدہ کفریہ سے برات کا اظہار کرے۔ الجواب هو الموفق للصواب! محمد حسین صاحب نعیمی جامعہ نعیمیہ لاہور غلام رسول

سعیدی مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور ۲۴ ستمبر ۱۹۷۳ء مطابق ۲۵ شعبان ۱۳۹۳ھ

الجواب صحیح۔ محمد عبدالقادر صاحب آزاد خطیب شاہی جامع مسجد لاہور

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور

محترم المقام زید مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ! جواباً عرض ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بوجہ اپنے دعاوی باطلہ کے قرآن و سنت کی نصوص قطعیہ اور اجماع امت کے بموجب قطعی کافر ہے اور مرتد ہے اور انہی وجوہات کی وجہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کے ایسے معتقدات کو اپنانے والے یا اس کا اتباع کرنے والے یا اس کی تصدیق و تائید یا تاویل کرنے والے بھی قطعی کافر مرتد اور خارج از اسلام ہیں۔ متنبی کذاب قادیانی کے مرنے کے بعد اس کے متبعین کی ایک جماعت نے جو لاہوری جماعت کہلاتی ہے مرزا قادیانی کے واضح اور قطعی دعاوی (نبوت تشرعی وغیرہ) پر بلکہ سارے انبیائے کرام بشمول حضور خاتم النبیین ﷺ پر اپنی فضیلت، انبیاء کی توہین وغیرہ) کے باوجود اس کی تکفیر کرنے کے بجائے جو ہر مسلمان کا لازمی عقیدہ ہونا چاہئے اسے مصلح، مجدد اور مسیح موعود کہنا شروع کر دیا۔ نفاق، فریب اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی یہ روش جان بوجھ کر اختیار کی گئی اور اسی بناء پر مرزا قادیانی کے کفریات اور خرافات پر مبنی دعوؤں کی تاویل و توجیہ شروع کی۔ مگر برصغیر کے محقق علماء خصوصاً علامہ انور شاہ کشمیریؒ اور دیگر حضرات نے اس فریب و نفاق کا پردہ قطعی دلائل سے چاک کیا اور لاہوریوں کی تکفیر میں ”اکفار الملحدین فی ضروریات الدین“ نام سے مستقل کتاب لکھی۔ جس میں واضح کیا کہ قطعی یقینی اور متواتر معتقدات اور ضروریات دین میں تاویل و تحریف اور انکار و گریز قطعی کفر ہے۔ گویا کرنے والا اپنے آپ کو مسلمان کہے اور مسلمانوں کی ساری عبادات نماز وغیرہ میں شرکت کیوں نہ کرے۔

الغرض مسلمانوں کے لئے مرزائیوں کا لاہوری فرقہ دوسرے فرقہ قادیانی جماعت سے بھی بڑھ کر خطرناک ہے کہ عام مسلمان انہیں نمازوں وغیرہ میں شرکت کرتے دیکھ کر ان کے دام فریب میں آ جاتے ہیں۔ الحاصل لاہوری مرزائی بھی قطعی کافر ہیں۔ لاہوری مرزائی کا کسی مسلمان کے پیچھے نماز پڑھنا اس کے مسلمان ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا اور اب تو قادیانی فرقہ (جماعت ربوہ) نے بھی مسلمانوں کو دھوکہ اور فریب دینے کی خاطر اپنے متبعین کو مسلمانوں کے ساتھ نماز وغیرہ پڑھنے کی اجازت ازراہ تقیہ دیدی ہے۔ کیا اس طرح نماز پڑھنے سے وہ بھی مسلمان کہلا سکیں گے؟۔

لاہوری مرزائی امام کی اقتداء میں مذکورہ شخص نے اگر غلط فہمی اور لاعلمی کی وجہ سے نماز پڑھی تو اسے نادم اور تائب ہو کر اپنے موقف سے رجوع کرنا چاہئے اور اگر اب بھی وہ لاہوری مرزائیوں کے بارہ میں اپنی سابقہ رائے پر قائم اور مصر ہے تو ایسے شخص کو منصب امامت سے ہٹانا اور معزول کرنا ضروری ہے۔ واللہ اعلم! سمیع الحق مدرس دارالعلوم الحقانیہ مدیر ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک ضلع پشاور (پاکستان) ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ / فوئ ۸۴۶۸۴ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله الذي جعل القرآن
سورة وآية في كل شيء

القاديانية في نظر علماء الامة الاسلامية!

از

علمائے حریمین و شام

القاديانية

في نظر علماء الامة الاسلامية

وفتوى علماء الحرمين الشريفين وغيرهم من علماء الامة

الاسلامية بكفر الفرقة الضالة المسماة به "القاديانية"

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب من رئيس الاشراف الدينى بالمسجد الحرام والجواب من علماء
الحرمين الشريفين وتوقيعاتهم والجواب من علماء دمشق وديار الشام المحروسة.

تمهيد

الاستفتاء

الحمد لله الذى انزل القرآن الكريم خاتم الكتب السماوية، وجعل دين سيدنا محمد خاتم الاديان الالهية كل ذلك بالآيات القرآنية والاحاديث النبويه. ثم باجماع الامة المحمدية فختم الكتب (السماوية) بالقرآن الكريم، و ختم النبوة والرسالة بسيدنا محمد الرسول العظيم فاشهد ان لا اله الا الله وحده واشهد ان سيدنا محمداً عبده ورسوله من لانبى بعده..... صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وبارك وسلم الى يوم الدين.

اما بعد..... فان من اعظم الفتن فى آخر هذه العهود الاسلامية الفتنة القاديانية المرزائية التى قام بها رئيس اهل الضلال الميرزا غلام احمد القاديانى الهندى، فادعى دعاوى من المجددية والمهدوية والمسيحية حتى انتهى الى دعوى النبوة وفضل نفسه على سائر الانبياء و فضل معجزاته على معجزات سيدنا محمد ﷺ واهان سيدنا المسيح عليه السلام، بما تنشق منه الاكباد والقلوب..... واعلن بنسخ الجهاد مع الكفار وحج البيت الحرام..... و حرف عدة من آيات التنزيل العزيز واولها بوجوده.....

واننى ثناء بديعا على الحكومة البريطانية وجعلها ظل الله فى الارض واتبع البابية والبهائية فى تحريف آيات القرآن و ادعاء نزول الوحي و نزول الملك عليه وكانت الحكومة البريطانية قد تعهدت هذه الحركة بالحماية والرعاية والتايد حتى تحقق للجميع ان غلام احمد القاديانى و حركته انما هى تحرر بريطانى ووليد سياستها الفاجرة الكافرة تلبيسا على المسلمين. فقام علماء الاسلام فى بلاد الهند للقضاء عليها و ابداء كفر هذا المدعى المتبئى الكاذب القاديانى ، و كشفوا دور بريطانيا فى اتخاذ وسيلة للقضاء على دين الاسلام و ادخال هذه الاكاذيب الفاجرة فى صميم قلبها واخذوا يردون عليها مندستين عاماً و اكثر فى مؤلفات ورسائل و مجلات و صحف ومحافل..... وصرحوا بان اتباع هذا المتبئى مرتدون عن دين الاسلام و ان حكم الاسلام فيهم القتل..... ولم يختلف من علماء الاسلام فى بلاد الهند وباكستان والافغان عن الحكم بكفره و ارتداده و بكفر كل من اعتنق مذهبه.

والحكومة البريطانية لها تدابير دقيقة فى ترسيخ هذه الفتنة و تاييدها و ادخالها الى البلاد العربية و الاسلامية بشتى الوسائل باسماء المهندسين و الاطباء و المستخدمين و انه لمن الثابت ان القاديانيين انما هم جواسيس و عمالاً لبريطانيا و اسرائيل و قد سمحت لهم اسرائيل تقديرًا لخدماتهم تحقيقًا لاهدافها الخبيثة فى تشويه معالم الاسلام، سمحت لهم بفتح مركز ضخهم فى الاراضى العربية المحتلة و سهلت امامهم كل الامور لمزاولة نشاطهم الهدام ضد القضية الاسلامية.....

فكان من اللازم فى مثل هذه الظروف ان ينتبه زعماء المسلمين و ملوك العرب و علماء البلاد العربية ان ينتبهوا لعواقب هذه الفترقة الضالة المرتدة و ما لها صلة بعدو الاسلام و المسلمين طاغية بريطانيا..... فبدأنا باخذ فتاوى علماء الحرمين الشريفين و علماء البلاد العربية، لكى نظهر ان كفر هذه الفئة المارقة عن دين الاسلام كلمة اتفاق و اجماع فى الامة المحمدية و الملة الاسلامية لم يتلخف احد ممن وقف على عقائده..... فقد حان لنا ان نقدم الاستفتاءات عن علماء الحرمين الشريفين و غيرهم و اجوبتهم و فتاواهم فى ذلك، لكى يتم حجة الله رب العالمين على الاغمار و الغافلين، والله سبحانه هو الموفق لكل خير و سعادة و هو مولى بامرہ عليه توكلنا و اليه تسبب ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم.

”مجلس تحفظ ختم النبوة فى ملتان باكستان“

بسم الله الرحمن الرحيم

فتوى الشيخ عبد الله بن حميد

الرئيس العام للاشراف الديني بالمسجد الحرام مكة المكرمة

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على اشرف المرسلين وخاتم النبيين سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين والتابعين الى يوم الدين.

اما بعد. فيا علماء الامة المحمدية افذاذ الامة الاسلامية خصوصا منكم اعلام البلاد العربية، وبالاخص علماء الحرمين الشريفين والملكة السعودية: ماحكم الاسلام والشرعية الاسلامية في رجل ظهر في بلاد الهند في بقعة تسمى قاديان وهي في بلاد مقاطعة البنجاب الهندية اليوم؟ ادعى اولاً انه المهدي ثم انه مثل المسيح الموعود ثم ادعى النبوة الغير التشريعية ثم ادعى انه يوحى اليه بالامر والنهي وان وحيه كوحى سائر الانبياء معصوم من الخطاء والغلط وان من أنكر وحيه فهو ملعون ومن أنكر من اتباعه واقتدائه فهو جهنمي وان بيعت كسفينة نوح (أى من ركبها نجا) وادعى ان الجهاد مع الكفار منسوخ، وتاول في خاتم النبيين تاويلات تجحد الفكر الصحيح والعلم الصحيح كل ذلك في ظل الحكومة البريطانية وفي حمايتها واعلن في كتبه ان بريطانيا ظل الله في العالم وان طاعتها مفترضة واعلن ان كل من لا يؤمن بنبوته فهو كافر ومن ذرية البغايا ولا ينكح احد من اتباعه بنته، نعم ينكح منهم كاهل الكتاب، يجوز بالكتابية نكاح المسلم. ثم ادعى ان المسيح ابن مريم قتل وصلب ولكنه لم يمت بالصلب وبقي حياً وفر الى كشمير وهناك مات ودفن، وجاء في حق سيدنا المسيح ابن مريم بطامات تشق الاكباد من اهانة ولعن وانه ابن يوسف النجار وما الى ذلك من كفرات وهذيانات، وانه قد اوحى اليه: (محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم)..... هذا في حقي وقد سماني الله محمداً في هذا الوحي.

وقال: لا يصلى احد من اتباعي الاحمدية صلاة خلف غير الاحمدى لان هؤلاء الغير الاحمديين لم يؤمنوا بالنبوة اى بنبوتى وقال ان معجزات محمد ﷺ بلغت الى ثلاثة الاف معجزة ومعجزاتي بلغت الى مليون.

وقال انى اخاف الكفر على من يأتى مكة والمدينة، الى كم تسترضعون ثدى مكة والمدينة وقد انجمد اللبن فيهما. فمن لم يأت قاديان يقطع عن الاسلام صلته وان من خالفنى كان من خنازير الفلاة والصحراء، وان نسائهم احط من الكلاب والكلبات، ويدعى ان اكثر حياته انقضت في نصرة الحكومة البريطانية وانه قد الف في منع الجهاد واطاعة الحكومة البريطانية كتباً

ورسائل ومجلات و جرائد لوجمعت لمئات خمسين دولابا..... وقد ارسلت كمية منها الى بلاد العرب و مصر والشام وبلاد الافغان و كابل و قال: الى متى انتم وراء تلك الروايات و الخرافات فى حق المهدي و المسيح الذين يسفكان الدماء التى تغرى قلوب المسلمين بالجهاد الفت ذلك لتمحو عن قلوب هؤلاء الحمقاء تلك الآثار.

وهذه الافكار والمعتقدات كالنموذج والمثال من جملة مادعاها منالاباطيل، وهذه الاقاويل فى كتبه التالية:

(١) البراهين الاحمدية (٢) حقيقة الوحى (٣) نزول المسيح (٤) الاربعين (٥) ايك غلطى كا ازالة (٦) آئينه كمالات (٧) آئينه صداقت (٨) انوار خلافت (٩) ملائكة الله (١٠) كلمة الفصل ج ١ رقم ٣. ص ١٦٩) من تاليف ابنه بشير احمد (١١) مكتوبات احمدية (١٢) ضميمة انجام آتيم وغيرها من التاليف وسمى اتباعه الاحمدية حيث ان اسمعه كان المرزا غلام احمد، والمسلمون يسمونهم المرزائية او القاديانية..... ثم بعد موته اذنايه افترقت فرقتين فرقة تسمى بالقاديانية او المرزائية يعتقدون انه نبي و فرقة اخرى تسمى باللاهورية تدعى انه مجدد ولكن مع هذا يعتقدون انه افضل من سائر الانبياء غير سيدنا الرسول ﷺ فمع كونه مجددا يزعمونه افضل من كل نبي ورسول غير رسولنا ﷺ.

فيا علماء الاسلام ماذا حكم هذا المدعى وحكم اتباعه فى الاسلام..... وقد اشتد الخطر اليوم فى بلاد المسلمين و خصوصا فى بلاد افريقيا الشرقية والغربية للاعتناق بهذا المذهب حيث يصرف وراء ابلاغ هذه الدعوة فى النشأة الجديدة وفى حيل الجديد فى تلك البلاد ملايين الجنيهات والدولارات وان سيطرتها فى البلاد اعادة لمجد بريطانيا الزائل ومكر عظيم للاسلام والمسلمين و تفصيل ذلك يطول.....

فاتفونا ماجورين والله سبحانه و تعالى يجزل لكم الاجر بصيانة سياج الاسلام و يقيكم ذخرا للمسلمين.

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته.....

المستفتى: احد علماء مجلس تحفظ ختم النبوة فى باكستان

(١)

فتوى علمائى حرم

الجواب

وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته. وبعد: القاديانية فرقة ضالة لهم مذهب خبيث و معتقد فاسد خرجوا به عن دائرة المسلمين وهدى سيدالمرسلين باعترافيهم الصريح بان ليس هناك من شئ يجمع بينهم و بين المسلمين، فربهم كما زعموا غير رب المسلمين واسلامهم غير اسلامهم، و قرآنهم غير قرآنهم، و صلاتهم غير صلاتهم، و صومهم غير صومهم، قاتلهم الله انى يؤفكون فغلبت عليهم الشقاوة والجهل والتعصب والتخللان الى هذا لقوله الشنعاء والاعتقاد

الفاسد، و معلوم انه ليس لاحد ان يضع للناس عقيدة ولا عبادة من عنده بل عليه ان يتبع ولا يتدع ويقتدى ولا يتدى فان الله سبحانه و تعالى بعث محمدا ﷺ بالهدى و دين الحق فعلم العباد جميع ما يحتاجون اليه فى دينهم من العبادات والاعتقادات فاقام الحجة و انار السبيل وقال: تركتكم على الحجة البيضاء ليلها كنهاراً لا يزيغ عنها بعدى الا هالك. ويقول صلوات الله و سلامه عليه: من احدث فى امرنا هذا ما ليس منه فهو رد، لقد حرص الاستعمار على تكوين القاديانية و ايجادها ونصرة اهلها و مذهبهم بالاموال الطائلة و المناصب العالية و حمو دعوتهم و ايدوا طريقتهم فشنوا الحرب على الاسلام و المسلمين و ادعوا الاستقلال الكلى بالدين و النبوة و الاعتقاد فلم يرضوا بالله ربا ولا بالاسلام ديناً ولا بمحمد ﷺ نبياً و تجرأوا على الله سبحانه و تعالى بكلام ساقط سخيف لا يقدر المرء ان ينطق به لولا الحاجة الى بيان ما هم عليه من كفر و ضلال تكاد السموات يتفطرن منه و تنشق الارض و تخر الجبال هذا..... فزعموا ان الله يصوم و يصلى و ينام و يصحو و يكتب..... و يوقع و يصيب و يخطى و يجامع و يولد. تعالى الله عما يقول الجاحدون الظالمون علواً كبيراً.

ومثل قول زعيمهم: انا رايت فى الكشف بانى قدمت اوراقا كثيرة الى الله تعالى ليوقع عليها و يصدق الطلبات التى اقترحتها فرايت ان الله وقع على الاوراق بحبر احمر و كان عندى وقت الكشف رجل من مريدى يقال له عبد الله ثم نفى الرب القلم و سقطت من قطرات الحبر الاحمر على اثوابى و اثواب مريدى عبد الله ولما انتهى الكشف رايت بالفعل ان اثوابى و اثواب عبد الله لطخت بهذه الحمرة مع انه لم يكن عندنا شئ من اللون الاحمر.

ويقول بعضهم: ان المسيح الموعود (اى الغلام) بين مرة حالة فقال: انه رأى نفسه كان امرأة وان الله اظهر فيه قوته الرجولية.

كما اتفقوا مقام الرسالة فيدعى زعيمهم: ان معجزاته تفوق معجزات سيد الاولين والاخرين صاحب المقام المحمود و الحوض المورود و الشفاعة العظمى و ينكرون ختم الرسالة و يكذبون القرآن و يتاولونه بتأويلات باطلة فاسدة. فيجب على جميع المسلمين وخاصة العلماء و الحكام مجاهدة هذه الفرقة الضالة بالحجة و البيان و السيف و السنان حتى تهتك استارهم و تفضح احوالهم و ينكشف للناس فساد معتقداتهم لانهم باعوا ضمائرهم و حاربوا الاسلام و ايدوا المستعمرين و اظهروا لهم الطاعة و الولاء و الاخلاص و المودة. وقد الف العلماء الكثير من الكتب فى الرد على مذهبهم و بيان كفرهم و فساد معتقداتهم. وبالجملة فمجرد تصور مذهبهم وما يدعون اليه كاف فى الرد عليهم وان القوم فى ضلال مبين. واعتقد ان كفرهم لا يشك فيه مسلم سبر حالهم و عرف مذهبهم. والله اعلم.

املاه الفقير الى الله عز شانه. عبد الله بن محمد بن حميد

الرئيس العام للاشراف الدينى على المسجد الحرام

و كتبه من املائه صالح بن عبدالعزيز الغصن. وصلى الله على محمد و آله و صحبه وسلم.

فتوى علمائى حرمين بتوفيق الله سبحانه و هو الملهم للصواب

الجواب

ان هذا الرجل الذى ادعى هذه الدعاوى هى بينات مكشوفة على كفره البواح لا يشك فى كفره مؤمن عاقل و كيف بعالم فضلا عن محقق و ذلك لوجوه واضحة فى الشريعة المحمدية:

اما اولاً: فعقيدة ختم النبوة وان سيدنا محمداً ﷺ خاتم النبيين و انه لانبى بعده عقيدة مقطوعة فى الاسلام اصبح على هذه العقيدة مدار دين الاسلام فهى عقيدة اساسية من ضروريات الدين فانكارها كفر والتاويل فيها كفر كما حقق المسئلة الكلامية هذه الامام حجة الاسلام الغزالي فى كتابه: (فيصل التفرقة بين الاسلام والزندقة) وهو اول من افرد هذه المسالة بتأليف مستقل وآخر من حقق هذه المسالة بما لا مزيد عليه امام العصر مولانا محمد انور شاه الكشميرى فى كتابه: (اكفار الملحدين فى ضروريات الدين) واستوفى فيه غرر النقول من اقدم العصور الى عهده. فالعقيدة قطعية واضحة ثابتة بالكتاب الكريم بدلالة قطعية ثم بالاحاديث المتواترة المقطوعة ثم باجماع الامة المحمدية قديمها وحديثها فى كل عصر وزمان فهى كلمة اتفاق واجماع لم يتخلف عنها احد من المسلمين.

واما ثانياً: فتاريخ الاسلام شاهد صدق على ان كل من تنبأ بعد نبينا ﷺ قاتلوه و قتلوه فاول من تنبأ مسيلمة الكذاب نبى اليمامة ثم الاسود العنسى نبى اليمن وهكذا كل من ظهر مدعى للنبوة قتل بكفره الصريح.

واما ثالثاً: فهذا المتنبى، المدعى الكاذب لم يترك مما يكفر الا واتى به. فالسيد المسيح عيسى بن مريم عليه السلام بنص القرآن الكريم نبى معصوم وقد اهانه بما تفتت القلوب والاكباد فهذا كفر. ثم انه رفع الى السماء و ينزل حيا من السماء على ماتواترت به الاحاديث النبوية الكريمة فالقول بموته وانه لا ينزل ابدا كفر. ثم ادعاء ان الدولة البريطانية وظل الله فى الارض كفر ثم نصرها و تأييدها كفر ثم ادعاء نسخ الجهاد كفر ثم اهانة مكة المكرمة وفيها الكعبة الالهية والقبلة الربانية واهانة المدينة وفيها حضرة سيدنا الرسول محمد ﷺ مدفون كفر، وما الى ذلك من الوجوه المذكورة كلها واضحة صريحة ادناها يكفى للحكم بانه كافر مرتد مباح الدم لو لم يكن فى عهد الحكومة البريطانية لما تخلفت حكومة اسلامية عن قتله. ولا شك ان اذنا به من القاديانية واللاهورية كلها كافرون. اما القائلون بكونه نبيا ظاهراً. واما القائلون بكونه مجدداً ايضا لا شك فى كفرهم حيث انه كافر مرتد ليس بمؤمن. فالقول بكون الكافر مجدداً كفر فضلاً عن ان هؤلاء يفضلونه على كل نبى غير نبينا ﷺ فهذا ايضا كفر صريح فلا يتجهم

القول بالتجديد عن كفرهم. و بالجملة هذه الطائفة الملعونة كافرة مثيل البابية والبهائية الفرقتين اللتين ظهرتتا بايران. ومن جملة وجوه كفره انه يتلقف آيات القرآن وكلماته و يطبقها على نفسه ومنها انه يفضل معجزاته على معجزات نبينا ﷺ و حاشا لمثله ان يكون له معجزات الا ان يكون معجزات كفره وارتداده والحادة وزيفه وضلاله و تسويلات شيطانه ونفسه ومنها تكفيره كل من لم يؤمن بنبوته وانه جهنمي و منها قوله بان المهدي عليه السلام سفاك الدماء وان المسيح عليه السلام سفاك الدماء كله كفر وما الى ذلك من وجوه الكفر التي لو كان في رجل شئ منها لكان كافرا فكيف بمن جمع من كفره طامات و طامات. وبالجملة فالقول بكفر هذا المدعى حكم شرعى و كذا القول بكفر اتباعه واذنابه نسال الله سبحانه السلامة من كل كفر والحاد وزيف و ضلال و نساله التوفيق لكل هداية وارشاد وسداد و نرجو من علماء الاسلام فى اقطار الارض مشارقتها ومغاربها ان ينهوا الامة الاسلامية عن كيد هذه الفئة الملعونة ونحذر الحكومات الاسلامية والعربية والافريقية عن مكائد هذه الطائفة وعن تدخل افرادهم فى البلاد باسماء مختلفة وصيغ شتى باسم خدمة الاسلام. والله سبحانه ولى التوفيق والنعمة وبيده التسديد والمنة وهو حسبنا ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم.

وانا العبد المفتقر الى رحمة الله. خادم العلم الشريف بمكة المكرمة بالمسجد الحرام

حسن محمد المشاط

توقيعات علماء الحرمين

محمد بن علوى المالكي خادم العلم الشريف بالبلد الحرام

قارى عبدالقادر مدرس تحفيظ القرآن الكريم

قارى عباس مدرس تحفيظ القرآن الكريم

محمود نذير الطرازى خادم العلم الشريف بالمسجد النبوى اسماعيل عثمان زين المدرس

بالمسجد الحرام والمدرسة الصولتية

عبدالله سعيد اللحجي المدرس

بالمدرسة الصولتية والمسجد الحرام

محمد على الصابونى

المدرس بجامعة الملك عبدالعزيز كلية الشريعة والدراسات الاسلامية

محمد امين المصرى مدرس كلية الشريعة بمكة المكرمة

محمد نور بن سيف بن هلال المدرس بالمسجد الحرام

ابراهيم داؤد قطانى المدرس بالمسجد الحرام المكي

محمد خير الباكستاني المدرس بالمسجد الحرام المكي

طه بن عبد الواسع البركاتى مراقب التدريس بالمسجد الحرام

و فتوى أخرى

ذلك حق صريح و كفر القاديانية لا خلاف فيه بين المسلمين فليحذرهم كل مسلم وقد
افتيت بذلك مرارا. كتبه حسنين محمد مخلوف. مفتي الديار المصرية السابق و عضو جماعة
كبار العلماء بالازهر و عضو المجلس التأسيسي للرابطة.

اعتقد ان هذا القادياني يهودى لقيط جاسوس انجليزى حقير لاحظ له في الدين فعلية لعنة الله
و ملائكته و رسله و الناس اجمعين و كل من يعتقد اسلامه بعد هذا الذى صرح به كتبه فضلا عن من
اعتقد نبوته و هو كافر مرتد حلال الدم.

قال هذا بلسانه و كتبه و بقلمه من وجد الان فى مهمة اسلامية فى ثلاثة عشر دولة من
دول الشرق الاقصى:

الاستاذ بالجامعات السعودية بمكة المكرمة والمدينة المنورة والظهران والمدرس
للتفسير والحديث فى الحرمين الشريفين كراتشى ١٩ جمادى الثانية ١٣٩٣ هـ.
توقيع حضرة قاضى القضاة شمال نايجيريا و عضو رابطة العالم الاسلامى
الشيخ ابوبكر محمود جومى.

توقيع الشيخ احمد عمر بالعيد المدرس بالمسجد الحرام
محمد امين كتبه عفا الله عنه المدرس بالمسجد الحرام

فتوى علمائى شام

بكفر الفرقة الضالة المضلة المسماة بالقاديانية

نحن علماء المسلمين بحلب اطلعنا فيما نشرته الفرقة الضالة المضلة المسماة
بالقاديانية فى كتبها و فيما نشرته المجلات الاسلامية عنها، و عن عقائدها و عن زعيمها الخامر و
حامل لوائها المنكوس (المرزا غلام احمد) و دعواه انه المهدي المنتظر، ثم انه عيسى، ثم انه نبي
مشرع اطلعنا فى هذا كله على كفر هذا الرجل، و ضلال ما جاء به.

وقد ظهر ان غرضه من ذلك تضليل المسلمين عن دينهم، و خدمة الاستعمار البغيض
فى البلاد الاسلامية، صانها الله تعالى.

من اجل هذا نفتى المسلمين فى بقاع الارض بكفر هذا المدعى الكاذب، و كفر من
يعتقد بشئ مما جاء به و يخالف الاسلام الحنيف، و كفر من يتبعه و يروج دعوته الضالة. و ننصح
المسلمين فى بقاع الارض ان يلتفتوا حول علماء هم العاملين، الاتقياء الناصحين ليعتصموا بكتاب
ربهم عز وجل، و سنة نبيهم ﷺ و ليسلموا من النزعات و النزغات الضالة المضلة، و الاهواء المفرقة.

ونسأل الله تعالى للمسلمين هدى و رحمة و سلامة مصير فى ٢٣ من جمادى الاولى

توقيعات

اسم الموقع وصفه
 محمد ابو الفتح البيانوني مدرس في كلية الشريعة
 ظاهر خير الله خطيب جامع الروضة
 احمد القلاش خطيب جامع الميداني
 عبد الله خيرات مفتي جبل سمحان
 احمد عز الدين البيانوني خطيب جامع العثمانية
 محمد السلقيني مدرس في محافظه حلب
 عبد الله علوان مدرس العلوم الشرعية في الثانويات
 دكتور نور الدين استاذ التفسير والحديث في كلية الشريعة
 محمد عوانة مدرس في التعليم الشرعي
 الشيخ عبد المجيد المدرس في التعليم الشرعي
 الشيخ عبدالقادر علي مدرس و خطيب و امام جامع الصادلية
 محمد الحجار مدرس و خطيب و امام جامع الزكي
 زهير الناصر مدرس في جمعية التعليم الشرعي
 عبد المجيد معاذ مدرس في جمعية التعليم
 حامد غريب امام جامع المرعش و خطيب جامع
 محمد عبد المحسن حداد مدرس الوعظ في حلب
 محمد ناجي ابو صالح مدرس في الجامع الاموي الكبير
 محمد اديب خسون مدرس و امام و خطيب

(٤)

فتوى علمائي شام

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على خاتم الانبياء والمرسلين محمد نبي الرحمة الذي انزل الله عليه القرآن العظيم و بعد فقد و صلنا صورة من الاستفتاء الموجه لعلماء المسلمين في بلاد الاسلام من جمهرة من الاخوة المسلمين في باكستان حول القاديانية و معتقداتها الباطلة.

وقد نظرنا فيما نسب الى هذه الفرقة من معتقدات باطلة و افكار شاذة زائغة، و قرأنا كثيرا مما كتب عنها، و بعد النظر فيها و محاكمتها وفق اصول العقيدة الاسلامية التي هي معلومة من الدين بالضرورة اصدرنا الفتوى التالية:

كل من اعتقد ان النبوة لم تختتم بمحمد ﷺ وان جهاد الكفار منسوخ و ان المسيح قتل و صلب. وان احدا يملك حق التشريع على الله بعد خاتم النبيين و المرسلين او يملك نسخ احكام الاسلام و تبديلها فقد اعتقد عقائد تخالف عناصر اساسية من عناصر اركان الايمان المعلومة من الدين بالضرورة، وهو بذلك يخرج عن دائرة الملة الاسلامية التي كلف الله الناس جميعا بالايمان بها، و جعل من يحجدها او ينكر شيئا من اصولها المعلومة من الدين بالضرورة كافرا. والله نسأل ان يسلمنا من الزيغ والضلالة، و يرزقنا اتباعه، والباطل باطلا و يرزقنا اجتنابه، وان يهدي المفتونين بالباطل الى صراط الله المستقيم والاستمسك بدين الله الحق عقيدة و عملاء، و صلى الله وسلم على خاتم انبيائه ورسله محمد و على آله و صحبه و من تبعهم باحسان الى يوم الدين.

دمشق في غرة رجب سنة ١٣٩٣ هجرية

اقر هذه الفتوى عدد من علماء الشام

في مجلس الشيخ منهم شيخ القراء الشيخ حسين خطاب حسن حنكة الميداني عنه بالامر منه ولده عبدالرحمن



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ

(اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے)

از

حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

7 ستمبر 1974ء کو اس وقت کی حکومت نے قادیانیوں کے خلاف علماء اور عوام کے دباؤ سے مجبور ہو کر فیصلہ کیا۔ اس زمانہ میں محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری قدس اللہ سرہ العزیز نے ایک استفتا مرتب فرمایا تھا اور اس کا جواب ارباب فتویٰ سے طلب فرمایا۔ اس سلسلہ میں یہ جواب تحریر کیا گیا تھا۔ حضرت مولانا کی کوششیں بار آور ہوئیں۔ لیکن..... قادیانی ابھی تک خود کو اقلیت تسلیم نہیں کرتے۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ان کی ریشہ دو انیاں برابر جاری ہیں۔ کئی ایک علمائے کرام کو اغوا کیا گیا۔ جن کا حال ابھی تک معلوم نہیں۔ ساہیوال میں دو مسلمانوں کو شہید کیا گیا۔ سکھر میں دوران نماز ”منزل گاہ کی مسجد“ پر بم سے حملہ کیا گیا۔ جس سے بہت سے مسلمان شدید زخمی ہوئے اور دو مسلمان شہید ہوئے۔ لیکن آج اس کا علاج یہی ہے کہ قادیانیوں کو کافر حربی سمجھ کر ان سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ حضرت بنوری قدس اللہ سرہ العزیز نے اس جواب کو پسند فرمایا تھا۔ مولانا کے تبرکات میں اس کو فی الجملہ سمجھا جاسکتا ہے۔ اس لئے لائق مطالعہ ہے۔ (مرتب)

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین و فہم اللہ للہو اب حسب ذیل مسئلہ میں کوئی شخص یا جماعت کسی مدعی نبوت کا ذبہ پر ایمان لانے کی وجہ سے جو باتفاق امت دائرہ اسلام سے خارج ہو اور ان کا کفر یقینی اور شک و شبہ سے بالاتر ہو۔ اس کے علاوہ ان میں حسب ذیل وجوہ بھی موجود ہوں۔

۱..... وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہوں اور تمام عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف ریشہ دو انیوں میں مصروف ہوں۔

۲..... مسلمانوں کو جانی و مالی ہر طرح کی ایذا پہنچانے میں تا مقدور کوتاہی نہ کرتے ہوں۔

۳..... ان کی مادی قوت اور مالی وسائل میں روز افزوں ترقی کا تمام تر انحصار مسلمانوں کے استحصال پر ہو۔ اور وہ سیاسی و اقتصادی وسائل پر قابض ہونے کی کوششیں کر رہے ہوں۔

۴..... ان کی سیاسی و عسکری تنظیمیں موجود ہوں۔ اور ان کی زیر زمین سرگرمیاں تمام ملت اسلامیہ کے لئے بین الاقوامی سطح پر عظیم خطرہ ہوں۔

۵..... دشمن اسلام بیرونی طاقتوں، یہودی اور مسیحی حکومتوں اور ہندوستان کی اسلام دشمن قوت سے ان کے قوی روابط ہوں۔ الغرض مسلمانوں کے لئے دینی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی اعتبار سے ان کا طرز عمل سنگین خطرات کا باعث ہو۔ بلکہ ان کی وجہ سے ایک اسلامی مملکت کو بغاوت و انقلاب کے خطرات تک لاحق ہوں۔

۶..... حکومت یا حکومت کی سطح پر یہ توقع نہ ہو کہ اس فتنہ سے ملک و ملت کو بچانے کی کوئی تدبیر کی جائے گی اور یہ امید نہ ہو کہ جس شرعی سزا کے وہ مستحق ہیں۔ وہ ان پر جاری ہو سکے گی۔ اندریں حالات بے بس مسلمانوں کو اس فتنہ کی روک تھام کیلئے کیا کرنا چاہئے؟ اس سلسلہ میں شرعی طور پر ان پر کیا فریضہ عائد ہوتا ہے؟ کیا ان حالات میں اس جماعت یا فرد کی بڑھتی ہوئی جارحیت پر قدغن لگانے کے لئے حسب ذیل امور کے جواز یا وجوب کی شرعاً کوئی صورت ہے کہ:

الف..... امت اسلامیہ اس فرد یا جماعت کے ساتھ برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔

ب..... ان سے سلام و کلام، میل و جول، نشست و برخاست، شادی و غمی میں شرکت نہ کی جائے۔ بلکہ معاشرتی سطح پر ان سے مکمل طور پر قطع تعلق کر لیا جائے۔

ج..... ان سے تجارت، لین دین اور خرید و فروخت کی جائے یا نہیں؟

د..... ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں سے مال خریدا جائے۔ یا ان کا مکمل اقتصادی مقاطعہ (بایکاٹ) کیا جائے۔

ه..... ان کی تعلیم گاہوں، ہسپتالوں، ریسٹورانوں میں جانا جائز ہے یا نہیں؟

ز..... ان سے رواداری برتی جائے یا نہیں؟

ذ..... ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات استعمال کی جائیں یا نہیں؟ غرض ان سے مکمل بایکاٹ یا مقاطعہ کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ کیا تمام مسلمانوں کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ انہیں راہ راست پر لانے کے لئے ان کا بایکاٹ کریں۔ جبکہ اس کے سوا اور کوئی چارہ اصلاح موجود نہ ہو؟

افتونا ماجورین • واللہ سبحانہ یجزل لکم الاجر والثواب •

وهو المسئول الملهم للحق والثواب!

المستفتی!

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کراچی

الجواب واللہ الہادی للصواب!

بلاشبہ قرآن کریم کی وحی قطعی جناب رسول اللہ ﷺ کی احادیث متواترہ قطعہ۔ اور امت محمدیہ کے قطعی اجماع سے ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اس لئے حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا مدعی کافر اور دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے اور جو شخص اس مدعی نبوت کی تصدیق کرے اور اسے مقتداء و پیشوا مانے وہ بھی کافر اور مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کفر اور ارتداد کے ساتھ اگر اس میں وجوہ مذکور فی السوال میں سے ایک وجہ بھی موجود ہو تو قرآن کریم اور احادیث نبویہ ﷺ اور فقہ اسلامی کے مطابق وہ اسلامی اخوت اور اسلامی ہمدردی کا ہرگز مستحق نہیں۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کے ساتھ سلام و کلام، نشست و برخاست اور لین دین وغیرہ تمام تعلقات ختم کر دیں۔ کوئی ایسا تعلق یا رابطہ اس سے قائم کرنا جس سے اس کی عزت و احترام کا پہلو نکلتا ہو۔ یا اس کو قوت و آسائش حاصل ہوتی ہو جائز نہیں۔ کفار و محاربین اور اعداء اسلام سے ترک موالات کے بارے میں قرآن حکیم کی بے شمار آیات موجود ہیں۔ اسی طرح احادیث نبویہ اور فقہ میں اس کی تفصیلات موجود ہیں۔

یہ واضح رہے کہ کفار و محاربین جو مسلمانوں سے برسر پیکار ہوں۔ انہیں ایذا پہنچاتے ہوں۔ اسلامی اصلاحات کو مسخ کر کے اسلام کا مذاق اڑاتے ہوں اور مارا آستین بن کر مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو منتشر کرنے کے درپے ہوں۔ اسلام ان کے ساتھ سخت سے سخت معاملہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ رواداری کی ان کافروں سے اجازت دی گئی ہے جو محارب اور موذی نہ ہوں۔ ورنہ کفار و محاربین سے سخت معاملہ کرنے کا حکم ہے۔ علاوہ ازیں بسا اوقات اگر مسلمانوں سے کوئی قابل نفرت گناہ سرزد ہو جائے تو بطور تعزیر و تادیب ان کے ساتھ ترک تعلق اور سلام و کلام و نشست و برخاست ترک کرنے کا حکم شریعت مطہرہ اور سنت نبوی میں موجود ہے۔ چہ جائیکہ کفار و محاربین کے ساتھ۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو اسلامی حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان فتنہ پرداز مرتدین پر ”من بدل دینہ فاقتلوه“ کی شرعی تعزیر نافذ کر کے اس فتنہ کا قلع قمع کرے اور اسلام اور ملت اسلامیہ کو اس فتنہ کی یورش سے بچائے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ اور خلفاء راشدین نے فتنہ پرداز موذیوں اور مرتدوں سے جو سلوک کیا وہ کسی سے مخفی نہیں اور بعد کے خلفاء اور سلاطین اسلام نے بھی کبھی اس فریضہ سے غفلت اور تساہل پسندی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ لیکن اگر مسلمان حکومت اس قسم کے لوگوں کو سزا دینے میں کوتاہی کرے یا اس سے توقع نہ ہو تو خود مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ تاکہ وہ بحیثیت جماعت اس قسم کی سزا کا فیصلہ کریں جو اس کے دائرہ اختیار میں ہو۔ الغرض ارتداد، محاربت، بغاوت، شرارت، نفاق، ایذا، مسلمانوں کے ساتھ سازش، یہود و نصاریٰ و ہنود کے ساتھ ساز باز، ان سب وجوہ کے جمع ہو جانے ہے بلاشبہ مذکورہ فی السوال فرد یا جماعت کے ساتھ مقاطعہ یا بایکات نہ صرف جائز ہے۔ بلکہ واجب ہے۔ اگر مسلمانوں کی جماعت بہمیت اجتماعی اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مقاطعہ یا بایکات جیسے ہلکے سے اقدام سے بھی کوتاہی کرے گی تو

وہ عند اللہ مستجاب ہوتی۔

یہ مقاطعہ یا بائیکاٹ ظلم نہیں بلکہ اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان کی محاربت اور ایذا رسانی سے محفوظ کیا جائے۔ اور ان کی اجتماعیت کو ارتداد و نفاق کے دستبرد سے بچایا جائے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ خود ان محاربین کے لئے بھی اس میں یہ حکمت مضمر ہے کہ وہ اس سزا یا تادیب سے متاثر ہو کر اصلاح پذیر ہوں اور کفر و نفاق کو چھوڑ کر ایمان و اسلام قبول کریں۔ اس طرح آخرت کے عذاب اور ابدی جہنم سے ان کو نجات مل جائے۔ ورنہ اگر مسلمانوں کی بھیت اجتماعیہ ان کے خلاف کوئی تادیبی اقدام نہ کرے تو وہ اپنی موجودہ حالت کو مستحسن سمجھ کر اس پر مصر رہیں گے۔ اور اس طرح ابدی عذاب کے مستحق ہوں گے۔

رسول اکرم ﷺ نے مدینہ پہنچ کر ابتداء یہی طریقہ اختیار فرمایا تھا کہ کفار مکہ کے قافلوں پر حملہ کر کے ان کے اموال پر قبضہ کیا جائے۔ تاکہ مال اور ثروت سے ان کو جو طاقت اور شوکت حاصل ہے وہ ختم ہو جائے۔ جس کے بل بوتے پر وہ مسلمانوں کو ایذا پہنچاتے ہیں اور مقابلہ کرتے ہیں اور مختلف سازشیں کرتے ہیں۔ قتل نفس اور جہاد بالسیف کے حکم سے پہلے مقاطعہ اور دشمنوں کو اقتصادی طور پر مفلوج کرنے کی یہ تدبیر اس لئے اختیار کی گئی تھی۔ تاکہ اس سے ان کی جنگی صلاحیت ختم ہو جائے اور وہ اسلام کے مقابلہ میں آ کر کفر کی موت نہ مریں۔ گویا اس اقدام کا مقصد یہ تھا کہ ان کے اموال پر قبضہ کر کے ان کی جانوں کو بچایا جائے۔ کیونکہ اموال پر قبضہ ان کی جان لینے سے زیادہ بہتر تھا۔

علاوہ ازیں اس تدبیر میں یہ حکمت و مصلحت بھی تھی کہ کفار مکہ کے لئے غور و فکر کا ایک اور موقع فراہم کیا جائے۔ تاکہ وہ ایمان کی نعمت سے سرفراز ہو کر ابدی نعمتوں کے مستحق بن سکیں اور عذاب اخروی سے نجات پا سکیں۔ لیکن جب اس تدبیر سے کفار و مشرکین کے عناد کی اصلاح نہ ہوئی تو ان کے شر و فساد سے زمین کو پاک کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جہاد بالسیف کا حکم بھیج دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے قریش کے تجارتی قافلہ کے بجائے ان کی عسکری تنظیم سے مسلمانوں کا مقابلہ کرا دیا۔ رسول اکرم ﷺ کی ابتدائی تدبیر سے امت مسلمہ کو یہ ہدایت ضرور ملتی ہے کہ خاص قسم کے حالات میں جہاد بالسیف پر عمل نہ ہو سکے تو اس سے اقل درجہ کا اقدام یہ ہے کہ کفار محاربین سے نہ صرف اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے۔ بلکہ ان کے اموال پر قبضہ تک کیا جاسکتا ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ عام مسلمان نہ تو جہاد بالسیف پر قادر ہیں نہ انہیں اموال پر قبضہ کی اجازت ہے۔ اندریں صورت ان کے اختیار میں جو چیز ہے وہ یہ ہے کہ ان موذی کافروں سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر کے ان کو معاشرہ سے جدا کر دیا جائے۔

بدن انسانی کا جو حصہ اس درجہ سرنگل جائے کہ اس کی وجہ سے تمام بدن کو نقصان کا خطرہ لاحق ہو اور جان خطرہ میں ہو تو اس ناسور کو جسم سے پیوستہ رکھنا دانش مندی نہیں۔ بلکہ اسے کاٹ دینا ہی عین مصلحت و حکمت ہے۔ تمام عقلاء اور حکماء و اطباء کا اسی پر عمل و اتفاق ہے اور پھر جب یہ موذی کفار مسلمانوں کا خون چوس چوس کر پل رہے ہوں اور طاقتور بن کر مسلمانوں ہی کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی کوشش کر رہے ہوں تو ان سے خرید و فروخت اور لین دین میں مکمل مقاطعہ کرنا

اسلام اور ملت اسلامیہ کے وجود و بقاء کے لئے ایک ناگزیر ملی فریضہ بن جاتا ہے۔ آج بھی اس متمدن دنیا میں مقاطعہ یا اقتصادی ناکہ بندی کو ایک اہم دفاعی مورچہ سمجھا جاتا ہے اور اس کو سیاسی حربہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر مسلمانوں کے لئے یہ کوئی سیاسی حربہ نہیں، بلکہ اسوہ نبی، سنت رسول اور ایک مقدس مذہبی فریضہ ہے۔ اسلام کی غیرت لمحہ کے لئے یہ برداشت نہیں کرتی کہ اسلام اور ملت اسلامیہ کے دشمنوں سے کسی نوعیت کا کوئی تعلق اور رابطہ باقی رکھا جائے۔

اب ہم آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور فقہاء امت اسلامیہ کے وہ نقول پیش کرتے ہیں جن سے اس مقاطعہ کا حکم واضح ہوتا ہے۔

۱..... ”وَاِذَا سَمِعْتُمْ اٰیَاتِ اللّٰهِ يَكْفِرُ بَهَا وَيَسْتَهْزِءُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ ۚ سُوْرَةُ نِّسَاءِ اٰیَت ۱۳۹“ ترجمہ:..... ”اور جب سنو تم کہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کر دو“

۲..... ”وَاِذَا رَاٰیْتَ الَّذِیْنَ یُخَوِّضُوْنَ فِیْ اٰیَاتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ سُوْرَةُ اَنْعَامِ اٰیَت ۱۸“ ترجمہ:..... ”اور جب تم دیکھو ان لوگوں کو جو مذاق اڑاتے ہیں ہماری آیتوں کا تو ان سے کنارہ کشی اختیار کر لو۔“
اس آیت کے ذیل میں حافظ الحدیث امام ابو بکر الجصاص الرازی لکھتے ہیں کہ:

”وهذا یذل علی ان علینا ترک مجالسة الملحدین وسائر الکفار لاظهارهم الکفر والشک وما لا یجوز علی اللہ تعالیٰ اذا لم یکن انکاره..... الخ“ ترجمہ:..... ”یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ہم (مسلمانوں) پر ضروری ہے کہ ملاحدہ اور سارے کافروں سے ان کے کفر و شرک اور اللہ تعالیٰ پر ناجائز باتیں کہنے کی روک نہ کر سکیں تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کر دیں۔“

۳..... ”یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا الیہود والنصارى اولیاء ۚ سورہ مائدہ آیت ۵۱“ ترجمہ:..... ”اے ایمان والو تم یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ۔“
امام ابو بکر الجصاص لکھتے ہیں کہ:

”وفی هذه الآیة دلالة علی ان الکافر لا یتخذ ولیا للمسلمین لا فی التصرف ولا فی النصرة ۚ وتدل علی وجوب البراءة عن الکفار والعداوة بهم ۚ لان الولاية ضد العداوة فاذا امرنا بمعاداة الیہود والنصارى لکفرهم فغیرهم من الکفار بمنزلتهم والکفر ملۃ واحدة ۚ احکام القرآن ۴/۴۴۲“ ترجمہ:..... ”اس آیت میں اس امر پر دلالت ہے کہ کافر مسلمانوں کا ولی (دوست) نہیں ہو سکتا۔ نہ تو معاملات میں اور نہ امداد و تعاون میں۔ اور اس سے یہ امر بھی واضح ہوتا ہے کہ کافروں سے برات اختیار کرنا اور ان سے عداوت رکھنا واجب ہے۔ کیونکہ ولایت عداوت کی ضد ہے اور جب ہم کو یہود و نصاریٰ سے ان کے کفر کی وجہ سے عداوت رکھنے کا حکم ہے۔ دوسرے کافر بھی انہی کے حکم میں ہیں سارے کافر ایک ہی ملت ہیں۔“

۴..... سورۃ ممتحنہ کا موضوع ہی کفار سے قطع تعلق کی تاکید ہے۔ اس سورۃ میں بہت سختی کے ساتھ کفار کی دوستی اور تعلق سے ممانعت کی گئی ہے۔ اگرچہ رشتہ دار قربت دار ہوں اور فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارے یہ رشتے کام نہیں آئیں گے۔ اور یہ کہ جو لوگ آئندہ کفار سے دوستی اور تعلق رکھیں گے وہ راہ حق سے بھٹکے ہوئے اور ظالم شمار ہوں گے۔

۵..... ”لا تجد قومًا يؤمنون بالله واليوم الآخر يوادون من حاد الله ورسوله ولو كانوا آباءهم أو أبناءهم أو إخوانهم أو عشيرتهم ۱۰ سورۃ مجادلہ آیت ۲۲“ ترجمہ:..... ”تم نہ پاؤ گے کسی قوم کو جو یقین رکھتے ہوں۔ اللہ پر اور آخرت پر کہ دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے۔ خواہ ان کے باپ ہوں، بیٹے ہوں، بھائی ہوں یا خاندان والے ہوں۔“

آگے چل کر اس آیت کریمہ میں ان مسلمانوں کو جو باوجود قربت داری کے محارب کافروں سے دوستانہ تعلقات ختم کر دیتے ہیں۔ سچا مومن کہا گیا ہے۔ انہیں جنت اور رضوان الہی کی بشارت سنادی گئی ہے اور ان کو ”حزب اللہ“ کے لقب سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔ جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ خدا اور رسول ﷺ کے دشمنوں سے دوستی رکھنا کسی مومن کا کام نہیں ہو سکتا۔

بطور مثال ان چند آیات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ورنہ بے شمار آیات کریمہ اس مضمون کی موجود ہیں۔ اب چند احادیث نبویہ ﷺ ملاحظہ ہوں:

۱..... جامع ترمذی کی ایک حدیث میں سرہ بن جندب سے مروی ہے کہ حکم دیا گیا ہے کہ: ”مشرکوں اور کافروں کے ساتھ ایک جگہ سکونت بھی اختیار نہ کریں۔ ورنہ مسلمان بھی کافروں جیسے ہوں گے۔“ (باب فی کراہیۃ المقام بین اظہر المشرکین ج ۱ ص ۱۹۳)

۲..... نیز ترمذی کی ایک حدیث میں جو جریر بن عبداللہ الجبلیؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”انا وبری من کل مسلم یقیم بین اظہر المشرکین“ ترجمہ:..... ”یعنی آپ ﷺ نے اظہار برات فرمایا ہر اس مسلمان سے جو محارب کافروں میں سکونت پذیر ہو۔“ (حوالہ مذکور بالا)

۳..... صحیح بخاری کی ایک حدیث میں قبیلہ عکل اور عرنیہ کے آٹھ نواشخاص کا ذکر ہے جو مرتد ہو گئے تھے۔ ان کے گرفتار ہونے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور ان کی آنکھوں میں گرم کر کے لوہے کی کیلیں پھیر دی جائیں اور ان کو مدینہ طیبہ کے کالے کالے پتھروں پر ڈال دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ یہ لوگ پانی مانگتے تھے۔ لیکن پانی نہیں دیا جاتا تھا۔ صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ ہیں: ”یستسقون فلا یسقون“ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: ”حتی ان احدہم یکدم بفیہ الارض“ ترجمہ:..... ”وہ پیاس کے مارے زمین چاٹتے تھے۔ مگر انہیں پانی دینے کی اجازت نہ تھی۔“

امام نوویؒ اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ: ”ان المحارب المرتد لحرمة له في سقى الماء ولا غيره . ويدل عليه ان من ليس معه ماء الا للطهارة ليس له ان يسقيه المرتد و يتيم بل يستعمله ولومات المرتد عطشا . فتح الباری ۱/ ۳۹۳“ ترجمہ: ”اس سے یہ معلوم ہوا کہ محارب مرتد کا پانی وغیرہ پلانے میں کوئی احترام نہیں۔ چنانچہ جس شخص کے پاس صرف وضو کے لئے پانی ہو تو اس کو اجازت نہیں ہے کہ پانی مرتد کو پلا کر تیمم کرے۔ بلکہ اس کے لئے حکم ہے کہ پانی مرتد کو نہ پلائے۔ اگرچہ وہ پیاس سے مر جائے۔ بلکہ وضو کر کے نماز پڑھے۔“

۴..... غزوہ تبوک میں تین کبار صحابہ، کعب بن مالکؓ، ہلال بن امیہؓ، واقفی بدری اور مرارہ بن ربیعؓ، بدری عمریؓ کو غزوہ میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے سخت سزا دی گئی۔ آسمانی فیصلہ ہوا کہ ان تینوں سے تعلقات ختم کر لئے جائیں۔ ان سے مکمل مقاطعہ کیا جائے۔ کوئی شخص ان سے سلام وکلام نہ کرے۔ حتیٰ کہ ان کی بیویوں کو بھی حکم دیا گیا کہ وہ بھی ان سے علیحدہ ہو جائیں اور ان کے لئے کھانا بھی نہ پکائیں۔ یہ حضرات روتے روتے مڑھال ہو گئے اور حق تعالیٰ کی وسیع زمین ان پر تنگ ہو گئی۔ وحی قرآنی کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

”وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَا مَلْجَاءَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ . سُوْرَةُ تَوْبَةِ آیت ۱۱۸“ ترجمہ: ”اور ان تینوں پر بھی (توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا۔ یہاں تک زمین ان پر باوجود اپنی فراخی کے تنگ ہو گئی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ آ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔ بجز اسی کی طرف۔“

پورے پچاس دن تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ توبہ قبول فرمائی اور معافی ہو گئی۔ قاضی ابوبکر بن العربی لکھتے ہیں کہ:

”وفيه دليل على ان للامام ان يعاقب المذنب بتحريم كلامه على الناس ادباً له وعلى تحريم اهله عليه . احكام القرآن لا بن العربي ۳/ ۱۱۴“ ترجمہ: ”اس قصہ میں اس امر کی دلیل ہے کہ امام کو حق حاصل ہے کہ کسی گنہگار کی تادیب کے لئے لوگوں کو اس سے بول چال کی ممانعت کر دے۔ اور اس کی بیوی کو بھی اس کے لئے ممنوع ٹھہرا دے۔“

حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ:

”وفيه ترك السلام على من اذنب وجواز هجره اكثر من ثلاث .“ ترجمہ: ”اس سے ثابت ہوا کہ گنہگار کو سلام نہ کیا جائے اور یہ کہ اس سے قطع تعلق تین روز سے زیادہ بھی جائز ہے۔“

بہر حال کعب بن مالک اور ان کے رفقاء کا یہ واقعہ قرآن کریم کی سورۃ توبہ میں مذکور ہے اور اس کی تفصیل صحیح بخاری، صحیح مسلم اور تمام صحاح ستہ میں موجود ہے۔

امام ابوداؤد نے اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں کتاب السنۃ کے عنوان کے تحت متعدد ابواب قائم کئے ہیں۔
الف..... باب مجانبة اهل الاهواء وبغضهم! اهل اهواء باطل پرستوں سے کنارہ کشی کرنے اور بغض رکھنے کا بیان۔

ب..... باب ترك السلام على اهل الاهواء! (اهل اهواء سے ترک سلام وکلام کا بیان)
سنن ابی داؤد میں حدیث ہے کہ عمار بن یاسر نے ”خلق“ (زعفران) لگایا تھا۔ آپ ﷺ نے ان کو سلام کا جواب نہیں دیا۔ غور فرمائیے کہ معمولی خلاف سنت بات پر جب یہ سزا دی گئی تو ایک مرتد موزی اور کافر محارب سے بات چیت سلام وکلام اور لین دین کی اجازت کب ہو سکتی ہے؟

امام خطابی ”معالم السنن ج ۴ ص ۲۹۶“ میں حدیث کعب کے سلسلے میں تصریح فرماتے ہیں کہ: ”مسلمانوں کے ساتھ بھی ترک تعلق اگر دین کی وجہ سے ہو تو بلا قید ایام کیا جاسکتا ہے۔ جب تک توبہ نہ کریں۔“

۵..... مسند احمد و سنن ابی داؤد میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”القدرية مجوس هذه الامة، ان مرضوا فلا تعودوهم، وان ماتوا فلا تشهدوهم“ ترجمہ:..... ”تقدیر کا انکار کرنے والے اس امت کے مجوسی ہیں۔ اگر بیمار ہوں تو عیادت نہ کرو اور اگر مر جائیں تو جنازہ پر نہ جاؤ۔“

۶..... ایک اور حدیث میں ہے کہ: ”لا تجالسوا اهل القدر ولا تفاتحوهم“ ترجمہ:..... ”منکرین تقدیر کے ساتھ نہ نشست و برخاست رکھو اور نہ ان سے گفتگو کرو۔“

بہر حال یہ تو حضرت نبی کریم ﷺ کے ارشادات ہیں۔ عہد نبوت کے بعد عہد خلافت راشدہ میں بھی اسی طرز عمل کا ثبوت ملتا ہے۔ مانعین زکوٰۃ کے ساتھ صدیق اکبر کا اعلان جہاد کرنا بخاری و مسلم میں موجود ہے۔ مسیلہ کذاب، اسود غسی، طلحہ اسدی اور ان کے پیروؤں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا۔ اس سے حدیث و سیر کا معمولی طالب علم بھی واقف ہے۔ عہد فاروقی میں ایک شخص صبیح عراقی قرآن کریم کی آیات کے ایسے معانی بیان کرنے لگا جن میں ہوا نفس کو دخل تھا۔ اور ان سے مسلمانوں کے عقائد میں تشکیک کا راستہ کھلتا تھا۔ یہ شخص فوج میں تھا جب عراق سے مصر گیا اور حضرت عمرو بن ماصؓ گورنر مصر کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے اس کو حضرت عمر فاروقؓ کے پاس مدینہ بھیجا اور صورت حال لکھی۔ حضرت عمرؓ نے اس کا موقف سنا نہ دلائل۔ اس سے بحث و مباحثہ میں وقت ضائع کئے بغیر اس کا ”علاج بالجریذ“ ضروری سمجھا۔ فوراً کھجور کی تازہ ترین شاخیں منگوائیں اور اپنے ہاتھ سے اس کے سر پر بے تحاشہ مارنے لگے اتنا مارا کہ خون بہنے لگا۔ وہ چیخ اٹھا کہ: ”اے امیر المومنین آپ مجھے قتل ہی کرنا چاہتے ہیں تو مہربانی کیجئے۔ تلوار لے کر میرا قصہ پاک کر دیجئے اور اگر صرف میرے دماغ کا خناس نکالنا مقصود ہے تو آپ کو اطمینان دلانا ہوں کہ اب وہ بھوت نکل چکا ہے۔“ اس پر حضرت عمرؓ نے اسے چھوڑ دیا اور چند دن مدینہ رکھ کر واپس عراق بھیج دیا اور حضرت ابو موسیٰ اشعرؓ کو لکھا کہ:

”ان لا یجالسه احد من المسلمین“ ترجمہ:..... ”کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے۔“

اس مقاطعہ سے اس شخص پر عرصہ حیات تک ہو گیا تو حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے حضرت عمرؓ کو لکھا کہ اس کی حالت ٹھیک ہو گئی ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اس کے پاس بیٹھنے کی اجازت دی۔

۷..... سنن کبریٰ الہیتمی ج ۹ ص ۸۵ میں حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ: ”امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اغور ماء آبار بدر“ ترجمہ: ”جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ بدر کے کنوؤں کا پانی خشک کر دوں۔“

اور ایک روایت میں ہے کہ: ”ان یغور المیاء کلھا غیر ماء واحد تلقی القوم علیہ“ ترجمہ: ”سوائے ایک کنوئیں کے جو بوقت جنگ ہمارے کام آئے گا باقی سب کنوئیں خشک کر دیئے جائیں۔“

۸..... صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۲۳ میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس چند بدین زندیق لائے گئے تو آپ نے انہیں آگ میں جلا دیا۔ حضرت ابن عباسؓ کو اس کی اطلاع پہنچی تو فرمایا: ”اگر میں ہوتا تو انہیں جلاتا نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی سزا امت دو۔ بلکہ میں انہیں قتل کرتا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

”من بدل دینہ فاقتلوه“ ترجمہ: ”جو شخص مرتد ہو جائے اسے قتل کر دو۔“

۹..... صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۲۳ میں مصعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ: ”رات کی تاریکی میں مشرکین پر حملہ ہوتا ہے تو عورتیں اور بچے بھی زد میں آ جاتے ہیں فرمایا وہ بھی انہی میں شامل ہیں۔“

اب فقہ کی چند تصریحات ملاحظہ ہوں:

۱..... علامہ درویر مالکی شرح کبیر میں باغیوں کے احکام میں لکھتے ہیں کہ:

”وقطع الميرة والماء عنهم الا ان يكون فيهم نسوة و زراى ۲۹۹۴“ ترجمہ: ”ان کا کھانا پانی بند کر دیا جائے۔ الا یہ کہ ان میں عورتیں اور بچے ہوں۔“

۲..... کوئی قاتل اگر حرم مکہ میں پناہ گزین ہو جائے۔ اس سلسلہ میں ابو بکر الجصاص لکھتے ہیں کہ:

”قال أبو حنيفة وأبيوسف ومحمد وزفر والحسن بن زياد . اذا قتل فى غير الحرم ثم دخل الحرم لم يقتص منه مادام فيه ولكنه لا يبايع ولا يواكل الى ان يخرج من الحرم . احكام القرآن ۲۱۰۲“ ترجمہ: ”امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد، زفر اور حسن بن زیاد کا قول ہے کہ جب کوئی حرم سے باہر قتل کر کے حرم میں داخل ہو تو جب تک حرم میں ہے اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ مگر نہ اس کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی جائے۔ نہ اس کو کھانا دیا جائے۔ یہاں تک کہ وہ حرم سے نکلنے پر مجبور ہو جائے۔“

۳..... در مختار میں ہے کہ:

”وافتی الناصحی بوجوب قتل کل موز وفی شرح الوهبانیہ ویكون بالنفی عن البلد وبالهجوم علی بیت المفسدین بالاخراج عن الدار وبهدمها“ ترجمہ:..... ”نامی نے فتویٰ دیا ہے کہ ہر موزی کا قتل واجب ہے اور ”شرح وہبانیہ“ میں ہے کہ تعزیر یوں بھی ہو سکتی ہے کہ شہر بدر کر دیا جائے اور ان کے مکان کا گھیراؤ کیا جائے۔ انہیں مکان سے نکال باہر کیا جائے اور مکان ڈھا دیا جائے۔“

۴..... ابن عابدین الثامی در مختار ج ۳ ص ۲۷۲ میں لکھتے ہیں کہ:

”قال فی احکام السياسة وفی ”المنتقى“ واذا سمع فی داره صوت المزامیر فادخل علیه لانه لما سمع الصوت فقد اسقط حرمة الدار ، وفی حدود ”البرازية“ وغضب ”النهاية“ وجناية الدرایة“ ذکر صدر الشہید عن اصحابنا انه یهدم البیت علی من اعتاد الفسوق وانواع الفساد فی داره حتی لا یباس بالهجوم علی بیت المفسدین وهجم عمر علی نائحة فی منزلها وضربها بالدرة حتی سقط خمارها ، فقیل له فیہ فقال لا حرمة لها بعد اشتغالها بالمحرم والتحقت بالامام..... وعن عمر رضی اللہ عنہ انه احرق بیت الخمار وعن الصغار الزاهد الامر بتخريب دار الفاسق“ ترجمہ:..... ”احکام سیاستہ میں ”المنتقى“ سے نقل کیا ہے کہ جب کسی کے گھر سے گانے بجانے کی آواز سنائی دے تو اس میں داخل ہو جاؤ۔ کیونکہ جب اس نے یہ آواز سنائی تو اپنے گھر کی حرمت کو خود ساقط کر دیا ہے اور برازیہ کے کتاب الحدود و نہایہ کے باب الغصب اور درایہ کے کتاب الجنایات میں لکھا ہے کہ صدر الشہید نے ہمارے اصحاب سے نقل کیا ہے کہ جو شخص فسق و بدکاری اور مختلف قسم کے فساد کا عادی ہو ایسے شخص پر اس کا مکان گرا دیا جائے۔ حتیٰ کہ مفسدوں کے گھر میں گھس جانے میں بھی مضائقہ نہیں۔ حضرت عمرؓ ایک نوہر عورت کے گھر میں گھس آئے اور اس کے ایسا دروازہ مارا کہ اس کے سر سے چادر اتر گئی اور اپنے طرز عمل کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ حرام میں مشغول ہونے کے بعد اس کی کوئی حرمت نہیں رہی اور یہ لوٹ یوں کی صف میں شامل ہو گئی۔ حضرت عمرؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے ایک شرابی کے مکان کو آگ لگا دی تھی۔ سفارزادہ کہتے ہیں کہ فاسق کا مکان گرا دینے کا حکم ہے۔“

۵..... ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۳ ص ۱۰۷ باب التعزیر میں لکھتے ہیں کہ:

”وهذا تنصيص على ان الضرب تعزير يملكه الانسان وان لم يكن محتسبا وصرح فی ”المنتقى“ بذلك“ ترجمہ:..... ”اور یہ کہ اس امر کی تصریح ہے کہ مارتا ایسی تعزیر ہے جس کا انسان اختیار رکھتا ہے خواہ محتسب نہ ہو“ المنتقى“ میں اس کی تصریح کی گئی۔“

یاد رہے کہ اس قسم کے مقاطعہ کا تعلق درحقیقت بغض فی اللہ سے ہے جس کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے احب الاعمال الی اللہ! فرمایا ہے (کما فی روایت ابی ذر فی کتاب السنة عند ابی داؤد) بغض فی اللہ کے ذیل میں امام غزالی ”احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۶۷ میں بطور کلیہ لکھتے ہیں کہ:

”الاول . الکافر . فالکافران کان محارباً فهو يستحق القتل والارقاق . وليس بعد هذين اهانة . الثانی المبتدع الذی يدعوا لی بدعته فان كانت البدعة بحیث یکفر بها فامرہ اشد من الذی لانه لا یقر بجزیه ولا یسامح بعقد ذمة . وان کان ممن لا یکفر به فامرہ بینہ وبين الله اخف من امر الکافر لا محالة . ولكن الانکار علیه اشد منه علی الکافر . لان شر الکافر غیر متعد فان المسلمین اعقدوا کفره فلا یلتفتون الی قوله الخ“

ترجمہ:..... ”اول کافر، پس کافر اگر حربی ہو تو اس بات کا مستحق ہے کہ قتل کیا جائے یا غلام بنالیا جائے اور یہ ذلت و اہانت کی آخری حد ہے۔ دوم صاحب بدعت جو اپنی بدعت کی دعوت دیتا ہے۔ پس اگر بدعت حد کفر تک پہنچی ہوگی ہو تو اس کی حالت کافر ذمی سے بھی سخت تر ہے۔ کیونکہ نہ اس سے جزیہ لیا جاسکتا ہے اور نہ اس کو ذمی کی حیثیت دی جاسکتی ہے۔ اور اگر بدعت ایسی نہیں جس کی وجہ سے اس کو کافر قرار دیا جائے تو عند اللہ تو اس کا معاملہ کافر سے لامحالہ اخف (ہلکا) ہے۔ مگر کافر کی بہ نسبت اس پر تکڑی زیادہ کی جائے گی۔ کیونکہ کافر کا شر متعدی نہیں۔ اس لئے کہ مسلمان کافر کو ٹھیک کافر سمجھتے ہیں۔ لہذا اس کے قول کو لائق التفات ہی نہیں سمجھیں گے..... الخ“

رد المحتار ج ۳ ص ۲۹۸ میں قرامطہ کے بارے میں لکھا ہے کہ:

”نقل عن المذاهب الاربعة انه لا یحل اقرارهم فی دیار الاسلام بجزیه ولا غیرها . ولا تحل منا کحتهم ولا ذبائحهم والحاصل انهم یردق علیهم اسم الزندیق والمنافق والملاحد . ولا یخفی ان اقرارهم بالشهادتین مع هذا الاعتقاد الخبیث لا یجعلهم فی حکم المرتد لعدم التصدیق ولا یصح اسلام احدہم ظاہراً الا بشرط التبری عن جمیع ما یخالف دین الاسلام . لانہم یدعون الاسلام ویقرؤن بالشهادتین وبعد الظفر بہم لا تقبل توبتہم اصلاً..... الخ“

ترجمہ:..... ”مذاهب اربعہ سے منقول ہے کہ انہیں اسلامی ممالک میں ٹھہرانا جائز نہیں۔ نہ جزیہ لے کر نہ بغیر جزیہ کے۔ نہ ان سے شادی بیاہ جائز ہے۔ نہ ہی ان کا ذبیحہ حلال ہے..... حاصل یہ ہے کہ ان پر زندق منافق اور ملحد کا مفہوم پوری طرح صادق آتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس خبیث عقیدہ کے باوجود ان کا کلمہ پڑھنا انہیں مرتد کا حکم نہیں دیتا۔ کیونکہ وہ تصدیق نہیں رکھتے اور ان کا ظاہری اسلام غیر معتبر ہے۔ جب تک کہ ان تمام امور سے جو دین اسلام کے خلاف ہیں۔ برات کا اظہار نہ کریں۔ کیونکہ وہ اسلام کا دعویٰ اور شہادتین کا اقرار تو پہلے سے کرتے ہیں (مگر اس کے باوجود کچے بے ایمان اور کافر ہیں) اور ایسے لوگ گرفت میں آجائیں تو ان کی توبہ اصلاً قابل قبول نہیں۔“

فقہ حنفی کی معتبر کتاب معین الحکام بسلسلہ تعزیر ایک مستقل فصل میں لکھا ہے کہ:

”والتعزیر لا یختص بفعل معین ولا قول معین . فقد عزر رسول الله صلی الله

عليه وسلم الهجر وذلك في حق الثلاثه الذين ذكرهم الله تعالى في القرآن العظيم فهجروا خمسين يوماً . لا يكلمهم احد . وقصتهم مشهورة في الصحاح ، وعزرها رسول الله صلى الله عليه وسلم بالنفي فامر باخراج المخنثين بالمدينة ونفاهم . وكذلك الصحابة من بعده . ونذكر من ذلك بعض ماوردت به السنة مما قال ببعضه اصحابنا . وبعضه خارج المذهب . فمنها امر عمر بهجر صبيغ الذي كان يسئال عن الذاريا وغيرها . ويامر الناس بالتفقه في المشكلات من القرآن فضربه ضرباً وجيعاً ونفاه الى البصرة او الكوفة وامر بهجره . فكان لا يكلمه احد حتى تاب وكتب عامل البلدان عمر بن الخطاب رضى الله عنه يخبره بتوبته فاذن للناس في كلامه . ومنها ان عمر رضى الله عنه خلق راس نصير بن الحجاج ونفاه من المدينة لما شبهت النساء به في الاشعار وخشى الفتنة . ومنها ما فعله عليه الصلوة والسلام بالعربيين . ومنها ان اباب بكر استشار الصحابة في رجل ينكح كما تنكح المرأة . فاشاروا بحرقه بالنار فكتب ابوبكر بذلك الى خالد بن الوليد . ثم حرقهم عبدالله بن الزبير في خلافته . ثم حرق هشام بن عبد الملك . ومنها ان ابابكر رضى الله عنه حرق جماعة من الردة . ومنها امره صلى الله عليه وسلم بكسر دنان الخمر وشق ظروفها . ومنها امره صلى الله عليه وسلم يوم خيبر بكسر القدور التي طبع فيها لحم الحمر الالهية . ثم استاذنوه في غسلها . فاذن لهم فدل على جواز الامرين لان العقوبة بالكسر لم تكن واجبة . ومنها تحريق عمر المكان الذي يباع فيه الخمر . ومنها تحريق عمر قصر سعد بن ابى وقاص لما احتجب فيه عن الرعية وصار يحكم في داره . ومنها مصادرة عمر عماله باخذ شطر اموالهم وقسمتها بينهم وبين المسلمين . ومنها انه ضرب الذي زور على نقش خاتمه واخذ شيئاً من بيت المال مائة . ثم ضربه في اليوم الثانى مائة ثم ضربه في اليوم الثالث مائة . وبه آخذ مالك لان مذهبه التعزيز يزداد على الحد . ومنها ان عمر رضى الله عنه لما وجد مع السائل من الطعام فوق كفايته وهو يسئال . اخذ ما معه واطعمه ابل الصدقة . وغير ذلك مما يكثر تعداده وهذه قضايا صحيحة معروفة الخ (ج ٣ ص ٧٥) ولا باس بان يبيع المسلمون من البشركين من الطعام والثياب وغير ذلك الا السلاح والكراع والسبى . سواء دخلوا اليهم بامان او بغير امان . لانهم يتقون بذلك على قتال المسلمين ولا يحل للمسلمين اكتساب سبب تقويتهم على قتال المسلمين . وهذا المعنى لا يوجد في سائر الامتعة ثم هذا الحكم اذا لم يحاصروا حصناً من حصونهم فلا ينبغي لهم ان يبيعوا من اهل الحصن طعاماً ولا شرباً ولا سبباً يقويهم على المقام . لانهم ان ما خاصروهم

لینفد طعامهم وشرابهم ، حتی یعطوا بأیدیہم ویخرجوا علی حکم اللہ ، ففی بیع الطعام وغیرہ منهم اکتساب سبب تقویٰ تہم علی المقام فی حصنہم ، بخلاف ما سبق فان اهل الحرب فی دارہم یتمکنون من اکتساب ما یتقوون بہ علی المقام لا بطریق الشراء من المسلمین ، واما اهل الحصن لا یتمکنون ذالک بعد ما احاط المسلمون بہم فلا یحل لاحد من المسلمین ان یبعیہم شیئا من ذالک ، فمن فعلہ فعلم بہ الامام ادبہ علی ذالک لا رتکابہ مالا یحل“

ترجمہ:..... ”اور تعزیر کی محین فعل یا معین قول کے ساتھ مختص نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان تین حضرات کو (جو غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے اور) جن کا واقعہ اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں ذکر فرمایا ہے۔ مقاطعہ کی سزا دی تھی۔ چنانچہ پچاس دن تک ان سے مقاطعہ رہا۔ کوئی شخص ان سے بات تک نہیں کر سکتا تھا۔ ان کا مشہور قصہ صحاح ستہ میں موجود ہے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے جلا وطنی کی سزا بھی دی۔ چنانچہ مخنثوں کو مدینہ سے نکالنے کا حکم دیا اور انہیں شہر بدر کر دیا۔ اسی طرح آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرامؓ نے بھی مختلف تعزیرات جاری کیں۔ ہم ان میں سے بعض کو جو احادیث کی کتابوں میں وارد ہیں۔ یہاں ذکر کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض کے ہمارے اصحاب قائل ہیں اور بعض پر دیگر ائمہ نے عمل کیا۔ حضرت عمرؓ نے صبیح نامی ایک شخص کو مقاطعہ کی سزا دی یہ شخص ”الذاریات“ وغیرہ کی تفسیر پوچھا کرتا تھا۔ اور لوگوں کو فہمائش کیا کرتا تھا کہ وہ مشکلات قرآن میں تفتقہ پیدا کریں۔ حضرت عمرؓ نے اس کی سخت پٹائی کی۔ اور اسے بصرہ یا کوفہ جلا وطن کر دیا اور اس سے مقاطعہ کا حکم فرمایا۔ چنانچہ کوئی شخص اس سے بات..... تک نہیں کرتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ تاب ہوا اور وہاں کے گورنر نے حضرت عمرؓ کو اس کے تاب ہونے کی خبر لکھ بھیجی۔ تب آپ نے لوگوں کو اجازت دی کہ اس سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے نصیر بن حجاج کا سر منڈوا کر اسے مدینہ سے نکال دیا تھا جب کہ عورتوں نے اشعار میں اس کی تشبیہ شروع کر دی تھی اور فتنہ کا اندیشہ لاحق ہو گیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے قبیلہ عنینہ کے افراد کو جو سزا دی (اس کا قصہ صحاح میں موجود ہے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جو بد فعلی کرتا تھا صحابہ سے مشورہ کیا۔ صحابہؓ نے مشورہ دیا کہ اسے آگ میں جلا دیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولیدؓ کو یہ حکم لکھ بھیجا۔ بعد ازاں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور ہشام بن عبدالملکؓ نے بھی اپنے اپنے دور خلافت میں اس قماش کے لوگوں کو آگ میں ڈالا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرتدین کی ایک جماعت کو آگ میں جلایا۔ آنحضرت ﷺ نے شراب کے منکے توڑنے اور اس کے مشکیزے پھاڑ دینے کا حکم فرمایا۔ آنحضرت ﷺ نے خیبر کے دن ان ہانڈیوں کو توڑنے کا حکم فرمایا جن میں گدھوں کا گوشت پکایا گیا تھا۔ پھر صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ سے اجازت چاہی کہ انہیں دھو کر استعمال کر لیا جائے تو آپ ﷺ نے اجازت دیدی۔ یہ واقعہ دونوں باتوں کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ ہانڈیوں کو توڑ ڈالنے کی سزا واجب نہیں تھی۔ حضرت عمرؓ نے اس مکان کو جلا دینے کا حکم فرمایا جس میں شراب کی خرید و فروخت ہوتی تھی۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے جب رعیت سے الگ تھلگ اپنے گھر ہی میں فیصلہ کرنا شروع کیا

تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا مکان جلا ڈالا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کے مال کا ایک حصہ ضبط کر کے مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مہر پر جعلی مہر بنوائی تھی اور بیت المال سے کوئی چیز لے لی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سدرے لگائے۔ دوسرے دن پھر سدرے لگائے اور تیسرے دن بھی سدرے لگائے۔ امام مالکؒ نے اسی کو لیا ہے۔ چنانچہ ان کا مسلک ہے کہ تعزیر مقدار ”حد“ سے زائد بھی ہو سکتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ایک سائل ایسا دیکھا جس کے پاس قدر کفایت سے زائد غلہ موجود تھا چھین کر صدقہ کے اونٹوں کو کھلا دیا۔ ان کے علاوہ اس نوعیت کے اور بھی بہت سے واقعات ہیں اور صحیح اور معروف فیصلے ہیں۔ اور شرح سیر کبیر ج ۳ ص ۷۵ میں ہے۔ اور کوئی مضائقہ نہیں کہ مسلمان کافروں کے ہاتھ غلہ اور کپڑا وغیرہ فروخت کریں۔ مگر جنگی سامان اور گھوڑے اور قیدی فروخت کرنے کی اجازت نہیں۔ خواہ وہ امن لے کر ان کے پاس آئے ہوں یا بغیر امان کے۔ کیونکہ ان چیزوں کے ذریعہ مسلمانوں کے مقابلے میں ان کو جنگی قوت حاصل ہوگی۔ اور مسلمانوں کے لئے ایسی کوئی چیز حلال نہیں جو مسلمانوں کے مقابلہ میں کافروں کو تقویت پہنچانے کا سبب بنے اور یہ علت دیگر سامان میں نہیں پائی جاتی۔ پھر یہ حکم جب ہے جب کہ مسلمانوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ نہ کیا ہو۔ لیکن جب انہوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ کیا ہو تو ان کے لئے مناسب نہیں کہ اہل قلعہ کے ہاتھ غلہ یا پانی یا کوئی ایسی چیز فروخت کریں جو ان کے قلعہ بند رہنے میں مدد و معاون ثابت ہو۔ کیونکہ مسلمانوں نے ان کا محاصرہ اسی لئے تو کیا ہے کہ ان کا رسد اور پانی ختم ہو جائے۔ اور وہ اپنے کو مسلمانوں کے سپرد کر دیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر باہر نکل آئیں۔ پس ان کے ہاتھ غلہ وغیرہ بیچنا۔ ان کے قلعہ بند رہنے میں تقویت کا موجب ہوگا۔ بخلاف گزشتہ بالا صورت کے کیونکہ اہل حرب اپنے ملک میں ایسی چیزیں حاصل کر سکتے ہیں جن کے ذریعہ وہاں قیام پذیر ہو سکیں۔ انہیں مسلمانوں سے خریدنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن جو کافر قلعہ بند ہوں۔ اور مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر رکھا ہو وہ مسلمانوں کے کسی فرد سے ضروریات زندگی نہیں خرید سکتے۔ لہذا کسی بھی مسلمان کو حلال نہیں کہ ان کے ہاتھ کسی قسم کی کوئی چیز فروخت کرے۔ جو شخص ایسی حرکت کرے اور امام کو اس کا علم ہو جائے تو امام اسے تادیب اور سرزنش کرے۔ کیونکہ اس نے غیر حلال فعل کا ارتکاب کیا ہے۔

مذکورہ بالا نصوص اور فقہاء اسلام کی تصریحات سے حسب ذیل اصول و نتائج منقح ہو کر سامنے آ جاتے ہیں:

۱..... کفار محاربین سے دوستانہ تعلقات ناجائز اور حرام ہیں جو شخص ان سے ایسے روابط رکھے۔ وہ گمراہ اور ظالم اور مستحق عذاب الیم ہے۔

۲..... جو کافر مسلمانوں کے دین کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ان کے ساتھ معاشرتی تعلقات نشست و برخاست وغیرہ بھی حرام ہے۔

۳..... جو کافر مسلمانوں سے برسر پیکار ہوں۔ ان کے محلے میں ان کے ساتھ رہنا بھی ناجائز ہے۔

۴..... مرتد کو سخت سے سخت سزا دینا ضروری ہے۔ اس کی کوئی انسانی حرمت نہیں۔ یہاں تک کہ اگر پیاس

سے جان بلب ہو کر تڑپ رہا ہو تب بھی اسے پانی نہ پلایا جائے۔

۵..... جو کافر مرتد اور باغی مسلمانوں کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں۔ ان سے خرید و فروخت اور لین دین ناجائز ہے۔ جبکہ اس سے ان کو تقویت حاصل ہوتی ہو۔ بلکہ ان کی اقتصادی ناکہ بندی کر کے ان کی جارحانہ قوت کو مفلوج کر دینا واجب ہے۔

۶..... مفسدوں سے اقتصادی مقاطعہ کرنا ظلم نہیں۔ بلکہ شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول ﷺ ہے۔

۷..... اقتصادی اور معاشرتی مقاطعہ کے علاوہ مرتدوں، موزیوں اور مفسدوں کو یہ سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں۔ قتل کرنا، شہر بدر کرنا، ان کے گھروں کو ویران کرنا، ان پر ہجوم کرنا وغیرہ۔

۸..... اگر مجارب کافروں اور مفسدوں کے خلاف کاروائی کرتے ہوئے ان کی عورتیں اور بچے بھی تبعا اس کی زد میں آجائیں تو اس کی پروا نہیں کی جائے گی۔ ہاں! اصالتہ عورتوں اور بچوں پر ہاتھ اٹھانا ناجائز نہیں۔

۹..... ان لوگوں کے خلاف مذکورہ بالا اقدامات کرنا دراصل اسلامی حکومت کا فرض ہے۔ لیکن اگر حکومت اس میں کوتاہی کرے تو خود مسلمان بھی ایسے اقدامات کر سکتے ہیں جو ان کے دائرہ اختیار کے اندر ہوں۔ مگر انہیں کسی ایسے اقدام کی اجازت نہیں۔ جس سے ملکی امن میں خلل و فساد کا اندیشہ ہو۔

۱۰..... مکمل مقاطعہ صرف کافروں اور مفسدوں سے ہی جائز نہیں۔ بلکہ کسی سنگین نوعیت کے معاملہ میں ایک مسلمان کو بھی یہ سزا دی جاسکتی ہے۔

۱۱..... زندیق اور ملحد جو بظاہر اسلام کا کلمہ پڑھتا ہو مگر اندرونی طور پر خبیث عقائد رکھتا ہو اور غلط تاویلات کے ذریعہ اسلامی نصوص کو اپنے عقائد خبیثہ پر چسپاں کرتا ہو۔ اس کی حالت کافر اور مرتد سے بھی بدتر ہے کہ کافر اور مرتد کی توبہ بالاتفاق قابل قبول ہے۔ مگر بقول شامی زندیق کا نہ اسلام معتبر ہے نہ کلمہ۔ نہ اس کی توبہ قابل التفات ہے۔ الا یہ کہ وہ اپنے تمام عقائد خبیثہ سے برات کا اعلان کرے۔

ان اصول کی روشنی میں زیر بحث فرد یا جماعت کی حیثیت اور ان سے اقتصادی و معاشی، اور معاشرتی و سیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کا شرعی حکم بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

کتبہ: ولی حسن ٹوکنی غفر اللہ

دارالافتاء مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
سید الشہداء سیدنا ابی بکرؓ
سید الشہداء سیدنا ابی بکرؓ

استفسارات حول الطائفة القاديانية!

تقديم

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی

بسم الله الرحمن الرحيم

استفسارات حول الطائفة القاديانية

مقدمة من

فضيلة القاضي محمد تقى العثماني

الى فضيلة العلامة المحقق الشيخ حبيب بلخوجه، حفظه الله تعالى ورعاه الامين العام لمجمع الفقه الاسلامي.

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته:

فان الطائفة القاديانية، كما تعرفون، من الفرق الزائغة المنحرفة التي لا تألوا المسلمين خبالا. وقد صدرت من معظم البلاد الاسلامية فتاوى العلماء في تكفيرهم، وفي الاخير ادخلت حكومت باكستان تعديلا في دستورها، قررت فيه أن هذه الطائفة من الأقليات غير المسلمة، و ذلك في سنة ١٩٤٣م، ثم اتبعته في العام الماضي بقانون يمنعهم من استعمال المصطلحات الاسلامية، كالمسجد، و "الأذان" و "الخلفاء الراشدين" و "الصحابة" و "أمهات المومنين" وما الى ذلك، كما قررت رابطة العالم الاسلامي في قرارها الصادر سنة ١٩٤٣م أنها فرقة كافرة منحرفة. وبعد هذا كله، فان هذه الطائفة قد رفعت الى المحكمة العالية بكيب تاون من جنوب افريقيا، قضية ضد المسلمين، أن المسلمين يحكمون عليهم بالكفر، و يمنعونهم من الصلاة في مساجدهم وعن دفن موتاهم في مقابرهم، و طلبوا من المحكمة أن يصدر حكما ينهى المسلمين عن كل ذلك و يقررانهم مسلمون.

وكانت المحكمة قد أصدرت في مبدأ الأمر حكما على المسلمين بأن لا يمتنعوا القاديانيين من دخول مساجدهم الى أن تبلغ القضية نهايتها، فرفع المسلمون طلبا الى المحكمة بالفاء هذا الحكم، وأن لا يمنع المسلمون من وضعهما السابق الى أن تبت المحكمة بالحكم في القضية، فسافرنا من باكستان..... ونحن عشرة رجال..... الى جنوب أفريقيا، لنساعد اخوانا المسلمين هناك، والحمد لله الذي رزقنا النجاح في هذه المرحلة الابتدائية وقد الفت المحكمة حكمها السابق.

سماع دلائل الفريقين، وكانت القاضية اذ ذاك امرأة نصرانية سمعت دلائلنا بكل عناية و اصفاء.

ثم رفع المسلمون طلبا آخر، أن الحكم بكفر القاديانيين والاسلامهم، انما هو أمر ديني بحث، لا ينبغي لمحكمة علمانية ان يتدخل فيها، بعد ما أجمع سائر المسلمين في بقاع الأرض أن

اتباع مرزا غلام أحمد كلهم خارجون عن ملة الاسلام، ولم يبق هذا الأمر بعد ذلك موضوع نقاش او جدال.

وان هذا الطلب رفع الى قاض يهودى، وانكم تعرفون أن القاديانيين لهم مركز فى اسرائيل، ولهم مع اليهود صلات قوية، وزاد الضغط على الابالة أن هذا القاضى اليهودى بعد من فرقهم المبتدعة التى أخرجها الا رتوركسيون عن دائرتهم، فبطبعه كان ميّالا الى مواساة القاديانيين، فحكم فى جواب هذا الطلب خلاف المسلمين، وقال فى حكمه: ان المحكمة العلمانية هى المصدر الوحيد الذى يستطيع أن يحكم فى هذه المسئلة الدينية حكما لا يتأثر بعواطف العصبية المذهبية، فيجب عليها أن تتدخل فى هذا الامر ويبت فيه برأى غير منحاز.

فاضطر المسلمون بعد هذا الحكم أن يعرضوا أمام المحكمة دلائل تكفير القاديانيين من الكتاب والسنة، و اجماع الامة.

وقد طلب القاديانيون من المسلمين اثبات أن علماء المسلمين فى جميع البلاد الاسلامية يعتبرون القاديانية كفرا، وذكروا للمحكمة انه ليس هناك فى العالم الاسلامى مجلس يمثل علماء، جميع الدول الاسلامية، حتى يقال: ان المسلمين أجمعوا على ذلك.

وفى هذا الصدر يحتاج المسلمون فى هذه القضية الى فتوى من مجلس دولى للعلماء، يستل جميع البلاد الاسلامية، ولاشك أن مجمع الفقه الاسلامى هو أعظم ما وجد حتى الآن من المجالس فى هذا الشأن، فيريد المسلمون فى جنوب أفريقيا أن يصدر المجمع فتوى يصرح بتكفير أتباع مرزا أحمد القاديانى، ليكون سنداً لهم عند دعواهم الاجماع على ذلك.

وان هذه القضية ستشعر المحكمة فى سماعها للخامس من شهر نوفمبر هذا العام، ونرجو انعقاد مجلس المجمع قبله، فمن المناسب جدا أن يصدر المجمع فتوى من قبل مجلسه العام فى جلسة القادمة.

وانى، نظرا الى أهمية الموضوع، قد سودت هذه الفتوى، لتكون ورقة عمل لشعبة لافناء أولا، وللمجلس ثانيا.

فالمرجو أن ترسلوا هذه الفتوى الى جميع الاخوة الأعضاء، كورقة عمل للجلسة القادمة، وارجو أن الاخوة الاعضاء نظرا الى أهمية الموضوع، يسامحون عن عدم دخول هذا الموضوع فى الائحة التى أعدتها شعبة التخطيط.

وأرجو أيضا أن تخبرونى عن وصول هذه الرسالة، وادخال الموضوع فى لائحة الجلسة القادمة. والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

(محمد تقى العثمانى)

استفتاء

الحمد لله وكفى، و سلام على عباده الذين اصطفى.

ان الطائفة القاديانية التى تسمى نفسها "الأحمدية" تتبع فى أمور دينها رجلا اسمه مرزا غلام احمد القاديانى، وان مرزا غلام أحمد القاديانى رجل ولد فى قاديان، قرية من قرى الهند، وادعى انه نبي مرسل من الله سبحانه، وأنه بروز لسيدنا محمد رسول الله ﷺ ولذلك فأن نبوته لا تنافى كون رسول الله ﷺ خاتم النبيين، ثم ان هذا الرجل لم يكتف بادعاء النبوة، بل ادعى أنه أفضل من سائر الانبياء، السابقين، وأنه هو المسيح الموعود الذى أخبر النبي ﷺ بنزوله فى آخر الزمان، وان كتاباته سليمة بمثل هذه الدعاوى، وباهانة عدة من الأنبياء، عليهم السلام، وصحابة الرسول ﷺ وان عدة مقتبسات مترجمة من كتبه مجموعة على سبيل المثال فى ضميمة "الف" من هذا الاستفتاء.

وان أتباع مرزا غلام أحمد القاديانى ينقسمون الى فرقتين:

١..... الفرقة القاديانية: وهى التى تؤمن بنبوّة مرزا غلام أحمد القاديانى، بكل معنى الكلمة، وتكفر كل من لم يؤمن بنبوته، وتسمى زوجته أم المؤمنين، وأتباعه الذين بايعوا على يده "صحابة و"خلفاء" و"الخلفاء الراشدين".

٢..... الفرقة اللاهورية: وهى التى تؤمن بأن مرزا غلام أحمد القاديانى هو المسيح الموعود وأنه المجدد للقرن الرابع عشر، وأن جميع ما كتبه فى مؤلفاته حق يجب اتباعه وأنه كان ينزل عليه وحى يجب تصديقه و اتباعه، وأن كل من يكذب مرزا غلام أحمد أو يكفره فهو كافر.

غير أنهم يقولون: ان مرزا غلام أحمد لم يكن نبيا بمعناه الحقيقى، وانما كانت نبوته ظلية أو مجازية، وكان وحى وحى ولاية، دون وحى نبوة، وأن مجرد عدم الايمان بمرزا غلام أحمد القاديانى لا يكفر الانسان، ولكن يكفره الاعتقاد بكذبه، أو كفره.

وان كلتا الفرقتين من أتباع مرزا غلام أحمد القاديانى متفقتان فى أمور:

١..... ان مرزا غلام أحمد القاديانى هو المسيح الموعود الذى أخبر النبي ﷺ بنزوله فى آخر الزمان.

٢..... أنه كان ينزل عليه وحى يجب على جميع الناس تصديقه و اتباعه.

٣..... أنه كان ظلا و بروزا للنبي ﷺ نفسه فى آخر الزمان.

٤..... أنه كان محققا فى جميع دعاويه، وفى كل ما تكلم به، أو كتبه فى مؤلفاته.

٥..... كل من كذبه فى دعاويه، أو كفره فهو كافر.

ولذلك اتفق علماء الهند و باكستان على كفر مرزا غلام أحمد القاديانى، و كلتا الفرقتين من اتباعه منذ نحو خمسين عاما، ووافقهم على ذلك علماء البلاد الاسلامية الأخرى،

حتى صدر قرار من رابطة العالم الاسلامي في مكة المكرمة سنة ١٩٤٣م بتكفيرهم باجماع ١٣٣ منظمة من المنتظمات الاسلامية في سائر بقاع الارض، ثم صدر في باكستان تقنين دستوري أعلن بكفر كلتا الفرقتين من القاديانين، وبذلك حكمت المحكمة العالية في باكستان، وحدث مثل ذلك في ماليزيا، وقد رد هؤلاء القاديانيون الان قضية ضد المسلمين في المحكمة العالية من كيب تاون، جنوب أفريقيا وطلبوا منها أن تعلن باسلامهم وبتخطئة من يكفرهم.

فخرجوا من أصحاب الفضيلة أعضاء مجمع الفقه الاسلامي الاجابة عن الأسئلة التالية:

- ١..... هل يعد مرزا غلام أحمد القادياني بعد ادعاء نبوته من المسلمين أو يحكم بكفره وبارتداده.
 - ٢..... هل الفرقة القاديانية من أتباعه مسلمة، أو كافرة؟
 - ٣..... هل الفرقة اللاهوتية من أتباعه مسلمة، أو كافرة؟
 - ٤..... هل يجوز لمحكمة علمانية أن تحكم باسلام رجل أو كفره؟ ولئن حكمت في ذلك هل يتفد حكمها على المسلمين؟
- وندعوا الله سبحانه أن يصدر خدماتكم في سبيل نشر الدعوة الاسلامية، يوفقكم لما فيه خير الاسلام والمسلمين.
- نظيم محمد رئيس مسلم جوديشنل كونسل

ضميمه الف

دعوى النبوة

- ١..... يقول في "دافع البلاء" هو الاله الحق الذي أرسل رسوله في قاديان. (١)
- ٢..... يقول في "نزول المسيح" أنا رسول و نبي، أى أننى باعتبار الظلية الكاملة مرآة فيها انعكاس كامل لصورة المحمدية والنبوة المحمدية. (٢)
- ٣..... وقال في تتمة "حقيقة الوحي": "والذى نفسى بيده أنه أرسلنى وسمانى نبيا". (٣)
- ٤..... وقال في "ايك غلطى كا ازاله" "ان زها مائة وخمسين بشاره من الله وجدتها صادقة الى وقتنا هذا، فلما زنا أنكر اسمى نبيا و رسولا، وبما أن الله هو الذى سمانى بهذه الأسماء، فلما زنا أردنا، أولما زنا أخاف غيره؟" (٤)
- ٥..... وقال في هامش "حقيقة الوحي": "ان الله تعالى جعلنى مظهرا لجميع الأنبياء، ونسب الى أسمائهم، أنا آدم، أنا شيث، أنا نوح، أنا ابراهيم، أنا اسحاق، أنا اسماعيل، أنا يعقوب، أنا يوسف، أنا عيسى، أنا موسى، أنا داود، وأنا مظهر كامل لمحمد ﷺ أى أنا محمد و أحمد ظليا. (٥)

(١) ص ١١ الطبعة الثالثة، قاديان ١٩٣٦م.

(٢) في الهامش (ص ٣) الطبعة الاولى، قاديان ١٩٠٩م.

(٣) (ص ٢٨) طبعة قاديان سنة ١٩٣٣م.

(٤) (ص ٨) طبعة قاديان سنة ١٩٠١م.

(٥) (ص ٤٢) طبعة قاديان سنة ١٩٣٣م.

٦..... وقال في صحيفة "بدر": "دعواى أننى رسول ونبي". (١)

٧..... وقال في "نزول المسيح": "ان الأنبياء وان كثروا الا أننى لست أقل منهم فى المعرفة". (٢)

٨..... وكذلك كان اعتقادى أولاً: "أين أنا من المسيح ابن مريم؟ فانه نبي ومن المقربين فلو ظهر أمر دل على فضلى اعتبرته فضيلة جزئية، ثم تتابع على الوحي كالمطر، فجعلنى أستقر على هذه العقيدة، و خاطبى بالنبي صراحة بحيث أننى نبي من ناحية ومن امته من ناحية أخرى..... و اؤمن بوحى الطاهر كما اؤمن بجميع وحي الله الذى جاء قبلى وأنا مطيع لوحى الله تعالى، وما دام لم يأتى منه علم كنت أقول كما قلت فى الأول، ولما جاء منه علم قلت خلاف ذلك. (٣)

٩..... لاشك ان عقيدة المرزا متبنى التى مات عليها: أنه نبي، وقد جاء ذلك فى الخطاب الأخير الذى نشر فى يوم وفاته فى جريدة "أخبار عام" وصرح فيه مايلى: "أنا نبي بحكم الله ولو جحدته اكون آثماً، واذ سمانى الله نبيا فكيف يمكن لى جحوده، وأنا على هذه العقيدة حتى أرحل من هذه الدنيا. (٣) كتب هذا الخطاب فى ٢٣ مايو ١٩٠٨ء نشر فى ٢٦ مايو ١٩٠٨ فى "أخبار عام" وفى ذالك اليوم مات المرزا المتنبى.

١٠..... أنا هو النبي خاتم الانبياء بروزيه بموجب آية: "وآخرين منهم لما يلحقوا بهم وسمانى الله محمداً وأحمد، فى "براهين احمدية" قبل عشرين عاماً، واعتبرنى وجود محمد ﷺ نفسه، ولذلك يتزلزل ختم نبوة محمد ﷺ بنبوتى، ولا الظل لا يتفصل عن أصله، ولأننى محمد ظلياً، ولذلك يتفك ختم النبوة، لأن نبوة محمد ﷺ لم تزل محدودة على محمد، أى بقى محمد ﷺ نبيا لاغير. أنه لما كنت محمداً ﷺ بروزيا، وانعكست الكمالات المحمدية مع النبوة المحمدية فى اللون البروزى فى مرآتى الظلية، فأى انسان منفرد ادعى النبوة على حياله. (٥)

١١..... يقول ابن المتنبى الأوسط..... مرزا بشير أحمد القاديانى: هذا النظرية بعض الناس أن النبوة الظلية والبروزية من أدنى أنواع النبوة وانما هو خداع النفس ولا حقيقت له، لأنه لا بد للنبوة الظلية أن يستغرق صاحبها فى اتباع النبي ﷺ حتى ينال درجة: "صرت أنا أنت وأنت أنا" وفى هذه الحالة يرى هو أن الكمالات المحمدية تنزل على نفسه فى صورتها العكسية، ثم يزداد هذا القرب حتى يلبس رداء النبوة المحمدية، وعندئذ يقال النبي الظلى، واذا كان الظل يقتضى أن يكون صورة كاملة لأصله و عليه اجماع جميع الأنبياء هو الاحمق الذى يراء نبوة المسيح الموعود الظالية من أدنى أنواع النبوة أن ينتبه و يكفر فى أمره لأنه هجم على شأن النبوة هى تاج سائر النبوات، ولا أفهم لما ذا يتعشر الناس فى نبوة المسيح الموعود؟ ولما ذا يراه الناس نبوة ناقصة؟ فأنى أرى أنه كان نبيا ظليا لبروزه للنبي ﷺ ومكانة هذه النبوة الظلية العاليه.

(١) ٥ مارس ١٩٠٨م و "حقيقة النبوة" (١..... ٢٤٢) ذيل رقم ٣.

(٢) (ص ٩٤) الطبعة الأولى، قاديان سنة ١٩٠٩م.

(٣) "حقيقة الوحي" (ص ١٣٩ و ١٥٠) طبعة قاديان سنة ١٩٣٣م.

(٣) "اخبار عام" ٢٦ مايو ١٩٠٨م و "حقيقة النبوة" (ص ٢٤١) لمرزا محمود و "مباحثه راولبندى" (ص ١٣٦)

(٥) (ايك غلطى كا ازاله ص ١٠ و ١١) طبع ربه.

ومن الواضح أن الأنبياء في العصور الماضية لم يكونوا يجمعون. بالضرورة. كل الكمالات التي جمعت في محمد ﷺ بل كل نبي كان يعطى من الكمالات حسب عمله و استعدادة قلة وكثرة الا أن المسيح الموعود أعطى النبوة عند ما اكتسب جميع الكمالات المحمدية واستحق أن يقال: "النبي الظلي" فالنبوة الظلية لم توخر قدم المسيح الموعود بل قدمتها الى الامام الى أن أقامته جنباً الى جنب مع النبي ﷺ. (١)

مسودة الجواب المقترح

عن

الاستفتاء القاديانيين

محمد تقي عثمانى. عضو القسم الشرعى لمحكمة العليا باستان.
الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على رسوله خاتم النبيين، وعلى من تبعهم باحسان الى يوم الدين.

١ أو ٢..... ان نصوص القرآن والسنة مطبقة على أن النبوة والرسالة قد انقطعت بعد بعثة النبي الكريم سيدنا محمد ﷺ وأن كل من ادعى النبوة بعده ﷺ فهو كاذب خارج عن ملة الاسلام، وان هذه العقيدة من المبادئ الأساسية التي لا تقبل اى تاويل أو تخصيص، فانها ثابتة بنصوص القرآن الكريم الواضحة البينة المراد، والحديث النبوية المتواترة القطعية، يقول الله سبحانه وتعالى:
"ما كان محمد أباً أحد من رجالكم، ولكن رسول الله وخاتم النبيين." (الاحزاب ٣٠)

وهناك احاديث متواترة أكثر من مائة تثبت هذه العقيدة القطعية، نذكر منها على سبيل المثال مايلي:

(الف)..... "عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال: ان مثلى و مثل الأنبياء من قبلى كمثل رجل بنى بيتاً فأحسنه و أجمله الا موضع لبنة من زاوية، فجعل الناس يطوفون به و يعجبون له، ويقولون: هلا وضعت هذه اللبنة، وأنا خاتم النبيين." (٢)

(ب)..... "عن أبي حازم قال قاعدت أبا هريرة خمس سنين فسمعتة يحدث عن النبي ﷺ قال: كانت بنو إسرائيل تسوسهم الأنبياء، كلما هلك نبي خلفه نبي، وأنه لا نبي بعدى، و سيكون خلفاء، قالوا: فما تأمرنا؟ قال: فوابيعة الأول فالأول. (المسلم ج ٢ ص ٢٣٨)

(ج)..... "عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: لا تقوم الساعة حتى يقتل فتنان، فيكون بينهما مقتلة عظيمة دعواهما واحدة، ولا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريباً من ثلاثين، كلهم يزعم أنه رسول الله.

وعلى أساس هذه النصوص القطعية قد اجتمعت الأمة الاسلامية على أن كل من ادعى

(١) "كلمة الفصل" و "ريويو آف ريليجنز" مارس و ابريل ١٩١٥ م.

(٢) رواه البخارى في كتاب الانبياء.

النبوة والرسالة أو بأنه ينزل عليه وحى يجب اتباعه كحجة شرعية، فانه كافر خارج عن الملة. يقول القاضى عياض رحمه الله تعالى فى الشفاء.

(ص ٣٢٢ طبع الهند)

”لأنه أخير أنه ﷺ خاتم النبيين، ولأننى بعده و أخير عن الله تعالى أنه خاتم النبيين، وأجمعت الأمة على حمل هذه الكلام على ظاهره أن مفهومه المراد به دون تأويل ولا تخصيص، ولا شك فى كفر هؤلاء الطوائف كلها قطعاً أجمعاً و سماعاً.“

يقول الشيخ على القارى فى شرح الفقه الأكبر ص ٢٠٢ :

”ودعوى النبوة بعد نبينا ﷺ كفر بالاجماع.“

ولم تفرق هذه النصوص القطعية ولا الاجماع المنعقد على هذه العقيدة بين دعوى النبوة التشريعية و غير التشريعية، فكل منهما كفر، لامجال له فى الاسلام.

وبما أن مرزا غلام أحمد القاديانى قد ادعى لنفسه النبوة والرسالة كما هو ظاهر من مقتبسات كتبه المذكورة فى ضميمه ”الف“ من الاستفتاء، فانه كافر خارج عن الاسلام، و أما ما تأول به من أن نبوته ظل النبوة سيدنا محمد ﷺ فان هذا التأويل لا يفيد فى هذا الصدر شيئاً وذاك لوجهين:

الأول: اننا قد ذكرنا أن عقيدة ختم النبوة لاتقبل أى تأويل أو تخصيص، ولذلك كما ظهر فى المسلمين من يدعى لنفسه النبوة، فان الامة الاسلامية عبر القرون لم تسنله ابداً عن تأويل يتأول به، ولا دليل يعتمد عليه، وانما حكمت بكفره و خروجه عن الاسلام بمجرر ادعائه النبوة، ولذلك قاتل الصحابة رضى الله عنهم مسلمة الكذاب والأسود العنسى و طليحة بن خويلد المتنبئين الذين كان عندهم تأويل ما يدعونه من النبوة والرسالة.

والوجه الثانى: النبوة الظلية أو البروزية التى تأول بها المتنبى القاديانى ليست فى زعمه نبوة دون نبوة الأنبياء الآخرين، وانما هى نبوة تفوق درجة على نبوة جميع أنبياء بنى اسرائيل فان هذه النبوة كما يزعمه المتنبى القاديانى لا يعطلها أحد من الناس، حتى يجوز جميع فضائل سيدنا محمد رسول الله ﷺ ويجمع بين جميع أوصاف كماله، بحيث يصبح ظهوراً ثانياً لسيدنا محمد ﷺ نفسه، ولذلك ادعى هذا المتنبى الكذاب فى كتابه ”ايك غلطى كا ازاله“ (ص ١٠ و ١١)

”وسماني الله محمداً و أحمد فى ”براهين أحمدية“ قبل عشرين عاماً، واعتبرنى وحوذ محمد ﷺ نفسه، ولذا لم يتزلزل ختم نبوة محمد صلى الله عليه وسلم بنبوتى، لأن الظل لا يتفصل عن أصله، ولأننى محمد ظلياً، ولذلك ينقض ختم النبوة، لأن نبوة محمد ﷺ لم تزل محدودة على محمد، أى بقى محمد ﷺ نبياً لاغير، أعنى لما كنت محمداً ﷺ بروزياً وانعكست الكمالات المحمدية مع النبوة المحمدية فى اللون البروزى فى مرأتى الظلية، فأى انسان منفرد ادعى النبوة على حياله؟“

ويقول ابنه مرزا بشير أحمد القاديانى فى كتابه ”كلمة الفصل“ وريوى آف ريليجنز

مارس و أبريل ١٩١٥ م:

”ومن الواضح أن الأنبياء، في العصور الماضية لم يكونوا يجمعون بالضرورة ... كل الكمالات التي جمعت في محمد ﷺ بل كل نبي كان يعطى من الكمالات حسب عمله و استعداداه قلة وكثرة الا أن المسيح الموعود (يعنى ”مرزا غلام أحمد القاديانى) اعطى النبوة عند ما اكتسب جميع الكمالات المحمدية، واستحق أن يقال له ”النبي الظلى“ فالنبوة الظلية لم تؤخر قدم المسيح الموعود (يعنى المتنبئ القاديانى) بل قد متها الى الامام الى أن اقامته جنباً الى جنب مع النبي ﷺ.

ويقول ابنه و خليفته الثانى مرزا بشير الدين محمود:

”فالنبوة الظلية والبروزية ليست نبوة بسيطة، لأنها لو كانت كذلك لما قال المسيح الموعود (يعنى المتنبئ القاديانى) فى أحد أنبياء بنى اسرائيل: أتركوا ذكر ابن مريم فغلام أحمد خير منه. (القول الفصل“ ص ١٦، مطبع ضياء الاسلام قاديان ١٩١٥ م)

وصرح بذلك القاضى ظهور الحق أكمل، وكان مدير المجلة القاديانية ”ريويو آف ريليجنز“ فى أبيات التى نشرت فى صحيفة ”بدر“ ٢٥ اكتوبر ١٩١٦ م:

”ان محمداً قد نزل فينا ثانياً، وهو أعلى شأناً من الأول، من كان يريد رؤية محمد، فلينظر غلام أحمد فى قاديان.“

وقد أعان هذا الرجل نفسه فى مجلة ”الفضل“ القاديانية المعروفة (٢٢ اغسطس ١٩١٦ م) أنه عرض هذه الأبيات على مرزا غلام أحمد القاديانى، فأثنى عليه بقوله جزاك الله، و أخذها الى بيته، وذكر هذا الرجل انه قد استلهم مفهوم هذه الأبيات من ”الخطبة الالهامية“ للقاديانى التى قال فيها:

”الحق روحانية عليه السلام فى آخر الألف السادس..... أعنى فى هذه الأيام..... أشد وأقوى وأكمل من تلك الأعوام، ولذلك لاحتاج الى الحسام ولا الى حزب المحاربين، ولذلك اختار الله سبحانه المسيح الموعود (يعنى به القاديانى نفسه) عدة من المئات كمعدة ليلة البدر من هجرة سيدنا خير الكائنات لتدل تلك العدة على مرتبة كمال تام من مراتب الترقيات، وهى أربع مائة بعد الألف من خاتم النبیین. (الخطبة الالهامية ص ٣٤ طبع الجمعية الاحمدية لاهور)

فتبين من هذه المقبسات أن النبوة الظلية، كما يزعمها القاديانى وأتباعه، نوع من النبوة يفوق نبوة سائر أنبياء بنى اسرائيل، بل هو أقوى وأكمل من نبوة سيدنا محمد ﷺ والعباد بالله العظيم. فادعائه مثل هذه النبوة كفر صريح لا شبهة فى كونه منافياً للنصوص القطعية الدالة على انه لانبى بعد رسول الله ﷺ فثبت أن مرزا غلام أحمد القاديانى وأتباعه القاديانيين خارجون عن ملة الاسلام دون أى شك و تردد.

٣..... لما ثبت ان مرزا غلام أحمد القاديانى كافر خارج عن ملة الاسلام بسبب ادعائه النبوة، فان كل من يصدق فى دعاويه و يعتبره اماماً فى الدين يجب اطاعته و اتباعه، فانه كافر أيضاً، فضلاً عن اعتباره المسيح الموعود والمهدى والمجدد، وبما أن الطائفة اللاهورية من أتباع مرزا غلام أحمد

المتبنى تعتبره المسيح الموعود والمهدي والمجدد، وأنه كان ينزل عليه وحى يجب اتباعه، فحكمها فى الخروج عن الاسلام كحكم الطائفة القاديانية سواء بسواء وان الدراسة الدقيقة لمعتقدات هذه الطائفة اللاهورية، تدل على أنه ليست هناك فرق أساسى بين معتقدات الطائفتين، وانما هو فرق لفظى انما نشأ لأسباب سياسية.

وتوضيح ذلك أنه لم يكن هناك أى فرق بين الطائفتين فى حياة مرزا غلام احمد لافى عهد خليفته الاول حكيم نور الدين، وكان جميع أتباع مرزا غلام احمد خلال هذه المدة الطويلة يلقبونه نبيا ورسولا، وبقى محمد على اللاهورى (رئيس الطائفة اللاهورية) برهة من الزمن رئيس تحرير لمجلة ريويو آف ريليجنز، ولم يزل فى كتاباته فى تلك المجلة يلقب مرزا غلام احمد نبيا ورسولا، ويعترف له بجميع صفات النبوة دون أى فرق بينه وبين أتباع مرزا الآخرين، فيقول مثلا: "مهما يفسر المخالف، الا أننا قاتلون: ان الله قادر على أن يخلق نبيا ويختار صديقا..... والذى يابعناه (اى المرزا) كان صادقا، وكان رسول الله المختار المقدس." (مجلة "الفرقان" يناير ١٩٣٢م نقل عن جريدة "الحكم" ١١ يوليو ١٩٠٨م)

وقد نشرت صحيفة الجماعة اللاهورية "بيغام صلح" بيانا عن الجماعة اللاهورية كلها وهذا نصيه.

"نحن نرى حضرة المسيح الموعود والمهدي المعهود نبى هذا العصر ورسوله ومنقذه." ولكن عند ما توفى خليفته الاول حكيم نور الدين، واختار كثير من الناس مرزا بشير الدين خليفته الثانى، حدث هناك نزاع سياسى بين محمد على اللاهورى ومرزا بشير الدين محمود، واعتزل محمد على اللاهورى عن الجماعة القاديانية، وأسس هناك جماعته، وأصدر من قبلها قرارا، وهذا نصيه:

"انا نجز اختيار مرزا بشير الدين محمود كامير لمجرد أن يبيع غير الأحمد بين باسم أحمد، ويدخله فى السلسلة الأحمدية، ولكن لانرى الحاجة الى أن يبيعه الأحمديون ثانيا..... وليس للأمير ان يتصرف فى حقوق رئيس الجمعية الأحمدية و امتيازاته التى منحها له حضرة المسيح الموعود، واختاره لنفسه ثانيا." (الفرقان يناير ١٩٣٢م نقل عن "بيغام صلح" ٢٣ مارس ١٩١٣م) قد تبين من هذا القرار أن الجماعة اللاهورية لم يكن لها أى اعتراض على الجماعة القاديانية ولم يرم مرزا بشير الدين غير أهل للخلافة، وانما كان النزاع فى أن تفوض كل الاختيارات الى الجماعة اللاهورية لا الى الخليفة.

وبناء على هذا الخلاف السياسى لما بدأت الجماعة القاديانية تضطهد الجماعة اللاهورية فى مجالات الحياة، اضطرت الجماعة اللاهورية الى اكتساب عطف المسلمين، وبدأوا يقولون انهم لا يرون مرزا غلام أحمد نبيا، بل يعتبرونه المسيح الموعود والمهدي والمجدد من غير أن يعلن برجوعه من كتاباته السابقة.

والحق أن تقولهم هذا ليس الا حيلة لفظية، فان الجماعة اللاهورية تقصد من لفظ

المسيح الموعود والمهدى والمجدد، عين ماتقصده الجماعة القاديانية من لفظ "النبي الظلي" و"البروزي"، وهذا محمد على اللاهوري يقول في كتابه، "النبوّة في الاسلام"، وقد الفه بعد انفصال جماعته عن الجماعة القاديانية:

"ان المسيح الموعود في كتاباته السابقة واللاحقة قرر أصلا واحدا، وهو أن باب النبوّة مسدود، غير أن نوعا من النبوّة يمكن الحصول عليه، ولا نقول: ان باب النبوّة مفتوح، بل نقول: ان باب النبوّة مسدود، غير أن ولا نقول: انه يمكن لشخص ان يصير نبيا، بل نقول: ان نوعا من النبوّة يمكن الحصول عليه عن طريق اتباع النبي ﷺ وهو الذي سمي بالمبشرات في مكان، وبالنبوة الجزئية في مكان آخر، وبالمحدثية في موضع، وبكثرة المكالمات في موضع آخر، مومها تغيرت الأسماء، فقد تقرررت علامته، وهي أنه يحصل باتباع الانسان الكامل محمد ﷺ وبالنفاء في الرسول وهو مستفاض من النبوّة المحمدية، وهو نور المصباح النبوي، وليس شيئا مستقلا بل هو ظل." (النبوّة في الاسلام ص ١٥٨)

ليس هذا تلاعب بالالفاظ لبيان فلسفة الظل والبروز التي سبق ذكرها في عبارات الجماعة القاديانية، فان كان الامر كذلك..... وهو كذلك..... فهل يبقى هناك فرق بين الجماعة القاديانية والجماعة اللاهورية؟ ثم ان هذا ليست عقيدة محمد علي فحسب، بل هي عقيدة الجماعة اللاهورية كلها، فقد صرح مندوب الجماعة اللاهورية في المناقشة التي جرت بين الفريقين في راولبندى، وقد نشرها الفريقان على نفقتهما قائلا:

"ان حضرته..... المرزا..... ظل كامل من ظلال النبي ﷺ ولذلك سميت زوجته..... "بأم المومنين"..... وهذا ايضا مرتبة ظلية."

واعترف ايضا قائلا:

"ان حضرة المسيح الموعود ليس نبيا، غير ان نبوة محمد ﷺ انعكست عليه."

(مباحث راولبندى ص ١٩٦)

وكل هذه العقائد يؤمن بها الجماعة اللاهورية حتى اليوم، وقد تبين من هذا أن الخلاف بين الجماعتين هو خلاف لفظي فقط، فالجماعة اللاهورية وان كانت تسمى المرزا بلقب "المسيح الموعود" و"المجدد" غير أنها تعنى من هذه الكلمات نفس المعنى الذي تعنيه الجماعة القاديانية من الفاظ "النبي الظلي" و"البروزي" و"النبي غير التشريعي" او "النبي من الامة."

ولا فرق بين الطائفتين من حيث أن كليهما تعتقد ان أن مرزا غلام احمد القادياني المتبني كان ينزل عليه وحى يجب اتباعه على سائر الناس، وأن جميع ماكتبه او ادعاه في كتاباته حق، يجب اطاعته على كل مسلم، بل يصرح محمد على اللاهوري، في مقدمة كتابه "النبوّة في الاسلام"، أن الطائفة اللاهورية أشد ايمانا بالمرزا غلام احمد بالنسبة الى الطائفة القاديانية. فيقول مخاطبا الطائفة القاديانية:

"انكم يجعله (اي المرزا) نبيا كاملا، لا تعترفون له برتبة أعلى مما نعترف به نحن، بجعل نبوته جزئيا، والحق أننا نؤمن بوجود اتباع وحيه الى حد مساو لما تؤمنون، بل اننا نؤمن به عملا،

أكثر مما يؤمنون به.”

(النوبة في الاسلام، ص ٢٣ طبع لاهور ١٩١٥م)

واما المسئلة الثانية التي تدعى الطائفة اللاهورية انها تمتاز فيها عن الطائفة القاديانية هي مسئلة تكفير المسلمين، فتدعى الطائفة اللاهورية أنها لا تكفر مسلما لا يؤمن بمرزا غلام احمد القادياني، بينما الطائفة القاديانية تكفر جميع المسلمين الذين لا يؤمنون به.

والحقيقة انه لا فرق بين الطائفتين عملا من هذا الجهة ايضا، لأن الطائفة اللاهورية تقول: لا تكفر من لم يؤمن بمرزا، ولكن تكفر من ”كذبه“ او ”كفره“ وظاهر أن كل من لا يؤمن بمرزا غلام احمد فانه يكذبه في دعاويه، ولا يوجد على وجه الارض من لا يؤمن بمرزا بعد علم بدعاويه ثم يزعمه صادقا ولا يكذبه، فهناك بين العارفين بمرزا غلام احمد قسمان لا ثالث لهما، اما المؤمنون به، واما المكذبون اياه، وكل من يكذب بمرزا غلام احمد فهو كافر عند الطائفة اللاهورية، فيقول محمد علي اللاهوري في كتابه ”رد تكفير اهل القبلة.“

”ان حضرة المسيح الموعود لم يعتبر انكاره أو انكار دعواه سببا للکفر وانما جعل سبب التکفير هو انه کفره مفتريا، فعاد عليه الکفر بناء على الحديث الذي يرد الکفر على المكفر اذا لم يكن هو كافرا.“

ويضيف الى ذلك قائلا:

”لأن المكفر والمكذب متساويان معنى، أى من يكفر المدعى المرزا ومن يكذبه متساويان معنى أى كلاهما يكفرانه فلذلك كلاهما داخلان فى الکفر فى ضوء، هذا الحديث.“
(رد تكفير اهل القبلة ص ٢٩ و ٣٠ طبع ١٩٢٢م)

ومن هذه الجهة فانه لا فرق بين الطائفتين من أتباع المرزا فى مسئلة التکفير أيضا. وبعد اثبات ما ذكرنا فانه يوجد فى الطائفة اللاهورية أسباب تالية يكفى كل واحد منها فى تكفيرهم.

(١) لقد ثبت قطعا أن مرزا غلام احمد ليس هو المسيح الذى وعد به عند قرب الساعة، وأن الاعتراف بكونه ذلك المسيح الموعود تكذيب للقرآن الكريم، والسنة المتواتر واجماع الامة، ولما كانت الطائفة اللاهورية تؤمن بان المرزا هو المسيح الموعود فانها كافرة خارجة عن الاسلام.

(٢) قد ثبت قطعا أن مرزا غلام احمد ادعى النبوة فى تقولاته وكتابات، وأهان الأنبياء عليهم الاسلام وفضل نفسه على جميع الانبياء فلا يبقى مسلما من اعتبره اماما فى دينه.

(٣) سبق ان ذكرنا أن الجماعة اللاهورية تعتقد أن مرزا غلام أحمد ظل و بروز للنبي ﷺ والعايا بالله وان نبوة محمد ﷺ قد انعكست فيه، وبهذا الاعتبار يصح اطلاق النبوة عليه، وان هذه العقيدة لاتسعها دائرة الاسلام أبدا.

(٤) وعلاوة على دعوى النبوة، فان مؤلفات مرزا غلام احمد مليئة بالكفريات الأخرى وان الجماعة اللاهورية تؤمن بجميع هذه الكفريات و تعتبر كتب هذا المتنبي حجة واجب الاطاعة، فتشازك مرزا غلام احمد القادياني فى جميع كفرياته.

ان كون رجلا مسلما أو كافرا يتوقف على عقائده و افكاره، وان هذه المسئلة و مسئلة عقيدية و كلامية بحتة، ولا يجوز أن يتدخل فيها رجل ليس له معرفة بعلوم القرآن والسنة، ولا يجوز "لمحكمة علمانية" أن تحكم فى هذه المسئلة الدينية الخالصة، ولا سيما بعد ما بت المسلمون فى مسئلة اسلام القاديانيين برأى انعقد الاجماع عليه، فلو حكم محكمة علمانية بحكم مضار لما اجمعت عليه الأمة الاسلامية لن يقبل حكمها فى ذلك شرعا، وان رأيها فى ذلك لا توازى حجة خردل. والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه احكم و اتم. و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين.

قرارات الفتوى

الصادرة

عن الدورة الثانية لمجلس مجمع الفقه الاسلامى

بجدة من ١٦.١٠ ربيع الثانى ١٤٠٦/٥١٢.٢٢ ديسمبر ١٩٨٥ء

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد خاتم النبيين و على آله و صحبه.

قرار رقم (٣)

بشان القاديانية

اما بعد:

فان مجلس مجمع الفقه الاسلامى المنبثق عن منظمة المؤتمر الاسلامى فى دورة انعقاد مؤتمره الثانى بجدة عن ١٦.١٠ ربيع الثانى ١٤٠٦/٥١٢.٢٢ ديسمبر ١٩٨٥ء.

بعد ان نظر فى الاستفتاء المعروض عليه من "مجلس الفقه الاسلامى فى كيتاون بجنوب افريقيا، بشأن الحكم فى كل من (القاديانية) والفئة المتفرعة عنها التى تدعى (اللاهورية) من حيث اعتبارهما فى عداد المسلمين او عدمه و بشأن صلاحية غير المسلم للنظر فى مثل هذه القضية.

وفى ضوء ما قدم لاعضاء المجمع من أبحاث و مستندات فى هذا الموضوع عن (ميرزا غلام احمد القاديانى) الذى ظهر فى الهند فى القرن الماضى و اليه تنسب نحلة القاديانية واللاهورية.

وبعد التأمل فيما ذكر من معلومات عن هاتين النحلتين وبعد التأكد من أن (ميرزا غلام احمد) قد ادعى انه نبي مرسل يوحى اليه و ثبت عنه هذا فى مؤلفاته التى ادعى ان بعضها وحي انزل عليه وظل طيلة حياته ينشر هذه الدعوى. و يطلب من الناس فى كتبه و اقواله الاعتقاد بنبوته ورسالته، كما ثبت عنه انكسر كثير مما علم من الدين بالضرورة كالجهاد ضد الكفار واعداء المسلمين المستعمرين لبلادهم.

وبعد ان اطلع المجمع (ايضاً) على ما صدر عن (المجمع الفقهي بمكة المكرمة) فى الموضوع نفسه.

قرر مایلی:

۱..... ان ما ادعا (میرزا غلام احمد) من النبوة والرسالة ونزول الوحي عليه انكار صريح لما ثبت من الدين بالضرورة ثبوتاً قطعياً يقينياً من ختم الرسالة والنبوة بسيدنا محمد ﷺ وانه لا ينزل وحي على أحد بعده وهذه الدعوى من (میرزا غلام احمد) تجعله و سائر من يوافقونه عليها مرتدين خارجين عن الاسلام. واما (اللاهورية) فانهم كلقاديانية في الحكم عليهم بالردة، بالرغم من وصفهم (میرزا غلام احمد) بانه ظل و بروز لنبينا محمد ﷺ.

۲..... ليس لمحكمة غير اسلامية، او قاضى غير مسلم، أن يصدر الحكم بالاسلام او الردة، ولا سيما فيما يخالف ما أجمعت عليه الامة الاسلامية من خلال مجامعها و علمائها، وذلك لان الحكم بالاسلام او الردة، لا يقبل الا اذا صدر عن مسلم عالم بكل ما يتحقق به الدخول في الاسلام، أو الخروج منه بالردة، و مدرك لحقيقة الاسلام أو الكفر، و محيط بما ثبت في الكتاب والسنة والاجماع: فحكم مثل هذه المحكمة مردود لعدم الاختصاص. والله اعلم.

حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے ارشادات

☆..... اگر بہر دین کے طور پر بھی کسی کو نبی مانا تھا تو نقل مطابق اصل تو ہوتی۔ شکل دیکھو، فہم دیکھو، فراست دیکھو مرزا غلام احمد قادیانی نبیوں کا مقابلہ کرتا ہے۔

☆..... ہماری غیرت کا اصل تقاضا تو یہ ہے کہ دنیا میں ایک قادیانی بھی زندہ نہ ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ پکڑ پکڑ کر ان خبیثوں کو مار دے۔

☆..... عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا فرض ہے۔ اس کا انکار کفر ہے۔ اور اس کی تاویل کرنا زبج و ضلال اور کفر و الحاد ہے۔

☆.....☆.....☆

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَنْ آمَنَ بِمَا نَزَّلْنَا مِنْ كِتَابٍ غَيْرَ مُنَافٍ لِمَا فِي كِتَابِهِ
فَإِنَّهُ يَتَقَرَّبُ إِلَى اللَّهِ بِمَا كَسَبَ مِنْ عَمَلٍ نَقِيٍّ

مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانیوں کو دفن کرنا جائز نہیں

حضرت مولانا عبداللہ کلام

بسم الله الرحمن الرحيم!

سوال اگر کوئی امام کسی مرزائی کا جنازہ پڑھا دے اور امام کو یہ علم بھی نہیں تھا کہ وہ مرزائی ہے۔ جب کہ محلے کے مسلمانوں کو معلوم تھا کہ یہ مرزائی ہے اور کفن و دفن کا انتظام بھی محلے والے مسلمانوں نے کیا ہے اور مسلمانوں کے قبرستان میں اس کو دفنایا ہے۔ مسلمانوں کا مذکورہ مرزائی کے ساتھ یہ معاملہ کرنا کیسا ہے؟۔ نیز امام کے نماز جنازہ پڑھانے سے اس کا نکاح باقی ہے یا ٹوٹ گیا؟ اور اسی طرح سے ان مسلمانوں کا نکاح (جنہوں نے اس کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی مرزائی کا علم ہونے کے باوجود) باقی ہے یا ٹوٹ گیا؟۔ براہ کرم دلائل سے جواب عنایت فرمائیں۔ مستفتی غوث بخش سکھر

الجواب باسمہ تعالیٰ!

صورت مسئلہ میں اولایہ بات سمجھنی چاہئے کہ مرزائی با اتفاق علمائے امت، کافر، محارب، زندیق اور مرتد ہیں۔ ان کو کسی بھی اعتبار سے عزت اور شان کا مرتبہ نہیں دینا چاہئے اور اسلام کی غیرت ایک لمحہ کے لئے یہ برداشت نہیں کرتی کہ اسلام اور ملت اسلامیہ کے دشمنوں سے کسی نوعیت کا کوئی تعلق اور رابطہ رکھا جائے۔ قرآن کریم میں ایسے لوگوں کے ساتھ کلیتاً قطع تعلق کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ سورۃ مائدہ میں ارشاد ہے کہ:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فإِنَّهُ مِنهُم ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ ٥١“ ﴿اے ایمان والو! مت بناؤ یہود اور نصاریٰ کو دوست۔ وہ آپس میں دوست ہیں ایک دوسرے کے اور جو کوئی تم میں سے دوستی کرے ان سے تو وہ انہی میں ہے۔ اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالم لوگوں کو۔﴾

اس آیت کے تحت امام ابو بکر بھصا رازی تفسیر احکام القرآن میں لکھتے ہیں کہ:

”وفى هذه الآية دلالة على ان الكفار لا يكون ولياً للمسلمين لافى التصرف ولا فى النصرة وتدل على وجوب البرائة عن الكفار والعداوة بهم لان الولاية ضد العداوة فاذا امرنا بمعاداة اليهود والنصارى لكفرهم فغيرهم من الكفار بمنزلتهم والكفرمة واحد ۚ ص ٤٤٤ ج ٢“ ﴿اس آیت میں اس امر پر دلالت ہے کہ کافر مسلمانوں کا ولی (دوست) نہیں ہو سکتا۔ نہ تو معاملات میں اور نہ امداد و تعاون میں اور اس سے یہ امر بھی واضح ہو جاتا ہے کہ کافروں سے برأت اختیار کرنا اور اس سے عداوت رکھنا واجب ہے۔ کیونکہ ولایت عداوت کی ضد ہے اور جب ہم کو یہود و نصاریٰ سے ان کے کفر کی وجہ سے عداوت رکھنے کا حکم ہے تو دوسرے کافر بھی انہی کے حکم میں ہیں۔ کیونکہ سارے کافر ایک ہی ملت کے حکم میں ہیں۔﴾

نیز دوسری جگہ سورۃ انعام میں حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے کہ:

”وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِى آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِى حَدِيثٍ

غیرہ ۰ واما ينسينك الشيطان فلا تقعد بعد الذكرى مع القوم الضالين ۰ انعام ۶۸ ﴿اور جب تو دیکھے ان لوگوں کو کہ جھگڑتے ہیں ہماری آیتوں میں تو ان سے کنارہ کر۔ یہاں تک کہ مشغول ہو جائیں کسی اور بات میں اور اگر بھلا دے تجھ کو شیطان تو مت بیٹھ یاد آنے کے بعد ظالموں کے ساتھ﴾
اس آیت کے ذیل میں امام ابوبکر صا رازمی رقمطراز ہیں کہ:

”وهذا ايدل على ان علينا ترك مجالسة الملحدين وسائر الكفار عند اظهارهم الكفر والشرك وما لا يجوز على الله تعالى اذا لم يمكننا انكاره ۰ ص ۲ ج ۳“ ﴿یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ہم (مسلمانوں) پر ضروری ہے کہ ملاحدہ اور تمام کفار سے جب ان کے کفر و شرک اور اللہ تعالیٰ پر ناجائز باتیں کہنے کی روک تھام نہ کر سکیں تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کر دیں۔﴾
مندرجہ ذیل عبارات کی رو سے معلوم ہوا کہ قادیانیوں کے ساتھ مکمل قطع تعلق کرنا چاہئے۔ رہا یہ سوال کہ اگر کسی کا کوئی رشتہ دار قادیانی ہو اور وہ مر جائے تو اس کی تجہیز و تکفین کی کیا صورت ہوگی؟۔ اور اسلامی نقطہ نظر سے ایسے شخص کے بارہ میں کیا رویہ اختیار کرنا چاہئے؟۔

چونکہ یہ سوال بہت سارے ذہنوں کی خلش کا ذریعہ ہے۔ اس لئے ذیل میں ہم مختصر اُن کو بیان کر دیتے ہیں:
اول اگر اس کافر و مرتد قادیانی کے ہم مذہب موجود ہوں تو اس مردار کو انہی کے سپرد کر دیا جائے۔ اس صورت میں کسی مسلمان کو اس کی تجہیز و تکفین میں شرکت کرنا درست نہیں۔

دوم اگر اس کا کوئی ہم مذہب موجود نہیں تو ایسی مجبوری کی صورت میں ایسے شخص کو غسل اس طرح دیا جائے جیسے ایک ناپاک کپڑے کو دھویا جاتا ہے اور اسے ایک کپڑے میں لپیٹ دیا جائے۔ مگر ان میں سے کسی کام میں بھی سنت کی رعایت نہ کی جائے۔ بلکہ یہ سارے کام سر سے بوجھ کو اتارنے کے لئے انجام دیئے جائیں۔ چنانچہ در مختار علی ہامش ردالمحتار میں ہے کہ:

”فيغسله غسل الثوب النجس ويلفه في خرقه ۰ ص ۶۵۷ ج ۱“ ﴿اسے اس طرح (کراہت سے) غسل دیا جائے جیسے ناپاک کپڑے کو دھویا جاتا ہے اور اسے کسی کپڑے میں لپیٹ دیا جائے۔﴾
اسی وجہ سے فقہاء نے لکھا ہے کہ مرتد کو مسنون طریقے سے غسل و کفن دینا ممنوع اور گناہ ہے۔ چنانچہ فتاویٰ خیر یہ میں ہے کہ:

”فان راعى مانصت العلماء عليه في غسل المسلم وتكفينه ودفنه فقد ارتكب محظورا بلا شك لانه ممنوع عنه شرعاً ۰ على حامش الفتاوى الحامديه ۰ مكتبه حبيبہ كوئٹہ ۰ فتاویٰ خیر یہ ج ۱ ص ۲۵“ ﴿اگر کسی شخص نے کسی غیر مسلم کی تجہیز و تکفین اور دفن میں علماء کے ذکر کردہ ان امور مسنونہ کی رعایت کی جو مسلمانوں کے لئے ہیں تو وہ گناہ کا مرتکب ہوا۔ کیونکہ بلاشبہ ان تمام امور کی

رعایت کفار کے حق میں ممنوع ہے۔ ﴿

سوم..... جس طرح کافر کو سنت کے مطابق غسل و کفن دینا جائز نہیں۔ اسی طرح کسی کافر کی نماز جنازہ پڑھنا بھی جائز نہیں۔ جیسا کہ سورۃ توبہ میں ارشاد باری ہے کہ:

”ولا تصل علی احد منهم مات ابدآ ولا تقم علی قبره • انهم کفروا باللہ ورسوله و ماتوا و هم فاسقون • توبہ ۸۴“ ﴿ اور نماز نہ پڑھو ان میں سے کسی پر جو مر جائے کبھی اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر وہ منکر ہوئے اللہ اور اس کے رسول سے اور وہ مر گئے نافرمان۔ ﴿

اس آیت کے تحت امام ہماص رازی تفسیر احکام القرآن میں لکھتے ہیں کہ:

”و حظرها (ای الصلوٰۃ) علی موتی الکفار..... الخ • ص ۱۴۴ ج ۳“ ﴿ اور اس میں کفار کے موٹی پر جنازہ پڑھنے کی ممانعت ہے۔ ﴿

پس جن مسلمانوں نے مرزائی مرتد کا جنازہ پڑھا ہے۔ اگر وہ اس کے عقائد سے واقف تھے کہ یہ شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتا ہے۔ اس کی وحی پر ایمان رکھتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کا منکر ہے۔ اس علم کے باوجود اگر انہوں نے اس کو مسلمان سمجھا اور مسلمان سمجھ کر اس کا جنازہ پڑھا تو ان تمام لوگوں کو جو جنازے میں شریک تھے اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہئے۔ کیونکہ ایک مرتد کے عقائد کو اسلام سمجھنا کفر ہے۔ اس لئے ان کا ایمان بھی جاتا رہا اور نکاح بھی باطل ہو گیا۔ ان میں سے کسی نے اگر حج کیا تھا تو اس پر دوبارہ حج کرنا بھی لازم ہے۔ چنانچہ بحر الرائق میں ہے کہ:

”والا صل ان من اعتقد الحرام حلالاً فان کان حراماً لغيره کمال الغير لایکفرو ان کان لعینه فان کان دلیلة قطعیا کفرو الا فلا وقیل التفصیل فی العالم اما الجاهل فلا یفرق بین الحلال والحرام لعینه ولغيره وانما الفرق فی حقه انما کان قطعیا کفر به والا فلا یکفر اذا قال الخمر لیس بحرام..... الخ • ص ۱۲۲، ۱۲۳ ج ۵“ ﴿ ہذا فی رد المختار ص ۳۱۱ ج ۳ والہندیہ ص ۲۷۲ ج ۲“ ﴿ (تکفیر کے باب میں) قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو شخص کسی حرام چیز کے حلال ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو اور وہ شے فی نفسہ حرام نہیں (جیسے غیر کا مال) تو اسے کافر نہیں کہا جائے گا اور اگر وہ چیز فی نفسہ حرام ہے تو اس کے حلال ماننے والے کو کافر کہا جائے گا۔ بشرطیکہ اس کی حرمت قطعی دلیل سے ثابت ہو (جیسے شراب، خنزیر وغیرہ) ورنہ نہیں۔ حضرات علماء میں سے بعض کی رائے یہ ہے کہ یہ تفصیل اس شخص کے لئے ہے جو حرام بعینہ اور حرام بغیرہ کے فرق کو سمجھتا ہو۔ اس کے لئے اصول یہ ہے کہ اگر کسی امر قطعی کی حرمت کا انکار کرے تو کافر ہو جائے گا۔ ورنہ نہیں۔ جیسے اگر کوئی کہے کہ شراب حرام نہیں۔ تو اس کو کافر کہا جائے گا۔ ﴿

البتہ اگر امام صاحب کو میت کا مرزائی کافر اور مرتد ہونا معلوم نہ تھا اور لاعلمی میں مسلمان سمجھ کر نماز جنازہ

پڑھادی تو ان کو تجدید ایمان و تجدید نکاح کی ضرورت نہ ہوگی۔ یہی حکم ہر شخص کا ہوگا جس نے لاسمی میں اس جنازے میں شرکت کی۔ البتہ بے احتیاطی ہوئی۔ کیونکہ تحقیق نہیں کی گئی۔ اس لئے توبہ و استغفار کریں۔

چہارم..... مسنون طریقے سے کافر کو دفن کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ بلکہ ایسے شخص کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا ہی جائز نہیں۔ چنانچہ درمختار علی ہاشم رد المحتار میں ہے کہ:

”واما المرتد فیلسقی فی حفرة کالکب هکذا فی الہندیۃ ۰ ص ۲۰۷ ج ۱ ص ۱۶۰ ج ۱“

﴿اور (مرتد کی میت) کو کتے کی طرح ایک گڑھے میں پھینک دیا جائے﴾

مزید علامہ ابن عابدین شامی میں لکھتے ہیں کہ:

”ویکړه ان یدخل الکافر فی قبر قریبه المسلم لیدفنه ۰ حوالہ مذکورہ بالا“ ﴿کسی کافر

کو اپنے قریبی رشتہ دار مسلمان کی قبر میں (دفن کرنے کی غرض سے) اترا تا بھی ممنوع ہے۔﴾

کفایہ شرح ہدایہ میں ہے کہ:

”لان الموضع الذی فیہ الکافر ینزل فیہ اللعن والسخط والمسلم یحتاج الی نزول

الرحمة فی کل ساعة فینزل قبره من ذالک ۰ ص ۹۵ ج ۲“ ﴿چونکہ کافر کی قبر پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور لعنت برسی رہتی ہے اور مسلمانوں کو تو ہر لمحہ رحمت الہی کے نزول کی ضرورت ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے قبرستان کو اس کافروں

کے دفن سے پاک رکھا جائے۔﴾

فتح القدیر میں بھی ہے کہ اگر کوئی مسلمان مرجائے اور اس کا قریبی رشتہ دار کافر ہو۔ پھر وہ کافر اپنے رشتہ دار کی

میت کو لے کر قبر میں نہ اترے۔ بلکہ عام مسلمان یہ کام انجام دیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

”وینبغی ان لایلی ذالک منه بل یفعله المسلمون ص ۹۵ ج ۲ هکذا فی الہندیۃ ۰

ص ۱۶۰ ج ۱ والبحر الرائق ص ۱۹۱ ج ۲ وبدائع الصنائع ص ۳۱۹ ج ۱“ ﴿اور وہ (کافر) اس کے دفن

کا متولی نہیں بن سکتا۔ بلکہ اس کے بجائے عام مسلمان ہی اس کو دفن کریں۔﴾

اسی لئے فقہاء نے تصریح کی ہے کہ کافروں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہی نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ ان کو

علحدہ دفن کیا جائے گا۔ چنانچہ فتاویٰ خیرہ میں ہے کہ:

”وقال عقبۃ بن عامرو واثلة بن الاسقع یتخذ لها قبر علحدۃ وهو احوط ۰ فتاویٰ

خیرہ علیٰ حامش فتاویٰ حامدیہ ج ۱ ص ۲۶“ ﴿عقبہ بن عامر اور واثلہ بن اسقع کہتے ہیں کہ ان کے دفن کی

جگہ علیحدہ ہونی چاہئے۔﴾

ان عبارات سے واضح ہو جاتا ہے کہ کافر و مسلمان کا ایک ساتھ دفن کرنا قطعاً جائز نہیں ہے۔ اب صورت مسئلہ

میں چونکہ ایک کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیا ہے اور کافروں پر لعنت برتی ہے جس سے مسلمانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ جس کا ذکر مندرجہ بالا سطور میں آچکا ہے۔ اس لئے اس نعش کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکال دینا چاہئے۔

چنانچہ امام بخاریؒ نے اپنی جامع بخاری میں نبش قبور مشرکین کے متعلق ایک ترجمہ الباب قائم کیا ہے۔ اس کے تحت متعدد احادیث لائے ہیں۔ ملاحظہ ہو بخاری ص ۶۱ ج ۱۔ ان احادیث کے تحت فقیر العصر حضرت امام ابوحنیفہؒ وقت حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی نور اللہ مرقدہ و برود مضجعه رقمطراز ہیں:

”قوله نبش قبور المشركين اى دون غيرها من قبور الانبياء واتباعهم لمافى ذالك من الاهانة لهم بخلاف المشركين فانهم لاحرمة لهم لاعم الدرادی ص ۳۹۵ ج ۲“ ﴿مشرکین کی قبریں اکھاڑ دی جائیں۔ اس لئے کہ (اسلام میں) ان کا کوئی احترام نہیں۔ بخلاف انبیائے کرام اور ان کے تبعین کے کہ اس میں ان کی توہین ہے۔﴾

دوسری جگہ ارقام فرماتے ہیں:

”واما الكفرة فانهم لاحرج فى نبش قبورهم اذ لا حرج فى اهانتهم“ ﴿البتہ کفار کی قبریں اکھاڑنے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ ان کی توہین کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔﴾ مزید آگے لکھتے ہیں کہ:

”وان كانت قبور المشركين فينبغى ان ينبش لانها محل العذاب“ ﴿اور اگر مشرکین کی قبریں ہوں تو ان کو اکھاڑ دینا چاہئے۔ کیونکہ وہ محل عذاب ہے۔﴾ اس طرح کی عبارات فتح الباری ص ۴۳۷ ج ۱ اور عمدہ القاری ص ۳۵۰ ج ۲ میں بھی مذکور ہیں۔ فقہ کی مشہور کتاب مراقی الفلاح میں ہے:

”واما اهل الحرب فلا بأس بنبشهم احتیج اليه ص ۳۷۱“ ﴿ہكذا فى عمدة الفقہ ص ۵۳۶ ج ۳﴾ اگر ضرورت ہو تو حربی کفار کی قبریں اکھاڑ دی جائیں۔﴾

مندرجہ بالا تمام عبارات کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس مرزائی مرتد کی نعش کا مسلمانوں کے قبرستان سے نکالنا ضروری ہے۔

فقط: واللہ اعلم! کتبہ عبد اللہ کلام غنی عنہ

دارالافتاء جملۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی نمبر ۵

بشکریہ بیانات کراچی اپریل ۱۹۸۶ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
سورة الفاتحة والحمد لله الذي جعل القرآن الكريم

فتویٰ حیات مسیح علیہ السلام

شائع کردہ!

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی^{رحمۃ اللہ علیہ}

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حیات حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے قیامت کے قریب دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کے بارہ میں زعمائے ملت کے اہم ترین فتوے جو حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی مرحوم نے عرب و عجم کے علماء کرام سے محنت شاقہ سے حاصل کیے اور اگست ۱۹۹۳ء میں کتابی شکل میں ان کو شائع کیا۔ کتابی شکل میں شائع کرتے وقت اس کا نام ”فتاویٰ حیات مسیح علیہ السلام“ رکھا گیا پیش خدمت ہے۔ اس میں چودہ ملکوں کے ۲۹۱ علماء کرام کے فتویٰ جات ہیں۔ (مرتب)

وائس چانسلر اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ، رئیس ریاستہ الجوث العمیہ
والافتاء والدعوة والارشاد الرياض، ممبر مجلس شوریٰ سعودی عرب
جناب فضیلت مآب الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کافتویٰ

۱..... حیات مسیح علیہ السلام کا منکر کافر ہے

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام على عبده ورسوله وخيرته
من خلقه محمد بن عبد الله و على آله وصحبه ومن سار سيرته واهتدى بهداه الى يوم الدين.
اما بعد: فقد وردنا سوال من باكستان بافضاء الاخ في الله الشيخ منظور احمد رئيس
الجامعة العربية والناظم الاعلى للإدارة المركزية للدعوة والارشاد جنيوت باكستان الغربية وهذا
نص السؤال.

السؤال!

ماقول السادة العلماء الكرام في حياة سيدنا عيسى عليه السلام و رفعه الى السماء بجسده
العنصري الشريف، ثم نزوله من السماء الى الارض قرب يوم القيامة وان ذلك النزول من اشراف
الساعة. وما حكم من انكر نزوله يوم القيامة وادعى انه صلب ولكنه لم يمت بذلك بل هاجر الى
كشمير و عاش فيها طويل ومات فيها بموت طبعي وانه لا ينزل قبل الساعة افنونا ماجورين. (انتهى)

سوال

ہمارے مخلص بھائی مولانا منظور احمد چنیوٹی پرنسپل جامعہ عربیہ و ناظم اعلیٰ ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد
چنیوٹ مغربی پاکستان کی طرف سے ہمیں ایک سوال پہنچا ہے جس کا اصل متن یہ ہے۔

علماء کرام کا کیا فتویٰ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور جسم مبارک کے ساتھ آسمان پر تشریف لے
جانے اور قیامت کے قریب دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کے متعلق، نیز کیا آپ کا آسمان سے دنیا میں تشریف لانا
واقعی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے؟ اور جو ان کے قیامت کے قریب نزول کا منکر ہو اس کا کیا حکم ہے، نیز جو
فحش یہ دعویٰ کرے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر لٹکایا گیا تھا لیکن اس سے تو آپ کی موت واقع نہ ہوئی البتہ
آپ وادی کشمیر کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے اور وہاں پر کافی زندگی گزاری اور وہیں اپنی طبعی موت سے
وفات پا گئے اور یہ کہ اب وہ قیامت کے قریب آسمان سے نہیں اتریں گے، ہمیں اس بارے میں فتویٰ عنایت
فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائیں۔

الجواب!

وبالله الاستعان و عليه التكلان ولا حول ولا قوة الا بالله.

قد تظاهرت الأدلة من الكتاب والسنة على ان سيدنا عيسى بن مريم عبده ورسوله قد رفع الى السماء بجسده الشريف و روحه وانه لم يموت ولم يقتل لم يصلب وانه ينزل في آخر الزمان فيقتل الدجال، ويكسر الصليب ويقتل الخنزير ويصنع الجزية ولا يقبل الا الاسلام. ولبت ان ذلك النزول من اشرار الساعة وقد اجمع علماء الاسلام الذين يعتد باقوالهم على ما ذكرنا، و انما اختلفوا في التوفى المذكور في قول الله عز وجل اذ قال الله يا عيسى اني متوفيك ورافعك الي. (ال عمران ٥٥)

على اقوال

احدها ان المراد بذلك وفاة الموت لانه الاظهر من الاية بالنسبة الى من لم يتامل بقية الأدلة ولان ذلك قد تكرر في القرآن الكريم بهذا المعنى مثل قوله تعالى قل يتوفكم ملك الموت الذي وكل بكم. (سجدة ١١) وقوله سبحانه وتعالى. ولو ترى اذيتو في الذين كفروا الملائكة (انفال ٥٠) و آيات اخرى قد ذكر فيها التوفى بمعنى الموت وعلى هذا المعنى يكون في الايات تقديم وتأخير.

القول الثاني

معناه القبض، نقل ذلك ابن جرير في تفسيره عن جماعة من السلف، واختاره ورجحه على ماسواه و عليه فيكون معنى الاية اني قابضك من عالم الارض الى عالم السماء وانت حي و افعك الي، ومن هذا المعنى قول العرب "توفيت مالي من فلان اى قبضة كله وافيا."

القول الثالث

ان المراد بذلك وفاة النوم لان النوم يسمى وفاة. وقد دلت الأدلة على عدم موت عليه السلام فوجب حمل الاية على وفاة النوم جمعا بين الأدلة كقوله سبحانه.

وهو الذي يتوفكم بالليل (انعام ٦٠) وقوله عز وجل. الله يتوفى الانفس حين موتها والتي لم تمت في منامها فيمسك التي قضى عليها الموت ويرسل الاخرى الى اجل مسمى. (زمر ٣٢)

والقولان الاخيران ارجح من القول الاول، وبكل حال فالحق الذي دلت عليه الأدلة البينة و تظاهرت عليه البراهين انه عليه الصلوة والسلام رفع الى السماء حيا وانه لم يموت بل لم ينزل عليه السلام حيا في السماء الى ان ينزل في آخر الزمان و يقوم باذا المهمة التي اسندت اليه، المبينة في الحاديث الصحيحة الثابتة عن محمد رسول الله ﷺ ثم يموت بعد ذلك الموت التي كتبها الله عليه ومن هنا يعلم ان تفسير التوفى بالموت قول ضعيف مرجوح.

واما من زعم انه قد قتل او صلب فصريح القرآن يرد قوله و يبطله وهكذا قول من قال انه لم يرفع الى السماء و انما هاجر الى كشمير و عاش بها طويلا ومات فيها بموت طبعي وانه لا ينزل

قبل الساعة و انما ياتى مثله فقولہ ظاهر البطلان بل هو من اعظم الفدية على الله والكذب عليه و على رسوله ﷺ و هكذا قول من قال انى آت و اودى هذه المهمة كالفاديانى فقولہ من اوضح الكذب فان المسيح عليه الصلوة والسلام لم ينزل الى وقتنا هذا وسوف ينزل فى مستقبل الزمان كما اخبر بذلك رسول الله ﷺ و مما تقدم يعلم السائل و غيره ان من قال ان المسيح قد قتل او صلب او قال انه هاجر الى كشمير ومات بها موتا طبعيا ولم يرفع الى السماء او قال انه آت او ياتى مثيله وانه ليس هناك مسيح ينزل من السماء فقد اعظم على الله الفدية.

بل هو مكذب لله ورسوله ﷺ ومن كذب الله ورسوله فقد كفر.

و الواجب ان يستتاب من قال مثل هذه الاقوال و ان توضح له الادله من الكتاب والسنة فان تاب ورجع الى الحق والاقتل كافرا.

والادلة على ذلك كثيرة معلومة منها قوله سبحانه فى نشان عيسى عليه الصلوة والسلام فى سورة النساء:

وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم وان الذين اختلفوا فيه لفى شك منه م ما لهم به من علم الا اتباع الظن وما قتلوه يقيناً بل رفعه الله اليه وكان الله عزيزاً حكيماً. (نساء: ١٥٤)

ومنها ما تواترت به الاحاديث عن رسول الله ﷺ منها:

”انه عليه الصلوة والسلام ينزل فى آخر الزمان حكماً مقسطاً فيقتل مسيح الضلالة و يكسر الصليب و يقتل الخنزير و يضع الجزية ولا يقبل الا الاسلام.

وهى احاديث متواترة مقطوعة بصحتها عن رسول الله ﷺ وقد اجمع علماء اسلام على تلقيها بالقبول والايمان بمادلت.

عليه و ذكروا ذلك فى كتب العقائد، فمن انكسرها متعلقا بانها اخبار احاد لا تفيد القطع او تناولها على ان المراد بذلك تمسك الناس فى آخر الزمان باخلاق المسيح عليه السلام من الرحمة و العطف واخذ الناس بروح الشريعة و مقاصدها ولبابها. لا بظواهرها فقولہ ظاهر البطلان، مخالف لما عليه آئمة الاسلام بل هو صريح فى رد النصوص الثابتة المتواترة و جنائية على الشريعة الغراء.

وجراة شيعه على الاسلام و اخبار المعصوم عليه الصلوة والسلام و تحكيم للظن والهوى و خروج عن جادة الحق والهدى لا يقدم عليه من له قدم راسخ فى علم الشريعة و ايمان صادق بمن جاء بها و تعظيم لا حکامها و نصوصها، والقول بان احاديث المسيح اخبار احاد لا تفيد القطع قول ظاهر الفساد لانها احاديث كثيرة مخرجة فى الصحاح، والسنن، والمسائيد، متنوعة الا سائيد والطرق متعددة المخارج، وقد توفرت فيها مشروط التواتر، فكيف يجوز لمن له ادنى بصيرة فى الشريعة ان يقول باطراحها و عدم الاعتماد عليها ولو سلمنا انها اخبار احاد فليس كل الاخبار الاحاد لا تفيد القطع بل الصحيح الذى عليه اهل التحقيق من اهل العلم.

ان الاخبار الاحاد اذا تعددت طرقها و استقامت اسانيدھا و سلمت من المعارض

المقاوم تفید القطع، والاحادیث فی هذا الباب بهذا المعنى فانها احادیث مقطوعة بصحتها متعددة الطرق والخارج و ليس فی الباب مايعارضها فهى مفيدة للقطع، سواء قلنا انها متواترة او اخبار احاد، وبذلك يعلم السائل وغيره بطلان هذه الشبهة وانحراف قائلها عن جادة الحق والصواب واشنع من ذلك واعظم فى البطلان والجرأة على الله سبحانه وتعالى وعلى رسوله ﷺ قول من تاولها على غير ما دللت عليه الادلة، فانه قد جمع بين تكذيب النصوص وابطالها وعدم الايمان بما دلت عليه السنة من نزول عيسى عليه السلام.

وحكمه بين الناس بالقسط و قتله الدجال و غير ذلك مما جاء فى الاحادیث و بین نسبة الرسول ﷺ الذى هو انصح الناس واعلمهم بشريعة الله الى التموية والتلبیس و ارادة غير ما يظهر من كلامه و تدل عليه الفاظه يجب ان ينزه عنه مقام رسول الله ﷺ وهذا القول يشبه قول الملاحدة الذين نسبوا الرسل عليهم الصلاة والسلام الى التخيل والتلبیس لمصلحة الجهمود وانهم ما ارادوا مما قالوا الحقيقة و قلرد عليهم اهل العلم والايمان و ابطلوا مقالاتهم بواضح الحجة و ساطع البرهان فنعود بالله من زيغ القلوب والتباس الامور و معضلات الفتن و نزعات الشيطان.

ونسيله عزوجل ان يعصمنا والمسلمين من طاعة الهوس والشيطان انه على كل شئ قدير. ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم و نرجو ان يكون فيما ذكرناه مقنع للسائل و ابضاح الحق والحمد لله رب العالمين و صلى الله وسلم على عبده و رسوله محمد وآله واصحابه اجمعين.
(عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز و اس چانسلر اسلامى یونیورسٹی مدینہ منورہ)

اس اہم سوال کا جواب اللہ کے بھروسہ اور اس کے توکل پر شروع کیا جاتا ہے اس لیے کہ اس کی توفیق کے بغیر نہ تو کسی معصیت سے بچا جاسکتا ہے اور نہ ہی کوئی کام کیا جاسکتا ہے۔

قرآن و حدیث سے اس چیز پر دلائل واضح ہو چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام، اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اور یہ کہ آپ اپنے جسم عسری اور روح دونوں کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں، نیز یہ کہ آپ نے نہ وفات پائی ہے نہ ہی قتل کیے گئے ہیں، نہ ہی آپ کو سولی پر چڑھایا گیا ہے، بلکہ آپ آخری زمانہ میں اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے اور صرف مذہب اسلام کو ہی قبول کریں گے اور حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ کا آسمان سے نازل ہونا علامات قیامت میں سے ہے۔

اور جن علماء کے اقوال کا اعتبار کیا جاتا ہے جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے انھوں نے اس پر اجماع کیا ہے۔ البتہ لفظ ”توفی“ کے معنی میں اختلاف کیا گیا ہے، جو اللہ تعالیٰ کے اس قول میں مذکور ہے۔ ”جس وقت کہا اللہ نے اے عیسیٰ میں لے لوں گا تجھ کو“ اس کے متعلق چند اقوال ہیں۔

پہلا قول اس سے مراد ”موت“ ہے اس لیے کہ آیت کا ظاہری معنی یہی معلوم ہوتا ہے، یہ اس کے نزدیک ہے جس نے بقیہ دلائل میں غور نہ کیا ہو، اس لیے کہ قرآن کریم میں یہ لفظ اسی معنی میں کئی جگہ استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”تو کہہ قبض کر لیتا ہے تم کو فرشتہ موت کا جو تم پر مقرر ہے۔“ ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ”اگر تو

دیکھیے جس وقت جان قبض کرتے ہیں کافروں کی فرشتے“ ایسے ہی دیگر آیات ہیں ان میں توفی بمعنی موت ہی لیا گیا ہے، تو اس صورت میں آیات میں تقدیم و تاخیر ماننی ہوگی۔

دوسرا قول ”توفی“ کا معنی ”قبض“ کرنا ہے، ابن جریرؒ نے اپنی تفسیر میں سلف صالحین کی ایک جماعت سے یہی معنی نقل کیا ہے اور اسی قول کو پسند کرتے ہوئے اس کو تمام اقوال پر ترجیح دی ہے، اس صورت میں آیت کا معنی یہ بنا ”ضرور ضرور میں آپ کو قبض کر (کھینچ) لوں گا اپنی طرف، اور اسی قبیل سے عرب کا مقولہ ہے ”توفیت مالی من فلان“ کہ میں نے اس سے اپنا مال پورا پورا لے لیا کہ اس کے ذمہ اس مال میں سے کچھ بھی باقی نہ رہا۔

تیسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد نیند والی وفات ہے اس لیے کہ نیند کا نام بھی وفات رکھا جاتا ہے۔

اور چونکہ ابھی تک آپ کی وفات نہ ہونے پر دلائل بالکل واضح ہو چکے ہیں اس لیے آیت کو نیند والی وفات کے معنی پر محمول کرنا ضروری ہو گیا، تاکہ دلائل کے درمیان اتحاد و یگانگت پیدا ہو سکے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

اور ”وہی ہے کہ قبضہ میں لے لیتا ہے تم کو رات میں“ ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔
 ”اللہ کھینچ لیتا ہے جانیں جب وقت ہو ان کے مرنے کا، جو نہیں مریں ان کو کھینچ لیتا ہے ان کی نیند میں بھر رکھ چھوٹا ہے جن پر مرنا ظہر ادا ہے اور کھینچ دیتا ہے اوروں کو ایک وعدہ مقرر تک۔“

اور آخری دونوں قول پہلے قول کی بہ نسبت زیادہ راجح ہیں، بہر صورت درست چیز جس پر واضح دلائل آشکارہ اور قائم ہو چکے ہیں وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ہیں اور وہ مرے نہیں ہیں بلکہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان پر زندہ موجود ہیں، یہاں تک کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام آخر زمانہ میں اتریں گے، اور حضور ﷺ سے ثابت شدہ احادیث صحیحہ ہیں جو فریضہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ سونپا گیا ہے اس کو نبھائیں گے، اس کے بعد آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی طبعی موت سے وفات پائیں گے جو اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے لکھی ہوئی ہے۔ یہاں سے یہ بات واضح ہو گئی کہ ”توفی“ کا معنی موت سے کرنا مرجوع اور ضعیف قول ہے۔

اور جس نے یہ گمان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کر دیا گیا ہے اور انھیں سولی پر چڑھا کر مار دیا گیا ہے، تو قرآن مجید کی واضح آیات اس کے قول کی تردید کرتی ہیں، اسی طرح جس نے یہ کہا کہ آپ کو آسمانوں پر نہیں اٹھایا گیا بلکہ وہ ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے تھے اور وہیں کافی مدت گزارنے کے بعد اپنی طبعی موت سے وفات پا گئے ہیں اور یہ کہ آپ قیامت کے قریب نازل نہیں ہوں گے بلکہ آپ کا کوئی مثل آئے گا تو اس کے قول کا بطلان بھی باطل ظاہر ہے اور یہ تو اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا گیا ہے اور اس کے رسول ﷺ پر ایک جھوٹ کسا گیا ہے۔ اسی طرح جس نے یہ کہا کہ آنے والا میں ہی ہوں اور یہ فریضہ میں سرانجام دوں گا، جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا ہے تو اس کا قول بھی بالکل واضح طور پر باطل ہے اس لیے کہ حضرت مسیح ﷺ ابھی نازل نہیں ہوئے اور آپ زمانہ مستقبل میں ضرور نازل ہوں گے۔ جیسا کہ اس حقیقت کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی ہے اور ہماری اس گذشتہ وضاحت سے سائل اور دوسرے احباب کو یہ بات بالکل کھل کر معلوم ہو چکی ہوگی کہ جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ عیسیٰ ﷺ قتل کر دیے گئے ہیں، یا آپ سولی پر چڑھا دیے گئے ہیں یا یہ کہ آپ ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے ہیں اور وہیں آپ اپنی طبعی موت سے وفات پا گئے ہیں اور آپ آسمانوں پر نہیں

اٹھائے گئے، یا جس نے کہا کہ مسیح تو آچکے ہیں یا ان کا مثل آئے گا اور یہ کہ ایسا کوئی مسیح نہیں ہے جو آسمان سے نازل ہو، تو اس نے اللہ پر بہت بڑا بہتان باندھا ہے۔

بلکہ وہ تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تکذیب کرنے والا ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تکذیب کرے تو تحقیق وہ کافر ہو گیا۔

اور ضروری ہے کہ اس قسم کے دعویٰ کرنے والے سے توبہ کرائی جائے، اور اس پر کتاب و سنت سے دلائل واضح کیے جائیں۔ پس اگر وہ توبہ کر لے اور اپنے قول سے رجوع کر کے حق کی طرف آجائے تو بہتر ہے ورنہ اسے کافر گردانتے ہوئے قتل کر دیا جائے گا۔

باقی حیات عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دلائل بکثرت موجود ہیں، ان میں سے چند ایک تحریر کیے جاتے ہیں۔ سورۃ نساء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ارشاد باری ہے:-

”اور انھوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا، لیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے، اور جو لوگ اس میں مختلف باتیں کرتے ہیں تو وہ لوگ اس جگہ شبہ میں پڑے ہوئے ہیں، کچھ نہیں ان کو اس کی خبر، صرف اٹکل پر چل رہے ہیں اور اس کو قتل نہیں کیا۔ بیشک، بلکہ اس کو اٹھالیا اللہ نے اپنی طرف اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔“

اسی طرح حضور ﷺ کی وہ احادیث جو تواتر کے ساتھ آپ سے ثابت ہیں، ان میں سے آپ ﷺ کا فرمان ہے۔

”کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آخر زمانہ میں عادل حاکم بن کر نازل ہوں گے۔ پس آپ مسیح دجال کو قتل کر دیں گے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو مار دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے اور صرف مذہب اسلام ہی قبول کریں گے۔“

یہ متواتر احادیث ہیں اور ان کے رسول اللہ ﷺ کا صحیح کلام ہونے پر پختہ یقین کیا گیا ہے اور علمائے امت نے ان احادیث کے مفہومات کے قابل یقین ہونے اور ان کے اوپر ایمان لانے پر اجماع کیا ہے۔

پس جس نے یہ بہانہ بناتے ہوئے ان احادیث کا انکار کیا ہے کہ یہ احادیث خبر واحد کا درجہ رکھتی ہیں۔ جو یقین کا فائدہ نہیں دے دیتیں یا ان کی تاویل یہ کرے کہ ان سے مراد یہ ہے کہ لوگ آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شفقت اور نرم دلی والے اخلاق کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے، اور ان پر عمل پیرا ہوں گے، اور لوگ شریعت کی روح اور اس کے اصل مقصود کو پالیں گے اور یہ کہے کہ ان کے ظاہری معنی پر اڑے رہنا درست نہیں، تو اس کا یہ قول بالکل باطل اور ائمہ دین کے مذہب کے کلیتہً خلاف ہے بلکہ یہ تو نصوص قطعیہ متواترہ جو اس ضمن میں وارد ہوئی ہیں ان کی کھلی تردید کی جسارت ہے اور صاف بے داغ شریعت کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔

اور اسلام اور نبی مصوم ﷺ کی احادیث کے خلاف ایک گھناؤنی قسم کی سازش ہے۔ یہ تو اپنے وہم اور خواہش نفس کے مطابق اپنی مرضی کا فیصلہ کرنا اور حق و ہدایت کے راستے سے ٹکنا ہے اور جس شخص کو علم شریعت میں دسترس حاصل ہو اور اس کے لانے والے نبی ﷺ پر سچا ایمان ہو اور شریعت کی نصوص اور اس کے احکام کی تعظیم کرتا ہو تو وہ اس قسم کے دعوے کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا اور یہ کہنا کہ وہ احادیث جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق

نازل ہوتی ہیں وہ اخبار احاد کا درجہ رکھتی ہیں، یقین کا فائدہ نہیں دیتیں تو اس قول کا فساد بالکل ظاہر ہے، اس لیے کہ یہ متعدد احادیث ہیں جو صحاح ستہ، سنن اور مسانید میں موجود ہیں جو مختلف سندوں اور واسطوں سے آئی ہیں اور ان کے طرق بھی متعدد ہیں اور تواتر کی تمام شرطیں بھی ان میں موجود ہیں، تو جس آدمی کو شریعت کی تھوڑی سی بھی سمجھ بوجھ ہو وہ کبھی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان احادیث کو چھوڑ دیا جائے اور ان پر اعتماد نہ کیا جائے اور اگر ہم مان بھی لیں کہ یہ اخبار احاد ہیں تو سب اخبار احاد ایسی نہیں ہوتیں کہ جو یقین کا فائدہ نہ دیتی ہوں بلکہ صحیح قول جس پر محققین اہل علم کا اتفاق ہے۔

وہ یہ ہے کہ اخبار احاد کے نقل کرنے کے راستے اگر متعدد ہوں اور ان کی سندیں بھی درست ہوں اور ان کی معارض احادیث بھی موجود نہ ہوں تو یہ خبریں یقین کا فائدہ دیتی ہیں، اور اس باب میں جو حدیثیں آئی ہیں وہ اسی معیار کے مطابق ہیں، اس لیے کہ یہ ایسی حدیثیں ہیں کہ ان کی صحت یقینی ہے اور ان کے مخارج اور راستے بھی ایک سے زائد ہیں اس باب میں ایسی کوئی حدیث نہیں ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کو ثابت کرنے والی احادیث سے متصادم ہو تو یہ تمام احادیث یقین کا فائدہ دیتی ہیں۔ چاہے یہ متواتر ہوں یا خبر واحد، اس تحقیق سے سوال کرنے والے صاحب اور دوسرے لوگوں کے لیے بھی واضح ہو گیا کہ ان احادیث پر خبر واحد ہونے کی وجہ سے جو شبہ کیا جا رہا تھا وہ بالکل باطل ہے اور اس طرح کا دعویٰ کرنے والا حق اور صحیح راستے سے ہٹکا ہوا ہے۔

اور اس سے زیادہ گھناؤنی اور بری حرکت اس آدمی کی ہے جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر جھوٹ باندھا اور قرآن و حدیث کی غلط تاویلیں کیں، اس لیے کہ اس نے ایک طرف تو ان دلائل کو جھٹلایا اور تردید کی اور دوسری طرف اس نے نزول عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق وارد حدیثوں کو ماننے سے ہی انکار کر دیا جن میں آپ کے دوبارہ نازل ہونے اور لوگوں کے درمیان حق و انصاف کے مطابق فیصلے کرنے، اور دجال کو قتل کرنے اور دیگر امور کی خبر دی گئی ہے اور ساتھ ہی اس نے حضور ﷺ کو جو سب سے بڑھ کر نصیحت کرنے والے اور شریعت کو زیادہ جاننے والے ہیں ملمع سازی کرنے اور واقعات کو غلط ملط کرنے کے ساتھ منسوب کیا ہے اور آپ ﷺ کے الفاظ سے جو واضح معانی معلوم ہوتے ہیں اور جن پر یہ الفاظ دلالت کرتے تھے ان کے علاوہ اور معانی مراد لیے ہیں اور یہ انتہائی قسم کا جھوٹ اور بہتان ہے اور ایسی دھوکہ بازی ہے کہ جس سے حضور ﷺ کے بلند مقام کو بچانا ضروری ہے اور یہ قول تو ان طغیوں کے قول کے بالکل مشابہ ہے جنہوں نے صرف عوام کی مصلحتوں کی خاطر انبیاء علیہم السلام کو پاگل پن اور حقیقت چھپانے والوں کے ساتھ منسوب کیا، ان کا کلام حقیقت کی بالکل عکاسی نہیں کرتا، اہل علم اور ایمان والوں نے ان کی خوب تردید کی ہے ان کے اس مقولہ کو بڑے واضح اور روشن دلائل سے باطل کیا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں دلوں کے حق سے پھرنے سے اور مسائل پر شک میں پڑنے سے اور شیطان کے دوسوں سے۔

اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو خواہشات اور شیطان کی پیروی کرنے سے محفوظ فرمائے، بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہمیں امید ہے کہ جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے اس سے سائل کی تشفی ہوگئی ہوگی اور حقیقت کی وضاحت بھی، تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ اور آپ کی آل اور تمام صحابہ پر۔

حرین کے جید عالم دین علوی ابن عباس المالکی الحسنی کا فتویٰ

۲..... حیات مسیح علیہ السلام کا منکر مسلمان نہیں ہو سکتا

سوال..... اس بارے میں علمائے کرام کیا فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ انھیں آسمان پر جسد غصری سمیت اٹھایا گیا ہے اور وہ قیامت کے قریب آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے، ان کا یہ نزول قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے اور ایسے شخص کا کیا حکم ہے جو قیامت کے قریب ان کے نزول کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ سولی پر چڑھائے گئے تھے مگر اس سے وہ فوت تو نہیں ہوئے، بلکہ ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے جہاں وہ طویل عرصہ زندہ رہ کر اپنی طبعی موت سے فوت ہوئے، اب وہ قیامت کے قریب نازل نہیں ہوں گے بلکہ ان کا مٹیل آئے گا، ان سوالات کا جواب مرحمت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(اسنتی منظور احمد پرنسپل جامعہ عربیہ چنیوٹ مغربی پاکستان)

جواب..... الحمد للہ اعلم بالصواب والصلوة والسلام علی سیدنا محمد و علی الالہ واصحابہ والتابعین باحسان الی یوم الحساب۔

اما بعد! جمہور اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ یہ اعتقاد رکھنا شرعاً ضروری اور واجب ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اب تک زندہ ہیں۔ وہ آخری زمانے میں نازل ہو کر شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا نفاذ کریں گے اور راہ حق میں جہاد کریں گے جیسا کہ یہ بات صادق و مصدوق حضرت محمد ﷺ سے باتواتر ثابت ہے۔

یہ عقیدہ رکھنا اس لیے واجب ہے کہ کتاب و سنت کے دلائل اس بات کی وضاحت کے لیے موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں جو ہر قسم کے شک و شبہات سے بالا ہے فرمایا ہے کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ قتل کیا ہے اور نہ سولی دی ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی طرف (آسمان پر) اٹھالیا ہے (وما قتلوه یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ) (نساء ۱۵۷) ”اور اس کو قتل نہیں کیا بیٹک، بلکہ اس کو اٹھالیا اللہ نے اپنی طرف۔“

اور یہ متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں نازل ہو کر عدل و انصاف پر مبنی نظام عدالت قائم فرمائیں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ کا خاتمہ کر دیں گے اس وقت دولت اس کثرت سے ہوگی کہ اسے لینے والا کوئی نہ ملے گا۔

اس قسم کی دوسری تصریحات بھی احادیث سے ثابت ہیں، جن میں ان کی زندگی، نزول اور نزول کے بعد زمین میں قیام وغیرہ کی تفصیلات مذکور ہیں یہ احادیث درجہ تواتر تک پہنچ چکی ہیں، دوسری طرف کوئی ایسی صحیح حدیث موجود نہیں جس میں آپ کی موت کا ذکر ہو، اور جس میں آخری زمانہ میں نازل ہونے کے خلاف کوئی تصریح موجود ہو، جب قرآن مجید نے صاف صاف بتا دیا ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اٹھالیا گیا ہے، وہ قتل نہیں

ہوئے اور اللہ کے رسول ﷺ نے وضاحت سے فرمادیا کہ وہ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے اور غیر مبہم الفاظ میں نزول کے بعد کے مفصل حالات بیان کر دیے، اب ہر مسلمان پر لازم اور واجب ہے کہ وہ اس بات کو اپنا عقیدہ بنائے، اس میں شک کرنے والا اجماع امت کی رو سے کافر قرار پائے گا، کیونکہ یہ عقیدہ اب بلا اختلاف ضروریات دین میں شمار ہوتا ہے۔ اس بارے میں گمراہ اور جاہل لوگوں کے سارے اعتراضات بے بنیاد ہیں اہل علم کو ان بے بنیاد بے ہودہ باتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے صحیح مذہب پر قائم رہنا چاہیے۔

یہ کہنا سراسر باطل ہے کہ آیت: انی متوفیک ورافعک الی۔
 (ال عمران ۵۵)
 ”میں لے لوں گا تجھ کو اور اٹھا لوں گا اپنی طرف۔“

کا مفہوم یہ ہے کہ پہلے وہ فوت ہوئے پھر موت کی حالت میں اٹھائے گئے۔ یہ مطلب و مفہوم علماء اہل سنت والجماعت کے خلاف ہے، اس کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ رفع اور آخری زمانہ میں زمین پر نزول کے بعد تجھے وفات دوں گا یا تیری عمر پوری ہونے پر وفات دوں گا اس صورت میں یہ ایک اطلاع ہوگی جس میں اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو بتایا ہے کہ یہودی آپ کو قتل نہیں کریں گے، جیسا کہ آیت: ومطہوک من الذین کفروا۔ (اینا)
 ”اور پاک کر دوں گا تجھ کو کافروں سے۔“

کے مفہوم سے ثابت ہوتا ہے، رسول ﷺ خدا کی نازل فرمودہ کلام کے شارح و ترجمان تھے، اللہ کا ارشاد ہے: لتبین للناس ما نزل الیہم۔
 (نحل ۴۴)

”کہ تو کھول دے لوگوں کے سامنے وہ چیز جو اتری ان کے واسطے۔“
 آپ ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو تشریح فرمائی ہے۔ اسی میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے، راہ حق میں جہاد کریں گے، دجال کو قتل کریں گے اور شادی کریں گے ان کے ہاں اولاد بھی پیدا ہوگی وغیرہ۔

اس تفصیل سے ہر ایسے شک و شبہ کا ازالہ ہو جاتا ہے جو ان کی موت کے بارے میں کیا جاتا ہے۔ اس آیت کے اس مفہوم کی صحت کی اس سے بھی تقویت ہوتی ہے کہ آیت میں واؤ کا حرف استعمال ہوا ہے، جو درحقیقت مطلق جمع کے لیے ہوتا ہے نہ کہ ترتیب کے لیے جیسا کہ یہ آیت (واسجدی وارکعی) ”سجدہ کر اور رکوع کر“ میں ہے۔

کیونکہ رکوع سجود سے پہلے ہوتا ہے ربی یہ آیت: ”واذ قال اللہ یعیسیٰ ابن مریم، انت قلت للناس اتخذونی وامی الہین من دون اللہ۔ الی قوله ذلک الفوز العظیم۔“ (ماکہ ۱۱۶-۱۱۷)
 ”اور جب کہے گا اللہ اے عیسیٰ مریم کے بیٹے تو نے کہا لوگوں کو کہ ٹھہرا لو مجھ کو اور میری ماں کو دو معبود سوا اللہ کے۔“

اس حصہ کو اللہ کے قول ذلک الفوز العظیم تک پڑھو۔
 جس میں عیسیٰ علیہ السلام کا جواب اللہ کے اس قول میں مذکور ہے:
 فلما توفیتی کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شئی شہید۔ (ماکہ ۱۱۷)
 پھر جب تو نے مجھ کو اٹھالیا تو، تو ہی تھا خبر رکھنے والا ان کی اور تو ہر چیز سے خبردار ہے۔
 تو اس میں توفی کا حقیقی معنی میں استعمال ہونے سے کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کو بھی نزول کے

بعد وفات آئے گی، اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے سوا ہر چیز فنا ہو جائے گی، ہر نفس کو موت کا پیالہ پینا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”کل نفس ذائقہ الموت۔“ (عمکوت ۵۷)

”ہر جی کو چکھنی ہے موت۔“ درحقیقت یہ آیت قیامت کے اسی منظر کا بیان ہے جس میں عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کا اعتراف کریں گے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے، میں اسی کا بندہ ہوں۔ نہ کہ شریک و سہیم، جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے گمراہ پجاریوں کا خیال تھا، اس لیے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت محمد ﷺ کی بعثت سے پہلے وفات پا چکے ہیں، اور آیت ”وَاذْ قَالَ اللَّهُ يٰعِيسٰى ابْنُ مَرْيَمَ“ مستقبل کے معنی میں استعمال ہوئی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قول: قَالَ اللَّهُ هٰذَا يَوْمٌ يَنْفَعُ الصّٰدِقِينَ صُدُقُهُمْ۔ (مائده ۱۱۹)

”فرمایا اللہ نے یہ دن ہے کہ کام آئے گا بچوں کے ان کا بچ۔“

یہ بھی مستقبل کے لیے ہے نہ کہ ماضی کے لیے اور قرآن مجید کی آنے والی آیت: اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ۔ ”آ پہنچا حکم اللہ کا۔“

ماضی کے صیغے میں مستقبل کے مفہوم کی بہترین دلیل ہے، جیسا کہ تفسیر کے ائمہ ابن عباس اور امام سیوطی وغیرہ نے اس کی تصریح کی ہے، علاوہ ازیں قرآن مجید اور عربی زبان میں اس کی مثالیں بہ کثرت موجود ہیں، اس میں جیسا کہ فن نحو کے علماء کی تحقیق ہے کسی واقعہ یا بات کی تاکید مقصود ہوتی ہے، الجوہر المکنون کے مؤلف اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وصیغة الماضي لات اوردوا
وقلبوا النكبة وافددوا

یہ بھی بڑا عجیب دعویٰ ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سولی دی گئی لیکن انھیں موت نہیں آئی، جب وہ بقیہ حیات رہے تو پھر سولی چر معنی دارو؟

اس پر عربی زبان میں صلب کا لفظ نہیں بولا جاتا بلکہ بے فائدہ تعلیق کہا جاسکتا ہے، قرآن کی نص قطعی کی بناء پر عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق سولی دیے جانے کا عقیدہ رکھنا کفر ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وما قتلوه وما صلبوه۔ (ساء ۱۵۷)

”اور انھوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا۔“ آپ کے ہجرت کر کے کشمیر جانے اور طبیعتی موت سے وفات پانے کا دعویٰ سر تا پا بے اصل و باطل ہے اس کی تاریخ کے کسی واقعہ سے کوئی تائید نہیں ہوتی، ایسے فاسد خیالات ایک گمراہ کن گروہ قادیانی کے عقائد باطلہ میں پائے جاتے ہیں، درحقیقت قادیانیت اسلام کے خلاف ایک بغاوت ہے، جس کی تائید و حمایت میں استعماری طاقت کا ہاتھ ہے۔

ان شاء اللہ یہ فتنہ جلد ہی اپنی ہلاکت و بربادی کو دیکھ لے گا اور اپنی موت آپ مر جائے گا۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

حررہ علوی ابن عباس ماکھی

۳..... الشیخ ابوالیسیر عابدین مفتی اعظم جمہوریہ شام کا فتویٰ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبى بعده.

چونکہ فرقہ قادیانیہ سیدنا محمد ﷺ کو آخری نبی نہیں تسلیم کرتا۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد خاتم النبیین کی مخالفت لازم آتی ہے۔ نیز دین اسلام کے بیشتر عقائد کا منکر ہے۔

لہذا جو شخص بھی ان کے عقائد اختیار کرے گا میں اس کے کفر کا فتویٰ دیتا ہوں۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم
مفتی اعظم جمہوریہ شام، دمشق

۴..... امام کعبہ فضیلۃ الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل کا مدلل فتویٰ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على خير خلقه محمد ﷺ.

وبعد فقد اطلعت على ما كتبه العلماء الافاضل في الرد و تكفير من انكر نزول عيسى بن مريم ولا شك انه من انكر نزول عيسى بن مريم عليهما الصلوة والسلام بعد ما علم ماورد فيه من الاحاديث فانه كافر، لانه مكذب لله ورسوله ومن كذب الله ورسوله فقد كفر. وقد اشتهرت هذه العقيدة التي هي انكار نزول عيسى عليه السلام عند القاديانيين الفرقة الضالة التي كفرت بما انزل على محمد حيث انه من عقيدتهم انكار نزول عيسى و زعمهم انه مات اى موت حقيقى (طبعى) ولا شك ان هذا كفر و ضلال.

وتكذيب لكتاب الله، فالله عزوجل يقول. وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم. (نساء ۱۵۷) ومن مذهب هذه الطائفة الذائغة ايضا انكار هم ان محمداً خاتم النبيين وهذا ايضا كفر، لانه تكذيب لقوله عزوجل. ما كان محمداً با احد من رجالكم ولكن رسول الله و خاتم النبيين. (احزاب ۴۰) حيث انه فضيلة الشيخ منظور احمد جنيوتى الباكستاني طلب منى المشاركة فى الكتابة فى هذا الموضوع فقد اجبته بما اعتقده على سبيل الارشاد. نساله سبحانه ان يعز الاسلام والمسلمين وان لا يضيغ قلوبنا بعداذ هداانا.

حمد وثناء کے بعد! تحقیق جید علماء کرام نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کے نزول کے انکار کرنے والے کی تردید اور اس کے کفر کے متعلق جو کچھ لکھا ہے میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ اس مسئلہ کے متعلق جتنی احادیث وارد ہوئی ہیں ان کے ہوتے ہوئے جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام کے نزول کا انکار کرے وہ بالکل پکا کافر ہے اس لیے کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی ہے اور جو خدا اور اس کے رسول کی تکذیب کا مرتکب ہو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے انکار کا عقیدہ قادیانی گمراہ فرقہ کے ہاں بہت مشہور ہو چکا ہے، اس فرقہ نے حضور ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کا انکار کیا ہے، کیونکہ منجملہ ان کے عقائد فاسدہ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے انکار کا عقیدہ بھی ہے اور ان کا یہ بھی گمان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنی طبعی موت سے وفات پا چکے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تو بالکل کھلا کفر اور گمراہی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب کو جھٹلانا ہے اس لیے کہ اللہ عزوجل کا پاک ارشاد ہے:- ”اور انھوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا، لیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے، اور اس گمراہ فرقے کے مذہب میں حضور ﷺ کی ختم نبوت کا انکار بھی شامل ہے یہ بھی کفر ہے اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی کی تکذیب ہے۔ محمد باپ نہیں کسی کا تمھارے مردوں میں سے لیکن رسول اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر۔“ چونکہ پاکستان کے مشہور عالم حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں بھی اس فتویٰ کی تحریر میں شرکت کروں لہذا میں نے اپنے عقیدہ کے مطابق خیر خواہی کے لیے جواب دے دیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرمائے اور ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو پھر گمراہ نہ کر دے۔ (آمین)

وصلی اللہ علی محمد وآلہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین۔ (محمد بن عبداللہ اسبیل)
(امام الحرمین و رئیس المدرسین والمراکبین بالمسجد الحرام ۱۰/۲۲/۱۳۸۹ھ)
مذکورہ بالا فتویٰ کی تصدیق سعودی عرب کے مندرجہ ذیل حضرات نے بھی فرمائی۔

- ۴..... محمد ناصر الدین الالبانی
- ۵..... عھصل عمر محمد خلالی مدیر دار الحدیث، مدینہ منورہ
- ۶..... محمد الدین احمد شیخ التفسیر اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ
- ۷..... عبدالقادر بن شیبہ الحمد فاضل ازہر یونیورسٹی مصر۔ استاذ اسلامی یونیورسٹی، مدینہ منورہ واستاذ التفسیر و اصول الفقہ مسجد نبوی شریف
- ۸..... محمد ناظم الندوی استاذ اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ
- ۹..... ابو بکر سبکی مدینہ منورہ
- ۱۰..... یوسف محمد سلفی اساذ دار الحدیث، و مسجد نبوی مدینہ منورہ
- ۱۱..... محمد بدر عالم میرٹھی مہاجر مدنی، مدینہ منورہ
- ۱۲..... عبدالکریم حواری پروفیسر اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ
- ۱۳..... عبدالغفور العباسی مہاجر مدنی، مدینہ منورہ
- ۱۴..... محمد شریف استاذ اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ واستاذ مسجد نبوی شریف
- ۱۵..... جواب درست ہے۔ حبیب اللہ (برائے) حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی
- ۱۶..... قضاء کالج دمشق و مجلس علماء دمشق کے رکن

فضیلۃ الشیخ جناب محمد بدر الدین فلاطینی کا فتویٰ

الحمد للہ والصلوة والسلام علی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی وآلہ و
اصحابہ اجمعین ومن تبعہم باحسان الی یوم الدین۔

وبعد فانی قد اطلعت علی فتویٰ الشیخ عبدالعزیز بن باز، فوجدتها قد قدرت الحق
الصراح، والذی نومن به ونقره فعلی المسلمین ان لا یفتروا بما یفتی به اتباع الدجال القادیانی الذی
حذر النبی ﷺ منه، ومن امثاله الذین یخرجون فی آخر الزمان ویدعون النبوة وهم کذابون دجالون۔
وعقیدۃ المسلم الصحیحہ ان سیدنا عیسیٰ علیہ وعلی نبینا افضل الصلوٰۃ والسلام لا
یزال فی السماء مرفوعا۔ مکرمًا لما ینزل بعد۔ فهذا الذی اقرره ونؤمن به واللہ یمہدی الی سواء السبیل۔
(خادم العلم الشریف محمد بدر الدین فلاطینی استاذ قضاء دمشق کالج و رکن مجلس علماء دمشق)
(۸/ شعبان المعظم ۱۳۸۹ھ۔ الموافق ۲۰ تشرين الثاني ۱۹۶۹م)

حمد وثنا کے بعد! میں نے فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز کے مفصل فتویٰ کا مطالعہ کیا، تو میں نے یہ ایسا
فتویٰ پایا جس نے خالص حق کو ثابت کر دیا ہے اور یہ وہی عقیدہ ہے جس پر ہم ایمان رکھتے ہیں اور اسی کا اقرار بھی
کرتے ہیں، اور مسلمانوں پر لازم ہے کہ جس طرح قادیانی دجال کے پیروکاروں نے بہتان باندھنے کا سلسلہ شروع
کر رکھا ہے اس طرح کی بہتان بازی نہ کریں، اس طرح کے دجالوں سے بچ کر رہنے کا حکم حضور ﷺ نے فرمایا
ہے جو دجال آخری زمانہ میں نکلیں گے اور نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ وہ کذاب اور بڑے جھوٹے ہوں گے۔

اور مسلمان کا اس بارے میں صحیح عقیدہ یہی ہونا چاہیے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ہیں اور عزت کے ساتھ آپ وہیں موجود ہیں۔ ابھی تک آپ دوبارہ نازل نہیں ہوئے پس اسی عقیدہ کا ہم اقرار کرتے ہیں اور اسی پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی سیدھا راستہ دکھانے والے ہیں۔

۱۷..... فضیلۃ الشیخ عبدالرحمن بن ابی شعیب البرکاتی مراکشی کا فتویٰ

الحمد لله لقد اطلعت على ماكتبه علماء الاسلام من الرد على الطريقة القاديانية واني لا ايد جميع ماكتبه العلماء في رد هذه الدعوة المناقضة للكتاب والسنة وكل من كذب بنزول المسيح في آخر الزمان و انه سيحكم بشريعه محمد ﷺ وكذب في انه ماقتل ولا صلب ولكن رفعه الله اليه فهو مرتد عن الاسلام.

(کتبہ عبدالرحمن بن ابی شیبہ سارح اللہ)
(۱۲/ ذی القعدہ ۱۳۸۷ھ، ۱۲ فروری سنہ ۱۹۶۸م)

الحمد لله که قادیانی مذہب کے متعلق جو کچھ علماء اسلام نے لکھا ہے میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے اور میں علماء کرام کی ان تمام عبارات کی تائید کرتا ہوں جو انھوں نے مرزا قادیانی کی قرآن و سنت سے متصادم دعوت کے رو میں لکھی ہیں اور جو شخص حضرت عیسیٰ کے آخری زمانہ میں نزول اور شریعت محمدی کے مطابق آپ کے فیصلے کرنے کا انکار کرے یا قرآن کریم کی اس آیت پر یقین نہ رکھے جس میں فرمایا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نہ نزل ہوئے ہیں نہ سولی پر چڑھائے گئے بلکہ اللہ نے اپنی طرف انھیں بلا لیا ہے، تو وہ مرتد اور اسلام سے خارج ہو گیا۔

۱۸..... فضیلۃ الشیخ مصطفیٰ کمال التازری رئیس الشوون الدینیہ تیونس کا فتویٰ

انی احمد الله على هذه الجهود الموفقة التي يقوم بها ابناء باستان لانكار المزاعم الباطلة والاكاذيب التي تقوم بها وتروجها الفرقة القاديانية بهذه البلاد و بقى بلدان العالم الاسلامي اعانهم الله على الاسلام.

پاکستان کے جید علماء نے قادیانی فرقہ کے کفریہ عقائد کی تردید کے لیے جو کامیاب کوششیں کی ہیں میں اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں یہ فرقہ پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک میں اپنے غلط خیالات اور جھوٹے دعوے پھیلا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان علماء کرام کی اسلام کی حفاظت کے لیے کی جانے والی کوششوں میں مدد فرمائیں۔

۱۹..... فضیلۃ الشیخ یوسف السید ہاشم الرفاعی وزیر دولتہ الکویت کا فتویٰ

الجواب هو ما قاله فضيلة الشيخ عبدالعزيز بن عبد الله بن باز واخر انه علماء الملة المخلصون.

(یوسف السید ہاشم الرفاعی وزیر دولتہ الکویت)
جو فتویٰ فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز اور ان کے رفقاء مخلص علماء نے دیا ہے وہی صحیح ہے۔

۲۰..... فضیلۃ الشیخ حسین محمد مخلوف مفتی اعظم مصر وممبر مجلس تاسیسی رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کا فتویٰ

فضیلۃ الشیخ حسین محمد مخلوف از ہر یونیورسٹی سے فراغت کے بعد اپنے ملک کے مناصب جلیلہ پر فائز ہوئے، جلالت شان کی بناء پر رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کی مجلس تاسیسی کے رکن منتخب کیے گئے، آپ مکہ مکرمہ کے ایک ہوٹل میں قیام پذیر تھے کہ اس دوران مؤلف کتاب ”فتویٰ حیات مسیح“ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے موصوف سے مندرجہ ذیل فتویٰ تحریر کرایا۔ جناب مخلوف نے فتویٰ تحریر کرنے سے پہلے خود اپنا مختصر تعارف بھی کر دیا جو کہ الحمد

لہذا ان کی تاریخ کا ایک حصہ بن گیا ہے۔ ذیل میں موصوف کا تعارف اور فتویٰ کی عبارت نقل کی جاتی ہے۔
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على اشرف الانبياء والمرسلين وعلى آله و
صحابه اجمعين وبعد.

مختصر ترجمہ فضیلۃ الشیخ حسنین محمد مخلوف صاحب الفتاویٰ الشرعیہ والفتویٰ
بکفر القادیانیہ مولدہ و حیاتہ العلمیہ هو الشیخ حسنین محمد حسنین مخلوف الحنفی الازہری
المولود فی یوم السبت ۶ مایو ۱۸۸۰م بالقاہرہ، والدہ شیخ من شیوخ الازہر، فضیلۃ الشیخ
محمد حسنین مخلوف العدوی، المالکی الازہری، تلقی المترجم علومہ بالازہری الشریف، بعد
ان حفظ بہ القرآن الکریم وجودہ فی الحادیۃ عشر من عمرہ، ونال شہادۃ العالمیۃ الازہریہ بتفوق
فی ۱۹۱۶م و عین قاضیا بالمحاکم الشرعیۃ فی عام ۱۹۱۶م ما زال برقی حتی عین رئیساً
بحکمۃ الاسکندریہ الشرعیۃ فی عام ۱۹۲۱م، ثم رئیساً للفتیش الشرعی فی عام ۱۹۲۲م ثم
عین نائباً للمحکمۃ العلیا الشرعیۃ فی عام ۱۹۲۳م، ثم مفتیاً للديار المصرية فی عام ۱۹۲۵م
وعین عضواً فی جماعۃ کبار العلماء عام ۱۹۲۷م، وانتهت مرة خدمة ببلوغه السنین سنة فی ۵
مایو سنۃ ۱۹۵۰م ثم اعيد للافتاء بعد سنه ونصف لمدة سنتین ثم.

بانتہا تھا ترک وظیفۃ الافتاء، واشغل بالتدريس والتالیف والازال کذلک للآن، وکان تعینہ
بالافتاء فی المرحۃ الاولی، والثانیہ فی عہد الملک فاروق.

وآیۃ فی طائفۃ القادیانیہ

کتب سماحۃ الاستاذ الشیخ حسنین مخلوف، مفتی دیار المصریۃ السابق، و عضو
جماعۃ و عضو جماعۃ کبار العلماء بالازہر الشریف و عضو المجلس التأسیسی لرابطہ العالم
الاسلامی بمکۃ المکرمہ و عضو مجمع البحوث الاسلامیہ بالازہر الشریف فی فتاویہ.
مانصہ!

الطائفۃ القادیانیۃ من الفرق الزائغۃ المنشقۃ عن الاسلام اسسها المیرزا غلام احمد فی
القرن التاسع عشر فی الہند، وقد ذکر المترجم تاریخہ او مما قالہ انہ قد صیب فی شبابہ بمرض
ہستیریا و نوبات عصبیۃ عنیفۃ، وکان یتداوی من هذا المرض ببعض المشروبات المسکرة وقد زعم
فی کتابہ براہین احمدیہ انہ مکلف من اللہ تعالیٰ باصلاح الخلق علی نہج المسیح عیسیٰ ابن مریم
علیہ السلام وان لہ الہامات و مکاشفات وان من یحضر الی قادیان یدى الآیات السماویۃ الخوارق.

ودعا الجمعیات الاسلامیۃ بالہند الی المناداة بفضل الانجلیز.

وان الجہاد ضدهم حرام و انہم نعمۃ عظیمۃ علی البشر من اللہ.

وقال انہ نشر خمسین الف کتاب و رسائہ فی اعلان فضلہم و انہم منہ علی المسلمین،

وانہ یجب طاعتہم بل صرح بانہ من خدامہم.

وطلب منهم ان یعاملوا اسرتہ بالہند بالعطف والرعاۃ ماداموا من غرس الانجلیز الی

آخر ہذہ العبارات الدنیئۃ، و تدرج فی الدعوی الی ان زعم ان روح المسیح علیہ السلام قد حلت

فيه وان ما يتحدث به هو كلام الله كالقرآن الكريم والتوراة.

وان دمشق التي ينزل فيها المسيح عيسى عليه السلام في آخر الزمان هي في القاديان المكنى عنها بالمسجد الأقصى.

وهي الثالثة بعد مكة والمدينة ويسميا (الربوة) وان الحج اليها فريضة.

وانه مما قد اوحى الله اليه بما يربو على عشرة الاف آية وان من يكذبه كافر، وقد شهد له القرآن بالنبوة وكذلك الرسول ﷺ وقد صرح بموت المسيح عيسى عليه السلام ودفنه في كشمير وعين قبره فيها تلك هي عقيدته وعقيدة اتباعه الضالين المنحرفين.

ويقولون ان من لا يدخل في بيعته فهو كافر وكذلك امتنع ظفر الله خان (القادياني وزير الخارجية من اتباعه عن الصلاة على جثمان محمد علي جناح مؤسس باكستان) الكفر والضلال بل زعم انه مقدم على سائر الانبياء وان الله اوحى اليه فقوله.

ياقمر، ياشمس انت منى وانا منك.

انت منى وانا منك ظهورك ظهوري يحمد الله من عرشه ويمشي اليك الى آخر اكاذيبه الصارخه وضلالاته الفاحشة وقد فضحه شاعر الهند العظيم العلامة الدكتور محمد اقبال ورد على جواهر لال نهرو رئيس وزراء الهند الذي (كان) يعطف على القاديانية في بلاده وفي باكستان لغلوهم في مناهضة الاسلام والنبوة المحدية ومحاربتها.

وكذلك صديقنا العلامة السيد ابو الحسن علي الندوي والعلامة السيد ابو الاعلى المودودي والاستاذ الاكبر الشيخ الخضر شيخ الازهر في ثلاث رسائل صدر تائها برسالة هامة في تاريخ وتعاليم هذا المارق يمن الاسلام هو و كل من يتبعه في مزاعمه وضلالته، وقد اطلعنا على كتابه التبليغ وما فيه من كفر وضلال وكذب على الله والانبياء.

وقد اطلعنا ايضا على مافي كتابه من تزلف ونفاق للانجليز وحكام الهند آن ذاك الى ابعد حدو لقد عرفنا كل المعرفة اخاسيسه وذائله في هذا الكتاب، ولما هلك الميرزا غلام احمد القادياني في ٢٦ مايو سنة ١٩٠٨م وخلفه صديقه الحميه في الضلال.

(حكيم نور الدين صاحب تهذيب براين احمدية)

في دعاويه ومفترياته ثم توفي في ١٣ مارس سنة ١٩١٣م واستخلف قبل موته (بشير الدين محمود) اكبر ابناء مؤسس الطائفة الضالة، وللقاديانية فرع اللاهوري يتزعمه الضال محمد علي صاحب ترجمة القرآن باللغة الانجليزية به وله مؤلفات كثيرة وهو بلقب غلام احمد بالمسيح الموعود وله الحاد في ترجمة القرآن وهي ترجمة كاذبة ضالة، نحذر المسلمين منها عامة، فانها تحريف والحاد وكذب وتضليل وقد اعتمد عليها اعداء الاسلام من الطوائف المنشقة عن الاسلام ومن المستشرقين وبعض المبشرين الكاذبين الجانين على الاسلام، ومن هذا يعلم كفر الطائفة القاديانية وكفر زعيمها الضال.

رائي القادياني في المسيح والفتوى الشرعية الاسلامية بكفر القادياني.

لقد كتبت جريدة مبنى الشرق بمصر منذ سنين ماياتي.

لقد استغلت الجماعة الاحمدية بالهند راء با لاحد الشيوخ الازهرين زعم فيه وفاة المسيح عيسى عليه السلام فاذا عت ان علماء الازهر افتوا بالاجماع بموت المسيح عيسى عليه السلام يريدون بذلك تأييد الميرزا غلام احمد القادياني بانه هوالمسيح المنتظر لان المسيح قد مات و حلت روحه في غلام احمد ولما هال الامر علماء الاسلام طلبوا بياناً من مبعوث المؤتمر الاسلامي والازهر هناك فبادر بارساله اليهم و ترجموه الى الاردية ونشر في صحف الهند الاسلامية وهو بالطبع يخالف راي ذلك الشيخ وجماعة المسلمين بالاجماع واحالت الجريدة علينا هذا السؤال فكتبنا الجواب عليه.

بما ياتي بالحرف راجع في فتاوانا ج ١ ص ٩٠ وما بعدها.

ان مما تظاهرت عليه اوله العقل والنقل واجمعت عليه الرسالات السماوية ان الله تعالى واحد لا شريك له له الكمال والقدرة الشاملة والعلم المحيط والحكمة البالغة والتدبير المحكم لكل شئ خلقاً وابداء و بقاء وفناء "له ما في السموات والارض كل له قانتون، بديع السموات والارض." واذا قضى امراً فانما يقول له كن فيكون، ابتدع خلقه الاول من غير مادة وهي منه خلقه الذي ابتدعه، وابتدع النوع الانساني على غير مثال سبق بخلق آدم من المادة الطينية ثم خلق زوجته من فكان خلق آدم من غير ابوى.

اول سطر في لوح الوجود الانساني ناطق بكمال قدرة الخالق الاعظم وبدائع صنعه وكان في السطر الثاني خلق عيسى ابن مريم من غير اب. خلقهما الله تعالى بيد قدرته و اوجد هما بكلمه ولا تيعاظم شئى على قدرته.

وابدع على غير مثال عالم الروح فخلق الارواح و نفخها في الاجسام وهي من امره تعالى استاثر بايجادها و بعثها و تصريفها ولم يستطع اشد الناس جحودا للا لهيات ان ينسب لانسان خلق روح و بعثها في جسد و ترتب اثر الحياة عليها.

وانما ذلك لله وحده وقد خلق الله لكل جسد روحاً يتصل به عند تكوينه و يفصل عنه عند موته اذا انقضى اجده المقدر له و تبقى بعد انفصاله طليقه في عالمها الروحي تسبح حيث يشاء الله حتى يامرها الله يوم البعث والنشور يوم يبعث من في القبور بالعودة الى جسدها الذي انشاه الله للنشاة الاخرى و مما لاختفاء فيه ان الانبياء احياء في قبورهم حياة برزخية خاصة اقوى من حياة الشهداء وان ذلك لاينا في وجود ارواحهم في السماء اذان الارواح في عالمها لاتحدها الابعاد ولا تقيدها القيود، وقد لقي المصطفى ﷺ ارواح الانبياء في بيت المقدس ليلة الاسراء.

وصلى بالانبياء امامافيه، ولقي موسى عليه السلام في السماء ليلة المعراج بعد الصعود من بيت المقدس و تقاولا بما جاء في الحديث الصحيح بشأن فريضة الصلاة كما لقي غيره من الانبياء، وثبت ان المصطفى ﷺ يرد السلام من يسلم عليه وانه تعرض عليه اعمال امته.

ولايمكن ان تنتقل اى روح فضلا عن ارواح الانبياء الى جسم آخر تحل فيه و تصرفه

كما يزعم القائلون بتناسخ الارواح وهم اضل الخلق عن الاسلام وغيره من الديانات السماوية وما
رقون عن الشرائع.

فقول القادياني ان روح المسيح عيسى عليه السلام حلت فيه باطل و زور في القول و
كفر صريح.

اما المسيح عيسى عليه السلام فالمجمع عليه عند المسلمين في شانه ما دل عليه القرآن
الكريم، انه لم يقتل ولم يصلب وانه رفع الى السماء بجسمه و روحه دون موت و انه لا يزال حيا في
السماء حتى ياذن الله سبحانه و تعالى مما ياذن به اواخر الزمان وان الله كف عنه بنى اسرائيل حين
دبروا قتله، ومن عادتهم قتل انبيائهم كما اخبر الله عنهم بذلك، فالقى شبهه على ذلك المنافق
الذى دلهم عليه فكان جزاؤه القتل، وجزاء عيسى عليه السلام الاكرام بالرفع الى السماء.

قال الله تعالى وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم.

(نساء ١٥٤)

وما قتلوه يقيناً بل رفعه الله اليه.

(ايضا)

انى متوفيك (اي متوفيك و قابضك الى بجسمك و روحك) و رافعك الى و
مطهرك من الذين كفروا)

(ال عمران ٥٥)

و رفع عيسى عليه السلام الى السماء كرفع محمد ﷺ الى السماء ليلة المعراج بروحه
و جسده يقظة لامناما ولاغرايه في ذلك فانها معجزات خارقة لاتوزن بموازين العادات ولا تقاس
بمقاييسها وهى شان الخالق جل و علا بقدرته الباهرة على ان يحدث في الجسم البشرى ما يعده و
يهيئه لهذه الرحلة السماوية.

ويحول ما يحيط به الى ما يناسبه في هذه الحالة كما حول النار المحرقة برداً وسلاماً
على ابراهيم عليه السلام، و حول جبريل من الصورة الملكية الى الصورة البشرية في لمح البصر
حتى كان يلقي الرسول ﷺ الوحى في صورة دحية الكلبي و حين التقى بابراهيم عليه السلام في
بيته ضيفاً، مع، الملائكة قبيل انزال العذاب بقوم لوط.

وما دام ذلك في نطاق القدرة الالهية وقد وقع فعلاً وجاء به المخبر الصادق، كما جاء
بساائر معجزات الانبياء، عليهم السلام و خوارقهم التى لاتحيط به العقول، فاي غرابة في ذلك،
لا جرم ان استغرابه او استبعده انما ينشأ عن دخل في الصدور و شك.

في الاخبار و تحديد القدرة الله بقدرة البشر العاجزين، والا فمن آمن بقدرة الله على كل
ممكّن و آمن بالرسالات وان للرسل معجزات و ان المعجزات امور ممكنة في ذاتها هينة جداً على
خالقها خارقة لعادات البشر معجزة لهم و حدهم ايقن بان ذلك كل هين يسير على الخالق جل و علا.

وغنى عن البيان ان شان عيسى عليه السلام من مبدء، خلقه الى طور شبابه الى طور قيامه
بالدعوة في بنى اسرائيل الى طور عداوتهم له الى طور تدبيرهم اغتياله كان شانا عجيباً و كل ذلك
كان ابتلاء لبنى اسرائيل و كان اللافتراء والكذب عليه و نسب اليه ما لم يقله شان اعجب.

وحسبنا ما حكاه الله عنه و هو في المهد قال انى عبد الله اتنى الكتب و جعلنى نبيا و

جعلنی مبارکاً این ماکنست (ای قدر لی ذلک فی علمه) و اوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ مادمت حیاہ وبراً بوالدتی ولم يجعلنی جباراً شقیاء والسلم علی یوم ولدت و یوم اموت (ای بعد النزول من السماء آخر الزمان والحکم بشریعة الاسلام و کسر الصلیب و قتل الخنزیر) و یوم ابعث حیا فی الیوم الآخر) علیہ و علی نبینا افضل الصلوٰۃ والسلام.

هذا ما كتبناه اذ ذاك و نشر فی الصحف والكتب تكذیبا للقادیانیة الضالة المارقة الكافرة و بیاناً لخطأ ذلك الشیخ الازهری الذی ضل السبیل و نشر مانشره عن جهل او عناد واللہ ولی الصالحین.

کتبہ حسین محمد مخلوف

(سابق مفتی اعظم مصر ومبر جماعت کبار علماء مکتبہ المکتبہ - مورخہ ۵ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ)

شیخ حسین محمد مخلوف کا تعارف، آپ کی پیدائش اور تعلیمی زندگی

آپ کا نام حسین بن محمد حسین مخلوف ہے آپ حنفی المسلمک اور ازہر کے رہنے والے ہیں۔ آپ ۶ مئی ۱۸۸۰ء کو قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محمد حسین مخلوف ازہر کے شیوخ میں سے تھے اور فقہ مالکی کے پیروکار عدوی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ جناب حسین مخلوف نے ازہر میں گیارہ سال کی عمر میں قرآن مجید با تجوید حفظ کرنے کے بعد تمام علوم وہیں حاصل کیے اور جامعہ ازہر کی شہادۃ العالمیہ ۱۹۱۳ء میں اعلیٰ نمبروں کے ساتھ حاصل کی اور ۱۹۱۶ء میں شرعی عدالت کے جج مقرر ہوئے۔ پھر آپ کی برابر ترقی ہوتی رہی یہاں تک ۱۹۴۱ء میں آپ اسکندریہ کی شرعی عدالت کے چیف جج مقرر ہو گئے۔ پھر ۱۹۴۲ء میں محکمہ سی آئی ڈی شرعی کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے اس کے بعد پھر آپ ۱۹۴۳ء میں سپریم کورٹ کے قائم مقام چیف جج مقرر ہو گئے۔ پھر ۱۹۴۵ء میں آپ مصر کے مفتی اعظم منتخب ہو گئے۔ پھر ۱۹۴۸ء میں مجلس شیوخ کے ممبر مقرر ہوئے اور آپ کی مدت ملازمت ۶۰ سال کی عمر میں ۵ مئی ۱۹۵۰ء کو ختم ہو گئی۔

پھر ڈیڑھ سال بعد دوبارہ دو سال کے لیے دارالافتاء کا محکمہ آپ کے سپرد کر دیا گیا، دو سال گزرنے پر آپ نے افتاء کی ملازمت چھوڑ دی اور درس و تدریس اور کتب کی تالیف میں مشغول ہو گئے، یہ سلسلہ برابر اب تک جاری ہے افتاء کے شعبہ میں آپ کی تقرری دونوں مرتبہ صدر فاروق کے زمانہ میں ہوئی۔

قادیانی گروہ

فضیلۃ الشیخ مخلوف مفتی اعظم جمہوریہ مصر اور جامعہ ازہر کی مجلس شیوخ کے ممبر رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کی مجلس تاسیسی کے رکن اور مجلس تحقیقات اسلامی ازہر یونیورسٹی کے ممبر نے اپنے فتویٰ میں قادیانی گروہ کے متعلق فرمایا۔ فتویٰ کی اصل عبارت یہ ہے:-

”قادیانی فتنہ گمراہ فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے، جو اسلام سے نکلا ہوا ہے۔ اس کی بنیاد مرزا غلام احمد قادیانی نے انیسویں صدی عیسوی میں ہندوستان میں رکھی تھی۔ مرزا قادیانی کے حالات لکھنے والے نے اس کی تاریخ بیان کی ہے، اس تفصیل میں یہ بھی درج ہے کہ مرزا قادیانی جوانی میں ہسٹیریا اور سخت اعصابی درووں کا شکار ہو گیا تھا اور اس مرض کے علاج کے لیے بعض نشہ آور سیرپ استعمال کرتا تھا اس نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں دعویٰ کیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے طریقہ کے مطابق مخلوق کی اصلاح پر مامور ہے اور یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ اس کو بہت سے الہامات اور مکاشفات ہوئے ہیں اور جو آدمی قادیان شہر میں حاضر ہوگا وہ

بہت سی آسمانی نشانیاں اور خارق عادت چیزیں پائے گا۔

بلکہ ہندوستان کی اسلامی تنظیموں کو دعوت دی کہ وہ استعمار کے فضل و کمال کا اعلان کریں۔

اور یہ کہ انگریز کے خلاف جہاد کرنا حرام ہے اور انگریز سرکار انسانیت کے لیے اللہ کی رحمت ہے۔

مرزا قادیانی نے کہا کہ میں نے انگریز کی تعریف میں پچاس ہزار کتابیں اور رسالے تحریر کیے ہیں اور انگریز مسلمانوں پر احسان بن کر اترے ہیں اور ان کی اطاعت گزاری واجب ہے، بلکہ یہ اقرار کیا کہ وہ انگریزوں کا نوکر ہے۔

اور ان سے درخواست کی کہ ہندوستان میں اس کے خاندان کے ساتھ نرمی اور مہربانی والا معاملہ کیا جائے کیونکہ وہ ان کا خود کاشتہ پودا ہے۔ اسی طرح اور کمینگی کی عبارتیں موجود ہیں، پھر وہ اپنے دعویٰ میں ترقی کرتا گیا یہاں تک کہ اس نے دعویٰ کیا کہ مجھ میں مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح حلول کر گئی ہے اور جو وہ گفتگو کرتا ہے وہ اللہ کا کلام ہے جیسا کہ قرآن کریم اور توراۃ ہے۔

اور یہ کہ وہ دمشق جس میں مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں نازل ہوں گے وہ قادیان ہے جسے قادیانیوں کے ہاں مسجد اقصیٰ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

اور مکہ مدینہ کے بعد اس کا تیسرا مرتبہ ہے اس بستی کا نام ربوہ رکھا اور کہا کہ اس کا حج کرنا فرض کا درجہ رکھتا ہے۔

اور یہ دعویٰ کیا کہ اللہ نے اس کی طرف وحی کی ہے جو دس ہزار آیتوں سے بھی بڑھ جاتی ہے اور یہ کہ جو کوئی اس کی تکذیب کرے وہ کافر ہے اور قرآن نے اس کی نبوت کی گواہی دی ہے ایسے ہی حضور ﷺ نے بھی تصدیق کی ہے، اور حضرت مسیح عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موت اور کشمیر میں آپ کے دفن ہونے کا بڑے زوردار الفاظ میں اظہار کیا ہے اور کشمیر میں آپ کی قبر کی نشاندہی بھی کر دی ہے۔ یہ ہے مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے گمراہ مرتدین پیروکاروں کا عقیدہ۔

اور کہتے ہیں جو مرزا قادیانی کی بیعت میں شامل نہیں ہوا وہ کافر ہے۔ ایسے ہی پاکستان کے قادیانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان نے جو کہ مرزا قادیانی کا پیروکار تھا اس نے بانی پاکستان مسٹر محمد علی جناح کی میت پر جنازہ نہیں پڑھا تھا اس لیے کہ وہ قادیانی فرقہ کی تکفیر کرتا تھا، مرزا قادیانی نے انہی کفریہ اور گمراہ کن نظریات پر اکتفاء نہیں کیا۔ بلکہ اس نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ وہ تمام انبیاء پر فضیلت رکھتا ہے اور یہ کہ اللہ نے اس کو اپنے ان الفاظ میں وحی کی ہے۔

”اے چاند اے سورج تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں“

”تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔ اللہ تیری تعریف عرش سے کرتے ہیں اور تیری طرف چل کر آتے ہیں۔ اسی طرح اس کے کھلے جھوٹ اور غلیظ ترین گمراہ توہمات ہیں اور شاعر مشرق فلاسفر علامہ محمد اقبالؒ نے مرزا کو خوب رسوا کیا اور ہندوستان کے وزیر اعظم جواہر لال نہرو کی بھی خوب تردید کی ہے جو کہ قادیانی گروہ کے ساتھ اپنے ملک اور پاکستان میں بڑی دلچسپی لیتا تھا اس وجہ سے کہ یہ لوگ اسلام اور حضور ﷺ کی نبوت کے ساتھ ٹکر لیتے تھے اور ان کے مقابلے پر اترے ہوئے تھے۔“

اسی طرح ہمارے دوست علامہ سید ابوالحسن علی ندوی اور فاضل دوست جناب ابو الاعلیٰ مودودی اور امام

اکبر شیخ الخضر شیخ الازہر نے تین رسالے اس بارے میں تحریر فرمائے ہیں جو ہم نے دائرہ اسلام سے خارج مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی توہمات اور گمراہیوں کی پیروی کرنے والے گروہ کی تاریخ اور تعلیمات پر مبنی کتاب میں درج کر دیے ہیں۔ میں نے مرزا قادیانی کی کتاب ”تبلیغ“ جو کفر و ضلال اور اس کے رسولوں کی تکذیب سے بھری ہوئی ہے کا مطالعہ کیا۔

اور انگریز اور اس زمانہ کے ہندوستان کے حکمرانوں کا قرب حاصل کرنے کے لیے جو حیلے اور نفاق کے انتہائی خطرناک راستے اختیار کیے گئے۔ ان کا بھی مطالعہ کیا، اس کتاب میں مرزا قادیانی کی کینکری اور رذیل خصلتیں خوب کھل کر سامنے آ گئیں، پھر جب آنجنابی مرزا غلام احمد قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرگیا تو گمراہی میں شریک اس کا دوست کتاب تصدیق براہین احمد کا مصنف حکیم نور الدین، مرزا قادیانی کے دعویٰ اور بہتان تراشیوں میں اس کا خلیفہ بن گیا۔

پھر وہ ۱۳ مارچ ۱۹۱۳ء میں مرگیا موت سے پہلے اس نے قادیانیت کے شجرہ خبیثہ کی بنیاد رکھنے والے مرزا قادیانی کے پہلے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کو خلیفہ چنا۔ قادیانی فرقے کی ایک شاخ لاہوری کہلواتی ہے اس کا خود ساختہ سربراہ محمد علی ہوا جس نے قرآن مجید کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے اور اس کی متعدد تصانیف بھی ہیں۔ یہ مرزا غلام احمد کو صرف مسیح موعود کا لقب دیتا ہے۔ اس نے قرآن کے ترجمہ میں بہت سی لمبدا نہ رائیں قائم کی ہیں بلکہ یہ غلط اور گمراہ کن ترجمہ ہے۔ ہم تمام مسلمانوں کو اس سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ تو تحریف، کذب بیانی اور گمراہی کا مجموعہ ہے اور دین سے منحرف اسلام دشمن لوگوں نے ایسے ہی مستشرقین اور مذہب پر حملہ آور ہونے والے جھوٹے عیسائی مشرین نے اس پر بھرپور اعتماد کیا ہے، ان مشرک خلاف اسلام کوششوں سے قادیانی گروہ اور اس کے گمراہ سردار کا کفر بالکل آشکارہ ہو گیا۔

مرزا قادیانی کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق رائے اور اس کے کفر کے متعلق صحیح اسلامی فتویٰ۔

مصر کے اخبار مینی الشرق نے کئی سال قبل ایک خبر شائع کی جس کا متن یہ ہے:-

احمدی جماعت جامعہ ازہر کے ایک شیخ کی رائے لینے میں کامیاب ہو گئی جس نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کا دعویٰ کیا، پھر یہ مشہور کر دیا کہ علماء ازہر نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا متفقہ فتویٰ دے دیا ہے، مقصد اس فتویٰ کے حصول سے مرزا قادیانی کے مسیح منتظر ہونے کے دعویٰ کی تائید کرنا تھا۔ اس لیے کہ ان کا دعویٰ ہے کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور ان کی روح مرزا قادیانی میں حلول کر گئی ہے جب اس معاملہ نے علماء اسلام کو اضطراب میں ڈالا تو انھوں نے مؤثر عالم اسلامی اور وہاں کے ازہر کے مندوب سے وضاحتی بیان طلب کیا انھوں نے جلد ہی اس کا جواب بھیج دیا چنانچہ علماء نے اس کا اردو ترجمہ کرا کے ہندوستان کے اسلامی رسالوں میں چھپوا دیا، یہ بیان بھی اس شیخ کی رائے اور امت کے اجماعی عقیدہ سے مختلف تھا اس لیے اخبار نے یہ سوال ہم سے کر دیا تو ہم نے اس کا جواب اس طرح لکھا۔

جو حرف بحرف نقل کیا جاتا ہے۔ ہمارے فتاویٰ کی جلد نمبر ۹۰ صفحہ نمبر ۹۰ اور بعد کے صفحات کا مطالعہ کیجئے۔ دلائل عقلی اور نقلی اس پر متفق ہیں اور کتب ساویہ کا اس پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہیں اور ان کا کوئی شریک نہیں ہے سارا کمال اور قدرت کاملہ بھی انھیں ہی حاصل ہے اور ہر چیز پر علم محیط اور اس کی تخلیق کی حکمت بالذات سے پیدا کرنے، نئے سرے سے ایجاد کرنے اسے اپنی مقررہ مدت تک باقی رکھنے اور وقت ختم ہونے پر اس کو فنا

لرنے کی ٹھوس تدبیر کے مالک ہیں۔ ”اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمان اور زمین میں سب اسی کے تابعدار ہیں۔“

”نیا پیدا کرنے والا ہے آسمان اور زمین کا اور جب حکم کرتا ہے کسی کام کو تو یہی فرماتا ہے اس کو ہو جابلس وہ ہو جاتا ہے۔“ اللہ نے پہلی مرتبہ مخلوق کو بغیر مادہ کے پیدا فرمایا اور یہی اللہ کی پہلی مخلوق ہے جسے اس نے ایجاد کیا، اور بنی نوع انسان کو ایسی صورت میں پیدا کیا کہ جس کی پہلے کوئی مثال نہیں تھی اور یہ عجوبہ آدم علیہ السلام کے اجزاء سے پیدا کرنے سے ہوا تو آدم علیہ السلام کی تخلیق بغیر ماں باپ کے ہوئی پھر ان کی زوجہ حوا کو ان سے پیدا کیا۔

انسانی وجود کی لوح میں پہلی سطر یہ درج ہے کہ انسان کو خالق اعظم کی کمال قدرت اور عجائبات تخلیق سے گویائی ملی، اور دوسری سطر میں درج ہے کہ عیسیٰ بیٹے مریم کو بغیر باپ کے پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو اپنی کمال قدرت سے پیدا فرمایا اور کلمہ کن سے انہیں کر دکھایا۔ اس لیے کہ اللہ خالق کی دسترس سے تو کوئی چیز باہر نہیں۔

اور عالم ارواح کو اچھوتے انداز میں وجود بخشا اور روحوں کو پیدا فرمایا اور انہیں جسموں میں پھونک دیا اور روح تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے اس کو ایجاد کرنے، پھر دوبارہ اسے وجود دینے اور اس میں انقلاب پیدا کرنے اور جاری رکھنے کا سارا اختیار اللہ نے اپنے لیے خاص فرما رکھا ہے، خدا کی ذات اور صفات کا سخت ترین منکر بھی یہ طاقت نہیں رکھتا کہ روح کے پیدا کرنے اور اس کے جسموں میں پھیلانے اور پھر اس پر زندگی کے آثار مرتب کرنے کا اختیار کسی انسان کے لیے ثابت کر سکے۔

بلکہ اس کا تو سارا کا سارا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہی حاصل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر جسم کے لیے ایک روح پیدا فرمائی ہے جو جسم کے ساتھ اس کی پیدائش کے وقت سے لگ جاتی ہے اور پھر جب اس کی مقرر شدہ زندگی ختم ہو جاتی ہے تو موت کے وقت وہ اس سے جدا ہو کر عالم ارواح میں آزاد ہو جاتی ہے اور اللہ کی مرضی کے مطابق جہاں چاہے وہ گھومتی رہتی ہے یہاں تک کہ حساب و کتاب کا دن آ جائے گا جبکہ تمام مرے ہوئے انسان اپنی قبروں سے اٹھالے جائیں گے تو جن جسموں کو اللہ نے دوبارہ زندہ کرنے کے لیے پیدا فرمایا ہے روح کو ان کی طرف لوٹ جانے کا حکم ہو جائے گا اور اس حقیقت میں تو شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ انبیاء علیہم السلام کو اپنی قبروں میں خاص قسم کی برزخی زندگی حاصل ہے جو کہ شہداء کی برزخی زندگی سے بھی زیادہ طاقت والی ہے اور یہ اعتقاد رکھنا روحوں کے آسمانوں میں موجود ہونے کے بالکل منافی نہیں ہے اس لیے کہ عالم ارواح میں روحوں کو نہ تو کسی دوری سے محدود کیا جاسکتا ہے نہ ہی کوئی قید انہیں کسی جگہ بند کر سکتی ہے یہ امر تو بالکل مسلم ہے کہ حضور ﷺ نے اسراء کی رات بیت المقدس میں انبیاء کی روحوں سے ملاقات کی ہے۔

اور آپ ﷺ نے سارے انبیاء کا امام بن کر بیت المقدس میں نماز پڑھائی پھر شب معراج میں ہی جب بیت المقدس سے آسمانوں کی طرف تشریف لے گئے تو موسیٰ علیہ السلام سے وہاں آپ ﷺ کی ملاقات ہوئی اور نماز کی فرضیت کے متعلق گفتگو بھی ہوئی جس کا ذکر صحیح روایت میں موجود ہے۔ ایسے ہی اور انبیاء علیہم السلام سے بھی ملاقاتیں ہوئیں اور روایات حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ جو شخص حضور ﷺ پر سلام بھیجتا ہے تو آپ ﷺ اسے جواب دیتے ہیں اور امت کے اعمال آپ ﷺ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

باقی انبیاء علیہم السلام کی روحوں تو کجا کوئی روح بھی ایک جسم سے منتقل ہو کر دوسرے کے جسم میں نہیں آتی کہ اس میں حلول کر جائے اور اس میں اپنا تصرف کرنے لگے جیسا کہ روحوں کے تنازع کے قائل لوگوں کا نظریہ

ہے۔ یہ لوگ اسلام بلکہ تمام مذاہب سماویہ سے ہٹ کر بہت دور کی گمراہی میں جا پڑے ہیں۔ اسلام چھوڑ، تمام مذاہب سے خارج ہو چکے ہیں۔

تو مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کہ مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح اس میں حلول کر گئی ہے بالکل باطل کذب بیانی اور واضح کفر ہے۔

باقی مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مسلمانوں کے ہاں تو بالکل اجماع ہے اور قرآن کریم کی آیات اس پر شاہد ہیں کہ آپ کو نہ تو قتل کیا گیا نہ ہی سولی پر چڑھایا گیا بلکہ انھیں اپنے جسم اور روح دونوں کے ساتھ موت سے پہلے آسمان کی طرف اٹھالیا گیا ہے اور آپ زندہ ہیں زندہ رہیں گے یہاں تک کہ آخر زمانہ میں ان کے لیے اللہ نے جودن مقدر فرمایا ہے وہ ہو جائے گا اور اللہ نے بنی اسرائیل کے شر کو آپ سے روک رکھا جبکہ وہ آپ کے قتل کا پروگرام بنا چکے تھے اور بنی اسرائیل کی تو یہ پرانی عادت تھی کہ وہ انبیاء کو قتل کر دیتے تھے اللہ نے ان کی اس عادت قبیحہ کے متعلق خبر بھی دی ہے، تو جس منافق نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تجزی کی تھی اللہ نے آپ کی شبیہ اس پر ڈال دی تھی اس کی سزا قتل تھی وہ تو سولی چڑھ گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پورا پورا احترام و اکرام کیا گیا اس طرح کہ آپ کو آسمان پر اٹھالیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اور انھوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا لیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے۔“

”اس کو قتل نہیں کیا بیشک، بلکہ اس کو اٹھالیا اللہ نے اپنی طرف۔“

”میں لے لوں گا تجھ کو (یعنی پورا پورا لے لوں گا اور اپنی طرف لوں گا آپ کو جسم اور روح دونوں کے ساتھ اور اٹھالوں گا اپنی طرف اور پاک کر دوں گا تجھ کو کافروں سے۔“

اور عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا ایسے ہی ممکن ہے جیسا کہ حضرت محمد ﷺ کو معراج کی رات جسم اور روح دونوں کے ساتھ حالت بیداری میں آسمان پر بلایا گیا تھا نہ کہ نیند میں اور یہ کوئی انہونی چیز نہیں ہے کیونکہ معجزات خارق عادت چیز ہوتے ہیں ان کا موازنہ نہ تو مادی پیمانوں سے کیا جاسکتا ہے نہ ہی مادی قوانین سے انھیں پرکھا جاسکتا ہے یہ تو کارساز جہاں کی اپنی کمال قدرت ہے کہ جسم میں آسمانی سفر کی صلاحیت پیدا کر دے۔

پھر اللہ تعالیٰ اس کے ارد گرد کے ماحول کو اس ضرورت کے موافق بھی بنا دیتے ہیں جیسا کہ حضرت

ابراہیم علیہ السلام کے لیے جلا دینے والی آگ کو ٹھنڈک اور آرام دہ چیز بنا دیا تھا اور جیسے ایک ہی لمحہ میں جبریل علیہ السلام کے ملکی چہرے پر بشری لباس پہنا دیا کرتے ہیں چنانچہ حضور ﷺ کے پاس پیغام وحی لانے کے لیے آپ حضرت وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں تشریف لاتے تھے، ایسے ہی جبریل امین قوم لوط پر اللہ تعالیٰ کا عذاب لانے سے تھوڑی دیر پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس اپنے ساتھیوں کے ہمراہ انسانی شکل میں مہمان بن کر آئے تھے۔

اور جب یہ سارے امور قدرت الہی کے دائرہ اختیار میں ہیں اور عملی طور پر یہ چیزیں واقع بھی ہو چکی ہیں اور ان کی خبر صادق و امین رسول نے دی ہے جیسا کہ دیگر انبیاء علیہم السلام سے ایسے معجزات رونما ہوئے ہیں جن کا عقل انسانی احاطہ نہیں کر سکتی تو پھر ان کے ماننے میں کون سی مشکل چیز مانع ہے۔ حقیقت بات یہ ہے کہ ان معجزات کو مشکل تصور کرنا یا ان کا بعید از عقل ہونا صرف اس وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو دل میں کچھ کجی ہوتی ہے۔

یا حضور ﷺ کی دی ہوئی خبروں میں شک کرنے سے اور اللہ کی طاقت کو عاجز انسانوں کی طاقت پر

قیاس کرنے سے ہوتا ہے، ورنہ جو شخص ہر ممکن چیز پر اللہ کی قدرت کا قائل ہو اور سلسلہ نبوت پر یقین رکھتا ہو اور انبیاء سے معجزات کے صادر ہونے اور فی الحقیقت ان کا ممکن ہونا تسلیم کرتا ہو تو وہ مان جائے گا کہ یہ چیزیں اللہ کے سامنے بالکل آسان ہیں اگر یہ خارق عادت ہیں تو صرف انسانی ذہن کے لیے ہیں اور یہ بھی مان جائے گا کہ یہ سب کام پروردگار عالم کے آگے نہایت معمولی ہیں۔

اور اس کا تو قصہ ہی نہ چھیڑیئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی عجیب و غریب پیدائش پھر آپ کا جوان ہونا پھر بنی اسرائیل میں پیغام رسالت لے کر پہنچنا پھر ان کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت پر اتر آنا ہمیں پر بس نہیں بلکہ خفیہ طریقہ سے آپ کے قتل کرنے کا ناپاک منصوبہ بنانا (مگر خدا کا آپ کو ان تمام تدبیروں کے باوجود محفوظ رکھنا) واقعی عجیب امر ہے یہ تو بنی اسرائیل کا امتحان لینا تھا، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انہونی بات کہہ دینا اور جھوٹ کا ان کی طرف منسوب کرنا اس سے بھی زیادہ حیران کن ہے۔

کیا آپ کی شان عجیب کے لیے وہ کافی نہیں ہے جو خود اللہ نے آپ کی زبانی نقل فرمایا ہے، ”وہ بولا میں بندہ ہوں اللہ کا مجھ کو اس نے کتاب دی ہے اور مجھ کو اس نے نبی کیا، اور بنایا مجھ کو برکت والا جس جگہ میں ہوں (یعنی یہ ہونے والی چیزیں اللہ نے اپنے علم میں میرے لیے مقدر کر دی تھیں) اور تاکید کی مجھ کو نماز کی اور زکوٰۃ کی جب تک میں رہوں زندہ، اور سلوک کرنے والا اپنی ماں سے اور نہیں بنایا مجھ کو زبردست بد بخت، اور سلام ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں (یعنی آخر زمانہ میں آسمان سے نازل ہونے کے بعد اور شریعت اسلام کے مطابق فیصلہ کرنے صلیب توڑنے اور خنزیر کو قتل کرنے کے بعد) اور جس دن اٹھ کھڑا ہوں زندہ ہو کر (قیامت کے دن)“ اللہ کی کروڑوں پر رحمتیں نازل ہوں۔ حضرت عیسیٰ اور ہمارے نبی علیہما الصلوٰۃ والسلام پر۔

یہ وہ ساری تفصیل ہے جو ہم نے اس وقت سلسلہ گمراہ مرتد کافر گروہ قادیانی کی تکذیب اور ازہری شیخ کی غلطی کی وضاحت کرنے کے لیے لکھا تھا جو اخباروں اور کتابوں میں شائع بھی ہوا تھا۔ اس گمراہ ازہری شیخ نے جو کچھ اپنی جہالت یا عناد کی وجہ سے لکھا سو لکھا لیکن ہم نے تو حقیقت حال بالکل واضح کر کے لکھ دی ہے۔

اسرار بن عبدالمولیٰ تاشقندی

۲۱..... جواب درست ہے۔

۲۲..... حضرت مولانا مفتی دین محمد خان ڈھا کہ مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) کا فتویٰ

الجواب صحیح بلا ارتباب! قال النبی ﷺ ان عیسیٰ لم یمت وانه راجع الیکم قبل یوم

(درمنثور ص ۳۶ ج ۲)

القیامہ.

واعلم ان اصحاب عیسیٰ علیہ السلام هم تفرقوا ثلاث فرق، فقالت فرقة کان اللہ تعالیٰ فینا فصعد الی السماء وقالت فرقة آخری کان فینا ابن اللہ عزوجل ثم رفعہ اللہ سبحانه الیہ. وقالت فرقة اخرى منهم کان فینا عبد اللہ.

ورسوله ماشاء ثم رفعہ الیہ وهو لاء هم المسلمون فتظاهرت الکافر ان فرقان علی المسلمة فقتلوهم فلم یزل الاسلام طامسا حتی ان بعث اللہ محمداً ﷺ.

فالمسلمون یعتقدون ان عیسیٰ علیہ السلام مرفوع حیا الی السماء ثم راجع الینا قبل یوم القیامہ هذه عقیدة اسلامية اعتقد بها المسلمون من اول الاسلام الی ان تقوم القیامہ کما فی قوله تعالیٰ.

”یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی (ال عمران ۵۵) ای رافعک الی و متوفیک کما

(روح المعانی)

خرج ابن ابی حاتم عن قتادة.

(نساء ۱۵۶)

وما ماجاء فی سورة النساء ”وما قتلوه وما صلبوه الى آخر الایة.“

الضمیر لعیسیٰ علیہ السلام كما هو الظاهر.

ای ما قتلوه قتلاً یقیناً بل رفعه سبحانه الیه یقیناً هذا هورد و انکار لقتله و اثبات لرفعه علیہ

(مفتی دین محمد خان ڈھا کہ مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

السلام. هذا ماظهر لی. واللہ تعالیٰ اعلم

جواب بلاشبہ درست ہے! حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔ ”تحقیق عیسیٰ ﷺ فوت نہیں ہوئے اور بے شک

قیامت سے پہلے تمہاری طرف لوٹ کر آئیں گے۔“

جان لیں کہ حضرت عیسیٰ ﷺ کے متعلق تین گروہ بن گئے ہیں۔ پہلا گروہ تو یہ کہتا ہے کہ:- خدا ہم میں

رہتا تھا، پھر وہ آسمان کی طرف چڑھ گیا۔ دوسرے فرقہ نے کہا کہ:- ہم میں اللہ رب العزت کا بیٹا رہتا تھا، پھر اللہ

نے اسے اپنی طرف اٹھالیا۔

تیسرے گروہ نے کہا کہ ہم میں تو اللہ کا بندہ اور رسول رہتا تھا۔

جتنا اللہ کو منظور تھا رہا، پھر اللہ نے اپنی طرف اوپر اٹھالیا، یہی مسلمان فرقہ ہے پھر پہلے دونوں کافر

گروہوں نے مسلمان فرقہ پر چڑھائی کر دی اور انھیں قتل کر دیا سو اسلام محو رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ

کو مبعوث فرمایا۔

تو مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ عیسیٰ ﷺ آسمان پر زندہ اٹھالیے گئے ہیں اور پھر ہماری طرف قیامت

سے پہلے لوٹ کر آئیں گے۔ یہی اسلامی عقیدہ ہے جس پر مسلمانوں نے اول دن سے آج تک ایمان قائم رکھا

ہوا ہے اور قیامت قائم ہونے تک یہی عقیدہ رہے گا جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے۔

”اے عیسیٰ میں لے لوں گا تجھ کو اور اٹھالوں گا اپنی طرف۔“ آیت میں تقدیم تاخیر ہے یعنی رافعک الی

و متوفیک کہ تجھ کو اٹھالوں گا اور لے لوں گا، جیسا کہ ابن ابی حاتم نے قتادہ سے نقل کیا ہے۔ (بحوالہ روح المعانی)

باقی سورة نساء میں جو آیا ہے: ”اور انھوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا۔“

تو اس آیت میں ضمیر حضرت عیسیٰ ﷺ کی طرف لڑتی ہے جیسا کہ آیت کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے۔

معنی یہ ہے کہ انھوں نے بالکل قتل نہیں کیا بلکہ اللہ سبحانہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا ہے، تو یہ آیت

جہاں حضرت عیسیٰ ﷺ کے قتل ہو جانے کے قول کی تردید کرتی ہے وہاں ان کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے

کو بھی ثابت کرتی ہے یہی کچھ مجھے اس بارے میں علم ہے۔

۲۳..... الجواب صحیح! جواب درست ہے۔ ولا شک ان نزول عیسیٰ بن مریم حق کائن و ثابت بالکتاب

(عبداللہ تعالیٰ) محمود احمد غفریہ لکھنؤ کان اللہ

والسنة المتواترة واجماع الامتة.

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کا نزول بالکل حق ہے اور قرآن مجید

احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

۲۴..... سیکرٹری اسلامک سنٹر چٹاگانگ مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

ماکتبه العلماء من اوله کله حق، لاشک فیہ کما ثبت بالا حدیث الصحیح فما ذا بعد

الحق الا الضلال.

(عبدہ محمد اسماعیل عفا اللہ عنہ)

(مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم چ پکتانی چانگام ۲۷/شوال المکرم ۱۳۸۵ھ)

اول سے علماء نے جو اس سلسلہ میں لکھا ہے وہ بالکل حق ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور حق کے ورے تو گمراہی ہی ہے۔

۲۵..... مفتی اعظم مشرقی پاکستان (بگلہ دیش) مولانا فیض اللہ

مہتمم مدرسہ معین الاسلام آٹھ ہزاری چانگام کافوتی

اقول بتوفیق اللہ تعالیٰ و تائیدہ ان المیزا غلام احمد القادیانی و معتقدیہ کافرون مرتدون خارجون عن الاسلام یقیناً وہم منکرون لکثیر من ضروریات الدین کمسئلۃ ختم النبوة و حیاة عیسیٰ بن مریم علیہما السلام و رفعہ الی السماء و نزولہ فی آخر الزمان و ظاہر ان منکر ضروریات الدین ولو کان بتاویل، کافر مرتد یقیناً فان ضروریات الدین لا تقبل التاویل کما هو مجمع علیہ عند جمیع اهل الحق و ایضاً قد صدرت منه اہانة عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام المفضیۃ الی الکفر، و اکبر منه انه ادعی النبوة بل ادعی التفوق علی سائر الانبیاء الکرام. حتی علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کما لا یتخفی علی من طالع کتبہ واللہ اعلم فقط.

(کتبہ فیض اللہ عفا اللہ عنہ)

(مفتی اعظم مشرقی پاکستان (بگلہ دیش) ۲۵/شوال المکرم ۱۳۸۵ھ)

تحقیق مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے سب کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ یہ لوگ بہت سی ضروریات دین کے منکر ہیں جیسا کہ عقیدہ ختم نبوت حیاة عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آسمان کی طرف آپ کے رفع اور پھر آخر زمانہ میں آپ کے نزول کا مسئلہ ہے اور یہ تو بالکل ظاہر بات ہے کہ ضروریات دین کا منکر پکا کافر اور مرتد ہوتا ہے۔ چاہے اس کا انکار کسی تاویل کی وجہ سے ہی ہو، اس لیے کہ ضروریات دین میں تاویل قبول نہیں کی جاسکتی، جیسا کہ اہل حق کا اس پر اجماع ہے۔ اور مرزا قادیانی سے تو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین بھی صادر ہوتی ہے جو کہ انسان کو کفر تک پہنچانے والی ہے اور اس سے بڑا جرم یہ ہے کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام۔

حتیٰ کہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ سے بھی بلند مرتبہ ہونے کا دعویٰ کیا اور جس نے مرزا قادیانی کی کتب کا مطالعہ کیا اس پر یہ امر بالکل مخفی نہیں ہے۔

۲۶..... مولانا محمد حامد نائب مہتمم مدرسہ معین الاسلام چانگام کافوتی

قد تبین الرشہ من الغی من هذه النصديقات كالشمس فی کبد السماء فمن شک او تردد فقد ضل وغوی و اتباع هوا.

(نقطہ محمد حامد غفرلہ)

(نائب مہتمم مدرسہ معین الاسلام آٹھ ہزاری چانگام ۲۶/شوال المکرم ۱۳۸۵ھ)

ان تصدیقات سے حق گمراہی سے بالکل کھل کر علیحدہ ہو چکا ہے جیسا کہ آسمان کے سینے پر سورج روشن ہوتا ہے پس جس نے شک یا تردد کیا وہ گمراہ ہو گیا اور راستے سے ہٹک گیا، اور اس نے اپنی خواہشات کی تابعداری کی۔

۲۷..... میں اس فتویٰ کی تصدیق کرتا ہوں۔

احقر الانام تاج الاسلام

مہتمم جامعہ اسلامیہ برہن بائریہ بنگلہ دیش ۲۹ شوال ۱۳۸۵ھ

۲۸..... مولانا محمد الطاف الرحمن چانگام کا فتویٰ

الحمد لله والصلوة والسلام على نبيه الذي لاني بعده، اما بعد، فلا جوبه كلها صحيحة والفرقة القاديانية فرقة باطله خارجة عن اهل السنة والجماعة وعن دائرة الاسلام.

(حرره احقر الناس محمد الطاف الرحمن عفي عنه)

حمد وثناء کے بعد! تمام جوابات درست ہیں اور قادیانی فرقہ باطل فرقہ ہے یہ اہل سنت والجماعت اور دائرہ اسلام سے بھی خارج ہے۔

۲۹..... الجواب حق والحق احق ان يتبع وما ذا بعد الحق الا الضلال.

جواب بالکل درست اور حق ہے اور حق بات اس کے زیادہ لائق ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے اور حق کے بعد تو پھر کمرائی ہی ہے۔

محمد عبدالعز دارالافتاء جامعہ فرقانیہ لال باغ، ڈھاکہ

شمس الحق عفا اللہ عنہ جامعہ قرانیہ عربیہ لال باغ، ڈھاکہ

۳۰..... جواب صحیح ہے۔

احقر محمد ریاست علی غفرلہ مدرس رانا پنک مدرسہ ضلع سلہٹ بنگلہ دیش

۳۱..... جواب درست ہے۔

محمد عبدالکیم سلہٹی مدرس جامعہ قرآنیہ لال باغ، ڈھاکہ

۳۲..... جواب صحیح ہے۔

احقر محمد مدرس مدرسہ ڈھاکہ دکن

۳۳..... جواب حق ہے۔

مہتمم مدرسہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ

۳۴..... جواب صحیح ہے۔

۳۵..... مولانا محی الدین مفتی مدرسہ اشرف العلوم ڈھاکہ کا فتویٰ

اقول وبالله التوفيق. من انكر حياة عيسى عليه السلام ورفعته الى السماء ثم نزوله قرب قيام الساعة او ادعى انه افضل من عيسى عليه الصلوة والسلام او انكر ختم النبوة، و ادعى انه نبي بعد نبينا محمد ﷺ مستقلا كان او ظليا او بروزيا وانكر ما كان من ضروريات الدين فهو كافر ومرتد خارج عن الاسلام بنص الكتاب وتواتر السنه و اجماع الامة.

والميرزا غلام احمد القادياني متصف بتلك الاوصاف فهو كافر ومرتد و خارج عن دين الاسلام والمترددون في كفره و متبعوه حكمه، فلعن الله عليه والملائكة والناس اجمعين. والله تعالى اعلم.

کتبہ عبدہ محی الدین غفر اللہ

مدرس مدرسہ اشرف العلوم بڑا کٹوہ، ڈھاکہ

جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کے آسمان پر تشریف لے جانے پھر قیامت کے قریب ان کے دوبارہ تشریف لانے کا انکار کرے، یا وہ یہ دعویٰ کرے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہے یا وہ جو ختم نبوت کا انکار کرے، یا حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کر بیٹھے، چاہے اس کا دعویٰ مستقل نبی ہونے کا ہو یا ظلی یا بروزی نبی ہونے کا، یا وہ ضروریات دین کا انکار کر دے، پس وہ بھی قرآن احادیث متواترہ اور اجماع امت کی رو سے کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی چونکہ ان سب چیزوں کا ارتکاب کیا ہے لہذا وہ بھی کافر مرتد اور دین اسلام

— سارن ہے اور اس کے کفر میں شک کرنے والے اور اس کی اتباع کرنے والے بھی اسی کے حکم میں ہیں اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔ مرزا قادیانی پر۔

احقر محمد صفی اللہ عفی عنہ

۳۶..... جواب صحیح ہے۔

صدر المدرسین مدرسہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ ۴ جامع مسجد بہادر شاہ پارک، ڈھاکہ

عبدالکریم غفرلہ

۳۷..... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔

خلیفہ خاص شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ امیر جمعیت علماء اسلام مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

احقر شمس الدین غفرلہ

۳۸..... مفتی صاحب نے درست فتویٰ دیا ہے۔

ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام، مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

احقر ابو محمود ہدایت حسین غفرلہ

۳۹..... فتویٰ دینے والے نے درست جواب دیا ہے۔

مدرس مدرسہ امداد العلوم، ڈھاکہ

محمد الدین خان عفی عنہ

۴۰..... جواب صحیح ہے۔

ممتاز الحدیث، ممتاز الفقہاء مدرسہ عالمیہ مدیر ماہنامہ مدینہ ڈھاکہ، سیکرٹری سیرت کمیٹی ڈھاکہ

جوائنٹ سیکرٹری مؤتمر عالم اسلامی مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

۴۱..... مولانا محمد ہارون ناظم ادارۃ المعارف ڈھاکہ کا فتویٰ

قد تواترت عقیدۃ حیاۃ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام و رفعہ الی السماء، ثم نزولہ قرب الساعة فمن انکرها فقد انکر الامر المتواتر و قد کفر من غیر ریب و شک۔

(محمد ہارون فاضل مدرسہ ضمیریہ چانگام و جامعہ اشرفیہ، لاہور)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آسمان کی طرف آپ کے رفع پھر قیامت کے قریب آپ کے نزول کا

عقیدہ بالکل متواتر ہے جس نے اس کا انکار کیا پس اس نے امر متواتر کا انکار کیا تو وہ بلاشک و شبہ کافر ہو گیا۔

محمد عبدالجبار ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام ڈھاکہ شہر

۴۲..... جواب صحیح ہے۔

محمد عبیدالحق

۴۳..... جواب صحیح ہے اور اس کا انکار کرنا بہت بڑا قبیح فعل ہے۔

پرنسپل عالیہ مدرسہ نواکھالی و ناظم جمعیت المدرسین، مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) ۲۳ فروری ۱۹۶۸م

الاحقر ظفر الدین

۴۴..... جواب صحیح ہے اور فتویٰ دینے والا اپنی محنت میں کامیاب ہے۔

ناظم الجامعۃ الاسلامیہ، کاپور انڈیا ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ بمطابق ۸ مارچ ۱۹۶۸م

عبدالرزاق نائب قاضی دارالقضاء ریاست بھوپال انڈیا ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ

۴۵..... جواب صحیح ہے۔

اسعد المدنی ۷ المحرم الحرام ۱۳۹۰ھ

۴۶..... جواب صحیح ہے۔

علمائے بلوچستان کے فتویٰ جات

احقر غلام حیدر

۴۷..... جواب صحیح ہے اور فتویٰ دینے والا کامیاب ہے۔

مہتمم مدرسہ عربیہ ناصر العلوم لورالائی نائب امیر جمعیت علمائے اسلام لورالائی بلوچستان۔ ۱۵ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ

احقر قاضی عبدالعزیز باری قلات بلوچستان

۴۸..... جواب درست ہے۔

بندہ عرض محمد مہتمم مطلع العلوم کوئٹہ بلوچستان

۴۹..... جواب درست ہے۔

بندہ عبدالشکور خطیب جامع مسجد کوئٹہ، بلوچستان

۵۰..... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔

علمائے پنجاب کے فتویٰ جات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ خاتم الانبیاء والمرسلین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔ اما بعد! ۵۱..... راقم نے حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی، پرنسپل جامعہ عربیہ و ناظم اعلیٰ ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ (ضلع جھنگ) کے مرتب کردہ رسالہ وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی کا اہم ترین فتویٰ ”حیات عیسیٰ علیہ السلام کا منکر کافر ہے۔“ کا مطالعہ کیا، جس میں مرزا قادیانی اور مصرے ایک ملحد حلقوں کا باطل نظریہ دلائل کے ساتھ رد کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جسد غصری کے ساتھ آسمان کی طرف نہیں اٹھائے گئے اور یہ کہ اب وہ نازل نہ ہوں گے۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

قرآن کریم کی نصوص قطعیہ، احادیث متواترہ اور امت مسلمہ کے قطعی اجماع سے یہ بات ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور تاہنوز وہ زندہ ہیں اور قیامت کے قریب نازل ہوں گے اور نزول کے بعد دجال لعین کو قتل کریں گے اور چالیس سال تک حکومت کر کے پھر وفات پائیں گے اور مدینہ طیبہ میں مسلمان ان کی تجسیم و تکفین کریں گے اور ان کو دفن کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے۔ بل رفعہ اللہ الیہ۔ (نساء ۱۵۷)

”بلکہ اللہ تعالیٰ نے (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھالیا ہے۔“

دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے: وانه لعلم للساعة فلاحتمون بها۔ (زخرف ۶۰)

”اور بے شک وہ (عیسیٰ علیہ السلام) قیامت کی نشانی اور علم ہیں سو ہرگز اس کے بارے میں شک نہ کرنا۔“

اور حضرت نواسؓ بن سمرعان کلابی کی طویل حدیث میں یہ بھی ہے کہ: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اذ بعث اللہ المسیح بن مریم علیہ فینزل عند المنارة البيضاء مشرقی دمشق۔ (مسلم ص ۴۰۰ ج ۲)

جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو بھیجیں گے تو وہ جامع مسجد دمشق کے سفید مشرقی مینار پر اتریں گے۔“

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ نزول آسمان سے ہوگا، چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے جس کی سند بالکل صحیح ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: کیف انتم اذا نزل ابن مریم (من السماء) فیکم امامکم منکم۔ (بخاری ص ۴۹۰ ج ۱)

”تمہاری کیا ہی بھلی حالت ہوگی جبکہ عیسیٰ بن مریم علیہا السلام تم میں آسمان سے نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔“

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت تمہارا امام مہدی تم میں سے ہی ہوگا، اور پہلی نماز فجر کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتداء ہی میں پڑھیں گے، جیسا کہ روایات سے ثابت ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک اور روایت میں یوں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ثم یجزل عیسیٰ بن مریم من السماء۔ (قرطبی ج ۱۶ ص ۱۰۶۔ مرقاۃ ج ۵ ص ۱۶۰ مطبوعہ مصر)

”پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔“

اور حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

ل عند ذلک ينزل اخى عيسى بن مريم من السماء على جبل افيق. (کنز العمال ج ۱۳ ص ۶۱۸)
 ”پس اس موقع پر میرے بھائی عیسیٰ بن مریم علیہا السلام آسمان سے افق کی پہاڑی پر نازل ہوں
 گے۔“

ان تمام صحیح روایات سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ پہلے تو مرزا قادیانی
 کو بھی اس کا اقرار تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے چنانچہ وہ لکھتا ہے:
 ”مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں یہ لفظ موجود ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا
 لباس زرد رنگ کا ہوگا۔“
 (ازالہ اوہام ص ۸۱ خزائن ج ۳ ص ۱۳۲)

اور دوسرے مقام پر لکھتا ہے:

الا يعلمون ان المسيح ينزل من السماء بجميع علومه لا ياخذ شيئا من الارض مالهم
 لا يشعرون. (آئینہ کمالات اسلام ص ۴۰۹)

”کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ مسیح بن مریم علیہا السلام اپنے تمام علوم کے ساتھ آسمان سے نازل ہوں گے،
 اور زمین پر کوئی علم حاصل نہیں کریں گے، ان لوگوں کو کیا ہو گیا کہ نہیں سمجھتے۔“
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

يمكث عيسى عليه السلام في الارض بعد ما ينزل اربعين سنة ثم يموت صلى عليه
 المسلمون و يدفنونه.

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد زمین میں چالیس سال رہیں گے پھر ان کی وفات ہوگی اور
 مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے اور ان کو دفن کریں گے، اور ان کی ایک روایت میں آتا ہے۔“ ”ثم يتوفى فيصلى
 عليه المسلمون.“
 (ابوداؤد ص ۱۳۵ ج ۲)

”جو ان کی وفات ہوگی پس مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔“
 اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا۔ ”ثم يموت
 فيدفن معي في قبرى.“
 (مشکوٰۃ کتاب القبر ص ۲۸۰)

”پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگی سو وہ میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہوں گے۔“
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور رفع الی السماء پر متواتر حدیثیں دلالت کرتی ہیں، علامہ ابن عطیہ فرماتے
 ہیں: واجمعت الامه على ماتضمنه الحديث المتواتر من ان عيسى عليه السلام فى السماء حى و انه
 ينزل فى آخر الزمان.

”حدیث متواتر کے پیش نظر ساری امت کا اس پر اجماع اور اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر
 زندہ ہیں اور آخر زمانہ میں اتریں گے۔“ ان کے رفع الی السماء پر تمام امت مسلمہ کا اجماع و اتفاق ہے، چنانچہ امام
 اہلسنت والجماعت ابوالحسن الاشعریؒ متوفی ۳۳۰ھ فرماتے ہیں:-

واجمعت الامة على ان الله عز وجل رفع عيسى عليه السلام الى السماء.

”امت کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھالیا ہے۔“
 اور خود مرزا قادیانی اس پیشگوئی کو متواتر اور درجہ اذل کی پیشگوئی تسلیم کرتا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے:

”یہ امر پوشیدہ نہیں کہ مسیح بن مریم کے آنے کی پیشگوئی اول درجے کی پیشگوئی ہے۔ جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا تو اتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔“ (ازالہ اوہام ص ۵۵۷ خزائن ج ۳ ص ۴۰۰)

چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور رفع الی السماء اور پھر آسمان سے نزول تو اتر سے ثابت ہے لہذا اس کا انکار کرنا کفر ہے، چنانچہ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ متوفی ۴۵۶ھ لکھتے ہیں:

واما من قال ان الله عزوجل هو فلان لانسان بعينه او ان الله يحل في جسم من اجسام خلقه او ان بعد محمد ﷺ نبياً غير عيسى بن مريم فانه لا يختلف الثان في تكفيره لصحة قيام الحجة بكل هذا على كل احداً.

”بہر حال جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص (کے روپ میں) ہے یا اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی کے جسم میں حلول کرتا ہے، یا یہ کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد بجز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی اور نبی آئے گا تو مسلمانوں میں سے کوئی دو شخص بھی اس کے کفر میں اختلاف نہیں رکھتے کیونکہ ان جملہ امور میں سے ہر ایک پر ہر کسی کے لیے حجت قائم ہو چکی ہے۔“

اس عبارت سے جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کا عقیدہ معلوم ہوا اسی طرح ختم نبوت کا مسئلہ بھی واضح ہو چکا ہے۔

اور امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں:

”اما نفی نزول عيسى عليه السلام او نفى النبوة عنه فكلاهما كفراً.“

”بہر حال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور ان کی نبوت دونوں کا انکار کفر ہے۔“

ان صریح اور صحیح اور محسوس حوالوں کے پیش نظر یہ بات بالکل قطعی اور حتمی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور نزول کا انکار خالص کفر ہے، اس فتویٰ کی رو سے مرزا قادیانی ہو یا مصر کا شیخ شلتوت ہو یا خطہ ارضی کا کوئی ملحد جو بھی اس عقیدہ کا منکر ہو وہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اتمام حجت کے بعد ایسے شخص کو مسلمان سمجھنے والا بھی کافر ہے۔

شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز و اس چانسلر مدینہ یونیورسٹی اور دیگر علمائے مصر کا یہ فتویٰ ہر موقع بالکل سو فیصدی درست اور صحیح ہے، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس صحیح عقیدہ پر قائم و دائم رکھے، اور اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے فاتح ربوہ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب کو جنہوں نے اس فتویٰ کی نشر و اشاعت کی سعی فرمائی اور مسلمانوں کو ایک عظیم فتنہ سے بچانے کی کوشش کی ہے، اللہ تعالیٰ انہیں اور تمام مسلمانوں کو جملہ مصائب سے محفوظ رکھے اور راہ راست پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

وصلی اللہ تعالیٰ علی خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین وحشرنا معہم یوم الدین۔ آمین

احقر الناس ابوالتراب محمد سرفراز

خطیب جامع مسجد گنگوہ و صدر المدرسین مدرسۃ نفرة العلوم گوجرانوالہ، ۲۹ رجب ۱۴۳۶ھ / ۱۳ نومبر ۱۹۶۶ء

۵۲..... جواب درست ہے اور فتویٰ دینے والے حق کو پہنچے ہیں۔ العبد شمس الدین استاذ الحدیث جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ

مولوی عبدالقادر امام مسجد گوجرانوالہ

۵۳..... جواب درست ہے۔

- ۵۴..... جواب درست ہے۔ مفتی بشیر حسین قادری نوشاہی فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ
- ۵۵..... جواب درست ہے۔ بشیر احمد مہتمم مدرسہ مظہر العلوم سلطانی (رجسٹرڈ) خانقاہ سلطان عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ
- ۵۶..... جواب صحیح ہے۔ احقر عبدالرحیم مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ، پور پوالہ
- ۵۷..... الجواب صواب بلا ارباب ولا شک ان مسیلمۃ الفنجاب حکمہ حکم مسیلمۃ الکذاب لا فرق بینہما اصلا عند اولی الالباب و ان حیۃ سیدنا عیسی علیہ السلام و رفعہ الی السماء ثم نزولہ من السماء الی الارض عند قرب الساعة مسئلۃ منصوبۃ بالکتاب والسنة المتواترة واجماع الامة من انکرها فقد کفر و ارتد عن الاسلام و حکمہ حکم المرتد۔ واللہ اعلم۔
- (محمد اور لیس کان اللہ لہ وکان مولیٰ جامعہ اشرفیہ لاہور)
- جواب بلاشبہ درست ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ مسیلمہ پنجاب کا حکم بھی وہی ہے جو مسیلمہ کذاب کا ہے اور اہل عقل کے نزدیک تو ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ باقی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آپ کے آسمان پر اٹھائے جانے پھر قیامت کے قریب آسمان سے زمین پر تشریف لانے کا مسئلہ تو کتاب اللہ، متواتر احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے جو بھی اس کا انکار کرے گا وہ کافر ہو جائے گا اور دائرہ اسلام سے خارج ہوگا اور اس کا حکم مرتد والا حکم ہوگا۔
- ۵۸..... جواب صحیح ہے۔ جمیل احمد تھانوی رئیس دارالافتاء جامعہ اشرفیہ، لاہور
- ۵۹..... جس نے فتویٰ دیا وہ بالکل حق کو پہنچا ہے۔ محمد عبید اللہ مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور
- ۶۰..... جواب درست ہے۔ عبدالرحمن نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور
- ۶۱..... جواب درست ہے۔ حامد میاں مہتمم جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور
- ۶۲..... جس نے فتویٰ دیا ہے وہ بالکل حق کو پہنچا ہے۔ ظہور الحق استاد جامعہ مدنیہ لاہور
- ۶۳..... جواب درست ہے۔ عبدالحمید استاد جامعہ مدنیہ لاہور
- ۶۴..... جواب درست ہے۔ نذیر احمد استاد جامعہ مدنیہ لاہور
- ۶۵..... جواب صحیح ہے۔ احقر محمد کریم اللہ استاد جامعہ مدنیہ لاہور
- ۶۶..... جواب بالکل حق ہے۔ احقر عبید اللہ انور انجمن خدام الدین لاہور
- ۶۷..... جواب درست ہے۔ محمد اجمل خان خطیب جامعہ رحمانیہ قلعہ گوجرنگھ و صدر تنظیم اہلسنت لاہور
- ۶۸..... جواب درست ہے۔ گلزار احمد مظاہری جامعہ علوم اسلامیہ لاہور ۱۳۸۵/۱۲/۲۹ھ
- ۶۹..... جواب بالکل حق ہے۔ سید احمد شاہ بخاری صدر المدرسین مدرسہ دارالہدیٰ چوکیہ سرگودھا
- ۷۰..... جواب بالکل صحیح ہے اور حق بات اس کے لائق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ (علامہ) خالد محمود ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر انگلینڈ
- ۷۱..... جواب بالکل درست ہے۔ محمود عفا اللہ عنہ
- مفتی و صدر المدرسین مدرسہ قاسم العلوم ملتان ممبر قومی اسمبلی آف پاکستان و سابق وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد
- ۷۲..... جواب درست ہے۔ احقر مفتی محمد شفیع مہتمم مدرسہ سراج العلوم بلاک نمبر ۱ سرگودھا
- ۷۳..... جواب دینے والے نے بالکل صحیح فتویٰ دیا ہے۔ محمد امیر کان اللہ مہتمم جامعہ ضیاء العلوم بلاک نمبر ۱۸ سرگودھا
- ۷۴..... جواب بلاشک و شبہ درست ہے۔ احقر الثقلین محمد حسین صین عن الثین

سابق مدرس مدرسہ اسلامیہ دہلی نزیل مدرسہ دارالہدیٰ چوہدرہ بن مضافات سرودھا

محمد امین صدر المدرستین دارالعلوم تعلیم الاسلام اترکند قاندا آباد

۷۵..... بلاشبہ جواب درست ہے۔

احقر الامام حمید اللہ

۷۶..... جواب بالکل حق ہے۔

۷۷..... جواب درست ہے اور ہمارے اوپر لازم ہے کہ ہم اس کی پیروی کریں۔ امین الحق خطیب جامع مسجد شہنشاہ پورہ

۷۸..... بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات جسمانی، رفع الی السماء بحسدہ اور پھر قرب قیامت میں نزول من السماء الی الارض نصوص قرآن مجید، احادیث متواترہ اور اجماع امت مسلمہ ثابت ہے اس لیے اس اجماعی مسئلے کا منکر اور خود حضرت مسیح علیہ السلام کی بجائے مسیح موعود بننے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ کے وائس چانسلر شیخ عبدالعزیز بن باز زید مجدہم نے اس مسئلہ کے بارے میں جو مفصل فتویٰ دیا ہے میں اس کی تائید و تصدیق کرتا ہوں۔

احقر سید سیاح الدین کا کاخیل، ۱۸ شوال ۱۳۸۳ھ

خان محمد عفی عنہ خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف۔ میانوالی

۷۹..... جواب درست ہے۔

محمد امیر الدین مبلغ اسلام حویلی لکھا ضلع ٹنگری (ساہیوال)

۸۰..... جواب صحیح ہے۔

عبدالحمید لدھیانوی ٹوبہ ٹیک سنگھ ۵ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

۸۱..... جواب درست ہے۔

عبدالرحمن جامی خطیب محمدی جامع مسجد گوجرانوالہ، ۵ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

۸۲..... جواب درست ہے۔

قاری نذیر احمد مہتمم مدرسہ عربیہ اشرف المدارس رحیم یار خان

۸۳..... جواب درست ہے۔

احقر عبدالعزیز خطیب جامع مسجد زراعتی فارم منٹگری

۸۴..... جواب درست ہے۔

احقر (قاری) محمد یوسف شورکوٹ شہر ضلع جھنگ

۸۵..... جواب درست ہے۔

عبدالواسع لدھیانوی

۸۶..... جواب درست ہے۔

فاضل جامعہ اسلامیہ ڈابھیل، ضلع سورت انڈیا ناظم نشر و اشاعت دارالعلوم نعمانیہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ، ۵ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

عبدالصمد شورکوٹ، ضلع جھنگ

۸۷..... جواب درست ہے۔

محمد چراغ مہتمم مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ

۸۸..... تحقیق جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔

مجاہد لکھنوی

۸۹..... جواب بالکل حق ہے اور حق بات اس کے لائق ہے کہ اس کی اتباع کی جائے۔

سابق مدیر روزنامہ آزاد نوائے پاکستان لاہور

۹۰..... فتویٰ درست ہے اور جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔

انا عبدہ الضعیف غلام یاسین شاہ پوری، سرگودھا، ۳ شوال ۱۳۸۵ھ

۹۱..... نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و بعد۔

فان مسئلہ حیاة سیدنا عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام بحسدہ الشریف الی السماء من ضروریات الدین اجمعت علیہا الامۃ المحمدیۃ و انکرہا الملاحدۃ فانانو من بہا و نتیراء من منکرہا و نحکم بان المنکر ملحد خارج عن دین الاسلام۔ جزى الله مولانا منظور احمد جنیوتی و شکر مساعیہ فی اشاعہ ہذہ المسئلۃ و تقبل عملہ فی رد الملاحدۃ القادیانین۔ فالعجب مصیب و الجواب صحیح واللہ اعلم و علمہ اتم۔ (محتاج بندہ مفتی) عبداللہ جامعہ خیر المدارس ملتان

حیات عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اپنے جسد غصری کے ساتھ آسمان پر تشریف لے

جانے کا مسئلہ ضروریات دین میں سے ہے اور اس پر تمام امت محمدیہ نے اجماع کیا ہے۔ مگر ملحدوں نے اس عقیدہ کا انکار کر دیا، ہم امت محمدیہ اس متفق علیہ مسئلہ پر ایمان لاتے ہیں اس کے انکار کرنے والے سے اپنی برائت ظاہر کرتے ہیں، اور یہ فیصلہ دیتے ہیں کہ اس عقیدہ کا منکر ملحد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں مولانا منظور احمد چنیوٹی کو، اس فتویٰ کے نشر کرنے پر اور ملحد قادیانیوں کی تردید کے لیے ان کی مساعیٰ جلیلہ کو شرف قبولیت بخشیں۔ (آمین) جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے اور فتویٰ درست ہے۔

۹۲..... جواب درست ہے۔ بندہ عبدالستار مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان

۹۳..... جواب درست ہے۔ محمد علی جالندھری امیر مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ملتان

۹۴..... بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ فتویٰ بالکل سچ اور حقیقت کے مطابق ہے، حیات مسیح علیہ السلام اور آپ کے رفع جسمانی اور نزول کا عقیدہ جزو ایمان ہے اس کا انکار صریح آیات اور احادیث متواترہ کا انکار ہے اور یہ انکار موجب کفر ہے، اس میں شک کرنا بھی کفر ہے میرے نزدیک تو یہی حقیقت ہے۔

۹۵..... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ محمد امین خلیب سہری مسجد ماڈل ٹاؤن بی۔ ایلپور (فیصل آباد) ۳۰ رجب ۱۳۸۶ھ

۹۶..... جواب بالکل صحیح ہے اور حق کے بعد تو بھٹکانا ہی رہ جاتا ہے۔

خاکسار اسلاف عبدالعلیم جالندھری ناظم تعلیمات مدرسہ اشرف المدارس و صدر مجلس تحفظ ختم نبوت، فیصل آباد

۹۷..... جواب درست ہے۔ غلام محمد صدر المدرسین مدرسہ اشرف المدارس لاہور

۹۸..... جواب صحیح ہے۔ فضل محمد مدرسہ عربیہ قائم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر ۳۰ رجب المرجب ۱۳۸۶ھ

۹۹..... جواب درست ہے۔ احقر لال حسین اختر صدر المبلغین مجلس مرکزی تحفظ ختم نبوت ملتان

۱۰۰..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کا رفع الی السماء الجسد نصوص کتاب اللہ احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور رفع جسمانی کا منکر کتاب اللہ، احادیث متواترہ اور اجماع امت کا منکر ہے، اس لیے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ لاشی غلام اللہ خلیب جامع مسجد راجہ بازار راولپنڈی عبدالشکور مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی

۱۰۱..... جواب صحیح ہے۔ عبدالننان خلیب جامع مسجد مدر و مہتم دارالعلوم خنیہ عثمانیہ محلہ ورکشاپی، راولپنڈی

۱۰۲..... بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان مسئلہ حیات عیسیٰ بن مریم علیہما السلام و رفعہ الی السماء ثم نزولہ الی الارض مسئلہ اجماعیہ و عقیدہ ضروریہ فی الاسلام لا ممکن لاحد ان یکون مؤمن من غیر ان یتقہ بحیۃ عیسیٰ علیہ السلام و رفعہ الی السماء حیاً فمن انکر هذه العقیدة الاجتماعية التی هی من ضروریات الدین فقد خلع رقبہ الاسلام من عنقہ و صار مرتداً کافراً بلا شک و اریاب فالجواب من المعجب المحترم حق و صواب. (دانا عبدالعزیز محمد مالک کاندھلوی خادم الحدیث بدارالعلوم الجامعہ الاشرفیہ لاہور)

بیشک حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے پھر دوبارہ ان کے دنیا میں نزول فرمانے کا مسئلہ اجماعی ہے اور اسلام کا ضروری عقیدہ ہے، کسی کے لیے ممکن ہی نہیں کہ وہ حیات عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے زندہ آسمان پر تشریف لے جانے کا عقیدہ رکھے بغیر مسلمان کہلا سکے۔ پس جس نے اس اجتماعی مسئلہ کا

انکار کیا جو کہ ضروریات دین میں سے ہے تو اس نے اپنی گردن سے اسلام کی پابندی کا طوق اتار دیا اور وہ بلا شک و شبہ کافر اور مرتد ہو گیا اور صاحب فتویٰ کا یہ جواب بالکل صحیح اور درست ہے۔

۱۰۲..... جواب درست ہے۔ محمد رسول خان جامعہ اشرفیہ، مسلم ٹاؤن، لاہور

۱۰۵..... جواب درست ہے۔ خطیب جمال مسجد مصری شاہ لاہور، ۲۹ ذی قعدہ ۱۳۸۴ھ

۱۰۶..... جواب درست ہے، اس لیے کہ آیت مصلوہ الخ سالبہ کلیہ ہے اور نص قرآنیہ کا ظاہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر ہی دلالت کرتا ہے۔ محمد صدر الدین جامعہ عربیہ رحیمیہ نیلا گنبد، لاہور

۱۰۷..... بعد الحمد والصلوة علماء اسلام نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے منکر کو کافر و مرتد اور واجب القتل قرار دیا ہے، بیشک عیسیٰ علیہ السلام کی حیات آیات (قرآنیہ) احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ اس کے منکر کا حکم مرتد کا حکم ہے۔ محمد الیاس جامع مسجد پٹولیاں لاہور

۱۰۸..... جواب دینے والی ہستی نے بالکل صحیح فتویٰ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں سلامت باکرامت رکھے۔ (آمین) حررہ محمد عبدالعلیم قاسمی، ۲۰ رجب ۱۳۸۵ھ

۱۰۹..... اقول بتوفیق اللہ و حسن توفیقہ عقیدۃ حیاۃ المسیح علیہ السلام و نزولہ قرب القیامۃ مجمع علیہا عند جمهور المسلمین و ثابتۃ بالنصوص القطعیۃ، ومنکرها کافر ومرتد بلا شبهۃ والدلائل مبسوطۃ فی الکتب۔ (کتبہ حبیب الرحمن جامعہ فتحیہ اجھرہ لاہور ۵ صفر ۱۳۸۵ھ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور قیامت کے قریب ان کے نزول کے عقیدہ پر جمہور مسلمانوں کا اجماع ہو چکا ہے اور یہ عقیدہ قطعی دلائل سے ثابت ہے۔ اس کا منکر بلا شک و شبہ کافر اور مرتد ہے، اس عقیدہ پر دلائل کتابوں میں تفصیل کے ساتھ بیان کر دیے گئے۔

۱۱۰..... جواب درست ہے۔ نذیر احمد خطیب جامع مسجد بازار، لاہور

۱۱۱..... جواب درست ہے۔ غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام پاکستان، لاہور

۱۱۲..... جواب درست ہے۔ عبدالعلی دیوبندی

۱۱۳..... جواب درست ہے۔ قاضی احسان احمد (شجاع آبادی) امام شاہی مسجد شجاع آباد، ۲۰ ذی القعدہ ۱۳۸۶ھ

۱۱۴..... قرآن مجید کی آیات اور احادیث مرفوعہ صحیحہ سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ اس میں کسی قسم کا کوئی اخفا نہیں ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ کا جسمانی و روحانی ہر دو اعتبار سے آسمان کی طرف رفع ثابت ہے اور پھر ان کا دوبارہ زمین کی طرف نزول یقیناً ثابت ہے جو شخص حیات عیسیٰ علیہ السلام کا قائل نہیں وہ یقیناً گمراہ، ملحد، کافر بلکہ مرتد ہے اور اس بات کے کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اگر اس کو واجب القتل کہا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ جو جوابات ذکر کیے گئے ہیں وہ سب صحیح ہیں اور ان میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ جواب درست ہے اور جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ حافظ عبدالرشید جامعہ تقویۃ الاسلام شیش محل روڈ، لاہور، ۲۸/۸/۱۹۶۵م

۱۱۵..... جواب صحیح ہے اور جواب دینے والا بالکل کامیاب ہے۔ محمد اسحاق مدرس دارالعلوم تقویۃ الاسلام، لاہور۔ ۲۸/۸/۱۹۶۵م

۱۱۶..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کا رفع جسمانی اور قرب قیامت میں ان کا آسمان سے نزول یہ سب متفق علیہ امور ہیں۔ جمہور امت اس کی قائل ہے اسلام میں کسی سے اس کا خلاف مذکور نہیں، جن صریح و متواتر دلائل و شواہد سے یہ عقیدہ ثابت ہے ان کی بنیاد پر اس کا انکار کرنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

سعید الرحمن جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ، راولپنڈی

۱۱۷..... تمام جوابات درست ہیں۔

ابو احمد عبداللہ لدھیانوی ۵ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ
احقر عبدالعزیز مہتمم دارالعلوم فیض محمدی، فیصل آباد

۱۱۸..... مفتیان کرام نے جو فتویٰ دیا ہے وہ درست ہے۔

۱۱۹..... بسم اللہ الرحمن الرحیم

من نظر بامعان فی کتب القادیانی علم بلاریب وشک ان اکثر عقائده مخالفة لعقائد الاسلام موجبة لکفره منها عقيدة وفاة عيسى عليه السلام واصاب من افتنى بكفره.

(فاروق احمد سابق شیخ الحدیث جامعہ عباسیہ بہاول پور و سابق مفتی دارالعلوم دیوبند)
جس شخص نے بھی مرزا قادیانی کی کتابوں کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہے اسے بلاشک و شبہ یہ معلوم ہو چکا ہے کہ مرزا کے اکثر عقائد اسلام کے خلاف ہیں جو کہ اس کے کفر کے موجب ہیں، اس کے کفریہ عقائد میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا عقیدہ بھی ہے جس نے بھی مرزا کے کفر کا فتویٰ دیا ہے اس نے درست کیا ہے۔

۱۲۰..... جواب درست ہے۔
افقر الی اللہ۔ محمد عبدالقادر آزاد جنرل سیکرٹری اسلامی مشن پاکستان، بہاولپور

۱۲۱..... جواب صحیح ہے۔
غلام مصطفیٰ بہاولپور، ۲ ذوالحجہ ۱۳۸۲ھ

۱۲۲..... بسم اللہ الرحمن الرحیم

حياة عيسى بن مريم عليهما السلام ورفعه الى السماء و نزوله الى الارض قبل قيام القيامة ثابت بالكتاب والسنة وعليه اجماع الامة فمن انكر بعد ذلك فهو كافر خارج عن الاسلام.

(مقبول احمد جامعہ رشیدیہ سہیوال)
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آسمان کی طرف رفع پھر قیامت سے پہلے زمین کی طرف آپ کے نزول کا عقیدہ قرآن و سنت سے ثابت ہے اور اس پر امت کا اجماع ہو چکا ہے پس اس کے بعد بھی جو انکار کرے گا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

۱۲۳..... جواب دینے والے نے بالکل صحیح فتویٰ دیا ہے۔
واللہ اعلم بالصواب فقیر محسن الدین

بہاولپور، بمبر قومی اسمبلی ۲۲/۲/۱۹۶۶م

۱۲۴..... جواب درست ہے۔
محمد عبداللہ کان اللہ لہ مہتمم مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ بھکر

۱۲۵..... جواب درست ہے۔
محمد عبدالعلیم مسجد شیخ لاہوری، جھنگ صدر

۱۲۶..... جواب درست دیا گیا ہے۔
محمد عبدالجلیل انصاری خادم العلوم مظاہر العلوم، کوٹ ادو

۱۲۷..... جواب دینے والے نے درست فتویٰ دیا ہے، حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔ جو اس کا انکار کرے گا وہ کافر ہے۔
کتبہ العبد الضعیف حافظ غلام رسول۔ صدر المدرسین دارالعلوم نعیمیہ سرگودھا

۱۲۸..... جواب حق ہے اور حق کی تابعداری لازمی ہے۔ عبدہ محمد یوسف الحسنی امیر جمعیت علماء اسلام و خطیب جامع مسجد فیصل آباد

۱۲۹..... جواب درست ہے۔
محمد رمضان علوی خطیب مرکزی جامع مسجد محلہ گلشن آباد، راولپنڈی

۱۳۰..... جواب درست ہے۔
عبدالواحد خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ ناظم جمعیت علماء اسلام، مغربی پاکستان

۱۳۱..... جواب درست ہے۔
مطیع الرسول خطیب مدنی مسجد گئی، ضلع لائل پور

۱۳۲..... جواب درست ہے۔
محمد رمضان امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان ضلع میانوالی

۱۳۳..... یہی فتویٰ حق ہے اور حق زیادہ لائق ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے۔

افقر الی اللہ رشید احمد ناظم مدرسہ فاروقیہ شجاع آباد

- ۱۳۴..... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ حررہ تاجیز عبداللطیف غفرلہ جملی ناظم جمعیت علماء اسلام ۱۱ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ
- ۱۳۵..... جواب بالکل حق ہے اور حق اس کے لائق ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے۔
احقر فضل احمد مہتمم مدرسہ عثمانیہ تلہ گنگ، ۱۳ اگست
- ۱۳۶..... جواب بالکل صحیح ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی اور قرب قیامت میں نزول متواترات میں سے ہے، بلاشبہ اس کا منکر طرد و زندیق ہے۔
نقطہ حررہ العبد الضعیف مولیٰ بخش، جامع مسجد جھادریاں، سرگودھا
- ۱۳۷..... نائب رئیس الجامعہ الاسلامیہ مدینہ منورہ کے جواب سے مجھے اتفاق ہے۔
بندہ محمد یحییٰ عفی عنہ لدھیانوی خطیب جامع مسجد جناح کالونی، فیصل آباد ۲۵/۳/۱۳۸۵ھ
- ۱۳۸..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات طیبہ کا منکر تین وجہ سے کافر ہے (کیونکہ) وہ تین (چیزوں) قرآن، احادیث اور اجماع امت کا منکر ہے، چودہ سو سال کے تمام اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں اور آخری زمانے میں تشریف لائیں گے۔
نقطہ محمد شفیع مہتمم مدرسہ سراج العلوم، کبیر والا
- ۱۳۹..... جواب بالکل حق ہے۔ سید حبیب اللہ شاہ بنوری معلم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ بہاولپور، یکم اپریل ۱۹۶۵ء
- ۱۴۰..... جواب صحیح ہے۔ سید عنایت اللہ شاہ بخاری
- ۱۴۱..... صدر جمعیت اشاعت التوحید والد پاکستان گجرات ۲۷ مارچ ۱۹۶۶ء مطابق ۴ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ
- ۱۴۲..... محمد حیات عفا اللہ عنہ، فاتح قادیان صدر مناظر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان
- ۱۴۳..... یہی فتویٰ حق ہے اور حق تابعداری کے زیادہ لائق ہے اور کیا رہ گیا حج کے پیچھے مگر بھٹکانا۔
اتا الاقرالی اللہ محمد عبداللہ درخواتی غفرلہ ۵ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ
- ۱۴۴..... جواب صحیح ہے۔ ابو الزہد محمد اشرف ہمدانی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان فیصل آباد ۲۷ صفر المظفر ۱۳۸۶ھ
- ۱۴۵..... عبدالمجید سواتی خادم مدرسہ نصرۃ العلوم گورنمنٹ الہ آباد ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ
- ۱۴۶..... جواب درست ہے اور فتویٰ دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔ محمد امیر مدرس مدرسہ تبلیغ الاسلام میانوالی یکم شعبان ۱۳۸۶ھ
- ۱۴۷..... جواب بالکل درست ہے اور فتویٰ دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ حبیب اللہ القادوقی
- ۱۴۸..... سیالکوٹ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ
- ۱۴۹..... محمد علی العدینی کان اللہ صدر المدرسین دارالعلوم لشہابیہ، سیالکوٹ
- ۱۵۰..... مذکورہ بالا علماء نے جو فتویٰ دیا ہے وہ بالکل حق ہے۔ اور حق اس کے لائق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔
احقر سلیمان احمد مہتمم مدرسہ اظہار الحق نوبہ ٹیک سنگھ
- ۱۵۱..... قاضی عصمت اللہ جامع مسجد قلعہ دیدار سنگھ
- ۱۵۲..... ولی اللہ انانی شریف تحصیل پھالیہ ضلع گجرات ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ
- ۱۵۳..... سید نور الحسن شاہ بخاری خادم تنظیم اہلسنت پاکستان ملتان ۸ محرم الحرام ۱۳۸۷ھ
- ۱۵۴..... محمد عبدالغنی سابق مدرس دارالعلوم دیوبند شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم عید گاہ، کبیر والا، ملتان
- ۱۵۵..... عبدالمجید مدرس دارالعلوم عید گاہ، کبیر والا
- ۱۵۶..... نظام الدین شاہ نائب مہتمم دارالعلوم عید گاہ، کبیر والا
- ۱۵۷..... ظہور الحق دارالعلوم عید گاہ، کبیر والا
- ۱۵۸..... جواب درست ہے۔
- ۱۵۹..... حیات عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کا رفع قرآن و حدیث کے دلائل سے اظہار من الشمس ہے اس لیے اس کا انکار

کرنے والا قرآن و سنت کا انکار کرنے والا ہے اس لیے وہ کافر اور منکر قرآن و سنت ہے۔

احقر گل محمد توحیدی گوجرانوالہ، یکم جون ۱۹۶۷م

۱۵۷..... جواب صحیح ہے۔ محمد شریف بہادر پوری مرکزی مبلغ ختم نبوت، ملتان

۱۵۸..... جواب صحیح ہے۔ محمد فیروز خان مہتمم دارالعلوم المدنیہ، ڈسکہ، سیالکوٹ

۱۵۹..... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ فاضل حبیب اللہ رشیدی مدیر جامعہ رشیدیہ، سایہوال

۱۶۰..... جواب صحیح ہے۔ فقیر محمد عبدالملک

۱۶۱..... تمام جوابات صحیح ہیں۔ عبداللہ رائے پوری مدرس جامعہ رشیدیہ سایہوال

۱۶۲..... جواب صحیح ہے۔ محمد عبدالستار تونسوی صدر تنظیم اہلسنت والجماعت، ملتان

۱۶۳..... هذا حق والحق احق ان يقتل به والمنكر كافر لاشك في ارتداده والمتردد اشد مقتل من الكافر.

(بشیر احمد نقشبندی قادری امیر جمعیت علماء اسلام پرورد ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ)

حق یہی ہے اور اس کے لائق ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے اور اس عقیدہ کا منکر کافر ہے اس کے مرتد ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے، اور مرتد کافر سے زیادہ سخت سزا کا مستحق ہے۔

۱۶۴..... جواب صحیح ہے۔ محمد امین مدرس دارالعلوم خفیہ عثمانیہ راولپنڈی

۱۶۵..... حیات عیسیٰ بن مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ نصوص قرآنیہ احادیث صحیحہ صریحہ اور اجماع امت سے

(ماسوا چند فلاسفہ و ملاحدہ کے) ثابت ہے جیسا کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے الفاظ سے ظاہر ہے: نزول

عیسیٰ علیہ السلام من السماء..... حق.

”کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول آسمان سے بالکل برحق ہے پس منکر اس عقیدہ اجماعیہ کا دائرہ اسلام سے

خارج ہے۔“ (فقط محمد ابراہیم کیسل پوری)

۱۶۶..... علمائے کرام کے جوابات کی میں تصدیق و تائید کرتا ہوں۔ محمد ضیاء القاسمی

ناظم اعلیٰ تنظیم اہلسنت پاکستان و مہتمم جامعہ قاسمیہ، فیصل آباد

۱۶۷..... جواب صحیح ہے۔ میاں نذیر احمد ایم۔ اے

صدر آل پاکستان سٹوڈنٹس فیڈریشن (رجسٹرڈ) نائب صدر پاک بوائے آر فرینڈ شپ ایسوسی ایشن (رجسٹرڈ)

کنوینر نیشنل ایجوکیشن فرسٹ مکان نمبر ۵ خضر سٹریٹ، چرغ دین روڈ حزمک لاہور

۱۶۸..... فتویٰ دینے والے کا جواب قرآن مجید اور حدیث شریف کے مطابق درست ہے۔ مقتدیین اور جمہور علماء

کے نزدیک یہی فتویٰ درست ہے۔ پیر محمد عبدالحجید، لال شریف حال واردانہ کانی نیشنل ہوٹل راولپنڈی ۱۸ فروری ۱۹۶۸م

۱۶۹..... ذلك صواب بلا اوتياب من شك او انكر في نزول عيسى عليه السلام عند قرب

الساعة فقد كفر و ارتد عن الاسلام. والله اعلم و علمه اتم و احکم.

(حرر مفتی نذیر حسین قاسمی، ضلع تانی مظفر آباد آزاد کشمیر)

بلاشبہ یہ فتویٰ صحیح ہے اور جو اس میں شک کرے یا عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت کے قریب نازل ہونے کا انکار

کرے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہو کر مرتد ہو گیا۔

۱۷۰..... جواب صحیح ہے۔ احقر محمد عبداللہ

لدھیانوی خادم مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی۔ ۵ و سابق ناظم نشر و اشاعت مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت ۱۳۸۹/۱/۳۰ھ

- ۱۷۱..... جواب صحیح ہے۔ نور الحق قریشی ایم۔ اے۔ ایل، ایل، بی ایڈووکیٹ
ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام ملتان ۱۵/ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ
عبدالرحیم ناظم مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن رجسٹرڈ شکر گڑھ، ضلع سیالکوٹ
۱۷۲..... جواب صحیح ہے۔ ابوالکلیم محمد خادم حسین شاہ چورہ شریف ضلع کیسل پور (انک)
۱۷۳..... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ فقیر لاشی محمد جان عثمانی آستانہ سراج الاولیاء دریا خاں ۲ اگست ۱۹۶۹م
۱۷۴..... جواب بالکل درست ہے۔ احقر خدا بخش غفرلہ ننگ آستانہ حضرت مدنی رحمہ اللہ
۱۷۵..... جواب صحیح ہے۔ احقر عبدالغفار خورشید احمد
۱۷۶..... جواب صحیح ہے اور فتویٰ دینے والا عند اللہ ماحور ہے۔ خلیفہ اکبر حضرت مدنی، مہتمم مدرسہ محمود العلوم عبدالکلیم ۱۹/۶/۱۹۷۱م
۱۷۷..... جواب صحیح ہے۔ محمد عبداللہ غفرلہ خلیفہ مرکزی جامع مسجد اسلام آباد
۱۷۸..... جواب دینے والے نے صحیح فتویٰ دیا ہے۔ ناچیز غلام حیدر خلیفہ جامع مسجد بلال اسلام آباد۔ ۲۸ شوال المکرم ۱۳۸۹ھ
۱۷۹..... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ محمد امین، خلیفہ جامع مسجد جزانوالہ
۱۸۰..... جواب صحیح ہے۔ محمد صدیق ولی اللہی خادم حکمت امام ولی اللہ، ۱۳ ذی قعدہ ۱۳۸۹ھ۔ ۱۲ فروری ۱۹۷۰م
۱۸۱..... جواب بالکل حق ہے۔ قاری محمد امین خلیفہ جامع مسجد عید گاہ و امیر جمعیت علماء اسلام شیخوپورہ
۱۸۲..... جواب صحیح ہے۔ عبدالعزیز خلیفہ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ
سرگودھا ۲ جون ۱۹۷۰م

۱۸۳..... له الحمد و عليه الصلوة والسلام

استفتاء ہذا میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کا آسمان پر جسد عسری کے ساتھ رفع اور پھر ان کا قیامت کے قریب نزول وغیرہ کے متعلق سوال کیا گیا ہے کہ اسلام میں ان نظریات و عقائد کا کیا حکم ہے؟ اور جو شخص مذکورہ چیزوں کا انکار کرے اس کا اعتقاد حق ہے یا باطل؟
جواباً تحریر ہے کہ:-

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ان امور کے متعلق کتاب و سنت میں جو حکم ہے اس کو سلفاً و خلفاً۔ جمہور علماء کرام نے نصوص شرعیہ کی روشنی میں واضح کر دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے دور کے برحق پیغمبر تھے۔ اس دور میں آنحضرت کے مخالفین نے آپ علیہ السلام کو اذیت پہنچانے اور ہلاک کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آپ علیہ السلام کو اسی جسد عسری کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھالیا۔ اب وہ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے اور دجال سے قتال کریں گے۔ آنحضرت کا نزول اشراف السلاطین اور علامات قیامت میں سے ہے اور پھر اس کے بعد آپ علیہ السلام اپنی طبعی موت کے ساتھ وفات پا کر جناب نبی کریم علیہ السلام کے روضہ اقدس میں دفن ہوں گے۔

اس اعتقاد پر کتاب و سنت سے علماء کرام نے دلائل مرتب کر دیے ہیں۔ اس مسئلہ کے اثبات میں برصغیر ہند میں خاص طور پر دو اہم کتابیں مدون ہوئی ہیں جو محدث کبیر حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تلامذہ سے مرتب کروائی ہیں۔ ان میں سے ایک کتاب کا نام ”التصریح بما تواتر فی نزول المسيح“ اور دوسری کا نام ”عقیدۃ الاسلام فی حیاة عیسیٰ علیہ السلام“ ہے۔ یہ کتابیں اس مسئلہ پر بہترین دلائل و براہین کا مجموعہ ہیں اور سلف صالحین کے اعتقاد کی بہترین ترجمان ہیں۔ ان دونوں کتابوں میں

مزید دلائل کی حاجت نہیں چھوڑی گئی وہ نہایت عمدہ اور مستند مواد پر مشتمل ہیں۔

اور عرب ممالک مصر وغیرہ میں جب بعض جدت پسند لوگوں نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی آسانی حیات اور ان کے قبل القیامت نزول کے انکار کا قول کیا تو ان کے جواب میں علامہ محمد زاہد بن حسن الکوثریؒ نے ایک مختصر مگر جامع رسالہ ”نظرة عابرة“ کے نام سے مرتب کر کے کتاب وسنت سے عمدہ دلائل مدون کر دیے اور جمہور اہل اسلام کے عقیدہ ہذا کو آشکارا کر دیا۔ مختصر یہ ہے کہ حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ جمہور اہل اسلام کے نزدیک نصوص قطعیہ کی روشنی میں نہایت ضروری ہے اور اس کا انکار کرنا گمراہی، ضلال اور زیغ عن الحق ہے۔

ناچیز محمد نافع عفا اللہ عنہ محمدی شریف، ضلع جھنگ، محرم الحرام ۱۴۱۵ھ
۱۸۴..... حدیث شریف بسند صحیح مجدد نویں صدی امام جلال الدین السیوطی درمنثور میں بروایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں:-
آگاہ رہو اے علمائے کرام انس بن مالک دس سالہ محمد عربی خاتم النبیین علیہ السلام کے شاگرد ہیں روایت کرتے ہیں:

ان عیسیٰ لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیامة۔ (ابن کثیر ص ۳۶۶ ج ۱)
”کہ عیسیٰ علیہ السلام بالکل فوت نہیں ہوئے بلکہ قیامت سے قبل وہ تمہاری طرف لوٹ کر آئیں گے۔“ قاضی ابوبکر بھاص نے جو حنفیوں کے امام ہیں اپنی تفسیر پارہ نمبر ۲۲ میں بھی یہ روایت آنے والی آیت کے تحت نقل فرمائی ہے:
ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی (الخ)
”اللہ اور اس کے ملائکہ نبی کریم علیہ السلام پر درود بھیجتے ہیں۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود دو سلام بھیجو۔“

بندہ زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا، مسئلہ حیات عیسیٰ بن مریم علیہا السلام برحق اور منکر حیات مسیح علیہ السلام دائرہ اسلام سے خارج ہے جو دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے وہ اعتقاداً اور عملاً عند الشرع بقول علامہ شہامہ کافر ہے، بندہ کا یہی عقیدہ ہے، صاحب جرح علماء کرام نے حدیث بالا کو مرفوع قرار دیا ہے، دیکھو علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اور اس کے علاوہ فتاویٰ قاضی خان۔

اور متقدمین میں سے محمد بن اسعد (رحمۃ اللہ علیہ) م ۱۵۰ھ معلوم رہے کہ حدیث مرفوع ہے روایت کے اعتبار سے اور صحیح ہے کہ امام سیوطیؒ نے درمنثور کے مقدمہ میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ میں درمنثور میں کوئی ایسی حدیث درج نہیں کروں گا جو مرفوع اور صحیح نہ ہو۔ لہذا غلام احمد قادیانی نے حضرت پاک محمد علیہ السلام کی نبوت کے خلاف آغاز ہی انکار حیات مسیح علیہ السلام سے کیا اور یہ آغاز بھی کفر کی بناء پر کیا گیا۔

اس لیے بندہ کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو دجال، کذاب اور معنوی اعتقادی ہر قسم کا کافر کہا جا سکتا ہے۔ پس علمائے کرام مدینہ منورہ، مکہ معظمہ تا پاکستان سب کے فتاویٰ جات شرع محمدی کے مطابق ہیں۔ ناچیز یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ حیات مسیح علیہ السلام کا جو بھی منکر ہو کافر ہے۔ لہذا غلام احمد (قادیانی) مع جماعت کافر مطلق ہے۔

العبد الفقیر غلام رسول لالیان ۱۳ فروری ۱۹۷۲ء

محمد ایوب نجدی

۱۸۵..... جواب صحیح ہے۔

۱۸۶..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات قرآن وحدیث اور اجماع سے ثابت ہے۔

۱.....قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وما قتلوه یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ۔ (نساء ۱۵۷) ”اس کو قتل نہیں کیا بیشک، بلکہ اس کو اٹھالیا اللہ نے اپنی طرف۔“

اس آیت میں ”قتلوه“ اور ”رفعہ“ کی دونوں مفعول کی ضمیریں عیسیٰ علیہ السلام (جن کا لقب مسیح ہے) کی طرف لوٹی ہیں تو ظاہر ہوا کہ عیسیٰ بن مریم سے مراد جسم اور روح کا مجموعہ ہے اور یہ پورا کا پورا مجموعہ ہی زندہ ہے تو ثابت ہو گیا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زندہ ہیں، نیز اگر آپ وفات پا چکے ہوتے تو اللہ تعالیٰ پھر یوں فرماتے: ”بل امانہ اللہ کہ اللہ نے اسے موت دے دی ہے کیونکہ یہ عبارت مختصر تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی فرمایا:

ماقلت لهم الا ما امرتني به۔ مادمت فيهم۔ (مائدہ ۱۱۷)

”میں نے کچھ نہیں کہا ان کو مگر جو تو نے حکم کیا کہ بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا اور میں ان سے خبردار تھا جب تک ان میں رہا۔“

ان کا مطلب یہ ہے کہ جب میں ان میں ٹھہرا رہا، پس اگر عیسیٰ بن مریم علیہا السلام فوت ہو چکے ہوتے تو ضروری تھا کہ اس کا جواب اس طرح ہوتا۔ ماقلت لهم الا ما امرتني به مادمت حيا۔ ”کہ میں نے کچھ نہیں کہا ان کو مگر جو تو نے حکم دیا جب تک میں ان میں زندہ رہا۔“

کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کا ان کے درمیان نہ رہنا آپ کی موت کو تسلیم نہیں ہے۔ تو ثابت ہو گیا کہ عیسیٰ بن مریم علیہا السلام ابھی تک فوت نہیں ہوئے بلکہ آپ زندہ ہیں اور حضور ﷺ نے فرمایا: ينزل فيكم ابن مریم حکماً عادلاً۔ (بخاری ص ۴۹۰ ج ۱)

”کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تم میں عادل حاکم بن کر نازل ہوں گے۔“

یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ مردہ کا نزول اوپر سے نیچے نہیں ہو سکتا اور نہ ہی وہ عادل اور فیصلہ کرنے والا ہو سکتا ہے، تو مسیح علیہ السلام کی وفات کا قول باطل ہو گیا اور آپ کی حیات ثابت ہو گئی۔ ایسے ہی حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

”ان المسيح بن مریم يمكث في الارض بعد نزوله من السماء اربعين سنة و يتزوج و يولد له۔“

”کہ عیسیٰ بن مریم علیہا السلام آسمان سے نزول کے بعد زمین میں چالیس سال تک زندہ رہیں گے پھر شادی کریں اور ان کے بیٹے بھی ہوں گے۔“

یہ دو بہت بڑی قطعی دلیلیں ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر اور آپ کی وفات کے قول کے باطل ہونے پر۔

نیز امت محمدیہ نے اس پر اجماع کیا ہے کہ روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمان کی طرف زندہ اٹھائے گئے ہیں اور مہدی معبود کے زمانہ میں نازل ہوں گے، اس اجماع کا انکار سوائے جھوٹے نبیوں اور غالی معتزلیوں کے کسی نے نہیں کیا۔

احقر العباد محمد ابراہیم خادم ادارہ مرکزی دعوت و ارشاد۔ چنیوٹ

”ينزل عيسى ابن مریم الى الارض فينزوج، و يولد له، و يمكث خمس و اربعين سنة، ثم يموت فيدفن معي في قبری، فاقوم انا، و عيسى ابن مریم في قبر واحد بين ابی بکر و عمر۔“ (مشکوٰۃ ص ۴۸۰)

”کہ عیسیٰ بن مریم علیہا السلام دنیا میں تشریف لائیں گے پھر آپ شادی کریں گے اور آپ کے بیٹے بھی

پیدا ہوں گے اور آپ پینتالیس سال تک زندہ رہیں گے پھر دفا پائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں ہی دفن ہوں گے۔ میں اور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام دونوں ایک قبر سے ایوبکر و عمر کے درمیان میں سے اٹھیں گے۔“
 بروایت مشکوٰۃ بحوالہ التقریب بما تواتر فی نزول آسمان ص ۲۳۰، (مترجم)

۱۸۷..... الجواب بعون الوهاب. الا جوبہ کلہا صحیحہ.

ولا شک فی ان حیاة مسیح ابن مریم علیہما السلام ثابتة بالکتاب والسنة کما قال اللہ تعالیٰ. ”وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موتہ و یوم القیامة یکون علیہم شہیدا.“ (نساء ۱۵۹)
 وقال صادق المصدق ﷺ فی تفسیر ہذہ الایہ:

والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا. (بخاری ص ۳۹۰ ج ۱)
 وقال ﷺ:

لیهلن عیسیٰ ابن مریم بفتح الروحاء بالحج او العمرة او یشنیہما جمیعا. (مسلم ص ۴۰۸ ج ۱)
 فمن انکر من ہذہ العقیدة الثابة بالکتاب والسنة واجماع الامہ فهو کافر بلا ریب و مرتد کاننا من کان.

ومن شک فی کفر القادیانی و کفر اتباعہ فهو ایضا کافر.
 تمام جوابات صحیح ہیں۔

اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی حیات قرآن مجید اور حدیث سے ثابت ہے۔ جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:
 ”اور جتنے فرتے ہیں اہل کتاب کے سوا عیسیٰ علیہ السلام پر یقین لائیں گے اس کی موت سے قبل اور وہ قیامت کے دن ہوگا ان پر گواہ۔“

اور صادق و مصدوق نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرمایا:
 ”کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بہت قریب ہے کہ نازل ہوں گے تم میں ابن مریم (علیہما السلام) عادل حاکم بن کر۔“

ایسے ہی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:
 ”ضرور ضرور عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) فح روحا سے حج یا عمرہ یا دونوں کا ملا کر احرام باندھیں گے۔“
 پس جس نے بھی کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ ﷺ اور اجماع امت کے اس مسلمہ عقیدہ کا انکار کیا تو وہ بلا شک و شبہ کافر و مرتد ہے چاہے وہ کوئی ہو۔

اور جو مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔
 (حررہ حافظ عبدالقادر رومی ج ۱ جامع قدس چوک داگرہ لاہور)

۱۸۸..... جواب درست ہے اور حق بات قبول کرنے کے زیادہ لائق ہوتی ہے۔ العبد المفقتر الی اللہ محمد شریف اللہ
 صدر المدرسین جامعہ سلفیہ فیصل آباد

۱۸۹..... یہ فتویٰ اسی طرح ہے جیسے دیا گیا ہے۔ محمد یعقوب قریشی جامعہ سلفیہ فیصل آباد

۱۹۰..... جواب درست ہے۔ بنیامین مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

۲۰۰..... جواب درست ہے۔ ابو حفص العثماني ناظم جامعہ سلفیہ فیصل آباد

۲۰۱..... جواب درست ہے۔ عبد الرحمن ملتانی استاذ جامعہ سلفیہ۔ فیصل آباد

۲۰۲..... مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت کے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کی متعدد وجوہ ہیں۔ دعویٰ نبوت کرنا بجائے خود کفر صریح ہے، ٹھیک اس طرح جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی دعویٰ نبوت سے پہلے مدعی نبوت کو کافر اور ملت اسلامیہ سے خارج تصور کرتا تھا۔

اس کے علاوہ تو تین انبیاء کرام علیہم السلام اور دوسرے متعدد وجوہ ان کے کافر ہونے کے لیے کافی ہیں، انہی وجوہ کفر میں سے مرزا غلام احمد کا حیات مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انکار اور نزول مسیح علیہ السلام کے عقیدہ میں تحریف بھی شامل ہے۔

اعاذنا اللہ من شر هذه الطائفة المارقة عن الاسلام و دمرنها تدميرا.

اللہ تعالیٰ ہمیں اس مرتد خارج از اسلام فرقہ کے شر سے بچائے اس کا ملیا میٹ کر دے۔

انا عبده عبد الرحيم اشرف كان الله له جامع تعليمات اسلامية فيصل آباد

۲۰۳..... مسئلہ ختم نبوت، حیات مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام امت مسلمہ کا اجماعی مسئلہ ہے، کتاب و سنت میں یہ مسائل مردیہ شرح و بسط سے موجود ہیں، ایسے مسائل میں شک کرنے والا اجماعاً کافر ہے چہ جائیکہ منکر ہو، بلکہ خود مدعی ہو۔ ایسے آدمی کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔ لہذا مدعی نبوت مرزا قادیانی کے کفر میں ذرہ برابر بھی شک باقی نہیں ہے۔ عبدالحق صدیقی۔ جامع مسجد اہل حدیث ساہیوال

۲۰۴..... لکفر القاديانيين وجوه منها اهانة الانبياء و سب السلف ومنها انكار هذه العقيدة التي اجمعت عليها الامة المحمدية اعني عقيدة نزول المسيح عليه السلام. (حررہ محمد اسماعیل کان اللہ کو جرانوالہ)

قادیانیوں کے کفر کی بہت ساری وجوہ ہیں۔ انہی میں سے انبیاء کی توہین کرنا اور سلف صالحین کو گالیاں دینا ہے۔ ان میں سے اس عقیدہ کا انکار کرنا بھی ہے جس پر امت محمدیہ نے اجماع کیا ہے یعنی نزول مسیح علیہ السلام کا عقیدہ۔

۲۰۵..... بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب آسمان سے نزول فرمائیں گے اور دجال کو قتل کریں گے جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا زندہ رہ کر فوت ہوں گے اور آنحضرت ﷺ کے روضہ انور میں بقایا جگہ میں دفن ہوں گے۔ یہی عقیدہ کتاب و سنت سے ثابت ہے۔

۲۰۶..... الدين ينكرون الاحاديث الصحيحة والايات الصريحة فانهم كافرون بالاتفاق والاجوبة كلها صحيحة.

جو لوگ احادیث صحیحہ اور آیات صریحہ کا انکار کرتے ہیں وہ بالاتفاق کافر ہیں اور تمام کے تمام جوابات درست اور صحیح ہیں۔ (محمد صدیق جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار فیصل آباد)

۲۰۷..... علامہ شیخ عبدالعزیز بن باز نے جو فرمایا ہے احقر راقم کو اس سے حرف بحرف اتفاق ہے۔ شیخ شلتوت وغیرہ حضرات کی شاید اس اہم امر کی طرف توجہ نہیں گئی کہ قرب قیامت کے وقت نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مسئلہ کا تعلق، رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئیوں میں سے ہے، رسول اکرم ﷺ کی رسالت کے ساتھ ایمان کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اخبار ماضیہ میں آپ کی تصدیق ایمان بالبعوث کا ایک ضروری جزو ہے ایسے ہی اخبار آتیہ (پیش گوئیوں) کے اوپر ایمان بھی ایمان بالرسالہ کا ایک جزو ہے، جب تک ان کو ماننا نہیں جائے گا، ایمان بالرسالہ صحیح

اور معتبر نہیں ہوگا اس اعتبار سے یہ مسئلہ ہرگز فرعی نہیں ہے (بلکہ یہ تو) اصول دین میں سے ہے۔ رہا اس کا ثبوت تو بقول علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ اس میں انتیس احادیث وارد ہیں۔ ان کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

فهذه تسعة وعشرون حديثاً تنضم إليها احاديث آخر ذكر فيها نزول عيسى عليه السلام منها ما هو مذكور في احاديث الدجال ومنها ما هو مذكور في المنتظر و تنضم إليها ايضا الآثار الواردة عن الصحابة فلها حكم الرفع اذ لا مجال للاجتهاد في ذلك و جميع ما ذكرناه بالغ حد التواتر والاحاديث الواردة في نزول عيسى عليه السلام متواترة، نقله نواب صدیق حسن خان.

”یہ انتیس حدیثیں ہیں، ان میں وہ احادیث بھی شامل کی جائیں گی جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ذکر ہے، ان میں سے بعض وہ حدیثیں ہیں جو دجال کے متعلق وارد ہوئی ہیں اور بعض وہ ہیں حضرت مہدیؑ کے بارے میں آئی ہیں، ان کے ساتھ صحابہ کرام کے وہ اقوال بھی شامل کیے جائیں گے جو اس سلسلہ میں منقول ہیں ان کا حکم بھی مرفوع کا حکم ہوگا اس لیے کہ اس میں تو اجتہاد کی گنجائش ہی نہیں ہے اور جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے وہ تواتر کی حد کو پہنچا ہوا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے متعلق وارد حدیثیں بھی متواتر ہیں۔“

ایسے (قادیانی) حضرات علم کے مسکین تو خیر ہیں ہی، ادعائے عقل کے باوجود عقل کی مسکنت کا یہ حال ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کو کشمیر میں قرار دیتے ہیں اور ثبوت میں مرزا قادیانی کی دجل آمیز تحریر پیش کرتے ہیں یعنی اس کذاب کو دلیل میں پیش کرتے ہیں جس نے سارا چکر ہی اس لیے چلایا، ان کی فکری لغزش کا یہ حال ہے کہ محدثین کی احادیث میں تو میڑھ نکالتے ہیں اور مرزا قادیانی کی روایات کو برقرار رکھتے ہیں۔ انا للہ، بہر صورت شیخ کی تحقیق صحیح ہے۔ واللہ الموفق للصدق والصواب

محمد عطاء اللہ حنیف

مکتبہ التسلیف لاہور یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۸۵ھ

۲۰۸..... الحمد لله و كفى والصلوة والسلام على خاتم الانبياء محمد المصطفى و على آله المجتبى واصحابه الكرماء: اما بعد

فان الفرقة الطاغية اللاغية للمعة اللاهية الواهية بل المرتدة المرزائية التي تنكر الشعائر الاسلاميه والشرايع الدينيه من الجهاد في سبيل الله و ختم النبوة على خاتم النبيين صلى الله عليه وآله واصحابه وسلم و حياة عيسى بن مريم على نبينا وعليهما الصلوة والسلام و تصغير الانبياء عليهم الصلوة والسلام و تفوقه على نبينا لما قصده حسب تقوله على جميع الانبياء عليهم الصلوة والسلام، و اتفقت الامة قاطبة على تكفير من تقول مثل كلماته الواهية الكفرية الخبيثة، بل اتفقت الامة المرحومة على تكفير من لم يكفر هذه الفنة الشنيعة. والله تعالى هو الهادي الى الصراط المستقيم.

وانا عبده قمر الدين سيالوی شریف ضلع سرگودھا یوم العرفہ ۱۳۸۹ھ

”سرکش مرزائی بیہودہ سیاہ کارناموں والی بے کار بلکہ مرتد جماعت جس نے اسلامی شعار اور جہاد فی سبیل اللہ اور حضور ﷺ کی ختم نبوت حضرت عیسیٰ بن مریم علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کی حیات کا انکار کیا۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کی تحقیر کی بلکہ اپنے مذموم مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے آپ ﷺ پر برتری کا دعویٰ کیا۔ جیسا کہ اس نے دیگر تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر جھوٹ باندھے، پوری امت نے اس جماعت جیسے کفریہ عقائد رکھنے والے اور اس جیسے جھوٹ اور کفریہ کلمات انبیاء علیہم السلام کی شان میں بکتے والے گروہ کے کفر پر اتفاق کیا ہے بلکہ

امت مرحومہ نے اس جیسے حنیف کفریہ عقائد رکھنے والے ٹولہ کو کافر نہ کہنے والے لوگوں کے کفر پر بھی اتفاق کیا ہے۔
 ۲۰۹..... حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کی حیات اور قیامت کے قریب آپ کے نزول میں کوئی شک نہیں ہے۔
 احقر مفتی غلام رسول غفرلہ دارالعلوم نعیمیہ کبہنی باغ سرگودھا۔
 ۲۱۰..... فقیر کی تحقیق میں قرآن و حدیث کے موافق حیات حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام صحیح و ثابت و یقین ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات جسدی و سماوی اور ان کے آسمان سے قرب قیامت تشریف لانے کا منکر قرآن و حدیث کا مکتب ہے۔ مسلمانوں کا اس سے تعلق حرام ہے۔ واللہ اعلم محمد عمر اچھروی۔ ۲۰ رجب المرجب ۱۳۸۵ھ
 ۲۱۱..... الحمد لله الذی وفق عباده العلماء لحفظ دینہ، والصلوة والسلام علی حبیبہ المصطفیٰ خاتم الانبیاء الذی امر امتہ و اکدھم ان یذلولوا کل ما یحبونہ فی سبیل اقامۃ دینہ و علی آلہ و اصحابہ و علماء ملتہ الی یوم الدین۔

امابعد! فقد اطلعت علی ما کتب افضل العلماء فی تکفیر غلام احمد القادیانی و ابطال ہفواتہ الشیعۃ و اشنعہا انکار عقیدۃ حیاۃ المسیح علیہ السلام و اتفق مع ہولاء الابرار اتفاقاً کاملاً و هذا هو الحق الا بلغ الصریح و خلافہ خدرج من الملة الاسلامیة و کان اللہ تعالیٰ من شروہ اعداء الدین و رزقنا اتباع الحق و هو الموفق۔ و هو الہادی الی سواء السبیل۔ حررہ محمد کرم شاہ

جیرمین ہلال کبھی۔ بھیرہ۔ سرگودھا
 ”میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تکفیر کے متعلق علمائے کرام کے فتویٰ اور اس کے بے ہودہ گندے عقائد کے تردیدی دلائل کا مطالعہ کیا، اس کا نتیجہ ترین عقیدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے انکار کا عقیدہ ہے، میں ان علماء کرام کے فتویٰ کے ساتھ پورا اتفاق کرتا ہوں اور یہی صاف واضح روشن حق ہے اور اس کے خلاف عقیدہ رکھنا ملت اسلامیہ سے ٹکنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کے دشمنوں کے شر سے محفوظ فرمائیں۔ وہی ہدایت کی توفیق دینے والے ہیں اور سیدھا راستہ دکھانے والے ہیں۔“

۲۱۲..... بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلياً و مسلماً۔

من انکر حیاۃ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام و انکر رفعہ الی السماء مع جسدہ و روحہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فقد ضل ضلالاً بعيداً و خسر خسراناً مبیناً، فلا شک فی ان حیاتہ و رفعہ الی السماء ثم نزولہ الی الارض قبل یوم القیامۃ مما ثبت بالکتاب و السنۃ و اتفق علیہ جماہیر الامۃ من السلف و الخلف، فما ذا بعد الحق الا الضلال، نسال اللہ تعالیٰ السلامۃ من فتنۃ المسیح الدجال۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم و احکم۔ وانا الفقیر لید احمد سعید الکاظمی الامروہوی غفرلہ۔ جامعہ انوار العلوم ملتان۔ ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ

”جوسیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آپ کے اپنے جسد عسری اور روح کے ساتھ آسمان کی طرف رفع کا انکار کرے وہ بہک کر دور جا پڑا اور وہ بڑے صریح نقصان میں ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آسمان کی طرف آپ کا رفع پھر قیامت کے قریب آپ کا نزول قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور متقدمین و متاخرین سب علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے۔ پس حق کے بعد تو گمراہی ہی باقی رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مسیح دجال کے فتنہ سے محفوظ فرمائیں۔“

۲۱۳..... یہ فتویٰ اسی طرح ہی ہے اور میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ العبد محمد حسین نعیمی ناظم الجامعہ النعیمیہ لاہور

۲۱۲..... جواب صحیح ہے۔ العبد المفقّر الى الله للصمد۔

فیض احمد فیض عنہ خادم دارالافتاء والد ریس جامعہ نقویہ، کولہہ شریف ۳-۷-۱۹۶۵م

۲۱۵..... جواب درست ہے۔ احقر محمد خلیل صدر المدرّسین جامعہ قادریہ رحیم یار خان

۲۱۶..... الحمد لحضرة الجلالة والصلوة على خاتم الرسالة۔

تمام تعریفیں رب ذوالجلال کے لیے ہیں اور درود و سلام ہوں نبی خاتم الرسالت پر۔

ان عقیدہ حیاة سیدنا المسیح عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام و نزولہ قبل الساعة مما اجمعت علیہا الامۃ الاسلامیہ اجماعاً قاطعاً من عهد الصحابة الى یومنا هذا نسلأ بعد نسل و خلفا عن سلف لقد تواتر الاثار و النصوص فی نزول عیسیٰ علیہ السلام و القول بوفاته علیہ السلام تبلیس فی القرآن و تحریف فی الاحادیث و خرق للاجماع۔

واختراء ات المسیح الدجال القادیانی زعیم الکفر والالحاد فی ذلک الباب مما یمجه السمع و یتقبحه العقل۔ و یتکبره النقل ولا یعبأ به فواته فی الاخبار و هذیانہ فی الدین، و تخلیط فی العقائد القاطعہ۔ کان راجا مستمرا، لہ جزى الله المجیب لقد اصاب و اجاد فی الجواب و شکر الله مساعی ناشره الاستاذ الفاضل مولانا منظور احمد جنیوتی و سائر من قاموا بنصرة الدین القویم و الذب عن حوزة الاسلام و حفظ بیضه الاسلام عن شرور هؤلاء الزنادقة و الملاحدة۔ واللہ اعلم عبدالحق غفرلہ

اکوڑہ خٹک، مغربی پاکستان

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور قیامت سے پہلے آپ کے نزول کا عقیدہ ان مسائل میں سے ہے جن پر صحابہ کرام کے دور کے پہلے دن سے لے کر آج تک قطعی اجماع چلا آ رہا ہے اور سلف صالحین سے لے کر آج کے دور تک سب نسل یہی عقیدہ چلا آیا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر احادیث اور دلائل قطعیہ تواتر کے ساتھ موجود ہیں، اور آپ کی وفات کا قول گھڑنا تو قرآن مجید کی حقیقت کو چھپانا اور احادیث میں تحریف کرنا ہے۔“

بلکہ یہ تو اجماع کو پارہ پارہ کرنے کے مترادف ہے۔ کافروں اور ملحدوں کے سردار کانے دجال مرزا قادیانی کی بہتان تراشیاں تو ایسی لچر ہیں کہ کان انھیں سننے سے گھبرا ئیں اور عقل اس کی بیہودگیوں سے نفرت کرے اور نقل ان سے کراہت کرے اس کے بکواسات کی روایت تو پرے کاہ کی حیثیت نہیں رکھتی، اور اس کی یادہ گوئیوں کے لیے دین میں کوئی گنجائش نہیں ہے، قطعی دلائل میں گڑبڑ کرنا اس کی مستقل عادت تھی۔ اللہ تعالیٰ فتویٰ دینے والے کو جزائے خیر عطا فرمائیں انھوں نے فتویٰ تحریر کرنے میں کمال ہی کر دیا ہے، اور اس فتویٰ کے نشر کرنے والے استاد محترم مولانا منظور احمد جینیوتی اور جنھوں نے بھی اس سچے دین کی مدد کی ہے اور اسلام کی سرحدوں کی حفاظت کی ہے ان سب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں اور اسلام کے قیمتی جوہر کو ان زندیقیوں اور ملحدوں کے فتنوں سے محفوظ فرمائیں۔“

۲۲۱..... جواب بالکل حق ہے اور حق بات زیادہ لائق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ انوار الدین غفرلہ

ریس دارالافتاء دارالعلوم اکوڑہ خٹک

۲۲۲..... الجواب مما نطق به الكتاب و بلغ الاحادیث فی بابہ تواتراً معنویاً، فهو من الاعتقادات

احقر الانام عبدالحق عفا اللہ عنہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

الاسلامیہ۔

جواب بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ قرآن مجید نے بیان کیا ہے اور اس سلسلہ کی احادیث تواتر معنوی کے

درجے کو پہنچی ہوئی ہیں اور حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ اسلام کا بنیادی عقائد میں سے ہے۔

۲۲۳..... جواب درست ہے۔
احقر عبدالحلیم استاد دارالعلوم تھانیہ

۲۲۴..... جواب بالکل صحیح اور درست ہے۔
محمد شفیع اللہ استاذ دارالعلوم تھانیہ، اکوڑہ ٹنک

۲۲۵..... جواب درست ہے۔
محمد اسحاق ڈسٹرکٹ خطیب ایبٹ آباد ۳۰ اپریل ۱۹۶۵م

۲۲۶..... بسم اللہ الرحمن الرحیم

من عقائدنا القاطعة عقيدة حياة سيدنا المسيح بن مريم كلمة الله و روحه و نزوله قبل يوم القيامة.

واقوال الشقى غلام احمد القاديانى (ماولدت الام الهنديه اشتم منه) و تلبسات بعض المستغربة و المتورين فى رفع المسيح عليه الصلوة والسلام و نزوله و حياته مما لا توافق الدين ولا يتحملة الاسلام. جزى الله ناشر الكتاب و مؤلفها، أويد الجواب منشدا بابيات الامام محمد انور الشاه الكشميرى عليه رحمه الله فى (كتابه) عقيدة الاسلام صدع الصديق و صحيحه بالوادى، لمن اهتدى من حاضر اوبادى، بالكاديانى ذلك الاخر الذى امسى زعيم الكفر والا الحاد ابان عن كفر بئوء بعصبه و بئوء بالاغلال والاصفاد والله يهدى من يشاء الى صراط مستقيم.

(سبح الحق چيف ايدير ماہنامہ ”الحق“ ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ)

”سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور قیامت سے قبل ان کے نزول کا عقیدہ ہمارے بنیادی ٹھوس عقائد میں

سے ہے۔“

”مرزا قادیانی (کہ اس جیسا منحوس بیٹا کسی ہندوستانی عورت نے نہ چنا ہوگا) کے اقوال اور مغربی تہذیب کے بعض دلدادوں اور روشن خیال لوگوں کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات، رفع، پھر آپ کے نزول کے متعلق جو جلسا زیاں ہیں وہ دین کے ساتھ بالکل مطابقت نہیں کھاتیں اور نہ ہی اسلام اس طرح کی تحریفوں کو برداشت کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس فتویٰ کے مؤلف اور ناشر کو جزائے خیر عطا فرمائیں، میں اس جواب کی تائید امام العصر علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کی کتاب عقیدۃ الاسلام کے ان اشعار سے کرتا ہوں۔ اعلان کرنے والے نے زور دار آواز دی جو گونج رہی ہے وادی میں۔ ہر شہری اور دیہاتی کو جو ہدایت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ خبر دی کہ مرزا قادیانی یہ وہی آخری جھوٹا ہے۔ جو کفر اور بے دینی کا لیڈر بن چکا ہے۔ اور اس نے ایسا کفر بولا ہے کہ جو ایک مضبوط جماعت پر بھاری ہے اور لوٹتا ہے ہتھکڑیوں اور طوقوں کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ ہی سیدھے راستے کی ہدایت دیتے ہیں جسے چاہیں۔“

۲۲۷..... جواب صحیح ہے اس کی مخالفت کرنے والا رسوا ہوگا۔
احقر غلیل الرحمن مدرسہ سکندر پور ہری پور ہزارہ ڈویژن

۲۲۸..... جواب بالکل ٹھیک ہے اور کتاب اللہ و سنت رسول اللہ ﷺ کے بالکل مطابق ہے۔

سراج الدین خطیب جامع مسجد مولانا صالح محمد صاحب مرحوم و نائب مہتمم دارالعلوم عربیہ نعمانیہ۔ ڈیرہ اسماعیل خان

۲۲۹..... جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔ غلام حسین صدر المدرسین دارالعلوم نعمانیہ

۲۳۰..... جواب دینے والے نے درست فتویٰ دیا ہے۔ قاضی محمد اسرائیل صدر المدرسین مدرسہ دارالعلوم محمدیہ بالا کوٹ ہزارہ

۲۳۱..... جواب درست ہے۔
محمد عبد اللہ خالد خطیب جامع مسجد مانسہرہ۔ ہزارہ

۲۳۲..... جواب دینے والے نے درست فتویٰ دیا ہے۔
عبدالحی امام مسجد محلہ ناڑی مانسہرہ، ہزارہ

محمد نعمان ماسمہ۔ ہزارہ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

۲۳۳..... جواب بالکل حق ہے۔

۲۳۴..... حیاة عیسیٰ بن مریم علیہما السلام و رفعہ الی السماء و نزولہ الی الارض عند قرب الساعة ثابت بالکتاب والسنة واجماع الامة کما فی شرح العقيدة و روح المعانی، فمن انکر فهو مکذب لله والرسوله، ومرتد خارج عن الاسلام. هذا هو الصواب الذي لم يخالفه احد من المسلمين من عهد النبوة الی یومنا هذا.

عبد الصمد شمس الحق افغانی

”حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کی حیات اور آپ کا رفع قیامت کے قریب آپ کا نزول کتاب اللہ سنت رسول اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ جیسا کہ شرح العقیدہ اور روح المعانی میں موجود ہے، تو جو اس عقیدہ کا انکار کرے گا وہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کرنے والا ہوگا بلکہ وہ مرتد اور اسلام سے خارج ہوگا۔ یہی صحیح قول ہے اور حضور ﷺ کے زمانہ سے لے کر آج تک کسی مسلمان نے اس عقیدہ کی مخالفت نہیں کی۔“

مفتی محمد عبدالقیوم۔ پشاور

۲۳۵..... جواب درست ہے اور فتویٰ دینے والا حق کو پہنچا ہے۔

فضل الرحمن سابق پروفیسر اسلامیہ کالج پشاور

۲۳۶..... جواب درست ہے اور جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔

فاضل دیوبند۔ ۱۰ ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

عبد اللطیف مفتی دارالعلوم۔ سرحد

۲۳۷..... جواب بالکل حق ہے۔

عزیز الرحمن کان اللہ الامیر جمعیت علمائے اسلام ضلع پشاور

۲۳۸..... جواب بالکل حق ہے۔

پیر مبارک شاہ فاضل دیوبند۔ ناظم جمعیت علماء اسلام صوبہ سرحد

۲۳۹..... جواب صحیح ہے۔

زین العابدین سابق شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ پشاور

۲۴۰..... یہ فتویٰ اسی طرح ہی ہے۔

۲۴۱..... جواب قرآن مجید احادیث نبویہ اجماع امت اور ائمہ مجتہدین کے قول کے بالکل مطابق ہے جو اس میں

فضل اللہ صدر المدرسین و شیخ الحدیث مدرسہ ربانیہ ۴/ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ

شک کرے گا وہ کافر ہوگا۔

۲۴۲..... ما اجاب به المجيب فهو حق و صواب، وما خالف منه فهو باطل صريح، والنصوص فی

هذه المسئلة المذكورة فی القرآن و السنة و فصلها علماء الشريعة فی کتبهم و دواوينهم.

ومسئله حیاة سيدنا عیسیٰ علیہ السلام و رفعه الی السماء بجسده العنصری من المسائل

المتواترة فی الشريعة فما كان حکمها فی الشريعة فهو حکم هذه المسئلة.

والله اعلم محمد یوسف کان اللہ ۹ ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ۔

”مفتی صاحب کا فتویٰ بالکل درست ہے اور جس نے اس کی مخالفت کی ہے وہ بالکل جھوٹا ہے، باقی اس

مسئلہ کے دلائل قرآن و سنت میں موجود ہیں۔ اور اہل شریعت نے اپنی کتابوں اور تصانیف میں ان کی خوب

وضاحت کی ہے۔

”اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور اپنے جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر تشریف لے جانا شریعت کے

متواتر مسائل میں سے ہے، پس جو حکم شریعت میں دیگر مسائل متواترہ کا ہے وہی حکم اس مسئلہ کا بھی ہے۔“

۲۴۳..... جو جواب مفتی صاحب نے دیا ہے وہی حق ہے اور حق کی ہی تابعداری کرنی چاہیے۔

بادشاہ گل بخاری مہتمم جامعہ اسلامیہ اکوڑہ ٹنک ۱۰ ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

عبد الکریم غفرلہ مدرسہ نجم المدارس ڈیرہ اسماعیل خان

۲۴۴..... جواب درست ہے۔

نام رسول عفا اللہ عنہ خلیفہ مجاز حضرت مولانا احمد علی لاہور۔ ڈیرہ اسماعیل خان

۲۴۵..... جواب صحیح ہے۔

- ۲۳۷..... جواب صحیح ہے۔ محمد عبداللہ۔ خادم عظیم ذریعہ قبرستانی مسجد
 ۲۳۸..... جواب صحیح ہے۔ عبدالرؤف خادم الحدیث النبوی دارالعلوم چارسدہ
 ۲۳۹..... جواب صحیح ہے۔ محمد لطف اللہ

سابق استاذ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی و خطیب جامع مسجد جہانگیر، ضلع مردان

- ۲۵۰..... جواب صحیح ہے۔ سید گل بادشاہ۔ امیر جمعیت علماء اسلام۔ طور و ضلع مردان
 ۲۵۱..... جواب صحیح ہے۔ محمد ایوب جان بخوری پشاور
 ۲۵۲..... جواب صحیح ہے۔ احقر۔ اسلام الدین ناظم دارالعلوم تور ڈھیر صوابی۔ ضلع مردان

۲۵۳..... سنلت عن نزول عیسیٰ علیہ السلام قرب القيامة.

”مجھ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت کے قریب نزول کے بارے میں پوچھا گیا۔“

فاقول نزول عیسیٰ علیہ السلام من موجبات الدین ومن الامور التي دلّ عليها القرآن والاحادیث الصحيحة. و علی هذه العقيدة كان مشايخنا الذين كانوا من اعلام الدين مثل شيخ المشايخ مولانا حسين علي والعلامة مولانا عبيدالله السندهي وما ينكر نزوله عليه السلام قرب القيامة واتيانه من السماء الا الجاهلون بالكتاب والسنة عصمنا الله سبحانه من هذه العقيدة.

احقر محمد طاہر دارالقرآن بیج غیر تحصیل صوابی ضلع مردان ۲۲ ربیع الاول

”تو میں نے جواب دیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ضروریات دین میں سے ہے اور یہ ان امور میں سے ہے جن پر قرآن مجید اور احادیث صحیحہ دلالت کرتی ہیں۔ ہمارے مشائخ کرام جو علم دین کے پہاڑ تھے جیسے حضرت مولانا حسین علی، مولانا عبيدالله سندھی ہیں ان سب کا بھی یہی عقیدہ تھا اور عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت کے قریب نزول کا انکار سوائے جاہلوں کے اور کوئی نہیں کرتا جو قرآن مجید اور علوم نبویہ کی نعت سے محروم ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہمیں آپ کے نزول کے انکار والے عقیدہ سے محفوظ فرمائیں۔“

نوٹ..... اس ضمن میں امام انقلاب حضرت مولانا عبيدالله سندھی کی رائے پر بعض لوگوں کو شبہ ہوا تو ان کے شاگرد رشید شیخ انیسیر مولانا محمد طاہر نے ان الفاظ کے ساتھ تردید فرمائی۔

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور وفات کے بارے میں ”الہام الرحمن میں جو قول مولانا عبيدالله رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ کاتب اور ائمہ والے کا خود ساختہ قول ہے، بندہ نے جو کافی عرصہ تک مولانا کے پاس مکہ معظمہ میں رہ کر تلمذ کیا ہے مولانا مرحوم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے قائل تھے، البتہ وہ مسلمانوں پر افسوس اور حسرت کرتے تھے کہ مسلمانوں نے اس کو تکلیف بنا کر جدوجہد اور جہاد چھوڑ دیا ہے، اور مولانا کا خود نوشتہ رسالہ ”عبیدیہ“ بھی الہام الرحمن کی روایت کا رد کرتا ہے۔ بندہ نے کئی مجالس میں اور بار بار مولانا مرحوم سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کا امور دین سے ہونا سنا ہے۔“

۲۵۳..... بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصبح امر نزول سيدنا عيسى ابن مريم من السماء عقيدة مفطوعة بين الامة المحمدية بنص التنزيل العزيز ثم بضم الاحاديث المتواترة و اجماع الامة اصحيت دلالة القرآن قطعية على

النزول فالانكار والتردد والتاويل على ذلك موجب للكفر والالحاد، فكما ان قيام الساعة امر مقطوع فكذلك الاشارات المقطوعة قبلها الايمان بها واجب وبالجملة قد اتفقت الامة المحمدية سلفا وخلفا على عقيدة النزول والايمان بها واجب والانكار عنها كفر والتاويل في ضروريات الدين غير مسموع، بل يروافد الكفر كما صرح به علماء الامة المحققون في كل عصر. والله يهدي الى الحق.

”حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کا عقیدہ امت محمدیہ کے نزدیک بھس قرآنی قطعی اور یقینی عقیدہ بن چکا ہے۔ پھر احادیث متواترہ اور اجماع امت کے اس کے ساتھ مل جانے سے تو قرآن کی دلیل مسئلہ نزول پر اور بھی قطعی بن گئی ہے۔ پس اس کا انکار کرنا اور اس میں شک اور تردد کرنا یہ سب موجب کفر اور الحاد ہیں، جس طرح قیامت کا قائم ہونا یقینی امر ہے تو اس سے قبل اس کی کچی نشانیوں پر ایمان لانا بھی واجب ہے۔ بالجملة امت محمدیہ کا سلف صالحین سے لے کر آج تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر اتفاق چلا آیا ہے۔ اس پر ایمان رکھنا ضروری ہے اور اس سے انکار کرنا کفر ہے اور ضروریات دین کے انکار کرنے کی اجازت بالکل نہیں دی جاسکتی، بلکہ یہ تو کفر کے مترادف ہے جیسا کہ امت کے محققین علماء نے ہر دور میں اس کی وضاحت کی ہے۔“

۲۵۴..... جواب درست ہے۔ ولی حسن ٹوکی ریکس دارالافتاء، مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵

۲۵۵..... جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔ فضل محمد مدرسہ عربیہ اسلامیہ۔ کراچی ۵

۲۵۶..... جواب درست ہے۔ محمد اورلیس

استاذ الحدیث مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵ و صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

۲۵۷..... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ عبدالجلیل مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵

۲۵۸..... جواب درست ہے۔ محمد بدیع الزمان استاد مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی

۲۵۹..... جواب درست ہے۔ مصباح اللہ شاہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی

۲۶۰..... بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصاب المجيب العلامة فلهذا درّه حيث اوضح الحق ولم يشرك للمنكرين والمؤولين حجة كيف وان حياة عيسى بن مريم عليهما السلام ونزوله في آخر الزمان من ضروريات الدين الثابتة بنص الكتاب والسنة المتواترة كما اوضحته في كتابي التصريح بما تواتر في نزول المسيح. ومعلوم عنه الكل ان انكار شئ من ضروريات الدين او تاويله خلاف ما ثبت بالتواتر كفر بواح. والله سبحانه وتعالى اعلم.

جواب دینے والے نے بالکل صحیح فتویٰ دیا ہے اللہ ان کی اس قابل قدر محنت کی قبول فرمائیں انھوں نے تو حق بالکل واضح کر دیا ہے اور اس عقیدہ کا انکار کرنے والے اور اس میں تاویلوں کا دروازہ کھولنے والوں کے لیے کوئی راہ فرار نہیں چھوڑی۔ اس عقیدہ سے انکار کیسے ہو سکتا ہے جبکہ حیات عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اور آپ کا آخر زمانہ میں نازل ہونا ضروریات دین میں سے ہے۔

جیسا کہ میں نے اسے اپنی کتاب التصريح بما تواتر فی نزول المسیح میں وضاحت سے بیان کر دیا ہے اور یہ مسئلہ تو سب کو معلوم ہے کہ ضروریات دین میں سے کسی ایک چیز کا انکار کرنا یا جو چیز تواتر سے ثابت ہو چکی اس

میں تاویل کرنا تو بالکل کھلم کھلا کفر ہے۔ باقی اللہ رب العزت بہتر جانتے ہے۔“

۲۶۱..... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی اور قرب قیامت (میں) ان کا نزول قرآن مجید، احادیث، متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اور یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے، جو اس اجماعی عقیدہ ثابت بالکتاب والسنة کا انکار کرے یا اس میں کسی قسم کی تاویل کرے گا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ العبد الاحقر عبد الرحمن کیمیل پوری
استاذ دارالعلوم ٹنڈوالہ

۲۶۲..... بعد الحمد والصلوة ان کفر مسیلمۃ البنجاب متفق علیہ بین العلماء و اولی الالباب و حیاة سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام فی السماء مجمع علیہا بین الامة لاخلاف فیہ لاحد من الائمة و کذا نزوله علیہ السلام فی آخر الزمان ثابت بالکتاب والسنة و اجماع الامة، من انکره فقد کفر و یعذبہ اللہ العذاب الاکبر۔ وانا العبد المفتقر الی رحمة ربہ الصمد۔

ظفر احمد عثمانی تھانوی ۲۷ ذی القعدہ ۱۳۹۵ھ۔

”حمد و صلوة کے بعد پنجاب کے مسیلمہ کذاب (مرزا قادیانی) کا کفر علماء اور اہل عقل کے نزدیک بالکل متفق علیہ ہے، اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے آسمان میں زندہ موجود ہونے پر امت کا اجماع ہے اس میں امت کے کسی فرد نے اختلاف نہیں کیا، ایسے ہی آخر زمانہ میں آپ کا نازل ہونا کتاب اللہ سنت رسول اور اجماع سے ثابت ہے، جو بھی اس عقیدہ کا انکار کرے گا وہ کافر ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑا عذاب دیں گے۔ میں تو ہوں بے نیاز رب کا محتاج بندہ۔“

۲۶۳..... جواب درست ہے۔ نور محمد غفرلہ مہتمم مدرسہ ہاشمیہ۔ سجاد۔ ضلع ٹھٹھہ (سندھ)

۲۶۴..... الجواب موافق لاجماع الامة والسنة والکتاب ان مسیلمۃ الفنجاب ملحد کافر بلا اریاب انه قد اختلق فی الدین فریة و انکر ما اخبر به خبر البریة فحکمه حکم المصرتدین بلا خلاف بین المسلمین۔ العبد الاحقر محمد وجہہ غفرلہ صدر مفتی دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالہ یار۔

”جو جواب دیا گیا ہے وہ اجماع امت مطہرہ اور کتاب اللہ کے بالکل موافق ہے اور مسیلمہ پنجاب دجال بلا شک وشبہ لحد اور کافر ہے اس لیے کہ اس نے دین میں نئی چیزیں کھڑ کر داخل کر دی ہیں اور جس چیز کی خبر افضل البشر نے دی ہے اس کا انکار کر دیا ہے تو مسلمانوں کے نزدیک اس کا حکم مرتدین کا سا حکم ہے۔“

۲۶۵..... جواب دینے والے نے درست فتویٰ دیا ہے۔ احتشام الحق تھانوی مہتمم دارالعلوم اسلامیہ، ٹنڈوالہ یار

۲۶۶..... حامداً و مصلیاً و بعداً!

فلا شک فی ان متنبی قادیان المیرزا غلام احمد ومن آمن به کلهم خارجون عن الاسلام کفار مرتدون حکمهم کحکم مسیلمۃ الکذاب ومن تبعه۔

وحیاة عیسیٰ علیہ السلام و نزوله فی آخر الزمان مما اتفق علیہ الامة و شهد علیہ التنزیل و جاء ت به الاحادیث فمن انکر فقد کفر۔ کتبہ الفقیر الیہ تعالیٰ محمد عبدالرشید نعمانی

کراچی۔ ۲۸ ذی القعدہ ۱۳۸۳ھ۔

”حمد و درود کے بعد!

اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیان کا جھوٹا نبی مرزا غلام احمد اور جو اس کے اوپر ایمان لائے ہیں وہ سب کے سب اسلام سے خارج ہیں وہ کافر اور مرتد ہیں۔ ان کا حکم میلہ کذاب اور اس کے متبعین جیسا ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آخر زمانہ میں آپ کے نزول پر امت نے اتفاق کیا ہے اور اللہ کی کتاب اس پر شاہد ہے اور اس کے ثبوت میں بہت سی احادیث موجود ہیں پس جو اس عقیدہ کا انکار کرے گا وہ کافر ہے۔“

۲۶۷..... جواب صحیح ہے۔

تاج الدین بک نقشبندی

مہتمم جامعہ نقشبندیہ معارف القرآن احرار نگر پڑمیدن ۲ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ

۲۶۸..... والحق ان الفرقۃ المعروفۃ بمرزائی منکرون للاجماع الثابت بالقرآن والحديث علی المسئلین احدهما نزول عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام و اخریہما العقیدۃ بختم النبوة علی سیدنا خیر الرسل و البشر محمد ﷺ فلہذا ہم کافرون بالبداہۃ لاخفاء فی کفرہم۔

احقر العباد امداد اللہ مفتی دارالہدیٰ ٹھیکڑی ۲ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ

”صحیح قول یہ ہے کہ مرزائی فرقہ قرآن مجید اور حدیث کے دو اجماعی مسلکوں کا منکر ہے۔ پہلا مسئلہ نزول عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا۔ دوسرا مسئلہ نبیوں کے سردار سید البشر حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت کا۔ لہذا یہ لوگ چونکہ دونوں عقیدوں کے منکر ہیں اس لیے یہ کھلے کافر ہیں ان کے کفر میں کوئی شک نہیں ہے۔“

۲۶۹..... اس فتویٰ میں کوئی شک نہیں ہے۔ عبد الفقیر الی اللہ ابوالسید محمد امین مدرس جامعہ عربیہ دارالہدیٰ ٹھیکڑی، حبیب آباد

۲۷۰..... جواب درست ہے۔ ابو محمد سلطان احمد میانوالی مدرس شعبہ تعلیم القرآن۔ مدرسہ دارالسلام کراچی نمبر ۳/۲۳/۱۹۶۵م

۲۷۱..... جواب صحیح ہے۔ عزیز احمد مدرس دارالہدیٰ ٹھیکڑی

۲۷۲..... جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔ فضل اللہ مہتمم جامعہ دارالہدیٰ ٹھیکڑی

۲۷۳..... جواب بالکل حق ہے۔ احقر عبدالکریم مدرسہ اشرفیہ سکھر ۱۲/۵/۱۳۸۹ھ

۲۷۴..... عقیدۃ حیاۃ عیسیٰ علیہ و علی نبینا (افضل) الصلوۃ والسلام ثابتۃ بالنصوص الصریحۃ وبالاجماع فالمنکر کافر خارج عن الاسلام۔ نور محمد مہتمم مدرسہ دارالافتاح الباشیہ ٹھیکڑی ۱۱ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ

حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ افضل الصلوۃ والسلام کی حیات کا عقیدہ صریح نصوص اور اجماع سے ثابت ہے پس اس کا انکار کرنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

۲۷۵..... جواب بلاشبہ درست ہے۔ کرم الدین کان اللہ استاذ الحدیث دارالحدیث رحمانیہ کراچی

۲۷۶..... جواب درست ہے۔ ابوالفضل عبدالمنان عفی عنہ شیخ الحدیث دارالحدیث رحمانیہ۔ کراچی

۲۷۷..... جواب درست ہے۔ (مولانا) ثناء اللہ مدرس دارالحدیث رحمانیہ کراچی

۲۷۸..... جواب درست ہے۔ عبدالرشید ندوی مدرس دارالحدیث رحمانیہ۔ کراچی

۲۷۹..... جواب درست ہے۔ عبدالرشید عبدالرحمن فاروقی استاذ الترویج و القراءات دارالحدیث رحمانیہ

۲۸۰..... جواب درست ہے۔ محمد عقیل۔ استاد کتب دارالحدیث رحمانیہ کراچی

۲۸۱..... جواب درست ہے۔ حاکم علی کان اللہ سابق شیخ الحدیث دارالحدیث رحمانیہ کراچی

۲۸۲..... جواب بلاشک و شبہ درست ہے۔ احقر آفتاب احمد

محمد جشید عالم

۲۸۳..... جواب درست ہے۔

۲۸۵..... بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام پوری دنیائے اسلامی کے علمائے کرام اور مفتیان دین متین سب کا اتفاق ہے کہ حضور سید دو عالم ﷺ پر نبوت ختم ہو گئی ہے اور آپ خاتم الانبیاء بنائے گئے ہیں یعنی آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ قرآن پاک کا صاف ارشاد ہے۔ لکن رسول اللہ و خاتم النبیین۔

”لیکن محمد ﷺ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔“

پس جو شخص آپ کی خاتمیت کے بعد کسی کو نبی مانتا ہے خواہ بروزی نبی مانتا ہو یا کسی اور قسم کا نبی، وہ قطعاً کافر ہے اسی طرح یہ مسئلہ بھی متفق علیہ ہے کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر خدا کے حکم سے زندہ ہیں، قرآن کریم خود شہادت دیتا ہے۔

وما قتلوه یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ۔ (نساء ۱۵۷)

”اس کو قتل نہیں کیا بیشک بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف۔“

پس جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انتقال فرما گئے ہیں وہ گمراہ اور کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ فقیر محمد عبدالحمید القادری البدایونی ۲۱۴..... پیر الہی بخش کالونی کراچی ۵۔

۲۸۶..... جواب درست ہے۔ مفتی غلام صابری خطیب مدینہ جامع مسجد ماڈل ٹاؤن کراچی ۲۷

۲۸۷..... جواب درست ہے۔ فقیر سید محمد عبداللہ قادری

۲۸۹..... جواب درست ہے۔ صدر انجمن امانت الاسلام و رکن جمعیت علماء پاکستان کراچی۔ ۳ شوال المعظم ۱۴۲۸ھ (مولانا) سیف الرحمن قادری

۲۹۰..... جواب صحیح ہے۔ پیش امام و صدر المدرسین جامع مسجد آرام باغ کراچی

محمد انور مسجد باب السلام آرام باغ کراچی

۲۹۱..... علماء کرام نے سابقہ مذکورہ بالا جو فتویٰ دیا ہے وہ صحیح ہے۔ مولوی سیف الرحمن قادری

امام جامع مسجد آرام باغ و صدر مدرس دارالعلوم مظہریہ آرام باغ کراچی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله الذي جعل العلم نوراً
والتقوى سبيلاً إلى الجنة
والجنة داراً للعليين

علمی و تحقیقی فتویٰ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ عقیف لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم!

غیر مسلموں کو اسلامی شعائر و اصطلاحات کے استعمال کا حق نہیں!

سوال..... پاکستان میں عرصہ ۱۵ سال سے قومی اسمبلی کے فیصلے کے مطابق قادیانی غیر مسلم قرار دیئے جا چکے ہیں اور ۱۹۸۳ء میں قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں کو روکنے کے لئے آرڈیننس بھی نافذ ہو چکا ہے۔ لیکن اس کے باوجود مرزا کی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور کلمہ شریف کا استعمال کر رہے ہیں اور تمام شعائر اسلامی اور دوسری اسلامی اصطلاحیں مثلاً السلام علیکم، بسم اللہ، اذان، نماز، روزہ، حج، قربانی، علیہ السلام، رضی اللہ، امیر المؤمنین اور اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد رکھنا وغیرہ کا کثرت سے استعمال کر رہے ہیں۔ کیا قرآن و سنت اور اسلامی لٹریچر کی روشنی میں کسی غیر مسلم کو ان اسلامی اصطلاحوں کے استعمال کا حق حاصل ہے یا نہیں۔ جواب دے کر مشکور فرمائیں۔ سائل اللہ مدہ مجاہد نیاز بازار قصور!

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على محمد خاتم النبيين والعاقبة للمتقين ولا عدوان الا على الظالمين . وبعد!

الجواب بعون الوهاب ومنه الصدق والصواب! صورت مسئلہ الجواب میں واضح باشد کہ غیر مسلم قادیانی وغیرہ کو اسلامی اصطلاحوں کے استعمال کا شرعاً ہرگز ہرگز حق حاصل نہیں۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو وہ کتاب و سنت، اجماع امت اور آئین پاکستان کی خلاف ورزی کے مرتکب اور مستوجب سزا ہیں۔ چنانچہ جب ابو عامر منافق کے کہنے پر مدینہ منورہ کے منافقین نے مسجد ضرار تعمیر کر ڈالی جس کی بنیاد محض ضد، کفر و نفاق، عداوت اسلام اور مخالفت خدا اور رسول ﷺ پر رکھی گئی تھی جو بظاہر مسجد تھی مگر درحقیقت مسجد کی شکل میں اسلام دشمن کارستانیوں اور سازشوں کا مرکز تھی۔ تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور ان منافقین کے ناپاک عزائم اور اسلام دشمن اغراض پر مطلع کر کے مسجد ضرار کا پول کھول دیا۔ فرمایا:

”اور جنہوں نے دکھ دیئے تو اور اللہ سے کفر کرنے کو اور مسلمانوں میں تفریق ڈالنے کو اور اس شخص (ابو عامر نصرانی منافق) کو پناہ دینے کی نیت سے جو خدا یعنی اس کے رسول ﷺ سے پہلے کئی دفعہ لڑ چکا ہے (ان ظالموں نے ایک) مسجد بنائی ہے۔ حلف اٹھا جائیں گے کہ ہمیں محض بھلائی کا خیال ہے اور اللہ خود گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں تو اس مسجد میں کبھی بھی کھڑا نہ ہو جو۔“ (سورۃ توبہ ۱۰۷-۱۰۸ ترجمہ شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری)

اس آیت شریفہ میں اس مسجد کو مسجد ضرار قرار دینے کے اللہ تعالیٰ نے چار ناپاک مقاصد بیان فرمائے ہیں:

۱..... ضرار یعنی قباء کے مخلص مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں۔ کیونکہ مسجد قباء کی وجہ سے انہیں ایک خاص

عزت حاصل ہو گئی تھی۔ جیسے فرمایا: ”فيه رجال يحبون ان يتطهروا . والله يحب المطهرين . توبہ ۱۰۸“

۲..... دوسرا ناپاک مقصد یہ کہ کفر و نفاق کی اشاعت اور اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کے لئے اڈا

قائم کرنا۔ اس عمارت کو مسجد ضرار قرار دینے سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نیک کاموں کا نیک ہونا مقصد و نیت پر موقوف ہے۔ ورنہ مسجد بنانے جیسا نیک کام بھی کفر کی اشاعت اور اسلام کو نیچا دکھانے کے لئے ہو سکتا ہے۔ جیسے قادیانیوں کا اپنے مراکز کا نام بیت الذکر وغیرہ رکھنا۔

۳..... تیسرا ناپاک مقصد یہ کہ: و تفریقا بین المومنین ۰ توبہ ۱۰۷! مسلمانوں میں تفرقہ ڈالا جائے۔ کیونکہ قبائک تمام آبادی ایک ہی مسجد میں نماز پڑھتی تھی۔

۴..... چوتھے یہ کہ اللہ و رسول ﷺ کے باغی اور منافق ابوعامر نصرانی راہب کے لئے پناہ گاہ مہیا کرنا۔ تاکہ وہ یہاں بیٹھ کر مدینہ کے منافقوں کو اسلام اور اہل اسلام کے خلاف پالیسی اور تراکیب سمجھائے۔ وغیرہ وغیرہ!

ان چاروں مقاصد پر سرسری نظر ڈالنے سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ سب کچھ اسلام کے خلاف بغاوت اور عداوت ہی ہے۔ لہذا قادیانیوں کو یہ حق قطعاً حاصل نہیں کہ وہ اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد رکھیں اور نہ ان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی عبادت گاہ کا نقشہ اور طرز تعمیر ہماری مسجد کے مطابق تیار کریں کہ اس سے ہماری مساجد کی توہین اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا مقصود ہے۔ کیونکہ مسجد من جملہ شعار اسلام میں سے ایک شعار ہے۔ لہذا قادیانیوں کو اس کی اجازت دینا اس شعار کی واضح توہین اور استخفاف ہے۔ جسے برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ مزید تفصیل آگے آرہی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے کہ: ”جو لوگ اللہ پر اور پچھلے دن یعنی دوسری زندگی پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی محرمات کو حرام جانتے ہیں اور نہ دین حق کو تسلیم کرتے ہیں۔ یعنی اہل کتاب۔ ان سب سے لڑو۔ جب تک وہ ماتحت ہو کر جزیہ دینا منظور نہ کریں۔“ (یعنی جب محکوم رعیت بن جائیں تو ان سے جہاد کرنا ترک کر دو۔) (توبہ ۲۹)

اس آیت کریمہ سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ عیسائیوں، یہودیوں، مرزائیوں، قادیانیوں، لاہوریوں اور دوسرے کافروں کو اسلامی ریاست میں اپنے باطل مذہب کی کھلے بندوں پر چار کرنے کی اجازت نہیں۔ تاوقتیکہ وہ اسلام کی برتری تسلیم کر کے اس کی ماتحتی قبول کرتے ہوئے اپنی ماتحتی کا پورا پورا اعتراف کرتے ہوئے اور جزیہ دیتے ہوئے ذمی بن کر رہنا قبول نہ کر لیں، ان سے جہاد کیا جائے۔ ایسے میں قادیانیوں کو اسلامی طرز تعمیر کے مطابق مسجد بنانے کی اجازت کیونکر دی جاسکتی ہے اور وہ اپنے عبادت خانہ کو مسجد کا نام کیونکر دے سکتے ہیں؟

حضرت امام ابن کثیرؒ اپنی شہرہ آفاق کتاب تفسیر قرآن العظیم میں فرماتے ہیں کہ: حتی يعطوا الجزية عن يد وهم صاغرون ۰ توبہ ۲۹! کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں (غیر مسلم مسیحیوں، یہودیوں، قادیانیوں) کو خوب ذلیل و رسوا اور حقیر جانو۔ ان کو معزز جاننا شرعاً جائز نہیں اور نہ ان کو مسلمانوں پر ترجیح دینا جائز ہے۔ کیونکہ یہ کہنے، حقیر اور بد نصیب لوگ ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی صحیح حدیث کے مطابق ان کو سلام کرنے میں پہل کرنا بھی جائز نہیں۔ بلکہ ان کو تنگ راستے سے گزرنے پر مجبور کرنا چاہئے۔ (تفسیر ابن کثیرؒ زیر آیت بالا)

وہم صاغرون! ایسا فصیح و بلیغ اور جامع جملہ ہے۔ گویا کوزے میں دریا بند کرنے کا مصداق ہے۔ یہ جملہ کیا ہے۔ گویا ذمی لوگوں یعنی غیر مسلم رعیت اور اقلیتوں کے لئے ایک ایسی جامع دستاویز ہے جس میں ان کی عبادت اور پوجا

پاٹ کی حدود اور اس کا طریقہ کار مذہبی آزادی اور ان کی تبلیغ کا دائرہ کار عبادت خانوں کے نام ان کی تعمیر و تجدید کے احکام مذہبی تہوار قربانی لباس خوشی اور غمی کے اظہار کی تمام حدود متعین کر دی گئی ہیں۔ اس دستاویز کی پوری پوری تفصیل آج بھی ان معاہدات میں موجود ہے جو خلفائے راشدین کے مثالی دور میں ان کے عمال اور سپہ سالاروں کے تحت اس دور کی غیر مسلم اقلیتوں، یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں اور کفار سے طے پائے تھے۔ ان معاہدوں کی روشنی میں ہمارے قابل فخر فقہاء محدثین، مفسرین، آئمہ مجتہدین اور اسلامی قوانین کے غواص علمائے اسلام نے درج ذیل قوانین مستنبط فرمائے ہیں۔

ذمی رعیت نیا عبادت خانہ تعمیر نہیں کر سکتی

۱..... قاضی ابویوسفؒ تصریح فرماتے ہیں کہ: ”عیسائیوں کو نیا صومعہ اور گرگاہ تعمیر کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ البتہ جو معاہدہ کے وقت گرگاہ موجود ہوگا اس کو گرایا نہ جائے گا۔ نیا بیعہ اور کنیسہ گرا دیا جائے گا۔“ (کتاب الخراج لابن یوسف ص ۵۹ فصل الکناکس و البیوع والصلبان)

۲..... امام ابوالحسن علی بن محمد الماوردیؒ (المتوفی ۴۵۰ھ) رقم فرماتے ہیں کہ: ”اہل ذمہ کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ دارالاسلام میں نیا بیعہ یا کنیسہ تعمیر کریں۔ اس کی ان کو شرعاً اجازت نہیں۔ اگر وہ کوئی نیا بیعہ یا کنیسہ تعمیر کریں گے تو اس کو گرا دیا جائے گا۔“ (الاحکام السلطانیہ ص ۱۳۶)

۳..... امام ابو زکریا محی الدین یحییٰ بن شرف النووی شافعیؒ (المتوفی ۷۲۶ھ) تصریح فرماتے ہیں کہ: ”مسلمانوں کے شہروں میں ذمیوں کو کناکس، بیچے اور صومعے بنانے کی اجازت نہیں۔ کیونکہ ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ جس شہر کو نئے سرے سے مسلمان آباد کریں۔ اس میں غیر مسلم اقلیتوں کو گرگاہ وغیرہ بنانے کا حق نہیں۔“ (شرح المہذب ج ۱ ص ۱۹ طبع دار الفکر)

۴..... قاضی ابویعلیٰ حنبلیؒ (المتوفی ۴۵۸ھ) رقم فرماتے ہیں کہ: ”ولا یجوز ان یحدثوا فی دار الاسلام بعتہ وکنسبہ فان احد ثوہاھد مت علیہم۔“ (الاحکام السلطانیہ ص ۱۱۳۳ کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے۔

۵..... امام محمد بن قدامہؒ حنبلی لکھتے ہیں کہ: ”جزیرہ کے ذمیوں نے حضرت عبدالرحمن بن غنمؓ سے جو معاہدہ کیا تھا۔ اس میں یہ شرط بھی تھی کہ آج کے بعد ہم اپنے شہر میں نہ تو کوئی کنیسہ تعمیر کریں گے اور نہ دیر اور نہ قلائیہ اور نہ کسی راہب کے لئے نیا صومعہ بنائیں گے اور ان میں سے جو گر جائے گا۔ اس کو دوبارہ تعمیر نہیں کریں گے اور اس طرح جو گر جاوے وغیرہ مسلم آبادی میں ہوگا اس کو بھی دوبارہ نہیں بنائیں گے۔ ہم اپنے گر جاؤں کو مسلمانوں کے لئے دن رات کھلے رکھیں گے اور اسی طرح گزرنے والوں اور مسافروں کے لئے ان کے دروازے وسیع رکھیں گے۔ تاکہ وہ ان میں آرام کر سکیں۔ نہ ہم ان گر جاؤں اور اپنے گھروں میں کسی جاسوس کو ٹھہرائیں گے۔“ (المغنی لابن قدامہ ج ۹ ص ۲۸۲)

۶..... امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ: ”حضرت عمر فاروقؓ کے عامل حضرت عبدالرحمن بن غنمؓ سے جزیرہ کے عیسائیوں نے از خود جو معاہدہ کیا تھا۔ اس میں یہ تھا کہ: ”ان شرطنا لک علی انفسنا ان لاندث فی مدینتنا کنیسۃ ولا فیما حولھا دیرا ولا قلابۃ ولا صومعۃ راہب ولا نجدد ما خرب من

کناقسنا۔ ”حقوق اہل الذمہ ج ۲ ص ۶۵۹، ۶۶۰ تحقیق الدكتور صبحی صالح!

ان آئمہ کرام اور ماہرین قوانین اسلام کی ان تصریحات سے ثابت ہوا کہ عیسائیوں اور یہودیوں کو جبکہ وہ اہل کتاب بھی ہیں کسی مسلم ممالک میں نہ گرجے اور عبادت خانے تعمیر کرنے کی اسلام اجازت نہیں دیتا اور جو گرجے اس کی تجدید بھی جائز نہیں۔ جیسا کہ حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ: ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دارالاسلام میں گرجا وغیرہ بنانا جائز نہیں اور اسی طرح اگر پہلے کا بنا ہوا گرجا وغیرہ گرجے تو اس کی تجدید بھی جائز نہیں۔“ (شرح المہذب ج ۱ ص ۴۱۳)

جب اہل کتاب عیسائیوں اور یہودیوں کے لئے رسول اللہ ﷺ نے دارالاسلام میں گرجے اور صومعے تعمیر کرنے کی اجازت نہیں دی۔ حالانکہ وہ اہل کتاب ہیں تو پھر قادیانیوں مرتدوں اور کافروں کو دارالاسلام اور مسلمان ملک میں مسجد کے نام سے عبادت خانہ بنانے کی اجازت کیونکر دی جاسکتی ہے اور وہ اپنے مذہبی مرکز کو مسجد کے نام سے کیونکر پکار سکتے ہیں؟۔

مسلمانوں کی طرح عید اور قربانی کی اجازت نہیں

۱..... ”ذمیوں یعنی عیسائیوں اور یہودیوں (اور آج کے قادیانیوں) کو منکر (خلاف اسلام کوئی کام) اور عید منانے اور صلیب پہن کر بازار میں نکلنے سے روک دینا ہوگا۔“ (شرح المہذب ج ۱ ص ۴۱۱)

۲..... شوافع کا مذہب بھی یہی ہے کہ: ”غیر مسلم اقلیتوں کو کھلم کھلا شراب پینے بازار میں خنزیر لے کر نکلنے صلیب پہن کر بازار میں آنے اور عیدوں کے بر ملا منانے سے اور اپنے مردوں پر ماتم کرنے سے روک دیا جائے۔“

کیونکہ حضرت عبدالرحمن بن غزیم کے معاہدہ میں ان چیزوں پر پابندی لگائی گئی ہے۔ یاد رہے کہ یہ وہ پابندی ہے جو حضرت فاروق اعظمؓ کی ہدایت کے مطابق لگائی گئی تھی۔ جیسا کہ ابن کثیر کی تفسیر ج ۴ ص ۱۷ طبع بیروت پر اس کی صراحت موجود ہے۔

۳..... امام ابن قیمؒ لکھتے ہیں کہ: ”اس معاہدہ میں یہ بھی تھا کہ ہم ذمی لوگ بعوث (ان کی عید کا نام) کے لئے کھلے میدان میں نہیں نکلیں گے۔ جیسے مسلمان عید قربان اور عید الفطر پڑھنے کے لئے کھلے میدان میں آتے ہیں۔ جس سے شوکت اسلام کا اظہار مقصود ہے۔“ (کتاب حقوق اہل الذمہ ج ۲ ص ۶۶۱)

۴..... امام نوویؒ لکھتے ہیں کہ: ”جزیرہ کے عیسائی ذمیوں نے یہ شرط بھی تسلیم کی تھی کہ ہم اپنی دونوں عیدوں شعائین اور بعوث کو نہیں نکلیں گے۔“ (شرح المہذب ج ۱ ص ۴۱۰)

اللہ تعالیٰ قرآن دین اسلام اور رسول ﷺ کی گستاخی نہیں کریں گے

جزیرہ کے نصاریٰ نے اپنے عہد ذمہ میں پابندی بھی قبول کی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید دین اسلام اور رسول اللہ ﷺ کے حق میں کوئی گستاخی یا توہین آمیز کلمہ اور استخفاف پر مبنی کوئی بات نہیں کریں گے۔ ورنہ ہمارے حقوق از خود ختم متصور ہوں گے اور ہم سزا کے مستوجب ہوں گے۔“

..... امام ابوالحسن الماوردیؒ لکھتے ہیں کہ: ”وہ چھ شرطیں جن کی پابندی ہر ایک ذمی شخص خواہ وہ کوئی بھی غیر مسلم ہو، واجب ہے۔ ان میں پہلی شرط یہ ہے کہ وہ قرآن مجید پر طعن نہیں کرے گا۔ نہ اس میں تحریف کا دعویٰ۔ دوسری شرط یہ ہے کہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی تکذیب نہیں کرے گا اور نہ آپ ﷺ کے حق میں توہین آمیز کلمات کرے گا اور تیسری شرط یہ کہ وہ دین اسلام کی مذمت نہیں کرے گا اور نہ اس میں من مینکھ نکالے گا۔“ (الاحکام السلطانیہ ص ۱۴۵)

مرزائی قرآن میں تحریف کا دعویٰ تو نہیں کرتے۔ لیکن اس میں تحریف کا ارتکاب کرتے ہیں جیسے وہ خاتم النبیین کی ایسی توجیہ و تاویل کرتے ہیں جو قرآن مجید کی بیسیوں نصوص و آیات اور اسی طرح احادیث رسول ﷺ احوال صحابہؓ اور اجماع امت کے سراسر خلاف ہے۔ اس سے بڑی تحریف اور کیا ہو سکتی ہے اور اسی طرح وہ رسول اللہ ﷺ کی توہین کے مرتکب ہیں کہ آپ ﷺ کا ایک وصف اور شرف خاتم النبیین ہونا ہے اور قادیانی آپ ﷺ کے اس وصف کا اپنے عقیدہ اور عمل کے ساتھ انکار کر رہے ہیں اور اس انکار کی نشر و اشاعت میں ان کا مالدار پریس، شانہ روز سرگرم عمل ہے اور اجرائے نبوت کے مزعمہ عقیدہ کے اثبات کے لئے لٹریچر چھاپ کر پاکستان کے بے علم اور سادہ لوح مسلمانوں کو خصوصاً اور دنیا بھر کے نئے مسلمان ہونے والوں کو عموماً گمراہ کرنے پر تلا ہوا ہے۔ مگر تعجب ہے پاکستان کی حکومت رواداری اور مداخلت سے کام لے رہی ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسلامی ملک میں غیر مسلم اقلیتوں کو اپنے باطل مذاہب کی تبلیغ کی اجازت ہے؟

کیا غیر مسلم اقلیتوں کو اپنے مذاہب باطلہ کی تبلیغ کی اجازت ہے؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اسلامی ملک میں کسی بھی غیر مسلم ذمی رعیب اور اقلیت کو اپنے مذہب اور عقیدہ کی پابندی کرنے کی تو اسلام اجازت دیتا ہے۔ مگر اس کی تبلیغ اور اشاعت کی اجازت ہرگز نہیں دیتا۔

..... امام ابوالحسن الماوردیؒ رقم فرماتے ہیں کہ: ”ذمیوں پر تیسری شرط جس کی پابندی ان پر لازم ہے۔ یہ ہے کہ وہ اپنے ناقوس کی آوازیں مسلمانوں کو نہیں سنائیں گے اور نہ با آواز بلند اپنی کسی کتاب کی تلاوت کریں گے اور نہ حضرت عزیر اور حضرت مسیح علیہما السلام کے بارے میں اپنے عقیدہ کا برملا اظہار کریں گے اور چوتھی شرط لازم یہ ہے کہ وہ اعلانیہ طور پر نہ شراب پیئیں گے اور نہ بازاروں میں صلیب لٹکا کر نکلیں گے اور نہ بازاروں میں خزیروں کو لے کر آئیں گے اور پانچویں لازمی شرط یہ بھی ہے کہ وہ اپنے مردوں کو چپکے سے دفن کریں گے اور ان پر نہ تو آواز کے ساتھ واویلا کریں گے اور نہ نوحہ۔“ (الاحکام السلطانیہ ص ۱۴۵)

..... ۲ امام محی الدین یحییٰ بن شرف النوویؒ وضاحت فرماتے ہیں کہ: ”ذمیوں کو بازاروں میں شراب اور خنزیر کی خرید و فروخت کا حق نہ ہوگا۔ ناقوس بجانے، تورات اور انجیل کی اعلانیہ تلاوت کرنے اور صلیب پہن کر بازاروں میں چلنے کا حق نہ ہوگا۔ نہ وہ اپنی عیدیں پڑھنے کے لئے کھلے میدان یا کسی گراؤنڈ میں جاسکیں گے اور نہ اپنے مردوں پر بلند آواز سے نوحہ کر سکیں گے۔ جیسا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے حضرت فاروق اعظمؓ کے اس معاہدہ کے مندرجات کا حوالہ دیا ہے جو آپ نے شام کے نصاریٰ کے ساتھ کیا تھا۔ ان میں ان تمام پابندیوں کی تفصیل موجود ہے۔“ (شرح المہذب ج ۱ ص ۴۱۲)

۳..... حضرت امام بن کثیرؒ تصریح فرماتے ہیں کہ: ”(۱) ہم اپنے گرجاؤں کے فلک بوس میناروں صلیب بلند نہیں کریں گے۔ (۲) ہم اپنی صلیبوں اور کتابوں کو مسلمانوں کے راستوں اور منڈیوں میں نہیں لائیں گے۔ یعنی ان کے سرعام شال نہیں لگائیں گے۔ (۳) ہم اپنے گرجوں کے اندر بھی اونچی آواز سے اپنی کتاب کی قرآن نہ کریں گے۔ (۴) ہم اپنے گرجوں کے اندر بھی اونچی آواز سے اپنی عیدیں (شعائیں) اور بعوث پڑھنے کے لئے کسی کھلے گراؤنڈ میں نہ نکلیں گے۔ (۵) ہم اپنے مردوں پر بلند آواز سے نہیں روئیں گے اور نہ اپنے مردوں کے ساتھ آگ لے کر چلیں گے۔ (۶) ہم اپنے مردوں کو مسلمانوں کے قبرستان کے قریب دفن نہیں کریں گے۔ اگر ہم ان تمام شرطوں کو جن کو ہم نے از خود اپنے لئے تجویز کیا ہے۔ ان میں سے کسی ایک شرط کی خلاف ورزی کریں گے تو عہد ذمہ ختم ہوگا اور مسلمانوں کو ہمارے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہوگا جس طرح ان باغی کافروں کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔“ (تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۷۷ البیروت زیر آیت حتی یعطوا الجزیة عن یدوہم صاغرون)

۴..... امام ابن قیمؒ رقم فرماتے ہیں کہ: ”ذمیوں نے حسب ذیل شرطیں قبول کرتے ہوئے ان پر دستخط کئے کہ: (۱) ہم اپنے گرجاؤں میں با آواز بلند ناقوس نہیں بجائیں گے۔ (۲) ان کے اوپر اونچی کر کے صلیب کھری نہیں کریں گے۔ (۳) ہم اپنے گرجاؤں کے اندر بھی بلند آواز کے ساتھ دعائیں مانگیں گے۔ (۴) نہ ان کے اندر اونچی آواز کے ساتھ اپنی کتاب پڑھیں گے۔ (۵) مسلمانوں کے بازاروں میں صلیب نہیں نکالیں گے۔ (۶) عید کے لئے کھلے میدان میں نہیں جائیں گے۔ جیسے مسلمان اپنی عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی ادائیگی کے لئے کھلے گراؤنڈ میں جاتے ہیں۔ (۷) کھلے عام شرک نہیں کریں گے۔ (۸) ہم اپنے دین کی کسی کو ترغیب نہیں دیں گے۔ (۹) اور نہ کسی کو اپنے دین کی دعوت دیں گے۔“ (کتاب حقوق اہل الذمہ ج ۲ ص ۶۵۹، ۶۶۰)

ان تصریحات کا خلاصہ یہ ہے کہ از روئے اسلام مسلم ممالک کے ذمیوں اور اقلیتوں کو اپنے باطل مذہب کی تبلیغ و اشاعت کی ہرگز اجازت نہیں۔ نہ تقریریں اور نہ تحریریں اور نہ مناظروں کے ذریعے اور نہ مناقشوں کے ساتھ۔ غرضیکہ وہ اپنے مذہب کی کسی طرح اور کسی بھی انداز میں تبلیغ نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی مسلمان حکمران کسی وجہ سے اس کی اجازت دیتا ہے تو یہ اجازت کا عدم اور حکمران شرعاً مجرم ہوگا۔ کیونکہ اس میں اسلام کی حقانیت کو بدلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ اور کتاب اللہ قرآن مجید کی تکذیب لازم آتی ہے اور اسلام کی توہین اور سبکی ہوتی ہے۔

جب یہود و نصاریٰ کو مسلم ملک میں اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت، اپنے لٹریچر کو سرعام بازار میں لانے، صلیب لٹکا کر چلنے، گرجا کے منارے پر صلیب گاڑنے اور گرجا کے اندر بلند آواز سے دعا کرنے اور انجیل پڑھنے کی اجازت اور از سر نو گرجا تعمیر کرنے یا گرے ہوئے گرجا کی مرمت کرنے کی اجازت نہیں اور ان کو اپنے تہوار کھلے گراؤنڈ میں منانے کی اجازت نہیں۔ حالانکہ وہ اہل کتاب ہیں۔ یعنی کسی وقت وہ سچے دین و مذہب پر رہ چکے ہیں تو پھر سلطنت خداداد پاکستان میں قادیانیوں کو جو مرتدین کی اولاد اور شرعاً و قانوناً خارج از اسلام اور کافر ہیں۔ ان کو اپنے عبادت خانے تعمیر کرنے اور مساجد کے نام سے موسوم کرنے اور بلانے کی اجازت کیونکر ہو سکتی ہے؟۔ ان کو پاکستان میں ایک کذاب اور مفتری علی اللہ

(مرزا) کے باطل نظریات کی کھلے عام نشر و اشاعت اور تبلیغ و دعوت کی اجازت اسلام سے بغاوت اور رسول اللہ ﷺ کی سراسر توہین ہے۔ نہ جانے پاکستان کے حکمرانوں اور مسلمانوں کی غیرت کہاں سوچتی ہے؟۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون!

ذمی لوگوں کو مسلمانوں کے ناموں جیسے نام رکھنے کی اجازت نہیں

ذمی لوگوں کو مسلم ملک میں نہ صرف اپنے دین اور مذہب کی تبلیغ و ترویج کی اجازت نہیں۔ بلکہ ان کو مسلمانوں کے ناموں پر اپنے نام رکھنے حتیٰ کہ مسلمانوں کا سالباس پہننے کی اجازت نہیں۔ تاکہ اسلامی تشخص بکلا نہ جائے۔ جیسا کہ اسلامی دفا تر میں اس کی وضاحت و صراحت موجود ہے۔

امام ابن کثیرؒ تصریح فرماتے ہیں کہ: ”شام کے نصاریٰ نے یہ شرطیں بھی قبول کی تھیں کہ: (۱) ہم اپنے بچوں کو قرآن نہیں پڑھائیں گے۔ (۲) ہم اپنے شرکیہ کام کھلم کھلا نہیں کریں گے۔ (۳) نہ اپنے شرک کی دعوت دیں گے۔ (۴) ہم اپنے کسی قربت دار کو اسلام قبول کرنے سے منع نہیں کریں گے۔ (۵) ہم مسلمانوں جیسا لباس بھی نہیں پہنیں گے۔ نہ مسلمانوں کی ٹوپی جیسی ٹوپی نہ عمامہ جیسا عمامہ اور نہ جوتے جیسا جوتا پہنیں گے۔ (۶) نہ ہم سر کے بالوں کی سیدھی مانگ نکالیں گے۔ (۷) نہ ان کی زبان بولیں گے۔ (۸) نہ ان کی کتیتوں جیسی کتیت رکھیں گے۔ (۹) نہ اپنی سوار یوں پر زین سجائیں گے۔ (۱۰) نہ تلوار لٹکائیں گے (یاد رہے کہ تلوار اس زمانہ میں مسلمانوں کا علامتی ہتھیار اور شعار (شناختی نشان) سمجھا جاتا تھا)۔ (۱۱) نہ ہم اپنے گھروں میں اسلحہ رکھیں گے۔ (۱۲) نہ کسی قسم کا اسلحہ اٹھا کر چلیں گے۔ (۱۳) نہ اپنی انگوٹھیوں پر عربی زبان میں کچھ نقش کریں گے۔ اور آخر میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ہم ان جملہ شرائط میں سے کسی ایک شرط کی خلاف ورزی کریں گے تو مستوجب سزا ہوں گے۔“

(تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۱۷ طبع بیروت آیت مذکورہ)

امام ماوردیؒ یہ بھی لکھتے ہیں کہ: ”پانچویں شرط لازمی یہ بھی ہے کہ ذمی لوگ اور کوئی اقلیت کسی مسلمان کو اس کے دین کے معاملہ میں کسی آزمائش اور فتنہ میں مبتلا کرنے کی ہرگز مجاز نہ ہوگی۔ نہ دھونس کی صورت میں نہ مال کی تحریص کے ساتھ نہ رشتہ کی ترغیب کے ساتھ اور نہ کسی قسم کے لالچ کے ساتھ۔ اگر وہ ایسا کرے گی تو قانون حرکت میں آ کر اس کو کیفر و کردار تک پہنچا کر رہے گا۔“

خلاصۃ المرآہ! یہ کہ کسی غیر مسلم عیسائی، یہودی، مجوسی، صابی، ہندو، سکھ، پارسی، بہائی، بابی، قادیانی، لاہوری اور ربوی مرزائیوں کو شعائر اسلامی یعنی کلمہ تو حید، رسول، قبلہ، صلوٰۃ، درود، مسجد، قربانی اور عید وغیرہ مقدس اصطلاحوں کو استعمال کرنے کی از روئے شرع اسلام قطعاً اجازت نہیں اور نہ ان مذکورہ باطل گروہوں اور خارج از اسلام فرقوں کو اپنے باطل عقائد و افکار اور اعمال اور رسومات کا برملا پرچار کرنے کی اجازت ہے اور نہ ان کو اپنے ان باطل اور خلاف اسلام عقائد و افکار اور اعمال و رسومات کی نشر و ترویج اور دعوت اور تبلیغ کی اجازت ہے اور مسلمان حکمران اور مسلم اکثریت پر شرعاً واجب ہے کہ وہ اپنے ملک میں بننے والی غیر مسلم اقلیتوں کو ان شرائط کا پابند بنائے کہ یہ مسلمانوں کا شرعی فریضہ ہے۔ تفصیل آپ کے سامنے ہے۔

ہذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب!

فتاویٰ الہدیین لاہوری

میں آنسوؤں کی شادی کروں، میرے ہمدرد کوئی نہ ہو

فتویٰ شریعت غرا

(۲۱)

شائع کردہ!

انجمن اہل حدیث وزیر آباد

فتویٰ شریعت غرا نمبر اول مرزا اور اس کے مریدوں کی بابت سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرح متین اس بارے میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور عیسیٰ ابن مریم سے بڑھ کر ہوں جو کوئی مجھ پر ایمان نہ لائے گا وہ کافر ہے۔ خدا میری نسبت کہتا ہے کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں تو میرے واسطے ایسا ہے جیسا کہ میری اولاد جس سے تو راضی اس سے میں راضی۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ خدا عرش پر تیری حمد کرتا ہے خدا نے مجھ کو قادیان میں اپنا سچا رسول کر کے بھیجا ہے اور خدا نے مجھ کو کثر ثن بھی کہا ہے۔ معجزہ کوئی شے نہیں محض مسمریزم اور شعبدہ بازی ہے۔ آیا اس قسم کے عقائد والے شخص کو کافر کہا جائے یا نہ؟ اس کی امامت و بیعت اور دوستی و سلام علیک اس سے اور اس کے مریدوں سے جائز ہے یا نہیں۔ ببینوا بالتفصیل جزا کم اللہ الرب الجلیل۔

الجواب..... بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد لله والصلوة والسلام علی رسولہ الکریم۔ اما بعد! پس تحقیق نہ رہے کہ عقائد مذکورہ کے ماسوا ملحد قادیانی کے اور بہت سے عقائد کفریہ ہیں۔ جن میں بعض کا بطور مثبے نمونہ از خروارے ”کلمہ فضل رحمانی“ سے ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہیں۔

(ازالہ اوہام ص ۳۰۳ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴) ”عیسیٰ علیہ السلام یوسف نجار کے بیٹے تھے۔“ حضرت یسوع مسیح کی نسبت لکھا ہے۔ ”شریر، مکار، چور، شیطان کے پیچھے چلنے والا جھوٹا وغیرہ وغیرہ۔“

(دیکھو صیرہ انجام آتھم صفحہ ۷۵ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹ تا ۲۹۱)

اور اسی جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ ”آپ کی تین دادیاں، نانیاں زنا کار تھیں۔“

(ازالہ ص ۶۲۸ تا ۶۲۹ خزائن ج ۳ ص ۴۳۹)

انبیاء علیہم السلام جھوٹے ہوتے ہیں۔

(ازالہ ص ۶۸۸ تا ۶۸۹ خزائن ج ۳ ص ۴۷۲)

حضرت محمد ﷺ کی وحی بھی غلط نکلی تھی۔

(توضیح مرام ص ۶۸ خزائن ج ۳ ص ۸۶) حضرت جبریل علیہ السلام کسی نبی کے پاس زمین پر نہیں آئے۔

(صفحہ ۷۵ تا ۷۶ ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۵۰۴) قرآن مجید میں جو معجزات ہیں وہ سب مسمریزم ہیں۔

(صفحہ ۳۹۵ تا ۳۹۶ ازالہ خزائن ج ۳ ص ۳۶۵-۳۶۶) دجال پادری ہیں اور کوئی دجال نہیں آئے گا۔

(صفحہ ۶۸۸ تا ۶۸۹ ازالہ خزائن ج ۳ ص ۴۷۰) دجال کا گدھاریل ہے اور کوئی گدھا نہیں۔

(صفحہ ۵۰۲ تا ۵۰۳ ازالہ خزائن ج ۳ ص ۳۶۹) یاجوج ماجوج انگریز ہیں اور اس کے سوا اور کوئی نہیں۔

(صفحہ ۵۱۳ ازالہ خزائن ج ۳ ص ۴۷۵) دُخان کچھ نہیں غلط خیال ہیں۔

(صفحہ ۵۱۵ ازالہ خزائن ج ۳ ص ۴۷۶) آفتاب مغرب سے نہیں نکلے گا۔

دلایۃ الارض علماء ہوں گے اور کچھ نہیں۔ (ازالہ ص ۵۱۰ خزائن ج ۳ ص ۳۷۳) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو ابن مریم اور دجال اور اس کے گدھے اور یاجوج ماجوج اور دلایۃ الارض کی حقیقت معلوم نہ تھی۔
(ازالہ ص ۶۹۱ خزائن ج ۳ ص ۳۷۳)

مرزا کی طرف سے دعویٰ نبوت

(۱)..... (الہام (قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ) یعنی کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو۔ (ملفوظ براہین احمدیہ ص ۲۳۰ خزائن ج ۱ ص ۲۶۶ حاشیہ نمبر ۱)

(۲)..... مرسل یزدانی و مامور رحمانی حضرت جناب مرزا غلام احمد قادیانی۔ (تائیکل بیچ ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۰۱)

(۳)..... خدا نے مجھے آدم صغی اللہ کہا اور مثل نوح کہا..... مثل یوسف کہا..... مثل داؤد کہا..... پھر مثل موسیٰ کہا..... پھر مثل ابراہیم..... پھر بار بار احمد کے خطاب سے مجھے پکارا۔ (ملفوظ ازالہ اوہام صفحہ ۲۵۳ خزائن ج ۳ ص ۲۲۷)

(۴)..... پس واضح ہو کہ وہ مسیح موعود جس کا آنا انجیل اور احادیث صحیحہ کی رو سے ضروری طور پر قرار پا چکا تھا تو وہ اپنے وقت پر اپنے نشانوں کے ساتھ آ گیا۔ اور آج وہ وعدہ پورا ہو گیا جو خدا تعالیٰ کی مقدس پیش گوئیوں میں پہلے سے کیا گیا تھا۔ (ملفوظ ازالہ ص ۴۱۳-۴۱۴ خزائن ج ۳ ص ۳۱۵)

(۵)..... چونکہ مسیح میں مماثلت ہے اس لیے عاجز کا نام بھی آدم کہا۔ اور مسیح بھی۔ (ازالہ صفحہ ۳۵۶ خزائن ج ۳ ص ۳۳۳)

(۶)..... خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام اتنی بھی رکھا اور نبی بھی۔ (ازالہ ص ۵۳۳ خزائن ج ۳ ص ۳۸۶)

(۷)..... احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اس کی طرف یہ اشارہ ہے۔
مبشر ابر رسول باتی من بعدی اسمہ احمد۔ (ازالہ صفحہ ۶۷۷ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳)

(۸)..... اور یہ آیت کو هو الذی ارسلہ رسولہ بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ) درحقیقت اسی مسیح بن مریم کے زمانہ سے متعلق ہے۔ (ملفوظ ازالہ ص ۶۷۷ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳)

(۹)..... وہ آدم اور ابن مریم یہی عاجز ہے کیونکہ اول تو ایسا دعویٰ اس عاجز سے پہلے کبھی کسی نے نہیں کیا اور اس عاجز کا یہ دعویٰ دس برس سے شائع ہو رہا ہے۔ (ازالہ صفحہ ۶۹۵ خزائن ج ۳ ص ۴۷۵)

(۱۰)..... حضرت اقدس امام انام مہدی و مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام (رسالہ آریہ ص ۶۵)
(۱۱)..... ان کو کہو کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میرے پیچھے ہو تو خدا بھی تم سے محبت کرے۔

(انجام آتھم صفحہ ۵۲ خزائن ج ۱۱ ص ۵۲)
(۱۲)..... اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو۔ (انجام آتھم صفحہ ۵۲ خزائن ج ۱۱ ص ۵۲)

(۱۳)..... تو ہمارے پانی میں سے ہیں۔ (انجام صفحہ ۵۵ خزائن ج ۱۱ ص ۵۵)
(۱۴)..... پاک ہے وہ جس نے اپنے بندہ کو رات میں سیر کرائی۔ (انجام صفحہ ۵۳ خزائن ج ۱۱ ص ۵۳)

(۱۵)..... نبیوں کا چاند (مرزا قادیانی آئے گا)
(۱۶)..... وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین۔ ”تجھ کو تمام جہان کی رحمت کے واسطے بھیجا۔“

(انجام صفحہ ۸۸ خزائن ج ۱۱ ص ۸۸)
۱۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کی مؤلفہ براہین احمدیہ خدا کی کلام ہے۔ ۲۔ یہ مطلب ازالہ کی عبارت کا ہے۔

(۱۷)..... انی مُرسلک الی قوم المفسدین۔ یعنی ”تجھ کو قوم مفسدین کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔“
(انجام آٹھ صفحہ ۷۹ خزائن ج ۱۱ ص ۱۱۵)

توہینیاتِ انبیاء علیہ السلام

(۱)..... میں سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے۔ جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا ہرگز نہ مرے گا۔
(ازالہ اوہام صفحہ ۲ خزائن ج ۳ ص ۱۰۴)

(۲)..... جس قدر حضرت مسیح کی پیش گوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نہیں نکلیں۔ (ازالہ ص ۷ خزائن ج ۳ ص ۱۰۶)

(۳)..... حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دل میں امید باندھی تھی۔ غایۃ مافی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیاں زیادہ غلط نکلیں۔

(بلطف ازالہ ص ۸ خزائن ج ۳ ص ۱۰۶)

(۴)..... سیر معراج (حضرت ﷺ) اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ (ازالہ ص ۲۷ خزائن ج ۳ ص ۱۲۶ حاشیہ)

(۵)..... یہ حضرت مسیح کا معجزہ (پندے بنا کر ان میں پھونک مار کر اڑانا) حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے۔ ان دنوں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیال جھکے ہوئے تھے کہ جو شعبہ بازی کی قسم میں سے ہیں۔ دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔ (ازالہ ص ۳۰۲ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴) چڑیاں کا معجزہ حضرت مسیح کا اور ان کا بولنا اور ہلنا اور دم ہلانا یہ عقلی معجزہ اپنے دادے سلیمان کی طرح ہے۔

(ازالہ ص ۳۰۴ خزائن ج ۳ ص ۲۵۵)

(۶)..... حضرت مسیح بن مریم باذن و حکم الہی البسیع نبی کی طرح اس عمل التراب (مسمریزم) میں کمال رکھتا ہے۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا، تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ اے نبیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ (ازالہ ص ۳۰۸ خزائن ج ۳ ص ۲۵۸، ۲۵۷)

(۷)..... یہ جو میں نے مسمریزی کے طریق کا نام عمل التراب کہا ہے جس میں حضرت مسیح بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے۔ یہ الہامی نام ہے۔ (ازالہ ص ۳۱۲ خزائن ج ۳ ص ۲۵۹)

(۸)..... چار سونیوں کی غلط پیش گوئی نکلی۔ (ازالہ ص ۲۶۹ خزائن ج ۳ ص ۲۳۹)

(۹)..... جو پہلے اماموں کو معلوم نہیں ہوا تھا۔ وہ ہم نے معلوم کر لیا۔ (ازالہ ص ۶۸۳)

(۱۰)..... حضرت رسول خدا کے الہام و وحی غلط نکلی تھیں۔ (ازالہ ص ۶۸۹، ۶۸۸ خزائن ج ۳ ص ۴۷۱)

(۱۱)..... اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت ﷺ ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبہ مشکشف نہ ہوئی ہو۔ (ازالہ ص ۶۹۱ خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

(۱۲)..... سورہ بقرہ میں ایک قتل کا ذکر گائے کا علم مسمریزم تھا۔ (ازالہ ص ۷۲۸ خزائن ج ۳ ص ۵۰۴)

(۱۳)..... حضرت ابراہیم کے چار پرندوں کے معجزے کا جو ذکر قرآن مجید میں ہے وہ بھی ان کا مسمریزم کا عمل تھا۔ (ازالہ ص ۷۵۳ خزائن ج ۳ ص ۵۰۶)

(۱۴)..... مریم کا بیٹا کشلیا کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا۔ (انجام آٹھ ص ۴۱ خزائن ج ۱۱ ص ۱۱۵)

عقائد مرزائے قادیانی

(۱)..... ہمارا خدا عاجی ہے۔ (براہین احمدیہ ص ۵۵۶ خزائن ج ۱ ص ۶۶۳)

۱۔ گویا مرزا کے نزدیک حضرت رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین نہیں ہیں۔

”یہ تو بالکل غلط ہے کہ ہمارا اور غیر احمدیوں کا کوئی فروعی اختلاف ہے۔ میری سمجھ میں ان کے اور ہمارے درمیان ایک اصولی اختلاف ہے۔ اس کے بعد خلیفہ صاحب نے یہ بتایا ہے کہ چونکہ ایمان بالرسول ضروری ہے اور غیر احمدی مرزا قادیانی کی رسالت کے منکر ہیں اس لیے فروعی اختلاف نہیں۔“

(مخلص پنج لہلی مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ص ۲۷۵، ۲۷۴)

(۱)..... ”جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ خدا رسول کو بھی نہیں مانتا..... اور باوجود صد ہا نشانوں کے مقفزی ٹھہراتا ہے تو وہ مومن کیونکر ٹھہر سکتا ہے۔“

(حقیقت الوحی ص ۱۶۳، ۱۶۴ خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۸)

(۵)..... ایک شخص مرزا کو جھوٹا بھی نہیں کہتا اور منکر بھی نہیں اور دل سے سچا بھی جانتا ہے اور ”بیعت نہیں کرتا وہ بھی کافر ہے۔“

(آئینہ صداقت ص ۳۵)

یہ عقائد ایسے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک مستقل طور پر مرزا لحد کی تکفیر کے لیے کافی ہے۔ کیونکہ ان میں یا تو بین انبیاء علیہم السلام ہے یا ادعائے نبوت یا ردِ نصوص اور یہ سب کفر ہے۔ پس مرزا قادیانی کے طعنے، مرد، کافر، دجال ہونے میں کوئی شک نہیں بلکہ قادیانی کا کفر تو ایسا ظاہر ہے جس میں کسی بھی اہل اسلام عالم یا غیر عالم کو کوئی شک و شبہ و تردد نہیں ہے۔ مومن کا دل ایسے عقائد سے بھی اس کے کفر کی شہادت دے دیتا ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العاجز یوسف عفی عنہ از بکھیلے والا

الجواب..... بلاشبہ مرزا قادیانی بوجہ کثیرہ قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے۔ ایسا کہ جو اس کے اقوال پر مطلق ہو کر اسے کافر نہ جانے خود کافر مرتد ہے۔ ازاں جملہ کفر اول، اپنے رسالہ (ازالہ الادہام کے صفحہ ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳) پر لکھا ہے۔ میں احمد ہوں جو آیت مبشوراً بر رسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں مراد ہے آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربانی عیسیٰ ابن مریم روح اللہ علیہا الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ تورات کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لانے والا ہے جس کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ازالہ کے قول مذکور ملعون میں صراحتہ ادعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ افروزی کا مژدہ حضرت مسیح لائے۔ معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے۔ کفر دوم! (دافع البلاء خزائن ص ۷۰ ج ۱۸ ص ۲۳۰) میں لکھا ہے۔

”ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے۔“

کفر سوم! اعجاز احمدی میں مرزا نے صاف لکھ دیا ہے کہ ”یہود عیسیٰ کے معاملہ میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی ان کا جواب دینے میں حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی نے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں۔“

(اعجاز احمدی ص ۱۳ خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۰)

یہاں عیسیٰ کے ساتھ قرآن عظیم پر بھی تہمت جڑ دی کہ وہ ایسی باطل بات بتا رہا ہے۔ جس کے ابطال پر متعدد دلائل قائم ہیں۔ کفر چہارم! مرزا نے لکھا ہے۔ ”سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا سچا رسول بھیجا۔“ (دافع البلاء ص ۱۱ خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۱) کفر پنجم! ازالہ میں مرزا نے لکھا ہے ”اور مسیح علیہ السلام توحید اور دینی استقامت میں کم درجہ پر بلکہ قریب ناکام رہے۔“ (ازالہ ص ۳۱۰ خزائن ج ۲ ص ۲۵۸) لعنة اللہ علی اعداء انبیاء اللہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک و سلم۔ ہر نبی کی تکفیر مطلقاً کفر قطعی ہے۔ چہ جائیکہ نبی مرسل کی تحقیر کہ

مسریزم کے سبب نور باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجہ پر بلکہ قریب ناکام رہے۔ لعنة الله على الكاذبين الکافرین اور اس قسم کے صدہا کفر اس کے رسائل میں بھرے ہیں۔ بالجملہ مرزا قادیانی کافر مرتد ہے۔ اس کے اور اس کے تبعین کے پیچھے نماز محض باطل و مردود ہے۔ جیسے کسی یہودی کی امامت اور ان کے ساتھ مواکلت، مشاربت اور مجالست سب ناجائز و حرام، حدیث میں ہے۔ ”لا تواتوا کلہوم ولا تشاربہوم ولا تجالسوہم۔“ نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ، نہ پانی پیو، نہ ان کے ساتھ بیٹھو۔“ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ولا ترکوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔ (ہود ۱۱۳) ظالموں کی طرف نہ جھکو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم، کتبہ محمد عبدالرحمن ابھاری عفی عنہ

صحیح الجواب، صحیح الجواب، صحیح الجواب،
عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ عبدہ المذنب ظفر الدین عفی عنہ محمد عبد المجید سنہلی عفی عنہ
بریلوی بریلوی
جواب صحیح ہے۔ جواب درست ہے۔ صحیح الجواب۔

کریم بخش عفی عنہ سنہلی عبد الوحید، مدرس اول نعمانیہ امرتسر بندہ فتح الدین از ہوشیار پور سنی۔
حنفی۔ قادری۔ رضوی

صحیح الجواب، صحیح الجواب، صحیح الجواب،
عبدن المصطفیٰ، ظفر الدین احمد بریلوی محمدی، سنی، ابو الفیض غلام محمد، سنی حنفی، قادری،
بریلوی، حنفی بہاری،
جواب ٹھیک ہے۔

عبد النبی نواب مرزا خادم العلماء بندہ امام الدین سید علی عفی عنہ القادری، الجالندھری
پکورتھلوی

و جدت صحیحاً ملیاً، مسکین عبداللہ شاہ مولوی قولنا یہ ہذا حکم ثابت،
پیش نمبر ۱۹ سیالکوٹی ثم گجراتی مہر فقیر سعد اللہ شاہ دلائی ساکن سوات
دارالافتاء مدرسہ اہل سنت و جماعت نبیر ملک ماتحت اخون صاحب سوات
معروف بنام مانی منظر الاسلام بریلوی
ہذا الجواب صحیح، محمد اشرف مدرس جوابات مذکورہ بالا مطابق اصول اہل
مدرسہ نعمانیہ لاہور سنت و الجماعت ہیں۔ احقر الزمن
لاشک فیہ۔ مسکین علم الدین
لاہوری

خاک رسید حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ
نعمانیہ لاہور

ہذا الجواب صحیح، لاشک فیہ

محمد رشید الرحمن عفی عنہ۔ لقد اجاب
من احباب حررہ الفقیر، المفتی ولی محمد
جالندھری

مرزا غلام احمد کے اعتقادات مذکورہ اور اعتقادات کفریہ نقل کر کے علمائے ہندوستان پنجاب کی خدمت

میں پیش کیے گئے۔ سب نے بالاتفاق اس کو دائرہ اسلام سے خارج کیا۔ اس کے ساتھ اسلامی معاملات مثل ملاقات اور سلام وکلام کرنے سے منع کر دیا ہے اور قریب ڈیڑھ سو علماء کی مہر میں اور دستخط اس فتوے پر ثبت ہیں۔
نمقہ ابوسعید محمد حسین بنالوی حنفی الجندیث۔ جو شخص خدا کے متعلق اس قسم کے عقائد رکھے جو سوال میں درج ہیں یا مدعی رسالت ہو اگر وہ مجنون نہیں تو کافر ہے۔
حررہ ابوالفضل محمد حفیظ اللہ دارالعلوم لکھنؤ

الجواب صحیح۔ الجواب صحیح۔
ان عقائد کا معتقد کافر ہے۔

ابوالعماد محمد شبلی جیراچوری مدرس سید علی زینی عفی عنہ مدرس مدرستہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
دارالعلوم دارالندوۃ لکھنؤ۔ حررہ محمد واحد نور رامپوری۔

مرزا قادیانی اصول اسلامی کا منکر ہے شک مرزا قادیانی کے عقائد و اقوال ہے اور ملحد اس کی امامت بیعت اور حد کفر تک پہنچ گئے ہیں۔ اس لیے اس محمد قاسم عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ محبت بالکل ناجائز ہے۔ رقیہ احقر کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ محمد کفایت العباد اللہ الصمد مرید احمد میانوالی۔
اللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔

ایسا شخص بے شک دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ الجواب صحیح، الجواب صحیح ہے۔

محمد اسحاق (مفتی پٹنالا) حبیب احمد مدرس مدرسہ فتح پوری محمد عبدالغنی عفی اللہ عنہ مدرس مدرسہ غلام مرتضیٰ پٹنالی غلام محمد عفی عنہ۔
فتح پوری دہلی۔

الجواب صحیح، الجواب صحیح، الجواب صحیح ہے۔

سید انظار حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ محمد کرامت اللہ دہلی۔ ابو محمد عبدالحق دہلوی۔
امینیہ دہلی۔

محمد امین مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔ محمد لطف اللہ از علی گڑھ۔ احمد جی علاقہ چیمپے موضع پانڈک۔
الجواب صحیح، الجواب درست ہے، الجواب صحیح،

سید حافظ محمد حسین واعظ ساڈھوہ ضلع عبداللہ خان مدرس مدرسہ اسلامیہ شہر فضل احمد ضلع پشاور تعلقہ مردان
انبالہ۔ میرٹھ۔ تحصیل صوابی۔

قادیانی اس نص قطعی کا منکر ہے اور جو نصوص قطعیہ سے منکر ہوتا ہے کافر ہے۔ پس قادیانی اگر دعاوی مذکورہ کا مدعی ہے، تو وہ بے شک کافر ہے۔
حررہ امانت اللہ عفی عنہ علی گڑھ۔

مرزا قادیانی اور اس کے پیرو یہ سب کے سب کافر ہیں۔

نصیر الدین خان غلام مصطفیٰ ابراہیم۔ محمد سلطان احمد خان، محمد رضا خان
مرزا قادیانی اور اس کے معتقد اور مرید اور دوست مثل بوسلیم کے کافر ہیں۔

حررہ عین الہدی عفی عنہ شاہ قادری از کلکتہ۔

قادیانی خنزیر میلہ کذاب قادیان میں رہتا ہے۔ مفتری، زندیق، مردود، کافر نائب ابلیس لعنت اللہ علیہ زندیق کی توبہ قبول نہیں۔ شریعت محمدیہ میں واجب القتل ہے۔ جمال الدین از ریاست کشمیر ضلع شہر مظفر آباد
بے شک جو آدمی امور قطعیہ کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ قرآن شریف مجزہ کا مثبت ہے اس کا انکار کفر ہے

اور ایسے آدمی کی بیعت بھی کفر ہے اور مسلمان جاننا درست نہیں۔ حرہ احمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ اندر کوٹ میرٹھ جو شخص کسی پیغمبر کی نبوت کا انکار کرے یا حضرت سرور عالم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

عبدالسلام پانی پتی
مرزا قادیانی کے عقائد اس حد تک یقیناً پہنچ گئے ہیں کہ دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا حکم عائد ہو جائے۔ دعوائے نبوت اس کے اور اس کے مریدوں کی تصنیفات میں بصراحت موجود ہے۔ انبیاء علیہم السلام پر اپنی فضیلت اور انبیاء علیہم السلام کی شان میں ہتک اور استخفاف سے ان کی کتابیں و اشتہار و رسالے مملو ہیں۔ معجزات و خوارق عادت کی دور از کار تاویلیں۔ نصوص قطعیہ کی تحریف معنوی ان کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ لہذا ان کے کافر ہونے میں شک و شبہ نہیں اور ان کی بیعت حرام ہے اور امامت ہرگز جائز نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔
کتبہ الراجی الی اللہ محمد کفایت اللہ شاہ جہان پوری
خاکسار مولوی محمد کفایت اللہ صاحب کے جواب سے اتفاق کرتا ہے۔

کتبہ مشتاق احمد مدرس گورنمنٹ سکول دہلی
بے شک الفاظ مذکورہ مسطورہ فتوے کفر کے ہیں اور قائل ان کا کافر ہے۔ اگر مرزا مذکور سے یہ الفاظ تقریراً یا تحریراً ثابت ہیں تو بس کافر ہے۔
راقم فقیر امانت علی از کوکورد
یہ شخص مدعی حال نبوت و رسالت کا ہے اور یہ کفر ہے۔ اس کے دعوے کا ہر ایک کلمہ کئی کئی طرح کے کفریات پر مشتمل ہے۔ پس شریعت غرامی میں قائل ان کلمات کا اور مدعی دعاوی کا مثل فرعون دجال میلہ کے ہے اس کے ساتھ بیعت وغیرہ سلام و کلام شرع میں کفر اور حرام ہے۔

کتبہ محمد حنی الدین صدیقی لکھنؤ عفی عنہ مدرس مدرسہ نصرۃ الحق حنیفہ امرتسر
ایسا دعویٰ کرنے والا کافر ہے اور اس کے مرید اور معتقد جو ایسے مدعی مفتری کو اس کے اقوال کا ذبہ اور دعاوی باطلہ میں سچا جانتے ہیں اور راضی ہیں وہ بھی کافر ہیں۔ اس لیے کہ الرضاء بالکفر کفر۔

حرہ محمد عبدالغفار خان رام پوری
حق تعالیٰ شانہ نے رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا ہے وَلَکِن رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ اور نیز باجماع امت ثابت ہے کہ انبیاء و رسل افضل المخلوق ہیں۔ لہذا جو شخص اپنے لیے رسالت کا مدعی ہے اور عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ سے اپنے آپ کو افضل جانتا ہے۔ وہ کتاب اللہ کا مذب دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کی اور اس کے اتباع کی امامت اور بیعت و محبت ناجائز اور حرام ہے۔

ایسے شخص سے اور اس کے اذنانب سے سلام کلام ترک کرنا چاہیے۔ حرہ خلیل احمد سہارنپوری
بمقتضائے کوائف مندرجہ بیان سائل ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح درست ہے۔ اور ہر ایک جواب کی تائید کے اذلہ قطعیہ مؤید ہیں۔ اور کتب شرعیہ مملو۔
کتبہ احقر العباد اللہ الصمد ابوالرجاء غلام محمد ہوشیار پوری

شخصے کہ مدعی رسالت باشند مکر نص قطعی است وَلَکِن رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ و در کفر مکر قطعیات اختلاف نیست و ہمراہ چنین کسان بیعت و محبت چہ معنی
دارد الراقم غلام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ۔ لاہور
جو شخص اقوال و عقائد مذکورہ بسوال کا قائل و معتقد ہو، وہ انکار مضموصات قطعیہ کی وجہ سے کافر ہے اور کافر کی امامت و بیعت اور اس سے سبقت سلام تا تجدید اسلام قطعاً ناجائز ہے اس لیے کہ یہ سب چیزیں اسلام کی پختگی اور ایمان کی مضبوطی پر مفرغ ہیں۔
الراقم ابوالخالد محمد عبدالحمید لکھنؤ القادری الانصاری لکھنؤ

جواب درست ہے

جواب درست ہے۔

الجواب صحیح

محمد عظیم متوطن گلگت۔

احمد علی غنی عنہ سہارنپوری۔

سلطان احمد گنجوی

مرزا غلام احمد دائرہ اسلام سے خارج

ذلک الکتاب لاریب فیہ

الجواب صحیح:

احمد سعید رامپوری۔

محمد معز اللہ خان رامپوری۔

محمد اسحاق لدھیانوی۔

الجواب صحیح

الجواب صحیح

تدح الجواب:

عبد اللطیف غنی عنہ سہارنپوری۔

محمد ضیاء اللہ خان رامپوری۔

محمد امانت اللہ رامپوری۔

الجواب صحیح،

الحجیب مصیب

صحیح الجواب

فضل احمد رائے پور گوجراں۔

حافظ محمد شہاب الدین لدھیانوی۔

محمد کفایت اللہ سہارنپوری۔

الجواب صحیح:

اصاب من اجاب

الجواب صحیح

عنایت الہی سہارنپوری مہتمم مدرسہ

محمد ابراہیم دکیل اسلام۔ لاہور،

نقول فتح والمذنب ابو الرجا غلام محمد

عربیہ سہارنپور۔

رائیتہ فوجدتہ صحیحاً نبی بخش

ہوشیار پوری۔

حکیم رسول نگری۔

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

احقر زمان گل محمد خان مدرس مدرسہ

صدیق احمد انونہوی۔

محمد بخش غنی عنہ سہرائے۔

عالیہ دیوبند۔

الجواب صحیح

صحیح الجواب

الجواب صحیح

عزیز الرحمن مسکی مدرسہ عالیہ عربیہ

غلام رسول غنی عنہ مدرسہ عربیہ

عبدہ محمد مدرس مدرسہ اسلامیہ

دیوبند۔

دیوبند۔

دیوبند۔

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

علی اکبر الحجیب صادق محمد یعقوب

بندہ عبد المجید۔

قادر بخش غنی عنہ جامع مسجد سہارن

الحجیب مصیب عبد الحق۔

الجواب صحیح

پور۔

الجواب صحیح

الجواب صحیح

نور اللہ خان۔

فقیر غلام رسول مدرسہ جمیدیہ لاہور۔

محمد فتح علی شاہ۔

الجواب صحیح

جواب صحیح ہے

جواب صحیح ہے۔

احمد علی شاہ اجیری ہذا اھو الحق جمال

محمد اشرف علی غنی عنہ ساکن بھون،

فقیر غلام اللہ قصوری۔

الدین کوٹھوالوی الحجیب مصیب احمد

ہندوستان۔

علی غنی عنہ ٹالوی۔

جواب درست ہے۔

ما اجاب بہ المصیب فهو فیہ من قال سواء ذلک قد قال محلاً

مصیب

عبد الصمد مدرس دیوبند ذالک

حررہ ابوالہاشم محبوب عالم غنی عنہ

غلام احمد امرتسری ایڈیٹر اہل فقد۔

کذا لک، فقیر فتح محمد غنی عنہ سوہدرہ

توکل سیدی ضلع گجرات۔

ضلع جالندھر۔

الجواب صحیح۔

الجواب صحیح

جواب صحیح ہے

شیر محمد عفی عنہ۔ لاریب فی مکتب
رحیم بخش جالندھری۔

ابو عبد الجبار محمد جمال امرتسری۔

عبد الکریم مجددی ساکن نڈو محمد خان
ضلع حیدر آباد سندھ۔

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

فقیر محمد باقر نقشبندی مدرس مشن کالج
لاہور۔

لاریب فیہ محمد رحیم اللہ دہلی۔

والحبیب مصیب حبیب المرسلین مدرس
مدرسہ حسین بخش دہلی۔

الجواب صحیح۔

هذا هو الحق.

الجواب صحیح

محمد وصیت علی مدرس مدرسہ مولوی
عبد الرب صاحب مرحوم دہلی۔

خادم حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ
مولوی عبد الرب صاحب۔

عزیز احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین
بخش دہلی۔

الحبیب مصیب

الجواب صحیح۔

الجواب صحیح

محمد احکم عفی عنہ مدرس مدرسہ باڑہ
ہندو راؤ دہلی۔

عبد الرحمن عفی عنہ مدرس مدرسہ مولوی
عبد الرب صاحب دہلی۔

بندہ ضیاء الحق عفی عنہ۔

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

محمد پردل عفی عنہ دہلی۔
من اجاب فقہ اصاب۔

ولی محمد کرناولی۔
الجواب صحیح۔

محمد ذاکر بگوی عفی عنہ۔
الجواب صحیح

غلام رسول ملتانی۔

الجواب صحیح

الجواب صحیح

محمد عبد الحق عفی عنہ لکھنوی۔

محمد قائم عبد القیوم الانصاری لکھنوی۔

محمد عبد العزیز لکھنوی اصاب من
اجاب۔ محمد برکت اللہ لکھنوی۔

اصاب من اجاب

الجواب صحیح

اصاب من اجاب

محمد عبد البہادی الانصاری لکھنوی۔
جواب صحیح ہے۔

محمد عنایت اللہ عفی عنہ لکھنوی۔
الاجوبۃ صحیحہ

محمد عبد الجبید غفر اللہ الوحید لکھنوی۔
لقد اصاب من اجاب۔

محمد اسحاق عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع
العلوم کانپور۔

مقبول حسن عفی عنہ مدرس سوم مدرسہ
جامع العلوم کانپور۔

مشتاق احمد اول مدرس فیض عام
کانپور۔

جواب صحیح ہے۔

محمد حسین عفی عنہ از ہندوستان۔

الجواب صحیح

محمد عبد اللہ ناظم دینیات مدرسہ
دار العلوم علی گڑھ۔

محمد عبد اللہ نوکی از لاہور۔

محمود عفی عنہ ملتانی۔

الجواب صحیح

کتبہ المفتی

الحبیب مصیب

محمد فیض اللہ عفی عنہ ملتانی۔
سب نبی کفر ہے اور دعوے نبوت کفر ہے۔ نبی سے اپنے آپ کو افضل سمجھنے والا کافر ہے۔ ابو بکر علی احمد
محمود اللہ شاہ بدایونی عفی عنہ۔

محمد عبد اللہ نوکی از لاہور۔

محمد عمر خان عفی عنہ۔

کچھ شک نہیں کہ مرزا قادیانی ایک دہریہ معلوم ہوتا ہے۔ مفتری علی اللہ ہے اس کے الہامات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے خدا پر بھی ایمان نہیں کیونکہ خدا پر ایمان رکھنے والا اس قسم کے افتراء نہیں کیا کرتا۔ اس لیے میرا یقین ہے کہ مرزا قادیانی جو کچھ کرتا ہے۔ سب دنیا سازی کے لیے کرتا ہے پس اس کی امامت جائز نہیں۔ ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری۔

چونکہ شخص مذکور اپنے کو سچا رسول کہتا ہے اور رسالت کا ختم ہو جانا آنحضرت ﷺ پر نصوص قطعیہ یقینیہ سے ثابت ہے جو حد تو اتر میں داخل ہے۔ اس لیے وہ شخص بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ پس امامت یا بیعت و دوستی۔ سلام و کلام اس سے اور اس کے مریدوں سے جائز نہ ہوگا۔ واللہ اعلم احقر محمد رشید مدرس دوم جامعہ جامع الکلام کانپور۔

جو کلمات سوال میں مذکور ہیں ہر ایک کلمہ کا مرتکب اشد کافر ہے۔ الحاجز عبدالمنان وزیر آبادی۔
مرزا غلام احمد قادیانی کے خیالات اور اعتقادات اکثر ایسے ہیں۔ جن سے فتویٰ کفر عائد ہوتا ہے۔ یوسف علی عفی عنہ میرٹھی خیر نگری۔

تمام علماء نے اس کے کافر ہونے پر اتفاق کر لیا ہے۔ کوئی گنجائش تاویل کی نہیں۔ لہذا اس کے بیعت اور اس کے پیرو سے مجالست و مولکت قطعی ناجائز ہے۔ ابوالعظم سید محمد اعظم شاہ جہانپور۔

میری نظر سے مرزا کی کتابیں گزریں ان میں صراحۃ عقائد کفریہ مرقوم ہیں۔ لہذا میں باعتبار ان کتابوں کے مرزا قادیانی کو کافر سمجھتا ہوں۔ غلام محی الدین امام جامع مسجد شاہ جہان پور۔

مرزا قادیانی کی کتابوں میں بہت سے کفریات موجود ہیں جو نصوص قطعہ کے خلاف ہیں لہذا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ عبدالکریم عفی عنہ از ہندوستان۔

جو شخص توہین کسی نبی کی انبیاء علیہم السلام سے کرے وہ مردود اور کافر ہے۔ یعنی ایسا کافر کہ اس کی توبہ میں اختلاف ہے تو اس کا کفر اور کفار کے کفر سے زائد ہے۔ العیاذ باللہ فقط، محمد عثمان عفی عنہ مدرس اول مدرسہ عین العلم شاہ جہان پور۔

بے شک ایسے شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم فقط محمد عبدالحق عفی عنہ مدرس دوم مدرسہ عین العلم شاہ جہان پور۔

بے شک یہ شخص اسی طرح کا کافر ہے۔ جیسا کہ مولوی محمد عثمان صاحب دام ظلہم نے تحریر فرمایا ہے۔ فقط ابو الرفع محمد سخاوت اللہ خان مدرس سوم مدرسہ عین العلم شاہ جہان پور۔

مرزا غلام احمد قادیانی یقیناً کافر ہے۔ اس کے کفر میں ذرا بھی شک نہیں ہے۔ احقر کو اس کی کتب تمامہ دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا ہے۔ اس سے اور اس کے تبعین سے اسلامی طریقہ سے ملنا جلنا ناجائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب محمد اعزاز علی بریلوی۔

مرزا قادیانی جو عیسیٰ مسیح ہونے کا مدعی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کلمات شنیعہ لکھنے والا وغیرہ سراسر کاذب اور مفتری انتہاء درجہ کا بد دین مرتد ملحد خبیث النفس اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کی اتباع کرنے والے بھی اسلام سے خارج ہرگز امامت کے لائق نہیں۔ عبد الجبار عمر پوری دہلی کشن گنج۔

مرزا قادیانی ان عقائد باطلہ کی رو سے بلا ریب کافر مجاہر ہے۔ قرآنی اور اجماعی امر ہے کہ دنیا میں پہلا کافر ابلیس لعین ہے اور اس کا کفر نص کی بنا پر ہے اور وجہ بھی تکفیر مرزا عین کے آیات و احادیث سے بکثرت ملتی

ہیں۔ مرزائیوں سے ارتباط اسلامی نصوص آیات و احادیث سے ممنوع ہے۔ جملہ تکالیف شرعیہ و ارشادات اسلامیہ و خطابات تشریعیہ امامت وغیرہ سب بعد الایمان ہیں۔ جب ان کا ایمان نہیں تو ایسے تعلقات اسلامیہ ان سے کیا معنی رکھتے ہیں بلکہ جو شخص ان کی تکفیر میں تامل کرے۔ اس پر بھی مخالفت کفر ہے۔ اور یہ پہلا زینہ دخول فی المرزائیت ہے۔ حرہ محمد عبدالحق الملتانی عفی عنہ۔

یہاں پر ایک فتویٰ مختصر کر کے علمائے کرام لاہور کا ایک مرزائی کا جنازہ پڑھنے کے بارہ میں درج کرتا ہوں سوال..... کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسجد کے امام اہل سنت والجماعت سے مرزائیوں کی تکفیر کے فتوؤں سے واقف ہو کر دیدہ دانستہ ایک مرزائی کے جنازہ کی نماز پڑھائی ہے۔ آیا ایسے شخص کے حق میں شرعاً کیا حکم ہے۔ بینوا تو جو روا۔

الجواب..... مرزا غلام احمد قادیانی علانیہ نزول وحی نبوت اور رسالت کے مدعی ہیں۔ اس لحاظ سے ان کا اور ان کے مریدوں کا خارج از دائرہ اسلام ہونا مسلم الثبوت ہے (دیکھو امام ابو الفضل قاضی عیاض کتاب الشفائی تعریف حقوق المصطفیٰ جلد ۲ ص ۵۱۹ اس کے اور اس کے مریدوں کے پیچھے اقتدار اور ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا ہرگز درست نہیں ہے۔ پس جس نے دیدہ دانستہ مرزائی کے جنازہ کی نماز پڑھی ہے اس کو علانیہ توبہ کرنی چاہیے اور مناسب ہے کہ وہ اپنا تجدید نکاح کرے اور حسب طاقت کھانا کھلائے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے گا تو اہل سنت والجماعت کو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا چاہیے۔ ایسے منافق کے پیچھے نماز درست نہیں ہوتی۔

الجواب صحیح
محمد عالم مدرس دوم مدرسہ حمیدیہ
لاہور۔

قد صح الجواب
حسن عفی عنہ اول مدرس مدرسہ حمیدیہ
لاہور۔ فقیر غلام قادر بھیروی عفی عنہ
از لاہور۔

الجواب صحیح
احقر محمد باقر عفا اللہ عنہ۔
غلام رسول چہارم مدرس مدرسہ از
لاہور۔

الجواب صحیح
ابوسعید محمد حسین بیالوی۔ فتویٰ اول ختم شد۔

بسم الله الرحمن الرحيم

فتویٰ شریعت غرا

فتویٰ نمبر دوم

اس شخص کی نسبت جو مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید
نہ ہونے کے باوجود اس کو مسلمان جانتا ہے

سوال..... کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس شخص کے بارے میں جو کہتا ہے کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید تو نہیں ہوں اور نہ اس کے اعتقادیہ مسائل میں شامل ہوں لیکن اس کو مسلمان جانتا ہوں۔ کیا ایسے شخص کی بیعت اور امامت درست ہے اور شرعاً اس کو کیا کہنا چاہیے۔ بینوا بالتفصیل جزاکم اللہ الرب الجلیل۔

الجواب..... جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کفریہ کے معلوم ہونے کے باوجود اس کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے ایسے شخص اکثر وہی دیکھے گئے ہیں جو منافق اور کافر ہیں یعنی دراصل مرزائی ہوتے ہیں لیکن ظاہری طور پر کہتے ہیں کہ ہم مرزا کو مسلمان جانتے ہیں۔ یا اس پر ہم کفر کا فتویٰ نہیں دیتے یا اس کو اچھا تو نہیں جانتے لیکن کافر بھی نہیں کہتے۔ دراصل یہ سب کارروائی منافقانہ ہے۔ کوئی مصلحت مد نظر رکھ کر ظاہر نہیں ہوتے۔ فی الحقیقت پکے مرزائی ہوتے ہیں۔ یاد رکھو مسلمان کی شان سے بعید ہے کہ ایسے کافر کی تکفیر میں توقف یا تردد کرے۔ الحاصل مرزا اور اس کے سب مرید اور باوجود مرزا کی کفریات کے معلوم ہونے کے اس کے کفر میں توقف کرنے والے سب کے سب کافر ہیں۔ تو ہیں انبیاء علیہم السلام ادعائے نبوت رد نصوص ایسا کفر ہے جس میں اہل سنت میں سے کسی کا بھی اختلاف نہیں۔ اس واسطے دلائل لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ فقط واللہ اعلم۔ حررہ الحاجز یوسف عفی عنہ از بکھیلے والا

الجواب..... جو شخص مرزا غلام احمد کے اقوال پر مطلع ہو کر اس کو کافر نہ جانے وہ خود کافر مرتد ہے بلکہ جو شخص اس کے کافر ہونے میں شک و تردد کرے وہ بھی کافر مستحق عذاب عظیم ہے۔ شفاء شریف میں ہے ”نکفر من لم یکفر من دان بغير ملة المسلمين من الملل او وقف فيهم اوشك“ (الشفاء ج ۲ ص ۲۳۷) یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اس کی تکفیر میں توقف یا شک و تردد رکھے و مجمع الانصار و در مختار و فتاویٰ خیرہ و بزاز یہ وغیرہ میں ہے۔ من شک فی کفرہ و عذابه فقد کفر یعنی جو شخص اس کے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

صحیح الجواب

الجواب صحیح

صحیح الجواب

احمد رضا عفی عنہ۔

محمد عبدالحمید سنبلی عفی عنہ۔

عبدہ ظفر الدین بریلوی سنی حنفی

قادری رضوی عبیدن المصطفیٰ۔

ظفر مدین احمد بریلوی	الجواب صحیح	جواب صحیح ہے۔
مہر دارالافتاء مدرسہ و جماعت بریلوی	والجیب مصیب اختر زمن محمد حسن	سید حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ نعمانیہ
منظر الاسلام۔	مدرس مدرسہ نعمانیہ امرتسر۔	لاہور۔
جواب صحیح ہے	الجواب صحیح	هذا الجواب صحیح
کریم بخش سہیلی عفی عنہ۔	عبدالوحید مدرس اول مدرسہ نعمانیہ	محمد اشرف مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔
	امرتسر۔	
جواب صحیح ہے۔	هذا الجواب صحیح	لقد اصاب من اجاب
بندہ امام الدین کپور تھلوی۔	سید علی جالندھری۔	حرره الفقیر المفتی ولی محمد جالندھری۔
الجواب صحیح	هذا الجواب صحیح	الجواب صحیح
بندہ فتح الدین ہوشیار پوری۔	لا شک فیہ محمد رشید الرحمن۔	لا شک فیہ علم الدین لاہوری۔
الجواب صحیح	الجواب صحیح	هذا الاجابہ صحیحہ،
سید علی زینی عفی عنہ مدرس دارالعلوم	محمد لطف اللہ عفی عنہ از علی گڑھ۔	ابوسعید محمد عبدالحق لکھنوی۔
ندوہ لکھنوی۔		
اصاب من اجاب،	صح الجواب،	الجواب صحیح،
محمد عبدالعزیز لکھنوی	عبدالحق لکھنوی	ولی محمد کرناولی
صح الجواب،	اصاب من اجاب،	اصاب من اجاب،
محمد قاسم عبدالقیوم الانصاری لکھنوی	محمد برکت اللہ لکھنوی	محمد عبدالہادی الانصاری لکھنوی
صح الجواب،	ایسا شخص فاسق ہے۔	الجواب صحیح،
محمد عبید اللہ لکھنوی	محمد عبدالغنی مدرس مدرسہ فتح پوری،	بندہ محمد قاسم مدرس مدرسہ امینیہ دہلی
	دہلی	
الجواب صحیح،	الجواب صحیح،	الجواب صحیح،
انظار حسن مدرس مدرسہ امینیہ دہلی	محمد کرامت اللہ دہلوی	والجیب صحیح۔ بندہ محمد امین مدرس
		مدریہ امینیہ دہلی
الجواب صحیح،	الجواب صحیح:	من اصاب فقد اجاب۔
محمد عبدالحق دہلوی	محمد ذاکر جموی عفی عنہ لاہوری۔	غلام رسول السلتانی عفی عنہ۔
الجواب صحیح:	الجواب صحیح:	اصاب من اجاب
ابو محمد احمد عفی عنہ چکوالی، لاہور	نور احمد عفی عنہ امرتسری۔	سید حسین مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔
الجواب صحیح:	ایسا شخص منافق ہے۔	الجواب صحیح:
عبدالعزیز ساکن قلعہ میہاں سنگھ۔	ایسے شخص کے خلف اقتدار درست	حکیم ابوتراب محمد عبدالحق امرتسری۔
	نہیں۔ سلام دین امرتسری۔	
الجواب صحیح:	جو شخص اس کو حق جانتا ہے وہ بھی صریحاً مستقیم	ایسا شخص کافر اور مرتد ہے۔
سید شاہ حیدر آبادی۔	ودین تویم سے منحرف ہے مرید احمد۔	ابو یوسف امرتسری

الجواب صحیح:	الجواب صحیح:	الجواب صحیح:
محمد اسحاق لودھیانوی۔	عبد اللطیف سہارنپوری	ثابت علی سہارنپوری
الجواب صحیح:	الجواب صحیح والقول صحیح:	الجواب صحیح:
محمد کفایت اللہ سہارنپوری	غلام محمد ہوشیار پوری	حافظ محمد شہاب الدین لودھیانوی
الجواب صحیح:	رائبتہ فوجدہ صحیحاً،	اصاب من اجاب،
محمد ابراہیم وکیل اسلام، لاہور۔	نبی بخش حکیم رسول نگری۔	فضل احمد رائے پور کجراں۔
الجواب صحیح:	ما اجاب بہ الجیب فہو مصیب،	جواب صحیح ہے۔
محمد بن الدین نقشبندی ساکن الور۔	غلام احمد امرتسری۔	خادم شریعت ابوالہاشم محبوب عالم
سیدوی ضلع کجرات۔		
الجواب صحیح	صح الجواب	الجواب صحیح
فتح محمد۔	شیر محمد۔	فقیر غلام رسول مدرسہ حمیدیہ لاہور۔
الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
فقیر غلام اللہ قصوری۔	فتح محمد۔	احمد علی شاہ اجیری۔
هذا هو الحق	الجواب صحیح	الجواب صحیح
جمال الدین کٹھیا لوی۔	سلطان احمد سنجوی ضلع کجرات۔	محمد عظیم متوطن کٹھکھڑ۔
الجیب مصیب۔	الجواب صحیح	جواب درست ہے۔
احمد علی بنالوی۔	صدیق احمد دمنوی۔	احمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ
		میرٹھ۔
الجواب صحیح:	الجواب صحیح	الجواب صحیح:
عنایت علی سہارنپوری۔	محمد بخش سہرائے۔	احقر گل محمد خان مدرس مدرسہ عربیہ
		دیوبند۔
الجواب صحیح:	الجواب صحیح	الجواب صحیح
سید محمد مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔	غلام اسعد مدرسہ دیوبند۔	عزیز الرحمن مفتی حنفی مدرسہ عالیہ
		دیوبند۔
اصاب الجیب	الجواب صحیح	الجواب صحیح
محمد حسن مدرسہ دیوبند۔	بندہ محمود عفی عنہ اول مدرس مدرسہ	قادر بخش مہتمم جامع مسجد سہارنپور۔
	دیوبند۔	
الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
بندہ عبد الجبید عفی عنہ۔	علی اکبر عفی عنہ الجیب صادق۔	نور اللہ خان۔
	عبد الحق۔	
الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
فتح علی شاہ الجیب مصیب عبدالرحمن۔	بندہ محمد اسحاق عفی عنہ۔	ابو عبد الجبار محمد جمال امرتسری۔

الجواب صحیح
رجم بخش جالندھری۔
بندہ عبدالصمد غنی عنہ مدرس مدرسہ
عبدالکریم ساکن ٹنڈہ محمد خان ضلع

حیدر آباد سندھ۔

الجواب صحیح ہے۔
محمد یعقوب دیوبند۔
محمد رحیم اللہ، دہلی۔
والجیب مصیب حبیب الرحمن مدرس
اول مدرسہ حسین بخش، دہلی۔

الجواب صواب
محمد وصیت علی مدرس مدرسہ مولوی
خادم حسن غنی عنہ مدرس مدرسہ مولوی
محمد ناظر حسن صدر مدرس عربیہ فتح

پوری، دہلی۔

عبدالرب صاحب دہلی۔

عبدالرب صاحب دہلوی۔

الجواب صحیح
محمد عزیز احمد غنی عنہ مدرس مدرسہ
محمد احکم غنی عنہ مدرس مدرسہ باڑہ
محمد ضیاء الحق غنی عنہ دہلی۔
حسین بخش دہلی۔
ہندوارے دہلی۔

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

حبیب احمد مدرس مدرسہ فتح پوری۔ ولی محمد کرنالوی۔ ایسے آدمی کی بیعت
عبداللہ خان مدرس مدرسہ اسلامیہ
کفر ہے اور مسلمان جاننا درست
میرٹھ۔

نہیں۔ احمد علی غنی عنہ۔

الجواب صحیح

جواب صحیح ہے۔

ذلک الكتاب لا ريب فيه

احمد جی علاقہ چچہ۔

محمد عبداللہ علی گڑھ۔

محمد معز اللہ خان رامپوری۔

الجواب صحیح
سید محمد حسین واعظ ساڈھورہ۔
محمد فیض اللہ ملتان غنی عنہ۔
محمود غنی عنہ ملتان۔
الجواب صحیح

قولنا به هذا الحكم ثابت فقیر سعد اللہ شاہ ساکن سوات نبیرہ وجدۃ صحیحاً ملجاً

مسکین عبداللہ شاہ مولوی پلٹن نمبر ۱۹ سیالکوٹی ثم سمراتی

جو ایسے شخص کو مسلمان سمجھتا ہے وہ یا جاہل ہے یا بد عقیدہ۔ بیعت اور امامت ایسے شخص کی بھی درست

نہیں۔ کتبہ ابوالفضل محمد حفیظ اللہ مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء

الجواب صحیح والحبیب مصیب ابوالعلاء محمد شبلی غنی عنہ جی راجپوری مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔

ایسا شخص جاہل ہے اس کو سمجھانا چاہیے اور اگر وہ اپنی غلطی پر مصر ہو اور ہٹ دھرمی کرے تو اس کی

امامت سے بچنا چاہیے اور بیعت ایسے شخص سے نہ کی جائے یہ شخص بدعتی ہے۔

حررہ واحد نور رامپوری

بہتر یہی ہے کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔

جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان جانے کو اس کے طریقہ پر نہ ہو یا مرید نہ ہو۔ مگر وہ ایسا ہے جیسا

کہ شمر اور ابن زیاد اور یزید اور ابن ملجم کو مسلمان جانتا ہے اور جاننے والا بھی منافق اور خارجی ہے۔

حررہ عین الہدیٰ شاہ قادری از کلکتہ

ایسا شخص جاہل ہے کفر اور اسلام میں تمیز نہیں رکھتا اس کے امامت اور بیعت قبول نہیں ہے۔ یا واقف متعصب ہے۔ اس کو توبہ کرنی چاہیے ورنہ یہ تعصب بے محل محل امامت و ارشاد ہوگا۔

حررہ ابوالخالد محمد عبدالمجید الحنفی القادری الانصاری النظمی لکھنؤی

جو شخص مرزا کے عقائد معلوم کر کے اس کو کافر و خارج از اسلام نہ جانے وہ بھی اسی کا پیرو ہے۔

ابو محمد سعید محمد حسین بنالوی

اگر غلام احمد کے عقائد کو یہ عقائد کفریہ جانتا ہے اور پھر ان سے راضی و خوش ہے۔ تو یہ کافر ہے۔ لان الرضا بالكفر کفر۔ محمد کفایت اللہ شاہ جہانپوری مدرس مدرسہ امینہ دہلی

مرزا اور اس کے ہم عقیدہ لوگوں کو اچھا جاننے والا جماعت اسلام سے جدا ہے۔ ایسے شخص سے بیعت کرنا حرام اور اس کو امام بنانا ناجائز ہے۔ مشتاق احمد حنفی مدرس گورنمنٹ سکول دہلی

کیسکہ قایل جواز اقتدا خلف مرزا و اتباع او باشد۔ خطے و ناواقف از اصول دین است۔ زیرا کہ صحت نماز بدون ایمان صورت نئے بند و بطلان نماز امام موجب بطلان نماز مقتدی است کمالا کٹھی علی من لہ التمسک بالدين و بیعت چنین ناواقف بریں قیاس باید کرد۔ غلام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ

جو شخص غلام احمد کو باوجود اس کے دعادی کے اہل اسلام جانے یا اپنے دعوے میں صادق سمجھے وہ اسلام اور دین محمدی سے خارج ہے۔ الرافق عبد الجبار امرتسری

ایسا شخص سائر حق ہے اور باطن میں معتقد قادیانی کا ہے ایسے امام کی بیعت وغیرہ سے کنارہ کشی واجب ہے۔ الرافق محمد محی الدین الصدیقی الحنفی امرتسری

اس کے عقیدے میں فرق ہے اس کی امامت اور بیعت جائز نہیں۔ الرافق عبد السلام پانی پتی شخص مذکور اگر مرزا کے کفریہ معتقدات پر اطلاع حاصل کرنے کے بعد اس کی تکفیر کرے تو فہما ورنہ وہ بھی قادیانی کے ساتھ کفر میں ہم رشتہ ہیں۔ اس کی بیعت اور امامت جائز نہ ہوگی۔ حررہ ظلیل احمد

بمقتضائے کوائف مندرجہ بیان ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح و درست ہے اور ہر ایک جواب کی تائید کے اذلہ قطعیہ مؤید ہیں اور کتب شرعیہ اسے مملو، کتبہ احقر عبد اللہ الصمد ابوالخالد غلام محمد ہوشیار پوری

جو ایسے مدعی کو اس کی اقادیل کا ذہبہ اور دعادی باطلہ میں سچا جانتا ہے اور راضی ہے وہ بھی کافر ہے۔ اس لیے کہ الرضاء بالكفر کفر۔ محمد عبدالغفار خان رامپوری

ایسے صریح منکر کو مسلمان سمجھنا تو گویا خود مسلمان سے خارج ہونا ہے، ابو العظم سید محمد اعظم مفتی حنفی شاہ جہانپور جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد مخالف کو اچھا جانے اس کے پیچھے نماز درست نہیں اور نہ اس سے کسی کو بیعت کرنا جائز ہے۔ ابو یوسف علی میرٹھی

مرزا اور اس کے اتباع کی مثل میرے نزدیک اسلامی فرق میں ایسا کافر کوئی نہیں۔

العاجز عبدالمنان وزیر آبادی

جو ایسے اعتقاد والے کو مسلمان جانے وہ شخص بھی کافر ہے۔ جمال الدین ریاست کشمیر جو شخص مرزا کے عقائد سے ناواقف ہو کر مسلمان کہتا ہے تو وہ بھی اسلام سے خارج ہے ہرگز امامت کے لائق نہیں۔ عبد الجبار عمر پوری دہلی کشن گنج

جو شخص مرزا قادیانی کے حق میں باوجود علم اس بات کے کہ وہ اپنے آپ کو عیسیٰ بن مریم علیہا السلام پر تفصیل دیتا ہے اور دعویٰ رسالت کرتا ہے۔ حسن ظن رکھتا ہو اور اس کو مسلمان کہتا ہو۔ تو وہ شخص خود دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ایسے شخص کی امامت و بیعت شرعاً ہرگز جائز نہیں اور اہل اسلام کو اس سے اجتناب لازم ہے۔

حررہ محمد خدا بخش عفی عنہ پشادری

مرزا کو یہ شخص اگر بنا بر جہالت کے مسلمان سمجھتا ہے تو معذور سمجھا جائے گا اور اگر باوجود اس کے ایسے دعاوی کفریہ اور اعتقادیہ باطلہ کے اس کو محض کلمہ گوئی پر مسلمان جانتا ہے تو خود اس کے اسلام پر خطرہ ہے اس کو پہلے تعلیم کافی دی جائے اگر نہ سمجھے پھر اس کی امام اور بیعت کو بالکل چھوڑ دیا جائے۔ حررہ عبدالحق الملتانی

ضمیمہ رسالہ هذا

منقول از روزنامہ پیسہ اخبار لاہور ۳۱ ستمبر ۱۹۰۶ء

مرزا غلام احمد قادیانی تمام مسلمانان عالم کو کافر کہتے ہیں۔

آج میں نے پیسہ اخبار مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۳ زیر ”مضمون خاص“ کو دیکھا جس میں درج ہے کہ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور مرزا قادیانی کا ایک خط بغرض اشاعت بھیجتے ہیں جس کا تذکرہ انجمن اسلامیہ لاہور میں تھا کہ مرزا قادیانی سوائے اپنے مریدوں کے باقی تمام مسلمانان عالم کو کافر کہتے ہیں۔ بذریعہ خط ان سے دریافت کرنا چاہیے کہ ضرور ان کا یہ عقیدہ یا قول ہے۔ ممکن ہے کہ یہ خط مرزا قادیانی کے اسی استفسار کا جواب ہو۔ وہ اصل خط بھی مرزا قادیانی کا اس اخبار میں درج کیا گیا ہے جس کے دیکھنے سے میں حیران ہوں کہ خداوند! کوئی جھوٹ کی انتہا ہوگی جو مدعی نبوت و رسالت کی طرف سے پبلک میں شائع ہوتی ہے۔ مرزا قادیانی کا اس ایچ پیج سے لکھنا کہ مسلمان مولویوں نے مجھ کو کافر کہا اور کفر کے فتوے لکھے۔ چونکہ حدیث صحیح میں آتا ہے کہ جو مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔ انھوں نے مجھ پر فتوے کفر کے لگائے اور وہ خود کافر ہو گئے اور ہماری طرف سے سبقت نہیں ہوئی۔ اگر کوئی کاغذ ہمارا لکھا ہوا ہو تو پیش کیا جائے اس لیے ہم ان مسلمانان کو کافر کہنے کے واسطے مجبور ہوئے۔ ملخصاً

مرزا قادیانی کا ایسا لکھنا محض جھوٹ ہے۔ اصل معاملہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے جب تمام مسلمانوں کے برخلاف اپنی نئی راہ نکالی اور اپنے عقائد مسلمانوں کے برخلاف کر لیے تب علمائے اسلام ہندوستان اور عرب نے مجبوراً مرزا قادیانی پر کفر کے فتوے دیے کہ مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کافر اور مرتد ہے۔ عقائد مرزا قادیانی کے بہت سی کتب میں درج ہیں جس کی تفصیل نہیں۔ دو موئے عقائد عام فہم یہ ہیں۔

(الف)..... کہ مرزا قادیانی انبیاء علیہم السلام پر سخت یہودیانہ الزام لگا کر بخش ماں بہن کی گالیاں دیتے ہیں، تو ہیں کسی نبی کی ہو کفر ہے۔

(ب)..... دعویٰ نبوت اور رسالت کا کرتے ہیں اور اپنے منکر کو کافر کہتے ہیں۔ یہ دونوں عقائد صریح کفر ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنی رسالت اور نبوت کے منکروں کو کافر کہا ہے اور عذاب و دوزخ کے مستحق لکھا ہے اور دیگر مرزائیوں نے بھی مرزا قادیانی کے منکروں کو کافر لکھا ہے۔

(۱)..... ”قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ ترجمہ! کہہ دے غلام احمد اگر تم خدا سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو تب تم سے خدا محبت کرے گا۔“ (براہین ص ۲۴۲ خزائن ج ۱ ص ۲۶۶)

(۲).....الہام ”قل جاء کم نور من اللہ فلا تکفر وان کنتم مؤمنین۔“

(براہین احمدیہ حاشیہ نمبر ۴ ص ۵۶۲ خزائن ج ۱ ص ۶۷۰)

اے غلام احمد خدا کی طرف سے نور اترا ہے تم اگر مومن ہو تو انکار مت کرو۔ نتیجہ مرزا قادیانی کا منکر کافر

ہے۔ ۱۸۸۱ء

(۳)..... میں نبی ہوں۔ میرا انکار کرنے والا مستوجب سزا ہے۔ (ملخصاً توضیح مرام ص ۱۸ خزائن ج ۳ ص ۶۰)

الہام..... قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً ای مرسل من اللہ (معیار الاخیار ص ۳۵ مجموعہ

اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۰) ترجمہ: کہہ دے (غلام احمد) کہ اے تمام دنیا کے لوگوئی الواقع میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

تم سب کے واسطے یعنی میں اللہ کا رسول ہوں۔ (۶)..... ان لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں جو زمین پر رہتے ہیں۔

خواہ وہ یورپ کے رہنے والے ہیں اور خواہ امریکہ کے، بلقظ مرزا کی تحریر اپنی جماعت کے لیے ص ۴ ماہ نومبر ۱۸۹۹ء۔

(کافر کے پیچھے نماز پڑھنا قطعی حرام ہے)

میاں شمس الدین صاحب سیکرٹری انجمن حمایت اسلام کو مخاطب کر کے..... تم میرے منکر ہو۔ تمہاری

دعائیں طاعون کے بارہ میں قبول نہیں ہوں گی کیونکہ تمہارے مناسب حال اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حکم دیا

ہے۔ ”مادعاء الکافرین الا فی ضلال۔“ (دافع البلاء ص ۱۸ خزائن ج ۱ ص ۲۳۲)

ترجمہ! کافروں کی دعا گرائی میں ہے۔ (۱۰)..... الہام فاتقوا اللہ ایہا الفتنان واعر فونی

واطیعونی ولا تموتوا بالعصیان (خطبہ الہامیہ ص ۷۰ خزائن ج ۱۶ ص ایضاً) ترجمہ! اے جوانو! خدا سے ڈرو اور مجھے

پہچانو، اور میری پیروی کرو اور گناہ نافرمانی میں نہ مرو۔ (۱۲)..... وان انکاری حسرات علی الذین کفروا

بی وان اقراری بروکات للذین یترون الحسد ویؤمنون (خطبہ الہامیہ ص ۷۹ خزائن ج ۱۶ ص ایضاً) ترجمہ!

بلاشبہ میرا انکار ان لوگوں کے لیے حسرتیں ہیں جنہوں نے میرے ساتھ کفر کیا اور بلاشبہ میرا اقرار ان لوگوں کے

لیے برکتیں ہیں۔ جنہوں نے حسد کو چھوڑ دیا اور مجھ پر ایمان لے آئے۔ (۱۳)..... اس وقت بھی خدا کا رسول

تمہارے درمیان ہے جو مدت سے تم کو ان عذابوں کے آنے کی خبر دے رہا ہے پس سوچو اور ایمان لاؤ تاکہ

نجات پاؤ۔ اشتہار النداء من وحی من السماء ۲۱ اپریل ۱۹۰۵ء (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۳۰ حاشیہ) نتیجہ

(مرزا قادیانی پر ایمان لانے سے نجات ہے)

۲۶ دسمبر ۱۹۰۵ء کو عبد الکریم کی قبر سے تابوت نکالا گیا اور بہشتی مقبرہ قادیان میں پہنچایا گیا۔ دوبارہ جنازہ

پڑھا اور سنگ مزار پر مرزا قادیانی نے یہ شعر لکھوایا۔

سیجا کو جو مانے اس کو وہ مومن سمجھتا تھا

سیجائی کا منکر شخص نزدیک اس کے کافر تھا

الہام..... قطع دابر القوم الذی لایؤمنون۔ بلقظ اخبار بدر ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء (تذکرہ ص ۵۸۹) ترجمہ! اس

قوم کی جڑ کاٹ ڈالی گئی (جو مرزا قادیانی) پر ایمان نہ لائی۔

نوٹ..... جس شہر میں یہ فتویٰ پہنچے وہاں کے مسلمانوں کو لازم ہے کہ اسے اپنے ہاں طبع کرا کر لوگوں میں تقسیم

کریں تاکہ وہ مرزا کے عقائد سے واقف ہو کر اس کے دھوکے سے بچیں اور اسلامی مجلسوں اور محفلوں میں پڑھ کر

سنائیں اور سعادت دارین حاصل کریں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله الذي جعل في القرآن الكريم
سورة البقرة آية 255

اسلام میں مرتد کی شرعی حیثیت

حضرت مولانا محمد مراد

بسم الله الرحمن الرحيم!

بسم الله الرحمن الرحيم . حامداً ومصلیاً ومسلماً . اما بعد!

اصول دین میں سے کسی بھی اصل کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ مثلاً توحید رسالت، قیامت وغیرہ کا منکر اگر ابتداء کا فر تھا تو اب بھی کافر رہے گا۔ لیکن پہلے مسلمان تھا بعد میں اصول دین کا انکار کیا تو مرتد کہلائے گا۔

ختم نبوت اصول دین میں شامل ہے۔ اس کا منکر مرتد ہے۔ یہ ایک واضح بات ہے۔ اسلامی فرقوں میں سے کوئی بھی اس میں اختلاف نہیں رکھتا۔ اس لئے جو شخص مسلمان تھا۔ بعد میں قادیانی یا لاہوری مرزائی عقیدہ اختیار کیا وہ اجماع امت اور دلائل قطعیہ سے مرتد ہے اور جو شخص کسی قادیانی یا مرزائی کے گھر پیدا ہوا وہ بھی مرتد ہے۔ فقہائے امت کا اس میں اجماع ہے۔ سلف صالحین میں سے کسی بھی فقیہ نے اس کے مرتد ہونے میں اختلاف نہیں کیا۔

ملکۃ العلماء علامہ کاسانی اپنی مشہور زمانہ کتاب بدائع الصنائع ج ۷ ص ۱۳۹ میں رقم طراز ہیں کہ: ”وان كان مولوداً في الردة بان ارتد الزوجان ولا ولد لهما ثم ردتها حبلى المرأة من زوجها بعد ردتها وهما مرتدان على حالها فهذا بمنزلة ابويه حكم الروة .“ یعنی میاں بیوی دونوں مرتد ہو گئے اور ان کے ہاں اولاد نہ تھی۔ بعد میں بیوی اپنے خاوند سے حاملہ ہوئی اور دونوں مرتد رہے تو یہ بچہ ماں باپ کی طرح ہے۔ اس پر مرتد ہونے کا حکم لگے گا۔

فقیر امت علامہ ابن ہمام فتح القدیر ص ۳۲۷ ج ۵ پر لکھتے ہیں کہ: ”اما جبر الولد فلا نه يتبع ابويه او احد هما في الدين فيكون مسلماً باسلا مهما ومرتداً بردتا فلما كان مرتداً بردتها اجبر كما يجبران الخ .“ یعنی مرتد کی اولاد کو اسلام لانے پر اس لئے مجبور کیا جائے گا کہ وہ دین میں ماں باپ دونوں یا ایک کا تابع ہوتا ہے۔ پس دونوں کے مسلمان ہونے پر مسلمان کے حکم میں ہوگا اور دونوں کے مرتد ہونے کی صورت میں مرتد ہوگا۔ جس طرح مرتد ماں اور باپ کو اسلام لانے پر مجبور کیا جائے گا۔ اس طرح اولاد کو بھی مجبور کیا جائے گا۔

صاحب ہدایہ علامہ مغنیانی ہدایہ ج ۲ ص ۵۷۱ باب احکام المرتدین پر لکھتے ہیں کہ: ”واذا ردت الرجل وامراته والعيان بالله ولحقا بدار الحرب فحبلت المرأة في دار الحرب وولدت ولداً وولد لولدهما ولد فظهر عليهما جميعاً فالولد ان فع الخ .“ یعنی مرد اور عورت العیاذ باللہ مرتد ہو کر دار الحرب قرار ہو گئے ہیں۔ دار الحرب میں عورت حاملہ ہو گئی اور بچہ جنا اور اولاد کو بھی اولاد ہو گئی۔ بعد میں ان سب پر غلبہ حاصل ہوا تو یہ بیٹے پوتے سارے مال غنیمت میں سے ہوں گے۔

خلاصہ کلام یہ کہ بیٹے اور پوتے ساری اولاد کا ایک ہی حکم ہے۔

اگر کسی کو شبہ لگے کہ اولاد پر مرتد ہونے کا حکم صرف دارالحرب میں فرار ہو جانے کی صورت میں ہے۔ شاید دارالاسلام میں مرتد کو اگر اولاد ہو تو اس کا حکم مختلف ہوگا۔ اس شبہ کو رد کرتے ہوئے علامہ اکمل الدین محمد بن محمود الباری اپنی مایہ ناز کتاب الغنایہ شرح الہدایہ ج ۵ ص ۳۲۷ پر فرماتے ہیں کہ:

”قیل ذکر دار الحرب وقع اتفاقا فانها اذا حبلت فی دارنا ثم لحقت به بدار الحرب فالجواب كذلك ولعله يشتمل علی فائدة وهي ان العلوق متى كان فی دار الحرب كان ابعدهن الاسلام باعتبار الدار لكون الدار جهة فی الاستبناع فالجبر هناك يكون جبرا هنا بالطريق الاولى الخ“ ﴿یعنی دارالحرب کی قید اتفاقی ورنہ دارالاسلام میں مرتد اگر حاملہ ہو جائے تب بھی یہی حکم رہے گا۔ شاید اس قید کا فائدہ یہ ہو کہ جب دارالحرب میں حمل ٹھہرے تو اسلام سے دور جا کر حمل ٹھہرا اور جب دارالاسلام میں حمل ٹھہرے گا تو دار کے لحاظ سے اسلام کے قریب حمل ٹھہرا۔ کیونکہ اولاد کا حکم ماں باپ والا لگانے میں دار بھی ایک سبب ہے تو جب وہاں حمل ٹھہرنے کی صورت میں بھی جبر ہوگا تو یہاں دارالاسلام میں حمل ٹھہرنے کی صورت میں بالاطریق الاولی اسلام لانے پر مجبور کیا جائے گا۔﴾

علامہ سعدی آفندی نے عتایہ کے حاشیہ میں اس مسئلہ کی مزید وضاحت کی ہے۔ طوالت کے خوف سے چھوڑتا ہوں۔ فقہائے ملت حنفیہ بیضاء کی اتنی تصریحات کے بعد قادیانیوں کی اولاد کو اہل کتاب سے ماننا ایک ناقابل فہم بات ہے۔ اگرچہ اس مسئلہ پر مزید تحقیق و تدقیق کی ضرورت نہیں۔ مگر سورا علی نور! کے مصداق اہل کتاب کی تشریح بھی قانون اسلامی کے ماہرین کی روشنی میں بیان کرتا ہوں۔

علامہ ابن حنبل رحمہ اللہ ج ۳ ص ۱۳۵ پر لکھتے ہیں کہ: ”والکتابی من یؤمن بنبی ویقر بکتاب“ ﴿یعنی اہل کتاب وہ ہیں جو نبی پر ایمان لائیں اور کتاب کا اقرار کریں﴾۔

جیسے نصاریٰ موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاتے ہیں اور تورات و انجیل کا اقرار کرتے ہیں۔ صرف اپنے نبی کے بعد آنے والے نبی اور کتاب کا انکار کرتے ہیں۔ مثلاً یہودی موسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں اور تورات کو آسمانی کتاب کہتے ہیں۔ لیکن عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کو نہیں مانتے جو موسیٰ علیہ السلام و تورات کے بعد آئے ہیں۔ اسی طرح نصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کو مانتے ہیں مگر محمد ﷺ اور قرآن مجید کو نہیں مانتے۔

خلاصہ کلام! یہ کہ اہل کتاب ایسا نولہ جو سچے نبی اور سچی کتاب پر اپنے منحرف عقیدہ کے مطابق ایمان لاتے ہیں اور انبیاء سابقین اور کتاب سابقہ کو بھی مانتے ہیں۔ صرف بعد میں آنے والے سچے نبی اور سچی کتاب کا انکار کرتے ہیں۔ لیکن قادیانیوں کی اولاد اس قانون پر پوری نہیں اترتی۔ کیونکہ وہ ایک جھوٹے شخص کو نبی مانتے ہیں اور جھوٹی عبارتوں کو آسمانی وحی سمجھتے ہیں۔ ایسے شخص کو اہل کتاب سے سمجھنا فہم کا قصور ہے۔ مثال کے طور پر نصاریٰ کے نزدیک یہودی اہل

کتاب ہیں۔ کیونکہ نصاریٰ کے عقیدہ کے مطابق یہودی سچے نبی یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں اور سچی کتاب تورات کو بھی مانتے ہیں۔ لیکن یہودیوں کے عقیدہ کے مطابق نصاریٰ اہل کتاب میں سے نہیں۔ کیونکہ یہودی عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کو سچائی نہیں مانتے۔ یہ مثال محض شرط کو ذہن نشین کرانے کے لئے دی گئی ہے۔ ورنہ مماثلت من کل الوجوه نہیں ہے۔ کیونکہ قادیانی نہ صرف ہمارے عقیدہ کے مطابق بلکہ فی الواقع ایک جھوٹے مدعی کو نبی مانتے ہیں۔

فتویٰ کی مستند کتاب الدر المختار ج ۲ ص ۳۱۴ کتاب النکاح پر نبی اور کتاب کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: ”وصح نكاح كتابة وان كره تنزيها تنزيها (مومنة بنبي) مرسل (ومقرة بكتاب) منزل..... الخ.“ ﴿اہل کتاب عورت کی تعریف کرتے ہوئے نبی کے ساتھ مرسل کی قید لگائی ہے۔ یعنی اہل کتاب ایسے شخص کو کہا جائے گا جو نبی مرسل یعنی خدا کے یہاں سے بھیجے ہوئے نبی کو مانتا ہو۔ جو شخص جھوٹے نبی کو مانتا ہو وہ نبی مرسل پر ایمان لانے والا نہیں کہلائے گا اور کتاب کے ساتھ منزل کی قید لگا کر وضاحت کر دی کہ غیر منزل یعنی جھوٹی کتاب کو ماننے والا اہل کتاب سے نہیں۔﴾

علامہ ابن حمام جیسے فقیہ امت کی تعریف اور صاحب الدر المختار کی تشریح کے بعد قادیانیوں کو اہل کتاب کا حکم لگانا فقہ اسلامی سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ علامہ شامی اپنی کتاب رد المختار ج ۴ ص ۳۱۴ میں (قوله مقرة بكتاب) کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ:

”ففي النهر عن الذيلعي واعلم ان من اعتقد ديناً سماوياً وله كتاب منزل كصحف ابراهيم شيث وزبور داؤد فهو من اهل الكتاب فتجوز مناكحتهم واكل ذبائهم.“ ﴿یعنی جو دین سماوی پر اعتقاد رکھتا ہو اور اس کو منزل کتاب بھی مانتا ہو۔ جیسے ابراہیم و شیث علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام کا زبور تو وہ اہل کتاب ہے۔ اس سے نکاح کرنا اور اس کا ذبیحہ کھانا حلال ہے۔﴾

دین کی سماوی قید لگا کر من گھڑت دین کو خارج کیا کہ جعلی دین والا آدمی اہل کتاب سے نہیں ہے۔ قادیانیوں کا دین سماوی نہیں بلکہ من گھڑت ہے اور قادیانیوں کا پیشوا جھوٹا مدعی نبوت ہے۔ ان سے اہل کتاب جیسا سلوک کرنا از روئے شرع حرام ہے۔ بلکہ ان سے مرتد جیسا سلوک کیا جائے گا۔ یہی قانون اسلامی کا صریح تقاضہ ہے۔ خلاصہ بحث یہ کہ اہل کتاب کے لئے دو شرط ہیں۔ ایک یہ کہ اہل کتاب وہ شخص ہے جو سچے نبی اور سچی کتاب سماویہ کو اپنے منحرف عقیدہ کے مطابق مانتا ہو۔ اگر جھوٹی کتاب کو وحی اور جھوٹے مدعی نبوت کو نبی مانتا ہو تو وہ اہل کتاب نہیں ہو سکتا۔ جیسے قادیانی۔ دوسری شرط یہ ہے کہ ہر آنے والی سچی امت اپنے سے پہلے والی سچی امت کو اہل کتاب کہہ سکتی ہے۔ لیکن بعد میں آنے والی سچے نبی اور سچی امت کو اہل کتاب نہیں کہہ سکتی۔ جیسے عیسائی یہودیوں کو اہل کتاب کہہ سکتے ہیں۔ یہودی عیسائیوں کو اہل کتاب نہیں کہہ سکتے اور امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام عیسائیوں اور یہودیوں کو اہل کتاب کہہ سکتے ہیں۔ لیکن عیسائی

دیہودی مسلمانوں کو اہل کتاب نہیں کہہ سکتے۔ اس قاعدہ کے مطابق قادیانی اگر بالفرض سچی امت ہوتے تب بھی اہل کتاب نہیں کہا جائے گا۔ وہ جھوٹے دجال کے متبع ہیں۔ ان کو اہل کتاب کیسے کہا جاسکتا ہے۔ چونکہ قادیانی مرتد ہیں۔ اس لئے ان کو مسلمانوں کے ملک میں امن وامان کے ساتھ رہنے کی شرعاً اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اگر بالفرض خلاف توقع چنی تصور کیا جائے تب بھی ذمہ قبول نہ کرنے کی صورت میں امن وامان کا معاہدہ خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔

علامہ ابن حمام اپنی کتاب فتح القدر ص ۳۰۳ ج ۵ پر تحریر کرتے ہیں کہ: ”وقيد بادائها لانه لو امتنع من قبولها نقض عهده..... الخ“ ”یعنی جزیہ کی قبولیت سے انکار پر ذمیت کا معاہدہ ختم ہو جاتا ہے اور وہ واجب القتل ہے۔“

چند سطر آگے مزید لکھتے ہیں کہ: ”والذی عندی ان سبه ﷺ او نسبه مالا ينبغی الی اللہ تعالیٰ ان کان ممالا يعتقدونه كنسبة الولد الی اللہ تعالیٰ وتقدس عن ذالك اذا اظهره يقتل به..... الخ“ ”یعنی حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف نامناسب باتیں منسوب کرنے والا اگر ان باتوں کا برملا اظہار کرے گا تو اس کا معاہدہ ختم ہو جائے گا اور واجب القتل ہوگا۔“

مذکورہ بالا عبارت ذمیوں کے لئے دو شرائط بیان کرتی ہے۔ ایک یہ کہ ذمیت قبول کرے۔ اگر کوئی ذمیت قبول نہیں کرے گا تو اس کو واجب القتل سمجھا جائے گا۔ قادیانی اپنے آپ کو ذمی نہیں سمجھتے اور نہ قبول کرتے ہیں۔ بلکہ وہ آئین کے ایسے فکروں کو جس سے ان کا غیر مسلم ہونا ثابت ہوتا ہے۔ انکار کرتے ہیں۔ بلکہ طعن تشنیع اور طنز کا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی اور اللہ تعالیٰ کے حق میں نامناسب باتیں نہ کہے۔ اگر کسی بھی ذمی نے ایسا کیا تو اس کا معاہدہ ختم ہو جائے گا اور واجب القتل ہوگا۔ قادیانی بھی اللہ تعالیٰ کے بارے میں نامناسب باتیں کہتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک خاص مرید قاضی یار محمد بی اوایل پلینڈر اپنے مرتبہ ٹریکٹ نمبر ۳۴ اسلامی قربانی صفحہ ۱۲ میں تحریر کرتا ہے کہ: ”جیسا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا۔ سمجھنے کے لئے اشارہ کافی ہے..... الخ۔“

اب آپ ہی فیصلہ فرمائیں کہ اس سے زیادہ کوئی بیہودہ بات ہو سکتی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کی جائے؟ اور یہ کتابیں جن میں بیہودہ باتیں لکھی ہوئی ہیں قادیانی جماعت کی طرف سے مسلسل چھپ رہی ہیں۔ برملا اظہار ہے۔ نتیجہ کے طور پر قادیانیوں میں ذمیت کی دونوں شرائط مفقود ہیں اور وہ محارب اور واجب القتل ہے۔ اسلامی مملکت میں ان کے ساتھ ذمیوں والا سلوک کرنا از روئے شرع ناجائز ہے۔

دفاعی بحث: مرتد کی سزا قتل ہے۔ یہ قرآن وحدیث کا مطلق فیصلہ ہے۔ لیکن کچھ جدت پسند لوگ صدق دل سے اس کے قائل نہیں ہیں۔ کیونکہ طہرین اور اباحت پسند لوگوں کے مسلسل پردہ پیگنڈا سے متاثر ہو کر دین کو ثانوی حیثیت دیتے ہیں اور اولیٰ حیثیت ان کے ہاں دنیا کی ہے۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ دین کی وجہ سے کسی کو قتل کرنا مذہبی جنون ہے۔ لیکن یہ لوگ انسانی دنیا میں اپنی مصنوعی لکیریں (بین الاقوامی سرحدیں) کھینچ کر ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بنتے ہیں۔ لکیر سے اس طرف کا انسان اپنے ہی ہم جنس انسان کو بلکہ بسا اوقات ہم مذہب اور ہم نسل انسان کو تباہ کرنے کے لئے کروڑوں اربوں روپے کے منصوبے بناتا ہے۔ لاکھوں کروڑوں انسانوں کی جانیں تلف ہو چکی ہیں اور مسلسل تلف ہو رہی ہیں۔ یہ روشن خیالی ہے؟ لیکن دین کے حکم کے مطابق کسی مرتد کو قتل کرنا تاریک خیالی اور جنون ہے۔ تف ہے اس روشن خیالی پر۔

انسانی دنیا کو مصنوعی خطوں میں تقسیم کر کے ہر خطہ کے ساتھ وفاداری فرض سے بڑھ کر قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ خطے نہ خدا کے بنائے ہوئے ہیں اور نہ رسول کے۔ لیکن اتنے اہم قرار دیئے گئے ہیں کہ اگر کسی کی وفاداری مشکوک ہو جائے تو دنیا کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ہر جگہ واجب القتل ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص خدا کے بتائے ہوئے حدود کی خلاف ورزی کرے۔ بلکہ بغاوت کرے اور مرتد ہو جائے تو خدا اور رسول ﷺ کی وفاداری سے بغاوت (ارتداد) پر اسے قتل کرنے کی سزا دینا میں ملائیت ہے۔ (بریں عقل وہمت بیاہ گریست)

دنیا کے بنائے ہوئے جعلی نظریوں کی وفاداری جان سے اہم ہے۔ مثلاً روس میں رہنے والا اگر کمیونزم سے منحرف ہو جائے تو واجب القتل ہونا قرار پاتا ہے۔ جیسا کہ روس میں کروڑوں جانوں کو باغی قرار دے کر تلف کیا گیا ہے اور چین میں سوشلزم کے خلاف عقیدہ رکھنے والا گردن زنی ہے۔ چاہے وہ کتنا ہی جاہ وجلال کا مالک ہو۔ جیسے ماضی قریب میں چار کے ٹولہ کا حشر ہوا۔ کیا خدا کے نازل کردہ نظریہ کی اتنی بھی اہمیت نہیں کہ اس سے منحرف ہونے والے کو خالق حقیقی کے حکم پر کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی

احکام اسلام میں مرتد کی شرعی حیثیت

روزنامہ امن کی ۱۸ اکتوبر والی اشاعت میں ”فتنہ ارتداد کا خاتمہ“ کے زیر عنوان ایک مضمون نظر سے گزرا۔ مضمون نگار نے مخصوص ترجیحات کے تحت قرآن وحدیث واجتماع امت وفقہ آئمہ کے سراسر خلاف سادہ لوح قارئین کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ مرتد کی شرعی سزا قتل نہیں ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے مسیلہ کذاب مرتد کے متعلق جو کچھ فرمایا۔ یا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کی سربراہی میں صحابہ کرامؓ کا لشکر بھیج کر مسیلہ کذاب کو مع مہتیین جہنم رسید

کیا۔ سب کچھ مسیلہ کذاب کی باغیانہ حرکتوں کی وجہ سے ہوا تھا۔ نہ کہ ارتداد کی وجہ سے۔ میں مسیلہ کذاب کے انکار ختم نبوت اور حضور ﷺ کی اظہار ناراضگی اور حضرت ابوبکر صدیق کی لشکر کشی کے اسباب پر بعد میں اظہار خیال کروں گا۔ سب سے پہلے ارتداد کی شرعی حیثیت قرآن وحدیث کی رو سے پیش کرنا چاہتا ہوں:

۱..... قرآن مجید نے بنی اسرائیل کی نافرمانیوں کے ضمن میں موسیٰ علیہ السلام کی غیر موجودگی میں گائے کے پچھڑے کی پوجا کا ذکر کرنے کے بعد اس جرم (ارتداد) کی سزا بیان فرمائی ہے۔ ﴿اے میری قوم تم نے پچھڑے کی پوجا کر کے ظلم (ایمان کے بعد ارتداد) کیا ہے۔ اس لئے اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اپنی جانوں کو قتل کرو۔﴾ بقرہ ۳۲

بنی اسرائیل کو جب موسیٰ علیہ السلام کی تربیت اور قیادت کے طفیل اللہ تعالیٰ نے ایمان اور آزادی کی دولت عطا فرمائی اور فرعون اپنے لشکر سمیت ڈوب مرا۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی دربار میں کوہ طور پر جا کر ملاقاتی ہوتا ہوں۔ تاکہ وہ تمہیں زندگی گزارنے کے لئے دستور العمل عطا فرمائے۔ موسیٰ علیہ السلام اپنی غیر موجودگی میں ہارون علیہ السلام کو اپنا نائب بنا کر خود تشریف لے گئے۔ واپسی میں جب توراۃ لے کر پہنچے تو قوم دو فرقوں میں بٹ چکی تھی۔ ایک فرقہ سامری کے گمراہ کرنے پر پچھڑے کا پوجا جاری بن کر دولت ایمان کھو بیٹھا۔ لیکن ہارون علیہ السلام نے قتل سے کام لیتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام کی آمد تک دونوں فرقوں کو سنبھالے رکھا۔ جب موسیٰ علیہ السلام تشریف لائے اور یہ صورت حال دیکھی تو بہت غما ہوئے۔ پہلے تو اپنے بھائی پر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ لیکن جب ہارون علیہ السلام نے اپنی صفائی پیش کی کہ میں نے آپ کی آمد تک مرتدین کو سزا دینے کے مسئلہ کو مؤخر کیا۔ تاکہ آپ خود صورت حال دیکھ لیں اور مجھے تفرقہ بازی کا ذمہ دار قرار نہ دیں۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اس مسئلہ ارتداد کا حل دریافت کیا۔ وحی الہی سے حکم پا کر قوم کو مخاطب ہوئے کہ اے میری قوم تم نے (ایمان کے بعد) پچھڑے کی پوجا کر کے (بہت بڑے) ظلم (ارتداد) کا ارتکاب کیا ہے۔ اس لئے (اس جرم پر نادم ہو کر) اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو۔ (لیکن محض زبانی رجوع سے یہ جرم معاف نہیں ہوگا) بلکہ اپنی جانوں کو (اسلام پر ثابت رہنے والے مرتد بننے والوں کو جو کہ ایک ہی قوم ہونے کی وجہ سے اپنی جانوں کی مثل ہیں) قتل کرو۔

خلاصہ کلام! بنی اسرائیل پر جیسے اور بھاری احکام تھے۔ مثلاً کپڑا پلید ہو جائے تو دھوئے پاک نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ کاٹنا پڑتا تھا اور مال غنیمت کھانا حرام تھا۔ بلکہ آگ سے جلایا جاتا تھا اور طیبات یعنی پاکیزہ ماکولات بھی ان پر حرام کر دی گئی تھیں۔ وغیرہ وغیرہ! اسی طرح ان کے لئے ارتداد کی سزا بھی اتنی ہی بھاری تھی کہ باوجود نائب ہونے کے جرم معاف نہیں ہوتا تھا بلکہ سچے دل سے توبہ کرنے کے باوجود واجب القتل رہتے تھے۔ اس لئے موسیٰ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے حکم پا کر بنی اسرائیل کو بتایا کہ توبہ کے بعد بھی تم ہی سے مومن مرتدوں کو قتل کریں۔ تب جرم معاف

ہوگا۔ امت مسلمہ پر اللہ تعالیٰ نے اور احسانات کے ساتھ یہ احسان بھی فرمایا کہ مرتد اگر سچے دل سے تائب ہو جائے تو جرم ارتداد معاف ہو جائے گا اور وہ شخص واجب القتل نہیں رہے گا۔ لیکن اگر اپنے مرتدانہ عقیدے پر مصر ہو تو وہ تین سے زیادہ مدت زندہ نہیں چھوڑا جاسکتا۔

امام بخاریؒ نے اپنی مایہ ناز صحیح البخاری میں جو کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بعد سب کتابوں سے زیادہ صحیح مانی جاتی ہے مستقل کتاب (CHapter) مرتد کے شرعی حکم پر جمع کئے ہیں اور ہر ایک کتاب میں متعدد ابواب قائم کر کے قرآنی آیات اور احادیث نبویہ نقل کی ہیں۔ اس مسئلہ پر دلائل کی کثرت کا اندازہ اس بات سے کر سکتے ہیں کہ صرف ایک باب حکم المرتد والمرتدہ میں چودہ آیات قرآنی جمع کی ہیں۔ صفحہ ۱۰۲۲ ج ۲ پوری صحیح بخاری میں کسی بھی مسئلہ پر اتنی آیات قرآن کہیں جمع نہیں کر سکے اور اپنے طرز کے موافق ان آیات کا خلاصہ حکم حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور امام محمد بن شہاب زہریؒ سے نقل کیا ہے کہ مرتد اور مرتدہ قتل کئے جائیں گے۔

امام نوویؒ لکھتے ہیں کہ مرتد کا واجب القتل ہونا امت مسلمہ کا اجماعی مسئلہ ہے۔ اس حد تک کسی قسم کا اختلاف نہیں۔ اختلاف صرف اس بات میں ہے کہ مرتد کی توبہ قبول کی جائے گی یا نہیں۔ اگر توبہ قبول کی جائے گی تو توبہ کا موقع دینا مستحب ہے یا واجب ہے۔ نیز اگر موقع دیا جائے تو کتنا وقت دیا جاسکتا ہے۔ اس میں بھی اختلاف ہے کہ عورت کو بھی مرد کی طرح ارتداد کی سزا میں قتل کر دیا جائے۔ یا ہمیشہ کے لئے جیل میں قید رکھا جائے۔ تاکہ بہ توبہ کر لے یا قید ہی میں مر جائے۔ الخ۔

ان چار جزوی تفصیلات میں فقہ حنفی نے بہت ہی آسان پہلو اختیار کیا ہے۔ یعنی مرتد کی توبہ قبول کی جائے گی۔ نیز اس کو سوچنے کا موقع دیا جائے گا۔ اگر شبہات ہیں تو ازالہ کیا جائے گا۔ یہ موقع تین دن ہوگا۔ نیز عورت مرتدہ کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ اس کو دائمی طور پر قید رکھا جائے گا۔ تاکہ یا توبہ کرے یا قید ہی میں مر جائے۔

امام بخاریؒ نے ص ۱۰۰۵ ج ۲ پر ایک مستقل کتاب المہاربین من اهل الکفر والردة کے عنوان سے بیان کیا ہے جس میں مرتد کی سزا کے استنباط کے لئے ایک آیت: ”انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسوله“ تحریر فرمائی ہے اور اس آیت کی تشریح میں ایک حدیث نبویؐ پیش کی ہے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس عکل اور عریضہ قبیلوں کے لوگ آئے اور اسلام کی صداقت سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے اور مسجد نبویؐ میں اصحاب صفہ کے ساتھ رہنے لگے۔ ان کو مدینہ کی آب و ہوا اس نہ آئی اور جگر کی بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ حضور ﷺ نے ان کو ربذہ کے مقام پر جا کر ٹھہرنے کا مشورہ دیا۔ کیونکہ وہاں پر صدقہ کے آونٹوں کی چراگاہ تھی۔ (اور اونٹ کا دودھ جگر کی بیماری کے لئے مفید ہے۔) یہ جا کر وہاں مقیم ہو گئے اور دودھ پیا تو

درست ہو گئے۔ بلکہ حدیث شریف کے الفاظ میں مولے تازے بن گئے۔ پھر بد قسمتی ان پر سوار ہو گئی اور مرتد ہو گئے اور چرواہے کو قتل کیا اور اونٹ چرا کر لے گئے۔ جب حضور ﷺ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آنحضور ﷺ نے ان کے تعاقب میں مسلمانوں کا ایک دستہ بھیجا اور دو پہر سے پہلے فجر میں گرفتار کر کے حضور ﷺ کے سامنے پیش کئے گئے۔ حضور اکرم ﷺ نے گرم سلاخیاں ان کی آنکھوں میں پھروائیں اور ہاتھ پاؤں کاٹنے کا حکم دیا اور ان کے زخموں کو خون بند کرنے کے لئے نہ داغا۔ کیونکہ یہ اس زمانہ میں علاج تھا اور گرم پتھریلی زمین پر پھسکوا یا۔ فجر میں پانی مانگتے رہے لیکن پانی نہ دیا گیا۔ حتیٰ کہ تڑپ تڑپ کر مر گئے۔

اس حدیث کے راوی حضرت انسؓ کے شاگرد جلیل القدر تابعی حضرت ابو قلابہ عبد اللہ بن زید جریؓ اس انوکھی سزا کے وجوہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ”لہو لا قوم سرقو او قتلو او کفروا بعد ایمانہم و حاربوا اللہ ورسولہ“۔ یعنی ان لوگوں نے اونٹ چرائے اور چرواہوں کو قتل کیا اور ایمان کے بعد کفر (ارتداد) کے مرتکب ہوئے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ لڑائی کی۔

یعنی ان مجرمین کو عبرت کا سزا کے وجوہ یہی تھے۔ ان سب سے اہم وجہ ارتداد تھی۔ کیونکہ چوری کی سزا قتل نہیں ہے اور قتل کے بدلہ میں محض قتل کیا جاتا ہی کافی تھا۔ نہ کہ ہاتھ پاؤں کاٹنا اور آنکھیں نکالنا وغیرہ۔ باقی محاربہ بمعہ ڈاکہ زنی کا ارتکاب یہاں پر نہیں ہوا۔ کیونکہ اونٹ لیجانے کو حضرت انسؓ اور ابو قلابہؓ چوری سے تعبیر کر رہے ہیں اور اونٹوں کے سوا دوسرا کوئی مال تھا ہی نہیں جس پر ڈاکہ ڈالا جائے اور عقلاً بھی یہ بات واضح ہے کہ چرواہے کو قتل کرنے کے بعد کوئی مزاحم ہی موجود نہیں تھا تو ڈاکہ کیسے لگے۔ ڈاکہ تو مزاحمت کر کے مال لے جانے کو کہتے ہیں۔ نیز امام بخاریؒ نے پوری کتاب میں کہیں بھی ڈاکہ زنی یعنی قطع الطريق کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ اس کے ابتدائی عنوان کتاب المحاربین من اهل الکفر والردۃ کہہ کر محاربہ بمعنی کفر وارتداد کیا ہے۔ آگے چل کر پہلے باب کا عنوان یوں ذکر کرتے ہیں۔ باب لم يحسم النبي ﷺ المحاربين من اهل الردۃ حتیٰ هلكوا! مطلب یہ کہ نبی کریم ﷺ نے محاربین یعنی مرتدین کے زخموں کو خون بند کرنے کے لئے نہ داغا۔ حتیٰ کہ خون کے بہنے سے ہلاک ہو گئے۔ دوسرے باب میں اس سے بھی زیادہ صراحت کرتے ہوئے المرتدون المحاربون کو صفت توضیحی کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ باب لم يسقي المرتدون المحاربون حتیٰ ماتوا!

اتنی تصریحات کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو کر سامنے آتی ہے کہ اس آیت میں مرتد کی سزا قتل بیان کی گئی ہے۔ اس آیت سے حکومت کے باغی مراد لینا درست نہیں ہے۔ کیونکہ یہ چند افراد پر مشتمل ٹولہ تھا جس کو پکڑنے میں نہ دیر لگی نہ دشواری پیش آئی۔ بلکہ پہلے ہی دن سورج چڑھنے سے قتل گرفتار کر کے مدینہ لائے

گئے۔ گویا کہ بالکل مزاحمت نہیں ہوئی۔ منع! یعنی مزاحمت کے بغیر عملی بغاوت نہیں ہوئی۔ رہی اعتقاد و نظریاتی۔ بغاوت وہ تو مرتد میں بطریق اتم موجود ہے کہ وہ اللہ اور رسول اور اسلامی حکومت کا دل سے مخالف ہوتا ہے۔ اس سے بڑھ کر نظریاتی باغی اور کون ہوتا ہے؟

ان تصریحات سے واضح ہو گیا کہ آیت شریفہ میں محارب سے مراد مرتد ہے۔ یہ سزا مرتد کو (مثلاً) یعنی شکل بگاڑنے کی ممانعت سے پہلے دی گئی ہے۔ بعد میں صرف تلوار سے قتل کرنے کی سزا دی جاتی رہی۔ جیسا کہ بہت ساری صحیح احادیث میں اس کا بار بار واضح طور پر ذکر آچکا ہے۔

بخاری ج ۲ کتاب الدیات ص ۱۰۱۹ پر یہی حدیث ذکر کرنے کے بعد حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ: ”قلت ای شئ اشد مما صنع هؤلاء ارتد واعن الاسلام وقتلو او سرقوا“۔ ”یعنی ان لوگوں (عکس و عرینہ والوں) نے جو کچھ کیا اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے؟۔ انہوں نے ارتد ادا کا ارتکاب کیا۔ قتل کیا۔ چوری کی۔

خلاصہ یہ کہ حضرت ابو قلابہؓ کے نزدیک ان لوگوں کے تین جرم تھے۔ یعنی ارتد ادا، قتل، چوری، ڈاکہ زنی اور بغاوت کا یہاں کوئی تذکرہ نہیں فرما رہے ہیں۔ بلکہ محارب سے مراد ارتد ادا لے رہے ہیں۔ اس حدیث کے اول میں اسی صفحہ پر زیادہ تصریح فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

”واللہ ما قتل رسول اللہ ﷺ احدا قط الا فی ثلاث خصال رجل قتل بجیریرۃ نفسہ فقتل۔“ اور ”رجل زنی بعد احصان او رجل حارب اللہ ورسولہ وارتد عن الاسلام۔“ یعنی خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ نے تین جرائم کے سوا کبھی کسی مجرم کو قتل نہیں کیا۔ (۱)..... ایک جس آدمی نے قتل کیا ہوا ہے اس کو قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ (۲)..... شادی شدہ محض زانی۔ (۳)..... جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے لڑائی مول لے لی ہو اور اسلام سے مرتد بن گیا ہو۔

رسول اللہ ﷺ کی ہدایت حضرت انسؓ کی روایت اور حضرت ابو قلابہؓ بن عبد اللہ ابن زید جرمی کی وضاحت اور امام بخاریؒ کی وضاحت سے یہ مسئلہ راجعہ النہار کی طرح روشن ہو کر سامنے آیا کہ قرآن مجید کی آیت: ”انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ۔“ میں مرتد کی شرعی سزایمان کی گئی ہے اور محارب سے مراد مرتد ہے۔ مفسرین حضرات اس آیت کریمہ کی تشریح میں دو جماعتوں پر مشتمل ہیں۔

ایک یہ کہ آیت محض مرتد کی سزا کے لئے نازل ہوئی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس آیت کے مصداق مرتد اور ڈاکو دونوں ہیں اور اس آیت میں دونوں کا حکم بیان کیا ہوا ہے۔ لیکن کسی بھی مفسر نے اس سے مرتد کا حکم استنباط کرنے سے انکار نہیں کیا۔ یہی ہمارا مدعا ہے کہ اس آیت میں مرتد کا شرعی حکم بیان ہوا ہے۔ تمت بالخیر!